



# جامع ترمذی شریف

جہانگیر



— تصنیف —  
امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوارہ ترمذی



— ترجمہ —  
ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر  
آدام اللہ تعالیٰ مکانیہ وبارک آیامہ ولیالیہ

# علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں ڈاؤن لوڈ کرنے کے ٹیگرا م پر ان چینل و گروپ کو جوائن کریں

[https:// telegram.me/ Tehqiqat](https://telegram.me/Tehqiqat)

<https:// telegram.me/ faizanealahazrat>

<https:// telegram.me/ FiqaHanfiBooks>

<https:// t.me/ misbahilibrary>

آرکائیو لنک

<https:// archive.org/ details/ @zohaibhasanattari>

[https:// archive.org/ details/ @muhammad\\_tariq](https:// archive.org/ details/ @muhammad_tariq)

[\\_hanafi\\_sunni\\_lahori](https:// archive.org/ details/ @muhammad_tariq_hanafi_sunni_lahori)

بلوگسپوٹ لنک

<http:// ataunnabi.blogspot.in>

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



جہانگیر

# جامع ترمذی شریف

1

تصنیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوزہ ترمذی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر

اَدَامَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَعَالِیْہِ وَبَارَکَ اَیَّامَہِ وَوَلِیَّالِیْہِ

نئیہ سنٹر، ۴، اردو بازار، لاہور  
فون: 042-37246006

شبیر برادرز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



جميع حقوق الطبع محفوظة للمناشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب \_\_\_\_\_ جامع ترمذی شریف 1

مترجم \_\_\_\_\_ ابو العلاء محمد بن محمد بن ابی بکر

پروف ریڈنگ \_\_\_\_\_ ملک محمد یونس

کمپوزنگ \_\_\_\_\_ ورڈز میکر

باہتمام \_\_\_\_\_ ملک شبیر حسین

سن اشاعت \_\_\_\_\_ مارچ 2011

سرورق \_\_\_\_\_ اے ایف ایس ایڈوٹورٹائر

طباعت \_\_\_\_\_ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ

زبیہ سنٹر، ۴، الرو بازار لاہور  
فون: 042-37246006

شبیر برادرز

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی بائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔



## شرفِ انتساب

خواجہ خواجگان، قبلہ عالمیان

حضرت خواجہ بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

بر سرِ کوئے تو دامنم کہ سگال بسیار اند

لیک بنمائی وفادار تر از من دگرے

نیازمند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)



## عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمیں یہ ہمت، توفیق اور نعمت عطاء کی ہے کہ ہم اُس کے سب سے محبوب اور برگزیدہ پیغمبر کے لائے ہوئے دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔  
حضرت محمد ﷺ پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہوا آپ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کی اُمت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں جنہوں نے آپ کی تعلیمات کو اپنایا، اُن پر ایمان لائے، انہیں دوسروں تک پہنچایا۔

.....

آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے پہلے ہم نے کتب فتاویٰ کے مختلف مجموعہ جات شائع کیے جنہوں نے عوام و خواص سے بھرپور خراج تحسین حاصل کیا، اُس کے بعد ادارہ کی انتظامیہ نے جب علم حدیث سے متعلق کتب کی نشر و اشاعت کا فیصلہ کیا تو بہت سی کتب حدیث بہت سی ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ ہو کر منصفہ شہود پر آئیں۔

آپ کے ادارہ کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ اس نے بعض ایسی کتب حدیث بھی اُردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کا شرف حاصل کیا ہے جو اس سے پہلے اُردو زبان میں منتقل نہیں کی گئی تھیں، ان میں مسند امام زید، مسند امام شافعی، سنن دارمی، مستدرک حاکم وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔

اس کے ساتھ آپ کے ادارہ نے بعض ایسی کتب احادیث کے تراجم شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جن کے تراجم اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں، لیکن آپ کے ادارہ کی پیشکش دیگر تمام اداروں سے نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے، آپ ”موطأ امام مالک“ کے اُردو میں شائع شدہ تمام نسخے ایک طرف رکھیں، خواہ وہ کسی بھی مکتبہ، فکر یا کسی بھی ادارہ کی طرف سے شائع ہوئے ہوں اور شبیر برادرز کی طرف سے شائع شدہ ”موطأ امام مالک“ کا نسخہ اُس کے مقابلہ میں رکھیں، آپ کا ذہن خود فیصلہ کرے گا کہ شبیر برادرز کی طرف سے شائع شدہ نسخے کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں؟

اسی طرح علم حدیث کی سب سے مستند کتاب ”صحیح بخاری“ کا ترجمہ بہت سے اداروں نے شائع کیا ہے، لیکن آپ کے ادارہ کی طرف سے جو خدمت پیش کی گئی ہے وہ بلاشبہ بے نظیر و بے مثال ہے۔

.....

آپ کے ادارہ کی طرف سے علم حدیث سے متعلق جو کتب شائع ہوئیں، ان میں سے زیادہ تر کتب کے ترجمہ کی خدمت ہمارے محترم دوست حضرت ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے، اس وقت ہم آپ کے سامنے علم حدیث کی تیسری مستند ترین کتاب ”جامع ترمذی“ کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

اس کتاب کا ترجمہ بھی حضرت استاذِ زمن واقف اسرار آیات ذہن ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر ادام اللہ تعالیٰ بمعالیہ وبارک ابامہ وبنالہ نے تحریر کیا ہے، لیکن اس نسخے کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے ”جامع ترمذی“ کے متن کے موضوعات کو ذیلی سرخیوں کے ذریعہ نمایاں کر دیا ہے، ہم اب تک یہی سمجھتے آئے تھے اور عام طور پر بھی یہی سمجھا جاتا ہے کہ ”جامع ترمذی“ کیونکہ حدیث کی کتاب ہے، اس لیے اس میں صرف احادیث مذکور ہوں گی، لیکن یہ نسخہ دیکھنے کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ علم حدیث کی اس مشہور کتاب میں احادیث کے متن کے ساتھ، مشہور فقہاء کے فقہی اقوال، احادیث کے راویوں کی توضیح، ان پر نقد و تبصرہ اور اس جیسی دوسری بہت سی معلومات بھی درج ہیں۔ ہم یہ اعتراف کر سکتے ہیں کہ ”جامع ترمذی“ کی اس نوعیت کی خدمت شاید کسی بھی عربی، فارسی، اردو، انگریزی نسخہ میں سرانجام نہیں دی گئی۔ اور یہ چیز علم حدیث سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کیلئے یقیناً معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگی نیز عام قارئین کے ساتھ اساتذہ کرام اور دورہ حدیث کے طلباء بھی اس سے استفادہ کریں گے۔

.....

ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی وہ ہم نے کر دی ہے، اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ علم حدیث کے ان انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور انہیں دوسروں تک منتقل کرنے کی بھی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے! آمین

اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے، آپ کتاب کے مصنف، مترجم کے ہمراہ ادارہ کی انتظامیہ اور دیگر متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے دین کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطاء کرے! آمین

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین



## حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر طرح کی حمد و ثناء مخصوص ہے، جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے، جو اُس دن لوگوں کا ”جامع“ ہے، جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ جس نے انسانیت کی دنیاوی و آخروی فلاح و بہبود کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث کیا اور نبی آخر الزماں ﷺ کی بعثت کے ذریعہ انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو ختم کر دیا۔

حضرت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں! جو انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں، جن کی لائی ہوئی ہدایت اور بتائی ہوئی تعلیمات، قیامت تک، بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کیلئے کافی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب، آپ کی امت کے اہل علم اور عام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کو حاصل کیا اور پھر اسے دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔

...—...—...—...

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے جب کتب احادیث کے ترجمہ کی خدمت کا آغاز کیا تو اس بارے میں اسباب و وسائل میسر آتے چلے گئے، یہ خدمت بہت سے افراد تک پہنچی اور ان لوگوں کی دعاؤں کی برکت کی وجہ سے ہمیں مزید خدمت کرنے کا شرف اور موقع حاصل ہوا۔ اسی مزید خدمت کا ایک حصہ ”جامع ترمذی“ کے اس ترجمہ کی شکل میں، اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

...—...—...—...

اگرچہ اس کتاب کے تراجم دیگر اداروں کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں، تاہم ہمارے اس نسخے میں چند امتیازی خصوصیات پائی جاتی ہیں، جن کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

عام طور پر ”جامع ترمذی“ کو ”علم حدیث“ کی کتاب سمجھا جاتا ہے اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اس میں صرف احادیث مذکور ہیں، بہت کم افراد اس بات سے واقف ہوں گے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں احادیث مبارکہ کے ساتھ ساتھ دیگر معلومات بھی نقل کی ہیں۔

ہم نے ان معلومات کو ذیلی سرخیوں کے ذریعہ نمایاں کر دیا ہے اور اس کیلئے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ یہ ذیلی سرخیاں اردو رسم الخط میں خط کشیدہ طور پر نمایاں کی جائیں، تاکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے اصل متن اور ہماری طرف سے شامل کی جانے والی اضافی سرخیوں کے درمیان امتیاز باقی رہے۔ ان ذیلی سرخیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

(I) سند حدیث: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کتاب میں عام طور پر کوئی بھی روایت نقل کرنے سے پہلے اس کی سند ذکر کرتے ہیں، اُس کے بعد روایت کے الفاظ آتے ہیں، ہم نے اس سرخی کے ذریعہ روایت کے متن اور سند کے درمیان فرق واضح کر دیا ہے۔ بعض مقامات پر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے متن میں حدیث کی بجائے کوئی اثر نقل کیا ہے، لیکن ہم نے اپنی کتاب کی عام ترتیب کے مطابق اُس کی سند سے پہلے لفظ ”سند حدیث“ ہی رہنے دیا ہے۔

(II) متن حدیث: اس سے مراد روایت کا وہ حصہ ہے جسے سند کے ساتھ نقل کرنا مقصود ہے، ایسا ہو سکتا ہے کہ روایت کے الفاظ میں پہلے کسی صحابی کا واقعہ ذکر کیا گیا ہو اور پھر اُس واقعہ کے ضمن میں اُس صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے الفاظ ذکر کیے ہوں، لیکن ہم نے اس سرخی کو اصل واقعہ کے آغاز میں شامل کر دیا ہے۔

(III) حکم حدیث: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کوئی بھی روایت نقل کرنے کے بعد اُس کی تکنیکی حیثیت کے بارے میں حکم بیان کرتے ہیں، تاکہ یہ پتہ چل جائے کہ روایت کا مرتبہ و مقام اور حیثیت کیا ہے؟

(IV) فی الباب: اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ سابقہ سطور میں جو حدیث ذکر کی گئی ہے، اُس کے نفس مضمون سے متعلق بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(V) مذہب فقہاء: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جب کوئی ایسی روایت نقل کرتے ہیں، جس میں مذکور مسئلہ کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہو تو وہ اُس روایت کے بعد فقہاء کے اختلاف کی نشاندہی کرتے ہیں، اُس سرخی کے ضمن میں بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بھی منقول ہوتے ہیں۔

(VI) آثار صحابہ: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کتاب کے متن میں باقاعدہ روایت کے طور پر اور بعض اوقات متابع یا شاہد کے طور پر بعض اوقات فقہاء کے مذہب بیان کرتے ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ ان آثار سے مراد یا کسی صحابی کی ذاتی رائے ہوتی ہے یا کسی صحابی کا وہ واقعہ ہوتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے ظاہری طور پر پردہ کر لینے کے بعد پیش آیا۔

(VII) قول امام بخاری: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں مختلف مقامات پر احادیث اور رجال کی تکنیکی حیثیت کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔

☆ ہم نے یہ ذیلی سرخی اس لیے قائم کی ہے، تاکہ اپنے قارئین کی توجہ اس نقطہ کی طرف مبذول کروائیں کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جتنے بھی اقوال نقل کیے ہیں، اُن سب کا تعلق احادیث اور رجال کی تکنیکی حیثیت کے ساتھ ہے۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری جامع ترمذی میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ”کوئی ایک فقہی رائے“ نقل نہیں کی ہے۔ اس کے برعکس انہوں نے امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کی بہت سے فقہی آراء نقل کی ہیں۔

☆ یہ نقطہ اُن حضرات کیلئے یقیناً لمحہ فکریہ ہوگا، جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں خاصمانہ جذبات سے مغلوب ہو کر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ”فقہیہ“ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(VIII) قول امام ترمذی: اگرچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اقوال جامع ترمذی میں منقول ہیں، جو رجال پر نقد و جرح

احادیث کی فنی حیثیت، افراد کے تعارف اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق ہیں۔ تاہم، ہم نے اس عنوان کے تحت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے صرف ان اقوال کو نمایاں کیا ہے، جن کے ذریعہ انہوں نے فقہاء کے مختلف مذاہب میں سے کسی ایک رائے کو ترجیح دی ہے یا حدیث کے الفاظ کی توضیح و تشریح کی ہے۔

(ix) توضیحِ راوی: یہ ایک وسیع موضوع ہے، جس کے تحت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات کسی راوی کا نسب بیان کرتے ہیں، اس کے طبقہ کی وضاحت کرتے ہیں، اسم منسوب کا ذکر کرتے ہیں، دوہم نام راویوں کے درمیان فرق واضح کرتے ہیں، راوی کے بارے میں نقد و جرح کا تذکرہ کرتے ہیں وغیرہ۔ ہم نے ان تمام موضوعات کو ایک ہی سرخی کے تحت ذکر کر دیا ہے۔ کیونکہ ان سب کو الگ الگ طور پر ذکر کرنے سے کتاب کا حجم بہت زیادہ ہو جاتا۔

(x) اسنادِ دیگر: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات کسی روایت کو نقل کرنے کے بعد اس کی دوسری سند کا بھی ذکر کر دیتے ہیں۔  
(xi) حدیثِ دیگر: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کوئی روایت نقل کرنے کے بعد فقہاء کے مذاہب ذکر کرتے ہوئے ضمنی طور پر بعض اوقات کوئی دوسری روایت بھی نقل کر دیتے ہیں، لیکن کتاب کے شائع شدہ نسخوں میں اس روایت کو باقاعدہ طور پر الگ سے نمبر نہیں دیا گیا۔ اس لیے ہم نے اس سرخی کے ذریعہ اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ یہاں ضمنی طور پر یہ حدیث بھی مذکور ہے۔ اگرچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کی باقاعدہ سند نقل نہ کی ہو۔

(xii) اختلافِ سند: بعض اوقات امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی سند کے بارے میں مذکور اختلاف کی وضاحت کرتے ہیں، ایسا عموماً اس وقت ہوتا ہے جب کسی راوی نے کسی روایت کو دوسرے راوی سے نقل کیا ہو اور کسی دوسری سند میں ان دونوں راویوں کے درمیان کسی تیسرے شخص کا بھی ذکر ہو۔

(xiii) اختلافِ روایت: ایسا عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب حدیث کے لفظ نقل کرنے میں کسی راوی نے کوئی لفظ یا جملہ مختلف نقل کیا ہو یا کسی ایک راوی نے کسی روایت کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہو جبکہ دوسری سند کے ہمراہ وہی روایت ”موقوف“ حدیث کے طور پر منقول ہو یا کسی راوی کو کسی روایت کو ”متصل“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہو جبکہ دوسری سند کے ہمراہ وہی روایت ”مرفوع“ روایت کے طور پر منقول ہو۔

\*\*\*

ہم نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں، جامع ترمذی کا درس حضرت شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللطیف نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سے لیا، جو حضرت جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر شاگرد ہیں۔ مفتی صاحب موصوف کے حوالہ سے اس کتاب کی سند کا ذکر ہم نے آئندہ صفحات میں کر دیا ہے۔

\*\*\*

اس کتاب کا انتساب ہم نے حضرت خواجہ بدرالدین اسحاق چشتی فریدی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کیا ہے، جو سلسلہ چشتیہ کے مشہور صوفی بزرگ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلیفہ اور داماد ہیں۔ آپ کا مزار مبارک پاک پتن میں قبلہ حاجاتِ خلایق ہے۔

.....

ترجمہ کے دوران جامع ترمذی کے مختلف نسخے ہمارے سامنے رہے، تاہم اس کتاب کی تخریج کو نقل کرنے کے لیے ہم نے جس نسخہ کو سامنے رکھا، وہ بیروت سے شائع شدہ نسخہ کا عکس تھا، یہ نسخہ عربی شرح کے ہمراہ تھا اور اس پر تحقیق کی خدمت علی محمد معوض، عادل احمد عبدالموجود نے سرانجام دی ہے۔ ہم نے ان دونوں حضرات کی تحریر کردہ تخریج کو من و عن نقل کر دیا ہے۔

.....

کتاب کے ترجمہ کے دوران جن احباب کا تعاون شامل حال رہا، ہم ان سب کے شکر گزار ہیں، جن میں سرفہرست برادر محترم خرم زاہد ہیں، جنہوں نے تصنیف و تالیف کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا اور اس کام کی تکمیل کے لئے مسلسل اصرار کرتے رہے۔ ملک محمد یونس، جنہوں نے مسودہ پڑھنے میں ہماری بہت مدد کی۔ مڈٹرا اصغر اعوان، جنہوں نے کتاب کی تصحیح میں ہمارا ساتھ دیا۔ علی مصطفیٰ، فیصل رشید، محمد عمران، کاشف عباس، فرخ احمد، محمد فاروق، ریحان علی، جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا، مخدوم قاسم شاہد، جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ شبیر احمد، جنہوں نے کتاب کا سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور، جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجیب احمد اور عرفان حسین، جنہوں نے خوبصورت جلد بندی کی، اور برادر مملک شبیر حسین، جنہوں نے اس کتاب کی تیز رفتار نشر و اشاعت کا بندوبست کیا۔

تشکر کے ان جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ و مشائخ، قارئین، والدین اور بہن بھائیوں کیلئے ہے، جن کی دعاؤں کے طفیل ہم اس خدمت کو سرانجام دینے کے لائق ہوئے۔

.....

سب سے آخر میں غلام محمد قاصر کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے:

کروں گا کیا جو محبت میں ہو گیا ناکام  
مجھے تو اور کوئی کام بھی نہیں آتا

محمد حنی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے!)

## ترتیب

طہارت کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ	
باب 1: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی	۵۱
باب 2: طہارت کی فضیلت	۵۱
باب 3: طہارت، نماز کی کنجی ہے	۵۳
باب 4: جب آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟	۵۴
باب 5: جب آدمی بیت الخلاء سے باہر آئے تو کیا پڑھے؟	۵۶
باب 6: پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت	۵۶
باب 7: اس بارے میں رخصت ہونے کے حوالے سے جو کچھ منقول ہے	۵۷
باب 8: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت	۵۹
باب 9: اس بارے میں رخصت کا بیان	۶۱
باب 10: قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا	۶۲
باب 11: دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے	۶۳
باب 12: پتھر سے استنجاء کرنا	۶۴
باب 13: دو پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنا	۶۵
باب 14: کن چیزوں کے ذریعے استنجاء کرنا مکروہ ہے؟	۶۷
باب 15: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا	۶۸
باب 16: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے دور تشریف لے جایا کرتے تھے	۶۹
باب 17: غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرنا مکروہ ہے	۷۰
باب 18: مسواک کا بیان	۷۱
باب 19: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے دھونے لے	۷۲
باب 20: وضو سے پہلے ”بسم اللہ“ پڑھنا	۷۴
باب 21: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	۷۵
باب 22: ایک ہی ہتھیلی (چلو) کے ذریعے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	۷۷
باب 23: داڑھی کا خلال کرنا	۷۸
باب 24: سر پر مسح کا بیان، سر کے آگے والے حصے سے شروع ہو کر پیچھے کی طرف لے جایا جائے گا	۷۹
باب 25: سر کے پچھلے حصے سے (مسح کا) آغاز کرنا	۸۰
باب 26: سر کا مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا	۸۰
باب 27: سر پر مسح کیلئے نئے سرے سے پانی لینا	۸۲
باب 28: دونوں کانوں کے باہر والے اور اندر والے حصے پر مسح کرنا	۸۳
باب 29: دونوں کان، سر کا حصہ ہیں	۸۳
باب 30: انگلیوں کا خلال کرنا	۸۴
باب 31: ”(بعض) ایڑھیوں کیلئے جہنم کی بربادی ہے“	۸۶
باب 32: (اعضاء وضو) ایک، ایک مرتبہ دھونا	۸۷
باب 33: دو، دو مرتبہ اعضائے وضو دھونا	۸۷
باب 34: تین، تین مرتبہ اعضائے وضو دھونا	۸۸
باب 35: ایک، دو، یا تین مرتبہ وضو کرنا	۸۹
باب 36: جو شخص کچھ (اعضاء) وضو دو مرتبہ اور کچھ تین مرتبہ دھوئے	۹۰

باب 27: نبی اکرم ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ کیا تھا؟	۹۱	باب 62: شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم نہ ہوتا۔	۱۱۹
باب 28: وضو کرنے کے بعد (شرمگاہ پر) پانی چھڑکنا	۹۲	باب 63: (بیوی کا) بوسہ لینے کے بعد وضو لازم نہیں ہوتا۔	۱۲۰
باب 29: اچھی طرح وضو کرنا	۹۳	باب 64: قے کرنے یا نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے وضو کرنا	۱۲۲
باب 40: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا	۹۴	باب 65: نبیذ سے وضو کرنا	۱۲۳
باب 41: وضو کے بعد کیا پڑھا جائے؟	۹۶	باب 66: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا	۱۲۴
باب 42: ایک مد (پانی کے ذریعے) وضو کرنا	۹۷	باب 67: جب آدمی وضو کی حالت میں نہ ہو تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے	۱۲۵
باب 43: وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا مکروہ ہے	۹۸	باب 68: کتے کے جوٹھے کا حکم	۱۲۵
باب 44: ہر نماز کیلئے وضو کرنا	۹۹	باب 69: بلی کے جوٹھے کا حکم	۱۲۶
باب 45: کئی نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کرنا	۱۰۰	باب 70: موزوں پر مسح کرنا	۱۲۷
باب 46: مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا	۱۰۲	باب 71: مسافر اور مقیم کا موزوں پر مسح کرنا	۱۲۹
باب 47: عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے (وضو کرنا) مکروہ ہے	۱۰۳	باب 72: موزوں پر مسح کرنا اس کے بالائی حصے پر اور زیریں حصے پر	۱۳۱
باب 48: اس بارے میں رخصت کا بیان	۱۰۴	باب 73: موزوں پر مسح کرنے کا حکم، یعنی ان کے ظاہری حصے پر	۱۳۱
باب 49: پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی	۱۰۴	باب 74: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا	۱۳۲
باب 50: (اسی سے متعلق دیگر روایات)	۱۰۵	باب 75: جرابوں اور عمامہ پر مسح کرنا	۱۳۳
باب 51: کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے	۱۰۶	باب 76: غسل جنابت کا بیان	۱۳۶
باب 52: سمندر کا پانی پاک ہوتا ہے	۱۰۶	باب 77: کیا غسل کے وقت عورت اپنی مینڈیاں کھولے گی؟	۱۳۸
باب 53: پیشاب (کے چھینٹوں سے بچنے) کی شدید (تاکید)	۱۰۷	باب 78: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے	۱۳۸
باب 54: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا	۱۰۸	باب 79: غسل کے بعد وضو کرنا	۱۳۹
باب 55: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم	۱۰۹	باب 80: جب ختنے (شرمگاہیں) مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے	۱۳۹
باب 56: ہوا (خارج ہونے) پر وضو کا ٹوٹ جانا	۱۱۱	باب 81: منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے	۱۴۱
باب 57: سونے کے بعد (بیدار ہونے پر) وضو کرنا	۱۱۲	باب 82: جو شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد تری دیکھے لیکن اسے احتلام یا دندہ رہے	۱۴۲
باب 58: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو کا لازم ہونا	۱۱۳	باب 83: منی اور مردی کا بیان	۱۴۳
باب 59: آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے کی وجہ سے) وضو لازم نہ ہونا	۱۱۵	باب 84: منی کا کپڑے پر لگ جانا	۱۴۴
باب 60: اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا	۱۱۶		
باب 61: شرمگاہ چھونے کے بعد وضو کرنا	۱۱۸		

باب 85: منی کپڑوں پر لگ جانا	۱۳۵	باب 107: جنبی شخص اگر دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو تو وہ وضو کرے	۱۶۸
باب 86: کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھونا	۱۳۶	باب 108: جب نماز قائم ہو چکی ہو اور کسی شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو وہ پہلے قضائے حاجت کرے	۱۶۹
باب 87: جنبی شخص کا غسل سے پہلے سو جانا	۱۳۷	باب 109: پاؤں کے نیچے کوئی چیز آنے پر وضو کرنا	۱۷۰
باب 88: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کر لے	۱۳۸	باب 110: تیمم کا بیان	۱۷۱
باب 89: جنبی شخص سے مصافحہ کرنا	۱۳۸	باب 111: آدمی ہر حالت میں قرآن پاک پڑھ سکتا ہے جب کہ وہ جنبی نہ ہو	۱۷۲
باب 90: جو عورت خواب میں مرد کی طرح خواب دیکھے (یعنی اسے احتلام ہو جائے)	۱۳۹	باب 112: اس زمین کا حکم جس میں پیشاب کیا گیا ہو	۱۷۵
باب 91: مرد کا غسل کرنے کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا	۱۵۰	نماز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا مجموعہ)	
باب 92: جنبی شخص کو جب پانی نہ ملے تو وہ تیمم کرے	۱۵۱	باب 1: نماز کے اوقات کا بیان جو آپ ﷺ سے مروی ہیں	۱۷۷
باب 93: مستحاضہ عورت کا بیان	۱۵۲	باب 2: (بلا عنوان)	۱۷۹
باب 94: مستحاضہ عورت ہر نماز کیلئے وضو کرے گی	۱۵۳	باب 3: بلا عنوان	۱۸۰
باب 95: مستحاضہ عورت ایک غسل کے بعد دو نمازیں اکٹھی پڑھ لے گی	۱۵۴	باب 4: فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرنا	۱۸۱
باب 96: مستحاضہ عورت کا ہر نماز کے وقت غسل کرنا	۱۵۷	باب 5: فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا	۱۸۱
باب 97: حائضہ عورت نمازوں کی قضاء نہیں کرے گی	۱۵۸	باب 6: ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا	۱۸۳
باب 98: جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن پاک کی تلاوت نہیں کر سکتے	۱۵۹	باب 7: سخت گرمی میں ظہر کو تاخیر سے ادا کرنا	۱۸۴
باب 99: حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کرنا	۱۶۰	باب 8: عصر کی نماز جلدی ادا کرنا	۱۸۶
باب 100: حائضہ عورت اور جنبی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کا جوٹھا استعمال کرنا	۱۶۱	باب 9: عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنا	۱۸۸
باب 101: حائضہ عورت کا نماز کی جگہ سے کوئی چیز پکڑانا	۱۶۱	باب 10: مغرب کا وقت	۱۸۸
باب 102: حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا مکروہ (حرام) ہے	۱۶۲	باب 11: عشاء کی نماز کا وقت	۱۹۰
باب 103: اس عمل کے کفارے کا بیان	۱۶۳	باب 12: عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنا	۱۹۰
باب 104: کپڑے سے حیض کا خون دھونا	۱۶۳	باب 13: عشاء سے پہلے سو جانا اور اسکے بعد گفتگو کرنا مکروہ ہے	۱۹۱
باب 105: نفاس والی عورت کتنا عرصہ انتظار کرے گی؟	۱۶۵	باب 14: عشاء کے بعد گفتگو کرنے کی اجازت	۱۹۲
باب 106: آدمی کا تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا	۱۶۷	باب 15: ابتدائی وقت کی فضیلت	۱۹۳
		باب 16: عصر کی نماز ادا نہ کرنا	۱۹۶
		باب 17: نماز پڑھنا جب امام نماز کو تاخیر سے ادا کرے	۱۹۶
		باب 18: نماز کے وقت سوتے رہ جانا	۱۹۷

باب 17: مؤذن کا اذان کا معاوضہ لینا مکروہ ہے۔ ۲۲۸	باب 19: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے۔ ۱۹۸
باب 18: جب مؤذن اذان دے چکے تو آدمی کیا دعا پڑھے؟ ۲۲۹	باب 20: جس شخص کی کئی نمازیں رہ جائیں وہ کون سی نماز سے آغاز کرے۔ ۱۹۹
باب 19: بلا عنوان۔ ۲۲۹	باب 21: نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد نماز ظہر ہے۔ ۲۰۱
باب 20: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی۔ ۲۳۰	باب 22: عصر یا فجر کے بعد نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ ۲۰۲
باب 21: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ ۲۳۱	باب 23: مغرب کی نماز سے پہلے (نفل) نماز ادا کرنا۔ ۲۰۶
باب 22: پانچ نمازوں کی فضیلت۔ ۲۳۱	باب 24: جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے۔ ۲۰۶
باب 23: باجماعت نماز کی فضیلت۔ ۲۳۲	باب 25: حضر کے عالم میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا۔ ۲۰۷
باب 24: جو شخص اذان سن کر اس کا جواب نہ دے۔ ۲۳۳	اذان سے متعلق ابواب
باب 25: جو شخص تنہا نماز ادا کرے اور پھر جماعت کو بھی پالے۔ ۲۳۵	باب 1: اذان کا آغاز۔ ۲۱۰
باب 26: جس مسجد میں نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں دوبارہ باجماعت نماز پڑھنا۔ ۲۳۶	باب 2: اذان میں ترجیح۔ ۲۱۲
باب 27: عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت۔ ۲۳۷	باب 3: اقامت میں افراد۔ ۲۱۳
باب 28: پہلی صف کی فضیلت۔ ۲۳۸	باب 4: اقامت کے کلمات دو، دو ہوں گے۔ ۲۱۳
باب 29: صفیں درست رکھنا۔ ۲۳۰	باب 5: اذان میں ترسل۔ ۲۱۵
باب 30: (نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان) تم میں سے سجدہ دار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں۔ ۲۳۱	باب 6: اذان کے وقت انگلی کان میں ڈال لینا۔ ۲۱۵
باب 31: ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے۔ ۲۳۲	باب 7: فجر کی اذان میں تہویب۔ ۲۱۷
باب 32: نماز کے دوران کسی شخص کا صف میں تنہا کھڑے ہونا۔ ۲۳۲	باب 8: جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔ ۲۱۸
باب 33: جو شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے ساتھ ایک شخص (مقتدی) ہو۔ ۲۳۵	باب 9: وضو کے بغیر اذان دینا مکروہ ہے۔ ۲۱۹
باب 34: جس شخص کے ہمراہ دو آدمی نماز ادا کر نیوالے ہوں۔ ۲۳۵	باب 10: اقامت کے بارے میں امام زیادہ حقدار ہے (کہ اسے دیکھ کر اقامت کہی جائے)۔ ۲۲۰
باب 35: جو شخص نماز ادا کر رہا ہو اس کے ساتھ مرد اور خواتین (اقتداء میں نماز ادا کرنے کیلئے موجود ہوں)۔ ۲۳۶	باب 11: رات کے وقت اذان دینا۔ ۲۲۱
باب 36: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟۔ ۲۳۸	باب 12: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانا مکروہ ہے۔ ۲۲۳
باب 37: جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے۔ ۲۳۹	باب 13: سفر کے دوران اذان دینا۔ ۲۲۳
باب 38: نماز کا آغاز اور اختتام۔ ۲۵۱	باب 14: اذان دینے کی فضیلت۔ ۲۲۵
باب 39: کعبیر کہتے ہوئے انگلیوں کو کھلا رکھنا۔ ۲۵۲	باب 15: امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے۔ ۲۲۶
	باب 16: جب مؤذن اذان دے تو (سننے والا) آدمی کیا کہے؟۔ ۲۲۷



۲۷۹	باب 64: آدمی سجدے میں اپنا چہرہ کہاں رکھے؟	۲۵۳	باب 40: پہلی تکبیر کی فضیلت
۲۷۹	باب 65: سات اعضاء پر سجدہ کرنا	۲۵۴	باب 41: نماز کے آغاز میں کیا پڑھا جائے؟
۲۸۰	باب 66: سجدے کے دوران (بازوؤں کو پہلوؤں سے) الگ رکھنا	۲۵۶	باب 42: بلند آواز میں "بِسْمِ اللّٰهِ" نہ پڑھنا
۲۸۲	باب 67: سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور پاؤں کھڑے کرنا	۲۵۷	باب 43: بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا
۲۸۳	باب 68: جب رکوع یا سجدے سے سر اٹھائیں تو کمر کو بالکل سیدھا کرنا	۲۵۸	باب 44: نماز میں قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے کرنا
۲۸۴	باب 69: امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانا مکروہ ہے	۲۵۹	باب 45: سورہ فاتحہ کے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی
۲۸۵	باب 70: دو سجدوں کے درمیان اقعاء (کے طور پر) بیٹھنا مکروہ ہے	۲۶۰	باب 46: آمین کہنا
۲۸۶	باب 71: اقعاء (کے طور پر بیٹھے) کی رخصت	۲۶۲	باب 47: آمین کہنے کی فضیلت
۲۸۶	باب 72: دو سجدوں کے درمیان کیا پڑھے؟	۲۶۲	باب 48: (باجماعت) نماز کے دوران دو مرتبہ سکتہ کرنا
۲۸۷	باب 73: سجدے میں (جاتے ہوئے) سہارا لینا	۲۶۳	باب 49: نماز کے دوران دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا
۲۸۸	باب 74: سجدے سے کس طرح اٹھا جائے؟	۲۶۴	باب 50: رکوع میں اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا
۲۸۹	باب 75: بلا عنوان	۲۶۶	باب 51: (بلا عنوان)
۲۸۹	باب 76: تشہد کا بیان	۲۶۶	باب 52: رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنا
۲۹۱	باب 77: پست آواز میں تشہد پڑھنا	۲۶۶	باب 53: نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے
۲۹۲	باب 78: تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	۲۶۸	باب 54: رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا
۲۹۳	باب 79: تشہد میں اشارہ کرنا	۲۶۸	باب 55: رکوع میں دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھا جائے
۲۹۴	باب 80: نماز میں سلام پھیرنا	۲۷۰	باب 56: رکوع اور سجدے میں تسبیح پڑھنا
۲۹۵	باب 81: بلا عنوان	۲۷۱	باب 57: رکوع اور سجدے میں قرأت کرنا
۲۹۶	باب 82: سلام کو حذف کرنا سنت ہے	۲۷۲	باب 58: جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا
۲۹۷	باب 83: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھے؟	۲۷۳	باب 59: جب آدمی رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟
۲۹۸	باب 84: نماز سے (فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف سے یا بائیں طرف سے اٹھنا	۲۷۴	باب 60: بلا عنوان
۳۰۰	باب 85: نماز کا طریقہ	۲۷۵	باب 61: سجدے میں (جاتے ہوئے) دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے (زمین پر) رکھنا
۳۰۲	باب 86: (بلا عنوان)	۲۷۶	باب 62: بلا عنوان
۳۰۵	باب 87: صبح کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟	۲۷۷	باب 63: پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا
۳۰۶	باب 88: ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت	۲۷۸	

باب 89: مغرب کی نماز میں قرأت کرنا	۳۰۷	باب 114: قبلہ کا آغاز	۳۳۵
باب 90: عشاء کی نماز میں قرأت	۳۰۸	باب 115: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے	۳۳۶
باب 91: امام کی اقتداء میں قرأت کرنا	۳۱۰	باب 116: جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی بجائے کسی اور طرف	
باب 92: جب امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو تو اس کی اقتداء		رخ کر کے نماز ادا کر لے	۳۳۷
میں قرأت کو ترک کیا جائے گا	۳۱۱	باب 117: کس چیز کی طرف اور کس جگہ پر نماز ادا کرنا مکروہ ہے؟	۳۳۸
باب 93: مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھا جائے؟	۳۱۲	باب 118: بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز	
باب 94: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت ادا کر لے	۳۱۶	ادا کرنا	۳۳۹
باب 95: قبرستان اور حمام کے علاوہ پوری روئے زمین مسجد ہے	۳۱۷	باب 119: سواری پر نماز ادا کرنا، خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت	
باب 96: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت	۳۱۸	میں ہو	۳۴۱
باب 97: قبر پر مسجد بنانا مکروہ ہے	۳۱۹	باب 120: سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا	۳۴۲
باب 98: مسجد میں سونا	۳۲۰	باب 121: نماز کا وقت ہو جائے اور کھانا بھی آجائے تو پہلے	
باب 99: مسجد میں خرید و فروخت، گم شدہ چیز کا اعلان کرنا		کھانا کھالو	۳۴۵
شعر سنانا مکروہ ہے	۳۲۱	باب 122: اونگھنے کے وقت نماز ادا کرنا	۳۴۵
باب 100: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی	۳۲۲	باب 123: جو شخص کسی قوم سے ملنے کیلئے جائے اور وہ	
باب 101: مسجد قباء میں نماز ادا کرنا	۳۲۳	انہیں نماز نہ پڑھائے	۳۴۵
باب 102: کون سی مسجد زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟	۳۲۴	باب 124: امام کا صرف اپنے لئے دعا کرنا مکروہ ہے	۳۴۶
باب 103: مسجد کی طرف چل کر جانا	۳۲۵	باب 125: جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگ اسے	
باب 104: مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت	۳۲۶	ناپسند کرتے ہوں	۳۴۷
باب 105: چٹائی پر نماز ادا کرنا	۳۲۷	باب 126: جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو مقتدی بھی بیٹھ کر	
باب 106: نماز بڑی چٹائی پر ادا کرنا	۳۲۸	نماز ادا کریں	۳۴۸
باب 107: بچھونے پر نماز ادا کرنا	۳۲۸	باب 127: بلا عنوان	۳۵۰
باب 108: باغ میں نماز ادا کرنا	۹	باب 128: جب امام دو رکعت کے بعد بھول کر کھڑا ہو جائے	
باب 109: نمازی کے سترہ کا بیان	۳۳۰	اور (بیٹھے نہیں)	۳۵۱
باب 110: نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے	۳۳۱	باب 129: پہلی دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھنے کی مقدار	۳۵۳
باب 111: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی	۳۳۲	باب 130: نماز کے دوران اشارہ کرنا	۳۵۴
باب 112: کتے، گدھے اور عورت کے علاوہ کوئی چیز نماز کو		باب 131: سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کیلئے ہے اور	
نہیں توڑتی	۳۳۳	تالی بجانے کا حکم خواتین کیلئے ہے	۳۵۶
باب 113: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا	۳۳۳	باب 132: نماز کے دوران جمائی لینا مکروہ ہے	۳۵۶

- باب 133: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف ثواب ملتا ہے ۳۵۷
- باب 134: جو شخص بیٹھ کر نفل نماز پڑھے ۳۵۹
- باب 135: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: میں نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو اسے مختصر کر دیتا ہوں۔ ۳۶۱
- باب 136: حائضہ (یعنی جوان) عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں ہوتی ۳۶۱
- باب 137: نماز کے دوران سدل کا مکروہ ہونا ۳۶۲
- باب 138: نماز کے دوران کنکریوں کو ہٹانا مکروہ ہے ۳۶۳
- باب 139: نماز کے دوران پھونک مارنا مکروہ ہے ۳۶۵
- باب 140: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت ہے ۳۶۶
- باب 141: نماز کے دوران بال سمیٹنا مکروہ ہے ۳۶۷
- باب 142: نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنا ۳۶۷
- باب 143: نماز کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسانا مکروہ ہے ۳۶۹
- باب 144: نماز کے دوران طویل قیام کرنا ۳۶۹
- باب 145: رکوع اور سجدے بکثرت کرنا ۳۷۰
- باب 146: نماز کے دوران دوسیاہ چیزوں (سانپ اور بچھو) کو مارنا ۳۷۱
- باب 147: سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ ہو کرنا ۳۷۳
- باب 148: سلام پھیرنے اور کلام کرنے کے بعد سجدہ ہو کرنا ۳۷۵
- باب 149: تشہد میں سجدہ ہو کرنا ۳۷۷
- باب 150: جس شخص کو نماز میں کسی کی یا اضافہ کا شک ہو ۳۷۸
- باب 151: جوتوں سمیت نماز پڑھنا ۳۸۲
- باب 152: صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا ۳۸۳
- باب 153: دعائے قنوت نہ پڑھنا ۳۸۴
- باب 154: آدمی کا نماز کے دوران چھینکنا ۳۸۵
- باب 155: نماز کے دوران بات چیت کرنے کا منسوخ ہونا ۳۸۶
- باب 156: توبہ کے وقت (نفل) نماز ادا کرنا ۳۸۷
- باب 157: بچے کو نماز پڑھنے کا حکم کب دیا جائے؟ ۳۸۸
- باب 158: جس شخص کا تشہد کے بعد وضو ٹوٹ جائے ۳۸۹
- باب 159: بارش کے وقت نماز اپنی رہائش گاہ میں ادا کرنا ۳۹۰
- باب 160: نماز کے بعد تسبیح پڑھنا ۳۹۱
- باب 161: کچھڑ اور بارش کے موسم میں سواری پر نماز ادا کرنا ۳۹۲
- باب 162: نماز میں اہتمام کرنا ۳۹۳
- باب 163: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا ۳۹۴
- باب 164: جو شخص سال بھر روزانہ بارہ رکعت ادا کرتا رہے اسے کیا فضیلت حاصل ہوگی؟ ۳۹۵
- باب 165: فجر کی دو رکعت (سنت) کی فضیلت ۳۹۷
- باب 166: فجر کی دو رکعت (سنت) مختصر ادا کرنا نبی اکرم ﷺ ان میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ ۳۹۷
- باب 167: فجر کی دو رکعت کے بعد بات چیت کرنا ۳۹۸
- باب 168: صبح صادق ہو جانے کے بعد (فجر کی) دو رکعت (سنت) رکعت (سنت) کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھی جائیگی ۳۹۹
- باب 169: فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرنے کے بعد لیٹ جانا ۴۰۰
- باب 170: جب نماز کیلئے اقامت کہہ دی جائے تو صرف فرض نماز ادا کی جائے ۴۰۱
- باب 171: جس شخص کی فجر سے پہلے کی دو رکعت (سنت) فوت ہو جائیں وہ صبح کی نماز کے بعد انہیں ادا کر سکتا ہے ۴۰۳
- باب 172: سورج طلوع ہو جانے کے بعد ان دو رکعت کو پڑھنا ۴۰۳
- باب 173: ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا ۴۰۴
- باب 174: ظہر کے بعد کی دو رکعت ۴۰۵
- باب 175: بلا عنوان ۴۰۶
- باب 176: عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا ۴۰۷
- باب 177: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا اور ان میں قرأت کرنا ۴۰۹

باب 178: یہ دونوں رکعات (یعنی مغرب کے بعد کی سنتیں) گھر میں ادا کرنا	۴۱۰
باب 179: مغرب کے بعد چھ رکعت نفل ادا کرنے کی فضیلت	۴۱۰
باب 180: عشاء کے بعد دو رکعت ادا کرنا	۴۱۱
باب 181: رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی	۴۱۲
باب 182: رات کی نماز کی فضیلت	۴۱۳
باب 183: نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت	۴۱۴
باب 184: بلا عنوان	۴۱۴
باب 185: بلا عنوان	۴۱۵
باب 186: اللہ تعالیٰ کا روزانہ رات کے وقت آسمان دنیا کی طرف نزول کرنا	۴۱۷
باب 187: رات کے وقت تلاوت کرنا	۴۱۷
باب 188: نفل نماز گھر میں ادا کرنے کی فضیلت	۴۱۹
وتر کے ابواب	
باب 1: وتر کی فضیلت	۴۲۱
باب 2: وتر فرض نہیں ہیں	۴۲۲
باب 3: وتر ادا کرنے سے پہلے سونا مکروہ ہے	۴۲۳
باب 4: رات کے ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں وتر ادا کرنا	۴۲۳
باب 5: وتر سات ہیں	۴۲۴
باب 6: وتر پانچ ہوتے ہیں	۴۲۵
باب 7: وتر تین رکعات ہیں	۴۲۶
باب 8: ایک رکعت وتر ادا کرنا	۴۲۸
باب 9: وتر کی نماز میں کیا تلاوت کیا جائے؟	۴۲۹
باب 10: وتر میں دعائے قنوت پڑھنا	۴۳۰
باب 11: جو شخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے	۴۳۱
باب 12: صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کر لینا	۴۳۳
باب 13: ایک رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کئے جاسکتے	۴۳۴
باب 14: سواری پر وتر ادا کرنا	۴۳۵
باب 15: چاشت کی نماز	۴۳۶
باب 16: زوال کے وقت نماز ادا کرنا	۴۳۹
باب 17: نماز حاجت کا بیان	۴۴۰
باب 18: نماز استحارہ کا بیان	۴۴۲
باب 19: نماز تسبیح کا بیان	۴۴۳
باب 20: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ	۴۴۴
باب 21: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت	۴۴۶
جمعہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا مجموعہ)	
باب 1: جمعہ کے دن کی فضیلت	۴۴۸
باب 2: جمعہ کے دن میں موجودہ مخصوص گھڑی جس میں (دعا کی قبولیت) کی امید کی جاسکتی ہے	۴۴۸
باب 3: جمعہ کے دن غسل کرنا	۴۵۱
باب 4: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت	۴۵۳
باب 5: جمعہ کے دن وضو کرنا	۴۵۴
باب 6: جمعہ کے دن جلدی جانا	۴۵۶
باب 7: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۴۵۷
باب 8: کتنی دور سے جمعہ کیلئے آیا جائے گا	۴۵۸
باب 9: جمعہ کے وقت کا بیان	۴۵۹
باب 10: منبر پر خطبہ دینا	۴۶۰
باب 11: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۴۶۱
باب 12: مختصر خطبہ دینا	۴۶۲
باب 13: منبر پر قرأت کرنا	۴۶۲
باب 14: جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی طرف رخ کرنا	۴۶۳
باب 15: جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت کسی شخص کا آکر دو رکعت ادا کرنا	۴۶۴

۳۸۸	جانا اور دوسرے سے واپس آنا	باب 16: جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت بات چیت کرنا	
۳۸۹	باب 9: عید الفطر کے دن (گھر سے) نکلنے سے پہلے کچھ کھانا	۳۶۲	مکروہ ہے
	سفر کے ابواب	۳۶۷	باب 17: جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگنا مکروہ ہے
۳۹۱	باب 1: سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنا	۳۶۸	باب 18: جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت احتیاء کے طور پر بیٹھنا مکروہ ہے
۳۹۳	باب 2: کتنے سفر میں نماز قصر کی جائے گی؟	۳۶۹	باب 19: منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) دونوں ہاتھ بلند کرنا مکروہ ہے
۳۹۶	باب 3: سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنا	۳۶۹	باب 20: جمعہ کی اذان کا بیان
۳۹۸	باب 4: دو نمازیں اکٹھی کرنا	۳۶۹	باب 21: امام کے منبر سے نیچے آجانے کے بعد بات چیت کرنا
۵۰۰	باب 5: نماز استسقاء کا بیان	۳۶۹	باب 22: جمعہ کی نماز میں قرأت کرنا
۵۰۳	باب 6: نماز کسوف کا بیان	۳۷۱	باب 23: جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کیا تلاوت کیا جائے
۵۰۶	باب 7: نماز کسوف میں قرأت کس طرح کی جائے گی؟	۳۷۳	باب 24: جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد (نفل) نماز ادا کرنا
۵۰۷	باب 8: نماز خوف کا بیان	۳۷۶	باب 25: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے
۵۱۱	باب 9: قرآن مجید کے سجود	۳۷۶	باب 26: جس شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ تبدیل کر لے
۵۱۲	باب 10: خواتین کا مسجد میں جانا	۳۷۸	باب 27: جمعہ کے دن سفر کرنا
۵۱۲	باب 11: مسجد میں تھوک پھینکنا مکروہ ہے	۳۷۸	باب 28: جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا
۵۱۳	باب 12: سورہ "علق" اور سورہ "انشقاق" میں موجود سجدہ		عیدین کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ
۵۱۴	باب 13: سورہ نجم میں سجدہ	۳۸۰	باب 1: عید کے دن پیدل جانا
۵۱۵	باب 14: سورہ نجم میں سجدہ نہ کرنا	۳۸۰	باب 2: عید کی نماز خطبے سے پہلے ادا کی جاتی ہے
۵۱۷	باب 15: "سورہ ص" میں سجدہ	۳۸۱	باب 3: عید کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر ہوگی
۵۱۷	باب 16: سورہ حج میں سجدہ	۳۸۲	باب 4: عیدین میں قرأت کرنا
۵۱۸	باب 17: قرآن کے سجدہ (تلاوت) میں آدمی کیا پڑھے؟	۳۸۳	باب 5: عیدین میں تکبیر کہنا
	باب 18: جس شخص کا رات کا وظیفہ رہ جائے وہ اسے دن میں قضاء کرے	۳۸۵	باب 6: عیدین سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی
	باب 19: جو شخص امام سے پہلے اپنا سر (رکوع یا سجدے سے) اٹھا لیتا ہے اس کی شدید مذمت	۳۸۶	باب 7: عیدین میں خواتین کا جانا
۵۱۹	باب 20: جو شخص فرض نماز ادا کر لینے کے بعد لوگوں کو نماز پڑھائے		باب 8: نبی اکرم ﷺ کا عید کی نماز کیلئے ایک راستے سے
۵۲۳	باب 21: گرمی یا سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی رخصت		
	باب 22: صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے		
۵۲۳			

باب 4: رمضان کیلئے شعبان کی پہلی کے چاند سے حساب رکھنا ۵۹۲	باب 20: زکوٰۃ وصول کرنے والے کو مطمئن کرنا ۵۶۵
باب 5: پہلی کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کیا جائے گا اور	باب 21: زکوٰۃ خوشحال لوگوں سے وصول کر کے غریبوں کو
۵۹۳ اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کی جائے گی	دی جائے گی ۵۶۵
باب 6: مہینہ کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے ۵۹۳	باب 22: کسی شخص کیلئے زکوٰۃ (وصول کرنا) جائز ہے ۵۶۶
باب 7: گواہی کی بنیاد پر روزہ رکھنا ۵۹۵	باب 23: کس شخص کیلئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز نہیں ہے؟ ۵۶۸
باب 8: عید کے دو مہینے (ایک ساتھ) کم نہیں ہوتے ۵۹۶	باب 24: مقروض وغیرہ میں سے کس کیلئے زکوٰۃ وصول
باب 9: ہر شہر والوں کیلئے ان کی رویت ہلال (کا اعتبار ہوگا) ۵۹۶	کرنا جائز ہے؟ ۵۶۹
باب 10: کس چیز سے افطاری کرنا مستحب ہے؟ ۵۹۷	باب 25: نبی اکرم ﷺ آپ کے اہل بیت اور غلاموں کیلئے
باب 11: عید الفطر اس دن ہوگی جب لوگ عید الفطر منائیں گے اور	زکوٰۃ وصول کرنا حرام ہے ۵۷۰
عید الاضحیٰ اس دن ہوگی جب لوگ عید الاضحیٰ منائیں گے ۵۹۹	باب 26: قرہمی رشتے داروں کو زکوٰۃ دینا ۵۷۱
باب 12: جب رات آجائے اور دن رخصت ہو جائے تو روزہ دار	باب 27: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادا نیگی کا) حق ہے ۵۷۳
افطاری کر لے ۶۰۰	باب 28: صدقہ دینے کی فضیلت ۵۷۳
باب 13: جلدی افطاری کرنا ۶۰۱	باب 29: مانگنے والے کے حق کا بیان ۵۷۶
باب 14: سحری میں تاخیر کرنا ۶۰۲	باب 30: مؤلفۃ القلوب کو ادائیگی کرنا ۵۷۷
باب 15: صبح صادق کا بیان ۶۰۳	باب 31: صدقہ کرنے والا شخص اگر صدقے کا وارث بن جائے ۵۷۸
باب 16: روزہ دار کے غیبت کرنے کی شدید مذمت ۶۰۴	باب 32: صدقہ واپس لینے کا مکروہ ہونا ۵۷۹
باب 17: سحری کرنے کی فضیلت کا بیان ۶۰۵	باب 33: مرحوم کی طرف سے صدقہ کرنا ۵۸۰
باب 18: سفر کے دوران روزہ رکھنا مکروہ ہے ۶۰۶	باب 34: خاتون کا شوہر کے گھر میں سے خرچ کرنا ۵۸۱
باب 19: سفر کے دوران روزہ رکھنے کی رخصت ۶۰۷	باب 35: صدقہ فطر کا بیان ۵۸۲
باب 20: جنگ کرنے والے کیلئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ۶۰۹	باب 36: اسے (یعنی صدقہ فطر کو نماز عید) سے پہلے ادا کرنا ۵۸۵
باب 21: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کیلئے روزہ	باب 37: زکوٰۃ جلدی ادا کرنا ۵۸۶
نہ رکھنے کی رخصت ۶۱۰	باب 38: مانگنے کی ممانعت ۵۸۷
باب 22: مرحوم کی طرف سے روزہ رکھنا ۶۱۱	
باب 23: کفارے کا بیان ۶۱۲	
باب 24: روزے کے دوران قے آجانا ۶۱۳	
باب 25: (روزے کے دوران) جان بوجھ کر قے کرنا ۶۱۴	
باب 26: روزہ دار کا بھول کر کچھ کھاپی لینا ۶۱۵	
باب 27: جان بوجھ کر روزہ توڑنا ۶۱۶	
	باب 1: رمضان کے مہینے کی فضیلت ۵۸۹
	باب 2: (رمضان) کے مہینے سے پہلے (یعنی شعبان کے آخری
	دلوں میں) روزے نہ رکھے جائیں ۵۹۰
	باب 3: مٹھلوک دن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے ۵۹۱

روزہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول  
(احادیث کا) مجموعہ

۵۹۲	باب 4: رمضان کیلئے شعبان کی پہلی کے چاند سے حساب رکھنا	۵۶۵	باب 20: زکوٰۃ وصول کرنے والے کو مطمئن کرنا
۵۹۳	باب 5: پہلی کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کیا جائے گا اور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کی جائے گی	۵۶۶	باب 21: زکوٰۃ خوشحال لوگوں سے وصول کر کے غریبوں کو دی جائے گی
۵۹۳	باب 6: مہینہ کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے	۵۶۸	باب 22: کسی شخص کیلئے زکوٰۃ (وصول کرنا) جائز ہے
۵۹۵	باب 7: گواہی کی بنیاد پر روزہ رکھنا	۵۶۸	باب 23: کس شخص کیلئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز نہیں ہے؟
۵۹۶	باب 8: عید کے دو مہینے (ایک ساتھ) کم نہیں ہوتے	۵۶۹	باب 24: مقروض وغیرہ میں سے کس کیلئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟
۵۹۶	باب 9: ہر شہر والوں کیلئے ان کی رویت ہلال (کا اعتبار ہوگا)	۵۶۹	باب 25: نبی اکرم ﷺ آپ کے اہل بیت اور غلاموں کیلئے زکوٰۃ وصول کرنا حرام ہے
۵۹۷	باب 10: کس چیز سے افطاری کرنا مستحب ہے؟	۵۷۰	باب 26: قریبی رشتے داروں کو زکوٰۃ دینا
۵۹۷	باب 11: عید الفطر اس دن ہوگی جب لوگ عید الفطر منائیں گے اور عید الاضحیٰ اس دن ہوگی جب لوگ عید الاضحیٰ منائیں گے	۵۷۱	باب 27: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادائیگی کا) حق ہے
۶۰۰	باب 12: جب رات آجائے اور دن رخصت ہو جائے تو روزہ دار افطاری کر لے	۵۷۳	باب 28: صدقہ دینے کی فضیلت
۶۰۱	باب 13: جلدی افطاری کرنا	۵۷۳	باب 29: مانگنے والے کے حق کا بیان
۶۰۲	باب 14: سحری میں تاخیر کرنا	۵۷۷	باب 30: مؤلفۃ القلوب کو ادائیگی کرنا
۶۰۳	باب 15: صبح صادق کا بیان	۵۷۸	باب 31: صدقہ کرنے والا شخص اگر صدقے کا وارث بن جائے
۶۰۴	باب 16: روزہ دار کے غیبت کرنے کی شدید مذمت	۵۷۹	باب 32: صدقہ واپس لینے کا مکروہ ہونا
۶۰۵	باب 17: سحری کرنے کی فضیلت کا بیان	۵۸۰	باب 33: مرحوم کی طرف سے صدقہ کرنا
۶۰۶	باب 18: سفر کے دوران روزہ رکھنا مکروہ ہے	۵۸۱	باب 34: خاتون کا شوہر کے گھر میں سے خرچ کرنا
۶۰۷	باب 19: سفر کے دوران روزہ رکھنے کی رخصت	۵۸۲	باب 35: صدقہ فطر کا بیان
۶۰۹	باب 20: جنگ کرنے والے کیلئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت	۵۸۵	باب 36: اسے (یعنی صدقہ فطر کو نماز عید) سے پہلے ادا کرنا
۶۱۰	باب 21: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کیلئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت	۵۸۶	باب 37: زکوٰۃ جلدی ادا کرنا
۶۱۱	باب 22: مرحوم کی طرف سے روزہ رکھنا	۵۸۷	باب 38: مانگنے کی ممانعت
۶۱۲	باب 23: کفارے کا بیان	<div style="border: 1px solid black; border-radius: 15px; padding: 10px; width: fit-content; margin: 0 auto;"> <p>روزہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ</p> </div>	
۶۱۳	باب 24: روزے کے دوران قے آجانا	۵۸۹	باب 1: رمضان کے مہینے کی فضیلت
۶۱۴	باب 25: (روزے کے دوران) جان بوجھ کر قے کرنا	۵۹۰	باب 2: (رمضان) کے مہینے سے پہلے (یعنی شعبان کے آخری دنوں میں) روزے نہ رکھے جائیں
۶۱۵	باب 26: روزہ دار کا بھول کر کچھ کھاپی لینا	۵۹۱	باب 3: مشکوک دن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے
۶۱۶	باب 27: جان بوجھ کر روزہ توڑنا		

۶۳۳	باب 53: شوال کے چھ روزے رکھنا	۶۱۷	باب 28: رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ
۶۳۳	باب 54: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا	۶۱۹	باب 29: روزہ دار کا مسواک کرنا
۶۳۶	باب 55: روزہ رکھنے کی فضیلت	۶۲۰	باب 30: روزہ دار شخص کا سرمہ لگانا
۶۳۸	باب 56: ہمیشہ روزہ رکھنا	۶۲۰	باب 31: روزہ دار شخص کا (اپنی بیوی کا) بوسہ لینا
۶۳۹	باب 57: مسلسل (نظلی) روزے رکھنا	۶۲۲	باب 32: روزہ دار شخص کا مباشرت کرنا
۶۵۰	باب 58: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے	۶۲۲	باب 33: اس شخص کا روزہ درست نہیں ہوتا جو رات کو (یعنی سحری سے پہلے) نیت نہ کرے
۶۵۲	باب 59: ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے	۶۲۳	باب 34: نظلی روزہ توڑ دینا
۶۵۳	باب 60: روزہ دار شخص کا	۶۲۳	باب 35: رات کے وقت کے علاوہ (یعنی صبح صادق کے بعد) نظلی روزے کی نیت کرنا
۶۵۵	باب 61: اس بارے میں رخصت کا بیان	۶۲۵	باب 36: (نظلی روزے کی) قضاء کا واجب ہونا
۶۵۶	باب 62: صوم وصال رکھنا مکروہ ہے	۶۲۶	باب 37: شعبان کے روزے رمضان کے ساتھ ملا کر رکھنا
	باب 63: جب جنبی شخص کو صبح صادق کا وقت ہو جائے اور اس نے روزہ رکھنا ہو	۶۲۷	باب 38: رمضان (کی تعظیم) کیلئے شعبان کے صرف آخری پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے
۶۵۷	باب 64: روزہ دار کا دعوت کو قبول کرنا	۶۲۹	باب 39: شعبان کی پندرہویں رات کا بیان
۶۵۷	باب 65: شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا نظلی روزہ رکھنا مکروہ ہے	۶۳۰	باب 40: محرم کے روزے کا بیان
۶۵۸	باب 66: رمضان کی قضاء میں تاخیر کرنا	۶۳۱	باب 41: جمعہ کے دن روزہ رکھنا
۶۵۹	باب 67: اس روزہ دار کی فضیلت جس کی موجودگی میں کچھ کھایا جا رہا ہو	۶۳۲	باب 42: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے
۶۵۹	باب 68: حائضہ عورت روزہ کی قضاء کرے گی نماز کی قضاء نہیں کرے گی	۶۳۳	باب 43: ہفتہ کے دن روزہ رکھنا
۶۶۰	باب 69: روزہ دار شخص کیلئے ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا مکروہ ہے	۶۳۳	باب 44: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا
۶۶۱	باب 70: جب کوئی شخص کسی کا مہمان ہو تو وہ ان کی اجازت کے بغیر (نظلی) روزہ نہ رکھے	۶۳۵	باب 45: بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا
۶۶۲	باب 71: اعتکاف کا بیان	۶۳۶	باب 46: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت
۶۶۲	باب 72: شب قدر کا بیان	۶۳۶	باب 47: عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھنا مکروہ ہے
۶۶۳	باب 73: بلا عنوان	۶۳۸	باب 48: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب
۶۶۶	باب 74: سردیوں میں روزہ رکھنا	۶۳۹	باب 49: عاشورہ کے دن روزہ نہ رکھنے کی رخصت
۶۶۷		۶۳۹	باب 50: عاشورہ کے دن سے مراد کون سا دن ہے؟
		۶۴۰	باب 51: (ذوالحجج کے) پہلے عشرے میں روزے رکھنا
		۶۴۱	باب 52: ذوالحجج کے پہلے دس دنوں میں عمل کرنا



۶۹۱	باب 16: احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا	۶۶۷	باب 75: جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان کا حکم
۶۹۲	باب 17: مختلف علاقے والوں کیلئے احرام باندھنے کا میقات	۶۶۸	باب 76: جو شخص سفر پر جانا چاہتا ہو اس کا کچھ کھا کر ٹکنا
۶۹۳	باب 18: حالت احرام والے شخص کیلئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں ہے؟	۶۶۹	باب 77: روزہ دار شخص کا تحفہ
۶۹۳	باب 19: حالت احرام والے شخص کا شلوار یا موزے پہننا	۶۷۰	باب 78: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے؟
۶۹۳	باب 20: جب کوئی شخص احرام باندھ لے اور اس نے قمیص یا جبہ پہننا ہو	۶۷۰	باب 79: اعتکاف سے اٹھنا
۶۹۴	باب 21: حالت احرام والا شخص کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟	۶۷۱	باب 80: اعتکاف کرنے والا شخص قضائے حاجت کے لیے (مسجد سے) باہر جاسکتا ہے یا نہیں؟
۶۹۶	باب 22: حالت احرام میں کھینچنے لگوانا	۶۷۳	باب 81: رمضان میں رات کے وقت نوافل ادا کرنا
۶۹۶	باب 23: حالت احرام والے شخص کا شادی کرنا حرام ہے	۶۷۵	باب 82: جو شخص روزہ دار کو افطاری کروائے اس کی فضیلت
۶۹۸	باب 24: اس بارے میں رخصت کا بیان	۶۷۵	باب 83: رمضان کے مہینے میں تراویح ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت
۷۰۰	باب 25: حالت احرام والے شخص کا شکار کھانا	حج کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ	
۷۰۲	باب 26: حالت احرام والے شخص کیلئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے	۶۷۶	باب 1: مکہ مکرمہ کا حرم ہونا
۷۰۳	باب 27: حالت احرام والے شخص کیلئے سمندر کے شکار کا حکم	۶۷۷	باب 2: حج اور عمرے کا ثواب
۷۰۳	باب 28: حالت احرام والے شخص کا بچو کا شکار کرنا	۶۷۸	باب 3: حج ترک کرنے کی شدید مذمت
۷۰۳	باب 29: مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا	۶۷۹	باب 4: زادراہ اور سواری کی وجہ سے حج کا واجب ہونا
۷۰۳	باب 30: نبی اکرم ﷺ کا بالائی سمت سے داخل ہونا اور زیریں سمت سے باہر جانا	۶۷۹	باب 5: کتنی مرتبہ حج کرنا فرض ہے؟
۷۰۵	باب 31: نبی اکرم ﷺ کا دن کے وقت مکہ میں داخل ہونا	۶۸۰	باب 6: نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے؟
۷۰۶	باب 32: بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ بلند کرنا مکروہ ہے	۶۸۱	باب 7: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے تھے
۷۰۶	باب 33: طواف کرنے کا طریقہ	۶۸۲	باب 8: نبی اکرم ﷺ نے کس مقام سے احرام باندھا تھا؟
۷۰۷	باب 34: حجر اسود سے، حجر اسود تک رمل کرنا	۶۸۳	باب 9: نبی اکرم ﷺ نے کب احرام باندھا تھا؟
۷۰۷	باب 35: حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنا ان کے علاوہ اور کسی چیز کا نہیں	۶۸۳	باب 10: حج افراد کا بیان
۷۰۸	باب 36: نبی اکرم ﷺ نے اضطباع (کے طور پر کپڑا لپیٹ کر) طواف کیا تھا	۶۸۴	باب 11: حج اور عمرہ اکٹھا کرنا
۷۰۸		۶۸۵	باب 12: حج تمتع کا بیان
		۶۸۷	باب 13: تلبیہ پڑھنا
		۶۸۹	باب 14: تلبیہ پڑھنے اور قربانی کرنے کی فضیلت
		۶۹۱	باب 15: بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا

باب 37: حجر اسود کو بوسہ دینا	۴۰۹	باب 63: سوار ہو کر رمی جمرات کرنا	۴۳۳
باب 38: مروہ سے پہلے صفا سے (سعی کا) آغاز کیا جائے گا	۴۱۰	باب 64: جمرات کو کنکریاں کیسے ماری جائیں؟	۴۳۵
باب 39: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا	۴۱۲	باب 65: رمی جمار کے وقت لوگوں کو دھکا دینا مکروہ ہے۔	۴۳۷
باب 40: سوار ہو کر طواف کرنا	۴۱۳	باب 66: اونٹ اور گائے میں حصے داری کرنا	۴۳۷
باب 41: طواف کرنے کی فضیلت	۴۱۳	باب 67: قربانی کے جانوروں پر نشان لگانا	۴۳۸
باب 42: طواف کرنے والے شخص کا فجر یا عصر کے بعد طواف کرنے کے بعد نوافل ادا کرنا	۴۱۴	باب 68: مقیم شخص کا قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنا	۴۴۰
باب 43: طواف کی دو رکعات میں کیا پڑھا جائے؟	۴۱۵	باب 69: بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا	۴۴۱
باب 44: برہنہ ہو کر طواف کرنا حرام ہے	۴۱۶	باب 70: جب کسی شخص کا قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے	۴۴۲
باب 45: خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا	۴۱۷	باب 71: قربانی کے جانور پر سوار ہونا	۴۴۲
باب 46: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا	۴۱۷	باب 72: سر کے بال منڈواتے ہوئے کس طرف سے آغاز کیا جائے؟	۴۴۳
باب 47: خانہ کعبہ کو توڑ کر (دوبارہ بنانا)	۴۱۸	باب 73: سر منڈوانا اور بال چھوٹے کر دانا	۴۴۳
باب 48: حطیم میں نماز ادا کرنا	۴۱۸	باب 74: خواتین کیلئے سر منڈوانا حرام ہے	۴۴۴
باب 49: حجر اسود رکن یمانی، مقام ابراہیم کی فضیلت	۴۱۹	باب 75: ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالینا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لینا	۴۴۵
باب 50: منیٰ کی طرف جانا اور وہاں قیام کرنا	۴۲۰	باب 76: طواف زیارت کرنے سے پہلے احرام کھولنے وقت خوشبو استعمال کرنا	۴۴۵
باب 51: منیٰ میں جو شخص پہلے پہنچ جائے وہ وہاں (اپنی مرضی کی جگہ پر) قیام کر سکتا ہے	۴۲۱	باب 77: حج کے دوران تلبیہ پڑھنا کب ختم کیا جائے؟	۴۴۶
باب 52: منیٰ میں قصر نماز ادا کرنا	۴۲۱	باب 78: عمرے کے دوران تلبیہ پڑھنا، کب ختم کیا جائے؟	۴۴۷
باب 53: عرفات میں وقوف کرنا، وہاں دعا مانگنا	۴۲۲	باب 79: رات کے وقت طواف زیارت کرنا	۴۴۸
باب 54: پورا میدان عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے	۴۲۳	باب 80: وادی ابح میں پڑاؤ کرنا	۴۴۸
باب 55: عرفات سے واپسی	۴۲۶	باب 81: ابح میں پڑاؤ کرنا	۴۴۹
باب 56: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کرنا	۴۲۶	باب 82: بچے کا حج کرنا	۴۵۰
باب 57: جو شخص امام کو مزدلفہ میں پالے اس نے حج کو پالیا	۴۲۸	باب 83: بوڑھے شخص یا میت کی طرف سے حج کرنا	۴۵۱
باب 58: مزدلفہ کی رات کمزور لوگوں کو پہلے بھیج دینا	۴۳۰	باب 84: بلا عنوان	۴۵۳
باب 59: قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارنا	۴۳۲	باب 85: بلا عنوان	۴۵۳
باب 60: سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو جانا	۴۳۲	باب 86: عمرہ کرنا واجب ہے یا نہیں؟	۴۵۴
باب 61: جمرات کو چٹکی میں آنے والی کنکریاں ماری جائیں گی	۴۳۳		
باب 62: سورج ڈھل جانے کے بعد رمی کرنا	۴۳۴		

جنائز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول  
(احادیث کا) مجموعہ

باب 1: بیمار شخص کے ثواب کا بیان	۴۴۵	باب 87: بلا عنوان	۴۵۵
باب 2: بیمار شخص کی عیادت کرنا	۴۴۶	باب 88: عمرہ کی فضیلت کا تذکرہ	۴۵۶
باب 3: موت کی آرزو کرنے کی ممانعت	۴۴۸	باب 89: جمعیم سے عمرہ کرنا	۴۵۶
باب 4: بیمار پر دم کرنا	۴۴۹	باب 90: جہرانہ سے عمرہ کرنا	۴۵۷
باب 5: وصیت کی ترغیب دینا	۴۸۱	باب 91: رجب کے مہینے میں عمرہ کرنا	۴۵۷
باب 6: ایک تہائی یا چوتھائی مال کی وصیت کرنا	۴۸۱	باب 92: ذوالقعدہ کے مہینے میں عمرہ کرنا	۴۵۸
باب 7: موت کے وقت بیمار کو تلقین کرنا اور اس کیلئے دعا کرنا	۴۸۳	باب 93: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا	۴۵۸
باب 8: موت کی سختی کا بیان	۴۸۴	باب 94: حج کا احرام باندھنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جانا	۴۵۹
باب 9: مومن کے مرتے وقت اُس کی پیشانی پر پسینہ آتا ہے	۴۸۶	باب 95: حج میں شرط عائد کرنا	۴۶۱
باب 10: کسی کی موت کا اعلان کرنا مکروہ ہے	۴۸۷	باب 96: بلا عنوان	۴۶۲
باب 11: صبر، صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے	۴۸۸	باب 97: جس عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آجائے	۴۶۲
باب 12: میت کو بوسہ دینا	۴۸۹	باب 98: حیض والی عورت کون سے مناسک ادا کر سکتی ہے؟	۴۶۳
باب 13: میت کو غسل دینا	۴۹۰	باب 99: جو شخص حج کرنے یا عمرہ کرے: وہ سب سے آخر	۴۶۳
باب 14: میت کو مشک لگانا	۴۹۱	میں بیت اللہ کا طواف کرے	۴۶۳
باب 15: میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا	۴۹۲	باب 100: حج قارن کرنے والا شخص ایک مرتبہ طواف کرے گا	۴۶۳
باب 16: کون سا کفن دینا مستحب ہے؟	۴۹۴	باب 101: باہر سے آنے والا شخص حج کرنے کے بعد تین دن	۴۶۶
باب 17: بلا عنوان	۴۹۴	مکہ میں ٹھہرے گا	۴۶۶
باب 18: نبی اکرم ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟	۴۹۵	باب 102: آدمی حج یا عمرے سے واپسی کے وقت کیا پڑھے؟	۴۶۶
باب 19: میت کے گھر والوں کیلئے کھانا پکانا	۴۹۷	باب 103: حالت حرام والا شخص اگر احرام میں فوت ہو جائے	۴۶۷
باب 20: مصیبت کے وقت گال پیٹنے اور گریبان پھاڑنے	۴۹۷	باب 104: جب حالت احرام والے شخص کی آنکھوں میں تکلیف	۴۶۸
کی ممانعت	۴۹۷	ہو تو اس کا ایلوے کا لیپ کرنا	۴۶۸
باب 21: نوحہ کرنا حرام ہے	۴۹۸	باب 105: چرواہوں کیلئے اس بات کی رخصت کہ وہ ایک	۴۶۹
باب 22: میت پر (بلند آواز میں) رونا مکروہ ہے	۴۹۹	دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں	۴۶۹
باب 23: میت پر رونے کی اجازت	۸۰۰	باب 106: حج اکبر کا دن (کون سا ہے؟)	۴۷۰
باب 24: جنازے کے آگے چلنا	۸۰۲	باب 107: دوارکان کا استلام	۴۷۱
باب 25: جنازے کے پیچھے چلنا	۸۰۵	باب 108: طواف کے دوران کلام کرنا	۴۷۲
باب 26: جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے	۸۰۶	باب 109: حجر اسود کا ذکر	۴۷۲

۱۳۳	پڑھا جائے؟	۸۰۷	باب 27: اس بارے میں رخصت کا بیان
۱۳۳	باب 51: قبر میں میت کے نیچے ایک کپڑا بچھانا	۸۰۷	باب 28: جنازے کو جلدی لے جانا
۱۳۵	باب 52: قبر کو برابر کرنا	۸۰۸	باب 29: شہدائے اُحد کا بیان اور حضرت حمزہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کا تذکرہ
۱۳۵	باب 53: قبر پر چلنا اس پر بیٹھنا اس کی طرف مت کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے	۸۱۰	باب 30: بلا عنوان
۱۳۵	باب 54: قبر کو پختہ کرنا اور اس پر لکھنا مکروہ ہے	۸۱۱	باب 31: بلا عنوان
۱۳۷	باب 55: جب آدمی قبرستان میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟	۸۱۲	باب 32: جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ جانا
۱۳۸	باب 56: قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت	۸۱۲	باب 33: مصیبت پر ثواب کی امید رکھنے کی فضیلت
۱۳۹	باب 57: خواتین کا قبرستان جانا مکروہ ہے	۸۱۳	باب 34: جنازے پر تکبیر کہنا
۱۴۰	باب 58: رات کے وقت دفن کرنا	۸۱۳	باب 35: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟
۱۴۱	باب 59: میت کو ایچھے الفاظ میں یاد کرنا	۸۱۶	باب 36: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا
۱۴۲	باب 60: جس شخص کا ایک بچہ فوت ہو جائے اس کا ثواب	۸۱۸	باب 37: میت کیلئے دعا اور سفارش کیسے کی جائے؟
۱۴۲	باب 61: شہداء کون لوگ ہیں؟	۸۱۸	باب 38: سورج نکلنے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے
۱۴۵	باب 62: طاعون سے بھاگنا حرام ہے	۸۱۹	باب 39: بچوں کی نماز جنازہ ادا کرنا
۱۴۵	باب 63: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے	۸۲۰	باب 40: (نومولود) بچے کی نماز جنازہ اس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی جب تک وہ (پیدائش کے بعد) حج کر نہ روئے
۱۴۶	باب 64: خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی	۸۲۱	باب 41: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا
۱۴۷	باب 65: مقروض شخص کی نماز جنازہ ادا کرنے کا حکم	۸۲۲	باب 42: مرد یا عورت (کی نماز جنازہ میں) امام کہاں کھڑا ہو؟
۱۴۹	باب 66: قبر کے عذاب کا بیان	۸۲۳	باب 43: شہید کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا
۱۵۱	باب 67: جو شخص مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرے اس کا اجر	۸۲۶	باب 44: قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا
۱۵۱	باب 68: جمعہ کے دن فوت ہونا	۸۲۷	باب 45: نبی اکرم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کا نجاشی کی نماز جنازہ ادا کرنا
۱۵۲	باب 69: جنازے کو جلدی لے جانا	۸۲۸	باب 45: نماز جنازہ ادا کرنے کی فضیلت
۱۵۲	باب 70: تعزیت کرنے کی فضیلت	۸۲۹	باب 46: بلا عنوان
۱۵۳	باب 71: نماز جنازہ میں رخصت دینا کرنا	۸۳۰	باب 47: جنازے کیلئے کھڑے ہو جانا
۱۵۳	باب 72: فرمان نبوی: مؤمن کی جان اپنے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے	۸۳۱	باب 48: جنازے کیلئے قیام نہ کرنے کی رخصت
۱۵۳	باب 72: فرمان نبوی: مؤمن کی جان اپنے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے	۸۳۱	باب 49: نبی اکرم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کا یہ فرمان ”لقد ہمارے لئے ہے اور شق دوسروں کیلئے ہے“
۱۵۳	باب 72: فرمان نبوی: مؤمن کی جان اپنے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے	۸۳۲	باب 50: جب میت کو اس کی قبر میں اتار دیا جائے تو کیا

- نکاح کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول  
(احادیث کا مجموعہ)
- باب 1: نکاح کرنے کی فضیلت اور اس کی ترغیب \_\_\_\_\_ ۸۵۵
- باب 2: مجرد رہنے کی ممانعت \_\_\_\_\_ ۸۵۶
- باب 3: جس شخص کی ویداری تمہیں پسند ہو اس کے ساتھ  
اپنی (بہن یا بیٹی) کی شادی کر دو \_\_\_\_\_ ۸۵۸
- باب 4: تین خصوصیات کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے \_\_\_\_\_ ۸۵۹
- باب 5: جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا گیا ہو اسے دیکھنا \_\_\_\_\_ ۸۶۰
- باب 6: نکاح کا اعلان کرنا \_\_\_\_\_ ۸۶۰
- باب 7: (نئے) شادی شدہ شخص سے کیا کہا جائے \_\_\_\_\_ ۸۶۲
- باب 8: جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کیا پڑھے؟ \_\_\_\_\_ ۸۶۲
- باب 9: وہ اوقات جن میں نکاح کرنا مستحب ہے \_\_\_\_\_ ۸۶۳
- باب 10: ولیمہ کا بیان \_\_\_\_\_ ۸۶۳
- باب 11: دعوت کو قبول کرنا \_\_\_\_\_ ۸۶۶
- باب 12: جو شخص دعوت کے بغیر ویسے میں آجائے \_\_\_\_\_ ۸۶۶
- باب 13: کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا \_\_\_\_\_ ۸۶۷
- باب 14: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا \_\_\_\_\_ ۸۶۸
- باب 15: گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا \_\_\_\_\_ ۸۷۲
- باب 16: نکاح کا خطبہ \_\_\_\_\_ ۸۷۳
- باب 17: کنواری لڑکی بیوہ طلاق یافتہ سے اجازت لینا \_\_\_\_\_ ۸۷۶
- باب 18: نابالغ لڑکی کی زبردستی شادی کرنا \_\_\_\_\_ ۸۷۸
- باب 19: جب دو ولی (اپنی زیر سرپرستی لڑکی کی) شادی کر دیں \_\_\_\_\_ ۸۷۹
- باب 20: غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا \_\_\_\_\_ ۸۸۰
- باب 21: خواتین کے مہر کا بیان \_\_\_\_\_ ۸۸۱
- باب 22: بلا عنوان \_\_\_\_\_ ۸۸۲
- باب 23: جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کرنے کے بعد اس سے  
شادی کر لے \_\_\_\_\_ ۸۸۳
- باب 24: اس (عمل) کی فضیلت کا بیان \_\_\_\_\_ ۸۸۵
- باب 25: جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد اس  
کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے  
کیا وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے  
یا نہیں؟ \_\_\_\_\_ ۸۸۶
- باب 26: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر کوئی دوسرا  
شخص اس کے ساتھ شادی کر لے اور اس کے ساتھ  
صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دیدے \_\_\_\_\_ ۸۸۷
- باب 27: حلالہ کرنے والا اور جس شخص کیلئے حلالہ  
کیا جائے (ان کا حکم) \_\_\_\_\_ ۸۸۸
- باب 28: نکاح متعہ حرام ہے \_\_\_\_\_ ۸۹۰
- باب 29: نکاح شغار کی ممانعت \_\_\_\_\_ ۸۹۱
- باب 30: چھو بھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع نہ  
کیا جائے \_\_\_\_\_ ۸۹۲
- باب 31: نکاح کے وقت شرط رکھنا \_\_\_\_\_ ۸۹۳
- باب 32: جب کوئی شخص اسلام قبول کر لے اور اس وقت اس  
کی دس بیویاں ہوں \_\_\_\_\_ ۸۹۵
- باب 33: جب کوئی شخص اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح  
میں دو بہنیں ہوں \_\_\_\_\_ ۸۹۶
- باب 34: جب کوئی شخص کسی ایسی کنیز کو خریدے جو حاملہ ہو \_\_\_\_\_ ۸۹۷
- باب 35: جو شخص کسی کنیز کو قیدی بنالے اور اس کنیز کا شوہر موجود  
ہو تو کیا اس مرد کیلئے اس کنیز کے ساتھ صحبت  
کرنا جائز ہے؟ \_\_\_\_\_ ۸۹۸
- باب 36: فاحشہ عورت کی آمدن حرام ہے \_\_\_\_\_ ۸۹۹
- باب 37: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح  
کا پیغام نہ بھیجے \_\_\_\_\_ ۸۹۹
- باب 38: عزل کا بیان \_\_\_\_\_ ۹۰۲
- باب 39: عزل کا مکروہ ہونا \_\_\_\_\_ ۹۰۳
- باب 40: کنواری اور شیبہ (بیوی) کیلئے تقسیم \_\_\_\_\_ ۹۰۳

۹۰۵	باب 41: سوکنوں کے درمیان برابری کا سلوک کرنا
۹۰۷	باب 42: جب مشرک میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے
۹۰۹	باب 43: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور اس کیلئے مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے رضاعت (کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کا) مجموعہ
۹۱۱	باب 1: رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے
۹۱۲	باب 2: دودھ کی مرد کی طرف نسبت
۹۱۳	باب 3: ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے
۹۱۶	باب 4: رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی
۹۱۷	باب 5: رضاعت کی حرمت کم سنی میں ثابت ہوتی ہے جبکہ عمر دو سال سے کم ہو
۹۱۸	باب 6: رضاعت کا حق کیسے ادا کیا جائے؟
۹۱۹	باب 7: جب کوئی کنیز آزاد ہو جائے اور اس کا شوہر موجود ہو
۹۲۱	باب 8: بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے
۹۲۲	باب 9: جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ عورت اسے اچھی لگے
۹۲۳	باب 10: بیوی پر شوہر کا حق
۹۲۴	باب 11: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟
۹۲۵	باب 12: خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنا حرام ہے
۹۲۷	باب 13: عورتوں کا بن سنور کر نکلنا حرام ہے
۹۲۷	باب 14: غیرت کا بیان
۹۲۸	باب 15: عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے
۹۳۰	باب 16: جن خواتین کے شوہر موجود نہ ہوں ان کے پاس (تنہائی میں) جانا حرام ہے
۹۰۵	طلاق اور لعان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ
۹۳۳	باب 1: سنت طلاق کا بیان
۹۳۵	باب 2: جو شخص اپنی بیوی کو "طلاق بتہ" دے
۹۳۶	باب 3: (جب کوئی شخص بیوی سے کہے) تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے
۹۳۷	باب 4: اختیار دینے (کا حکم)
۹۳۸	باب 5: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا
۹۳۹	باب 6: نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی
۹۴۳	باب 7: کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی
۹۴۳	باب 8: جو شخص دل ہی دل میں بیوی کو طلاق دیدے
۹۴۴	باب 9: طلاق کے بارے میں سنجیدگی اور مذاق کا حکم
۹۴۵	باب 10: خلع کا بیان
۹۴۶	باب 11: خلع حاصل کرنے والی خواتین
۹۴۷	باب 12: خواتین کے ساتھ حسن سلوک
۹۴۸	باب 13: جب کسی شخص کا باپ اس سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے
۹۴۸	باب 14: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے
۹۴۸	باب 15: پاگل شخص کی دی گئی طلاق
۹۵۰	باب 16: حاملہ بیوہ عورت جب بچے کو جنم دے
۹۵۲	باب 17: بیوہ عورت کی عدت کا بیان
۹۵۳	باب 18: ظہار کرنے والا شخص اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کر لے
۹۵۵	باب 19: ظہار کا کفارہ
۹۵۶	باب 20: ایلاء کا بیان
۹۵۷	باب 21: لعان کا بیان
۹۵۹	باب 22: بیوہ عورت عدت کہاں بسرے کرے گی؟

## امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

علم حدیث کی اس اہم کتاب کے مصنف، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک ترمذی ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث کے اُن ماہرین میں سے ایک ہیں علم حدیث میں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔  
اُن کی تصنیف ”جامع ترمذی“ کو علم حدیث کا تیسرا بڑا ماخذ سمجھا جاتا ہے۔  
اگرچہ بعض محققین نے سنن ابوداؤد کو جامع ترمذی پر ترجیح دی ہے، تاہم عام طور پر اہل علم کے نزدیک صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعد جامع ترمذی ہی علم حدیث کی سب سے مستند کتاب ہے۔

### پیدائش

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ 209ھ میں وسط ایشیاء کے شہر ”بلخ“ کے نواحی قصبہ ”ترمذ“ میں پیدا ہوئے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا ”اسم منسوب“ اُن کے اسی وطن مالوف کی نسبت سے ہے۔

### اساتذہ و مشائخ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث کی طلب میں عراق، خراسان، حجاز کے مختلف بلاد و امصار کا سفر کیا اور اپنے زمانے کے تمام اکابر محدثین سے اخذ و استفادہ کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے چند ایک کے اسماء درج ذیل ہیں:

(I) امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری (صحیح بخاری کے مؤلف)  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”جامع“ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے 50 روایات نقل کی ہیں۔

(II) امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (صحیح مسلم کے مؤلف)  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”جامع“ میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے صرف ایک روایت نقل کی ہے۔

(III) امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن داری (سنن الداری کے مؤلف)  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں امام داری کے حوالے سے 59 روایات نقل کی ہیں۔

ان کے علاوہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر بہت سے مشائخ سے استفادہ کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات درج ذیل ماخذ سے معلوم کیے جاسکتے ہیں:

تذکرۃ الحفاظ (۶۳۳/۲)۔ العمر (۶۲/۲)۔ الوافی بالوفیات (۲۹۴/۲)۔ وفیات الاعیان (۲۷۸/۴)۔ البدایہ والنہایہ (۶۶/۱۱)۔ تہذیب المعجم (۳۸۷/۹)۔ سیر اعلام النبلاء (۲۷۰/۱۳)۔ النجوم الزاهرة (۸۸/۳)۔ خلاصۃ الخرزجی (۳۵۵)۔ شذرات الذهب (۱۷۴/۳)۔ تہذیب الکمال (۱۲۵۵/۳)۔ تقریب المعجم (۱۹۸/۲)۔ اشاعت (۱۵۳/۹)۔ الکمال (۳۹۶/۴)

## تلامذہ و مسترشدین

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خلق کثیر نے استفادہ کیا۔ امیر المؤمنین فی الحدیث، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری نے بھی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے بعض احادیث کا سماع کیا ہے، جس کی تصریح خود امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی میں کی ہے۔

کتاب التفسیر باب وَمِنْ سُورَةِ الْحَشْرِ رقم الحدیث: 3225

کتاب المناقب باب مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رقم الحدیث 3661

(مذکورہ بالا نمبر جامع ترمذی کے اسی نسخے کے ہیں جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے)۔

اس کے علاوہ ابو حامد احمد بن عبد اللہ مروزی، احمد بن یوسف نسفی، ابو حارث اسد بن حمدویہ، داؤد بن نصر بزدوی، محمد بن مکی، محمد بن منذر ہروی اور دیگر بہت سے افراد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی صف میں شامل ہیں، جن کا ذکر حافظ ابن حجر نے ”تہذیب التہذیب“ میں کیا ہے۔

## شائے علماء

اکابر محدثین نے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا ہے۔

امام حاکم، عمر بن علق کا یہ بیان کرتے ہیں: جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے خراسان میں علم پر ہیزار گاری زہد میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے پایہ کا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

شیخ ادریسی فرماتے ہیں: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ان ائمہ میں سے ایک ہیں، علم حدیث میں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

## تصانیف

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، جن کا اجمالی تعارف درج ذیل ہے:

(I) جامع ترمذی: علم حدیث کا مشہور ماخذ، جس کا تعارف اگلے صفحات میں آ رہا ہے۔

(II) کتاب العلل: اس میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کے سند یا متن میں موجود خفیہ علتوں کی نشاندہی کی ہے، اس نام سے مصنف نے دو کتابیں مرتب کی ہیں: العلل الکبیر اور العلل الصغیر۔

(III) الشمائل المحمدیہ: یہ کتاب ”شمائل ترمذی“ کے نام سے مشہور ہے، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل سے متعلق روایات اکٹھی کی گئی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح نگاروں نے ان کی بعض دیگر تصانیف کا بھی ذکر کیا ہے، جن کے بارے میں ہمیں آگاہی حاصل نہیں ہو سکی۔

## وفات

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال 70 سال کی عمر میں 13 رجب المرجب 219ھ میں ترمذ میں ہوا اور وہیں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔



## جامع ترمذى

جامع ترمذى کے نام کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات اسے ”الجامع“ اور بعض حضرات اسے ”السنن“ کا نام دیتے ہیں۔

☆ اس کتاب میں امام ترمذى رحمۃ اللہ علیہ نے فقہی ابواب کی ترتیب کا خیال رکھا ہے۔

☆ اس کتاب میں امام ترمذى رحمۃ اللہ علیہ کا اسلوب یہ ہے وہ پہلے حدیث کی سند نقل کرتے ہیں، اس کے بعد متن ذکر کرتے ہیں، اگر حدیث کے متن میں مذکور مسئلہ کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، اور اس بارے میں اہل علم کے مذاہب کا ذکر کرتے ہیں۔

فقہاء کے اقوال میں امام ترمذى رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ تر امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحق بن راہویہ کے اقوال کا تذکرہ کیا ہے۔

☆ اپنی کتاب ”العلل“ میں امام ترمذى رحمۃ اللہ علیہ نے خود اس بات کی صراحت کی ہے کہ میں نے اس کتاب ”جامع ترمذى“ میں صرف وہ روایات نقل کی ہیں جو کسی نہ کسی امام (یعنی فقہ کے امام) کا مذہب ہو، البتہ دور روایات اس سے مستثنیٰ ہیں۔ (جامع ترمذى کے شارحین نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ان دور روایات کی بھی ایسی تاویل کی جاسکتی ہے جو بعض فقہاء کے مذہب کے مطابق ہو)

☆ حدیث نقل کرنے کے بعد امام ترمذى رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں یہ وضاحت کرتے ہیں، تکنیکی اعتبار سے اس روایت کا مرتبہ کیا ہے؟ یہ حسن، صحیح، غریب میں سے کیا ہے؟

☆ اس کے بعد امام ترمذى رحمۃ اللہ علیہ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں اس باب، یعنی اس موضوع سے متعلق کون کون سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں؟

☆ بعض اوقات امام ترمذى رحمۃ اللہ علیہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول کسی حدیث کو اس کے فوراً بعد ہی نقل بھی کر دیتے ہیں۔

☆ اگر کسی حدیث کی سند یا متن میں کوئی اضطراب پایا جاتا ہو تو امام ترمذى رحمۃ اللہ علیہ اس کی وضاحت ضرور کرتے ہیں۔

☆ اگر کوئی روایت منقطع ہو یا اس میں کوئی اور علت پائی جاتی ہو یا کوئی روایت دیگر اسناد کے حوالے سے ”مرفوع“ یا

”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہو تو امام ترمذى رحمۃ اللہ علیہ اس کی بھی صراحت کر دیتے ہیں۔

☆ بعض اوقات امام ترمذى رحمۃ اللہ علیہ کسی حدیث کی دوسری سند بھی بیان کر دیتے ہیں اور اگر سند کے کسی راوی کے حوالے سے

روایت نقل کرنے میں اس کے شاگردوں نے اختلاف کیا ہو تو اس کی تصریح کر دیتے ہیں۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اسلوب ہے، اگر روایت کا کوئی راوی ضعیف ہو تو اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

☆ اگر کسی روایت کا کوئی راوی اپنی کنیت کے حوالے سے مشہور ہو تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس کا نام ذکر کر دیتے ہیں۔

☆ اگر کسی راوی کا نام کسی دوسرے مشہور راوی سے مشابہت رکھتا ہو تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس کا نسب بیان کر دیتے ہیں یا

اس کے اسم منسوب کے حوالے سے دونوں کے درمیان فرق کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مقامات پر بعض روایات کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تکلیف کی آراء شامل کی ہیں۔

☆ بعض مقامات پر انہوں نے امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی تکلیف کی آراء بھی نقل کی ہیں۔

☆ بعض مقامات پر انہوں نے فقہاء کا اختلاف نقل کرنے کے بعد کسی ایک موقف کے حق میں اپنی ذاتی رائے بھی ذکر کی ہے۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں چند رموز و اصطلاحات ذکر کی ہیں، تاہم ان کی مراد اور مفہوم کے بارے میں

”جامع ترمذی“ کے شارحین نے اختلاف کیا ہے۔

☆ جامع ترمذی میں موجود روایات کی تعداد 3891 ہے۔

تاہم اس تعداد کو حتمی قرار نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کے متن کے درمیان میں بھی متابع اور شواہد کے طور پر بعض روایات کا ذکر کیا ہے۔

اسی طرح انہوں نے کتاب کے متن کے درمیان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے زمانوں کے اہل علم کے آثار بھی ذکر کیے ہیں۔

جامع ترمذی کی بہت سی شروح تحریر کی گئی ہیں، جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

عارضۃ الاحوذی - قوت المغتذی - العرف الشذی - المنقح الشذی - شرح ترمذی -

### جامع ترمذی کے ناقلین

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کتاب کو شیخ ابوالعباس محمد بن احمد بن فضل مجبوی (249 - 346ھ) نے روایت کیا ہے۔

مجبوی سے اس کتاب کو شیخ ابو محمد عبد الجبار بن محمد مرزبانی (331 - 410ھ) نے روایت کیا ہے۔

مرزبانی سے اس کتاب کو شیخ ابو عامر محمود بن قاسم ازدی (400 - 487ھ) نے نقل کیا ہے۔

ازدی سے اس کتاب کو شیخ ابو الفتح عبد الملک بن عبد اللہ ہروی (متوفی 548ھ) نے روایت کیا ہے۔

اس کے بعد اس کتاب کو بہت سے افراد نے روایت کیا اور اس کے نسخے چار دانگ عالم میں پھیل گئے۔

اردو زبان میں اس کتاب کا ترجمہ کم و بیش ڈیڑھ صدی پیشتر ہوا، اب اس کتاب کے کئی تراجم دستیاب ہیں۔ ہمارے اس نسخہ کی بنیادی خصوصیات کیا ہیں؟ اس کا تذکرہ ہم نے ”حدیث دل“ میں کر دیا ہے۔

## نبی اکرم ﷺ تک امام ترمذی رحمہ اللہ کے واسطے سے مترجم کی سند حدیث

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”جامع ترمذی“ میں ایک حدیث ایسی نقل کی ہے جس میں امام ترمذی رحمہ اللہ اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان تین واسطے ہیں امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روایت (آپ کے ہاتھ میں موجود نسخہ کے رقم حدیث) 2186 کے تحت نقل کی ہے۔ اسی سند کے اعتبار سے ہم امام ترمذی رحمہ اللہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ تک اپنی سند حدیث ذکر کر رہے ہیں۔

● امام الانبیاء، فخر آدم و بنی آدم، افضل الخلق، شافع حشر، نبی اکرم ﷺ

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

● امام عمر بن شاکر رحمہ اللہ

● امام اسماعیل بن موسیٰ فزاری رحمہ اللہ

.....

● امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی رحمہ اللہ

● امام ابو محمد عبد الجبار بن محمد مرزبانی رحمہ اللہ

● امام ابو عامر محمود بن قاسم ازدی رحمہ اللہ

● امام ابو الفتح عبد الملک بن عبد اللہ ہروی رحمہ اللہ

● امام عمرو بن طبرزد بغدادی رحمہ اللہ

● امام فخر الدین بن بخاری رحمہ اللہ

● امام عمر بن ابوالحسن مراغی رحمہ اللہ

● امام عزیز الدین عبد الرحیم بن محمد قاہری رحمہ اللہ

● امام الاسلام ابو یحییٰ زکریا انصاری رحمہ اللہ

● امام نجم الدین محمد بن احمد عیسیٰ رحمہ اللہ

● امام شہاب الدین احمد بن خلیل بسکی رحمہ اللہ

● امام سلطان مزاجی رحمہ اللہ

- امام ابراہیم بن حسن کردی کورانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابو ظاہر محمد عبد السمیع بن ابراہیم کردی مدنی رحمۃ اللہ علیہ
- امام شاہ احمد ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام مخدوم شاہ آل رسول قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ
- امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام حامد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام سردار احمد محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ
- امام جلال الدین شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ
- امام مفتی عبداللطیف نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور)
- محمد نجی الدین (اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

.....

- محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی سند حدیث درج ذیل مشائخ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔
- صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
  - شیخ عمر حمدان رحمۃ اللہ علیہ
  - شیخ محمد تیجانی رحمۃ اللہ علیہ

.....

- مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
  - مفتی عبدالکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ
  - مفتی علی احمد سندیلوی (دامت برکاتہم العالیہ)
- مذکورہ بالا ان تین مشائخ نے بھی مترجم علیٰ حد کو اپنی اسناد عطا کی ہیں۔ اس اعتبار سے ان حضرات اور ان کے مشائخ کے توسط سے مترجم علیٰ حد کی سند امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتی ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

.....

## العقد الثمین من کلام محی الدین

عرض کی گئی: ہمارے زمانے میں کچھ لوگ احناف کو ”اہل الرائے“ کہتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: اس میں آپ کے زمانے کی کوئی خصوصیت نہیں ہے، پہلے زمانے میں بھی کچھ لوگ احناف کو ”اہل الرائے“ کہا کرتے تھے۔

عرض کی گئی: اس کی وجہ کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: وجہ کے بارے میں تو ہم بعد میں جانیں گے، پہلا سوال یہ ہے کہ دینی معاملات میں ”رائے“ پیش کرنا کیسا ہے؟  
عرض کی گئی: چلیں ہم یہ سوال کر لیتے ہیں، دینی معاملات میں رائے پیش کرنا کیسا ہے؟

ارشاد فرمایا: دینی معاملات میں رائے دو میں سے کسی ایک قسم کی ہوگی۔

(۱) وہ رائے کسی حدیث کے مقابلہ میں ہوگی۔

(۲) وہ رائے کسی ایسے مسئلہ کے بارے میں ہوگی جس کے بارے میں کتاب و سنت کا کوئی حکم نہ ہو۔

عرض کی گئی: ہم یہاں پہلے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ آیا کسی ایسے مسئلہ کے بارے میں اپنی رائے پیش کی جاسکتی ہے، جس کے بارے میں کتاب و سنت کا کوئی حکم موجود نہ ہو؟

ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں اپنی ذاتی رائے پیش کرنے کو کوئی بھی ”غلط“ قرار نہیں دے سکتا۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سامنے یہ عرض کی تھی: اگر مجھے کسی مسئلہ کے بارے میں کتاب و سنت میں حکم نہ مل سکا تو میں اپنی رائے کے ذریعہ حکم بیان کروں گا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی، یعنی دوسرے لفظوں میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی تعریف کی تھی۔

اسی طرح صحابہ کرام سے بہت سے فتاویٰ اور اقوال موجود ہیں، جنہیں عرف میں ”آثار صحابہ“ کہا جاتا ہے اور لازمی سی بات ہے کہ یہ آثار ان مسائل کے بارے میں ہیں جن کے بارے میں کتاب و سنت کا کوئی واضح حکم موجود نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے: کسی بھی مسئلہ کے بارے میں اپنی ذاتی رائے بیان کرنا غلط ہے، تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ صحابہ کرام کے ان تمام آثار کو غیر ضروری قرار دیا جائے اور یہ بات بدیہی طور پر غلط ہے۔

عرض کی گئی: لیکن سوال یہ ہے کہ ان ذاتی آراء کی بنیاد کیا ہوتی ہے؟

ارشاد فرمایا: احادیث کے مستند مجموعہ جات کون سے ہیں؟

عرض کی گئی: صحاح ستہ، مسند احمد بن حنبل، صحیح ابن حبان، معجم طبرانی اور دیگر بہت سے مجموعہ جات ہیں۔

ارشاد فرمایا: تو اگر احادیث سے ہی استفادہ کرنا ہے تو پھر ہمارے ان مہربانوں کو جو خود کو ”اہل حدیث“ کہتے ہیں، انہیں ”مجموعہ“

فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، کو نذر آتش کرنے کا تو ہم نہیں کہتے، لیکن کم از کم دریا برد تو ضرور کر دینا چاہیے۔

عرض کی گئی: یہ بہت اہم نکتہ ہے، اگر ذاتی آراء اتنی ہی غلط ہوتی ہیں تو شیخ ابن تیمیہ کے فتاویٰ میں بھی تو ان کی ذاتی آراء ہی نقل کی گئی

ہیں اور انہیں یہ لوگ ”شیخ الاسلام“ اور نہ جانے کیا، کیا کہتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہاں ایک دوسرا پہلو بھی ہے آپ کہتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ”مجمع حدیث“ تھے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کسی کے مقلد نہیں

تھے بلکہ ”مجمع حدیث“ تھے تو ہمارا سوال صرف اتنا سا ہے کہ ”جامع ترمذی“ کون سے موضوع کی کتاب ہے؟

عرض کی گئی: ہر شخص جانتا ہے کہ جامع ترمذی علم حدیث کی مستند کتاب ہے۔

ارشاد فرمایا: تو سوال یہ ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو کیا ضرورت پیش آئی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ساتھ ساتھ شافعی احمد

اسحاق ابن راہویہ، سفیان ثوری، کعب بن جراح اور ان جیسے دوسرے فقہاء کے اقوال اور مذاہب ذکر کریں۔

”مجمع حدیث“ کو تو صرف حدیث ذکر کر دینی چاہیے اور بس!

عرض کی گئی: یہ بات کچھ واضح نہیں ہوئی، اس کی مزید وضاحت کریں!

ارشاد فرمایا: میں آپ کے سامنے یہ نکتہ لانا چاہتا ہوں۔

جامع ترمذی علم حدیث کی کتاب ہے۔

اس کے مؤلف نے کسی موضوع سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کر دی۔

حدیث پڑھنے والے کو شرعی حکم کا پتہ چل گیا۔

جب شرعی حکم کا پتہ چل گیا تو اب کیا ضرورت ہے کہ آپ یہ بیان کریں کہ اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے

ہے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بھئی جب ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا پتہ چل گیا ہے تو پھر ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم امام شافعی، امام اسحاق بن راہویہ،

امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہم) یا کسی اور کے قول کی طرف التفات کریں۔

عرض کی گئی: یہ بہت اہم سوال ہے کہ آخر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے ساتھ فقہاء کے اقوال کیوں نقل کیے ہیں؟

ارشاد فرمایا: مزید لطف کی بات یہ ہے کہ ہمارے زمانے کے بعض مہربان ”امام بخاری“ کو مجتہد ثابت کرنے کیلئے زمین آسمان کے

قلا بے ملاتے ہیں اور بخاری کے جلیل القدر شاگرد جو بعض احادیث میں ان کے استاد بھی ہیں اور جو بخاری کے ممتاز معاصر

اور علم حدیث کے بڑے ماہر ہیں انہوں نے اپنی اس کتاب ”جامع ترمذی“ میں احادیث کے ٹکٹیکے پہلوؤں کے حوالے سے

رجال کے مستند ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اقوال نقل کیے ہیں۔ لیکن جب فقہی اقوال کو بیان کرنے کا موقع آتا ہے تو وہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ایک قول بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ آخر کیوں؟

کیا وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق وغیرہ کی طرح فقیہ نہیں سمجھتے تھے؟

اگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ انہیں فقیہ سمجھتے تھے تو پھر انہوں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی اقوال کیوں نہیں نقل کیے؟

جہاں وہ بعض اوقات ”اہل کوفہ“ اور ”اہل الرائے“ کا ذکر خیر کر دیتے ہیں، وہاں انہیں ”امیر المؤمنین فی الحدیث“ کی فقہی آراء کو بھی ذکر کرنا چاہیے تھا۔

اور اگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو علم حدیث کا جلیل القدر ماہر سمجھتے ہیں، لیکن انہیں اُس پایہ کا فقیہ نہیں سمجھتے جو مرتبہ امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق (رحمۃ اللہ علیہم) وغیرہ کو حاصل ہے، تو پھر ہمارے اُن ”دوستوں“ کا کیا بنے گا جن کے نزدیک ”امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ ہی تو فقیہ ہیں؟

عرض کی گئی: یہ بہت اہم پہلو ہے کہ بعض لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں تنقیص کرنے کیلئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ان سے عدم روایت یا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نظریاتی اختلاف کو دلیل بناتے ہیں اور پھر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں تنقیص شروع کر دیتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: جہاں تک عدم روایت کا سوال ہے تو ہم کئی مرتبہ یہ سوال اٹھا چکے ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے لائق و فائق شاگرد امام ابو الحسن مسلم بن حجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ نے ”صحیح مسلم“ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کوئی ایک بھی روایت نقل نہیں کی۔ آخر کیوں؟

اسی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے صرف 50 روایات نقل کی ہیں۔

صرف 50 روایات!

کس سے نقل کی ہیں؟

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے!

کون امام بخاری؟

جو ”امیر المؤمنین فی الحدیث“ ہیں!

جنہیں کئی لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں!

عرض کی گئی: لیکن ہو سکتا ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات اس لیے نقل نہ کی ہوں کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتاب موجود ہے، لوگ اُس سے استفادہ کر لیں گے۔

ارشاد فرمایا: ہم آپ کی بات مان لیتے ہیں۔

کیا آپ نے دوسرے پہلو پر غور کیا؟

عرض کی گئی: وہ دوسرا پہلو کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: ہم مان لیتے ہیں کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث اس لیے روایت نہیں کی، کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتاب موجود تھی۔

اس صورت میں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ایسی کوئی روایت نقل نہ کرتے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ”صحیح بخاری“ میں درج کر چکے ہوں۔

لیکن ایسا نہیں ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی بہت سی روایات نقل کی ہیں جنہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی ”صحیح بخاری“ میں نقل کر چکے ہیں۔

جب لوگ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ”صحیح بخاری“ سے خود ہی استفادہ کر سکتے ہیں تو پھر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو ان روایات کو اپنی کتاب میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟  
کیا وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مستند نہیں سمجھتے تھے؟

عرض کی گئی: یہ تو نہیں ہو سکتا، کیونکہ اگر وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مستند نہ سمجھتے تو ان کے حوالے سے احادیث کیوں نقل کرتے؟

ارشاد فرمایا: اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مستند نہیں سمجھتے تھے، کیونکہ انہوں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کوئی ایک بھی روایت نقل نہیں کی۔

عرض کی گئی: اللہ ہی بہتر جانتا ہے، ہم کیا کہہ سکتے ہیں!

ارشاد فرمایا: اگر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد صرف امت تک ”صحیح احادیث“ پہنچانا تھا تو انہیں ”صحیح بخاری“ میں احادیث کو تکرار کے ساتھ ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا۔

عرض کی گئی: لیکن انہوں نے تکرار کے ساتھ جو احادیث ذکر کی ہیں، ان کی سند یا الفاظ میں کوئی فرق اور اختلاف ضرور ہوگا، اس حوالے سے وہ تکرار فائدہ سے خالی نہیں ہوگی۔

ارشاد فرمایا: پھر تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو چاہیے تھا کہ وہ امام مسلم کی طرح ایک ہی مقام پر سند اور متن کا تمام تر اختلاف نقل کر دیتے۔

عرض کی گئی: لیکن جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ”صحیح بخاری“ تالیف کی تھی اس وقت ”صحیح مسلم“ تالیف نہیں ہوئی تھی۔

ارشاد فرمایا: اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ سمجھدار مصنف ہیں، کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب کی تالیف میں جو طریقہ اختیار کیا ہے، اس میں تمام ضروری معلومات، ایک ہی مقام پر اکٹھی کر دی گئی ہیں۔

عرض کی گئی: ہم اس بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: یہی ہم بھی کہتے ہیں، ائمہ کی جو انفرادی آراء ہیں، ان سے جو تسامحات سرزد ہوئے، بشری تقاضوں کے تحت ان سے جو بھول چوک، کمی بیشی ہوئی، ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم ان کے بارے میں فیصلہ دینے شروع کر دیں۔



شیخ ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ تحریر کرتے ہیں:

ومن ظن بابی حنیفة او غیره من الامة المسلمین الهم يتعمدون مخالفة الحدیث الصحیح لقیاس او غیره فقد اخطأ علیهم وتكلم اما بظن واما بهوی۔

”اور جو شخص ابوحنیفہ یا مسلمانوں کے دوسرے کسی بھی امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ ان حضرات نے قیاس یا کسی اور وجہ سے حدیث صحیح کی مخالفت کی ہوگی، تو اُس نے ان حضرات کے بارے میں غلط سمجھا اور اس کا یہ کلام (یعنی سوچ) یا گمان کی وجہ سے ہوگی یا خواہش نفس (کی پیروی) کی وجہ سے ہوگی۔“

ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم ائمہ متبوعین کے بارے میں زبانِ طعن دراز کریں۔

اس کے بعد شیخ ابن تیمیہ نے اس موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے کہ ائمہ متبوعین نے اگر کسی مقام پر کسی منقول روایت کے مطابق فتویٰ نہیں دیا تو اُس کی ممکنہ وجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟ اور ساتھ میں انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے جس کا نام ”رفع الملام عن ائمة الاعلام“ ہے۔

عرض کی گئی: ہماری گفتگو ”اہل الرائے“ سے شروع ہوئی تھی۔

ارشاد فرمایا: میں نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ ”اہل الرائے“ کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی فقیہ کسی ایسے مسئلہ کے بارے میں اپنی رائے پیش کرے جس کے بارے میں کتاب و سنت کا کوئی حکم موجود نہ ہو اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کے اُسوۂ مبارک اور صحابہ کرام کے طرزِ عمل سے ثابت ہے۔

اپنی ذاتی رائے پیش کرنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ آپ کسی حدیث کے مقابلے میں ”رائے“ پیش کریں۔

عرض کی گئی: عام طور پر احناف کے بارے میں اُن کے نظریاتی مخالفین یہ سمجھتے ہیں کہ احناف کی بیشتر آراء ”احادیث کے مقابلے“ میں ہوتی ہیں۔

ارشاد فرمایا: پھر تو ہمیں یہ سوال اٹھانا ہوگا کہ کسی حدیث کے مقابلے میں ذاتی رائے پیش کی جا سکتی ہے یا نہیں؟

عرض کی گئی: کون مسلمان یہ سوچ سکتا ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی کسی حدیث کے مقابلے میں ”اپنی ذاتی رائے“ پیش کرے گا۔

ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عرض کی گئی: کیا مطلب؟

ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سوچ سکتے ہیں بلکہ انہوں نے یہ سوچا ہے اور صرف سوچا ہی نہیں اُس پر عمل بھی کیا ہے۔

عرض کی گئی: کیا سوچا ہے؟ اور کس پر عمل کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: انہوں نے حدیث کے مقابلے میں ”اپنی ذاتی رائے“ پر عمل کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب ان کے سامنے سیدہ فاطمہ بنت قیس نے یہ بات بیان کی کہ جب ان کے شوہر نے انہیں طلاق بتے دی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں (عدت کے دوران) رہائش اور خرچ (شوہر کی طرف سے ملنے)

لہ جزئی ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ ”مجموع الفتاویٰ“ ج ۲۰: باب (صحیح مذہب اہل البدینہ

کاحق نہیں دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا:

لا تترك كتاب الله وسنة نبينا لقول امرأة

”ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے حکم کو ایک عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے۔“

حالانکہ سیدہ فاطمہ بنت قیس نے اپنے بیان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا ہی ذکر کیا تھا، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ وہ سیدہ فاطمہ کی بیواں کردہ حدیث کو ترجیح نہ دیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے الفاظ سے ثابت ہونے والے حکم یا دیگر روایات سے ثابت ہونے والے حکم کو ترجیح دیں۔

عرض کی گئی: بابت کچھ الجھ گئی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی بھی شخص حدیث کے مقابلہ میں اپنی ذاتی رائے پیش کر سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا: بظاہر تو یہی محسوس ہوتا ہے۔

عرض کی گئی: تو پھر اس کی اصل صورت کیا ہوگی؟

ارشاد فرمایا: اب آپ صحیح مقام پر پہنچے ہیں۔

آپ نے غور کیا! امام ترمذی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں:

◀◀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس شخص کا ساتھ دے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

اس بارے میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے علاوہ تابعین میں سے کئی اہل علم اسی بات کے قائل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: جس مسجد میں باجماعت نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں ایک اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لی جائے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔“

پھر اس کے بعد وہ یہ واضح کرتے ہیں:

”بعض دیگر اہل علم نے یہ رائے دی ہے: ایسے لوگ الگ، الگ نماز ادا کریں گے۔“

امام سفیان، امام ابن مبارک رضی اللہ عنہ، امام مالک رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ان حضرات نے الگ،

صحیح مسلم: کتاب الطلاق باب المطلع ثلاثا لثقیل لھا رقم الحدیث: 1480

سنن نسائی: کتاب الطلاق باب الرخصة فی خروج المہوتہ رقم الحدیث: 3549

سنن نسائی کبریٰ: کتاب الطلاق باب الرخصة فی خروج المہوتہ رقم الحدیث: 5743

سنن دارقطنی: کتاب الطلاق والخلع والایلاء

سنن بیہقی: کتاب العدد مقام المطلعہ فی پہچان رقم الحدیث: 15256

اگ نماز ادا کرنے کو اختیار کیا ہے“۔

اس کا مطلب یہ ہوا بعض مسائل اور احکام ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مختلف طرح کی روایات نقل کی گئی ہیں اور بعد میں آنے والے اہل علم نے ان روایات کے درمیان ”ترجیح“ کے حوالے سے اختلاف کیا ہے۔ کسی نے ایک روایت کو ترجیح دیتے ہوئے اُس کے مطابق فتویٰ دے دیا۔ دوسرے نے دوسری روایت کو ترجیح دیتے ہوئے اُس کے مطابق فتویٰ دیدیا۔ اور کم از کم امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تو ان دونوں کے فتاویٰ نقل کر دیئے ہیں۔ دوسرے ائمہ نے بھی کیے ہیں۔

عرض کی گئی: اُن دوسرے ائمہ میں کون حضرات شامل ہیں؟

ارشاد فرمایا: ”موطأ امام مالک“ اٹھا کر دیکھ لیں، اُس میں صحابہ کرام، تابعین عظام اور بعد کے زمانوں کے اہل علم کی ”ذاتی فقہی آراء“ منقول ہیں۔

”مصنف ابن ابی شیبہ“ میں احادیث نبویہ کے ساتھ آثار صحابہ اور بعد کے زمانوں کے اہل علم کے اقوال و آراء درج ہیں۔ بلکہ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تراجم ابواب میں مختلف اہل علم کے اقوال و فتاویٰ درج کیے ہیں۔ لازمی بات ہے کہ یہ فتاویٰ ایسے نہیں ہیں کہ ساری امت نے صرف اُن فتاویٰ کی پیروی کو اختیار کر لیا ہو یا ان کے مقابلہ میں کسی دوسرے صاحب علم نے کوئی ”ذاتی فقہی رائے“ پیش نہ کی ہو۔ تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کیا؟

اُن کے نزدیک جو رائے قابل ترجیح تھی، اُسے انہوں نے اپنی کتاب میں شامل کر لیا۔ بعض مصنفین نے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ انہوں نے کسی بھی ایک موضوع سے متعلق تمام یا بیشتر فقہی آراء کو ایک ہی مقام پر جمع کر دیا۔

عرض کی گئی: اس کا مطلب یہ ہے کہ ”رائے“ کا تصور ہمارے اسلاف کے درمیان موجود ہے۔ ارشاد فرمایا: جب ”رائے“ کا تصور اسلاف میں موجود ہے تو پھر اسلاف کے پیروکاروں کے اندر بھی ہونا چاہیے۔

عرض کی گئی: لیکن سوال یہ ہے کہ پھر یہ لوگ احناف کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: آپ کہاں رہتے ہیں؟

عرض کی گئی: پاکستان میں!

ارشاد فرمایا: یعنی ایک ایسے خطہ اراضی میں جسے تاریخ میں برصغیر پاک و ہند کہا جاسکتا ہے۔

عرض کی گئی: بالکل ایسا ہی ہے!

حدیث نمبر 204 صفحہ 236 مطبوعہ شبیر برادرزلا ہور (یہ اسی جلد کا حوالہ ہے)

ارشاد فرمایا: سوال یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں ”احناف“ کی مخالفت اور ”شریعت“ اور ”حدیث“ کی پیروی کا آغاز کب ہوا؟  
 عرض کی گئی: شاہ اسماعیل دہلوی سے جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پوتے تھے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بھتیجے تھے۔  
 ارشاد فرمایا: سوال یہ ہے کہ آپ نے شاہ ولی اللہ کو بھی اور شاہ عبدالعزیز کو بھی ”محدث دہلوی“ کے لقب سے یاد کیا ہے ان دونوں  
 ”محدث“ صاحبان کو علماء احناف میں ”حدیث کی مخالفت“ کیوں نظر نہ آئی؟  
 جو شاہ اسماعیل اور ان کے پیروکار حضرات کو نظر آگئی؟

اسی سوال کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ہندوستان میں ”حدیث کی اتباع“ کا رواج آخر اُس وقت کیوں ہوا جب ہندوستان میں  
 انگریز کی حکومت مستحکم ہو چکی تھی؟  
 عرض کی گئی: ”کب“ اور ”کیوں“ کا تو ہمیں نہیں پتا، لیکن وہ کہتے تو ٹھیک ہیں۔  
 ارشاد فرمایا: کیا ٹھیک کہتے ہیں؟  
 عرض کی گئی: یہی کہ جب ہم لوگ ”صحیح بخاری“ کو علم حدیث کی سب سے مستند کتاب مانتے ہیں تو پھر اُس کی احادیث پر عمل کیوں  
 نہیں کرتے؟

ارشاد فرمایا: اچھا سوال ہے!

ایک سوال میں بھی کروں؟

عرض کی گئی: جی ضرور!

ارشاد فرمایا: نماز پڑھنا فرض ہے؟

عرض کی گئی: ہر شخص جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے ہر مسلمان پر نماز پڑھنا فرض ہے۔

ارشاد فرمایا: صحیح بخاری پڑھنا فرض ہے؟

عرض کی گئی: کوئی بھی شخص اس بات کا قائل نہیں ہو سکتا کہ صحیح بخاری یا حدیث کی دوسری کوئی بھی مخصوص کتاب پڑھنا فرض ہے۔

ارشاد فرمایا: سوال یہ ہے کہ پھر ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ نماز کیسے پڑھی جائے؟

عرض کی گئی: ظاہر ہے صحیح بخاری یا حدیث کی دوسری کوئی کتاب پڑھ کر پتہ چلے گا کہ نماز کیسے پڑھنی ہے؟

ارشاد فرمایا: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ 194 ہجری میں پیدا ہوئے، اُن کا انتقال 256 ہجری میں ہوا، یعنی صحیح بخاری 210 ہجری سے  
 250 ہجری تک کے درمیانی عرصے میں لکھی گئی۔

صحیح بخاری کی تصنیف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے پردہ کرنے کے درمیان 200 برس سے زیادہ کا فرق ہے۔  
 اس دوران جو مسلمان آئے، اُن پر بھی تو نماز پڑھنا فرض تھا۔

پھر وہ کیسے نماز پڑھتے تھے؟

اور اب تو صحیح بخاری شائع شدہ عام مل جاتی ہے آپ کے والد بزرگوار نے تو یقیناً صحیح بخاری پڑھے بغیر نماز پڑھنا شروع کی

ہوگی کیونکہ اس وقت تو عام لوگ صحیح بخاری نہیں پڑھتے تھے۔

پھر ایک پہلو یہ بھی ہے کہ صحیح بخاری کے ترجمہ کی روایت کا آغاز ڈیڑھ صدی پیشتر ہوا، اُس سے پہلے کے لوگ کس طرح نماز پڑھتے تھے۔

ایک اور سوال یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ”صحیح بخاری“ لکھی اور اُن کی زندگی میں ایک ”بڑے پبلشر“ نے اُسے شائع کر کے چارواک عالم میں پھیلا دیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح بخاری کو چند مخصوص افراد نے نقل کیا تھا۔ اور ان نقل کرنے والوں میں سے کوئی ایک بھی ”صحاح ستہ“ کے مؤلفین یا حدیث کے ”کسی مستند مجموعہ“ کے مؤلفین کی صف میں شامل نہیں ہے۔

بہر حال ہم بات یہ کر رہے تھے کہ دنیا کے اکثر مسلمان ”صحیح بخاری“ نہیں پڑھتے اور نماز پڑھ لیتے ہیں۔ آخر کیسے؟ عرض کی گئی: ظاہری بات ہے کہ وہ لوگ اپنے گھر میں اپنے بڑوں کو مسجد میں دوسرے بزرگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں اور پھر اسی طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے لگتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہی وہ سوال ہے جو احناف اپنے نظریاتی مخالفین کے سامنے پیش کرتے ہیں، نماز ایک ایسا عمل ہے جس کے ساتھ روزانہ انسان کا پانچ مرتبہ واسطہ پڑتا ہے اور ہر شخص اپنے دائیں بائیں افراد کو دیکھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھتا ہے اور پھر اُس کے مطابق خود اس عبادت کو بجالاتا ہے۔

اس لیے آپ صحیح بخاری کو بنیاد بنا کر ہم پر اعتراض نہیں کر سکتے۔

عرض کی گئی: لیکن ہمارا سوال پھر اپنی جگہ برقرار رہے گا کہ جب آپ صحیح بخاری کو سب سے مستند کتاب سمجھتے ہیں تو پھر اُس کے مطابق عمل کیوں نہیں کرتے؟

ارشاد فرمایا: صحیح بخاری زیادہ مستند ہے یا قرآن مجید؟

عرض کی گئی: ظاہر ہے قرآن مجید زیادہ مستند ہے۔

ارشاد فرمایا: قرآن کہتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوْا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى (النساء: ۴۳)

”اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔“

اس آیت سے دو حکم ثابت ہوئے:

(I) ایمان والے نشہ کر سکتے ہیں۔

(II) نشہ کے دوران نماز معاف ہے۔

عرض کی گئی: لیکن یہ حکم تو منسوخ ہے اور اُس وقت کے بارے میں ہے جب شراب کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

ارشاد فرمایا: احناف بھی یہی کہتے ہیں کہ وہ صحیح بخاری کی جن روایات پر عمل نہیں کرتے، اُن کا حکم منسوخ ہے۔

عرض کی گئی: اگر ان کا حکم منسوخ ہے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی ناسخ روایات کو کیوں نقل نہیں کیا؟  
 ارشاد فرمایا: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”ذاتی ترجیح“ کے مطابق روایات نقل کی ہیں۔

احناف کے نقطہ نظر کی مؤید روایات کیونکہ ان کی ”ذاتی ترجیح“ کے معیار پر پوری نہیں اترتی تھیں اس لیے انہوں نے ان روایات کو نقل نہیں کیا۔

عرض کی گئی: اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دین ”ذاتی ترجیح“ کی بنیاد پر نقل کیا گیا ہے؟  
 ارشاد فرمایا: یہاں آپ غلطی کر رہے ہیں، ہم نے ”روایات“ کی بات کی ہے، دین کی بات نہیں کی۔  
 عرض کی گئی: دین اور روایات میں فرق کیا ہے؟  
 ارشاد فرمایا: ہم اسے ایک مثال کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔

”اہل تشیع“ اس بات کے قائل ہیں۔  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا ”مذہبی و سیاسی خلیفہ“ نامزد کیا تھا۔  
 آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں؟

عرض کی گئی: ہرگز نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی معین فرد کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا۔  
 ارشاد فرمایا: آپ کس بنیاد پر یہ بات کہہ رہے ہیں؟

عرض کی گئی: ان تمام احادیث و آثار کی بنیاد پر جن میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی ایک متعین فرد کو ”خلیفہ“ مقرر نہیں کیا تھا۔

ارشاد فرمایا: اس کے برعکس ”اہل تشیع“ وہ روایات پیش کر دیتے ہیں جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ”خلیفہ“ مقرر کیا تھا۔

عرض کی گئی: وہ روایات درست نہیں ہیں۔

ارشاد فرمایا: ہمارا موضوع بحث یہ نہیں ہے کہ دونوں طرح کی روایات میں سے درست کون سی ہیں؟  
 ہم تو اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں۔

ان کے بڑوں نے اپنی ”ترجیحی“ روایات نقل کر دی ہیں۔

آپ کے بڑوں نے اپنی ”ترجیحی“ روایات نقل کر دی ہیں۔

عرض کی گئی: ان کی روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہی بات وہ آپ کی روایات کے بارے میں بھی کہہ سکتے ہیں۔

لیکن میں سر درست آپ کے سامنے یہ بات رکھ رہا ہوں کہ روایات نقل کرنے میں ”ترجیح“ کو بڑا دخل رہا ہے۔

اب کس کی ”ترجیح“ ٹھیک تھی اور کس کی ”غلط“ تھی۔ یہ ایک الگ بحث ہے۔

اس بات کا ایک اور پہلو سے جائزہ لیتے ہیں۔ رفع یدین کا ترک حدیث سے ثابت ہے۔ آپ اس کو حدیث مانتے ہیں؟  
عرض کی گئی: یہ حدیث ”ضعیف“ ہے۔

ارشاد فرمایا: میں نے یہ سوال نہیں کیا کہ یہ حدیث ”ضعیف“ ہے یا نہیں، میں نے تو یہ پوچھا ہے آپ اس حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں  
مانتے؟

عرض کی گئی: بھئی یہ حدیث ”ضعیف“ ہے اور ”صحاح ستہ“ میں نہیں ہے۔

ارشاد فرمایا: آپ کے اس جملے کا یہ مطلب ہوا۔

(I) جو حدیث ”ضعیف“ ہو آپ اسے نہیں مانیں گے۔

(II) جو حدیث ”صحاح ستہ“ میں نہ ہو آپ اسے بھی نہیں مانیں گے۔

عرض کی گئی: یہ میں نے کب کہا ہے؟

ارشاد فرمایا: چلیں میں اپنا سوال بدل لیتا ہوں، آپ ”ضعیف“ حدیث کو مانتے ہیں؟

عرض کی گئی: دیکھیں! جب ”صحیح حدیث“ موجود ہے تو پھر ہمیں ”ضعیف“ حدیث لینے کی کیا ضرورت ہے؟

جب ”صحاح ستہ“ میں ہمیں ایک حدیث مل جاتی ہے تو پھر ہم کسی اور کتاب کی طرف رجوع کیوں کریں؟

ارشاد فرمایا: میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔

آپ ”صحاح ستہ“ کو مستند سمجھتے ہیں؟

عرض کی گئی: جی ہاں! بالکل میں انہیں مستند سمجھتا ہوں۔

ارشاد فرمایا: آپ ”صحاح ستہ“ کو مستند کیوں سمجھتے ہیں؟

عرض کی گئی: کیونکہ ان کے مصنفین علم حدیث کے بڑے ماہرین شمار ہوتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: یعنی آپ ان کتابوں کے مصنفین، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ اور امام نسائی کی وجہ سے  
مستند مانتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں آپ ان کتابوں میں مذکورہ ”احادیث“ کو ان چھ حضرات ائمہ محدثین کی وجہ سے

”قابل ترجیح“ قرار دیتے ہیں۔

تو اگر ہم امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ترجیح دینے کی وجہ سے کسی ایک حدیث کو دوسری حدیث پر ترجیح دیتے ہیں تو پھر آپ کو

اس پر اعتراض کیوں ہے؟

عرض کی گئی: دیکھیں ان حضرات محدثین نے جن احادیث کو ترجیح دی ہے وہ ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہ آپ نے اہم نکتہ اٹھایا ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

47- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَفَانًا مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَقْرَأَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص ایمان اور احتساب کے ہمراہ کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہو اور اس وقت تک ساتھ رہے جب تک (اس مرحوم کو) نماز جنازہ ادا ہو جانے کے بعد اسے دفن نہ کر دیا جائے (ایسا شخص اس پورے عمل سے فارغ ہو کر) جب واپس آتا ہے تو اسے دو قیراط (کے برابر) اجر عطا کیا جاتا ہے۔ (اور ان دو قیراط میں سے) ہر ایک قیراط ”أُحُد“ پہاڑ کے مساوی ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص صرف نماز جنازہ ادا کر کے دفن سے پہلے لوٹ آئے تو اسے ایک قیراط (کے برابر ثواب) عطا کیا جاتا ہے۔ اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے ”صحیح بخاری“ کا حوالہ دیا جاتا ہے کیوں؟ کیونکہ عام رواج یہ ہے: حوالہ دیتے ہوئے صحاح ستہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

عام رواج یہ ہے: صحاح ستہ کا ترجمہ چھاپا جاتا ہے اسے خریداجاتا ہے پڑھا جاتا ہے۔ عام رواج یہ ہے: مدارس میں صحاح ستہ ہی پڑھائی جاتی ہے۔

حالانکہ اسی حدیث کو امام بخاری کے استاد امام احمد بن حنبل نے بھی اپنی ”مسند“ میں نقل کیا ہے۔ اسی حدیث کو امام احمد بن حنبل کے ساتھی ”اسحاق بن راہویہ“ نے بھی اپنی ”مسند“ میں نقل کیا ہے۔ اسی حدیث کو امام بخاری کے استاد امام عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بھی اپنی ”مسند“ میں نقل کیا ہے۔ اسی حدیث کو امام بخاری کے ”استاذ الاستاذ“ امام عبدالرزاق نے اپنی ”مصنف“ میں بھی ذکر کیا ہے۔ اسی حدیث کو صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

لیکن عام رواج کیا ہے؟

جب ”صحیح بخاری“ کا حوالہ آ گیا تو آپ خاموش ہو جائیں گے اور مزید کسی حوالے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ عرض کی گئی: آپ کی بات کا مفہوم کچھ واضح نہیں ہوا۔

ارشاد فرمایا: میں آپ کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں، کتب احادیث اور ان کے مؤلفین کے درمیان مراتب کے اعتبار سے باہمی تفاوت ان کی خوبیاں و خامیاں مثبت و منفی پہلوؤں سے قطع نظر ایک زمینی حقیقت یہ بھی ہے کہ مسلم معاشرے میں ”رواج“ کسے حاصل ہوا؟

عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس طرح مسلم معاشرے میں ”صحاح ستہ“ اور ان کے مؤلفین کو علم حدیث میں رواج کے

۱۔ (بخاری) ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل ”الجامع الصحیح“ کتاب الایمان باب: ایجاب الفحار من الایمان، مطبوعہ شبیر برادرزلا ہور رقم الحدیث: 47)



حوالے سے قبولیت عامہ حاصل ہوئی اسی طرح علم فقہ کے چار ماہرین، جنہیں ”ائمہ اربعہ“ کہا جاتا ہے کو قبول عام نصیب ہوا۔

ارشاد فرمایا: جی بالکل۔ میں یہی بات آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں۔  
 رواج اور قبول عام کسی بھی معاشرتی حقیقت کا جائزہ لینے کے لئے بہت اہم حیثیت رکھتے ہیں۔  
 عرض کی گئی: آپ اس نقطے کو مزید واضح کریں گے؟  
 ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی امت کا سب سے بڑا ”عالم“ کون ہے؟  
 عرض کی گئی: کیا کہہ سکتے ہیں؟

علم فقہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ہیں۔  
 علم حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا جاسکتا ہے۔  
 علم تفسیر میں ابن جریر طبری قابل ذکر ہیں۔

ارشاد فرمایا: آپ نے اپنے اس جواب پر غور کیا؟  
 علم فقہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کا ذہن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔  
 علم حدیث کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر پہلے نہیں کیا۔  
 اور علم تفسیر کا تذکرہ کرتے ہوئے نہ ”ائمہ اربعہ“ کا خیال آیا اور نہ ہی ”صحاح ستہ“ کے مولفین کی طرف توجہ مبذول ہوئی۔  
 عرض کی گئی: بالکل ایسا ہی ہے۔

ارشاد فرمایا: اب ذرا مزید غور کریں۔  
 میں نے آپ سے یہ سوال کیا تھا امت کا سب سے بڑا ”عالم“ کون ہے؟  
 اس کے جواب کے لیے آپ کے ذہن میں مختلف ائمہ کا خیال آیا۔  
 آپ نے ایک لمحے کے لیے بھی یہ نہیں سوچا کہ آپ امت کا سب سے بڑا عالم اُس شخص کو قرار دیں جو ”باب مدینۃ العلم“ ہے۔

عرض کی گئی: آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں؟  
 ارشاد فرمایا: جی بالکل۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ کیا سوچ سکتے ہیں؟  
 وہ ایک بہت بڑے بہادر آدمی تھے۔ بڑے بڑے شہزادوں کے مقابلے میں آنے سے کتراتے تھے۔  
 وہ نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد تھے۔ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے والد تھے۔  
 اہل تشیع ان کے بارے میں کچھ غلط نظریات رکھتے ہیں۔

یہ تین نکات کیا ہیں؟

یہ آپ کا فوری ردِ عمل ہے۔

یہ ردِ عمل اس خاص ماحول اور معلومات کا نتیجہ ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کے ذہن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا تصور موجود ہے۔

عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس طرح امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ذکر سننے کے ساتھ ہی ذہن فوری طور پر ”فقہیہ“ کے تصور کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ ”محدث“ یا ”مفسر“ کا خیال ذہن میں نہیں آتا۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ کا نام سننے کے ساتھ ہی ”علم حدیث“ کی طرف توجہ مبذول ہو جاتی ہے۔ ذہن کے کسی دور دراز گوشے میں بھی ”علم تفسیر“ کا خیال نہیں ہوتا۔

یہ سب صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے آس پاس ان حضرات کا تذکرہ اسی حوالے سے سنتے ہیں، کتابوں میں اسی پہلو سے پڑھتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں۔

آپ کسی راہ چلتے ہوئے آدمی کو ایک لمحے کے لئے روکیں وہ ایک ایسا شخص ہو جو اہل سنت مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہو۔ آپ اس سے پوچھیں: نبی اکرم ﷺ کی امت کا سب سے بڑا ولی کون ہے؟

اس کا جواب کیا ہوگا؟

عرض کی گئی: حضور غوثِ اعظم و سنگرِ عظیم ﷺ۔

ارشاد فرمایا: آپ کسی راہ چلتے ہوئے آدمی کو ایک لمحے کے لئے روکیں وہ ایک ایسا شخص ہو جو اہل حدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہو۔ آپ اس سے پوچھیں: نبی اکرم ﷺ کی امت کا سب سے بڑا ”مؤحد“ کون ہے؟

اس کا جواب کیا ہوگا؟

عرض کی گئی: شیخ محمد بن عبدالوہاب ”نجدی“۔

ارشاد فرمایا: آپ نے غور کیا پوری امت میں توحید کے سب سے بڑے دعویدار رکھوالے، محافظ ”شیخ نجدی“ سمجھے جاتے ہیں۔ عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے مذہبی تصورات میں مخصوص مسلک سے تعلق رکھنے کی وجہ سے، مخصوص نظریات پائے جاتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: میں یہی بات آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں۔

آپ اہل حدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے کسی بھی شخص سے دریافت کریں:

”دانا صاحب رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

اس کا جواب کیا ہوگا؟

عرض کی گئی: استغفر اللہ! میرے بھائی ”داتا“ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

آپ انہیں سید علی ہجویری کہیں۔

ارشاد فرمایا: حالانکہ شرعی حکم کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ”سید علی ہجویری“ کو ”رب“ بھی کہا جائے تو آپ اسے مطلق طور پر ”شُرک“ یا ”حرام“ قرار نہیں دے سکتے۔

عرض کی گئی: وہ کیسے؟

ارشاد فرمایا: کیونکہ قرآن نے لفظ ”رب“ کو ”غیر اللہ“ کے لئے استعمال کیا ہے۔

سورہ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

يٰصَاحِبِ السِّجْنِ اٰمَّا اَحَدٌ كَمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا

”اے میرے قید خانے کے ساتھیو! تم دونوں میں سے ایک اپنے رب کو شراب پلائے گا۔“

یہاں حضرت یوسف علیہ السلام نے ”غیر اللہ“ یعنی عزیز مصر کے لئے لفظ ”رب“ استعمال کیا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں وہ کوئی شرکیہ جملہ یا لفظ کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟

عرض کی گئی: بالکل ٹھیک۔ اگر داتا صاحب کو رب کہنا مطلق طور پر ”شُرک“ یا ”حرام“ نہیں ہے۔

تو ”داتا“ کہنا تو بدرجہ اولیٰ شرک یا حرام قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ قرآن و سنت میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ ”داتا“

استعمال نہیں ہوا۔

ارشاد فرمایا: بہر حال میں آپ سے دریافت کر رہا تھا اہل حدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والا ایک عام فرد داتا صاحب خواجه

صاحب بابا صاحب اور ان جیسے دیگر صوفیائے کرام کا تذکرہ اتنے ادب و احترام کے ساتھ نہیں کرے گا جتنے احترام کا مظاہرہ

وہ شیخ نجدی کا ذکر کرتے ہوئے کرے گا۔

عرض کی گئی: اس کی وجہ کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: اس کی وجہ بہت صاف ہے اُس نے جس مسجد میں امام کا خطاب یا درس سنتے ہوئے دین کے بارے میں معلومات

حاصل کی تھیں وہ امام یا درس دینے والی شخصیت یا خطاب کرنے والی شخصیت یا کسی پروگرام میں کسی سوال کا جواب دینے والی

شخصیت ایک مخصوص فکری پس منظر کی مالک تھی اور اپنی اس سوچ کو اُس شخصیت نے ”اسلام“ کے روپ میں لوگوں کے

سامنے پیش کیا اور سننے والے سادہ لوح افراد نے اسے بھی ”دین کا حصہ“ سمجھ لیا۔

عرض کی گئی: یہ بہت اہم مسئلہ ہے ہمارے زمانے میں ذرائع ابلاغ بہت ترقی کر گئے ہیں کیمرے کے سامنے بیٹھا ہوا ایک شخص جو

خود کو دینی عالم ظاہر کرتا ہے وہ جو بات بیان کر دیتا ہے سننے والے اسے ”اسلام“ سمجھ لیتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: میں آپ کے سامنے صرف یہ پہلو رکھنا چاہتا ہوں کہ ہر مکتبہ فکر اور ہر مسلک کا عالم آپ کے سامنے اپنے مخصوص مسلک

کے مطابق شرعی حکم کی تعبیر پیش کرے گا اور اس نے خود بھی اس موضوع پر باقاعدہ تحقیق نہیں کی ہوگی بلکہ اپنے مسلک کے کسی

بڑے کی کوئی ایک کتاب پڑھ کر اپنا فرض ادا کر لیا ہوگا۔  
 عرض کی گئی: لیکن یہی بات تو اہلسنت کے بارے میں بھی کہی جاسکتی ہے۔  
 ارشاد فرمایا: اہلسنت اور ان کے نظریاتی مخالفین دونوں پر یہ حقیقت صادق آتی ہے لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ ہم جس خطے میں رہ رہے ہیں بلکہ تمام اسلامی ممالک میں پہلے زمانے کے لوگ وہ تمام معمولات سرانجام دیا کرتے تھے جو ہمارے یہاں اہلسنت کا معمول ہیں۔

اہلسنت کے ان معمولات کو ”شُرک بدعت حرام“ قرار دینے کا روانج بعد میں پیدا ہوا۔ اس لئے وہ لوگ جو اہلسنت کے ان معمولات کو خلاف شریعت کہتے ہیں انہیں اس بات کا جائزہ ضرور لینا چاہیے کہ وہ اور ان کے اکابرین ”متنازعہ“ مسئلے کے بارے میں کسی غلط فہمی کا شکار تو نہیں ہیں؟

جیسا کہ میں نے ابھی آپ کے سامنے یہ مثال پیش کی کہ لوگ سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو ”داتا“ کہتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ ہمارے زمانے کے بڑے مذہبی مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہر ”بے ریش“ شخص کو دانشور نہیں سمجھا جاتا لیکن ہر ”باریش“ شخص کو ”علامہ“ ضرور سمجھا جاتا ہے۔

اگلا مسئلہ یہ سامنے آتا ہے کہ آپ کو اپنے گھر یا دفتر کے قریب کسی مسجد کے امام کا خطاب پسند آتا ہے اور آپ باقاعدگی سے اسے سننا شروع کر دیتے ہیں یا کسی عوامی خطیب یا کسی ٹیلی ویژن پروگرام میں مدعو کسی علامہ صاحب کا کوئی بیان سنتے ہیں اور اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

اس کے بعد آپ کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ اب تک جس مسلک پر عمل پیرا تھے جن معمولات کو درست سمجھتے تھے وہ سب خلاف شریعت ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کو ”عید“ کہنا غلط ہے، گیارہویں شریف کا ختم دلانا بدعت ہے، کوئی فوت ہو جائے تو چہلم نہیں کیا جائے گا وغیرہ

اور پھر آپ یہ نظریہ اختیار کر لیتے ہیں کہ ان سب چیزوں کو غلط سمجھنا ”دین“ ہے۔ یہ صرف آپ کا یا آپ کے پسندیدہ علامہ صاحب کا اخذ کردہ نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔ قرآن نے ایسے لوگوں کی اجتماعی نفسیات پر کیا خوب تبصرہ کیا ہے:

الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيَّهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

”یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیاوی زندگی میں کی جانے والی کوششیں، گمراہی کا شکار تھیں اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ اچھائی کر رہے ہیں“۔ (سورہ کہف: ۱۰۴)

.....

## کتاب الطہارۃ عر رسول اللہ ﷺ

طہارت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

باب 1: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

(1) سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاكِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَدِيثٍ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ قَالَ هَنَادٌ فِي حَدِيثِهِ إِلَّا بِطُهُورٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو الْمَلِيحِ بْنُ أَسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدٌ بْنُ أَسَامَةَ بْنِ عَمِيرٍ الْهَدَلِيُّ

◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور حرام مال میں

سے صدقہ (قبول) نہیں ہوتا۔

ہناد نے اپنی روایت میں لفظ ”إِلَّا بِطُهُورٍ“ نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں یہ حدیث ”اصح“ اور ”احسن“ ہے۔

اس بارے میں ابوالحلیح نے اپنے والد سے (ان کے علاوہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

ابوالحلیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام زید بن اسامہ بن عمیر الہدلی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطُّهُورِ

باب 2: طہارت کی فضیلت

(2) سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

1- اخرجه مسلم 104. نووی: کتاب الطہارۃ: باب: وجوب الطہارۃ للصلاۃ حدیث (224/1). واحد (2/51, 73). وابن ماجہ (100/1).

کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: لا صلاۃ بغیر طہور حدیث (272). وابن خزیمہ (8/1): حدیث (9):

ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ لَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخَيْرِ قَطْرٍ الْمَاءِ أَوْ نَحْوِ هَذَا وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخَيْرِ قَطْرٍ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ لِقِيًّا مِنَ الدُّنُوبِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَهُوَ حَدِيثٌ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

توضیح راوی: وَأَبُو صَالِحٍ وَالِدُ سُهَيْلٍ هُوَ أَبُو صَالِحِ السَّمَّانِ وَاسْمُهُ ذُكْوَانُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَ فِي اسْمِهِ

فَقَالُوا عَبْدُ شَمْسٍ وَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَهَكَذَا

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ الْأَصْحَحُ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَثَوْبَانَ وَالصَّنَابِغِيِّ وَعَمْرٍو بْنِ عَبْسَةَ

وَسَلْمَانَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

توضیح راوی: وَالصَّنَابِغِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ لَيْسَ لَهُ سَمَاعٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُسَيْلَةَ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَحَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِضَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ

وَالصَّنَابِغِيُّ بْنُ الْأَعْسَرِ الْأَحْمَسِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الصَّنَابِغِيُّ أَيْضًا

حدیث دیگر: وَأَمَّا حَدِيثُهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: إِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ فَلَا تَقْتِيلُنَّ بَعْدِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بندہ مسلم (راوی کوشک ہے) یا شاید بندہ

مومن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے میں سے ہر ایک وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس نے اپنی

دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا تھا پانی کے ساتھ (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یا شاید

اس کی مانند کوئی اور الفاظ ہیں اور جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس

کی طرف اس نے دونوں ہاتھ بڑھائے تھے پانی کے ساتھ (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ

یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

2- آخر جہ مالک فی الموطأ (32/1): کتاب الطہارۃ: باب: جامع الوضوء: حدیث (31) و مسلم (2/134- نووی) کتاب الطہارۃ: باب: خروج الخطا یا مع ماء الوضوء: حدیث (244/32): احمد (2/303): والدارمی (1/183): کتاب الصلاۃ والظہارۃ: باب: فضل الوضوء: وابن خزیمة (5/1): حدیث (4):

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اسی حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سہیل کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ابوصالح، سہیل کے والد ہیں یہ ابوصالح سمان ہیں ان کا نام ذکوان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا نام عبد شمس

ہے بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا نام عبداللہ بن عمرو ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات بیان کی ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن

عمر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

صنابحی جنہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”سماع“ ثابت نہیں ہے۔

ان کا نام عبدالرحمن بن عسیلہ ہے اور ان کی کنیت ”ابوعبداللہ“ ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے تھے، لیکن یہ ابھی

راستے میں ہی تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

صنابح بن اعمر اہمی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں انہیں بھی صنابحی کہا جاتا ہے۔

ان سے یہ حدیث منقول ہے یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میں تمہاری

کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں کے سامنے فخر کروں گا اس لئے تم میرے بعد آپس میں قتل و غارت گری نہ شروع کر دینا۔“

### بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلَاةِ الطَّهُورُ

#### باب 3: طہارت نماز کی کنجی ہے

(3) سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ عِيْلَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مِفْتَاحَ الصَّلَاةِ الطَّهُورُ وَتَحْرِيْمَهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ

توضیح راوی: وَأَحْسَنُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ هُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَسْحَقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ وَالْحَمِيدِيُّ يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ

3- أخرجه احمد (123/1، 129)، وابن داود (63/1): كتاب الطهارة: باب: فرض الوضوء، حدیث (61)، وابن ماجه (101/1): كتاب

الطهارة وسننها: باب: مفتاح الصلاة الطهور، حدیث (275)، والدارمي (175/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: مفتاح الصلاة الطهور

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ

◀◀ امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وضو نماز کی کنجی ہے۔ تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں یہ حدیث ”صح“ اور ”حسن“ ہے۔

(اس کا ایک راوی) عبداللہ بن محمد بن عقیل ”صدوق“ ہے۔ ان کے بارے میں بعض اہل علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اسحاق بن ابراہیم اور

حمیدی، عبداللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث سے استدلال کیا کرتے تھے۔ (یعنی اسے مستند سمجھتے تھے)

امام محمد (بن اسماعیل بخاری) فرماتے ہیں: یہ شخص ”مقارب الحدیث“ ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(4) سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قُرْمٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَاتِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ

◀◀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی

وضو ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب 4: جب آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

(5) سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيثِ أَوْ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

4- اخرجہ احمد (340/3) 5- اخرجہ البخاری (292/1). كتاب الصلاة: باب: ما يقول عند الخلاء، حديث (142). وفي الادب المفرد (203). حديث (699). ومسلم (306/2). نووي). كتاب الحيض: باب: ما يقول اذا اراد دخول الخلاء، حديث (375/122) و ابو داود (48/1). كتاب الطهارة: باب: ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، حديث (4). وابن ماجه (109/1). كتاب الطهارة وسننها: باب: ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، حديث (298). والنسائي (20/1). كتاب الطهارة: باب: القول عند دخول الخلاء، حديث (19). واحد (101, 282, 99/3). من طريق عبد العزيز بن صهيب عن انس به.



فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَجَابِرِ وَأَبِي مَسْعُودٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ أَصَحُّ شَيْءٍ لِي فِي هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ

وَحَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ لِي إِسْنَادُهُ اضْطِرَابٌ رَوَى هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَقَالَ  
سَعِيدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَقَالَ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ  
وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ فَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عِيسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ قَتَادَةُ رَوَى عَنْهُمَا جَمِيعًا

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

شعبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ (مذکورہ بالا) الفاظ نقل کئے ہیں اور ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کئے ہیں (جو درج ذیل ہیں)

”میں خباث اور خبیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ”خبیث مذکر جنات اور خبیث مؤنث جنات (سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن

مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ”صح“ اور ”حسن“ ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے اسے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

سعید بیان کرتے ہیں: یہ قاسم بن عوف شیبانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ہشام دستوائی بیان کرتے ہیں: یہ قتادہ کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

شعبہ اور معمر نے اس حدیث کو قتادہ کے حوالے سے حضرت نصر بن انس سے نقل کیا ہے۔

شعبہ کہتے ہیں: یہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جبکہ معمر کہتے ہیں: یہ حضرت نصر بن انس نے اپنے والد کے حوالے

سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے

فرمایا: یہاں یہ احتمال ہو سکتا ہے: قتادہ نے ان دونوں حضرات سے اس روایت کو نقل کیا ہو۔

(۵) سند حدیث: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُعَزِّزِ بْنِ صُهَيْبٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ

وَالْخَبَائِثِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو یہ پڑھتے تھے۔  
”اے اللہ! میں خباثوں اور خبیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

باب 5: جب آدمی بیت الخلاء سے باہر آئے تو کیا پڑھے؟

(1) سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ يُونُسَ

بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنْ يُونُسَ

بْنِ أَبِي بُرْدَةَ

توضیح راوی: وَأَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ الْأَشْعَرِيِّ

وَلَا نَعْرِفُ فِي هَذَا الْبَابِ إِلَّا حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ پڑھتے تھے:  
”غفرانک“ میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے، ہم اس حدیث کو صرف اسرائیل نامی راوی کی حدیث کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں جو یوسف بن ابوبردہ کے حوالے سے منقول ہے۔ ابوبردہ بن ابوموسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: اس باب میں ہمیں صرف سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث کا علم ہے۔

بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

باب 6: پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت

7- اخرجہ البخاری فی الادب المفرد (203)، حدیث (700)، واہو داؤد (55/1): کتاب الطہارۃ: باب: ما یقول الرجل اذا خرج من الخلاء، حدیث (30)، واہن ماجہ (110/1): کتاب الطہارۃ وسنہا: باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، حدیث (300)، واحمد (155/6): واہن خزیمہ (48/1)، حدیث (90): والدارمی (174/1): کتاب الصلاة والطہارۃ: باب: ما یقول اذا خرج من الخلاء،

(۸) سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْرُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا إِذَا اتَيْتُمُ الْبَغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَّاحِيضَ قَدْ بَيَّتَتْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَنَحَرَفْنَا عَنْهَا وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ وَمَعْقِلِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ أَبِي مَعْقِلٍ وَأَبِي أَمَامَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ

توضیح راوی: وَأَبُو أَيُّوبَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ وَالزُّهْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ وَكُنْيَتُهُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ

مذہب فقہاء: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا إِنَّمَا هَذَا فِي الْفِيَّافِيِّ وَأَمَّا فِي الْكُنْفِ الْمَنِيَّةِ لَهُ رُخْصَةٌ فِي أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ إِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَمَّا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَلَا يَسْتَقْبِلُهَا كَأَنَّهُ لَمْ يَرَفِ الصَّحْرَاءِ وَلَا فِي الْكُنْفِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ

﴿﴾ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم بیت الخلاء میں آؤ، تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرو پاخانہ کرتے ہوئے اور نہ ہی پیشاب کرتے ہوئے اور نہ ہی اس کی طرف پیچھ کرؤ بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ شام آئے، تو وہاں ہم نے ایسے بیت الخلاء پائے جو قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے، تو ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی حضرت معقل بن ابوالہیثم، ایک قول کے مطابق یہ معقل بن ابومعقل ہیں، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ”احسن“ اور ”اصح“ ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا نام خالد بن زید ہے۔

8- اخرجہ البخاری (295/1): کتاب الوضوء: باب: لا تستقبل القبلة بغائط او بول، الا عند البناء: جدار او نحوه، حدیث (144)، ومسلم

(155/2- نووی): کتاب الطہارۃ: باب: الاستطابۃ، حدیث (264/59): وابو داؤد (49/1): کتاب الطہارۃ: باب: كراهية استقبال القبلة عند

قضاء الحاجة، حدیث (9): وابن ماجہ (115/1): کتاب الطہارۃ: وسنہا: باب: النهی عن استقبال القبلة بالغائط والبول، حدیث (318):

والسلسلی (22/1): کتاب الطہارۃ: باب: النهی عن استدبار القبلة عند الحاجة، حدیث (21): واخرجہ احمد (416/5، 421): والدارمی

(170/1): کتاب الصلاة والطہارۃ: (187/1): حدیث (378)

زہری رضی اللہ عنہ کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری رضی اللہ عنہ ہے ان کی کنیت ”ابوبکر“ ہے۔

ابوالولید المالکی بیان کرتے ہیں: امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو“۔ یہ حکم کھلی جگہ کے بارے میں ہے، بیت الخلاء جو اسی مقصد کے لئے بنائے گئے ہوں ان میں اس بات کی رخصت ہے کہ قبلہ کی طرف رخ کیا جاسکتا ہے۔

اسحاق بن ابراہیم (بن راہویہ) نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے لئے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی رخصت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، جہاں تک رخ کرنے کا تعلق ہے، تو اس کی طرف رخ نہیں کیا جاسکتا ہے (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) گویا کہ ان کے نزدیک صحرا میں یا بیت الخلاء کے اندر قبلہ کی طرف رخ کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب 7: اس بارے میں رخصت ہونے کے حوالے سے جو کچھ منقول ہے

9 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
متن حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا  
فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَعَائِشَةَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا۔ ہم پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں، آپ کے وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے (پیشاب کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ کیا ہوا تھا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

10 وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لِهَيْجَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ

متن حدیث: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ (۱)

9- أخرجه أبو داود (50/1)؛ كتاب الطهارة؛ باب: الرخصة في استقبال القبلة عند قضاء الحاجة؛ حديث (13)؛ وابن ماجه (117/1)؛ كتاب الطهارة؛ وسننها؛ باب: الرخصة في ذلك في الكنيف؛ وأباهه دون الصحاري؛ حديث (325)؛ وابن خزيمة (34/1)؛ حديث (58)؛ وأخرجه أحمد (360/3)؛

(۱) أخرجه أحمد (300/5)

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْمَةَ

حکم حدیث: وَوَحَدَّثْتُ جَابِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحَّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيْمَةَ

توضیح راوی: وَابْنُ لَهِيْمَةَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَهَمْرُؤُهُ مِنْ قِبَلِي حِفْظِهِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ

کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ہمیں یہ حدیث قتیبہ نے سنائی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث، ابن لہیعہ سے منقول (دوسرے والی حدیث) سے زیادہ مستند ہے۔

ابن لہیعہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ضعیف ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے اس کے حافظے کے حوالے سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

11 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ

عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: رَزَيْتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ

الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی

اکرم ﷺ کو شام کی طرف رخ کر کے قضاے حاجت کرتے ہوئے دیکھا، آپ کی پیٹھ خانہ کعبہ کی طرف تھی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

باب 8: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

12 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَلَّتْكُمْ

11- أخرجه مالك في النوطا (193/1, 194): كتاب القبلة: باب: الرخصة في استقبال القبلة لبول أو غائط الحدیث (3): البخاری (297/1):

كتاب الوضوء: باب: من تبرز على لبنين حدیث (145): ومسلم (155/2, 156): كتاب الطهارة: باب: الاستطابة حدیث (266/61): وابو

داؤد (50/1): كتاب الطهارة: باب: الرخصة في ذلك حدیث (12): وابن ماجه (116/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الرخصة في ذلك في

الكنيف: وأباحه دون الصحاري حدیث (322): والنسائي (23/1, 24): كتاب الطهارة: باب: الرخصة في ذلك في البيوت حدیث (23): واحمد

(41/2): والدارمي (171/1) كتاب الصلاة والطهارة: باب: الرخصة في استقبال القبلة: وابن خزيمة (34/1, 35): حدیث (59) عن طريق

محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسم بن حبان عن ابن عمره.

12- أخرجه احمد (136/6, 192): والنسائي (26/1): كتاب الطهارة: باب: البول في البيت جالسا حدیث (29): وابن ماجه (112/1):

كتاب الطهارة وسننها: باب: في البول قاعدا حدیث (307):

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ

حدیث دیگر: وَحَدِيثُ عُمَرَ إِنَّمَا رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنْ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبَلْ قَائِمًا فَمَا بَلْتُ قَائِمًا بَعْدُ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَإِنَّمَا رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثُ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ

أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيهِ

آثار صحابہ: وَرَوَى عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا بَلْتُ قَائِمًا مُنْذُ أَسَلَّمْتُ

حکم حدیث: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَحَدِيثِ بُرَيْدَةَ فِي هَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَى النَّادِبِ لَا عَلَى التَّحْرِيمِ

آثار صحابہ: وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ تَبُولَ وَأَنْتَ قَائِمٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو تمہیں یہ بتائے: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے، تو تم اس

کی تصدیق نہ کرو! آپ ﷺ نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے

احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”احسن“ اور ”اصح“ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث عبدالکریم بن ابوالمخارق کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے

سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا میں کھڑا ہو کر پیشاب کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبدالکریم بن ابوالمخارق نے اس حدیث کو ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ یہ علم

حدیث کے ماہرین کے نزدیک ضعیف راوی ہیں۔ ایوب سختیانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے، میں نے کبھی

کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

یہ روایت عبدالکریم کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت بریرہ کی روایت محفوظ نہیں ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) کھڑے ہو کر پیشاب کی ممانعت کا مطلب ادب سکھانا ہے حرام قرار دینا نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جفاہ (زیادتی) میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم کھڑے

ہو کر پیشاب کرو۔

## بَاب الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

### باب 9: اس بارے میں رخصت کا بیان

13 سند حدیث: حَدَّثَنَا هُنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَقَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَاتَيْتُهُ بِوَضُوءٍ فَذَهَبَتْ

لَا تَأَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقْبِيهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيَّ حُقَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ

الْأَعْمَشِ ثُمَّ قَالَ وَكِيعٌ هَذَا أَصَحُّ حَدِيثٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ وَسَمِعْتُ أَبَا

عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيِّ بَنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَكَذَا رَوَى مَنْصُورٌ وَعَبِيدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْأَعْمَشِ

حدیث دیگر: وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ أَسَدٍ سُلَيْمَانَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَصَحُّ

مَذَاهِبِ فُقَهَاءِ: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَعَبِيدَةُ بْنُ عَمْرٍو السَّلْمَانِيُّ رَوَى عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَبِيدَةُ مِنْ كِبَارِ

التَّابِعِينَ يُرْوَى عَنْ عَبِيدَةَ أَنَّهُ قَالَ أَسْلَمْتُ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُنَّتَيْنِ

وَعَبِيدَةُ الضَّبِّيُّ صَاحِبُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ عَبِيدَةُ بْنُ مُعْتَبِ الضَّبِّيِّ وَيُكْنَى أَبَا عَبِيدٍ الْكُرَيْمِ

﴿﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم (محلے) کے کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ

نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا، میں آپ کے لیے وضو کا پانی لے کر آیا، میں پیچھے ہٹنے لگا، تو آپ نے بلایا، یہاں تک کہ میں آپ

کے عقب میں کھڑا ہو گیا (بعد میں) آپ نے وضو کیا اور آپ نے اپنے دونوں موزوں پر مسح کر لیا۔

13- أخرجه البخاری (394, 393, 392, 391/1): كتاب الوضوء: باب: البول قالسا وقاعدا: وباب: البول عند سباطة قوم: حدیث

(226-224): ومسلم (167/2. نووی): 'كتاب الطهارة: باب: السح على العفین' حدیث (273/73): والنسائی (25/1): كتاب الطهارة: باب:

الرخصة في البول في الصحراء قالنا: حدیث (28-26): واہو داؤد (53/1): كتاب الطهارة: باب: البول قالنا: حدیث (23): وابن ماجه (111/1):

كتاب الطهارة وسننہا: باب: ماجاء في البول قالنا: حدیث (306, 305): واخرجه احمد (382/5): والدارمی (171/1): كتاب الصلاة

والطهارة: باب: في البول قالنا: وابن خزيمة (36/1): حدیث (61): واخرجه العميدى (210/1): حدیث (442) من طريق ابى رائل عن

حذيفة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے چاروں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے (وکج) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

پھر (وکج) نے یہ بات بیان کی مسح کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث میں یہ سب سے مستند حدیث ہے۔ میں نے ابوعمار حسین بن حریش کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے (وکج) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس کے بعد انہوں نے حسب سابق ذکر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: منصور اور عبیدہ ضعی نے ابووائل کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اعمش کی روایت کی مانند حدیث ذکر کی ہے۔

جبکہ حماد بن ابوسلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابووائل کے حوالے سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی ہے۔

ابووائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے۔

اہل علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبیدہ بن عمرو سلمانی سے امام ابراہیم نخعی نے احادیث نقل کی ہیں۔

عبیدہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں عبیدہ سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابراہیم نخعی کے ساتھی عبیدہ ضعی یہ عبیدہ بن معقب ضعی ہیں ان کی کنیت ”ابوعبدالکریم“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِثَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

#### باب 10: قضاے حاجت کے وقت پردہ کرنا

14 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمَلَانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُو مِنَ الْأَرْضِ

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ هَذَا الْحَدِيثُ

حدیث دیگر: وَرَوَى وَكِيعٌ وَأَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُو مِنَ الْأَرْضِ

حکم حدیث: وَكَلا الْحَدِيثَيْنِ مُرْسَلٌ

توضیح راوی: وَيُقَالُ لَمْ يَسْمَعْ الْأَعْمَشُ مِنْ أَنَسٍ وَلَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَظَرَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي فَلَكَرَ عَنْهُ حِكَايَةَ فِي الصَّلَاةِ وَالْأَعْمَشُ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ



یہرَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكَاهِلِيُّ وَهُوَ مَوْلَى لَهُمْ قَالَ الْأَعْمَشُ كَانَ أَبِي حَمِيلاً فَوَزَّئَهُ مَسْرُوقٌ  
﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کرنے لگتے تھے تو اپنے کپڑے کو اس وقت  
تک نہیں اٹھاتے تھے جب تک زمین کے قریب نہیں ہو جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن ربیعہ نے اعمش کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔  
وکیج بیان کرتے ہیں: حضرت ابو یحییٰ حمانی نے اعمش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:  
نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کرنے لگتے تھے تو اپنا کپڑا اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے جب تک زمین کے قریب نہیں ہو  
جاتے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ دونوں احادیث ”مرسل“ ہیں کیونکہ یہ بات بیان کی گئی ہے: اعمش نے حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث نہیں سنی ہے بلکہ انہوں نے کسی بھی صحابی رسول سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ انہوں نے حضرت  
انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہوئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔  
اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نماز پڑھنے کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔  
اعمش کا نام سلیمان بن مہران ابو محمد کاہلی ہے یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں۔  
اعمش بیان کرتے ہیں: میرے والد کو (بچپن میں) اٹھا کر لایا گیا تھا تو مسروق نے انہیں (اپنا) وارث بنایا تھا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهَةِ الْأَسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

### باب 11: دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

15 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي هَذَا الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَلْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رَبِيعٍ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْأَسْتِنْجَاءَ بِالْيَمِينِ

﴿ حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے:

15- أخرجه البخاری (304/1-306): کتاب الوضوء: باب: النهی عن الاستنجاء باليمين: باب: لا يسك ذكره بيديه اذا بال: حديث (154, 153). مسند (162, 161/2-162. نووی): کتاب الطہارۃ: باب: النهی عن الاستنجاء باليمين: حديث (267/ 63): (267/ 65, 64). و ابو داؤد (55/1): کتاب الطہارۃ: باب: كراهية مس الذكر باليمين في الاستبراء: حديث (31): والنسائي (25/1): کتاب الطہارۃ: باب: النهی عن مس الذكر باليمين عند الحاجة: حديث (25, 24): وابن ماجه (113/1): کتاب الطہارۃ وسننها: باب: كراهية مس الذكر باليمين والاستنجاء باليمين: حديث (310). والدارمي (172/1): کتاب الصلاة والطہارۃ: باب: النهی عن الاستنجاء.

آدی اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے۔

اس باب میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابوقادہ انصاری رضی اللہ عنہ کا نام ”حارث بن ربیع“ ہے۔

عام اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

## باب الإِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

### باب 12: پتھر سے استنجاء کرنا

16 سند حدیث: حَدَّثَنَا هُنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ قِيلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلِمْتُمْ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ فَقَالَ  
سَلْمَانُ أَجَلُ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَنْ نَسْتَجِيَّ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ يَسْتَجِيَّ أَحَدُنَا بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ  
أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَجِيَّ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ

فی الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَخُزَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَخَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ سَلْمَانَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا أَنَّ  
الإِسْتِنْجَاءَ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَجِجْ بِالْمَاءِ إِذَا انْقَى أَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ  
وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

◀◀ عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) سے کہا گیا: آپ لوگوں کو آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ قضاء حاجت کا طریقہ بھی سکھایا ہے حضرت سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے: ہم پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں یا کوئی شخص تین سے کم پتھروں کے ذریعے استنجاء کرے یا ہم گوبر یا ہڈی کے ذریعے استنجاء کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، خلاد بن سائب کی ان کے والد کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) کی حدیث اس باب میں ”حسن صحیح“ ہے۔

16- اخرجہ مسلم (2/154، نووی): کتاب الطہارۃ: باب الاستطابۃ حدیث (262/57)، وابو داؤد (49/1): کتاب الطہارۃ: باب کراہیۃ استقبال القبلة عند قضاء الحاجة حدیث (7)، والسنائی (39،38): کتاب الطہارۃ: باب النهی عن الاكفاء فی الاستطابۃ باقل من ثلاثة اجزاء حدیث (41): وابن ماجہ (1/115): کتاب الطہارۃ وسننہا: باب الاستنجاء بالحجارة والنہی عن الزوث والرمۃ واخرجہ احمد.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والوں میں سے اکثر اہل علم اسی بات کے قائل ہیں: ان کے نزدیک صرف پتھر کے ذریعے استنجاء کر لینا جائز ہے، اگرچہ پانی کے ذریعے استنجاء نہ کرنے جبکہ وہ پتھر پاخانے یا پیشاب کے اثر (یعنی غلاظت) کو صاف کر دے۔

ثورى رضی اللہ عنہ، ابن مبارک رضی اللہ عنہ، شافعی رضی اللہ عنہ، احمد رضی اللہ عنہ اور اسحاق رضی اللہ عنہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

### باب 13: دو پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنا

**17 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ التَّمِيسُ لِي ثَلَاثَةٌ أَحْجَارٍ قَالَ فَاتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ إِنَّهَا رَكْسٌ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَكَذَا رَوَى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ

وَرَوَى مَعْمَرٌ وَعَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

وَرَوَى زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

وَرَوَى زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

وَهَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ هَلْ تَذَكَّرُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ لَا

قَوْلِ إِمَامِ دَارِمٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيُّ الرِّوَايَاتِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ

أَبِي إِسْحَقَ أَصَحُّ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَارِيِّ: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَكَانَهُ رَأَى حَدِيثَ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي

إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَشْبَهَ وَوَضَعَهُ فِي كِتَابِ الْجَامِعِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَأَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا عِنْدِي حَدِيثُ إِسْرَائِيلَ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي

عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لِأَنَّ إِسْرَائِيلَ اثْبَتَ وَأَحْفَظَ لِحَدِيثِ أَبِي إِسْحَقَ مِنْ هَوْلَاءِ وَتَابَعَهُ عَلَى ذَلِكَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ مَا

فَاتَيْتَنِي إِلَيْهِ فَاتَيْتَنِي مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ إِلَّا لَمَّا اتَّكَلْتُ بِهِ عَلَى إِسْرَائِيلَ لِأَنَّهُ كَانَ يَأْتِيَنِي بِهِ أُمَّ

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَزُهَيْرٌ هُوَ أَبِي إِسْحَقَ لَيْسَ بِذَلِكَ لِأَنَّ سَمَاعَهُ مِنْهُ بِاخْرَةٍ  
 قَالَ: وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيثَ  
 عَنْ زَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ فَلَا تُبَالِي أَنْ لَا تَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِهِمَا إِلَّا حَدِيثُ أَبِي إِسْحَقَ  
 تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَأَبُو إِسْحَقَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّبْعِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
 لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا يُعْرَفُ اسْمُهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے آپ نے فرمایا: میرے لئے تین پتھر تلاش کر کے لاؤ، میں دو پتھر اور ایک بیگنی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے دونوں پتھروں کو لیا اور بیگنی کو پھینک دیا اور فرمایا: یہ ناپاک ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیس بن ربیع نے اس روایت کو ابواسحاق کے حوالے سے ابو عبیدہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے جیسا کہ اسرائیل نے نقل کیا ہے۔

معمر اور عمار بن زریق نے ابواسحاق کے حوالے سے، علقمہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

زہیر نے ابواسحاق کے حوالے سے، عبدالرحمن بن اسود کے حوالے سے، ان کے والد اسود بن یزید کے حوالے سے، حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اسے نقل کیا ہے۔

زکریا بن ابوزائدہ نے ابواسحاق کے حوالے سے، عبدالرحمن بن یزید کے حوالے سے، حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اسے نقل کیا ہے۔

اس حدیث (کی سند میں) میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابو عبیدہ بن عبداللہ سے دریافت کیا، کیا آپ کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (اس بارے میں) کوئی روایت یاد ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن (دارمی) سے دریافت کیا: اس حدیث میں ابواسحاق کے حوالے سے کون سی روایت زیادہ مستند ہے؟ تو انہوں نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ) سے اس بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے بھی اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ گویا ان کی یہ رائے تھی: زہیر نے ابواسحاق کے حوالے سے، عبدالرحمن بن اسود سے، ان کے والد سے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مناسب ہے اور انہوں نے (یعنی امام بخاری رضی اللہ عنہ نے) اپنی کتاب (صحیح بخاری) میں بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس بارے میں سب سے زیادہ مستند اسرائیل کی روایت ہے، اور قیس کی روایت ہے جو ابواسحاق کے حوالے سے، ابو عبیدہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: ابواسحاق سے نقل کرنے کے حوالے سے اسرائیل سب سے زیادہ مستند اور سب سے بہترین حافظے والے

ہیں دیگر تمام محدثین کے مقابلے میں اور اس بارے میں قیس بن ربیع نے ان کی متابعت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابو موسیٰ محمد بن ثنی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابواسحاق کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے جو مجھے یاد نہیں رہیں اس کی وجہ یہی ہے: میں نے ان روایات میں اسرائیل پر بھروسہ کیا، کیونکہ وہ اسے زیادہ مکمل طور پر نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابواسحاق کے حوالے سے نقل کرنے میں زہیر کی یہ حیثیت نہیں ہے، کیونکہ زہیر نے ابواسحاق سے آخر میں (یعنی ان کی عمر کے آخری حصے میں احادیث کا) سماع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن ترمذی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب تم کسی حدیث کو سنو جو زائدہ کے حوالے سے اور زہیر کے حوالے سے منقول ہو تو تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ اگر تم نے وہ حدیث ان دونوں کے علاوہ اور کسی سے نہ سنی ہو اسوائے اس روایت کے جو ابواسحاق سے منقول ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ابواسحاق کا نام عمرو بن عبداللہ سبعمی ہمدانی ہے۔

ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔ ان کے نام کا علم

نہیں ہو سکا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

#### باب 14: کن چیزوں کے ذریعے استنجاء کرنا مکروہ ہے؟

18 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا تَسْتَنْجُوا بِالرُّوثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْجِنَّ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَلْمَانَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعُمَرَ

حدیث دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ وَغَيْرُهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرُّوثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْجِنَّ

حکم حدیث: وَكَانَ رِوَايَةً إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

18- أخرجه النسائي في السنن الكبرى (72/1). كتاب الطهارة: باب: ذكر نفث النبي صلى الله عليه وسلم عن الاستطابة بالعظام والروث، حديث (2/39). من طريق علقمة عن عبد الله بن مسعود به.

### فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”میٹکنی اور ہڈی کے ذریعے استنجاء نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔“

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسی حدیث کو اسماعیل بن ابراہیم اور دیگر راویوں نے داؤد بن ابو ہند کے حوالے سے شععی کے حوالے سے ’علقہ کے حوالے سے‘ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: جئات (سے ملاقات کی رات) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

اس کے بعد پوری حدیث ہے۔ شععی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میٹکنی کے ذریعے یا ہڈی کے ذریعے استنجاء نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔“ گویا اسماعیل کی روایت حفص بن غیاث کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

### باب 15: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

19 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ مَعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ مُرْنٌ أَرَوَّاجُكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

### فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ وَأَنَسِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ الْأَسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَإِنْ كَانَ الْأَسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ

يُجْزِي عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْأَسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَرَأَوْهُ أَفْضَلَ

وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خواتین سے فرمایا: تم (دوسری) خواتین کو یہ ہدایت کرو وہ پانی کے ذریعے پاکیزگی

حاصل کریں کیونکہ مجھے مردوں سے (یہ بات کہتے ہوئے) حیا آتی ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (یعنی پانی

19- اھرجه احد (6/113، 114، 171) والنسائی (1/42، 43): كتاب الطهارة: باب: الاستنجاء بالماء: حديث (46) من طريق معاذة بنت عبد الله العدوية عن عائشة به.

کے ذریعے استنجاء کرتے تھے)

اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے، انہوں نے پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کو مختار قرار دیا ہے، اگرچہ ان کے نزدیک پتھر کے ذریعے استنجاء کرنا بھی درست ہے، لیکن وہ پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کو مستحب سمجھتے ہیں اور اسے زیادہ فضیلت والا عمل سمجھتے ہیں۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

باب 16: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے دور تشریف لے جایا کرتے تھے

20 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ

فَأَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ قَالَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَجَابِرٍ وَيَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي

مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلَالِ بْنِ الْبَحَارِثِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَبُرُوي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرْتَادُ لِبَوْلِهِ مَكَانًا كَمَا يَرْتَادُ مَنْزِلًا

توضیح راوی: وَأَبُو سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ

◀◀ ابوسلمہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ

تھا۔ نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، تو آپ دور تشریف لے گئے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن ابوقراد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ،

حضرت یحییٰ بن عبید کی ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ

سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

20- أخرجه ابو داؤد (47/1): كتاب الطهارة: باب: التعليل عند قضاء الحاجة، حديث (1): والنسائي (19، 18/1) كتاب الطهارة: باب: الابعاد

عند اعادة الحاجة، حديث (17): وابن ماجه (120/1) كتاب الطهارة وسننها: باب: التباعد للراز في القضاء

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ پیشاب کرنے کے لئے بھی اسی طرح جگہ تلاش کرتے تھے جیسے پڑاؤ کرنے کے لئے جگہ تلاش کیا کرتے تھے۔

ابوسلمہ (ناٹی راوی) کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

باب 17: غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرنا مکروہ ہے

21 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى مَرَدَوِيهِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحِمِّهِ وَقَالَ إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

وَيُقَالُ لَهُ أَشْعَثُ الْأَعْمَى

مذہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبَوْلَ فِي الْمُغْتَسَلِ وَقَالُوا عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ سِيرِينَ وَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يُقَالُ إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ فَقَالَ رَبَّنَا اللَّهُ لَا

شَرِيكَ لَهُ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ وَسَّعَ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ إِذَا جَرَى فِيهِ الْمَاءُ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَمَلِيِّ عَنْ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے آدمی غسل کرنے کی جگہ

پر پیشاب کرنے آپ فرماتے ہیں: عام طور پر اس کی وجہ سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں نبی اکرم ﷺ کے ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اشعث بن عبداللہ کی روایت کے حوالے سے مرفوع

حدیث کے طور پر جانتے ہیں انہیں ”اشعث اعلیٰ“ بھی کہا جاتا ہے۔

اہل علم کے ایک طبقے نے غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: عام طور پر اس سے وسوسے پیدا

ہوتے ہیں تاہم بعض اہل علم نے اس بارے میں رخصت دی ہے جن میں سے ایک ابن سیرین ہیں۔

ان سے یہ کہا گیا: عام طور پر اس سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمارا پروردگار ہے اس کا کوئی

21- أخرجه أبو داود (54/1): كتاب الطهارة: باب: في البول في السعتم: حديث (27): ولا نسائي (34/1): كتاب الطهارة: باب: كراهية البول في السعتم: حديث (36): وابن ماجه (111/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: كراهية البول في المغتسل: حديث (304): وأخرجه احمد (56/5): وعبد بن حميد (181): حديث (505): من طريق الأشعث بن عبد الله عن الحسن عن عبد الله بن معقل به.



شریک نہیں ہے۔

ابن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر غسل خانے میں پانی بہہ جاتا ہو تو وہاں پیشاب کرنے کی گنجائش موجود ہے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: احمد بن عبدہ آملی نے ابن حبان کے حوالے سے عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّوَاكِ

### باب 18: مسواک کا بیان

22 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

متن حدیث: لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: وَحَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا صَحَّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

قول امام بخاری: وَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَرَعَمَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَصَحُّ

فی الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَلِيِّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثَ زَيْدِ

بْنِ خَالِدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَتَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَوَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي مُوسَى

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث نقل کی ہیں یہ دونوں روایات میرے نزدیک ”صحیح“ ہیں، کیونکہ یہ دونوں روایات دیگر حوالوں سے

22- اخرجہ البخاری (435/2): کتاب الجمعة: باب: السواک يوم الجمعة، حدیث (887): و مسلم (144/2): نووی (کتاب الطہارۃ: باب: السواک، حدیث (252/42): و ابو داؤد (59/1): کتاب الطہارۃ: باب: السواک، حدیث (46): والنسائی (12/1): کتاب الطہارۃ: باب: الرخصة فی السواک بالعشی للصلائم، حدیث (7): من طریق ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ بہ، و اخرجہ ابن ماجہ (105/1): کتاب الطہارۃ و سننہا: باب: السواک، حدیث (287) من طریق ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ بہ، و اخرجہ احمد (258/2، 287، 399، 429) من طریق ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ بہ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو "صحیح" قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

جہاں تک امام محمد بن اسماعیل (بخاری کا تعلق ہے) تو وہ یہ کہتے ہیں: ابو سلمہ کی حدیث جو انہوں نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ، حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

**23 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

**متن حدیث:** لَوْلَا أَنْ أَشَقَّقَ عَلَيَّ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خَرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ

**W** قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أَذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا أُسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهَ إِلَى مَوْضِعِهِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ ابو سلمہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ جنہی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی ہدایت کرتا اور میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات (گزر جانے) تک موخر کر دیتا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ تمام نمازوں میں مسجد میں شامل ہوا کرتے تھے اور ان کی مسواک ان کے کان پر ہوتی تھی جہاں کا تب قلم رکھتے ہیں اور وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو مسواک کر لیا کرتے تھے پھر اسے جگہ پر رکھ دیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا

**باب 19:** جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہ ڈالے

جب تک اسے دھونہ لے

24 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ يُقَالُ هُوَ مِنْ وَالدِّ بُسْرَيْنِ أُرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
متن حدیث: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيَّنَ بَاتَتْ يَدُهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحِبُّ لِكُلِّ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ قَائِلَةً كَانَتْ أَوْ غَيْرَهَا أَنْ لَا يَدْخُلَ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا فَإِنْ أَدْخَلَ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا كَرِهْتُ ذَلِكَ لَهُ وَلَمْ يُفْسِدْ ذَلِكَ الْمَاءَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ نَجَاسَةٌ

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ فَادْخَلَ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا فَاعْجَبَ إِلَيَّ

أَنْ يُهْرِيقَ الْمَاءَ

وَقَالَ إِسْحَقُ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص رات کے (بعد صبح) بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈالے جب تک اس ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی نہ انڈیل لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے: ہر نیند سے بیدار ہونے والے شخص کو ایسا کرنا چاہیے خواہ وہ دوپہر کے وقت سو کر اٹھا ہو یا اس کے علاوہ ہو یعنی اسے وضو کے پانی میں اس وقت تک ہاتھ داخل نہیں کرنا چاہئے جب تک اسے دھونے لے لیکن اگر وہ اس کو دھونے سے پہلے برتن کے اندر داخل کر دیتا ہے تو یہ بات اس کے لئے مکروہ قرار دیتا ہوں؛ البتہ اس کے نتیجے میں وہ پانی فاسد نہیں ہوگا جبکہ اس کے ہاتھ پر کوئی نجاست نہ لگی ہو۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رات کے (بعد صبح) نیند سے بیدار ہو اور وہ ہاتھ دھونے سے پہلے اسے

وضو کے پانی میں داخل کر لے تو مجھے یہ پسند ہے کہ وہ اس پانی کو بہا دے۔

24- اخرجه البخاری (316/1): کتاب الوضوء، باب: الاستنجار وترا حدیث (162): ومسلم (181/1): نووی: کتاب الطہارۃ: باب: کراہۃ غسل المتوضیء وغیرہ یدہ مشکوک فی نجاستہا فی الإناء قبل غسلہا ثلاثاً، واخرجه مالك في الوطا (21/1): کتاب الطہارۃ: باب: وضوء النائم اذا قام الى الصلاة حدیث (9): واحمد (465/2): والحنبدی (423، 422/2): حدیث (952): من طریق ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ بنہ واخرجه النسائی (6/1): کتاب الطہارۃ: باب: تاویل قوله عزوجل: (اذا قمتم الى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وایدیکم الى السرايق) حدیث

اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رات کے وقت یا دن کے وقت نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک وضو کے پانی میں داخل نہ کرے جب تک اسے دھونہ لے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

### باب 20: وضو سے پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھنا

**25 سند حدیث:** حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي ثِقَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

**متن حدیث:** لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ

**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا أَعْلَمُ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثًا لَهُ إِسْنَادٌ جَيِّدٌ

**مذہب فقہاء:** وَقَالَ اسْحَقُ إِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا أَعَادَ الْوُضُوءَ وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ مُتَاوَلًا أَجْزَأَهُ

**قول امام بخاری:** قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

**توضیح راوی:** قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهَا وَأَبُوهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو

بْنِ نُفَيْلٍ وَأَبُو ثِقَالٍ الْمُرِّيُّ اسْمُهُ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ أَبُو بَكْرِ بْنُ حُوَيْطِبٍ مِنْهُمْ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ فَسَبَّهَ إِلَى جَدِّهِ

**اسناد دیگر:** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي ثِقَالٍ

الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدِّهِ بِنْتِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

◀◀ رباح بن عبد الرحمن اپنی دادی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو وضو سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ،

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں مجھے ایسی کسی حدیث کا علم نہیں ہے جس کی

25- اخرجه ابو داود (83/1)؛ كتاب الطهارة: باب: في التسمية على الوضوء، حديث (101) (102)؛ وابن ماجه (139/1، 140)؛ كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في التسمية في الوضوء، حديث (397)؛ والدارمي (176/1)؛ كتاب الصلاة والطهارة: باب: التسمية في الوضوء، واخرجه احمد (41/3) من طريق رباح بن عبد الرحمن بن ابي سعيد الخدري عن ابيه عن جداه به، ومن طريق رباح بن عبد الرحمن بن حويطب عن جدته عن ابيها اخرجه ابن ماجه (140/1)؛ كتاب الطهارة وسننها: باب ما جاء في التسمية في الوضوء، حديث (398)؛ واحمد (70/4)؛ (381/5)، (382/6).

سند جدید ہو۔

اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ”بسم اللہ“ چھوڑ دے تو وہ دوبارہ وضو کرے گا، لیکن اگر کوئی بھول کر یا تاویل کرتے ہوئے اسے چھوڑ دے تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس باب میں سب سے زیادہ مستند حدیث وہ ہے جسے رباح بن عبد الرحمن نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رباح بن عبد الرحمن نے اسے اپنی دادی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس خاتون کے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ ہیں۔

(اس روایت کے راوی) ابوالثقال مری کا نام شمامہ بن حصین ہے۔

رباح بن عبد الرحمن یہ ابو بکر بن حویطب ہیں۔

بعض محدثین نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور انہوں نے ابو بکر بن حویطب سے نقل کیا ہے انہوں نے ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف کر دی ہے۔

رباح بن عبد الرحمن نے اپنی دادی جو حضرت سعید بن زید کی صاحب زادی ہیں کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمُضَةِ وَالِاسْتِنشَاقِ

#### باب 21: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

26 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَجَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثٌ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَبِرْ وَإِذَا اسْتَجَمَرْتَ فَأَوْتِرْ قَالَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَلقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَوَائِلِ بْنِ

حُجْرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ سَلْمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَنْ تَرَكَ الْمَضْمُضَةَ وَالِاسْتِنشَاقَ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ إِذَا تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوءِ حَتَّى صَلَّى أَعَادَ الصَّلَاةَ وَرَأَوْا ذَلِكَ فِي الْوُضُوءِ وَالْجَنَابَةِ سَوَاءً

وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ أَحْمَدُ الْإِسْتِنشَاقُ أَوْ كَدُّ مِنْ

27- أخرجه النسائي (41/1): كتاب الطهارة: باب: الرخصة في الاستطابة بحجر واحد، حديث (43): وابن ماجه (142/1): كتاب الطهارة بسننها: باب: السباغة في الاستنشاق والاستنثار، حديث (406): وأخرجه احمد (339, 313/4): والحبدي (378/2): حديث (856): من طريق هلال بن يساف عن سلمة بن قيس به، وأخرجه ابن خزيمة (41/1): حديث (75) من طريق ابى ادريس الخولاني عن ابى هريرة به.

## الْمَضْمَنَةُ

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعِيدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيدُ فِي الْوُضُوءِ  
 وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ  
 وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَا يُعِيدُ فِي الْوُضُوءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ لِأَنَّهُمَا سُنَّةٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجِبُ  
 الْإِعَادَةُ عَلَى مَنْ تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ  
 وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ فِي الْاِحْرَةِ

﴿﴾ حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم وضو کرو تو ناک میں پانی ڈالو اور جب تم پتھر (کے ذریعے استنجاء کرو) تو طاق تعداد میں کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: جو شخص کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کو چھوڑ دیتا ہے۔ اہل علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص ان دونوں کو وضو میں چھوڑ دے اور نماز پڑھے تو اسے دوبارہ نماز پڑھنا پڑے گی۔

یہ حضرات اس بات کے قائل ہیں: وضو اور غسل جنابت دونوں میں اس کی حیثیت برابر ہے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ، عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کلی کے مقابلے میں ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: وہ غسل جنابت میں (کلی یا ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کرنے کے نتیجے میں نماز) دوبارہ پڑھے گا، لیکن وضو میں (ترک کرنے کی وجہ سے) دوبارہ نہیں پڑھے گا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہل کوفہ کی یہی رائے ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: وضو میں ترک کرنے کی وجہ سے یا غسل جنابت میں ترک کرنے کی وجہ سے وہ نماز دوبارہ نہیں پڑھے گا، کیونکہ یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں، اس لئے جو شخص وضو میں یا غسل جنابت میں انہیں ترک کر دیتا ہے تو اس پر نماز دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوگا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری قول یہی ہے۔

بَاب الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِشْقِ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ

باب 22: ایک ہی ہتھیلی (چلو) کے ذریعے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

21 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ فَعَلَّ ذَلِكَ ثَلَاثًا

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى مَالِكٌ وَأَبْنُ عِيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى وَلَمْ يَذْكُرُوا

هَذَا الْحَرْفَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ وَأَمَّا ذِكْرُهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثِقَةً حَافِظٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

مذہب فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِشْقُ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ يُجْزَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ

تَفْرِيقُهُمَا أَحَبُّ إِلَيْنَا

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّ جَمْعَهُمَا فِي كَفِّ وَاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ فَرَّقَهُمَا فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا

◀◀ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے ایک ہی چلو کے ذریعے کلی

بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا آپ نے ایسا تین مرتبہ کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ اور کئی محدثین نے اس حدیث کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ

نہیں ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی چلو کے ذریعے کلی کی تھی اور ناک میں پانی ڈالا تھا۔

اس بات کو خالد بن عبداللہ نے ذکر کیا ہے اور علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک خالد بن عبداللہ ثقہ اور حافظ ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایک ہی چلو کے ذریعے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے۔ بعض اہل علم نے یہ

بات بیان کی ہے: ان دونوں کو الگ الگ چلو کے ذریعے کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

28- اخرجہ البغاری (356, 355/1): کتاب الوضوء: باب: من مضض واستشق من غرفة واحدة' حدیث (191). ومسلم (123/2). النووی: کتاب الطہارۃ: باب: فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم: حدیث (235/18): وابو داؤد (78,77/1): کتاب الطہارۃ: باب صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم: حدیث (118): وابن ماجہ (150, 149/1): کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: ماجاء فی مسح الرأس' حدیث (434): والنسائی (71/1): کتاب الطہارۃ: باب: حد الغسل' حدیث (97): واخرجہ مالک فی النوطا (18/1): کتاب الطہارۃ' باب: العمل فی الوضوء' حدیث (1): واحمد (40'39'38/4): والحمیدی (202/2): حدیث (417): واخرجہ ابن خزيمة (88/1): حدیث (173): من طریق یحیی بن عمارۃ عن عبد اللہ بن زید بہ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک ہی چلو میں ان دونوں کو جمع کرے تو یہ جائز ہے، لیکن اگر وہ ان دونوں کو الگ الگ کرے تو یہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

### باب 23: داڑھی کا خلال کرنا

28 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ أَبِي أُمَيَّةَ

عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

فی الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي أَيُّوبَ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَسَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْ عَبْدُ الْكَرِيمِ مِنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ حَدِيثَ التَّخْلِيلِ

◀◀ حسان بن بلال بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنی داڑھی کا خلال کیا ان سے کہا گیا (راوی کو شک ہے یا شاید حسان یہ کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنی داڑھی کا خلال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں کیوں نہ کروں جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اسحاق بن منصور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ فرماتے ہیں: عبد الکریم نے حسان بن بلال سے ”خلال کرنے“ والی حدیث نہیں سنی ہے۔

29 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي

وَإِبْرَاهِيمَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

28- اخرجہ ابن ماجہ (148/1): کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: ما جاء في تخليل اللحمة: حديث (429). والحبیدی (81/1): حديث (146) من طريق حسان بن بلال عن عمار بن ياسر به.

29- اخرجہ ابو داؤد (75/1): کتاب الطہارۃ: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم: حديث (110): وابن ماجہ (148/1): کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: ما جاء في تخليل اللحمة: حديث (430): والدارمی (178/1، 179): کتاب الصلاة والطہارۃ: باب: في تخليل اللحمة: واخرجہ احمد (57/1): وابن خزيمة (78/1): حديث (151): من طريق شقيق بن سبرة عن عثمان بن عفان به.



متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْلِلُ لِحْيَتَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ أَبِي

وَإِبْلِ عَنْ عُثْمَانَ

مذہب فقہاء: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَالَ بِهِذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا تَخْلِيلَ اللَّحْيَةِ

وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنَّ سَهًا عَنْ تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ اسْحَقُ إِنَّ تَرَكَهُ نَاسِيًا أَوْ

مُتَأَوَّلًا أَجْزَأُ وَإِنْ تَرَكَهُ عَامِدًا أَعَادَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں سب سے زیادہ مستند روایت عامر بن شقیق کی ہے جو انہوں نے

ابو اہل کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہل علم نے اس روایت کے مطابق

فتویٰ دیا ہے ان کے نزدیک (وضو کے دوران) داڑھی کا خلال کیا جائے گا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص داڑھی میں خلال کرنا بھول جائے تو یہ بات جائز ہے۔

اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص بھول کر اسے چھوڑ دے یا تاویل کرتے ہوئے چھوڑ دے تو یہ اس کے لئے جائز ہے

لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو اسے دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُقَدِّمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ

باب 24: سر پر مسح کا بیان سر کے آگے والے حصے سے شروع ہو کر پیچھے کی طرف لے جایا جائے گا

30 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَيْسَى الْقُرَازِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ

ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

في الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ

## مذہب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَآخَمَدُ وَاسْحَقُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر مبارک کا سر سے پچھلے کی طرف لے گئے آپ نے پہلے آگے والے حصے کا مسح کیا پھر اسے گدی کی طرف لے گئے پھر ان دونوں کو واپس لے آئے جس جگہ سے آپ نے مسح کا آغاز کیا تھا اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھولے۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ”صح“ اور ”حسن“ ہے۔  
امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ، امام اسحاق رحمہ اللہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

## باب 25: سر کے پچھلے حصے سے (مسح کا) آغاز کرنا

31 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ

الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذِ بْنِ عَفْرَاءَ

مُتَنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَيَأْذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونَهُمَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَصَحُّ مِنْ هَذَا وَاجْوَدُ اسْنَادًا

مذہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ

﴿﴾ سیدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا، آپ نے سر کے پچھلے حصے سے آغاز کیا، پھر آگے کی طرف لے آئے پھر آپ نے اپنے دونوں کانوں کا ان کے باہر والے حصے اور اندر والے حصے کا مسح کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے جبکہ عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے زیادہ مستند ہے اور اس کی سند زیادہ بہتر ہے۔

بعض اہل کوفہ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جن میں سے ایک وکیع بن جراح ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

## باب 26: سر کا مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا

31- اخرجه ابو داود (79/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم: حديث (126): واهن ماجه (138/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الرجل يستعين على وضوءه فيصب عليه: حديث (390): وفي (150/1): كتاب الطهارة وسننها:

32 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ

الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعُوذِ ابْنِ عَفْرَاءَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا  
أَدْبَرَ وَصَدَعِيهِ وَأَذْنِيهِ مَرَّةً وَاحِدَةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَدَ طَلْحَةَ بْنَ مُصَرِّفٍ بْنَ عَمْرِو

حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ الرَّبِيعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعَلَهُمْ

وَبِهِ يَقُولُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ رَأَوْا مَسَحَ

الرَّاسِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ

قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْحِ الرَّاسِ أَيُّجَزِي مَرَّةً فَقَالَ إِي

وَاللَّهُ

◀◀ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا وہ بیان کرتی ہیں  
نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا، آپ نے آگے والے حصے کا مسح کیا، پھر پیچھے والے حصے کا مسح کیا، آپ نے دونوں  
کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کی حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے: آپ ﷺ نے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام جعفر بن محمد (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ)، سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، ابن مبارک رضی اللہ عنہ، شافعی رضی اللہ عنہ، احمد رضی اللہ عنہ اور اسحاق رضی اللہ عنہ نے

اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ان حضرات کے نزدیک سر پر ایک مرتبہ مسح کیا جائے گا۔

محمد بن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، وہ فرماتے ہیں: میں نے امام جعفر بن

محمد (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) سے سر پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا، کیا ایک مرتبہ مسح کرنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا:

ہاں ہے۔ اللہ کی قسم!

3- اخرجہ ابو داؤد (80/1): کتاب الطہارۃ: باب: صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم: حدیث (129) واخرجه احمد (359/6) من طریق عند بن عقیل عن الربیع بنت معوذ ابن عفراء بہ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

باب 21: سر پر مسح کے لئے نئے سرے سے پانی لینا

33 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانِ بْنِ

وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَرَوَى ابْنُ لَهَيْعَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبَّانِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: وَرَوَايَةُ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانِ أَصَحُّ

حدیث دیگر: لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرٍ وَجِهَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأْوًا أَنَّ يَأْخُذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

◀ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے اپنے

سر مبارک کا مسح اس پانی سے کیا جو بازو دھونے سے بچنے والے پانی کے علاوہ تھا۔ (یعنی آپ نے مسح کے لیے نئے سرے سے پانی

لیا تھا)

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابن لہیعہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ حبان بن واسع کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن

زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا اس پانی کے علاوہ پانی سے جو بازو

دھونے سے بچا ہوا تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: عمرو بن حارث نے حبان کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے کیونکہ یہی

روایت بعض دیگر اسناد سے بھی منقول ہے جو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے

مسح کے لئے نئے سرے سے پانی لیا تھا۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک سر پر مسح کرنے کے لئے نئے سرے سے پانی لیا جائے گا۔

33- اخرجہ مسلم (2/124- نووی): کتاب الطہارۃ: باب: فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم: حدیث (19/236) و ابو داؤد (78/1):

کتاب الطہارۃ: باب: صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم: حدیث (120)، والدارمی (1/180)، کتاب الصلاۃ والطہارۃ: باب: کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ لراسه ماء جدیداً واخرجہ احمد (4/39، 40، 41)، وابن خزیمة (1/79، 80)، حدیث (154) من طریق حمان

بن واسع عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید بہ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

باب 28: دونوں کانوں کے باہر والے اور اندر والے حصے پر مسح کرنا

34 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْأُذُنَيْنِ ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک اور دونوں کانوں پر ان کے باہر والے

حصے پر اور اندر والے حصے پر مسح کیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ربیع بن خثعم سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، ان کے نزدیک دونوں کانوں پر مسح کیا جائے گا، ان کے باہر والے حصے

پر بھی اور اندر والے حصے پر بھی (مسح کیا جائے گا)

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

باب 29: دونوں کان سر کا حصہ ہیں

35 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانَ بْنِ رَيْبَعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ

الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هَذَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَائِمِ

34- اخرجه ابو داؤد (82, 81/1): كتاب الطهارة: باب: الوضوء مرتين' حديث (137): وابن ماجه (151/1): كتاب الطهارة وسننها: باب:

ما جاء في مسح الاذنين' حديث (439): والنسائي (74/1): كتاب الطهارة: باب: مسح الاذنين مع الراس' وما يستعمل به عن انها من الراس' حديث (102): واخرجه ابن خزيمة (77/1): حديث (148): من طريق عطاء بن يسار عن ابن عباس به.

35- اخرجه ابو داؤد (81/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' حديث (134): وابن ماجه (152/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الاذنان من الراس' حديث (444): واخرجه احمد (268, 264, 258/9): من طريق شهر بن حوشب عن ابى امامة به.

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعَدَهُمْ أَنَّ الْأَذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا أَقْبَلَ مِنَ الْأَذُنَيْنِ فَمِنْ الْوَجْهِ وَمَا أَدْبَرَ فَمِنْ الرَّأْسِ قَالَ إِسْحَاقُ وَأَخْتَارُ أَنْ يَمْسَحَ مُقَدِّمَهُمَا مَعَ الْوَجْهِ وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ رَأْسِهِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هُمَا سُنَّةٌ عَلٰی حَيَالِهِمَا يَمْسَحُهُمَا بِمَاءٍ جَدِيدٍ

﴿﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، آپ نے اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا، دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے، اپنے سر کا مسح کیا، اور ارشاد فرمایا: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تفسیر فرماتے ہیں: حماد نے یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں معلوم یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے؟ یا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے؟

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اس کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اور بعد والے اہل علم میں سے اکثر کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، یعنی دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، ابن مبارک رضی اللہ عنہ، شافعی رضی اللہ عنہ، احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: کانوں کا آگے والا حصہ چہرے کا حصہ شمار ہوگا اور پیچھے والا حصہ سر کا حصہ شمار ہوگا۔

اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو اختیار کرتا ہوں، کان کے آگے والے حصے کو چہرے کے ساتھ مسح دھویا جائے اور پیچھے والے حصے کا سر کے ساتھ مسح کر لیا جائے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دونوں سنت ہیں اور ان دونوں پر نئے پانی سے مسح کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

باب 30: انگلیوں کا خلال کرنا

36 سند حدیث: حَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَثْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلِ الْأَصَابِعَ

قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ الْفَهْرِيُّ وَأَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

36- اخرجہ النسائی (79/1): کتاب الطہارۃ: باب: الامر بتخليل الاصابع، حدیث (114) وابن ماجہ (153/1): کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: تخليل الاصابع، حدیث (448) ابو داؤد (83, 82/1): کتاب الطہارۃ: باب: في الاستنثار، حدیث (142): واخرجہ احمد (33/4) من طریق ابی ہاشم عن عاصم بن لقيط بن صبرة عن ابیہ بہ۔

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُخَلَّلُ أَصَابِعُ رِجْلَيْهِ فِي الْوُضُوءِ  
وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ رَاسِحُ يُخَلَّلُ أَصَابِعُ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فِي الْوُضُوءِ  
توضیح راوی: وَأَبُو هَاشِمٍ اسْمُهُ اسْمَعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَكِّيُّ

◀▶ عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم وضو کرو تو اپنی انگلیوں کا خلال کر لیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت مستورد (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ ابن شداد الفہری ہیں، حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا: وضو کے دوران پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا وضو کے دوران خلال کرے گا۔

ابو ہاشم (نامی راوی) کا نام اسماعیل بن کثیر کنی ہے۔

37 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ وَهُوَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلْ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◀▶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کر لیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

38 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ

الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادِ الْفِهْرِيِّ قَالَ

متن حدیث: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ ذَلِكَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ بِخَنْصَرِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهَيْعَةَ

37- اخرجہ ابن ماجہ (153/1): کتاب الطہارۃ وسنہا: باب: تخلیل الاصابع: حدیث (447): واخرجہ احمد (287/1) من طریق صالح

مولی التوامۃ عن ابن عباس بہ:

38- اخرجہ ابو داؤد (85/1): کتاب الطہارۃ: باب: غسل الرجلین: حدیث (148): وابن ماجہ (152/1): کتاب الطہارۃ وسنہا: باب:

تخلیل الاصابع: حدیث (446): واخرجہ احمد (229/4) من طریق ابی عبد الرحمن الحبلی عن المستورد بن شداد بہ:

﴿﴾ حضرت مستور وین شداد فری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نے وضو کیا تو آپ نے اپنی چھوٹی انگلی کے ذریعے پاؤں کی انگلیوں کو ملا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

باب 31: ”(بعض) ایڑھیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے“

39 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ جَزْءِ الرَّبِيعِيِّ وَمُعَيْقِبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَشُرْحَبِيلِ ابْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيدَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ حَكَمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ قَالَ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَفَقَهُ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ أَوْ

جَوْرَبَانِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (بعض) ایڑھیوں کے لئے جہنم کی

بربادی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر بن

عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، یہ حارث معقیب ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ،

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (وضو کے دوران سوکھی رہ جانے والی) ایڑھیوں

اور پاؤں کے تلوؤں کے لئے جہنم کی بربادی ہے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں فقہ کی بات یہ ہے: اگر پاؤں پر موزے یا جرابیں نہ ہوں تو پاؤں پر مسح کرنا

جائز نہیں ہے (بلکہ انہیں دھونا فرض ہے)۔

39- اخرجہ مسلم (131/2، نووی)، کتاب الطہارۃ: باب: وجوب غسل الرجلین بکمالہما حدیث (252/30) وابن ماجہ (154/1):

کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: غسل العراقب حدیث (453) واخرجہ احمد (2، 282، 389) وابن خزیمہ (84/1): حدیث (162): من

طریق ابن صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ بہ۔



## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

## باب 32: - (اعضاء وضو) ایک ایک مرتبہ دھونا

40 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي رَافِعٍ وَابْنِ الْفَرَاكِهِ حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ

اسناد دیگر: وَرَوَى رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شَرْحَبِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ وَلَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوَى ابْنُ عَجْلَانَ وَهَشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔

اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن فاکہہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث اس باب میں ”احسن“ اور ”اصح“ ہے اور دیگر حضرات نے اس حدیث کو ضحاک کے حوالے سے، زید بن اسلم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے صحیح روایت وہ ہے جسے ابن عجلان ہشام بن سعد، سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم کے حوالے سے، عطاء بن یسار کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

## باب 33: دو، دو مرتبہ اعضائے وضو دھونا

41 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ

40- اخرجہ البخاری (311/1): کتاب الوضوء: باب: الوضوء مرة مرة حدیث (157): وابو داؤد (82/1): کتاب الطہارۃ: باب: الوضوء مرة مرة حدیث (138) والنسائی (62/1): کتاب الطہارۃ: باب: الوضوء مرة مرة حدیث (80): وابن ماجہ (143/1): کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: ماجہ فی الوضوء مرة مرة حدیث (411): والداری (177/1): کتاب الصلاة والطہارۃ: باب: الوضوء مرة مرة اخرجہ احمد (332, 336/233/1): وعبد بن حمید (233, 232): حدیث (702): من طریق عطاء بن یسار عن ابن عباس بہ.

بْنِ ثُوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ هُوَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
مُتَنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ ثُوْبَانَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حَدِيثٌ دِيْكَرٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رَوَى هَمَّامٌ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو، دو مرتبہ وضو کیا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف ابن ثوبان کے حوالے سے عبداللہ بن فضل کے حوالے سے جانتے ہیں اور یہ سند ”حسن صحیح“ ہے۔

ہمام نے اسے عامر الاحول کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے تین، تین مرتبہ وضو کیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب 34: تین، تین مرتبہ اعضائے وضو دھونا

42 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ

مُتَنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَالرُّبَيْعِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ أُمَامَةَ وَابْنِ رَافِعٍ

وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَمَعَاوِيَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عَلِيٍّ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ

وَجِهٍ عَنْ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَيَّ هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوُضُوءَ يُجْزَى مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ أَفْضَلُ

41- أخرجه ابو داؤد (81/1): كتاب الطهارة: باب: الوضوء مرتين، حديث (136): وأخرجه احمد (288/2, 364): من طريق عبد الرحمن بن هرمز الاعرج عن ابى هريرة به.

42- أخرجه ابو داؤد (76/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (611): وابن ماجه (150/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في مسح الرأس، حديث (436): والنسائي (70/1, 71): كتاب الطهارة: باب: عدد غسل اليدين، حديث (96):

وأخرجه احمد (120/1, 125, 127, 148) من طريق ابى حية عن علي بن ابى طالب به

وَأَفْضَلُهُ ثَلَاثٌ وَلَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا أَمْنُ إِذَا رَأَى فِي الْوُضُوءِ عَلَى الثَّلَاثِ أَنْ يَأْتِمَ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ لَا يَزِيدُ عَلَى الثَّلَاثِ إِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلَى.

﴿﴾ ابواسحاق، ابو حبیہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین، تین مرتبہ وضو کیا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ربیع رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ”حسن“ اور ”صح“ ہے کیونکہ یہ کئی حوالوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

عام اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، یعنی ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا جائز ہے دو، دو مرتبہ کرنا بہتر ہے اور تین مرتبہ کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس سے زیادہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص تین سے زیادہ مرتبہ وضو کرے مجھے اندیشہ ہے: وہ گنہگار ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ امام اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تین سے زیادہ مرتبہ وہی وضو کرے گا جو وہم یا شک میں مبتلا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

باب 35: ایک، دو، یا تین مرتبہ وضو کرنا

43 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ

جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ

حدیث دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَى وَكَيْعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ

حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ

اسناد دیگر: وَحَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا وَقْتِيْبَةُ قَالََا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ

عَلِمَ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ هَذَا عَنْ ثَابِتِ

نَحْوِ رِوَايَةِ وَكَيْعٍ

تَوْضِيْحٌ رَاوِي: وَشَرِيكٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَثَابِتُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ هُوَ أَبُو حَمْرَةَ الشَّامِيُّ

43- أخرجه ابن ماجه (1/143): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في الوضوء مرة مرة حدیث (410) من طریق ثابت بن ابی صفیة الشمال

عن جعفر عن جابر بن عبد الله به.

◀▶ ثابت بن ابوصفیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو جعفر یعنی امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ حدیث سنائی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دو مرتبہ اور تین، تین مرتبہ وضو کیا ہے، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

وکج نے اس حدیث کو ثابت بن ابوصفیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو جعفر (امام باقر رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے آپ نے یہ حدیث سنی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا ہے، انہوں نے جواب دیا: ”جی ہاں“۔

قتیبہ اور ہناد نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ دونوں یہ بیان کرتے ہیں: وکج نے ثابت بن ابوصفیہ کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ روایت شریک کی حدیث سے یہ زیادہ مستند ہے، کیونکہ یہ کئی حوالوں سے ثابت سے منقول ہے جو وکج کی روایت کی مانند ہے جبکہ شریک بکثرت غلطی کرتے ہیں۔  
ثابت بن ابوصفیہ ابو حمزہ ثمالی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَتَوَضَّأُ بَعْضَ وَضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا

باب 36: جو شخص کچھ (اعضاء) وضو دو مرتبہ اور کچھ تین مرتبہ دھوئے

44 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ ذُكِرَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بَعْضَ وَضُوئِهِ مَرَّةً وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا

مذہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بَعْضَ وَضُوئِهِ ثَلَاثًا وَبَعْضَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ مَرَّةً

◀▶ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، آپ نے اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ

44- اخرجہ البخاری (347/1): کتاب الوضوء، باب: مسح الرأس كله، حدیث (38) و مسلم (123/2، نووی): کتاب الطہارۃ، باب: فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (235/18) و ابو داؤد (78/1): کتاب الطہارۃ، باب: صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (119) و ابن ماجہ (142/1): کتاب الطہارۃ و سندھا، باب: المضمضة والاستنشاق من كف واحد، حدیث (405) و النسائی (72، 71/1): کتاب الطہارۃ، باب: صفة مسح الرأس، حدیث (98) و الدارمی (177/1): کتاب الصلاة و الطہارۃ، باب: الوضوء مرتین مرتین و اخرجہ مالک فی لوطا (18/1): کتاب الطہارۃ، باب: العمل فی الوضوء، حدیث (1) و اجید (40، 38/4) و ابن خزیمة (80/1) حدیث (155) و الحمیدی (202/1) حدیث (417) من طریق عمرو بن یحیی عن ابیہ عن عبداللہ بن زید بہ.

دو یا دونوں بازوؤں کو دو، دو مرتبہ دھویا ایک مرتبہ سر پر مسح کیا اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

دوسری حدیث میں یہ بات ذکر کی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وضو ایک مرتبہ کیا اور بعض تین مرتبہ کیا۔

بعض اہل علم نے اس کی رخصت دی ہے ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: کوئی شخص بعض وضو کو تین مرتبہ کرے اور

بعض کو دو یا ایک مرتبہ کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ

باب 37: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنے کا طریقہ کیا تھا؟

45 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالََا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ (۱)

متن حدیث: رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضَمَّ ثَلَاثًا وَاسْتَشَقَّ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَّاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالرَّبِيعِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَيْسٍ وَعَائِشَةَ رِضْوَانَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالََا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ

حَدِيثِ أَبِي حَيَّةَ

اختلاف روایت: إِلَّا أَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ

قَالَ كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ طَهُورِهِ أَخَذَ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ بِكَفِّهِ فَشَرِبَهُ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ رَوَاهُ أَبُو إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي حَيَّةَ وَعَبْدِ خَيْرٍ وَالْحَارِثِ عَنْ

عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ بِنُ قَدَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِيثُ الْوُضُوءِ بِطَوَّلِهِ

حکم حدیث: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قَالَ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَأَخْطَأَ فِي اسْمِهِ وَأَسْمِ أَبِيهِ فَقَالَ مَا لِللَّيْمَنِ عُرْفُطَةَ

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ

(۱) - أخرجه ابو داود (1/143, 144): كتاب الطهارة 'باب: صفة وضوء النبي صل الله عليه وسلم' حديث (111, 113) وابن ماجه (1/142): كتاب الطهارة وسننها' باب: البضفة والاستنشاق من كف واحد' حديث (405) والنسائي (1/68): كتاب الطهارة' باب: غسل الوجه' حديث (92) والدارمي (1/178): كتاب الصلاة والطهارة' باب: في البضفة' وأخرجه احمد (1/110, 113, 123, 135) وابن خزيمة (1/76) حديث (147) من طريق عبد خير عن علي بن ابي طالب به.

قَالَ: وَرَوَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ  
قَالَ: وَرَوَى عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَرْفَطَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ شُعْبَةَ وَالصَّحِيحُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ

◀▶ ابوجہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا انہوں نے دونوں ہاتھ دھوئے انہیں اچھی طرح صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر سر پر ایک مرتبہ مسح کیا، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے، پھر وہ کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ انہوں نے کھڑے ہو کر اسے پیا، پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا تھا، تمہیں دکھاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے؟ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ربیع رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایات منقول ہیں۔

تسمیہ اور ہناد نے اس روایت کو ابواحوص کے حوالے سے ابواسحاق کے حوالے سے عبدخیر سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ابوجہ کی حدیث کی مانند نقل کیا ہے، تاہم عبدخیر یہ بیان کرتے ہیں: جب آپ رضی اللہ عنہ وضو کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنے وضو سے بچا ہوا پانی اپنے ہاتھ میں لیا اور پی لیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جسے ابواسحاق ہمدانی نے ابوجہ، عبدخیر اور حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اس روایت کو زائدہ بن عوانہ اور دیگر حضرات نے خالد بن علقمہ کے حوالے سے عبدخیر کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، جو وضو سے متعلق طویل حدیث ہے۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، انہوں نے ان کے نام اور ان کے والد کے نام میں غلطی کی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: اسے مالک بن عرفطہ نے عبدخیر کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ابوعوانہ کے حوالے سے اب خالد علقمہ کے حوالے سے عبدخیر کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اسی حدیث کو ان سے مالک بن عرفطہ کے حوالے سے شعبہ کی روایت کی مانند نقل کیا ہے، تاہم صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

باب 38: وضو کرنے کے بعد (شرمگاہ پر) پانی چھڑکنا

46 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ السَّلِيمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا

46- اخرجه ابن ماجه (157/1): كتاب الطهارة وسننها باب: ماجاء في النضح بعد الوضوء، حديث (463) من حديث عبد الرحمن الاعرج

عن ابى هريرة به.

أَبُو قُتَيْبَةَ سَلَّمَ بِنُ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَبْرِيْلُ جَبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ  
حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيْبٌ

قول امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ  
فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ  
تَوْضِيْحٌ رَاوَى: وَقَالَ بَعْضُهُمْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَوْ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ وَاضْطَرَبُوا فِي هَذَا الْحَدِيثِ  
﴿ ﴿ ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جبریل میرے پاس آئے اور بولے:  
اے حضرت محمد! جب آپ وضو کر لیں (تو اپنی شرمگاہ پر) پانی چھڑک لیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا (اس حدیث کے ایک  
راوی) حسن بن علی ہاشمی ”منکر الحدیث“ ہیں۔

وہ فرماتے ہیں: اس باب میں ابو حکم بن سفیان، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید  
خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔  
بعض حضرات نے راوی کا نام سفیان بن حکم بیان کیا ہے اور بعض نے حکم بن سفیان بیان کیا ہے ان حضرات نے اس حدیث  
کی سند میں اضطراب بیان کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْبَاغِ الْوُضُوءِ

### باب 39: اچھی طرح وضو کرنا

47 سَنَدٌ حَدِيثٌ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
اسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ  
إِسْنَادٌ دِيْغِرٌ: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهُ  
اِخْتِلَافٌ رَوَيْتُ: وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ ثَلَاثًا

47- اخرجہ الامام مالك في الوطأ (161/1): كتاب قصر الصلاة في السفر باب: انتظار الصلاة والبس النواحي حديث (55) ومسلم (142/2).  
النسائي: كتاب الطهارة باب: فضل اسباغ الوضوء على المكاره حديث (251/41) واخرجہ النسائي (143/1, 144): كتاب الطهارة باب:  
الفضل في اسباغ الوضوء حديث (143) واحمد (235/2, 277, 301) وابن خزيمة (6/1) حديث (5) من طريق العلاء بن عبد الرحمن بن  
يعقوب عن ابيه عن ابي هريرة به.

**فی الباب:** قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَيُقَالُ عَائِشَةُ بِنْتُ عَمْرٍو وَعَائِشَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشِ الْحَضْرَمِيِّ وَالْأَسِي

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**توضیح راوی:** وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ الْجُهَنِيِّ الْحُرَقِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرز نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کی وجہ سے درجات کو بلند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: جب ناپسند ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا، دور سے چل کر مسجد کی طرف آنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حضرت قتیبہ اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں: ”یہی تیاری ہے، یہی تیاری ہے، یہی تیاری ہے۔ یعنی یہ الفاظ تین مرتبہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ، ایک قول کے مطابق حضرت عبیدہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبدالرحمن بن عائشہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ”حسن صحیح“ ہے۔

علاء بن عبدالرحمن ابن یعقوب جہنی ہیں اور یہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَنُّدِ بَعْدَ الْوُضُوءِ**

**باب 40: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا**

**40 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَنْ حَدَّثَ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يَنْشِفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ (1)

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ

**توضیح راوی:** وَأَبُو مُعَاذٍ يَقُولُونَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

**فی الباب:** قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا تھا آپ وضو کے بعد اس کے ذریعے جسم خشک کیا (1)۔ صحاح ستہ کے مؤرخین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔



کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مستند نہیں ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی چیز منقول نہیں ہے۔

محدثین فرماتے ہیں: ابو معاذ نامی راوی سلیمان بن ارقم ہے اور یہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

**49 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ

حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

**متن حدیث:** رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرْفِ ثَوْبِهِ (۱)

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَاسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

**توضیح راوی:** وَرِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمٍ الْأَفْرِيقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ

**مذہب فقہاء:** وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي

التَّمَنُّدِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وَمَنْ كَرِهَهُ إِنَّمَا كَرِهَهُ مِنْ قَبْلِ أَنَّهُ قِيلَ إِنَّ الْوُضُوءَ يُوزَنُ

وَرَوَى ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِيهِ

عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّي وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا كُرِهَ الْمُنْدِيلُ بَعْدَ الْوُضُوءِ لِأَنَّ الْوُضُوءَ

يُوزَنُ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور پھر اپنے کپڑے

کے کنارے سے چہرے کو پونچھ لیا۔

یہ حدیث ”غریب“ ہے اس کی سند ضعیف ہے۔ رشدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی کو علم حدیث میں ضعیف

قرار دیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہل علم میں سے ایک گروہ نے اس کی رخصت دی ہے: وضو کے بعد

رومال استعمال کیا جائے۔

جن حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے انہوں نے اس حوالے سے مکروہ قرار دیا ہے، کیونکہ یہ بات روایت کی جاتی ہے وضو

(سے بچے ہوئے پانی) کا وزن کیا جاتا ہے۔

یہ بات سعید بن مسیب اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

(۱) صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ جیسا کہ تحفۃ الاشراف کے مصنف نے یہ بات بیان کی ہے۔ ملاحظہ ہو تحفۃ الاشراف

محمد بن حمید نے جریر کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔ علی بن مجاہد نے میرے ہی حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہے انہوں نے ثعلبہ کے حوالے سے زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ وضو کے بعد رومال استعمال کرنا مکروہ ہے کیونکہ وضو (کا پانی) وزن کیا جاتا ہے۔

## بَابُ فِيمَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

### باب 41: وضو کے بعد کیا پڑھا جائے؟

**50 سند حدیث:** حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدَّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ

**فی الباب:** قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عُمَرَ قَدْ خُوِّلَفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عُمَرَ

حکم حدیث: وَهَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَبِيرُ شَيْءٍ

**قول امام بخاری:** قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَبُو إِدْرِيسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا

﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ پڑھے:

”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں شامل کر دے اور مجھے اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں شامل کر دے۔“

50- اخرجه مسلم (2/119، 120- نووی): كتاب الطهارة، باب: الذكر المستحب عقب الوضوء، حديث (234/17)، و ابو داود (1/91، 92): كتاب الطهارة، باب: ما يقول الرجل اذا توضأ، حديث (169)، وابن ماجه (1/159): كتاب الطهارة وسننها، باب: ما يقال بعد الوضوء، حديث (469)، والنسائي (1/92، 93): كتاب الطهارة، باب: القول بعد الفراغ من الوضوء، حديث (148)، و اخرجه احمد (4/145، 153)، وابن خزيمة (1/110، 111) حديث (222، 223) من طريق عقبه بن عامر عن عمر بن الخطاب به.

تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن صالح اور دیگر محدثین نے معاویہ بن صالح کے حوالے سے زینج بن یزید کے حوالے سے ابو اور لیس کے حوالے سے عقبہ بن عامر کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔۔ نیز ابو عثمان کے حوالے سے جبیر بن نفیر کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی چیز منقول نہیں ہے۔  
امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ابو اور لیس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

### بَابُ فِي الْوُضُوءِ بِالْمَدِّ

#### باب 42: ایک مد (پانی کے ذریعے) وضو کرنا

51 وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَبِي رِيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ سَفِينَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو رِيْحَانَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَطَرٍ

مذہب فقہاء: وَهَكَذَا رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ بِالْمَدِّ وَالغُسْلَ بِالصَّاعِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ

وَالسَّحْقِيُّ لَيْسَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عَلَى التَّوْقِي أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا أَقَلُّ مِنْهُ وَهُوَ قَدْرُ مَا يَكْفِي

﴿﴾ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور ایک صاع کے

ذریعے غسل کر لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

51- أخرجه مسلم (240/2- نووی): كتاب الحيض 'باب: القدر المستحب من الماء' حديث (326/53). وابن ماجه (99/1): كتاب الطهارة وسنها 'باب: ماجاء في مقدار الماء للوضوء والغسل من الجنابة' حديث (267). والدارمي (175/1): كتاب الصلاة والطهارة 'باب: كم يكفي في الوضوء من الماء' وأخرجه احمد (222/5) من طريق أبي ریحانة عن سفينة به.

ابوریحان نامی راوی کا نام عبداللہ بن مطر ہے۔

بعض اہل علم اسی بات کے قائل ہیں: وضو ایک مد پانی کے ذریعے ہوگا اور غسل ایک صاع پانی کے ذریعے ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے: پانی کی یہ مقدار مقرر کی گئی ہے اس سے زیادہ یا اس سے کم استعمال کرنا درست نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے: اتنی مقدار میں پانی کافی ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ

باب 43: وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا مکروہ ہے

52 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ

بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمِيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ

فِي الْبَابِ: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَقَّلٍ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ

الْحَدِيثِ لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا إِسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ

إِسْنَادٍ يَكْفُرُ: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَخَارِجَةُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَضَعْفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

﴿﴾ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وضو کے لئے ایک مخصوص شیطان ہے جس کا

نام ”ولہان“ ہے اس لئے تم پانی کے دوسو سے بچو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث ”غریب“ ہے اس حدیث کی سند علم حدیث کے ماہرین

کے نزدیک قوی اور صحیح نہیں ہے کیونکہ ہم خارجہ کے علاوہ ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہیں جس نے اس کی سند بیان کی ہو۔

اس حدیث کو دیگر حوالوں سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا گیا ہے کہتے ہیں: اس باب میں نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی چیز مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

خارجہ نامی راوی ہمارے اصحاب یعنی (علم حدیث کے ماہرین) کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

52- اخرجہ احمد (136/5) وابن ماجہ (146/1): کتاب الطہارۃ وسننہا باب: ماجاء فی القصد فی الوضوء و کراہیۃ التعدی فیہ حدیث

(421) وابن خلیمہ (64/1) حدیث (122) من طریق الحسن عن عتی بن ضمیرہ عن ابی بن کعب یہ

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

## باب 44: ہر نماز کے لئے وضو کرنا

53 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ

حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَنَسُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ أَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وَضُوءًا وَاحِدًا (۱)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسناد دیگر: وَالْمَشْهُورُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسٍ

مذہب فقہاء: وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَى الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ اسْتِحْبَابًا لَا عَلَى الْوَجُوبِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے آپ پہلے سے وضو کی حالت

میں ہوں یا وضو کے بغیر ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ لوگ کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم ایک ہی مرتبہ وضو کر لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ اس حوالے سے ”حسن غریب“

ہے علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک مشہور روایت وہ ہے جسے عمرو بن عامر انصاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک ہر نماز کے لئے وضو کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

54 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ فَأَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ

كُنَّا نَصَلِّي الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحَدِّثْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَحَدِيثُ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ حَدِيثٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ

◆◆ عمرو بن عامر انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے میں نے دریافت کیا: آپ لوگ کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم تمام نمازیں

ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کر لیتے تھے جب تک ہم بے وضو نہیں ہوتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(۱) - صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بہترین ہے، لیکن ”غریب“ اور ”حسن“ ہے۔

55 وَقَدْ رَوَى فِي حَدِيثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: مَنْ تَوَضَّأَ عَلَيَّ طَهَّرَ اللَّهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ (۱)

سند حدیث: قَالَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَفْرِيقِيُّ عَنْ أَبِي غَطِيفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثِ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْأَفْرِيقِيِّ وَهُوَ اسْنَادٌ ضَعِيفٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ ذَكَرَ لِهَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَذَا اسْنَادٌ مَشْرِقِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو ہونے کے باوجود وضو کرے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا۔

اس حدیث کو افریقی نے ابو غطفیف کے حوالے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حسین بن حریش مروزی نے اس حدیث کو محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے افریقی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ سند ضعیف ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: ہشام بن عروہ اس حدیث کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سند مشرقی ہے۔

(یعنی اہل مدینہ نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ اہل کوفہ و بصرہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(میں نے احمد بن حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنی آنکھوں کے ذریعے یحییٰ بن سعید قطان کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا۔)

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ

باب 45: کئی نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کرنا

56 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

(۱) - اخرجہ ابو داؤد (63/1): کتاب الطہارۃ، باب: فرض الوضوء، حدیث (62) و اخرجہ ابن ماجہ (170/1): کتاب الطہارۃ و سننہا: باب:

الوضوء علی الطہارۃ حدیث (512) و اخرجہ عبد بن حمید (271، 272) حدیث (859) من طریق ابی غطفیف الہذلی عن ابن عمر بہ:

56 - اخرجہ مسلم (179/2: نووی): کتاب الطہارۃ، باب: جواز الصلوات کلھا بوضوء واحد، حدیث (277/86) و ابو داؤد (93/1): کتاب

الطہارۃ، باب: الرجل یصلی الصلوات بوضوء واحد، حدیث (172) و ابن ماجہ (170/1): کتاب الطہارۃ و سننہا، باب: الوضوء لکل صلاۃ

و الصلوات کلھا بوضوء واحد، حدیث (510) و النسائی (86/1): کتاب الطہارۃ، باب: الوضوء لکل صلاۃ، حدیث (133) و الدارمی (169/1):

کتاب الصلاۃ و الطہارۃ، باب: ما جاء فی الطہور، و اخرجہ احمد (358، 351، 350/5) و ابن خلیفہ (10/1) حدیث (13) من طریق

سلیمان بن بريدة عن ابيه

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بَوْضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّكَ لَفَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ لَفَعَلْتَهُ قَالَ عَمَدًا لَفَعَلْتَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزَادَ فِيهِ تَوَضُّأً مَرَّةً مَرَّةً قَالَ

اِخْتِلَافٌ رَوَيْتُ: وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

وَرَوَاهُ وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

وَعَبْرَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا

أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَكَيْعٍ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بَوْضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ

وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اسْتِحْبَابًا وَإِرَادَةَ الْفَضْلِ

حدیث دیگر: وَيُرْوَى عَنِ الْأَفْرِيقِيِّ عَنِ أَبِي غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

حکم حدیث: وَهَذَا اسْنَادٌ ضَعِيفٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

بَوْضُوءٍ وَاحِدٍ

◆◆ سلیمان بن بریرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے فتح مکہ کے

بموقع پر آپ ﷺ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ذریعے ادا کیں اور آپ نے موزوں پر مسح بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

آپ نے ایسا کام کیا ہے جو آپ نے پہلے نہیں کیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس حدیث کو علی بن قادم نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ بات اضافی نقل کی ہے: آپ

ﷺ نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے محارب بن دثار کے حوالے سے سلیمان بن بریرہ کے حوالے سے اس

حدیث کو روایت کیا ہے: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔

وکج نے اسی روایت کو سفیان کے حوالے سے محارب کے حوالے سے، سلیمان بن بریرہ کے حوالے سے ان کے والد کے

حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبد الرحمن بن مہدی اور دیگر محدثین نے سفیان کے حوالے سے، محارب بن دثار

کے حوالے سے سلیمان بن بریرہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ طور پر نقل کیا ہے۔  
یہ روایت و کج کی حدیث کے مقابلے میں ”صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا ان کے نزدیک ایک وضو کے ذریعے کئی نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے، بعض حضرات ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہیں، لیکن وہ استحباب کے طور پر ایسا کرتے ہیں اور فضیلت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔  
افریقہ کے حوالے سے ابو غطفیف کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کی حالت میں وضو ہونے کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، اس کی سند ضعیف ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی وضو کے ذریعے ظہر اور عصر کی نماز ادا کی تھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وُضُوءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

### باب 46: مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا

57 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ

متن حدیث: كُنْتُ اغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنْ لَا بَأْسَ اَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَالسِّيِّدِ وَّامِّ هَانِيٍّ وَّامِّ صُبَيْبَةَ الْجُهَيْنِيَّةِ وَّامِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَاَبُو الشَّعَثَاءِ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے، میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عام فقہاء کا یہی قول ہے: اس میں کوئی حرج نہیں اگر مرد اور عورت ایک ہی برتن سے غسل کر لیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا،

57- إخراجہ مسلم (239/2، نووی)، کتاب الحيض، باب: القدر المستحب من الماء، حدیث (322/47)، وابن ماجه (133/1)، کتاب

الطهارة وسننها، باب: الرجل والمرأة يغتسلان من إناء واحد، حدیث (377)، والنسائي (129/1)، کتاب الطهارة، باب: ذكر اغتسال الرجل

والمرأة من إناء واحد، حدیث (236)، والخرجہ احمد (329/6)، والبخاری (148)، حدیث (309)، من طریق ابن عباس عن



حضرت ام صبیہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو شعبا نامی راوی کا نام جابر بن زید ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهْوْرِ الْمَرَاةِ

**باب 47:** عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے (وضو کرنا) مکروہ ہے

**58** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنِ أَبِي

حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ قَالَ

مَتَّنِ حَدِيثٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهْوْرِ الْمَرَاةِ قَالَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ

مُذَاهِبِ فُقَهَاءٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْوُضُوءَ بِفَضْلِ طَهْوْرِ الْمَرَاةِ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ كَرِهَا فَضْلَ طَهْوْرِهَا وَلَمْ يَرِيَا بِفَضْلِ سُورِهَا بَأْسًا

◀◀ ابو حاجب بیان کرتے ہیں: بنو غفار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے

عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی (سے وضو کرنے) سے منع کیا ہے۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن سرجس سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض فقہاء نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے امام احمد رحمہ اللہ امام اسحاق رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں ان دونوں کے نزدیک اس عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے تاہم ان دونوں حضرات کے نزدیک عورت کے پینے کے بعد بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**59** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ عَاصِمِ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهْوْرِ الْمَرَاةِ أَوْ قَالَ بِسُورِهَا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو حَاجِبٍ اسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمِ

اِخْتِلَافُ رَاوِي: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ

الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهْوْرِ الْمَرَاةِ وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

◀◀ عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حاجب کو سنا، انہوں نے حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات

58- اخرجه احمد (213/4) (66/5) و ابو داؤد (68/1): كتاب الطهارة باب: النهي عن الوضوء بفضل وضوء المرأة حديث (82) وابن ماجه

(132/1) كتاب الطهارة وسننها باب: النهي عن الوضوء بفضل وضوء المرأة حديث (373) والنسائي (179/1): كتاب الطهارة باب: النهي عن

فضل وضوء المرأة حديث (343) من طريق سليمان التيمي عن ابي حاجب عن رجل من بني غفار وهو: "الحكم بن عمرو الغفاري" به.

نقل کی نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) عورت کے جوٹھے پانی سے وضو کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے ابو حجاب نامی راوی کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ محمد بن بشار اپنی حدیث میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے آدمی عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔ محمد بن بشار نے اس کے الفاظ میں شک ظاہر نہیں کیا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

#### باب 48: اس بارے میں رخصت کا بیان

**60** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک ٹب میں سے غسل کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسی سے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانی جنبی نہیں ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، مالک اور شافعی اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ

#### باب 49: پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی

**61** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّوَضَّأَ مِنْ بَيْرٍ بُضَاعَةٌ وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا الْحَيْضُ وَالْحَوْمُ الْكِلَابِ

60- اخرجہ احمد (337, 308, 235/1) واہو داؤد (65/1): کتاب الطہارۃ باب: الماء لا یجنب، واہن ماجہ (132/1): کتاب الطہارۃ

وسننہا باب: الرخصة في فضل وضوء المرأة، حدیث (370) والنسائی (173/1): کتاب السباہ حدیث (325) والدارمی (187/1): کتاب الصلاة والطہارۃ باب: الوضوء بفضل المرأة واہن خزیمہ (57/1) حدیث (109) من طریق سبک بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس بہ۔

61- اخرجہ احمد (31/3) واہو داؤد (64/1): کتاب الطہارۃ باب: ماجاء في بئر بضاعة، حدیث (66) والنسائی (174/1): کتاب السباہ باب: ذکر بئر بضاعة، من طریق محمد بن کعب عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج عن ابی سعید الخدری بہ۔

وَالْتَنُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ جَوَّدَ أَبُو أُسَامَةَ هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمْ يَرَوْ أَحَدًا حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ فِي بَيْرُ بُضَاعَةَ أَحْسَنَ مِمَّا رَوَى أَبُو أُسَامَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا ہم بضاعہ کنوئیں سے وضو کر سکتے ہیں (راوی کہتے ہیں) یہ وہ کنواں تھا جس میں حائضہ عورتوں (کے کپڑے) کتوں کا گوشت (مردہ کتے) گندگی ڈالی جاتی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

”بضاعہ“ کے کنوئیں کے بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کو ابواسامہ سے زیادہ بہتر دوسرے کسی نے نقل نہیں کیا، یہ روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔  
اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

### بَابُ مِنْهُ الْآخَرُ

## باب 50: (اسی سے متعلق دیگر روایات)

62 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْبُؤُهُ مِنَ السَّبَاعِ وَالذَّوَابِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ قَالَ عَبْدَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْقَلَّةُ هِيَ الْجِرَارُ وَالْقَلَّةُ الَّتِي يُسْتَقَى فِيهَا

مذہب فقہاء: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ قَالُوا إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَنْجِسْهُ شَيْءٌ مَا لَمْ يَتَغَيَّرَ رِيحُهُ أَوْ طَعْمُهُ وَقَالُوا يَكُونُ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ قِرْبٍ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو بے آب و گیاہ زمین میں ہوتا ہے اور اسے درندے اور چوپائے پیتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلمے ہو جائے، تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: ”قلہ“ گھڑے کو کہتے ہیں اور ”قلہ“ اس چیز کو کہتے ہیں جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔

62-أخرجہ احمد (107,38,12/2) وابو داؤد (64/1). کتاب الطہارۃ، باب: ما ینجس الماء، حدیث (65) وابن ماجہ (172/1). کتاب الطہارۃ وسننہا، باب: مقدار الماء الذی لا ینجس، حدیث (517)، والدارمی (186/1). کتاب الصلاة والطہارۃ، باب: قدر الماء الذی لا ینجس، وابن خزیمة (49/1)، حدیث (92) و عبد بن حمید (260)، حدیث (818) من طریق عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر بہ.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں: جب پانی دو قلعے ہو جائے تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی جب تک اس کی بو یا اس کا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائیں وہ یہ بیان کرتے ہیں: (دو قلعے پانی) تقریباً پانچ مشکیزوں کے جتنا ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ

باب 51: کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

63 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا: لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کھڑے ہوئے پانی میں

پیشاب نہ کرے (کیونکہ) پھر اسی سے وضو کرنا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُورٌ

باب 52: سمندر کا پانی پاک ہوتا ہے

64 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بَرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

63- اخرجہ مسلم (190/2- نووی): کتاب الطہارۃ: باب: النهی عن البول في الماء الراكد' حدیث (282/95) وابو داؤد (66,65/1): کتاب الطہارۃ: باب: البول في الماء الراكد' حدیث (69) والنسائی (49/1): کتاب الطہارۃ: باب: الماء الدائم' حدیث (57) (197/1): کتاب الفسل والعمیم: باب ذکر نهی الجنب عن الاغسال في الماء الدائم' حدیث (400) والدارمی (186/1): کتاب الصلاة والطہارۃ: باب: الوضوء من الماء الراكد' واخرجہ احمد (265/2) والحمیدی (429/2) حدیث (970) وابن خزيمة (37/1) حدیث (66) من طریق محمد بن سعد بن

64- اخرجہ مالک في البوطا (22/1): کتاب الطہارۃ: باب: الطهور للوضوء حدیث (12) واتحد (393,237/2) وابو داؤد (69/1): کتاب الطہارۃ: باب: الوضوء بماء البحر' حدیث (83) وابن ماجہ (136/1): کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: الوضوء بماء البحر' حدیث (386) والنسائی (50/1): کتاب الطہارۃ: باب: ماء البحر' حدیث (95) (176/1): کتاب المساء: باب: الوضوء بماء البحر' حدیث (332) والدارمی (186,189/1): کتاب الصلاة والطہارۃ: باب: الوضوء من ماء البحر' وابن خزيمة (59/1) حدیث (111) من طریق المغيرة بن ابی بردة وهو من بني عبد الدار عن ابی هريرة به.

متن حدیث: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطَشْنَا افْتَوَضْنَا مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاوُهُ الْجِلُّ مَيْتُهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالْفِرَاصِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِمَاءِ الْبَحْرِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ بِمَاءِ الْبَحْرِ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو هُوَ نَارٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہوئے اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں اگر ہم اس کے ذریعے وضو کر لیں تو ہم خود بیا سے رو جائیں گے، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ آپ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت فراس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر فقہاء کی یہی رائے ہے جن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں ان کے نزدیک سمندر کے پانی (سے وضو کرتے میں) کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ (یعنی سمندر کا پانی) آگ ہے۔ (یعنی نقصان دہ ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

باب 53: پیشاب (کے چھینٹوں سے بچنے) کی شدید (تاکید)

65 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَقُتَيْبَةُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا

يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

65- أخرجه البخاری (385/1)؛ کتاب الوضوء؛ باب: ما جاء في غسل البول؛ حدیث (218)؛ و مسلم (204/2- نووی)؛ کتاب الطهارة؛ باب: البلیل علی نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه؛ حدیث (292/111)؛ و ابو داؤد (52/1)؛ کتاب الطهارة؛ باب: الاستبراء من البول؛ حدیث (20)؛ و ابن ماجه (125/1)؛ کتاب الطهارة و سننها؛ باب: التشدید فی البول؛ حدیث (347)؛ و النسائی (28/1)؛ کتاب الطهارة؛ باب: التتوة عن البول؛ حدیث (31)؛ و الدارمی (188/1)؛ کتاب الصلاة و الطهارة؛ باب: الاتقاء من البول؛ و أخرجه احمد (225/1)؛ و ابن خزيمة (33/1)؛ حدیث (56)؛ و عهد بن حنبل (210، 211)؛ حدیث (620)؛ من طریق الاعمش عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس به۔

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بَكْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى مَنْصُورٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ طَاوُسٍ وَرِوَايَةَ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ

توضیح راوی: قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ الْبَلْخِيِّ مُسْتَمْلِيًّا وَكَيْعٌ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ لِإِسْنَادِ إِبْرَاهِيمَ مِنْ مَنْصُورٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو کسی (بظاہر) بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک پیشاب (کی چھینٹوں) سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا شخص چغلی کیا کرتا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

منصور نے اس حدیث کو مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں طاووس کا ذکر نہیں کیا۔ ویسے اعمش کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

میں نے ابو بکر محمد بن ابان سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے کعب سے سنا: ابراہیم کی اسناد میں اعمش، منصور سے ”احفظ“ ہیں (یعنی زیادہ یاد رکھنے والے ہیں)

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ

باب 54: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا

66 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَآخَمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُبْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

66- أخرجه مالك في الموطأ (64/1). كتاب الطهارة: باب: ما جاء في بول الصبي: حديث (110) والبخاري (39/1): كتاب الوضوء: باب: بول الصبيان: حديث (223) ومسلم (197/2). نووي: كتاب الطهارة: باب: حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله: حديث (287/103) وابوداؤد (155/1): كتاب الطهارة: باب: بول الصبي يصب الغوب: حديث (374) وابن ماجه (174/1): كتاب الطهارة: باب: ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم: حديث (524) والنسائي (157/1): كتاب الطهارة: باب: بول الصبي الذي لم ياكل الطعام: حديث (302) والدارمي (189/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: بول الغلام الذي لم يطعم وأخرجه أحمد (356, 355/6) وابن خزيمة (144/1): حديث (285) والحميدي (165/1) حديث (343) من طريق عبد الله بن عبد الله بن عتبة عن امر قيس بنت محسن الإسديية به

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْصَنِ  
مَثْنٌ حَدِيثٌ: قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنِ لَيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا  
بِمَاءٍ فَرَشَهُ عَلَيْهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَزَيْنَبَ وَكُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ أُمُّ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِي السَّمْحِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي لَيْلَى وَأَبْنِ عَبَّاسٍ  
مَذَاهِبَ فَتَهَاءَ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلَ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالُوا يُنْضَخُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغَسَّلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَهَذَا مَا لَمْ  
يَطْعَمَا فَاذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

﴿﴿﴾ سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ  
کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی کھانا کھانے کی عمر تک نہیں پہنچا تھا) اس نے نبی اکرم ﷺ پر پیشاب کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا  
اور اس پر چھڑک دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، سیدہ لبابہ بنت  
حارث رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے کئی اہل علم کی یہی رائے ہے  
جن میں امام احمد اور اسحاق بھی شامل ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب کو  
دھویا جائے گا۔

یہ حکم اس وقت ہے جب انہوں نے ابھی کھانا کھانا شروع نہ کیا ہو، لیکن اگر انہوں نے کھانا شروع کر دیا ہو تو ان دونوں  
(کے پیشاب کو) دھویا جائے گا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

باب 55: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم

67 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ  
حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عَرَبِيَّةٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَرَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ

67- أخرجه البخاری (400/1). كتاب النوضوء، باب: ابوالاثل والدواب والغنم ومرايضها، حدیث (233)، ومسلم (1296/3). كتاب  
القسماء، باب: حكم المحاربين والبرتدين، حدیث (1671/9)، والبوداؤد (534/2). كتاب الحدود، باب: ما جاء في المحاربة، حدیث (4364).  
وابن ماجه (861/2). كتاب الحدود، باب: من حارب وسعى في الارض فسأدا، حدیث (2578)، وأخرجه النسائي (97/7). كتاب تحرير الدم،  
باب: تأويل قول الله عزوجل: (انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله) حدیث (4034)، وأخرجه احمد (205, 107/3)، من طريق حميد  
وقتادة وثابت عن انس به.

متن حدیث: اَشْرَبُوا مِنْ الْبَانِيهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ وَارْتَسَدُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَأَتَى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَالْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ: أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَادٌ يَكُدُّمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ أَنَسِ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

◀◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کا دودھ اور پیشاب پیو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے اور وہ اسلام سے مرتد ہو گئے۔

(بعد میں) انہیں پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کٹوادیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیں پھر وادیں پھر انہیں ریگستان (کے تپتے ہوئے پتھروں پر) ڈلوادیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان میں سے ایک شخص کو دیکھ رہا تھا وہ (پراس کی شدت سے) اپنی زبان کے ذریعے زمین کو چاٹ رہا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ اسی حالت میں مر گئے۔

حماد نامی راوی بعض اوقات یہ لفظ نقل کرتے ہیں۔

یکدم (یعنی وہ اپنے منہ سے زمین کو چاٹ رہا تھا) یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے یہ کئی حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں: حلال جانوروں کے پیشاب میں حرج نہیں۔

68 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرَّعَاةِ (۱)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ غَيْرَ هَذَا الشَّيْخِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

زُرَيْعٍ وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ (وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ)

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ قَالَ إِنَّمَا فَعَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ

الْحُدُودُ

(۱) - أخرجه مسلم (1298/3): كتاب القسامة، باب: حكم السحاريين والبرتدين، حديث (1671/14) والنسائي (100/7): كتاب تحرير

الدم: باب تأويل قول الله عز وجل (إنما جزا الذين يحاربون الله ورسوله) حديث (4043) من طريق سليمان التميمي عن انس بن



﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلایاں اس لئے پھروائیں تھیں کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کی آنکھوں میں سلایاں پھیر دی تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے اس شخص کے علاوہ اور کسی نے بھی یزید بن زریج سے، ہمارے علم کے مطابق، اس روایت کو نقل نہیں کیا۔

قرآنی حکم ”والجروح قصاص“ کے مطابق ان کی آنکھوں میں سلایاں پھروائی گئیں کیونکہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں سلایاں پھروائیں تھیں۔ محمد بن سیرین سے منقول ہے: رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل حدود کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

### بَاب مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ

#### باب 56: ہوا (خارج ہونے) پر وضو کا ٹوٹ جانا

69 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَبُ بْنُ قَالَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وضو اس وقت لازمی ہوتا ہے جب آواز

آئے یا ہوا (بدبو) خارج ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

70 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيحًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَخْرُجُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

فِي الْبَابِ: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي

سَعِيدٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ أَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ يَسْمَعُ صَوْتًا أَوْ يَجِدُ رِيحًا

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا شَكَّ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ اسْتَيْقَانًا يَقْبَلُ

70- أخرجه أحمد (410/2, 435, 471) وابن ماجه (172/1): كتاب الطهارة و سننها: باب: لا وضوء الا من حدث: حديث (515) وابن

خزيمة (18/1) حديث (27) من طريق سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة به.

75- أخرجه أحمد (414/2) ومسلم (285/2) نووي: كتاب الحيض: باب: الدليل على من تفقن الطهارة ثم شك في الحدث فله ان يصل

بطهارته تلك: حديث (362/99) وابو داود (94/1): كتاب الطهارة: باب: اذا شك في الحدث: حديث (177) والدارمي (183/1, 184).

كتاب الصلاة والطهارة: باب: لا وضوء الا من حدث: وابن خزيمة (17, 16/1) حديث (24) من طريق سهيل عن ابيه عن ابي هريرة به.

أَنْ يَحْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قُبْلِ الْمَرَاةِ الرِّيحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوءُ  
وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْحَقَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مسجد میں موجود ہو اور وہ اپنی سرین میں سے ہوا کا خرون محسوس کرے تو اس وقت تک (وضو کرنے کے لئے) نہ نکلے جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو محسوس نہ کر لے امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

علماء بھی اس بات کے قائل ہیں: ان کے نزدیک وضو ٹوٹنے کی صورت میں وضو اس وقت لازم ہوتا ہے جب آدمی آواز سن لے یا اسے بدبو محسوس ہو۔ ابن مبارک فرماتے ہیں: جب آدمی کو وضو ٹوٹنے کے بارے میں شک ہو تو اس پر وضو کرنا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک اسے وضو ٹوٹنے کا اتنا یقین نہ ہو کہ وہ اس پر قسم اٹھا سکتا ہو۔ ابن مبارک فرماتے ہیں: اگر عورت کے ”قبیل“ (اگلی شرمگاہ) سے ہوا خارج ہو جائے تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

71 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحَدَتْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی شخص کی نمازوں کو اس وقت

تک قبول نہیں کرتا، جب وہ بے وضو ہو، جب تک وہ وضو نہ کر لے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

باب 57: سونے کے بعد (بیدار ہونے پر) وضو کرنا

72 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى كُوفِيٌّ وَهَنَادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارَبِيِّ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ قَالُوا

حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبِ الْمَلَكِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدِ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتَّى غَطَّ أَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ إِنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرَحَثَ

71- أخرجه احمد (318, 308/2) والبخاري (282/1) كتاب الوضوء باب: لا تقبل صلاة بغير طهور حدیث (135) ومسلم (144/2) نووی: كتاب الطهارة: باب وجوب الطهارة للصلاة حدیث (225/2) وابو داود (63/1) كتاب الطهارة باب: فرض الوضوء حدیث (60)

وابن خزيمة (9/1) حدیث (11) من طريق همام بن منبه عن ابی هريرة به.

72- أخرجه احمد (256/1) وابو داود (101/1) كتاب الطهارة باب: في الوضوء من النوم وأخرجه عبد بن حميد (221, 220) حدیث (659) من طريق قتادة عن ابی العالیة عن ابن عباس به.

مفصلہ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَأَبُو خَالِدٍ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

فِي الْبَابِ: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ سو گئے آپ سجدے کی حالت میں تھے یہاں تک کہ آپ کے خراثوں کی آواز آنے لگی پھر آپ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ تو سو گئے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے، کیونکہ جب وہ لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اس حدیث کے ایک راوی) ابو خالد کا نام یزید بن عبد الرحمن ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

احادیث منقول ہیں۔

73 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُونَ ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُصَلُّونَ وَلَا

يَتَوَضَّئُونَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: قَالَ: وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَمَّنْ نَامَ قَاعِدًا

مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وَضُوءَ عَلَيْهِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا الْعَالِيَةِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

مذہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَأَى أَكْثَرُهُمْ أَنَّ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِذَا نَامَ

قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا حَتَّى يَنَامَ مُضْطَجِعًا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ

قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا نَامَ حَتَّى غَلَبَ عَلَى عَقْلِهِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ نَامَ

قَاعِدًا فَرَأَى رُؤْيَا أَوْ زَالَتْ مَقْعَدَتُهُ لِيُوسِنَ النَّوْمَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سو جاتے تھے اور پھر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا

کر لیتے تھے وہ از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

73- أخرجه احمد (277/3) ، ومسلم (307/2-308) ، نووي: كتاب الحيض ، باب ، الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء ، حديث (376/125) ، و ابو داود (100/1) ، كتاب الطهارة ، باب : في الوضوء من النوم ، حديث (200) ، من طريق قتادة عن انس به .

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے صالح بن عبد اللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو بیٹھ کر ٹیک لگا کر سو جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس شخص پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو سعید بن ابو عمرو نے قتادہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے، انہوں نے اس میں ابو عالیہ کا ذکر نہیں کیا اور اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔ سونے کی وجہ سے وضو ٹٹنے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے اکثریت کی رائے یہ ہے: اگر کوئی شخص بیٹھ کر یا کھڑا سو جائے تو وضو لازم نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ لیٹ کر نہ سوئے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے، بعض حضرات یہ کہتے ہیں: جب کوئی شخص سو جائے یہاں تک کہ اس کی عقل پر نیند کا غلبہ ہو جائے (یعنی اس کے حواس ختم ہو جائیں) تو اس پر وضو واجب ہوگا۔ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب آدمی بیٹھ کر سو جائے اور کوئی خواب دیکھ لے یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے اس کے بیٹھنے کی جگہ (یعنی سرین) اپنی جگہ سے بہت جا۔ تو اس پر وضو کرنا لازمی ہوگا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

#### باب 58: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو کا لازم ہونا

74 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرٍ أَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ وَضَا مِنْ الثَّنَنِ أَنْتَ وَضَا مِنَ الْحَمِيمِ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا سَمِعْتَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي مُوسَى وَمَا هَبَ فَقَتَبَاءَ: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو چیز آگ پر پکی ہو اس کو کھانے سے وضو کرنا لازم ہوگا خواہ وہ پتھر کا ٹکڑا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا ہم تیل کی وجہ سے وضو کریں گے؟ 74- آخر جہ احد (2/503) وابن ماجہ (1/163): کتاب الطہارۃ و سننہا، باب: الوضوء مما غیبرت النار، حدیث (485) من طریق محمد بن عمرو بن علقمہ عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ بہ۔

کیا ہم گرم پانی کی وجہ سے وضو کریں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سن لو تو اس کے سامنے مثالیں نہ بیان کیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہل علم کی یہ رائے ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو لازمی نہیں ہوتا۔ (یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب 59: آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے کی وجہ سے) وضو لازم نہ ہونا

75 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ

سَمِعَ جَابِرًا قَالَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاكَلَ وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطْبٍ فَاكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَتْهُ بِعَلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ (۱)

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأُمِّ الْحَكَمِ وَعَمْرٍو وَابْنِ أُمِّيَّةَ وَأُمِّ عَامِرٍ وَسُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَأُمِّ سَلَمَةَ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ فِي هَذَا الْبَابِ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ إِنَّمَا رَوَاهُ حُسَامُ بْنُ مِصْلَكٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَاهُ الْهَفَاطُ وَرَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعِكرمة وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ عَطَاءٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهَذَا أَصَحُّ

مذاهب فقہاء: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارِكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ رَأَوْا تَرْكَ

(۱)۔ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَهَذَا اخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ نَاسِخٌ  
لِلْحَدِيثِ الْأَوَّلِ حَدِيثِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، میں آپ کے ساتھ تھا، آپ ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس خاتون نے آپ کے لئے ایک بکری ذبح کی آپ نے اسے کھایا، پھر وہ خاتون کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی، آپ نے ان میں سے بھی کھایا، پھر آپ نے ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا، پھر نماز ادا کی، پھر نماز سے فارغ ہوئے تو وہ خاتون بکری کا بچا ہوا گوشت لائی۔ آپ نے اسے بھی کھالیا، پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی، لیکن از سر نو وضو نہیں کیا۔

اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع، حضرت ام حسن رضی اللہ عنہا، حضرت ام عامر، حضرت سوید بن نعمان اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے، کیونکہ اسے حسام بن مصعب نے ابن سیرین کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

درست یہ ہے: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے اسے اس طرح روایت کیا ہے، اور اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں ابن سیرین کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطاء، علی بن عبد اللہ بن عباس اور کئی حضرات نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہل علم نے اس چیز پر عمل کیا ہے، ان میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے سے) وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معاملات میں آخری عمل یہی منقول ہے، گویا یہ حدیث پہلی والی حدیث کو منسوخ کرنے والی ہے، وہ حدیث جس میں پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

باب 60: اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا

76 سند حدیث: حَدَّثَنَا هُنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ

76- أخرجه أحمد (303, 288/4) وأبو داود (96/1)؛ كتاب الطهارة، باب: الوضوء من لحوم الإبل، حديث (184)؛ (187/1)؛ كتاب الصلاة، باب: النهي عن الصلاة في مبارك الإبل، حديث (493)؛ وابن ماجه (166/1)؛ كتاب الطهارة وسننها، باب: ما جاء في الوضوء من لحوم الإبل، حديث (494)؛ وابن خزيمة (22, 21/1)؛ حديث (32)؛ من طريق عبد الرحمن بن أبي لهي عن البراء بن عازب به.

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ  
مَنْ حَدِيثٌ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوا مِنْهَا  
وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّؤُوا مِنْهَا قَالَ  
فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ  
وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَرَوَى عُبَيْدَةُ الصَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى  
عَنْ ذِي الْغُرَّةِ الْجُهَنِيِّ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اسْحَقُ صَحَّ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثَانِ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ وَحَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ  
مَذَاهِبُ فَتَهَاءَ: وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ لَمْ

يَرَوْا الْوُضُوءَ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: تم اس کے بعد وضو کرو، آپ سے بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: تم اس کے بعد وضو نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاة نے اس حدیث کو نقل کیا ہے، انہوں نے اسے عبد اللہ بن عبد اللہ کے حوالے سے، عبد الرحمن بن ابویلیلی کے حوالے سے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

عبیدہ ضمی نے اسے عبد اللہ رازی کے حوالے سے، عبد الرحمن بن ابویلیلی کے حوالے سے ذوالعزہ جہنی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاة کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے اس میں غلطی کی ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں یہ کہا ہے: یہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابویلیلی کے حوالے سے اور وہ اپنے والد اور وہ حضرت اسید بن

حضیر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

صحیح یہ ہے: عبد اللہ بن عبد اللہ راوی نے اسے عبد الرحمن بن ابویلیلی کے حوالے سے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں: اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو احادیث مستند طور پر منقول ہیں، ایک حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

کی حدیث اور ایک حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کی حدیث۔

امام احمد رضی اللہ عنہ امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں، تابعین اور دیگر اہل علم میں سے چند حضرات سے یہی قول منقول ہے۔ ان کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا لازم نہیں ہے۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ

### باب 61: شرمگاہ چھونے کے بعد وضو کرنا

**II سند حدیث:** حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَرْوَى ابْنَةُ أَنَيْسٍ وَعَائِشَةُ وَجَابِرٌ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: قَالَ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِثْلَ هَذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرَةَ وَرَوَى أَبُو أُسَامَةَ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهِذَا وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الْأَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَحُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ بُسْرَةَ وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ حَدِيثُ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي هَذَا الْبَابِ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُنْبَسَةَ بِنِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ يَسْمَعْ مَكْحُولٌ مِنْ عُنْبَسَةَ بِنِ ابْنِ سُفْيَانَ وَرَوَى مَكْحُولٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُنْبَسَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَكَانَتْ لَمْ يَرِ هَذَا الْحَدِيثُ صَحِيحًا

﴿ حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ اس

77- اخرجہ مالک فی الموطأ (42/1): کتاب الطہارۃ، باب: الوضوء من مس الفرج، حدیث (58) والحمیدی (171/1): حدیث (352) واحد (407/6) وابو داؤد (95/1): کتاب الطہارۃ، باب: الوضوء من مس الذکر، حدیث (181) والنسائی (100/1): کتاب الطہارۃ، باب: الوضوء من مس الذکر، حدیث (163) وابن ماجہ (161/1): کتاب الطہارۃ و سننہا، باب: الوضوء من مس الذکر، حدیث (479) والدارمی (184/1): کتاب الصلاة اول الطہارۃ، باب: الوضوء من مس الذکر، وابن خزيمة (22/1): حدیث (33) من طریق مروان بن الحکم عن بسرہ بنت صفوان 4-



وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک وہ وضو نہ کرے۔

اس باب میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ اروی بنت انیس رضی اللہ عنہا، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت بسرہ سے نقل کیا ہے۔

حضرت بسرہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔

اس روایت کو اسحاق بن منصور نے ابواسامہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت بسرہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہل علم نے یہی رائے دی ہے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: اس باب میں سب سے زیادہ مستند روایت حضرت بسرہ کی حدیث ہے۔

امام ابو زرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس باب میں سب سے زیادہ مستند ہے یہ علاء بن حارث کی روایت ہے جسے انہوں نے مکحول کے حوالے سے عنبہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: مکحول نے عنبہ بن ابوسفیان سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ مکحول نے ایک اور راوی کے حوالے سے عنبہ کے حوالے سے دیگر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ”حدیث صحیح“ نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ

### باب 62: شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم نہ ہونا

78 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا مَلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ

الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ

مُذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

78- اخرجہ احمد (23/4) واہو داؤد (95/1): کتاب الطہارۃ باب: الرخصة في مس الذكر حدیث (182) واہن ماجہ (163/1): کتاب الطہارۃ وستنہا باب: الرخصة في مس الذكر حدیث (483) والنسائی (101/1): کتاب الطہارۃ باب: ترك الوضوء من مس الذكر حدیث (165) من طریق قیس بن طلح بن علی عن ابیہ بہ۔

وَبَعْضُ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الدَّكْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ  
حکم حدیث: وَهَذَا الْحَدِيثُ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ

وَمُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ  
توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَأَيُّوبِ بْنِ عُتْبَةَ وَحَدِيثِ مُلَازِمِ بْنِ  
عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ أَصَحُّ وَأَحْسَنُ

﴿﴾ قیس بن طلق اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: یہ صرف گوشت کا ایک لوتھرا ہے  
(راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین سے یہ روایت منقول ہے: ان حضرات کے نزدیک  
شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم نہیں ہے۔ اہل کوفہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس باب میں یہ حدیث ”احسن“ ہے۔

اس روایت کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔  
علم حدیث کے بعض ماہرین نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے (یعنی انہیں مستدرق انہیں دیا)  
ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے نقل کردہ روایت ”صح“ اور ”احسن“ ہے

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب 63: (بیوی کا) بوسہ لینے کے بعد وضو لازم نہیں ہوتا

79 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمَحْمُودُ بْنُ عِيْلَانَ وَأَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ  
بْنُ حُرَيْثٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ  
مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ فَصَحَّحْتُ

مذہب فقہاء: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ  
وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ  
أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَإِنَّمَا تَرَكَ أَصْحَابُنَا حَدِيثَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا لِأَنَّهُ لَا يَصِحُّ عَنْدهُمْ لِحَالِ الْإِسْنَادِ

79- أخرجه أحمد (210/6) وأبو داود (94/1): كتاب الطهارة باب: الوضوء من القبلة حدیث (179) وابن ماجه (168/1): كتاب  
الطهارة وسننها باب: الوضوء من القبلة حدیث (502) من طريق عروة بن الزبير عن عائشة به.

قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ جَدًّا وَقَالَ هُوَ شِبْهُ لَا شَيْءٍ

قول امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَهَذَا لَا يَصِحُّ أَيْضًا وَلَا نَعْرِفُ لِإِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَكَيْسَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ

﴿﴿﴾ عروہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لیا، پھر آپ نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: 'وہ آپ ہی ہوں گی' عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس قول کو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اور تابعین میں سے ایک سے زیادہ اہل علم سے نقل کیا گیا ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ اور اہل کوفہ بھی اس بات کے قائل ہیں ان حضرات کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ، امام اوزاعی رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں۔ ہمارے اصحاب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کو اس لئے ترک کیا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک یہ مستند طور پر ثابت نہیں ہے، کیونکہ اس کی سند ایسی نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابو بکر عطار بصری سے سنا ہے وہ علی بن مدینی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ مشتبہ ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کو اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: حبیب بن ابوثابت نے عروہ سے اس حدیث کا سماع نہیں کیا۔

ابراہیم تمیمی کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان کا بوسہ لیا تھا اور از سر نو وضو نہیں کیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت بھی مستند نہیں ہے، کیونکہ ہم ابراہیم تمیمی کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کے بارے میں نہیں جانتے۔

اس باب میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی بھی "مستند" روایت منقول نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْقِيءِ وَالرُّعَافِ

باب 64: قے کرنے یا نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے وضو کرنا

80 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَهُوَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا وَقَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثُوبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَالَ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَابْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَصْحَبُ مَذَاهِبِ فُقَهَاءِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَأَى غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِينَ الْوُضُوءَ مِنَ الْقِيءِ وَالرُّعَافِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْقِيءِ وَالرُّعَافِ وَضُوءٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ

حکم حدیث: وَقَدْ جَوَّدَ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ حُسَيْنِ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ

اسناد دیگر: وَرَوَى مَعْمَرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فَأَخْطَأَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَإِنَّمَا هُوَ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ

◀◀ معدان بن ابوطحہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو آپ نے ازسرنو وضو کیا (راوی کہتے ہیں) پھر میری ملاقات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دمشق کی جامع مسجد میں ہوئی میں نے ان سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے (یعنی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے) ٹھیک کہا ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسحاق بن منصور نے اس روایت کے راوی کا نام معدان بن طلحہ نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (درست نام) ابن ابی طلحہ ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تابعین نے قے کرنے یا نکسیر پھوٹنے کے بعد وضو کرنا لازم قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

80- اخرجه احمد (443/6) وابو داود (725/1): كتاب الصيام: باب الصائم يشعق عامدا، حديث (2381) والدارمي (14/2): كتاب الصيام، باب: التقبول للصائم، وابن خزيمة (224/3) حديث (1956). من طريق معدان بن ابى طلحة عن ابى الدرداء به.

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: قے کرنے یا نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حسین معلم نے اس روایت کو بہترین قرار دیا ہے۔

حسین کی روایت اس باب میں سب سے زیادہ مستند ہے۔

معلم نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے اس میں غلطی کی ہے۔

انہوں نے یہ کہا ہے: یہ یحییٰ بن ولید کے حوالے سے خالد بن معدان کے حوالے سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

انہوں نے اس سند میں اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ نہیں کیا اسے خالد بن معدان کے حوالے سے نقل کر دیا ہے جو معدان بن

ابوطالب کے صاحب زادے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ بِالنَّبِيدِ

### باب 65: نبید سے وضو کرنا

81 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي فِزَارَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي إِذَاوتِكَ فَقُلْتُ نَبِيدٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ

قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَأَمَّا رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَأَبُو زَيْدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا تُعْرَفُ لَهُ رِوَايَةٌ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ

مذہب فقہاء: وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ بِالنَّبِيدِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُتَوَضَّأُ بِالنَّبِيدِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ

وَقَالَ إِسْحَقُ إِنْ ابْتُلِيَ رَجُلٌ بِهَذَا فَتَوَضَّأَ بِالنَّبِيدِ وَتَيَمَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَوْلُ مَنْ يَقُولُ لَا يُتَوَضَّأُ بِالنَّبِيدِ أَقْرَبُ إِلَيَّ الْكِتَابِ وَأَشْبَهُ لِأَنَّ اللَّهَ

تَعَالَى قَالَ (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا)

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: تمہارے برتن میں کیا ہے؟

میں نے عرض کی: نبید ہے آپ نے فرمایا: کھجوروں کا (شیرہ) بہترین ہے اور اس کا پانی پاک ہے راوی بیان کرتے ہیں: نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کر لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو ابو زید کے حوالے سے حضرت عبداللہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا

81- أخرجه أحمد (458, 450, 402/1) وأبو داود (69/1): كتاب الطهارة باب: الوضوء بالنبيذ، حديث (84) وابن ماجه (135/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: الوضوء بالنبيذ، حديث (384) من طريق أبي زيد عن عبد الله بن مسعود به.

گیا ہے۔

ابوزید نامی راوی علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک مجہول ہیں اس روایت کے علاوہ ان کی کسی اور روایت کا پتہ نہیں ہے۔ بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: نبیذ سے وضو کیا جاسکتا ہے، ان میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔ بعض اہل علم یہ فرماتے ہیں: نبیذ سے وضو نہیں کیا جاسکتا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص ایسی صورتحال میں مبتلا ہو جائے تو میرے نزدیک پسندیدہ صورت یہ ہے: وہ نبیذ سے وضو کرے اور بغد میں تیمم بھی کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو حضرات اس بات کے قائل ہیں: نبیذ سے وضو کیا جاسکتا ہے، ان کا قول کتاب اللہ کے حکم سے زیادہ قریب اور زیادہ مشابہہ ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔  
”اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاکیزہ مٹی کے ذریعے تیمم کر لو“۔

### بَابُ فِي الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

#### باب 66: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

82 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا قَالَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ وَأُمِّ سَلَمَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهَذَا عِنْدَنَا عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرِ

بَعْضُهُمُ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا آپ نے پانی منگوا یا اور کلی کی آپ نے فرمایا:

اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اس بارے میں بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: دودھ پینے کے بعد کلی کرنی چاہئے۔ ہمارے نزدیک یہ حکم استحباب پر محمول ہوگا بعض اہل علم کے نزدیک دودھ پینے کے بعد کلی کرنا ضروری نہیں ہے۔

82- أخرجه البخاری (374/1): كتاب الوضوء، باب: هل يبيض من اللبن، حديث (211) ومسلم (281/2- نووی): كتاب الحيض، باب:

نسخ الوضوء ما مست النار، حديث (358/95) وابو داؤد (99/1): كتاب الطهارة، باب: في الوضوء من اللبن، حديث (196) وابن ماجه

(167/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: المضضة من شرب اللبن، حديث (498) والسنائي (109/1): كتاب الطهارة، باب: المضضة من

اللبن، حديث (187) وأخرجه احمد (329، 227، 223/1) وعبد بن حميد (217) حديث (649) وابن خزيمة (29/1): حديث (47)

من طريق عبيد الله بن ابن عباس به.

## بَابُ فِي كَرَاهَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ

باب 67: جب آدمی وضو کی حالت میں نہ ہو تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

83 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنِ الصَّحَّاحِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
مَنْ حَدِيثٍ: أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ

حُكْمٌ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَأَمَّا يُكْرَهُ هَذَا عِنْدَنَا إِذَا كَانَ عَلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ ذَلِكَ

حُكْمٌ حَدِيثٍ: وَهَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قَنْفِذٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ الْفُجَوَاءِ

وَجَابِرِ وَالْبُرَاءِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے

آپ نے اسے جواب نہیں دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک یہ اس وقت مکروہ ہے جب آدمی پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو، بعض علماء نے اس

کی یہی وضاحت کی ہے اس باب میں یہ ”احسن“ روایت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علقمہ بن

فجواء رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورِ الْكَلْبِ

باب 68: کتے کے جوٹھے کا حکم

84 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبُوبَ يُحَدِّثُ

83- أخرجه مسلم (295/2. النووي): كتاب الحمض، باب: العيم، حديث (370/ 115) وأبو داود (51/1): كتاب الطهارة، باب: إيراد  
السلام وهو يبول؟ حديث (16) وابن ماجه (127/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: الرجل يسلم عليه وهو يبول، حديث (353) والنسائي  
(36,35/2): كتاب الطهارة، باب: السلام على من يبول، حديث (37) وابن خزيمة (40/1) حديث (73) من طريق الصحاح بن عثمان بن  
نافع عن ابن عمر به.

84- أخرجه مسلم (185/2. النووي): كتاب الطهارة، باب: حكم ولوغ الكلب، حديث (279/91) وأبو داود (66/1): كتاب الطهارة، باب:  
الوضوء بسور الكلب، حديث (71) والنسائي (178, 177/1): كتاب الطهارة، باب: تعفير الأناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه، حديث (339)  
وابن خزيمة (51,50/1) حديث (95) من طريق محمد بن سيرين عن أبي هريرة به، وأخرجه احمد (265/2) والبيهقي (428/2)  
حديث (968) من طريق محمد بن سيرين عن أبي هريرة به.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
مَثْنٌ حَدِيثٌ: يُغَسَّلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَعَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَّ أَوْ أَخْرَاهُنَّ بِالْتَّرَابِ وَإِذَا وَلَعَتْ فِيهِ  
الْهَرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ  
هَذَا وَلَمْ يُذَكَّرْ فِيهِ إِذَا وَلَعَتْ فِيهِ الْهَرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً  
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات  
مرتبہ دھویا جائے گا۔ پہلی مرتبہ (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آخری مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے گا اور اگر بلی برتن میں  
منہ ڈال دے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے گا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ، امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اس حدیث کو دیگر حوالوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔

تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے ”جب بلی منہ ڈال دے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے“۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورِ الْهَرَّةِ

باب 69: بلی کے جوٹھے کا حکم

85 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كُبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ  
مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُونًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هَرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْفَى لَهَا  
الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كُبْشَةُ فَرَأَيْتِ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا بِنْتَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيَسْتَبْجَسُ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَائِفِ عَلَيْكُمْ أَوْ الطَّوَائِفَاتِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ

85- اخرجہ مالک فی الموطأ (23/1)، کتاب الطہارۃ، باب: الطہور للوضوء حدیث (13) واحد (309، 303/5) و ابو داؤد (67/1): کتاب  
الطہارۃ، باب: سؤر الہرۃ حدیث (75) وابن ماجہ (131/1): کتاب الطہارۃ و سننہا، باب: الوضوء بسؤر الہرۃ والرخصۃ فی ذلك حدیث  
(367) والنسائی (55/1): کتاب الطہارۃ، باب: سؤر الہرۃ حدیث (68) (178/1): کتاب الہیاء، باب: سؤر الہرۃ حدیث (340) والدارمی  
(188، 187/1): کتاب الصلاۃ والطہارۃ، باب: الہرۃ اذا ولعت فی الائناء و اخرجہ ابن خزیمہ (55/1) حدیث (104) من طریق کبشۃ بنت  
کعب بن مالک عن ابي قتادة الانصاري به.



عَنْ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ أَبِي قَتَادَةَ وَالصَّحِيحُ ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ

فِي الْبَابِ: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

مِنِ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْتَحَقَّ لَمْ يَرَوْا بِسُورِ الْهَرَّةِ بَأْسًا

حکم حدیث: وَهَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ جَوَّدَ مَالِكٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ اسْتِحْقَاقِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَلَمْ يَأْتِ بِهِ أَحَدٌ أُمَّمٍ مِنْ مَالِكٍ

﴿﴾ حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کی اہلیہ ہیں بیان کرتی ہیں: حضرت

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے ان کے وضو کے لئے پانی رکھا وہ بیان کرتی ہیں: ایک بلی آئی اور

اس پانی کو پینے لگی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف جھکا دیا یہاں تک کہ جب اس نے پانی پی لیا تو سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان

کرتی ہیں: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا کہ میں غور سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو فرمایا: اے میری بھتیجی! کیا تم

اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟ تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ناپاک نہیں ہوتی یہ

تمہارے گھر میں آنے والوں میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آنے والیوں میں شامل ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو امام مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس طور پر نقل کیا ہے: وہ خاتون حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ

تھیں لیکن درست یہ ہے: وہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کی اہلیہ تھیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہل علم اسی بات کے قائل ہیں ان میں امام شافعی رضی اللہ عنہ

امام احمد رضی اللہ عنہ، امام اسحاق رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ان کے نزدیک بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ سب سے زیادہ بہتر چیز ہے جو

اس باب میں نقل کی گئی ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو اسحاق بن عبد اللہ بن ابوظلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اور اس روایت کو امام احمد رضی اللہ عنہ

امام مالک رضی اللہ عنہ سے زیادہ مکمل طور پر اور کسی نے نقل نہیں کیا۔

## بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

### باب 70: موزوں پر مسح کرنا

86 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ

مَتَنُ حَدِيثٍ: بَنِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي

وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ هَذَا قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي كَانَ يُعْجِبُهُمْ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَحَدِيقَةَ وَالْمُعِيرَةَ وَبِلَالٍ وَسَعْدِ وَأَبِي أَيُّوبَ وَسَلْمَانَ وَبُرَيْدَةَ وَعَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ وَأَنَسِ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَعَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَأَسَامَةَ بْنَ شَرِيكٍ وَأَبِي أَمَامَةَ وَجَابِرَ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبْنِ عَبَادَةَ وَيُقَالُ ابْنُ عِمَارَةَ وَأَبِي بَنُ عِمَارَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ جَرِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ ہام بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا ان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ ایسا کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا: میں کیوں نہ کروں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان حضرات کو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بہت پسند تھی وجہ یہ ہے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا یہ امام ابراہیم نخعی کا قول ہے، یعنی لوگوں کو یہ بات پسند تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عبادہ رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ابن عمارہ رضی اللہ عنہ اور ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

87 وَيُرْوَى عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيَّ خُفَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ فِي

ذَلِكَ فَقَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيَّ خُفَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَقْبَلِ الْمَائِدَةَ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ فَقَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زَيْدِ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيرٍ

قَالَ وَرَوَى بَقِيَّةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ آدَهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيرٍ

قَوْلِ إِمَامِ تِرْمِذِي: وَهَذَا حَدِيثٌ مُفَسَّرٌ لِأَنَّ بَعْضَ مَنْ أَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَيْنِ تَأَوَّلَ أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ

86- أخرجه البخاري (589/1)؛ كتاب الصلاة؛ باب: الصلاة في الخفاف؛ حديث (387)؛ ومسلم (166/2، 167، 167)؛ نووي؛ كتاب الطهارة؛ باب: المسح على الخفين؛ حديث (272/72)؛ والنسائي (81/1)؛ كتاب الطهارة؛ باب: المسح على الخفين؛ حديث (118)؛ (74، 73/2)؛ كتاب القبله؛ باب: الصلاة في الخفين؛ حديث (774)؛ وأخرجه أحمد (364، 361، 358)؛ والبيهقي (349/2)؛ حديث (797)؛ وابن خزيمة (94/1)؛ حديث (186)؛ من طريق الأعمش عن إبراهيم عن همام بن الحارث عن جرير به.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَيْنِ كَانَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ وَذَكَرَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ (۱)

◆◆ شہر بن حوشب کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا، میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کر کے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورہ مائدہ نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے؟ یا بعد کی بات ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں سورہ مائدہ کا حکم نازل ہونے کے بعد اسلام لایا تھا (اس کا مطلب ہے بعد میں ہی دیکھا ہوگا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو بقیہ نے ابراہیم بن ادہم کے حوالے سے مقاتل بن حیان کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے، حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہ حدیث قرآن کی ”مفسر“ ہے۔ بعض حضرات نے موزوں پر مسح کا انکار کیا ہے وہ اس کی تاویل یہ کرتے ہیں: موزوں پر مسح کا حکم سورہ مائدہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے تھا جبکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں یہ بات بیان کر دی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تھا جب سورہ مائدہ نازل ہو چکی تھی۔

### بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ لِلْمَسَافِرِ وَالْمُقِيمِ

#### باب ۷۱: مسافر اور مقیم کا موزوں پر مسح کرنا

88 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ صَحَّحَ حَدِيثَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمَسْحِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بَنُ عَبْدِ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ حَكْمٍ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَجَرِيرٍ

◆◆ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: مسافر کے لئے (اس کی مدت) تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن ہے یحییٰ بن معین کے بارے میں منقول ہے، انہوں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مسح کے بارے میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(اس روایت کے راوی) ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔

(۱) - صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

8- أخرجه احمد (215, 213/5)؛ وابو داؤد (88, 87/1)؛ كتاب الطهارة باب: التوقيت في المسح؛ حديث (157)؛ والحميدي (207/1)؛ حديث (434) من طريق أبي عبد الله الجدلي عن خزيمه بن ثابت به.

ایک قول کے مطابق ان کا نام عبدالرحمن بن عبد ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

89 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ

صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ

بْنِ ثَابِتٍ وَلَا يَصِحُّ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ حَدِيثَ الْمَسْحِ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ كُنَّا فِي حُجْرَةِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ وَمَعَنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ فَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ

الْمُرَادِيُّ

مذہب فقہاء: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ قَالُوا يَمْسَحُ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمَسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ لَمْ يُوقِفُوا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ

بْنِ أَنَسٍ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَالتَّوَقُّيْتُ أَصَحَّ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ عَاصِمِ

﴿﴾ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے جب ہم سفر کی حالت

89- اخرجه احمد (241, 240, 239/4) وابن ماجه (82/1)، السقدمة، باب: فضل العلماء والحدث على طلب العلم، مكتصرا، والنسائي (83/1): كتاب الطهارة، باب: التوقفت في المسح على الخفين للمسافر، حديث (126)، وابن خزيمة (13/1)، حديث (17)، (99, 98/1)، حديث (196)، والبيهقي (389, 388/2)، حديث (881)، من طريق زر بن حبیش عن صفوان بن عسال به۔

میں ہوں، تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں، البتہ جنابت کی صورت میں اتارنے ہوں گے، لیکن پاخانہ، پیشاب یا سونے (کی وجہ سے نہیں اتاریں گے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ابو عبد اللہ جدلی کے حوالے سے، حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے، لیکن یہ روایت مستند نہیں ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نخعی نے ابو عبد اللہ جدلی سے (موزوں پر) مسح کی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

زائدہ، منصور کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت ابراہیم تیمی کے حجرے میں موجود تھے ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی موجود تھے ابراہیم تیمی نے عمرو بن میمون کے حوالے سے، ابو عبد اللہ جدلی کے حوالے سے، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موزوں پر مسح کرنے سے متعلق حدیث سنائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں ”احسن“ حضرت صفوان بن عسال کی حدیث ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے فقہاء جیسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ، اکثر اسی بات کے قائل ہیں، یہ حضرات فرماتے ہیں: مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک اور مسافر تین دن اور تین راتوں تک کے لئے مسح کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہل علم سے یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کوئی متعین موت مقرر نہیں کی۔ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وقت مقرر کرنا زیادہ بہتر ہے۔

اس بارے میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے عاصم کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّينِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلَهُ

### باب 72: موزوں پر مسح کرنا، اس کے بالائی حصے پر اور زیریں حصے پر

90 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ

حَيَّوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمَغِيرَةِ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ

90- أخرجه احمد (251/4) وابو داؤد (91,90/1): كتاب الطهارة باب: كيف المسح، حديث (165) وابن ماجه (182/1,183): كتاب الطهارة، وسنها، باب: مسح اعلى الخف واسفله، حديث (550) من طريق رجاء بن حيوه، عن وراذ، كاتب المغيرة بن شعبة عن المغيرة بن شعبة به.

**مذہب فقہاء:** قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّامِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاسْحَقُ وَهَذَا حَدِيثٌ مَعْلُومٌ لَمْ يُسَيِّدْهُ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ غَيْرَ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ

**قول امام بخاری:** قَالَ أَبُو عِيسَى: وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ لِأَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ رَوَى هَذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ كَاتِبِ الْمَغِيرَةِ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدْكَرْ فِيهِ الْمَغِيرَةَ

﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر والے حصے اور نیچے والے حصے پر مسح کیا تھا۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے فقہاء اسی بات کے قائل ہیں امام مالک رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ حدیث معلوم ہے۔ ولید بن مسلم کے علاوہ دوسرے کسی نے اسے ثور بن یزید سے نقل نہیں کیا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابو زرہ رضی اللہ عنہ اور امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا، تو ان دونوں نے یہ بتایا: یہ مستند نہیں ہے اس لئے کیونکہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے اسے ثور کے حوالے سے رجاء سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے مغیرہ کے کاتب کے حوالے سے یہ حدیث بتائی گئی ہے۔ تاہم انہوں نے اس روایت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے، کیونکہ انہوں نے اس روایت میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ ظَاهِرِهِمَا

**باب 73: موزوں پر مسح کرنے کا حکم، یعنی ان کے ظاہری حصے پر (مسح کرنا)**

**91 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الْمَغِيرَةِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمَغِيرَةِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمَغِيرَةِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا غَيْرَهُ

**مذہب فقہاء:** وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُشِيرُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ

﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے ظاہری حصوں پر مسح کرتے

ہوئے دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ کی حدیث ”حسن“ ہے۔

اس حدیث کو عبد الرحمن بن ابوالرناد نے اپنے والد کے حوالے سے، عمروہ کے حوالے سے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔ ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جو اس کو عمروہ کے حوالے سے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتا ہو جس میں موزوں کے ظاہری حصے پر مسح کرنے کا تذکرہ ہو۔

کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں: سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، عبد الرحمن بن ابی زناد کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِيِّ وَالنَّعْلَيْنِ

### باب 74: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا

92 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْبِ بْنِ

شُرْحِبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبِيِّ وَالنَّعْلَيْنِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ

وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبِيِّ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ نَعْلَيْنِ إِذَا كَانَا لِحَيْنَيْنِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى

اثر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدٍ التِّرْمِذِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِقَاتِلَ

السَّمْرَقَنْدِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي حَنِيْفَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جَوْرَبَانِ

فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ قَالَ فَعَلْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ أَكُنْ أَفْعَلُهُ مَسَحْتُ عَلَى الْجَوْرَبِيِّ وَهُمَا غَيْرُ مُنْعَلَيْنِ

﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، آپ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں: امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام

اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی موزوں پر مسح کرے گا، اگرچہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں،

جبکہ وہ موزے موٹے ہوں۔

92- أخرجه أبو داود (89/1): كتاب الطهارة، باب: المسح على الجوربين، حديث (159)، وابن ماجه (185/1): كتاب الطهارة وسننها، باب:

المسح على الجوربين والنعلين، حديث (559)، والنسائي (83/1): كتاب الطهارة، باب: المسح على الخفين في السفر، حديث (125 م)، وأخرجه

احمد (252/4)، وابن خزيمة (99/1)، حديث (198)، وعبد بن حميد (152)، حديث (398)، من طريق هزيل بن شرحبيل عن المغيرة بن

شعبة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے صالح بن محمد ترمذی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے ابو قتال کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ کا جس بیماری میں انتقال ہوا اس کے دوران میں ان کے پاس آیا انہوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا انہوں نے جراثیم پہنی ہوئی تھیں انہوں نے دونوں جرابوں پر مسح کر لیا اور پھر فرمایا: آج میں نے جو کچھ کیا ہے پہلے کبھی نہیں کیا میں نے آج موزوں پر مسح کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: وہ دونوں جراثیم چڑے کی نہیں تھیں (یا جوتوں کے بغیر تھیں)۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

### باب 75: جرابوں اور عمامہ پر مسح کرنا

93 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ

ابْنِ الْمُغِيرَةَ قَالَ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَعِمَامَتِهِ

اِخْتِلَافٍ رَوَيْتُ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْمَسْحَ

عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُهُمُ النَّاصِيَةَ

وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

الْقَطَّانِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَسَلْمَانَ وَثَوْبَانَ وَأَبِي أُمَامَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَدَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو

بَكْرٍ وَعَمْرٌو وَأَنَسٌ وَبِهِ يَقُولُ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

وَقَالَ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ لَا يَمْسَحُ عَلَى

الْعِمَامَةِ إِلَّا بِرَأْسِهِ مَعَ الْعِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَ عَلَى

الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهُ لِذَلِكَ

93- اخرجه احمد (255/4) ومسلم (175, 174/2). نووي: كتاب الطهارة باب: المسح على الناصية والعمامة حديث (274/83) وابوداؤد (86, 85/1). كتاب الطهارة باب: المسح على الخفين حديث (150) والنسائي (76/1). كتاب الطهارة باب: المسح على العمامة مع الناصية حديث (107) من طريق بكر بن عبد الله المزني عن الحسن بن علي بن المغيرة بن شعبة عن ابيه به.



﴿﴾ حسن بصریؒ مغیرہ بن شعبہؒ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا، آپ نے موزوں اور عمامے پر مسح کیا۔

بکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مغیرہؒ کے صاحب زادے سے یہ روایت سنی ہے۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: محمد بن بشار نے اس حدیث کو ایک اور جگہ ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں: آپ نے اپنی پیشانی اور عمامے پر مسح کیا تھا۔

یہ روایت کئی حوالوں سے حضرت مغیرہ بن شعبہؒ سے منقول ہے۔ بعض حضرات نے پیشانی اور عمامے کا ذکر کیا ہے اور بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔

میں نے امام احمد بن حسنؒ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنی آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمرو بن امیہؒ، حضرت سلمانؒ، حضرت ثوبانؒ، حضرت ابوامامہؒ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہؒ کی حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں: ان میں حضرت ابو بکرؒ، حضرت عمرؒ اور حضرت انسؒ شامل ہیں۔ امام اوزاعیؒ، احمدؒ اور امام اسحاقؒ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں: آدمی عمامے پر مسح کر سکتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں: عمامے پر مسح نہیں کیا جاسکتا، ماسوائے اس صورت کے کہ آدمی عمامے کے ساتھ سر پر بھی مسح کر لے۔ امام سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ اس بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: میں نے جارد بن معاذ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع بن جراح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جو شخص عمامے پر مسح کر لے، تو یہ بات اس کے لئے جائز ہوگی اثر (سے ثابت ہونے) کی وجہ سے۔

94 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْجَحْمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ (۱)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ کے حوالے سے حضرت بلالؒ کے حوالے سے منقول ہے: نبی

اکرم ﷺ نے دونوں موزوں اور چادر پر مسح کیا تھا۔

(۱) - اخرجہ احمد (14, 12/6)، ومسلم (175/2، نووی) کتاب الطہارۃ، باب: السع علی الناصیۃ والعمامة، حدیث (275/84)، وابن ماجہ (186/1): کتاب الطہارۃ وسننہا، باب: ما جاء فی السع علی العمامة، حدیث (561)، والنسائی (75/1): کتاب الطہارۃ، باب: السع علی العمامة، حدیث (104)، وابن خزيمة (92, 91/1)، حدیث (180)، من طریق کعب بن عجرة عن بلال به.

95 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ هُوَ الْقُرَشِيُّ

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ آخِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ

الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ أَمَسَّ الشَّعْرَ الْمَاءَ (۱)

﴿﴿ ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا

تو انہوں نے فرمایا: (اے میرے بھتیجے!) یہ سنت ہے راوی کہتے ہیں میں نے ان سے عمامے پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت

کیا تو انہوں نے فرمایا: تم بالوں پر پانی لگاؤ!

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب 76: غسل جنابت کا بیان

96 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَعَتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَكَفَّ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى

يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَقَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ أَوْ الْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ

وَأَسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَقَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ

رِجْلَيْهِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے

لئے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت کیا۔ آپ نے بائیں ہاتھ کے ذریعے برتن میں سے پانی دائیں ہاتھ پر انڈیلا دونوں ہاتھوں کو

دھویا پھر اپنے ہاتھ کو برتن کے اندر داخل کیا، پھر آپ نے اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا شاید زمین کے ذریعے ملا پھر

آپ نے کلی کی، پھر ناک میں پانی ڈالا، پھر چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر آپ نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا، پھر

(۱)۔ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

96- أخرجه البخاري (447/1): كتاب الغسل، باب: من افرغ بيديه على شامه في الغسل، و مسلم (233/2، نووي): كتاب الحيض، باب: صفة

غسل الجنابة، حديث (317/27) و ابو داود (114/1): كتاب الطهارة، باب: في الغسل من الجنابة، حديث (245) وابن ماجه (158/1):

كتاب الطهارة، و سننها، باب: التمديل بعد الوضوء و بعد الغسل، حديث (467) (190/1) كتاب الطهارة، و سننها، باب: ما جاء في الغسل من

الجنابة، حديث (573) والنسائي (138، 137/1): كتاب الطهارة، باب: غسل الرجلين في غير المكلان الذي يغتسل فيه، حديث (253) و

الدارمي (191/1): كتاب الصلاة و الطهارة، باب: في الغسل من الجنابة، و أخرجه احمد (336، 330، 329/6) و الحميدي (151/1)، حديث

(316) وابن خزيمة (120/1)، حديث (241) و عبد بن حميد (447)، حديث (1550) من طريق سلمة بن كهيل عن كريب عن ابن

عباس عن ميمونة به.

پورے جسم پر پانی بہایا، پھر آخر میں دونوں پاؤں دھولے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس باب میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن معتم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

**97 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ

**متن حدیث:** كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُشْرِبُ شَعْرَةَ الْمَاءِ ثُمَّ يَحْتَمِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ

حَثِيَّاتٍ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِنْ انْغَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَجْزَاءَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

◀◀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غسل جنابت کرنا ہوتا تو آپ سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر انہیں برتن میں داخل کرنے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوتے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر سر پر پانی ڈالتے پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

غسل جنابت میں اہل علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرے پھر اس کے بعد سر پر تین مرتبہ پانی بہائے پھر پورے جسم پر پانی بہائے پھر دونوں پاؤں دھولے۔

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: اگر جنبی شخص پانی جسم پر بہالے اور بعد میں وضو نہ کرے تو یہ بات اس کے لئے جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

97- اخرجہ مالک فی النوطا (44/1): کتاب الطہارۃ، باب: العمل فی غسل الجنابة، حدیث (67)، واحد (101،52/6)، والبخاری (429/1)، کتاب الغسل، باب: الوضوء قبل الغسل، حدیث (248)، ومسلم (232/2، نووی): کتاب الحيض، باب: صفة غسل الجنابة، حدیث (316/35)، وابو داؤد (113/1): کتاب الطہارۃ، باب: فی الغسل من الجنابة، حدیث (242)، والنسائی (134/1): کتاب الطہارۃ، باب: ذکر وضوء الجنب قبل الغسل، حدیث (247)، والدارمی (191/1): کتاب الصلاة والطہارۃ، باب: فی الغسل من الجنابة، واخرجہ الحنبدی (88/1) حدیث (163)، وابن خزيمة (121/1)، حدیث (242)، من طریق هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة بہ۔

## بَاب هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

## باب 77: کیا غسل کے وقت عورت اپنی مینڈیاں کھولے گی؟

98 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِيُغْسَلَ الْجَنَابَةَ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتِثِينَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِكَ الْمَاءَ فَتَطْهَرِينَ أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ تَنْقُضْ شَعْرَهَا أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهَا بَعْدَ أَنْ تُفِيضَ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا

◀◀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنے بالوں کی مینڈیاں باندھی ہوئی ہوتی ہیں کیا میں غسل جنابت کے لئے انہیں کھولوں گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں! تمہارے لئے اتنا کافی ہے: تم تین مرتبہ سر پر پانی بہاؤ پھر تم اپنے سارے جسم پر پانی بہاؤ گی تو تم پاک ہو جاؤ گی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم نے پاکیزگی حاصل کر لی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل کیا جاتا ہے جب خاتون غسل جنابت کرے گی تو وہ اپنے بال نہیں کھولے گی اس کے لئے یہ جائز ہے: وہ صرف اپنے سر پر پانی بہالے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

## باب 78: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے

99 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسِ

98- اخرجہ مسلم (246/2، نووی): کتاب الحيض، باب: حکم ضفائر المغسلة، حدیث (330/58) و ابو داؤد (115/1): کتاب الطہارۃ، باب: فی المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل؟، حدیث (251) وابن ماجہ (198/1): کتاب الطہارۃ وسننہا، باب: ماجاء فی غسل النساء من الجنابة، حدیث (603) والسالی (131/1): کتاب الطہارۃ، باب: ذکر ترک البراءة لقص صفر راسها عند اغتسالها من الجنابة، حدیث (241) والدارمی (263/1): کتاب الصلاة والطہارۃ، باب: اغتسال الحائض اذا وجب الغسل علیها قبل ان تحيض، و اخرجہ احمد (314، 289/6) والحمیدی (141، 140/1): حدیث (294) وابن خزيمة (122/1): حدیث (246) من طریق عبد اللہ بن رافع عن امر سلمة به. 99- اخرجہ ابو داؤد (115/1): کتاب الطہارۃ، باب: فی الغسل من الجنابة، حدیث (248) وابن ماجہ (196/1): کتاب الطہارۃ وسننہا، باب: تحت کل شعرة جنابة، حدیث (597) من طریق محمد بن سيرين عن ابی هريرة به.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِيهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ  
تَوْضِيحِ رَاوِي: وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَلِكَ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنَ الْأَيْمَةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ  
مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ وَيُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ وَيُقَالُ ابْنُ وَجِيهِ  
﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے تم بالوں کو دھولیا  
کر اور جسم کو کھال کو صاف کر لیا کرو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت حارث بن وجیہ کی حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔  
ان سے کئی آئمہ روایات نقل کی ہیں اس حدیث میں وہ منفرد ہیں اسے انہوں نے مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔  
ایک قول کے مطابق ان کا نام حارث بن وجیہ ہے اور ایک قول کے مطابق ابن وجیہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب 79: غسل کے بعد وضو کرنا

100 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالتَّابِعِينَ أَنْ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام اور تابعین میں سے کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ غسل کے

بعد وضو نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

باب 80: جب ختنے (شرمگاہیں) مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے

101 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ

100- أخرجه احمد (6/68, 119, 154, 192, 253, 258) و ابو داؤد (1/115): كتاب الطهارة: باب في الوضوء بعد الغسل، حدیث  
(250) وابن ماجه (1/191): كتاب الطهارة، وسننها: باب في الوضوء بعد الغسل، حدیث (579) والنسائي (1/137): كتاب الطهارة: باب  
ترك الوضوء من بعد الغسل، حدیث (252) (209/1): كتاب الغسل والتيمم: باب ترك الوضوء بعد الغسل، حدیث (430) من طريق ابی  
اسحاق عن الاسود عن عائشة به.

الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا .

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ختنے، ختنوں سے مل جائیں (یعنی شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے) تو غسل

واجب ہو جاتا ہے۔

میں نے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا، تو ہم دونوں نے غسل کیا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

سے احادیث منقول ہیں۔

102 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَسْبُوبِ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَالْفُقَهَاءُ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ

قَالُوا إِذَا تَقَى الْخِتَانَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب ختنے، ختنے سے (شرمگاہ، شرمگاہ

سے) مل جائے، تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دوسری صورت میں

بھی منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ”جب ختنے، ختنے سے مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر اس بات کے قائل ہیں ان میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت

علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔ ان کے علاوہ تابعین اور ان کے بعد والے فقہاء بھی اس بات کے قائل ہیں جیسے سفیان

ثوری رضی اللہ عنہ، شافعی رضی اللہ عنہ، احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے، تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

101- اخرجہ احمد (161/6)، وابن ماجہ (199/1): کتاب الطہارۃ وستنہا، باب: ماجاء فی وجوب الغسل اذا التقى الختانان، حدیث (608)

من طریق عبد الرحمن بن القاسم بن محمد عن ابیہ عن عائشۃ بہ۔

102- اخرجہ احمد (135, 112, 97, 47/6) من طریق علی بن زید بن جدعان عن سعید بن المسیب عن عائشۃ بہ۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

## باب 81: منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

103 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نَهَى عَنْهَا

إِسْنَادٌ وَبِغَيْرِهِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

مِثْلَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَأَنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نَسِخَ بَعْدَ ذَلِكَ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّهُ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلَا

﴿﴾ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: منی کے خروج کے نتیجے میں غسل لازم ہونے کا حکم اسلام کے آغاز میں رخصت کے طور پر تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

منی کے خروج کے نتیجے میں غسل لازم ہونے کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر اسے منسوخ قرار دے دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے اسی کی مانند منقول ہے، جن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

شامل ہیں۔

اکثر اہل علم کے مطابق اس پر عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرد بیوی کے ساتھ صحبت کرے تو ان دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ ان دونوں کو انزال نہ ہو۔

104 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ عَنْ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَثَارِ صَحَابِهِ: قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْإِحْتِلَامِ (۱)

103- أخرجه أحمد (5/116، 115) وأبو داود (1/105): كتاب الطهارة: باب في الاكسال، حديث (215)، وابن ماجه (1/200): كتاب

الطهارة وسننها: باب ما جاء في وجوب الغسل اذا العقى الجعنان، حديث (609)، والدارمي (1/194): كتاب الصلاة والطهارة: باب الماء من الماء، وابن خزيمة (1/112): حديث (225)، من لريق سهل بن سعد عن ابى بن كعب به.

(۱)- صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفًا يَقُولُ لَمْ نَجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عِنْدَ شَرِيكَ تَوْضِيحِ رَاوِي: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَأَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَيُرْوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرُضِيًّا

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: احتلام میں منی کے خروج کی وجہ سے غسل لازم ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہم نے اس حدیث کو صرف شریک کے پاس پایا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو جحاف نامی راوی کا نام داؤد بن ابو عوف ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: ابو جحاف نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ پسندیدہ آدمی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت

طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ ”پانی سے پانی لازم ہو جاتا ہے“۔ (یعنی خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيهِمْ يَسْتَقِظُ فَيُرَى بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

باب 82: جو شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد تری دیکھ لیکر اسے احتلام یاد نہ رہے

105 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ هُوَ الْعُمَرِيُّ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَأَمَّا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

حَدِيثَ عَائِشَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

تَوْضِيحِ رَاوِي: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ضَعْفَهُ يَحْسَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ فِي الْحَدِيثِ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ إِذْ

105- اخرجہ احمد (256/6) و ابو داؤد (111/1): کتاب الطہارۃ باب: فی الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاماً حدیث (236) وابن ماجہ (200/1): کتاب الطہارۃ و سننہا باب: من احتلم ولم یر ببللاً حدیث (612) والدارمی (195/1, 196): کتاب الصلاة والطہارۃ باب: مر یرى بللاً ولم یذکر احتلاماً من طریق عبد اللہ بن عمر العمری عن عبید اللہ بن عمر عن القاسم عن عائشة بہ



سَيَقُطُّ الرَّجُلُ قَرَأَى بِلَّةً أَنَّهُ يَغْتَسِلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ إِذَا كَانَتْ الْبِلَّةُ بِلَّةً نُظْفَةً وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَقَ وَإِذَا رَأَى احْتِلَامًا وَلَمْ يَرِ بِلَّةً فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو تری پاتا ہے، لیکن اسے احتلام یاد نہیں رہتا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ غسل کرے گا آپ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو یہ سمجھتا ہے: اسے احتلام ہوا ہے حالانکہ اسے تری نظر نہیں آتی؟ آپ نے فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر کوئی عورت اس طرح دیکھ لے تو کیا اس پر بھی غسل لازم ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں کیونکہ خواتین مردوں (کی طرح) ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر نامی راوی نے عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جسے تری نظر آتی ہے، لیکن اسے احتلام یاد نہیں ہوتا۔ عبد اللہ بن عمر نامی راوی کو یحییٰ بن سعید نے اس کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی شخص بیدار ہو اور وہ تری دیکھے تو اسے غسل کرنا چاہئے۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور امام احمد رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں، تابعین میں سے بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: اس شخص پر غسل اس وقت واجب ہوگا جب وہ تری منی کی تری ہو۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں جب کوئی شخص احتلام دیکھتا ہے، لیکن اسے تری نظر نہیں آتی تو اس پر غسل لازم نہیں ہوتا، عام اہل علم کی یہی رائے ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَدْيِ

#### باب 83: منی اور مدی کا بیان

106 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متن حدیث: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَدْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَدْيِ الْوُضُوءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ

في الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

106- أخرجه احمد (109, 87/1) وابن ماجه (168/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: الوضوء من المذي، حديث (504) من طريق

عبد الرحمن بن ابي ليلي عن علي به.

آثار صحابہ: وَقَدْ رَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ مِنَ الْمَذْيِ  
الْوَضُوءِ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ  
وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے مذی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

مذی (خارج ہونے) پر صرف وضو کرنا لازم ہوگا اور منی (خارج ہونے) پر غسل لازم ہوگا۔

اس باب میں حضرت مقداد بن اسود اور حضرت ابی بن کعب سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے دیگر حوالوں سے یہ منقول ہے مذی کے نکلنے سے وضو لازم  
ہوتا ہے اور منی کے نکلنے سے غسل لازم ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب، تابعین اور بعد میں آنے والے اہل علم اس بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب 84: منی کا کپڑے پر لگ جانا

107 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ أَكْثَرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوَضُوءُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَضَعَهُ بِهْ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْهُ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ فِي الْمَذْيِ مِثْلَ هَذَا

مذہب فقہاء: وَقَدْ اختلفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُجْزِي إِلَّا الْغُسْلُ وَهُوَ  
قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَقِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْزِيهِ النَّضْحُ وَقَالَ أَحْمَدُ أَرْجُو أَنْ يُجْزِيَهُ النَّضْحُ بِالمَاءِ

﴿﴾ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے منی کی وجہ سے بڑی پریشانی اٹھانی پڑتی تھی اور اکثر اس کی وجہ

107- اخرجہ احمد (485/3) و ابو داؤد (104/1). کتاب الطہارۃ: باب: فی الذی: حدیث (210) وابن ماجہ (169/1). کتاب الطہارۃ ورسنہا: باب: الوضوء من الذی: حدیث (506) والدارمی (184/1). کتاب الصلاة والطہارۃ: باب: فی الذی: و اخرجہ عبد بن حمید (171) حدیث (468) وابن خلیفہ (147/1) حدیث (291) من طریق سعید بن عبید بن السباق عن ابیہ عن سہل بن حنیف بہ.

سے غسل کرنا پڑتا تھا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، آپ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا: اس صورت میں تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر میرے کپڑوں پر لگ جائے تو میں کیا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی ہے: تم اپنی ہتھیلی میں پانی لے کر اپنے کپڑوں پر چھڑک لو اس جگہ پر جہاں تمہیں وہ لگی محسوس ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے، ہم اسے صرف محمد بن اسحاق نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جنہوں نے مذی کے بارے میں نقل کیا ہے۔

کپڑوں پر لگی ہوئی مذی کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے: اسے دھونا ضروری ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: پانی چھڑک لینا کافی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے: پانی چھڑک لینا کافی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثُّوبَ

### باب 85: منی کپڑوں پر لگ جانا

108 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ

متن حدیث: ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَأَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيَا أَنْ يُرْسَلَ بِهَا وَبِهَا أَثَرُ الْإِحْتِلَامِ فَعَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا ثُوبَنَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرُكَهُ بِأَصَابِعِهِ وَرَبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثُوبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالُوا فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثُّوبَ يُجْزِيهِ الْفَرْكُ وَإِنْ لَمْ يُغْسَلْ وَهَكَذَا

اسناد دیگر: رَوَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْأَعْمَشِ وَرَوَى أَبُو مَعْشَرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدِيثُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ

◀▶ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک مہمان ٹھہرا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے زرد رنگ کی ایک چادر بھجوائی وہ سو گیا اسے احتلام ہو گیا اسے اس بات پر شرم آئی کہ وہ اس چادر کو واپس بھیج دے جبکہ اس پر احتلام کا نشان موجود

108- اخرجه مسلم (199/2، نووی)، کتاب الطہارۃ، باب: حکم المنی، حدیث (288/105) واہو داؤد (155، 154/1)، کتاب الطہارۃ، باب: المنی یصیب الثوب، حدیث (371) واہن ماجہ (179/1)، کتاب الطہارۃ وسنہا، باب: فی فوک المنی من الثوب، حدیث (538) والنسائی (156/1)، کتاب الطہارۃ، باب: فوک المنی من الثوب، حدیث (297) واخرجه احمد (263، 193، 135، 43/6) والخبیدی (97/1) حدیث (186) واہن خزیمہ (147، 146، 145/1) حدیث (288) من طریق ابراہیم عن ہمام بن الحارث عن عائشہ بہ.

تھا اس نے اسے پانی سے دھولیا، پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھجوایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ہمارے چادر کو کیوں خراب کیا اس کے لئے یہ کافی تھا: وہ اپنی انگلیوں کے ذریعے اسے کھرچ دیتا۔ میں نے کئی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلیوں کے ذریعے اسے کھرچا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور بعد میں آنے والے فقہاء میں سے بعض اس بات کے قائل ہیں جن میں سے امام شافعی رحمہ اللہ، سفیان ثوری رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ شامل ہیں: یہ حضرات کپڑوں پر لگی ہوئی منی کے بارے میں فرماتے ہیں: کھرچ دینا کافی ہے اگرچہ اسے نہ دھویا جائے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی طرح یہ روایت منصور کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے، ہام بن حارث کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے جیسا کہ اعمش نے اسے نقل کیا ہے۔ ابو معشر اس حدیث کو روایت کرتے ہیں ابراہیم کے حوالے سے، اسود کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، تاہم اعمش کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

### بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

#### باب 86: کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھونا

109 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَوْلِ إِمَامِ تَرْمِذِي: وَحَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ

بِمُخَالِفٍ لِحَدِيثِ الْفَرَكِ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ الْفَرَكُ يُجْزَى فَقَدْ يُسْتَعَبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ لَا يُرْبَى عَلَى ثَوْبِهِ أَثَرُهُ

آثَارِ صِحَابِهِ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَنِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ فَايْمُطُهُ عَنْكَ وَلَوْ بِأَذْخِرَةٍ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

109- أخرجه البخاري (397/1): كتاب الوضوء، باب: غسل المنى وفركه، و غسل ما يصب من المرأة، حديث (229) ومسلم (200/2، نووی)، كتاب الطهارة، باب: حكم المنى، حديث (289/108)، وابو داود (155/1): كتاب الطهارة، باب: المنى يصب الثوب، حديث (373) وابن ماجه (178/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: المنى يصب الثوب، حديث (536) والسالي (156/1): كتاب الطهارة، باب: غسل المنى من الثوب، حديث (295)، وأخرجه احمد (235، 142، 47/6)، وابن خزيمة (145/1)، حديث (287) من طريق عمرو بن ميمون عن سليمان بن يسار عن عائشة به.

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے کپڑوں سے منی دھونے کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کھرپنے والی روایت سے مخالف نہیں ہے، کیونکہ اگرچہ کھرج دینا جائز ہے، لیکن آدم کے لئے مستحب یہی ہے: اس کے کپڑے پر اس کا نشان نظر نہ آئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: منی بلغم کی طرح ہے تم اسے صاف کر دو خواہ گھاس کے ذریعے کر دو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

باب 87: جنبی شخص کا غسل سے پہلے سو جانا

110 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ

عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَاءً

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ نَحْوَهُ

مذہب فقہاء: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَغَيْرِهِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ

قَبْلَ أَنْ يَنَامَ

وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي اسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ

وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَيُرْوَى أَنَّ هَذَا غَلَطٌ مِنْ أَبِي اسْحَقَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں سو جایا کرتے تھے، آپ پانی استعمال

نہیں کرتے تھے (یعنی غسل نہیں کرتے تھے)

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعید بن مسیب اور دیگر حضرات کی یہی رائے ہے۔

کئی راویوں نے اسود کے حوالے سے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی

ہے: آپ سونے سے پہلے وضو کر لیتے تھے۔

ابو اسحق نے اسود کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے یہ اس سے زیادہ مستند ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ابو اسحق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ اور دیگر اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ان

110- اخرجہ احمد (43/6, 106, 109, 146, 171) و ابوداؤد (108/1): کتاب الطہارۃ، باب: فی الجنب یؤخر الغسل، حدیث (228)

وابن ماجہ (192/1): کتاب الطہارۃ و سنہا، باب: فی الجنب ینام کھینتہ لایس ماء، حدیث (581) من طریق ابی اسحاق عن الاسود عن

عائشہ بہ

حضرات کے نزدیک اس روایت میں غلطی ابواسحق کی طرف سے ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

باب 88: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کر لے

111 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عُمَرَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ  
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ أَنْ يَنَامَ تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے آپ نے فرمایا: ہاں جب وہ وضو کر لے۔

اس باب میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”احسن“ اور ”اصح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے اکثر حضرات اس بات کے قائل ہیں: سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب جنبی شخص سونے کا ارادہ کرے تو اسے سونے سے پہلے وضو کر لینا چاہئے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُصَافِحَةِ الْجُنُبِ

باب 89: جنبی شخص سے مصافحہ کرنا

112 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ

111- اخرجه احمد (1/16, 17, 24, 35, 38, 44) ومسلم (2/220. نووی) كتاب الحمض: باب: جواز نوم الجنب: حدیث (23/306) واخرجه ابن خزيمة (1/106) حدیث (211) من طريق عبيدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر به.

112- اخرجه البخاری (1/464): كتاب الغسل: باب: عرق الجنب: وان المسلم لا ينجس: حدیث (283) ومسلم (2/301. نووی): كتاب الحمض: باب: الدليل على ان المسلم لا ينجس: حدیث (371) واو داود (1/109): كتاب الطهارة: باب في الجنب يصاب: حدیث (231) وابن ماجه (1/178) كتاب الطهارة وسننها: باب: مصافحة الجنب: حدیث (534) والنسائي (1/145): كتاب الطهارة: باب: ماسة الجنب ومجالسة: حدیث (269) واخرجه احمد (2/235, 382) من طريق بكر بن عبدالله عن ابي رافع عن ابي هريرة به.

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَأَبْجَسْتُ أَيَّ فَاغْتَسَلْتُ فَأَغْتَسَلْتُ  
ثُمَّ جُنْتُ فَقَالَ آيُنَ كُنْتُ أَوْ آيُنَ ذَهَبْتُ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى قَوْلِهِ فَاغْتَسَلْتُ يَعْنِي تَنَحَّيْتُ عَنْهُ

مذہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ وَلَمْ يَرَوْا بِعَرَقِ الْجُنُبِ

وَالْحَائِضِ بَأْسًا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی وقت جنابت کی حالت میں تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے کھسک گیا پھر جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم کہاں تھے؟ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ فَاغْتَسَلْتُ کا مطلب ہے؟ میں ان کے پاس سے ہٹ گیا۔

کئی اہل علم نے جنسی شخص سے مصافحہ کرنے کی اجازت دی ہے ان کے نزدیک جنبی یا حیض والی عورت کے پسینے میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرَأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

باب 90: جو عورت خواب میں مرد کی طرح خواب دیکھے (یعنی اسے احتلام ہو جائے)

113 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ

أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متن حدیث: جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

113- أخرجه البخاری (462/1): كتاب الغسل: باب: إذا احتلمت المرأة: حديث (282) ومسلم (225/2، نووی): كتاب الحيض: باب: وجوب الغسل على المرأة: حديث (313/32): وأخرجه مالك في الموطأ (51/1): كتاب الطهارة: باب: غسل المرأة إذا رأت في المنام مثل ما يرى

الرجل: حديث (85) وابن ماجه (197/1): كتاب الطهارة: وسننها: باب: في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل: حديث (600) النسائي (114/1): كتاب الطهارة: باب: غسل المرأة في منامها ما يرى الرجل: حديث (197) وأخرجه احمد (302، 292/6) والبيهقي (143/1)

حديث (298) من طريق عروة عن زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة به.

لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَعْنِي غُسْلًا إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتْ الْمَاءَ فَلْتَفْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحَّتِ النِّسَاءُ يَا أُمَّ سَلِيمٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَانزَلَتْ أَنَّ عَلَيْهَا الْغُسْلَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ وَخَوْلَةَ وَعَائِشَةَ وَأَسِّ

﴿﴿﴾ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا، کیا عورت پر لازم ہوگا؟ یعنی غسل، جب وہ خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتے ہیں (یعنی اسے احتلام ہو جائے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں جب وہ پانی (یعنی منی) کپڑے پر لگی ہوئی دیکھے (تو اسے غسل کر لینا چاہئے)۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت سے کہا: اے ام سلیم! تم نے عورتوں کو شرمندہ کر دیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عام فقہاء کی یہی رائے ہے: اگر کوئی عورت خواب میں اسی طرح دیکھ لے جیسے مرد دیکھتا ہے (یعنی اسے احتلام ہو جائے) اور اسے انزال ہو تو اس پر غسل کرنا لازم ہوگا۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِي بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب 91: مرد کا غسل کرنے کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا

114 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَبِّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَانِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ

اغْتَسِلَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بِأَسَّ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ وَالتَّابِعِينَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا اغْتَسَلَ فَلَا بِأَسَّ بِأَنَّ يَسْتَدْفِي بِأَمْرَائِهِ وَيَنَامُ مَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَفْتَسِلَ الْمَرْأَةُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ

114 - اخرجہ ابن ماجہ (1/192): کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: فی الجنب ینام کھمتہ لایس ماء' حدیث (581) من طریق الشعبي عن مسروق عن عائشة به.



وَاسْحَقْ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم ﷺ غسل کرنے کے بعد تشریف لاتے اور میرے جسم سے گرمی حاصل کرنا چاہتے تھے، تو میں آپ کو اپنے ساتھ چٹائی تھی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ یہ اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی شخص غسل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے: وہ اپنی بیوی کو اپنے جسم کے ساتھ چٹالے اور اس کے ساتھ سوئے، یعنی عورت کے غسل کرنے سے پہلے۔ امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، شافعی رضی اللہ عنہ، احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيْمِ لِلْجُنْبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

باب 92: جنبی شخص کو جب پانی نہ ملے تو وہ تیمم کرے

115 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ حَدِيثٌ: إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهَّرُ الْمُسْلِمَ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمْسَهُ  
بَشْرَتَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَلَمْ  
يُسَمِّهِ

حکم حدیث: قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْجُنْبَ وَالْحَائِضَ إِذَا لَمْ يَجِدَا الْمَاءَ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا وَيُرْوَى عَنْ  
ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى التَّيْمَ لِلْجُنْبِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْهُ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ يَتَيَمَّمُ إِذَا لَمْ  
يَجِدِ الْمَاءَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

﴿﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے اگر اسے پانی دس سال تک نہیں ملتا، لیکن اگر وہ پانی پالے تو اسے پورے جسم پر بہالینا چاہئے، کیونکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔

115- اخرجه احد (180, 155/5)، وابو داؤد (144, 143/1) كتاب الطهارة: باب: الجنب يتيمم، حديث (332)، والنسائي (171/1):  
كتاب الطهارة: باب: العلوات يتيمم واحد، حديث (322) واخرجه ابن خزيمة (32/4)، حديث (2292)، من طريق ابي قلابة عن عمرو بن  
بجدان عن ابي ذر به.

محمود نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پاک منی مسلمان کے وضو کا ذریعہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو ریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی اہل علم نے خالد حداد کے حوالے سے ابو قلابہ کے حوالے سے، حضرت عمرو بن بجدان کے حوالے سے، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایوب نے ابو قلابہ کے حوالے سے، بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے، تاہم اس شخص کا نام نقل نہیں کیا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عام فقہاء کی یہی رائے ہے: جنبی شخص اور حائضہ عورت کو اگر پانی نہیں ملتا تو وہ تیمم کرنے کے بعد نماز ادا کر لیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ جنبی شخص کے لئے تیمم کو درست نہیں سمجھتے، خواہ اس شخص کو پانی نہ ملے۔

انہی کے بارے میں یہ روایت بھی منقول ہے: انہوں نے اس قول سے رجوع کر لیا تھا، وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص پانی نہیں پاتا تو تیمم کر لے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

### باب 93: مستحاضہ عورت کا بیان

116 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ

متن حدیث: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادِعُ الصَّلَاةِ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْسَلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِّي

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ تَوْضِيئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

116- اخرجہ مالک فی الموطأ (61/1)، کتاب الطہارۃ: باب: المستحاضۃ حدیث (104)، واحد (194/6)، واخرجہ البخاری (487/1)، کتاب الحيض: باب: الاستحاضۃ حدیث (306)، واخرجہ مسلم (252/2، نووی)، کتاب الحيض: باب: المستحاضۃ وغسلها وصلاتها حدیث (333/62)، وابو داؤد (124/1)، کتاب الطہارۃ: باب: من روى ان الحيضة اذا ادبرت لاتدع الصلاة حدیث (282) وابن ماجه (203/1)، کتاب الطہارۃ وسننها: باب: ما جاء في المستحاضۃ التي قد عدت ايام اقرالها قبل ان يستمر بها الدم حدیث (621)، واخرجہ النسائي (123/1)، کتاب الطہارۃ: باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضۃ حدیث (215) والحيثی (99/1)، حدیث (193)، من طريق هشام بن عروة عن عروة عن عائشة به.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء، وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ  
وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ إِذَا جَاوَزَتْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا اغْتَسَلَتْ  
وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ ہو جاتی ہے اور میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ (کسی دوسری) رگ کا خون ہے، یہ حیض نہیں ہے، جب حیض آجائے، تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو، جب وہ ختم ہو جائے، تو تم خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دو۔

ابو معاویہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہر نماز کے لئے وضو کرو یہاں تک کہ وہ وقت آجائے۔

اس بارے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں، سفیان ثوری رحمہ اللہ، مالک، ابن مبارک رحمہ اللہ اور شافعی نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے: استحاضہ والی عورت کا حیض گزر جائے، تو وہ غسل کرنے کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کرے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

باب 94: مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے گی

117 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْطَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِثْنِ حَدِيثٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ  
وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ قَدْ تَفَرَّدَ بِهِ شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْطَانِ

قول امام بخاری: قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جَدُّ

عَدِيِّ مَا اسْمُهُ فَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ اسْمَهُ وَذَكَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّ اسْمَهُ دِينَارٌ فَلَمْ يَعْبَأْ بِهِ

117- اخرجہ ابو داؤد (131/1): کتاب الطہارۃ: باب: من قال: تغتسل من طهر الی طهر' حدیث (297) وابن ماجہ (204/1): کتاب

الطہارۃ و سنہا: باب ماجاء فی المستحاضۃ الی قد عدت ایام اقراہا قبل ان یستبرأ بہا البدر' حدیث (625) والدارمی (202/1): کتاب الصلاۃ

والطہارۃ: باب: فی غسل المستحاضۃ' من طریق ابی یقظان عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ بہ۔

مذہب فقہاء: وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِنْ اغْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ هُوَ أَحْوَضُ لَهَا وَإِنْ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ أَجْزَأَهَا وَإِنْ جَمَعَتْ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَغُسَلٍ وَاحِدٍ أَجْزَأَهَا

◄◄ عدی بن ثابت اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے مستحاضہ عورت کے بارے میں فرمایا ہے وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام جن میں پہلے اسے حیض آیا کرتا تھا، اس کے دوران نماز چھوڑ دے گی، پھر غسل کرے گی اور ہر نماز کے لئے وضو کرے گی وہ روزہ بھی رکھے گی اور نماز بھی ادا کرے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شریک نے ابوالیقظان نامی راوی کے حوالے سے منفرد طور پر اسے نقل کیا ہے۔)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: میں نے کہا: عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ علی کے دادا کا نام کیا تھا؟ تو امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے دادا کا نام پتہ نہیں تھا، میں نے امام بخاری کو نام بتایا: یحییٰ بن معین نے فرمایا ہے: ان کا نام دینار تھا، تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو قابل اعتماد نہیں سمجھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ مستحاضہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے، تو یہ اس کے لئے زیادہ مناسب ہے، لیکن اگر وہ ہر نماز کے لئے صرف وضو کر لیتی ہے، تو یہ بھی اس کے لئے جائز ہے۔  
اگر وہ ایک وضو کرے، دو نمازیں اکٹھی ادا کر لے، تو یہ بھی اس کے لئے جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ  
باب 95: مستحاضہ عورت ایک غسل کے بعد دو نمازیں اکٹھی پڑھ لے گی

118 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَعْفَرِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عَقِيلٍ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَعْفَرِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عَقِيلٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتِيهِ وَأَخْبِرُهُ فَأَمَرَنِي فِيهَا قَدْ مَنَعْتَنِي الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ قَالَ أَمَعْتُ لَكَ الْكُرْسُفُ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ الدَّمُ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَتَلَجَمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي نَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَنْجُ نَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأْمُرُكَ بِأَمْرَيْنِ أَيُّهُمَا صَنَعْتَ أَجْزَأَ عَنكَ فَإِنْ قَوَيْتَ عَلَيْهِمَا فَانْتِ اعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكُضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحْيِضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّكَ قَدْ طَهَّرْتِ وَاسْتَنْقَبْتِ

118- أخرجه أحمد (439, 381/6) والبخاری في الأدب المفرد (237) حديث (806) وأبو داود (127/1): كتاب الطهارة باب: من قال: إذا قبلت الحيضة تدع الصلاة حديث (287) وابن ماجه (205/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ما جاء في البكر إذا ابتدأت مستحاضة أو كان لها أيام حيض فنسيتها حديث (627) من طريق إبراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران بن طلحة عن أمه حمنة بنت جعفر بن جعفر بن عاقيل.

فَصَلِّيْ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُومِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْكَ وَكَذٰلِكَ فَاَفْعَلِيْ  
كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرُنَّ لِمَيَقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطَهْرِهِنَّ فَاِنَّ قَوِيَّتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيِ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيِ  
العَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ حِيْنَ تَطْهَرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ  
تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاةِيْنَ فَاَفْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ وَكَذٰلِكَ فَاَفْعَلِيْ وَصُومِيْ اِنْ قَوِيَّتِ  
عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْجَبُ الْاَمْرِيْنَ اِلَيَّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَاهُ عَبِيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرِّقِّيُّ وَاِبْنُ جُرَيْجٍ وَشَرِيْكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ  
اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْنَةَ اِلَّا اَنَّ اِبْنَ جُرَيْجٍ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ وَالصَّحِيْحُ  
عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ

قول امام بخاری: قَالَ وَسَالَتْ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهٰكذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذہب فقہاء: وَقَالَ اَحْمَدُ وَاسْحَقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِذَا كَانَتْ تُعْرِفُ حَيْضَهَا بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَاَدْبَارِهِ  
وَاقْبَالِهِ اَنْ يَكُوْنَ اَسْوَدَ وَاَدْبَارُهُ اَنْ يَتَّغَيَّرَ اِلَى الصُّفْرِ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حَبِيْشٍ وَاِنْ  
كَانَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا اَيَّامٌ مَّعْرُوْفَةٌ قَبْلَ اَنْ تُسْتَحَاضَ فَاِنَّهَا تَدْعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ  
صَلَاةٍ وَتُصَلِّيْ وَاِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا اَيَّامٌ مَّعْرُوْفَةٌ وَلَمْ تُعْرِفِ الْحَيْضَ بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَاَدْبَارِهِ فَالْحُكْمُ  
لَهَا عَلٰى حَدِيْثِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَذٰلِكَ قَالَ أَبُو عَبِيْدٍ

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْمُسْتَحَاضَةُ اِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فِي اَوَّلِ مَا رَأَتْ فَدَامَتْ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَدْعُ الصَّلٰوةَ مَا  
بَيْنَهَا وَبَيْنَ خَمْسَةِ عَشْرٍ يَوْمًا فَاِذَا طَهَّرَتْ فِي خَمْسَةِ عَشْرٍ يَوْمًا اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا اَيَّامٌ حَيْضٍ فَاِذَا رَأَتْ الدَّمَ  
اَكْثَرَ مِنْ خَمْسَةِ عَشْرٍ يَوْمًا فَاِنَّهَا تَقْضِيْ صَلَاةَ اَرْبَعَةِ عَشْرٍ يَوْمًا ثُمَّ تَدْعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْلَ مَا تَحِيضُ  
النِّسَاءُ وَهُوَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

قال أبو عيسى: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي اَقْلِ الْحَيْضِ وَاكْثَرِهِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَقْلُ الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ  
وَاَكْثَرُهُ عَشْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهِ يَأْخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرَوَى عَنْهُ خِلَافٌ هٰذَا وَقَالَ  
بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ اَبِي رِبَاحٍ اَقْلُ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَاَكْثَرُهُ خَمْسَةُ عَشْرٍ يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ  
وَالْاَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَاَبِي عَبِيْدٍ

◀▶ عمران بن طلحہ اپنی والدہ سیدہ حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہیں بہت زیادہ استحاضہ کی شکایت  
تھی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی اور آپ کو اس بارے میں بتایا میں نے

نبی اکرم ﷺ کو اپنی بہن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں پایا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ بہت زیادہ آتا ہے آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ اس کی وجہ سے مجھے نماز اور روزے کو ترک کرنا پڑے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم روئی رکھ لیا کرو وہ خون کو ختم کر دے گی، میں نے عرض کی: وہ اس سے زیادہ ہوتا ہے، آپ نے فرمایا: پھر تم کپڑا باندھ لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے، آپ نے فرمایا: پھر تم (اضافی) کپڑا رکھ لو، میں نے عرض کی: اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے، یہ مسلسل بہتا رہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر میں تمہیں اس بارے میں دو ہدایتیں کرتا ہوں، تم ان میں سے جو بھی کر لو وہ تمہارے لئے جائز ہے، اگر تم دونوں کرو تو زیادہ بہتر ہوگا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا مارنا ہے، اگر تمہیں چھ دن تک یا سات دن تک حیض آتا ہے اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق، تو پھر تم غسل کر لو اور جب تم یہ دیکھو کہ تم پاک ہو چکی ہو اور تم نے پاکی حاصل کر لی ہے، تو تم چوبیس دن یا تیس دن (جو بھی حساب بنے) اتنے دن نماز ادا کرتی رہو، روزے رکھتی رہو، یہ تمہارے لئے جائز ہوگا، تم اسی طرح کر لو، جیسا کہ حیض والی خواتین کرتی ہیں، جب وہ اپنے حیض کی مخصوص مدت کے بعد پاک ہوتی ہیں، اگر تم سے ہو سکے تو تم ظہر کی نماز مؤخر کرو اور عصر کی نماز کو جلدی، ایک ساتھ ادا کر لو، پھر تم غسل کرو، اس وقت جب تم پاک ہو جاؤ، پھر تم ظہر اور عصر کی نماز ادا کرو، مغرب کی نماز کو مؤخر کرو اور عشاء کی نماز کو جلدی پڑھو، تم غسل کرو اور دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرو، تم ایسا کر لو پھر تم صبح کی نماز کے لئے غسل کرو اور صبح کی نماز ادا کر لو، اسی طرح تم کرتی رہو اور روزے رکھو، اگر تمہارے اندر اس کی قوت ہو، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے یہ دوسری بات میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اسے عبید اللہ بن عمرو الرقی، ابن جریج اور شریک نے، عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے، ابراہیم بن محمد بن طلحہ کے حوالے سے، ان کے چچا عمران کے حوالے سے، ان کی والدہ سیدہ حمنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

تاہم ابن جریج کہتے ہیں (راوی کا نام) عمر بن طلحہ ہے، لیکن صحیح عمران بن طلحہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مستحاضہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر اسے خون کے آنے اور جانے یعنی اپنے حیض (کے متعین وقت) کا پتہ ہو، اس کے آنے سے مراد یہ ہے: وہ سیاہ رنگت کا مواد ہو، اور جانے کا مطلب یہ ہے: وہ سیاہ ہو کر زرد ہو جائے، تو اس عورت کے لئے حکم وہ ہوگا، جو حضرت فاطمہ بنت ابی جحش رضی اللہ عنہا کی احادیث سے ثابت ہے، اگر استحاضہ کا شکار ہونے سے پہلے مستحاضہ عورت کے (حیض کے) ایام طے شدہ تھے، تو وہ اپنے مخصوص کے ایام کے دوران نماز چھوڑ دے گی، پھر وہ غسل کرے گی، پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے گی اور نماز ادا کرے گی، لیکن اگر اسے خون مسلسل آتا رہا اور اس کے طے شدہ ایام نہیں تھے اور اسے خون کی آمد یاریفت کے حساب سے حیض کا پتہ نہیں چلتا، تو اس عورت کا حکم حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق ہوگا۔ ابو عبید نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب مستحاضہ عورت پہلی مرتبہ خون دیکھے اور مسلسل خون کی آمد جاری رہے اور یہی سلسلہ برقرار رہے تو وہ عورت پندرہ دن تک نماز چھوڑے رکھے گی، اگر وہ پندرہ دن میں یا اس سے پہلے پاک ہو جاتی ہے تو یہ اس کے حیض کے مخصوص ایام ہوں گے، لیکن اگر وہ پندرہ دن سے زیادہ خون دیکھتی ہے تو وہ چودہ دن کی نماز کی قضا ادا کرے گی، پھر اس کے بعد نماز پڑھنا چھوڑ دے گی جو خواتین کے حیض کی کم از کم مدت ہے اور وہ ایک دن اور ایک رات ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل علم نے حیض کی کم از کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم یہ فرماتے ہیں: حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے تاہم ان سے اس کے برعکس رائے

بھی منقول ہے۔

بعض اہل علم یہ کہتے ہیں: ان میں عطاء بن ابی رباح بھی شامل ہیں، حیض کی کم از کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور اس

کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور ابو عبیدہ اسی بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

### باب 96: مستحاضہ عورت کا ہر نماز کے وقت غسل کرنا

119 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

مَتْنِ حَدِيثٍ: اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ ابْنَةَ جَحْشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا

أَطْهَرُ أَفَادِعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

اختلاف روایت: قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ

حَبِيبَةَ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلْتَهُ هِيَ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ

حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ

﴿ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: انہوں نے عرض

119- اخرجہ احمد (237/6) ومسلم (252/2، 253، نووی: کتاب الحيض: باب المستحاضة و غسلها و صلاتها حديث (334/63) واخرجه ابو داود (125/1) كتاب الطهارة: باب: من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة حديث (285) (128/1): كتاب الطهارة: باب: من روى ان المستحاضة تغسل لكل صلاة حديث (288) وابن ماجه (205/1): كتاب الطهارة و سننها: باب: ما جاء في المستحاضة اذا اختلط عليها الدم فلم تقف على ايام حيضها حديث (626) والنسائي (118/1): كتاب الطهارة: باب: ذكر الاغتسال من الحيض حديث (204) واخرجه الدارمي (196/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: المستحاضة من طريق الزهري عن عروة عن عائشة به.

کی: مجھے استحاضہ ہوتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز ترک کئے رکھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ رگ (کا خون) ہے تم غسل کر کے نماز ادا کر لیا کرو (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) وہ خاتون ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

قتیبہ بیان کرتے ہیں: بیٹھنے نے یہ بات بیان کی ہے: ابن شہاب نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی ہدایت کی تھی وہ ہر نماز کے وقت غسل کریں، بلکہ وہ خود ایسا کیا کرتی تھیں۔

یہی روایت زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا:

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے غسل کرے گی۔

اوزاعی رضی اللہ عنہ نے زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عروہ اور عمرہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

### باب 97: حائضہ عورت نمازوں کی قضاء نہیں کرے گی

120 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ اتَّقِصِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا أَيَّامَ مَحِيضِهَا فَقَالَتْ أَحْرُورِيَّةُ أَنْتِ

قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

آخِرُ صَحَابِهِ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ أَنَّ الْحَائِضَ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ .

◄◄ سیدہ معاذہ بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: عورت اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران (رہ جانے والی نمازوں) کی قضاء ادا کرے گی؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تم حرور یہ ہو؟ ہم میں سے جس کو حیض آتا تھا اسے تو قضاء کا حکم نہیں دیا گیا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور حوالے سے یہ بات منقول ہے: حائضہ عورت نماز کی قضاء نہیں کرے گی۔

120- أخرجه البخاری (501/1). كتاب الحيض: باب: لا تقضي الحائض الصلاة' حديث (321) ومسلم (2/161- نووی): كتاب الحيض: باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة' حديث (335/67) وأبو داود (118/1): كتاب الطهارة: باب: في الحائض لا تقضي الصلاة' حديث (262) وابن ماجه (207/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الحائض لا تقضي الصلاة' حديث (631) والنسائي (191/1): كتاب الحيض والاستحاضة: باب: سقوط الصلاة عن الحائض' حديث (382) وأخرجه أحمد (32/6, 94, 97, 120, 143, 185, 231) والدارمي (233/1) كتاب الصلاة والطهارة: باب: في الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة وابن خزيمة (101/2) حديث (1001) من طريق معاذة العدوية عن عائشة به.



تمام فقہاء کا یہی قول ہے اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں: حائضہ عورت روزے کی قضاء کرے گی، لیکن نماز کی قضا نہیں کرے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ أَنَّهُمَا لَا يَقْرَأَانِ الْقُرْآنَ  
باب 98: جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن پاک کی تلاوت نہیں کر سکتے

121 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
متن حدیث: لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ  
فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ  
مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ  
مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالُوا لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا إِلَّا طَرَفَ الْآيَةِ وَالْحَرْفِ وَنَحْوَ ذَلِكَ وَرَخْصُوا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ  
قول امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ إِنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عِيَّاشٍ يَرَوِي عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ أَحَادِيثَ مَنَاقِبَ كَأَنَّهُ ضَعَّفَ رِوَايَتَهُ عَنْهُمْ فِيمَا يَنْفَرُ بِهِ وَقَالَ إِنَّمَا حَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ أَصْلَحُ مِنْ بَقِيَّةِ وَلِيقِيَّةِ أَحَادِيثَ مَنَاقِبَ عَنِ الْبِقَاتِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ ذَلِكَ  
﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حائضہ عورت قرآن پاک نہیں پڑھ سکتی اور جنبی شخص قرآن نہیں پڑھ سکتا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے، موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنبی شخص قرأت نہیں کر سکتا اور حائضہ عورت بھی (قرأت نہیں کر سکتی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والوں میں سے اکثر اہل علم اسی بات کے قائل ہیں: ان میں سفیان

121- اخرجه ابن ماجه (195/1): كتاب الطهارة وسنها: باب: ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة: حديث (595) من طريق موسى بن عقبه عن نافع عن ابن عمر به.

ثوری رضی اللہ عنہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ شافعی رضی اللہ عنہ احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت قرأت نہیں کر سکتی اور جنبی شخص بھی قرآن پاک نہیں پڑھ سکتا البتہ آیت کا ایک حصہ ایک حرف یا اس کی مانند پڑھ سکتے ہیں۔ ان حضرات نے جنبی اور حائضہ عورت کو سبحان اللہ پڑھنے یا لا الہ الا اللہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اسماعیل بن عیاش نے اہل حجاز اور اہل عراق کے حوالے سے منکر احادیث نقل کی ہیں۔ گویا امام بخاری رضی اللہ عنہ ان حضرات کے حوالے سے اسماعیل بن عیاش کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں، جس میں وہ منفرد ہو، امام بخاری رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں: اسماعیل بن عیاش نے اہل شام سے احادیث نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن عیاش بقیہ کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے جبکہ بقیہ نے ثقہ راویوں سے ”منکر“ روایات نقل کی ہیں۔

احمد بن حنین نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

#### باب 99: حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

122 سند حدیث: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حِضَّتْ بِأَمْرِي أَنْ أَنْزِرْتُمْ يَاسِرُنِي

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُونَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب مجھے حیض آتا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ہدایت کرتے تھے، میں تہبند باندھ لوں پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کیا کرتے تھے۔

اس باب میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

122- اخرجہ البخاری (181/1)، کتاب الحيض: باب: مباشرة الحائض، حديث (299)، ومسلم (207/2، نووي): كتاب الحيض: باب: مباشرة الحائض فوق الازار، حديث (293/1)، والبوداود (120، 116/1)، كتاب الطهارة: باب: في الرجل يصيب منها ما دون الجماع، حديث (268)، وابن ماجه (298/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ما للرجل من امرأة اذا كانت حائضاً، حديث (636)، والنسائي (151/1): كتاب الطهارة: باب: مباشرة الحائض، حديث (286)، واخرجہ الدارمي (242/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: مباشرة الحائض واحيد (209، 189، 174، 134، 55/6)، من طريق منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَآكَلَةِ الْحَائِضِ وَسُورِهَا

**باب 100:** حائضہ عورت اور جُلجلی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کا جوٹھا استعمال کرنا

**123** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَآكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَآكَلَهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِمُوَآكَلَةِ الْحَائِضِ بَأْسًا وَآخْتَلَفُوا فِي فَضْلِ وَضُورِهَا

فَرُخِّصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ وَكُرِهَ بَعْضُهُمْ فَضَّلَ طَهُورُهَا

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے

کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کے ساتھ کھا لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

عام اہل علم اس بات کے قائل ہیں ان کے نزدیک حائضہ عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حائضہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے بعض اہل

علم نے اس کی رخصت دی ہے اور بعض اہل علم نے اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو مکروہ قرار دیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

**باب 101:** حائضہ عورت کا نماز کی جگہ سے کوئی چیز پکڑانا

**124** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

مُحَمَّدٍ قَالَ

123- أخرجه أحمد (342/4) وأبو داود (104/1) كتاب الطهارة باب: في المذي 'حدیث (212) وابن ماجه (213/1) كتاب الطهارة

سنيها باب في مواكلة الحائض 'حدیث (651) والدارمي (248/1) كتاب الصلاة والطهارة باب: الحائض تمشط زوجها وأخرج ابن خزيمة

جعبرا (210/1) حدیث (1202) من طريق العلاء بن الحارث عن حرام بن معاوية عن عبيد الله بن سعد بن

متن حدیث: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ  
قَالَتْ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنَّ حَيْضَتِكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي ذَلِكَ بَأْسَ أَنْ تَتَّوَلَ الْحَائِضُ  
شَيْئًا مِنَ الْمَسْجِدِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے نماز کی جگہ سے چادر پکڑا دو! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں، آپ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
عام اہل علم اس بات کے قائل ہیں: ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے: حائضہ عورت نماز کی جگہ سے کوئی چیز پکڑا سکتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الْحَائِضِ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُفَّارَةِ فِي ذَلِكَ

باب 102: حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا مکروہ (حرام) ہے

125 سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا  
حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمِ الْأَثَرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ الْأَثَرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّغْلِيظِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ  
قول امام ترمذی: فَلَوْ كَانَ إِتْيَانُ الْحَائِضِ كُفْرًا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْكَفَّارَةِ

124- اخرجہ احمد (173, 114, 101, 45/6) و مسلم (213/2. نووی): کتاب الحيض 'باب: جواز غسل الحائض واس زوجها' حدیث (298/11) و ابو داود (118/1): کتاب الطہارۃ: باب: فی الحائض تناول من المسجد' حدیث (261) والنسائی (146/1): کتاب الطہارۃ: باب: استخدام الحائض' حدیث (271).

125- اخرجہ احمد (476, 408/2) و ابو داود (408/2) کتاب الطب: باب فی الکھان' حدیث (3904) وابن ماجہ (209/1): کتاب الطہارۃ و نسھا: باب: النهی عن التمان الحائض' حدیث (639) و الدارمی (259/1): کتاب الصلاة و الطہارۃ: باب: من اتى امراته فی دبرها' من طریق حباد بن سلمة عن حکیم الاثرم عن ابی تميمه الهجيمی به.

قول امام بخاری: وَضَعَفَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ

توضیح راوی: وَأَبُو تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيُّ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرے یا خاتون سے اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرے یا کسی کا ہن کے پاس جائے تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف حکیم اثرم کے حوالے سے، ابو تیمہ جہیمی کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اہل علم کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے: ایسا کرنا شدید منع ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرے اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہئے۔

اگر حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا کفر ہوتا تو اس بارے میں کفارے کا حکم نہ دیا جاتا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو سند کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابو تیمہ جہیمی نامی راوی کا نام طریف بن مجالد ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُفَّارَةِ فِي ذَلِكَ

باب 103: اس عمل کے کفارے کا بیان

126 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ

بِنِصْفِ دِينَارٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایسے شخص کے بارے میں

جو اپنی حائضہ بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے یہ فرمایا ہے: وہ نصف دینار صدقہ کرے۔

127 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا الْقَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْرَةَ السُّكْرِيِّ عَنْ عَبْدِ

الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فِدِينَارًا وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ

126- اخرجہ احمد (1/229، 286، 367) و ابو داؤد (1/118): کتاب الطہارۃ: باب: فی اتیان الحائض حدیث (264) و ابن ماجہ (1/210): کتاب الطہارۃ و سننہا: باب: فی کفارة من اتی حائضاً حدیث (640) و النسائی (1/153): کتاب الطہارۃ: باب: ما یجب علی من اتی حائضہ فی حال حیضہا بعد علیہ بہی اللہ عزوجل عن وطنہا حدیث (289) و الدامری (1/254): کتاب الصلاة و الطہارۃ: باب: من قال علیہ الکفارة من طریق مقسم بن بجرہ عن ابن عباس بہ۔

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الْكُفَّارَةِ فِي إِيَّانِ الْحَالِصِ

رَدَّقَهُ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْفُوقًا وَمَرْفُوعًا

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَسْتَفِيرُ رَبَّهُ وَلَا كُفَّارَةَ عَلَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَهَرِ قَوْلُ عَامَّةِ عُلَمَاءِ الْأَمْصَارِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب خون سرخ رنگ کا ہو تو ایک دینار جب وہ

زرور رنگ کا ہو تو نصف دینار (صدقہ کرو)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کے کفارے کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی منقول ہے اور ”مرفوع“ روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں امام احمد رحمہ اللہ امام اسحاق رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے گا تاہم اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوتا۔

بعض تابعین سے ابن مبارک رحمہ اللہ کی رائے کے مطابق قول منقول ہے ان میں سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی شامل ہیں تمام شہروں کے اہل علم کی عام رائے یہی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثُّوبِ

باب 104: کپڑے سے حیض کا خون دھونا

128 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

متن حدیث: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثُّوبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُتِّبَهُ ثُمَّ أَقْرَصِهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُئِيسِهِ وَصَلَّى فِيهِ

فی الباب: قَالَ: وَهِيَ الْبَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَعْصِنٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَسْمَاءَ فِي غَسْلِ الدَّمِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

128- أخرجه مالك في النوطا (60/1، 61)، كتاب الطهارة: باب جامع الحيضة، حديث (103)، واحد (345/6، 346، 353) والبخاري

(488/1، 489): كتاب الحيض: باب غسل دم الحيض، حديث (307) ومسلم (202/2، نووي) كتاب الطهارة: باب نجاسة الدم وكيفية

غسله، حديث (291/110) وأبو داود (152/1): كتاب الطهارة: باب: البراءة غسل ثوبها الذي ليسه في حيضها، حديث (361) وابن ماجه

(206/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: في ما جاء في دم الحيض يصبغ الثوب، حديث (269) والنسائي (155/1): كتاب الطهارة: باب: دم

الحيض يصبغ الثوب، حديث (293) والدارمي (239/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: البراءة الجاهل غسل في ثوبها إذا طهرت، وأخرجه

البيهقي (153/1) حديث (320) وابن خزيمة (139/1) حديث (275) من طريق هشام بن عروة عن لاطية بنت الينذر عن أسماء بنت

أبي بكر.

مذاہب فقہاء: وَقَدْ اختلفت اهل العلم في الدم يكون على التوب فيصلي فيه قبل ان يغسله قال بعض اهل العلم من التابعين اذا كان الدم مقدار الدرهم فلم يغسله وصلى فيه اعاد الصلوة وقال بعضهم اذا كان الدم اكثر من قدر الدرهم اعاد الصلوة وهو قول سفیان الثوري وابن المبارک ولم يوجب بعض اهل العلم من التابعين وغيرهم عليه الاعادة وان كان اكثر من قدر الدرهم وبه يقول احمد واسحق وقال الشافعي يجب عليه الغسل وان كان اقل من قدر الدرهم وشهد في ذلك

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے کپڑے پر لگے ہوئے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھریچ لو پھر پانی کے ذریعے بل لو پھر اس پر پانی بہاؤ اور اس کپڑے میں نماز پڑھ لو۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خون کو دھونے کے بارے میں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے اس خون کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو کپڑے پر لگا ہوا ہوتا ہے اور اس کو دھونے سے پہلے عورت اس میں نماز پڑھ لیتی ہے۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ خون درہم کی مقدار جتنا ہو اس نے اسے نہ دھویا ہو اس میں نماز پڑھ لی ہو تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گی۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر خون درہم کی مقدار سے زیادہ ہو تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گی۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور ابن مبارک رضی اللہ عنہ کی یہی رائے ہے۔

تابعین میں سے بعض اہل علم نے اس پر اعادے کو لازم قرار نہیں دیا اگرچہ اس کی مقدار درہم سے زیادہ ہو۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس پر غسل کرنا واجب ہوگا اگرچہ وہ درہم کی مقدار سے کم ہی کیوں نہ ہو انہوں نے اس بارے

میں شدت اختیار کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تَمَكُّتِ النَّفْسَاءُ

### باب 105: نفاس والی عورت کتنا عرصہ انتظار کرے گی؟

129 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا شُبَّانُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ

129- اخرجہ احمد (300/6, 302, 304, 309) وابو داؤد (136/1): کتاب الطہارۃ: باب: ما جاء في وقت النفساء: حدیث (311) وابن ماجہ (213/1): کتاب الطہارۃ وستنها: باب: النفساء كم تجلس: حدیث (648) والدارمی (229/1): کتاب الصلوة والطہارۃ: باب في المراة العائض تصل في ثوبها اذا طهرت: من طريق ابن سهل عن مسة الازدية عن امر سلمة به.

الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَةَ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

مِثْنٌ حَدِيثٌ: كَانَتْ النَّفْسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَكُنَّا نَطْلِي

وُجُوهَنَا بِالْوَرَسِ مِنَ الْكَافِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَةَ الْأَزْدِيَّةِ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسْمُ أَبِي سَهْلٍ كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَارِي: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثِقَةٌ وَأَبُو سَهْلٍ ثِقَةٌ وَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ

هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَهْلٍ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

عَلَى أَنَّ النَّفْسَاءَ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطَّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَإِذَا رَأَتْ اللَّحْمَ

بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ فَإِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا تَدْعُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَبِهِ يَقُولُ

سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهَا تَدْعُ

الصَّلَاةَ خَمْسِينَ يَوْمًا إِذَا لَمْ تَرَ الطَّهْرَ وَيُرْوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيِّ سِتِينَ يَوْمًا

﴿﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین نفاس کے عالم میں چالیس دن تک رہتی

تھیں، ہم چھالوں کی وجہ سے اپنے چہرے پر ورس (ابن) مل لیا کرتی تھیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف ابوہل کے حوالے سے جانتے ہیں جسے انہوں نے مسہ

الازدیہ کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

ابوہل کا نام کثیر بن زیاد ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: علی بن عبد الاعلی ثقفی ہیں اور سہل بھی ثقفی ہیں۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ) کو اس حدیث کا صرف ابوہل کے حوالے سے علم ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے: نفاس والی عورت چالیس دن

تک نماز نہیں پڑھے گی البتہ اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لیتی ہے، تو وہ غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے گی۔

لیکن اگر وہ چالیس دن کے بعد بھی خون دیکھتی ہے، تو اکثر اہل علم نے یہ رائے دی ہے: وہ چالیس دن کے بعد نماز ترک نہیں

کرے گی، اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، ابن مبارک رضی اللہ عنہ، شافعی رضی اللہ عنہ، احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت اگر طہر نہیں دیکھتی تو چچاس دن تک نماز ترک کئے

رکھے گی۔



عطاء بن ابی رباح اور شعبی سے یہ منقول ہے: وہ ساٹھ دن تک ایسا کرے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

باب 106: آدمی کا تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا

130 سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

النَّسِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ النَّسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ أَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يَعُودَ قَبْلَ أَنْ

يَتَوَضَّأَ

انس اور دیگر: وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ هَذَا عَنْ سُفْيَانَ فَقَالَ عَنْ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ النَّسِ

وَأَبُو عُرْوَةَ هُوَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَأَبُو الْخَطَّابِ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ

وَهُوَ خَطَاٌ وَالصَّحِيحُ عَنْ أَبِي عُرْوَةَ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تمام خواتین کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل

کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابورافع سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے: نبی اکرم ﷺ تمام خواتین کے ساتھ

صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

اہل علم میں سے کئی حضرات اس بات کے قائل ہیں جن میں حسن بصری رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی وضو

کرنے سے پہلے دوبارہ صحبت کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن یوسف نے اس کو سفیان کے حوالے سے روایت کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ابو عروہ کے حوالے سے، ابو خطاب کے

حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

130- اخرجہ احد (3/161, 185) وابن ماجہ (1/194): کتاب الطہارۃ وستنہا: باب ماجاء فیمن یغسل من جمیع نساءہ غسلا واحدا

حدیث (588) والنسائی (1/143, 144): کتاب الطہارۃ: باب: اتیان النساء قبل احداث الغسل، حدیث (264) وابن خزیمہ (1/115):

حدیث (230) من طریق سفیان عن معمر عن قتادہ عن انس بہ۔

ابوعروہ، معمر بن راشد ہیں اور ابو خطاب قتادہ بن دعامہ ہیں۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض اہل علم نے اسے محمد بن یوسف کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے، ابن ابوعروہ کے حوالے سے، ابو خطاب سے نقل کیا ہے۔

لیکن یہ درست نہیں ہے، درست یہ ہے: ابوعروہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنْبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ

باب 107: جنبی شخص اگر دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو تو وہ وضو کرے

131 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي

سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوءًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فَتَاهَا: وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ بِهِ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ

امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ قَبْلَ أَنْ يَعُودَ وَأَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهُ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے

پھر وہ دوبارہ ایسا کرنا چاہتا ہو تو ان دونوں مرتبہ کے درمیان ایک مرتبہ وضو کرے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

کئی اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے اور وہ دوبارہ

صحبت کرنا چاہتا ہو تو وہ دوبارہ صحبت کرنے سے پہلے وضو کرے۔

ابو المتوکل نامی راوی کا نام علی بن داؤد ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان رضی اللہ عنہ ہے۔

131- اخرجہ احمد (28, 21, 7/3) ومسلم (221/2، بیوی) کتاب الحيض: باب جواز نوم الجنب حدیث (308/27) وابو داؤد (106/1): کتاب الطہارۃ: باب الوضوء لمن اراد ان يعود حدیث (220) وابن ماجہ (193/1): کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: فی الجنب اذا اراد

العود توضحاً حدیث (587) والنسائی (142/1): کتاب الطہارۃ: باب: فی الجنب اذا اراد ان يعود حدیث (262) واخرجہ الحمیدی (332/2) حدیث (753) وابن خزيمة (109/1) حدیث (219): من طریق عاصم الاحول عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدری بہ.

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ  
باب 108: جب نماز قائم ہو چکی ہو اور کسی شخص کو قضاے حاجت کی ضرورت

ہو تو وہ پہلے قضاے حاجت کرے

132 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْأَرَقَمِ قَالَ

مَثْنُ حَدِيثٍ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَنَاخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ وَكَانَ إِمَامًا قَوْمِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَثُوبَانَ وَأَبِي أَمَامَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرَقَمِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: هَكَذَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْخُفَافِ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرَقَمِ وَرَوَى وَهْبٌ وَغَيْرُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرَقَمِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالَا لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَالَا إِنْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ وَبِهِ غَائِطٌ أَوْ بَوْلٌ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ ذَلِكَ عَنِ الصَّلَاةِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: نماز قائم ہوئی انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کر دیا حالانکہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ خود اپنی قوم کے امام تھے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب نماز قائم ہو جائے اور کسی شخص کو قضاے حاجت کی ضرورت ہو تو وہ پہلے قضاے حاجت کر لے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالمامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

132- أخرجه مالك في الموطأ (159/1): كتاب قصر الصلاة في السفر: باب: النهي عن الصلاة والانسان يريد حاجته، حديث (49) واحد (483/3) وابو داود (70/1): كتاب الطهارة: باب: ایصل الرجل وهو حائض، حديث (88) وابن ماجه (202/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في النهي للحاقن ان یصلی، حديث (616) والنسائی (110/2): كتاب الامامة: باب العذر في ترك الجماعة، حديث (852) والدارمی (332/1): كتاب الصلاة: باب النهي عن دفع الاخبطين، وابن خزيمة (65/2) حديث (932) من طريق هشام بن عروة عن ابیه عن عبد اللہ بن ارقم به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
 امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور یحییٰ بن سعید قطان اور ان کے علاوہ دیگر کئی حضرات نے اسے اسی طرح عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔  
 دیگر محدثین نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے کئی حضرات اس بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کو نماز کے لئے کھڑے نہیں ہونا چاہئے اس وقت جب آدمی کو پاخانہ یا پیشاب میں سے کسی چیز کی حاجت محسوس ہو۔  
 یہ دونوں حضرات یہ کہتے ہیں: اگر آدمی نماز میں داخل ہو چکا ہو اور پھر اس طرح کی صورت حال درپیش ہو تو وہ اس وقت تک نماز ختم نہ کرے جب تک یہ نماز میں خلل کا باعث نہ بنے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی ایسے وقت میں نماز ادا کر لے جب اسے پاخانہ یا پیشاب کی حاجت محسوس ہو، لیکن شرط یہ ہے: وہ نماز میں توجہ منتشر ہونے کا باعث نہ بنے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَوَاطَا

#### باب 109: پاؤں کے نیچے کوئی چیز آنے پر وضو کرنا

133 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَكِيعٍ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَتْ قُلْتُ لَأُمِّ سَلَمَةَ إِنِّي أَمْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَدِيرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

تَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوَاطَا

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَكَانِ الْقَدِيرِ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ الْقَدَمِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَطْبًا فَيَغْسِلَ مَا أَصَابَهُ

اِخْتِلَافٌ سَنَدٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ

133- اخرجہ مالک فی الموطا (24/1): کتاب الطہارۃ: باب: مالا یجب منه الوضوء حدیث (16) واحد (109/3) وابو داؤد (158/1) کتاب الطہارۃ: باب: فی الاذی یصیب الذیل حدیث (383) وابن ماجہ (177/1): کتاب الطہارۃ وستنہا: باب: الارض یطہر بعضها بعضاً حدیث (531) والدارمی (189/1): کتاب الصلاة والطہارۃ: باب: الارض یطہر بعضها بعضاً من طریق محمد بن ابراہیم عن ام ولد لعبد الرحمن بن عوف عن ام سلمة بہ.

بْنِ عَمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَكَيْدٍ لِهَوْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ وَهَمٌ وَكَيْسٌ  
لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ابْنُ يُقَالُ لَهُ هُوْدٌ وَآلَمَا هُو عَنْ أُمِّ وَكَيْدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
وَهَذَا الصَّحِيحُ

﴿﴾ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں ایک ایسی عورت ہوں جس کا پانچ لہبا ہوتا ہے اور میں کسی گندگی والی جگہ سے بھی گزرتی ہوں تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (زمین کا) بعد والا حصہ اسے پاک کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کیا کرتے تھے اور ہم پاؤں کے نیچے آنے والی کسی چیز کی وجہ سے از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کئی اہل علم اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کسی گندگی والی جگہ کو پاؤں کے نیچے دے تو اس پر پاؤں کو دھونا واجب نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ وہ گندگی گیلی ہو تو جو چیز گیلی ہو آدمی اسے دھولے گا۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، محمد بن عمارہ کے حوالے سے، محمد بن ابراہیم کے حوالے سے، ہود بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ وہم ہے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا کوئی بیٹا ایسا نہیں تھا جس کا نام ہود ہو۔  
یہ روایت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد رضی اللہ عنہا سے منقول ہے جو انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ درست ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيْمِ

### باب 110: تيمم کا بیان

134 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالتَّيْمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَمَّارٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى عَنْ عَمَّارٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ

134- اخرجه احمد (263/4) وابوداؤد (142/1): كتاب الطهارة: باب التيمم: حديث (27) والدارمي (190/1) كتاب الصلاة والطهارة:

اب: التيمم مرة وابن خزيمة (134/1) حديث (267) من طريق سعيد بن عبدالرحمن بن ابزي عن ابيه عن عمار بن ياسر به.

وَعَمَّارٌ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ وَخَبِيرٌ وَاحِدٌ مِّنَ السَّاجِدِينَ مِنْهُمْ الشَّعْبِيُّ وَعَطَاءٌ وَمَكْحُولٌ قَالُوا التَّيْمُ ضَرِيَّةٌ لِلرُّجُومِ  
وَالكُفَّيْنِ وَيَسُئِرُونَ يَقُولُ أَحْمَدُ وَسُحْقٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ عَسَمَرٍ وَجَابِرٌ وَأَبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ قَالُوا  
التَّيْمُ ضَرِيَّةٌ لِلرُّجُومِ وَضَرِيَّةٌ لِلْيَدَيْنِ أَيْ الْمِرْقَلَتَيْنِ وَيَسُئِرُونَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَأَبْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّارِبِيُّ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمَّارٍ فِي التَّيْمِ أَنَّهُ قَالَ لِلرُّجُومِ وَالكُفَّيْنِ مِنْ خَيْرٍ وَجُودٍ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَازِكِ وَالْأَبْطَاطِ

فَصَنَّفَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثَ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيْمِ لِلرُّجُومِ وَالكُفَّيْنِ كَمَا

رَوَى عَنْهُ حَدِيثُ الْمَنَازِكِ وَالْأَبْطَاطِ

قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي رَاهِمٍ بَنُ مَعْلِدِ الصَّخَطِيِّ حَدِيثُ عَمَّارٍ فِي التَّيْمِ لِلرُّجُومِ وَالكُفَّيْنِ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ  
صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَمَّارٍ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَازِكِ وَالْأَبْطَاطِ كَيْسَ هُوَ بِمِخَالِيفِ  
لِحَدِيثِ الرُّجُومِ وَالكُفَّيْنِ لِأَنَّ عَمَّارًا لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِذَلِكَ وَإِنَّمَا قَالَ قَعَلْنَا كَمَا  
وَكَمَا قَالَمَّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ بِالرُّجُومِ وَالكُفَّيْنِ فَانْتَهَى إِلَى مَا عَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّجُومِ وَالكُفَّيْنِ وَاللَّيْلُ عَلَى ذَلِكَ مَا أَقْبَى بِهِ عَمَّارٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيْمِ أَنَّهُ  
قَالَ الرُّجُومِ وَالكُفَّيْنِ فَبَيَّنَّا هَذَا دَلَالَةً أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى مَا عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَلَمَهُ إِلَى الرُّجُومِ  
وَالكُفَّيْنِ

توضیح راوی: قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا رُزَيْعَةَ عُبَيْدَ اللَّهِ بَنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ يَقُولُ لَمْ أَرَ بِالْبَصْرَةِ أَحْفَظَ مِنْ هَذَا لِأَنَّ

الْقَلْبَةَ عَلِيَّتِي بَنَ التَّمِيمِيِّ وَأَبْنِ الشَّاذِلِيِّ وَخَبِيرٌ بَنَ عَلِيٍّ الْفَلَّاسِ قَالَ أَبُو رُزَيْعَةَ وَرَوَى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ

عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا

﴿ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں تیمم میں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پر تیمم کرنے

کی ہدایت کی تھی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یہ وہاں کثرت فرماتا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے یہ روایت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے نبی اکرم ﷺ کی حضرات اس بات کے قائل ہیں جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی تائید میں بھی اس بات کے قائل ہیں جن میں جعفر رضی اللہ عنہ، عطاء اور کھول شامل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں:

تیمم کی ایک ضرب ہوتی ہے جو چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پر لگائی جاتی ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق توبہ لیا ہے۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: جن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ شامل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: تیمم میں چہرے کے لئے ایک ضرب ہوتی ہے اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک کے لئے ایک ضرب ہوتی ہے۔

امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، امام مالک رضی اللہ عنہ، ابن مبارک رضی اللہ عنہ اور شافعی نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ روایت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تیمم کے بارے میں منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے (ایک ضرب ہوتی ہے) یہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کندھوں تک اور بغلوں تک تیمم کیا ہے۔

بعض اہل علم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے: چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے تیمم کیا جاتا ہے اس کی وجہ وہ روایت ہے جس میں کندھوں اور بغلوں کا حکم ہے۔

اسحق بن ابراہیم بن راہویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تیمم میں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے بارے میں منقول حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث ”حسن صحیح“ ہے جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کندھوں اور بغلوں تک تیمم کیا ہے یہ اس حدیث کی مخالف نہیں ہے جس میں صرف چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: ہم ایسا ایسا کیا کرتے تھے جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا حکم دے دیا تو وہ اس بات پر عمل کرنے لگے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کی انہیں تعلیم دی تھی۔ اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے تیمم کے بارے میں یہ فتویٰ دیا تھا: یہ چہرے اور ہتھیلیوں پر کیا جائے گا اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے: انہوں نے اسی طریقے کو اختیار کر لیا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تعلیم کیا تھا اور آپ نے انہیں چہرے اور ہتھیلیوں (پر مسح) کی تعلیم دی تھی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابو زرہ عبید اللہ بن عبد الکریم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے بصرہ میں کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو ان تین افراد سے زیادہ (احادیث کا) حافظ ہو، علی بن مدینی، ابن شاذکونی اور عمرو بن علی فلاس ابو زرہ بیان کرتے ہیں: عفان بن مسلم نے عمرو بن علی کے حوالے سے صرف ایک حدیث کو نقل کیا ہے۔

135 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ

الْقُرَشِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
مَنْ جَدَّ بِثِيَابِهِ سَبَّلَ فِي التَّيْمِيمِ لَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِي كِتَابِهِمْ حِينَ ذَكَرَ الْوُضُوءَ (فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ

وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ)

وَقَالَ لِي التَّيْمِيمِ (فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ)

وَقَالَ (وَالسَّارِقِ وَالسَّارِقَةَ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا)

فَكَانَتْ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ إِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ يَعْنِي التَّيْمَمَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان سے تیمم کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جہاں وضو کا ذکر کیا ہے وہاں یہ فرمایا ہے: ”تم اپنے چہروں کو دھولو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو۔“

تیمم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت تم ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔“

سنت یہ ہے: ہتھیلیاں کاٹی جاتی ہیں اس لئے اس میں بھی چہرہ اور ہتھیلیاں (مراد ہوں گی) یعنی تیمم میں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنْبًا

باب 111: آدمی ہر حالت میں قرآن پاک پڑھ سکتا ہے جب کہ وہ جنبی نہ ہو

136 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنْبًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ عَلِيٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَبِهِ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ قَالُوا

يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ

وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْلَقُ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر حالت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے بشرطیکہ آپ جنبی نہ

ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

136- اخرجہ احمد (83/1, 84, 107, 124, 134) وابو داؤد (108/1): کتاب الطہارۃ: باب: فی الجنب یقرأ القرآن حدیث

(229) وابن ماجہ (195/1): کتاب الطہارۃ وسننہا: باب: ماجاء فی قراءۃ القرآن علی غیر طہارۃ حدیث (594) والنسائی (144/1): کتاب

الطہارۃ: باب: حجب الجنب من قراءۃ القرآن حدیث (265) واخرجہ الحمیدی (31/1) حدیث (57) وابن خزیمہ (104/1) حدیث

(208) من طریق عبداللہ بن سلمۃ عن علی بہ.



کئی اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جن میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین شامل ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی وضو کے بغیر قرآن (زبانی) پڑھ سکتا ہے تاہم اس کو دیکھ کر (یعنی اسے ہاتھ لگا کر) صرف اسی وقت پڑھ سکتا ہے جب وہ با وضو ہو۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ، شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

باب 112: اس زمین کا حکم جس میں پیشاب کیا گیا ہو

137 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: دَخَلَ أَعْرَابِي الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلَّى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرَحَّمْ مَعَنَا أَحَدًا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرَتْ وَاسِعًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاسْرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَبُوا عَلَيْهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُبَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ

اسناد دیگر: قَالَ سَعِيدٌ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ هَذَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى يُونُسُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اس نے نماز

پڑھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے دعا کی:

”اے اللہ! مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کرنا۔“

137- اخرجہ احمد (239/2) و ابو داؤد (157/1): کتاب الطہارۃ: باب: الارض یصیبها البول، حدیث (380)، والنسائی (14/3): کتاب

السهو: باب: الكلام في الصلاة حدیث (12/7) مختصراً و اخرجہ الحمیدی (419/2) حدیث (938) وابن خزيمة (150/1) حدیث (298)

من طریق الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة به.

(1)- اخرجہ البخاری (387/1): کتاب الوضوء: باب: صب الماء على البول في المسجد، حدیث (221) و مسلم (193/2): نووی: کتاب

الطہارۃ: باب: وجوب غسل البول وغيره من النجاسات، اذا حصلت في المسجد، وان الارض تطهر بالماء من غير حاجة الى حفرها، حدیث

(284/99) والنسائی (48، 47/1): کتاب الطہارۃ: باب: ترك التوقيت في الماء، حدیث (54) والدارمی (189/1): کتاب الصلاة والطہارۃ:

باب: البول في المسجد، و اخرجہ احمد (167، 114، 110/3) والحمیدی (504/2) حدیث (1196) من طریق يحيى بن سعيد عن انس

بن مالك به.

نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا ہے، کچھ دیر بعد وہ شخص مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اس کی طرف لپکے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (پیشاب) پر پانی کا ایک ڈول بہا دو (راوی کو شک ہے: آپ نے عربی میں لفظ "تسجلا" یا "ذلو" فرمایا) پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں آسانی فراہم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے، تنگی دینے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

یونس نے اس روایت کو زہری رحمہ اللہ کے حوالے سے، عبید اللہ بن عبداللہ کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔



## کتاب الصلوة عن رسول الله ﷺ

نماز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

باب ما جاء في مواقيت الصلوة عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب 1: نماز کے اوقات کا بیان جو آپ ﷺ سے مروی ہیں

138 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آمَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى  
الظُّهْرَ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشَّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلَّى  
الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَ  
الْفَجْرُ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لَوْ قَتِ الْعَصْرُ  
بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلِهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لَوْ قَتِهُ الْأَوَّلُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْأُخْرَى  
حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ التَفَّتِ إِلَيَّ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ  
الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ  
وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَعَمْرٍو وَبْنِ حَزْمٍ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ

اسناد دیگر: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ  
حُسَيْنٍ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آمَنِي جِبْرِيلُ  
فَلَذَكَرْ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ لَوْ قَتِ الْعَصْرُ بِالْأَمْسِ (۱)  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

138- اخرجہ احمد (333/1) (354/1) و ابو داؤد (160/1) کتاب الصلاة: باب في المواقيت حدیث (393) و اخرجہ عبد بن حمید  
(233) حدیث (703) و ابن خزيمة (168/1) حدیث (325) من طريق نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس به.  
(1)- اخرجہ احمد (330/3) و النسائي (263/1): کتاب المواقيت: باب اول وقت العشاء حدیث (526) من طريق عبد الله بن المبارك عن  
حسین بن علی بن حسین عن وهب بن کيسان عن جابر بن عبد الله به.

وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي الْمَوَاقِيْتِ حَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي الْمَوَاقِيْتِ قَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس مجھے دو مرتبہ نماز پڑھائی، پہلے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ جوتے کے تسمے کی طرح تھا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت ادا کی ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا۔ پھر مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو جاتا ہے اور روزہ دار روزہ کھولتا ہے۔ پھر عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب شفق غائب ہو گئی۔ پھر فجر کی نماز اس وقت ادا کی جب صبح صادق ہوئی، جس وقت روزہ دار کے لئے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری مرتبہ (یعنی دوسرے دن) ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا یہ وہی وقت تھا جب گزشتہ دن عصر کی نماز ادا کی۔ پھر عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا، مغرب کی نماز اسی وقت ادا کی، جس وقت (پہلے دن) ادا کی تھی۔ عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی، فجر کی نماز اس وقت ادا کی جب زمین روشن ہو چکی تھی، پھر جبریل میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! یہ آپ سے پہلے کے انبیاء کا (نماز ادا کرنے کا) وقت ہے۔ ان دونوں اوقات کے دوران (ان نمازوں کا) وقت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

احمد بن محمد بن موسیٰ اپنی سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جبریل نے مجھے نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے، تاہم اس میں یہ ذکر نہیں کیا: ”جو گزشتہ دن عصر کا وقت تھا۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نماز کے اوقات کے بارے میں سب سے مستند روایت وہ ہے جسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نماز کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار، ابو ذر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے، اور یہ وہب بن کیسان کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

## باب مِنْهُ

## باب 2: (بلا عنوان)

139 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفُرُ الشَّمْسُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الْأَفُقُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِينَ يَغِيبُ الْأَفُقُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَتَّصِفُ اللَّيْلُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثَ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمَوَاقِيتِ أَصَحَّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ خَطَاً أَخْطَأَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے عصر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب اس کا وقت داخل ہوتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جائے مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب نصف رات ہو جائے فجر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب صبح صادق ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج نکل آئے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل (بخاری) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نماز کے اوقات کے بارے میں اعمش نے مجاہد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جسے محمد بن فضیل نے اعمش کے حوالے سے نقل کیا، محمد بن فضیل کی نقل کردہ روایت میں خطا ہے محمد بن فضیل نے غلطی کی ہے۔

اعمش مجاہد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ کہا جاتا ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت تھا اور ایک آخری وقت ہے اس

کے بعد انہوں نے محمد بن فضیل کی اعمش سے نقل کردہ روایت کے مضمون کی روایت نقل کی ہے۔

### بَابُ مِنْهُ

### باب 3: بلا عنوان

140 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَالْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَقِمْ مَعَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَمَرَ بِأَنَّ يَأْتِيَ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيضاءُ مُرْتَفَعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْعِدْفَنُورِ بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ وَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَأَقَامَ وَالشَّمْسُ آخِرَ وَقْفِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَخْرَجَ الْمَغْرِبَ إِلَى قَبِيلِ أَنْ تَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِينَ ذَهَبَ نُورُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا فَقَالَ مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ كَمَا بَيَّنَّ هَذَيْنِ حَكْمَ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: قَالَ وَقَدَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ أَيْضًا

﴿﴾ سلیمان بن بریرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا: آپ نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ رہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو (تو تمہیں پتہ چل جائے گا) پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی انہوں نے صبح صادق کے وقت اقامت پڑھی پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی انہوں نے سورج ڈھل جانے کے وقت اقامت پڑھی تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ نے انہیں ہدایت کی انہوں نے اقامت پڑھی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کر لی حالانکہ سورج چمکدار اور بلند تھا پھر آپ نے انہیں مغرب کی نماز کے لئے اس وقت ہدایت کی جب سورج غروب ہو چکا تھا پھر آپ نے عشاء کی نماز کے لئے اس وقت ہدایت کی جب شفق غائب ہو چکی تھی پھر اگلے دن آپ نے صبح کو روشن کر کے پڑھی پھر آپ نے ظہر کی نماز کے لئے ہدایت کی آپ نے اسے ٹھنڈا کر کے پڑھا اور اچھی طرح ٹھنڈا کر کے پڑھا پھر عصر کی نماز کے لئے ہدایت کی تو انہوں نے اقامت کہی جبکہ سورج اس آخری وقت میں تھا جو اس وقت کے بعد تھا جو پہلے دن تھا پھر آپ نے انہیں ہدایت کی انہوں نے مغرب کی نماز اتنی تاخیر سے ادا کی جو شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے کا وقت تھا پھر آپ نے انہیں عشاء کی نماز کے لئے ہدایت کی انہوں نے اس وقت

140- أخرجه احمد (349/5) ومسلم (119/3. نووی): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: اوقات الصلوات الخمس، حديث (613/176) وابن ماجه (219/1): كتاب الصلاة: باب: مواقيت الصلاة، حديث (667) والنسائي (258/1): كتاب المواقيت: باب: اول وقت المغرب، حديث (519) وابن خزيمة (166/1) حديث (323) من طريق سليمان بن بريدة عن ابيه به.

اقامت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی پھر آپ نے دریافت کیا: نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں آپ نے فرمایا: نماز کے اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ بِالْفَجْرِ

#### باب 4: فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرنا

141 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ

فَيَمُرُّ النِّسَاءُ مُتَلَفِّفَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرِفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَقَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

مذاهب فقہاء نہوہو الذی اختارہ غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

منہم ابو بکر و عمر و من بعدہم من التابعین و بہ یقول الشافعی و احمد و اسحق یستحبون التغلیس

بصلاة الفجر

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے خواتین جب واپس جاتی تھیں

انصاری رضی اللہ عنہ نامی روای کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: خواتین اپنی چادریں اوڑھ کر گزرتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا

نہیں جاتا تھا جبکہ قبیلہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: متلففات یعنی انہوں نے چہروں پر چادریں رکھی ہوئی ہوتی تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے

روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی اہل علم نے اسے اختیار کیا ہے جن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی

141- اخرجہ مالک (5/1): کتاب: ”وقوت الصلاة“: باب: ”وقوت الصلاة“ حدیث (4) واخرجه البخاری (65/2): کتاب ”مواقیت الصلاة“:

باب: ”وقت الفجر“ حدیث (578) واخرجه مسلم: نووی (154/3): کتاب ”الساجد و مواضع الصلاة“: باب: ”استحباب التكبير بالصبح“

حدیث (645/230) واخرجه ابو داؤد (168/1): کتاب: ”الصلاة“: باب: ”في وقت الصبح“ حدیث (423) والنسائی (271/1): کتاب:

”التغليس في الحضر والسفر“: باب: ”التغليس في الحضر“ حدیث (545) واحمد (178/6) من طريق يحيى سعيد عن عبرة عن عائشة به.

شامل ہیں ان کے بعد آنے والے تابعین نے بھی اسے اختیار کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ حضرات فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرنے کو مستحب قرار دیتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

### باب 5: فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا

142 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ كَيْبِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: اسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ

اسناد دیگر: قَالَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ

عَجْلَانَ أَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَجَابِرِ وَبِلَالٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ رَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ

الْإِسْفَارَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ مَعْنَى الْإِسْفَارِ أَنْ يُضْحَ

الْفَجْرُ فَلَا يُشَكُّ فِيهِ وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ مَعْنَى الْإِسْفَارِ تَأْخِيرُ الصَّلَاةِ

﴿﴾ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فجر کو روشن

کر کے پڑھو! کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحاق کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو محمد بن عجلان نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث

منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہل علم کی یہ رائے ہے: صبح کی نماز کو روشن کر کے ادا کیا جائے۔

142- اخرجہ احمد (3/465، 4/140، 142)، وابو داؤد (1/169)، کتاب الصلاة باب: ”فی وقت الصبح“ حدیث (424) وابن ماجہ (1/221)، کتاب الصلاة باب: ”وقت صلاة الفجر“ حدیث (272) والنسائی (1/272)، کتاب: ”الاسفار“ باب: ”الاسفار“ حدیث (548)

والدارمی (1/277)، کتاب الصلاة باب: ”الاسفار بالفجر“ والحمیدی (1/199)، حدیث (409)، وعبد بن حنید: ص (158) حدیث (422) من طریق قتادة عن محمود بن لہد عن رافع بن خدیج بہ.



سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ احمد رضی اللہ عنہ اسحاق فرماتے ہیں: روشن کرنے کا مطلب یہ ہے: صبح صادق واضح ہو جائے اور اس میں شک نہ رہے۔ ان حضرات کے نزدیک صبح روشن کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے: نماز کو تاخیر سے ادا کیا جائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ

### باب 6: ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا

143 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ

الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ أَبِي

بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَخَبَّابٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

تَوْضِيحُ رَاوِي: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ أَجْلِ

حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدِيثٌ دِيكْرٌ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ

قَالَ يَحْيَى وَرَوَى لَهُ سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ وَلَمْ يَرِ يَحْيَى بِحَدِيثِهِ بَأْسًا

قَوْلِ إِمَامِ بَخَارِيِّ: قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ الظُّهْرِ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی

اور کو ظہر کی نماز جلدی ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ،

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے حضرات نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: شعبہ نے حکیم بن جبیر نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے ان کی اس حدیث کی وجہ سے جسے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) ”جو شخص لوگوں سے مانگے جبکہ اس کے پاس (مال موجود ہو) جو اسے (مانگنے سے) بے نیاز کر دے۔“

یحییٰ بیان کرتے ہیں: سفیان اور زائدہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں اور یحییٰ نے ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حکیم بن جبیر کے حوالے سے، سعید بن جبیر کے حوالے سے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، ظہر جلدی ادا کرنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔

**144** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ (۱)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَحْسَنُ حَدِيثٍ فِي هَذَا الْبَابِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت ادا کر لیتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے اور یہ اس بارے میں سب سے بہترین حدیث ہے۔ اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب 7: سخت گرمی میں ظہر کو تاخیر سے ادا کرنا

**145** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبْنِ عُمَرَ وَالْمُغِيرَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ

وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ

(۱) - اخرجہ البخاری (27/2): کتاب مواقيت الصلاة: باب: وقت الظهر عند الزوال: حدیث (540)

145 - اخرجہ مالك في الموطأ (16/1): كتاب وقوت الصلاة: باب: النهي عن الصلاة بالهاجرة: حدیث (28) واخرجہ البخاری (23/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: الابراد بالظهر في السفر: حدیث (536) واخرجہ ابن ماجه (222/1): كتاب الصلاة: باب: الابراد بالظهر في شدة الحر: حدیث (678) وابن سنی (248/1): كتاب المواقيت: باب: الابراد بالظهر اذا اشتد الحر: حدیث (50) وابو داؤد (164/1): كتاب الصلاة: باب في وقت صلاة الظهر: حدیث (402) والدارمی (274/1): كتاب الصلاة: باب الابراد بالظهر: واخرجہ احمد (394, 501, 462/2) من طريق ابن شهاب عن سعيد بن المسيب والي سلمة عن ابي هريرة به.

قَالَ: وَرَوَى عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا وَلَا يَصِحُّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ اخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَأْخِيرَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ  
وَإِحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا الْإِبْرَادُ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا كَانَ مَسْجِدًا يَنْتَابُ أَهْلُهُ مِنَ الْبُعْدِ فَأَمَّا الْمُصَلِّي  
وَخَدَّهُ وَالَّذِي يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَالَّذِي أَحَبُّ لَهُ أَنْ لَا يُؤَخَّرَ الصَّلَاةَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَمَعْنَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ هُوَ أَوْلَى وَأَشْبَهُ  
بِالِإِتِّبَاعِ وَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ أَنَّ الرُّخْصَةَ لِمَنْ يَنْتَابُ مِنَ الْبُعْدِ وَالْمَشَقَّةَ عَلَى النَّاسِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِ  
أَبِي ذَرٍّ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ مَا قَالَ الشَّافِعِيُّ

حدیث دیگر: قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ ائْبُرِدْ ثُمَّ ائْبُرِدْ

فَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ عَلَيَّ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ لَمْ يَكُنْ لِلِإِبْرَادِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مَعْنَى لاجتماعهم في السفر  
وَكَانُوا لَا يَحْتَاجُونَ أَنْ يَنْتَابُوا مِنَ الْبُعْدِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب گرمی شدید ہو جائے، تو نماز کو ٹھنڈا  
کر کے ادا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا نتیجہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما،  
حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت قاسم بن صفوان رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت  
انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایک حدیث منقول ہے، لیکن وہ مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کی ایک جماعت نے گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کو اختیار کیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز کو ٹھنڈی کرنے کا حکم اس وقت ہے، جب مسجد میں دور دراز سے لوگ آتے ہوں لیکن  
اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو یا کوئی شخص اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھتا ہو تو میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے: وہ گرمی کے  
موسم میں بھی اس نماز کو تاخیر سے ادا نہ کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو حضرات گرمی کی شدت میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کو درست سمجھتے ہیں ان کی رائے  
زیادہ مناسب ہے اور پیروی کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

جہاں تک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کا تعلق ہے: رخصت اس شخص کے لئے ہے جو دور سے آتا ہو یا لوگوں کو مشقت سے بچانے کے لئے ہے، تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں وہ چیز موجود ہے جو اس چیز کے برعکس مفہوم پر دلالت کرتی ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان دینے لگے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! ٹھنڈک ہو لینے دو، ٹھنڈک ہو لینے دو۔

اگر حکم وہ ہوتا جس کی طرف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ گئے ہیں، تو اس وقت ٹھنڈک ہونے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ لوگ سفر میں اکٹھے تھے اور دور سے آنے کی انہیں ضرورت نہیں تھی۔

**146** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَهَاجِرِ أَبِي

الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ اأَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اأَبْرِدْ فِي الظُّهْرِ قَالَ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلْوْلِ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں شریک تھے، آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا، تو آپ نے فرمایا: ٹھنڈک ہونے دو! پھر انہوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا نتیجہ ہے تم نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ

باب 8: عصر کی نماز جلدی ادا کرنا

**147** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي أَرْوَى وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

146- اخرجہ البخاری (22/2)، کتاب مواقيت الصلاة: باب: الابراد بالظھر فی شدّة الحرّ، حدیث (535) (131/2): کتاب الاذان باب: الاذان للسافرين اذا كانوا جماعة والاقامة، حدیث (629) وابو داود (1/64): کتاب الصلاة: باب: وقت صلاة الظھر، حدیث (401) واخرجہ احمد (176, 162, 155/5) من طریق مهاجر ابن الحسن عن زيد بن وهب عن ابی ذریرہ.

حدیث دیگر: قَالَ وَيُرْوَى عَنْ رَافِعٍ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ وَلَا يَصِحُّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةُ وَأَنَسٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ تَعْجِيلَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَكَرِهُوا تَأْخِيرَهَا وَبِهِ  
يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ دھوپ ابھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

کے حجرے میں ہوتی تھی اور ان کے حجرے سے سایہ نہیں ڈھلا ہوتا تھا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو اروی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن

خدیج رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی تھی، لیکن یہ روایت مستند

نہیں ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہل علم نے اسے اختیار کیا ہے، جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ شامل ہیں کئی تابعین نے بھی اسے اختیار کیا ہے: عصر کی نماز جلدی ادا کر لی

جائے ان حضرات کے نزدیک اسے تاخیر سے ادا کرنا مکروہ ہے۔

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ، شافعی رضی اللہ عنہ، احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

148 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

مِثْنِ حَدِيثٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ

الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَوْمًا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ:

تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَفَقَّرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ

اللَّهِ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا

147- اخرجہ مالك فيالموطأ (4/1): كتاب وقوت الصلاة: باب وقوت الصلاة: حديث (2) واخرجه البخاري (31/2): كتاب مواقيت الصلاة:

باب وقت العصر: حديث (545) واخرجه مسلم- نووي (116/3): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: اوقات الصلوات الخمس: حديث

(611/168) واخرجه ابو داود (165/1) كتاب الصلاة: باب: في وقت صلاة العصر حديث (407) والنسائي (252/1) كتاب المواقيت: باب:

تعجيل العصر: حديث (505) والحميدي (90/1) اصاديخ ام السومنين عائشة رضی اللہ عنہا حديث (170) واخرجه احمد

(199,85,37/6) من طريق ابن شهاب عن عروة عن عائشة به.

148- اخرجہ مسلم- نووي (131/3): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: استحباب التكبير بالعصر: حديث (622/195) واخرجه

النسائي (254/1): كتاب المواقيت: باب: التعديد في تأخير العصر: حديث (511) من طريق اسماعيل عن العلاء عن انس بن مالك به.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ علماء بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے ان کے اس گھر میں جو بصرہ میں تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ ظہر پڑھ کر آئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا (جب عصر کا وقت ہوا) تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اٹھو اور عصر کی نماز ادا کر لو اور اوی کہتے ہیں: ہم اٹھے اور ہم نے نماز ادا کر لی جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ منافق کی نماز ہوتی ہے وہ سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ کھڑا ہوتا ہے اور چار مرتبہ زمین پر ٹکرا لیتا ہے اور وہ اس نماز میں صرف تھوڑا سا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب 9: عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

149 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ

سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ نَحْوَهُ وَوَجَدْتُ فِي كِتَابِي أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ

◀◀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری بہ نسبت جلدی ظہر کی نماز ادا کر لیا کرتے تھے اور تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی عصر کی نماز ادا کر لیتے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اسماعیل بن علیہ کے حوالے سے، ابن جریج کے حوالے سے، ابن ملیکہ کے حوالے سے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن جریج سے منقول ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب 10: مغرب کا وقت

150 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَالِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ

بِالْحِجَابِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالصَّنَابِيحِيِّ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَسِيٍّ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي أَيُّوبَ  
وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَحَدِيثُ الْعَبَّاسِ قَدْ رُوِيَ "مَوْقُوفًا" عَنْهُ وَهُوَ أَصَحُّ

توضیح راوی: وَالصَّنَابِيحِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَاحِبُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعَدَهُمْ مِنَ  
التَّابِعِينَ اخْتَارُوا وَتَعْجِيلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَكَرِهُوا تَأْخِيرَهَا حَتَّى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِلَّا  
وَقْتُ وَاحِدٌ وَذَهَبُوا إِلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ صَلَّى بِهِ جَبْرِيلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ  
وَالشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج  
غروب ہو جاتا تھا اور پردے میں چھپ جاتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت  
اس رضی اللہ عنہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "موقوف" روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور یہی زیادہ مستند ہے۔

حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت نہیں سنی یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے تابعین میں سے اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں: ان حضرات کے  
نزدیک مغرب کی نماز جلدی ادا کی جائے گی انہوں نے مغرب کو تاخیر سے ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے یہاں تک کہ بعض اہل علم  
نے یہ بات بیان کی ہے: مغرب کی نماز کا ایک ہی وقت ہے یہ حضرات اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں حضرت  
جبریل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے۔

150- اخرجہ البخاری (49/2). کتاب مواقيت الصلاة: باب: وقت المغرب، حدیث (561) واخرجہ مسلم: نووی (164/3). کتاب اوقات  
الصلوات الخمس: باب: بیان ان اول وقت المغرب عند غروب الشمس، حدیث (636/216) وابو داؤد (167/1). کتاب الصلاة: باب فی وقت  
المغرب، حدیث (417) وابن ماجہ (225/1). کتاب الصلاة: باب وقت صلاة المغرب، حدیث (688) والدارمی (275/1). کتاب الصلاة:  
باب: وقت المغرب، وعبد بن حمید، ص (149) حدیث (386) واخرجہ احمد (54، 51/4) من طریق حاکم بن اساعیل عن یزید بن ابی  
عبید عن سلمة بن الاكوع به.

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

### باب 11: عشاء کی نماز کا وقت

**151** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ  
مَنْ حَدِيثٌ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ هُشَيْمٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثُ أَبِي عَوَانَةَ أَصَحُّ عِنْدَنَا لِأَنَّ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ رَوَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس نماز کے وقت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس وقت ادا کرتے تھے جب تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے۔ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہشیم نے ابو بشر کے حوالے سے، حبیب بن سالم کے حوالے سے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تاہم ہشیم نے اس میں بشیر بن ثابت کا تذکرہ نہیں کیا۔ ہمارے نزدیک ابو عوانہ سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے اس کی وجہ یہ ہے: یزید بن ہارون نے اسے شعبہ کے حوالے سے ابو بشر کے حوالے سے ابو عوانہ کی روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

### باب 12: عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

**152** سند حدیث: حَدَّثَنَا هُنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

151- اخرجہ ابو داؤد (167/1) کتاب الصلاة: باب في وقت العشاء الآخرة، حديث (419) والنسائي (264/1) كتاب المواقيت: باب الشفق، حديث (529) واخرجہ احمد (272، 270/4) من طريق بشير بن ثابت عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير به.  
152- اخرجہ ابن ماجه (226/1): كتاب الصلاة: باب: وقت صلاة العشاء، حديث (691) واخرجہ احمد (433، 250/2)



متن حدیث: لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخَّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي بَرزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدِ  
 الْخُدْرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 مِنْ مَذَاهِبِ فُقَهَاءِ: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ  
 وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا تَأْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں مبتلا  
 کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک یا نصف رات تک موخر کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ،  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی وہ روایت ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور دیگر حضرات میں سے اکثر اہل علم نے اختیار کیا ہے ان  
 حضرات کے نزدیک عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمْرِ بَعْدَهَا

باب 13: عشاء سے پہلے سو جانا اور اس کے بعد گفتگو کرنا مکروہ ہے

153 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ قَالَ أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ  
 الْمُهَلَّبِيُّ وَاسْمِعِيلُ ابْنُ عُكَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ هُوَ أَبُو الْمُنْهَالِ الرَّيَّاحِيُّ عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ  
 مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي بَرزَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مِنْ مَذَاهِبِ فُقَهَاءِ: وَقَدْ كَرِهَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّوْمَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ  
 بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَكْثَرُ الْأَحَادِيثِ عَلَى الْكِرَاهِيَةِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ

153- اخرجہ البخاری (59/2): کتاب مواقيت الصلاة: باب ما يكره من النوم قبل العشاء حديث (568) واخرجه مسلم (156/3):  
 كتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب استحباب التكبير بالصبح حديث (236) وابن ماجه (229/1): كتاب الصلاة: باب النهي عن النوم قبل  
 صلاة العشاء: حديث (701) والسنائي (265/1) كتاب المواقيت: باب ما يستحب من تأخير العشاء حديث (530) واخرجه احمد (423,  
 420/4, 421) من طريق عوف عن يسار بن سلامة عن ابي برزة به.

العشاء فی رمضان

توضیح راوی: وسیار بن سلامہ هو ابو المنہال الریاحی

﴿﴾ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سو جانے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو

ناپسند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کی اکثریت نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے جبکہ بعض اہل علم

نے اس کی اجازت دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اکثر احادیث اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں۔

بعض اہل علم نے رمضان کے مہینے میں عشاء سے پہلے سونے کی اجازت دی ہے۔

سیار بن سلامہ ابو منہال ریاحی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرَّخْصَةِ فِي السَّمْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب 14: عشاء کے بعد گفتگو کرنے کی اجازت

154 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ

بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنَ الْأَمْرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا

مَعَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو وَأَوْسِ بْنِ حُدَيْفَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُعْفِي

يُقَالُ لَهُ قَيْسٌ أَوْ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فِي قِصَّةِ طَوِيلَةٍ

مِنْ أَهْلِ فُقَهَاءِ: وَقَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

فِي السَّمْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَكِرَةٌ قَوْمٌ مِنْهُمْ السَّمْرُ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ فِي

مَعْنَى الْعِلْمِ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْحَوَائِجِ وَأَكْثَرُ الْحَدِيثِ عَلَى الرَّخْصَةِ

154- رواه احمد في السند مطولاً رقم (175 ج 1 ص 15) (رقم 265 ج 1 ص 38) والبيهقي (453/1) من طريق الاعمش عن ابراهيم

عن علقمة عن عمر بن الخطاب به.

حدیث دیگر: قَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَمَرَ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ  
 ﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ایک معاملے سے متعلق رات  
 کے وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے، میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اس حدیث کو حسن بن عبید اللہ نے ابراہیم کے حوالے سے، علقمہ کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے جس کا نام قیس ہے  
 یا ابن قیس ہے، اس کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث میں طویل قصہ  
 بیان کیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہل علم نے عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کرنے کے بارے میں  
 اختلاف کیا ہے۔ ایک قوم نے عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعض حضرات نے اس کی اجازت دی ہے جبکہ وہ کوئی  
 علمی گفتگو ہو یا کوئی ضروریات سے متعلق گفتگو ہو، تاہم اکثر روایات میں اس کی رخصت منقول ہے۔  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے رات کی گفتگو صرف نمازی کر سکتا ہے یا مسافر کر سکتا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

### باب 15: ابتدائی وقت کی فضیلت

155 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
 الْعُمَرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ قُرُورَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا

﴿﴾ سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے بیان کرتی ہیں نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

156 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ  
 بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخَّرُهَا الصَّلَاةُ إِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَةُ

إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيْمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفْنًا

155- اخرجه ابو داؤد (1/169): كتاب الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات: حديث (426) وعبد بن حبيد (ص 453) حديث

(1569) واخرجه احمد (375, 374, 140)

156- اخرجه ابن ماجه (1/476): كتاب الجنائز: باب: ماجاء في الجنائز لا تؤخر اذا حضرت ولا تبعم بنا حديث (1486) واخرجه احمد

(105/1) من طريق محمد بن عبد بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن علي بن ابي طالب به.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تین چیزوں کو وقت پر ہی کرنا، نماز جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب وہ تیار ہو اور بیوہ یا طلاق یافتہ عورت جب اس کا کفول جائے (یعنی مناسب رشتہ مل جائے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب حسن“ ہے۔

157 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَاصِبِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثٌ أَمْ قُرُوءَةٌ لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَكَيْسَ هُوَ بِالْقَوِي عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَاضْطَرَبُوا عَنْهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ

تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرنا اللہ تعالیٰ

کی رضامندی کا باعث ہے اور آخری وقت میں ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی معافی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن

مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو صرف عبد اللہ بن عمر العمری نے روایت کیا ہے اور وہ علم

حدیث کے ماہرین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔ اس حدیث کے راویوں نے اس حدیث میں اضطراب کیا ہے تاہم عبد اللہ بن عمر

العمری سچا ہے، یحییٰ بن سعید نے اس کے حافظے کے حوالے سے کچھ گفتگو کی ہے۔

158 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَمِيْرِ عَنْ

158- اخرجہ البخاری (12/2): کتاب مواقيت الصلاة: باب فضل الصلاة لوقتها: حديث (527) و (5/6): كتاب الجهاد والسير باب فضل

الجهاد والسير حديث (2782) و (414/10): كتاب الادب: باب: البر والصلة حديث (5970) و (519/13): كتاب التوحيد: باب وسي

النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عملا: حديث (7534) واخرجہ مسلم (317/1): كتاب الايمان: باب: بيان كون الايمان بالله تعالى افضل

الاعمال حديث (85/137): واخرجہ النسائي (292/1): كتاب المواقيت: باب: فضل الصلاة لوقتها: حديث (610) واخرجہ الدارمي

(278/1): كتاب الصلاة: باب: استحباب الصلاة في اول الوقت: واخرجہ ابن خزيمة (169/1): حديث (327) واخرجہ احمد (451, 442, 439, 409/1)

(439, 409/1)

أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِي

مَنْ حَدِيثٌ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مَا وَفَّيْتَهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى الْمَسْعُودِيُّ وَشُعْبَةُ وَسُلَيْمَانُ هُوَ أَبُو اسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ

الْعُزَّارِ هَذَا الْحَدِيثُ

ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے انہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت ادا کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

مسعودی، شعبہ اور سلیمان جو ابو شیبانی کے بھائی ہیں اور کئی حضرات نے اس کو ولید بن عیزار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

159 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ اسْحَقَ

عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ

مَنْ حَدِيثٌ: قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً لَوْ قَتَلَهَا الْآخِرُ مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

مذاهب فقہاء: قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى فَضْلِ أَوَّلِ الْوَقْتِ ع

آخِرِهِ اخْتِيَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَكُونُوا يَخْتَارُونَ إِلَّا مَا هُوَ أَفْضَلُ وَلَمْ يَكُونُوا

يَدْعُونَ الْفَضْلَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ قَالَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دو مرتبہ کسی نماز کو اس کے آخری وقت میں ادا نہیں

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز کا ابتدائی وقت زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور آخری وقت کی بجائے ابتدائی وقت کی فضیلت

بات دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا یہ حضرات اسی چیز کو اختیار کر

تھے جو زیادہ فضیلت رکھتی تھی اور یہ فضیلت کو ترک نہیں کیا کرتے تھے اور یہ حضرات نماز کو ابتدائی وقت میں ہی ادا کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو ولید کی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات ہمیں بتائی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

### باب 16: عصر کی نماز ادا نہ کرنا

**160 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ الَّذِي تَفَوُّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَانَ مَا رُبَّ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَنُوفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی گویا اس کے اہل خانہ

اور مال برباد ہو گئے۔

اس بارے میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو سالم کے حوالے سے، ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ إِذَا آخَرَهَا الْإِمَامُ

### باب 17: نماز پڑھنا جب امام نماز کو تاخیر سے ادا کرے

**161 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَيْعِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ

الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ

متن حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَمْرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمَيِّتُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ

160- اخرجہ مالک فی الموطأ (12, 11/1) کتاب وقوت الصلاة: باب جامع الوقت حدیث (21) واخرجہ البخاری (37/2) کتاب مواقيت الصلاة: باب اثم من فاتته العصر حدیث (552) واخرجہ مسلم (الابی) (559/2) کتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب التغلظ فی تفويت صلاة العصر حدیث (626/200) وابو داؤد (166/1) کتاب الصلاة: باب فی وقت صلاة العصر حدیث (414) وابن ماجه (224/1) کتاب الصلاة: باب المحافظة علی صلاة العصر حدیث (685) والنسائی (255/1) کتاب المواقيت: باب التعشيد فی تأخير العصر حدیث (512) والدارمی (280/1) کتاب الصلاة: باب فی الذي تفوته صلاة العصر واخرجہ احمد (75, 76, 102, 134, 145, 148, 429/1, 64, 54, 48, 27, 13, 8/2)

161- اخرجہ مسلم (نودي) (157/3) کتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار حدیث (648/238) واخرجہ ابو داؤد (171/1) کتاب الصلاة: باب اذا اخر الامام الصلاة عن الوقت حدیث (431) واخرجہ ابن ماجه (398/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء فيما اذا اخر الصلاة عن وقتها حدیث (1256) والنسائی (75/2) کتاب الامامة: باب الصلاة مع الامة الجوز حدیث (778) واخرجہ الدارمی (279/1) کتاب الصلاة: باب الصلاة خلف من يؤخر الصلاة عن وقتها واخرجہ احمد (147/5) وابن خزيمة (66/3) باب الامر بالصلاة جماعة حدیث (1637)

الصلوة لوقتها فإن صليت لوقتها كانت لك نافلة وألا كنت قد أحرزت صلاحك

في الباب: وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وعبد بن الصامت

حكم حديث: قال أبو عيسى: حديث أبي ذر حديث حسن

مذاهب فقهاء: وهو قول غير واحد من أهل العلم يستحبون أن يصلي الرجل الصلوة ليمقاتها إذا

أحرمها الإمام ثم يصلي مع الإمام والصلوة الأولى هي المكتوبة عند أكثر أهل العلم

توضیح راوی: و أبو عمران الجونی اسمة عبد الملک بن حبیب

﴿ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میرے بعد کچھ ایسے افراد آئیں گے جو نماز کو قضاء کر دیا کریں گے تو تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا پھر

اسے اگر اس کے وقت پر ادا کیا جائے تو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی ورنہ تم نے اپنی نماز کی حفاظت کر لی۔

اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں یہ حضرات اس بات کو مستحب قرار دیتے ہیں: آدمی نماز کو اس کے وقت میں ادا کر لے جبکہ

امام سے تاخیر سے ادا کرتا ہو پھر وہ امام کے ساتھ بھی نماز ادا کر لے تو اکثر اہل علم کے نزدیک وہی نماز فرض شمار ہوگی۔

ابو عمران الجونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلَاةِ

باب 18: نماز کے وقت سوئے رہ جانا

162 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّاحِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ

أَبِي قَتَادَةَ

متن حدیث: قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ

إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقِظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا

في الباب: وفي الباب عن ابن مسعود وأبي مریم وعمران بن حصين وجبیر ابن مطعم وأبي جحيفة

وأبي سعيد وعمرو بن أمية الضميرى وذی مخبر ويقال ذی مخمر وهو ابن أخي النجاشي

حكم حديث: قال أبو عيسى: وحديث أبي قتادة حديث حسن صحيح

مذاهب فقهاء: وقد اختلف أهل العلم في الرجل ينام عن الصلوة أو ينساها فيستيقظ أو يذكر وهو في

غير وقت صلاة عند طلوع الشمس أو عند غروبها فقال بعضهم يصلها إذا استيقظ أو ذكر وإن كان عند

162- أخرجه النسائي (294/1)، كتاب المواعيت: باب نائم عن صلاة حدیث (615) وأخرجه ابو داود (174/1)، كتاب الصلاة: باب

من نائم عن صلاة أو نسيها حدیث (441) وأخرجه أحمد (305/5)

طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَأَسْحَقَ وَالشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبَ

﴿﴾ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا کہ وہ نماز کے وقت سوئے رہ گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوئے رہ جانے میں زیادتی نہیں ہے زیادتی جاگتے رہ جانے میں ہے جب کسی شخص کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے اور وہ نماز کے وقت سویا رہ جائے تو جیسے ہی اسے یاد آئے وہ اسے ادا کر لے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مریم رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن معتم رضی اللہ عنہ، حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ، حضرت ذی مخر رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ذی مخر رضی اللہ عنہ جو نجاشی کے بھتیجے ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے ایسے شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو نماز کے وقت سویا رہ جاتا ہے یا اسے بھول جاتا ہے پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے اور جب اسے یاد آتا ہے اور اس وقت نماز کا وقت نہیں ہوتا، یعنی سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے یا سورج کے غروب ہونے کا وقت ہوتا ہے، بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب وہ بیدار ہو یا جیسے ہی اسے یاد آئے تو وہ اس نماز کو ادا کر لے اگرچہ سورج کے نکلنے کا وقت ہو یا اس کے غروب ہونے کا وقت ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وہ شخص اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک سورج نکل نہ آئے یا غروب نہ ہو جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ

باب 19: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے

163 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ قَتَادَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْنَسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

آثار صحابہ: وَيُرْوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ قَالَ يُصَلِّيهَا مَتَى مَا ذَكَرَهَا

فِي وَقْتٍ أَوْ فِي غَيْرِ وَقْتٍ

163-1- أخرجه البخاري (84/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب من نسى صلاة فليصل إذا ذكرها، حديث (597)، ومسلم (نورى)، (201/3): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب قضاء الصلاة الفائتة حديث (684/314) وأبو داود (174/1): كتاب الصلاة: باب من نام عن صلاة أو نسيها، حديث (442)، وابن ماجه (227/1): كتاب الصلاة: باب من نام عن الصلاة أو نسيها حديث (696)، وأخرجه النسائي (293/1): كتاب الصلاة: باب: فمن نسى صلاة حديث (613) وأخرجه الدارمي (280/1) كتاب الصلاة: باب: من نام عن صلاة أو نسيها، وأخرجه احمد (22/5، 282، 269، 267، 243، 100/3)



مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَأَسْطِقِ  
 آثار صحابہ: وَيُرْوَى عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ نَامَ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى  
 غَرَبَتِ الشَّمْسُ

وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى هَذَا وَأَمَّا أَصْحَابُنَا فَلَذَهَبُوا إِلَى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو  
 وہ اسے اس وقت ادا کرے جب اسے یاد آجائے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔  
 امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
 حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: وہ ایسے شخص کے بارے میں جو نماز پڑھنا بھول جائے وہ فرماتے ہیں:  
 وہ اسے اس وقت ادا کرے جب اسے یاد آجائے، خواہ وہ نماز کا وقت ہو یا نماز کا وقت نہ ہو۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات  
 منقول ہے: ایک مرتبہ وہ عصر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے اور سورج غروب ہونے کے قریب بیدار ہوئے تو انہوں نے اس وقت  
 تک نماز ادا نہیں کی جب تک سورج غروب نہیں ہو گیا۔

اہل کوفہ کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے۔  
 جہاں تک ہمارے اصحاب کا تعلق ہے تو وہ علی بن ابوطالب کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفَوُّتُهُ الصَّلَوَاتِ بِأَيْتِهِنَّ يَبْدَأُ

باب 20: جس شخص کی کئی نمازیں رہ جائیں وہ کون سی نماز سے آغاز کرے

164 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا مُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ

متن حدیث: إِنْ الْمَشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ  
 حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَمَرَ بِأَلَا فَاذَنْ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى  
 الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بِأَسَى إِلَّا أَنْ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ

164- أخرجه السلي (297/1) كتاب المواقيت باب كيف يقضى الفات من الصلاة حدیث (622) وأخرجه أحمد (35/1) (3555)

(4013)(423/1)

مذہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْفَوَائِدِ اَنْ يَقِيَمَ الرَّجُلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اِذَا قَضَاهَا وَاِنْ لَمْ يَقُمْ اَجْزَاةً وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

﴿﴾ ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: مشرکین نے غزوہ خندق کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازیں ادا نہیں کرنے دیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی انہوں نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم ابو عبیدہ نے اس روایت کو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی نہیں سنا ہے۔

فوت شدہ نمازوں کے بارے میں بعض اہل علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے: آدمی ہر نماز کے لئے اقامت کہے جب وہ اس کی قضاء ادا کرنے لگے۔ اگر آدمی اقامت نہیں کہتا تو یہ بھی جائز ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

**165** سند حدیث: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بِنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

متن حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَتَرْنَا بَطْحَانَ فَنَوَّضًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق کے دن کفار قریش کو برا کہنا شروع کیا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں عصر کی نماز نہیں ادا کر سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی اسے ادا نہیں کر سکا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم بطحان (نامی میدان) میں آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ہم نے بھی وضو کیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہو جانے کے بعد عصر کی نماز ادا کی پھر اس کے بعد آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔

165- اخرجہ البخاری (82/2): کتاب مواقيت الصلاة: باب: من صل بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت حدیث (596) (503/2): کتاب

الخوف: باب: الصلاة عند مناهضة الحصون ولقاء العدو حدیث (945) و مسلمہ (نور) (139/3): کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب

الدليل لمن قال: الصلاة حدیث (631/209) والنسائی (84/3): کتاب السهو: باب: اذا قيل للرجل هل صليت هل يقول لا حدیث (1366)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْوُسْطَىٰ النَّهَى الْعَصْرُ وَقَدْ قِيلَ إِنَّهَا الظُّهْرُ

باب 21: نماز وسطی سے مراد نماز عصر ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد نماز ظہر ہے

166 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَأَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ

بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْوُسْطَىٰ صَلَاةَ الْعَصْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز وسطی نماز عصر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

167 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَيْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلَاةُ الْوُسْطَىٰ صَلَاةُ الْعَصْرِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَأَبِي

هُرَيْرَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ بِنِ عُبَيْةَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ سَمُرَةَ فِي صَلَاةِ الْوُسْطَىٰ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

آثَارِ صَحَابِهِ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَائِشَةُ صَلَاةُ الْوُسْطَىٰ صَلَاةُ الظُّهْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَمْرٍو صَلَاةُ

الْوُسْطَىٰ صَلَاةُ الصُّبْحِ

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَىٰ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ

قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ

جُنْدَبٍ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ

قُرَيْشِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ

166- اخرجہ مسلم (نووی) (3/138): کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: الدليل لمن قال الصلاة الوسطى حدیث (628/206)

واخرجہ احمد في "السند" (3716) (1/392)

167- اخرجہ احمد (22,13,12,8,7/5)

﴿ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ نماز وسطیٰ نماز عصر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن عبد اللہ فرماتے ہیں: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز وسطیٰ کے بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر اہل علم میں سے اکثر اسی بات کے قائل ہیں (نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: نماز وسطیٰ سے مراد نماز ظہر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز وسطیٰ سے مراد صبح کی نماز ہے۔

حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نے مجھ سے کہا: تم حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کرو! انہوں نے عقیدہ سے متعلق حدیث کس سے سنی ہے؟ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ حضرت سمرہ بن جندب کی زبانی سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے یہ بتایا ہے: علی بن عبد اللہ مدینی نے قریش بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن عبد اللہ مدینی فرماتے ہیں: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں یہ روایت درست ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو دلیل کے طور پر بھی پیش کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

باب 22: عصر یا فجر کے بعد نماز ادا کرنا مکروہ ہے

168 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَادَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ 168 - اخرجہ البخاری (69/2)، کتاب مواعیت الصلاة: باب: الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، حدیث (581) واخرجہ مسلم (نوری) (272/3)، کتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها، حدیث (826/286) وابن ماجه (396/1) كتاب الامامة الصلاة والسنة فيها: باب: النهي عن الصلاة بعد الفجر و بعد العصر، حدیث (1250) و ابو داود (408/1) كتاب الصلاة: باب: من رخص فيها اذا كانت الشمس مرتفعة، حدیث (1276) واخرجہ النسائي (276/1) كتاب المواعیت: باب النهي عن الصلاة بعد الصبح، حدیث (562) والدارمي (333/1) كتاب الصلاة: باب: اي ساعة يكره فيها الصلاة، وابن خزيمة (310/3) في جماع ابواب ذكر الايام والدليل على ان النبي صلى الله عليه وسلم قد نهى عن الشيء حدیث (2146) و (254/2)، كتاب جماع ابواب الاوقات التي نهى عن صلاة التطوع فيها: باب 11 الصلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس و بعد العصر حتى تغرب الشمس، حدیث (1271) (1272) واخرجہ احمد، (130) (39/1) (270) (50/1) (355) (51/1) (364)

بُنِ الْخَطَابِ وَكَانَ مِنْ أَحِبِّهِمْ إِلَيَّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي عُمَرَ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَالصَّنَابِيحِيَّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَأَبِي أَمَامَةَ وَعَمْرٍو بْنَ عَبْسَةَ وَيَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةَ حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَأَمَّا الصَّلَاةُ الْفَوَائِتُ فَلَا بَأْسَ أَنْ تُقْضَى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةَ مِنْ أَبِي الْعَالِيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ

حدیث دیگر: حَدِيثُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حدیث دیگر: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

حدیث دیگر: وَحَدِيثُ عَلِيٍّ الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے کئی اصحاب کی زبانی یہ بات سنی ہے جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ ان میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن عفرأ رضی اللہ عنہ، حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی کوئی حدیث نہیں سنی۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے فقہاء میں سے اکثر اسی بات کے قائل ہیں: ان حضرات کے نزدیک صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا کرنا مکروہ ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا کرنا مکروہ ہے

تاہم جہاں تک قضاء نمازوں کا تعلق ہے تو عصر کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد انہیں ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: شعبہ فرماتے ہیں: قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف تین روایات سنی ہیں ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔“ ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ”کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے: وہ یہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں“ اور ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ”قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں۔“

**169** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: اِنَّمَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ آتَاهُ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ عَنِ  
الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآمِ سَلَمَةَ وَمِيمُونَةَ وَابْنِ  
مُوسَى  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث دیگر: اِنَّهُ صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ وَهَذَا خِلَافٌ مَا رُوِيَ عَنْهُ  
حدیث دیگر: اِنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَصْحَحُ حَيْثُ قَالَ  
لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَقَدْ رَوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ رِوَايَاتٌ  
رَوَى عَنْهَا

حدیث دیگر: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَخَلَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَرَوَى عَنْهَا عَنْ  
آمِ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث دیگر: اِنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ  
مذاهب فقہاء: وَالَّذِي اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ  
الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّا مَا اسْتثنَى مِنْ ذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ  
الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الطَّوَافِ

حدیث دیگر: فَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً فِي ذَلِكَ  
وَقَدْ قَالَ بِهِ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ  
الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ

وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ اَيْضًا

بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں اس کی وجہ یہ ہے: آپ کی خدمت میں مال آ گیا تھا جس کی وجہ سے آپ ظہر کے بعد والی دو رکعات ادا نہیں کر سکے تھے وہ دونوں رکعات آپ نے عصر کے بعد ادا کیں، لیکن پھر آپ نے دوبارہ انہیں ادا نہیں کیا۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

کئی حضرات نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔ یہ روایت اس کے خلاف ہے جو ان سے منقول ہے: آپ نے عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے جس میں انہوں نے یہ کہا ہے: نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ انہیں ادا نہیں کیا۔

یہ روایت بھی منقول ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے۔ اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی کچھ روایات منقول ہیں۔ ان سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ جب بھی عصر کے بعد ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے دو رکعت ادا کی ہیں۔

ان سے یہ روایت بھی منقول ہے: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتی ہیں: آپ نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہو جانے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

اکثر اہل علم کا جس بات پر اتفاق ہے وہ یہ ہے: عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنا مکروہ ہے اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز ادا کرنا مکروہ ہے تاہم کچھ لوگوں نے اس میں استثنیٰ کیا ہے اور وہ یہ کہ عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے کے درمیان یا صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں طواف کے بعد والے دو نوافل ادا کئے جاسکتے ہیں، کیونکہ اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے رخصت منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہل علم کی ایک جماعت نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہل علم کی ایک جماعت نے مکہ مکرمہ میں بھی ان اوقات میں نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے، یعنی عصر کے بعد اور فجر کے بعد۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ، مالک بن انس رضی اللہ عنہما اور اہل کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب 23: مغرب کی نماز سے پہلے (نفل) نماز ادا کرنا

170 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَنْادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

فِي الْبَابِ نَوْفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ قَهْرَاءَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرِ

بَعْضُهُمُ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ صَلَاةِ

الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ

وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ إِنَّ صَلَاتَهُمَا فَحَسَنٌ وَهَذَا عِنْدَهُمَا عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر دو آذانوں (یعنی اذان اور اقامت)

کے درمیان نماز (پڑھنے کی اجازت ہے) اس شخص کے لئے جو چاہے۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مغفل کی حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہے بعض

حضرات کے نزدیک مغرب سے پہلے نوافل ادا نہیں کئے جاسکتے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کئی ایک سے یہ روایت بھی

منقول ہے: وہ مغرب سے پہلے یعنی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات ادا کر لیتے تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ان دو رکعات کو ادا کر لے تو یہ بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

باب 24: جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے

170- أخرجه البخاري (130/2). كتاب الاذان: باب: بين كل اذنين صلاة لمن شاء، حديث (627) وأخرجه مسلم (الابن) (190/3). كتاب صلاة المسافرين وقصرها باب: بين كل اذنين صلاة حديث (838/304) وأخرجه ابن ماجه (368/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من جاء في ركعتين قبل المغرب حديث (1162) والنسائي (28/2). كتاب الاذان: باب: الصلاة بين الاذان والاقامة حديث (681) والدارمي (336/1) كتاب الصلاة: باب: الركعتين قبل المغرب، وابن خزيمة (266/2) في جسامع ابواب الصلاة التي ينهي عن التطوع فبهن: باب: اباحة الصلاة عند غروب الشمس وقبل صلاة المغرب حديث (1287) وأخرجه احمد (54/5, 55/5, 86/4)



171 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ بِحَدِيثِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتَى حَدِيث: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ لَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ لَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْنَسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ أَصْحَابُنَا وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَهُمْ لِصَاحِبِ الْعَصْرِ مِثْلَ الرَّجُلِ الَّذِي يَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَعِظُ وَيَذْكُرُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالے تو اس نے صبح کی نماز کو پایا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے عصر کی نماز کو پایا۔

اس باب میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہمارے اصحاب، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ان حضرات کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز کے وقت سویا رہ جاتا ہے یا اسے بھول جاتا ہے تو جب وہ بیدار ہوتا ہے جب اسے یاد آتا ہے اور اس وقت سورج طلوع ہونے والا ہو یا غروب ہونے والا ہو تو وہ (اس نماز کو ادا کر سکتا ہے)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضْرِ

باب 25: حضر کے عالم میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

172 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قَالَ لَقِيلَ لَأَبْنِ عَبَّاسٍ مَا آرَادَ بِذَلِكَ قَالَ آرَادَ أَنْ لَا يُخْرَجَ أُمَّتَهُ

171- اخرجہ مالک فیالموطا (6/1): کتاب وقوت الصلاة: باب: وقوت الصلاة: حدیث (5) واخرجہ البخاری (67/2): کتاب مواہبات الصلاة: باب: من ادرك من الفجر ركعة: حدیث (579) ومسلم (نووی) (113/3): کتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: من ادرك ركعة من الصلاة: حدیث (608/163) والنسائی (229/1): کتاب الصلاة: باب: وقت الصلاة في العذر والضرورة: حدیث (699) والدارمی (278, 277/1): کتاب الصلاة: باب: من ادرك ركعة من صلاة فقد ادرك واخرجہ ابن خزيمة (93/2) في جسامع ابواب القرية عند العلة لتحديث: باب ذكر العنان ضد قول من زعم ان المدرك ركعة من صلاة الصبح حدیث (985) واخرجہ احمد (462/2)

## فی الباب یزیدی النکاح عن ابی ہریرة

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ جَبْرِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيُّ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هَذَا

•• حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی ہے اور مغرب اور عشاء کی نماز مدیہ منورہ میں ایک ساتھ ادا کی ہے کسی خوف یا بارش کے بغیر۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم ﷺ کا مقصد کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کا مقصد یہ تھا: آپ اپنی امت کو حرج میں مبتلا نہ کریں۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے اسے جابر بن زید، سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کے علاوہ دیگر روایات بھی منقول ہیں۔

172 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفِ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُنْدٍ فَقَدْ آتَى أَبَا مَنِ ابْوَابِ الْكِبَائِرِ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَنْشٌ هَذَا هُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحْبِيُّ وَهُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِلَّا فِي السَّفَرِ أَوْ بَعْرَفَةً وَرَخَصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لِلْمَرِيضِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْمَطْرِ

وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِيُّ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

•• حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرے گا تو اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔

172- اخرجہ مالک (144/1). کتاب قصر الصلاة في السفر: باب: الجسم بين الصلاتين في الحضر والسفر: حديث (4) واخرجہ مسلم (ابن) كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب الجسم بين الصلاتين في الحضر: حديث (705/49) واخرجہ ابو داود (387/1) كتاب الصلاة: باب: الجسم بين الصلاتين: حديث (1210) والنسائي (290/1): كتاب المواقفة: باب الجسم بين الصلاتين في الحضر: حديث (601, 602) والبيهقي (223/1) في احاديث عبد الله بن عباس: حديث (471) وابن خزيمة (85/2) في جامع الابواب في الفريضة: باب الرخصة في الجسم بين الصلاتين في الحضر في المطر: حديث (972, 971) واخرجہ احمد (283/1) (2557) (349/1) (3265) (3265)

173- تفرد به العزماني واخرجہ الحاكم في المستدرک (275/1) والبيهقي في السنن الكبرى (169/3)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کے آخری حنش، ابوعلیٰ رجبی بن قیس ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا، یعنی صرف سفر کے عالم میں یا عرفہ میں دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے۔ تابعین میں سے بعض اہل علم نے بیمار شخص کو دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی رخصت دی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: بارش کے موسم میں بھی دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیمار شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا نہیں کر سکتا۔



# ابواب الآذان

اذان سے متعلق ابواب

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ الْآذَانِ

باب 1: اذان کا آغاز

174 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأُمَوِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ لَرُّؤْيَا حَقٌّ فَمَعَّ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أَنْدَى وَأَمَدٌ صَوْتًا مِنْكَ فَأَلْقَى عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ وَلَيُنَادِي بِذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجْرُ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّيْلِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ فَذَلِكَ أَثْبَتُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَمَّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَطْوَلَ وَذَكَرَ فِيهِ قِصَّةَ الْآذَانِ مَثْنِي مَثْنِي وَإِلْقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهِ وَيُقَالُ ابْنُ عَبْدِ رَبِّ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَصِحُّ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ الْوَّاحِدَ فِي الْآذَانِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَاصِمِ الْمَازِنِيِّ لَهُ أَحَادِيثٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ

﴿ محمد بن عبداللہ بن زید اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب صبح ہوئی تو ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے آپ کو خواب سنایا آپ نے فرمایا: یہ سچا خواب ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ دور تک جاتی ہے تو جو الفاظ تمہیں کہے گئے ہیں وہ اسے سکھاؤ اور وہ اس کے مطابق اذان دے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی

174- اخرجہ البعاری فی خلق افعال العباد (24) واخرجه ابو داود (189/1, 190): كتاب الصلاة: باب: كيف الاذان حديث (499) وابن ماجه (232/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب: بدء الاذان حديث (706) والدارمي (268/1, 269): كتاب الصلاة: باب: في بدء الاذان واخرجه ابن خزيمة (189/1): كتاب جماع ابواب الاذان والاقامة باب ذكر الدليل على ان من كان ارفع صوتا واجهر كان احق بالاذان حديث (363) واخرجه احمد (43/4)

خدمت میں حاضر ہونے کے لئے نکلے وہ اپنی چادر کھینچے ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے بھی وہی خواب دیکھا ہے جو اس نے بیان کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اب معاملہ زیادہ پختہ ہو گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے زیادہ مکمل طور پر نقل کیا ہے۔ اس واقعے میں انہوں نے اذان کے کلمات کو دو، دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک، ایک مرتبہ کہنے کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

یہ عبداللہ بن زید بن عبد ربیع ہیں اور ایک قول کے مطابق یہ ابن عبد ربیع ہیں۔

ہمیں ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول کسی مستند روایت کا علم نہیں ہے، صرف یہی ایک روایت ہے جو اذان کے

بارے میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی نے کئی احادیث نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہیں، یہ عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔

**175 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ

أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّوْنَ الصَّلَاةَ وَكَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ لَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں جب مسلمان آئے، تو جب بھی نماز کا وقت ہوتا تھا، اکٹھے

ہو جایا کرتے تھے، لیکن کوئی بھی اس کے لئے بلاتا نہیں تھا ایک دن لوگ اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے ان میں سے

کچھ نے کہا: تم لوگ باجالے، جیسے عیسائیوں کا باجا ہوتا ہے، کچھ نے کہا: تم قرن لے لو، جیسے یہودیوں کا قرن ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم کسی شخص کو یہ کیوں نہیں کہتے؟ وہ نماز کے لئے

اعلان کر دیا کرے، راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بلال! تم اٹھو اور نماز کے لئے اعلان کرو

(یعنی اذان دو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت ”غریب“ ہے۔

175- اخرجہ البخاری (93/2): کتاب الاذان: باب بدء الاذان حدیث (604) واخرجہ مسلم (232, 233) ”ابن“: کتاب الصلاة: باب:

بدء الاذان والنسائي (2/2): كتاب الاذان: باب بدء الاذان حدیث (626) وابن خزيمة (188/1): جسام الاذان والاقامة: باب في بدء الاذان

والاقامة حدیث (361) واحمد (148/2) (6357)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْآذَانِ

## باب 2: اذان میں ترجیع

176 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَخْدُورَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَجَدِي جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَخْدُورَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَدَّهُ وَالْقَى عَلَيْهِ الْآذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ مِثْلَ آذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْآذَانَ بِالتَّرْجِيعِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي مَخْدُورَةَ فِي الْآذَانِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

وَلَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت ابو مخدورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بٹھایا اور انہیں ایک، ایک حرف کر کے اذان کا

طریقہ سکھایا۔

ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس طرح ہماری اذان ہوتی ہے۔

بشر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ مجھے دوبارہ یہ بتائیے تو انہوں نے ترجیع کے ساتھ اذان دے کر دکھائی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اذان کے بارے میں حضرت ابو مخدورہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”صحیح“ ہے۔ یہ ان سے کئی حوالوں سے منقول ہے۔

مکہ مکرمہ میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

177 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ

الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُخَبَّرِ بْنِ عَنْ أَبِي مَخْدُورَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْآذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو مَخْدُورَةَ اسْمُهُ سَمْرَةُ بْنُ مِعْبَرٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا فِي الْآذَانِ

176- اخرجہ ابو داؤد (190/1): کتاب الصلاة: باب: كيف الاذان: حديث (504, 501, 500) واخرجہ النسائي (7/2): كتاب الاذان: باب: الاذان في السفر حديث (633) واخرجہ ابن خزيمة (200/1, 201, 202): كتاب الاذان والاقامة باب التعويذ في اذان الصبح: حديث (385) واخرجہ احمد (408, 308/3)

177- اخرجہ مسلم (ابن) (237/2): كتاب الصلاة: باب: صفة الاذان حديث (379/6) البخاري في خلق افعال العباد (25) واخرجہ ابو داؤد كتاب الصلاة (191/1, 192): باب كيف الاذان حديث (502, 503, 505) والنسائي (6, 5, 4/2): كتاب الاذان: باب: كم الاذان من كلمة: كيف الاذان: حديث (630, 631) وابن ماجه (234/1, 235): كتاب الاذان والسنة فمها: باب العرجم في الاذان: حديث (709, 708) والدارمي (271/1) كتاب الصلاة: باب: العرجم في الاذان: وابن خزيمة (195/1, 196): كتاب جناح الابواب في الاذان والاقامة باب: العرجم في الاذان: حديث (377, 378, 379) واحمد (708, 409/3)

آثار صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُ كَانَ يُفْرِدُ الْإِقَامَةَ

﴿ ﴿ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اذان کے انیس کلمات سکھائے تھے اور اقامت

کے سترہ کلمات سکھائے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ان کا نام سمرہ بن مغیرہ معیر ہے۔

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: یہ حکم اذان میں ہے۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ایک روایت کے مطابق انہوں نے اقامت میں افراد کیا تھا (یعنی کلمات کو ایک

ایک مرتبہ ادا کیا تھا)

### بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَفْرَادِ الْاِقَامَةِ

#### باب 3: اقامت میں افراد

178 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَزَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَمْرٌ بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ

مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا: وہ اذان میں کلمات کو جفت تعداد

میں اور اقامت میں طاق تعداد میں ادا کریں۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین میں سے بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحق رحمہ اللہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

178- اخرجہ البخاری (98/2). کتاب الاذان: باب الاذان معنی معنی حدیث (605, 606, 607) واخرجه مسلم (ابن) (236, 237)

(235): کتاب الصلاة: باب: الامر بشتم الاذان وابتعار الاقامة حدیث (378/2, 378/3, 378/5) و ابو داؤد (195/1, 196). کتاب الصلاة:

باب فی الاقامة حدیث (508, 509) واخرجه ابن ماجه (241/1): کتاب الاذان والسنة فيها: باب: افراد القامة حدیث (729, 730)

والدارمی (270/1, 271): کتاب الصلاة: باب: الاذان معنی معنی والاقامة مرة: وابن خزيمة (190/1, 191, 192, 194): کتاب جلاء

ابواب الاذان والاقامة: باب: تسمية الاذان وافراد الاقامة: باب: ذكر الدليل على ان الامر بلالا ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة: وباب: تسمية قد قامت

الصلاة في الاقامة: حدیث (366, 367, 368, 369, 375, 376) واخرجه احمد (103/3, 189)

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنِي مَثْنِي

## باب 4: اقامت کے کلمات دو، دو ہوں گے

179 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ

مَثْنِي حَدِيثٌ: كَانَ إِذَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْإِقَامَةِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى الْإِقَامَةَ فِي الْمَنَامِ

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى الْإِقَامَةَ فِي الْمَنَامِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ مَذَاهِبَ فُقَهَاءٍ: وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِقَامَةُ مَثْنِي مَثْنِي وَإِقَامَةُ مَثْنِي مَثْنِي وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى كَانَ قَاضِيَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ يَرَوِي عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان جفت تعداد میں ہوتی تھی۔ اذان میں بھی اور اقامت میں بھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو کعب نے اعمش کے حوالے سے عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمن بن ابویلی سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کا طریقہ خواب میں دیکھا تھا۔

شعبہ، عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمن بن ابویلی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان (کا طریقہ) دیکھا تھا۔

یہ روایت ابن ابی لیلی سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

عبدالرحمن بن ابویلی نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے۔

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: اذان کے کلمات دو، دو ہوں گے اور اقامت کے کلمات بھی دو، دو ہوں گے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔



امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ، یہ محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ ہیں یہ کوفہ کے قاضی تھے انہوں نے اپنے والد سے کوئی روایت نہیں سنی ہے، البتہ یہ ایک اور صاحب کے حوالے سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْسُلِ فِي الْاِذَانِ

### باب 5: اذان میں ترسل

**180** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ هُوَ صَاحِبُ الشَّقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ إِذَا أَذِنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي أَذَانِكَ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْذَرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَأَقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْأَكْلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَهُوَ اسْنَادٌ مَجْهُولٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الْمُنْعِمِ شَيْخٌ بَصْرِيُّ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! جب تم اذان دو تو اپنی اذان میں ترسل کرو اور جب تم اقامت کہو تو تیزی سے پڑھو اور اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اتنی مقدار رکھو جتنی دیر میں کوئی کھانے والا کھا کر فارغ ہو جائے اور پینے والا پی کر فارغ ہو جائے اور جب کوئی شخص قضاے حاجت کے لئے گیا ہو (تو وہ اس سے فارغ ہو جائے) اور تم لوگ (باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے) اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اسی ایک حوالے سے جانتے ہیں جو عبدالمنعم سے منقول ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔ عبدالمنعم بصرہ سے تعلق رکھنے والے بزرگ ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِدْخَالِ الإِصْبَعِ فِي الأُذُنِ عِنْدَ الأَذَانِ

### باب 6: اذان کے وقت انگلی کان میں ڈال لینا

**181** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ بِلَالَ يُؤَدِّنُ وَيُدْوِرُ وَيُتَبِعُ فَاهُ مَا هُنَا وَمَا هُنَا وَاصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءُ أَرَاهُ قَالَ مِنْ أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنْزَةِ فَرَكَّزَهَا بِالْبَطْحَاءِ فَصَلَّى إِلَيْهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيْقِ  
سَاقِيهِ قَالَ سُفْيَانُ نَرَاهُ حَبْرَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُدْخِلَ الْمُؤَدِّنُ إِصْبَعَهُ فِي أُذُنِهِ فِي الْإِذَانِ  
وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْإِقَامَةِ أَيْضًا يُدْخِلُ إِصْبَعَهُ فِي أُذُنِهِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ  
وَأَبُو جُحَيْفَةَ اسْمُهُ وَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّوَالِيُّ

◆◆ حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا اذان دیتے ہوئے  
وہ گھوم گئے، انہوں نے اپنا منہ اس طرف بھی پھیرا اور اس طرف بھی پھیرا، ان کی انگلیاں ان کے کانوں میں تھیں، نبی اکرم ﷺ اپنے  
سرخ خیمے میں موجود تھے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے: انہوں نے یہ لفظ بھی استعمال کیا تھا، چڑے سے بنے ہوئے، پھر حضرت  
بلال رضی اللہ عنہما آپ کے آگے نیزہ لے کر نکلے اور اسے میدان میں گاڑ دیا، نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی، اس  
کی دوسری طرف سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے، آپ نے سرخ حلتہ پہن رکھا تھا، آپ کی پنڈلیوں کی چمک کا منظر گویا آج بھی  
میری نگاہ میں ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے: وہ حلتہ یعنی چادر کا ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، وہ اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں: مؤذن اذان دیتے ہوئے اپنی انگلیاں اپنے کانوں  
میں ڈال لے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اقامت میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔ مؤذن اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالے گا۔  
امام اوزاعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابو جحیفہ کا نام وہب بن عبد اللہ سوالی ہے۔

181- أخرجه البخاري (135, 133/2): كتاب الاذان: باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة والاقامة: حديث (633): كتاب الاذان: باب هل يصنع المؤذن فاه ها هنا وما هنا؟ وهل يلغف في الاذان؟ حديث (634) واخرجه مسلم (ابن) (392/2): كتاب الصلاة: باب سترة المصل: حديث (503/ 249) واخرجه ابو داود (198/1): كتاب الصلاة: باب في المؤذن يستدير في اذانه: حديث (520): باب ما يستر المصل: حديث (688) والنسائي (87/1): كتاب الطهارة: باب الانتفاع بفضل الوضوء: حديث (137) (12/2): كتاب الاذان: باب كيف يصنع المؤذن في اذانه: حديث (643) (73/2): كتاب القبلة: باب: الصلاة في الثياب الحر: حديث (772) وابن ماجه (236/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب: السنة في الاذان: حديث (711) والحميدي (395/2): في احاديث ابي جحيفة: حديث (892) وابن خزيمة (203, 202/1) في جماع ابواب الاذان والاقامة: باب الانحراف في الاذان عند قول المؤذن حي على الصلاة حي على الفلاح: حديث (387): باب: ادخال الاصبعين في الاذنين عند الاذان ان صح الخبر: حديث (388) وفي جماع ابواب سترة المصل: باب ذكر خبر روى في مرور الحمار بين يدي المصل: حديث (841) باب: استحباب النزول بالمحصب وان لم يكن ذلك واجبا: حديث (2994) باب ذكر البهائم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قصر الصلاة بالابطح بعد ما نقر من منى: حديث (2995) واخرجه احمد (307, 307/4)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوْبِ فِي الْفَجْرِ

## باب 7: فجر کی اذان میں تہویب

182 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُتَوَّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ بِلَالٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْرَائِيلَ الْمَلَّاحِيِّ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَأَبُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنَ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ

عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ

وَأَبُو إِسْرَائِيلَ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ وَكَانَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ التَّوْبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ التَّوْبُ أَنْ يَقُولَ فِي آذَانِ الْفَجْرِ

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَقَالَ اسْحَقُ فِي التَّوْبِ غَيْرَ هَذَا قَالَ التَّوْبُ

الْمَكْرُوهُ هُوَ شَيْءٌ أَحَدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَانَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبَطَا الْقَوْمَ قَالَ بَيْنَ

الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ وَهَذَا الَّذِي

قَالَ اسْحَقُ هُوَ التَّوْبُ الَّذِي قَدْ كَرِهَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالَّذِي أَحَدَثُوهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالَّذِي فَسَّرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ أَنَّ التَّوْبَ أَنْ يَقُولَ الْمُؤَذِّنُ فِي آذَانِ الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَهُوَ

قَوْلٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ لَهُ التَّوْبُ أَيْضًا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرَأَوْهُ

آثَارِ صَحَابَةٍ: وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

آثَارِ صَحَابَةٍ: وَرَوَى عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَقَدْ أُذِنَ فِيهِ وَنَحْنُ نُرِيدُ أَنْ

نُصَلِّيَ فِيهِ فَتَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ أَخْرَجَ بِنَا مِنْ عِنْدِ هَذَا الْمُبْتَدِعِ وَكَمْ

يُصَلِّ فِيهِ قَالَ وَأَنَا كَرِهَ عَبْدُ اللَّهِ التَّوْبَ الَّذِي أَحَدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اللہ سے فرمایا: تم فجر کی نماز کے علاوہ اور کسی بھی نماز میں تہویب

نہ کرو۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو محمد ورہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف ابو اسرائیل ملائی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابو اسرائیل نے اس روایت کو حکم بن عتیہ سے نہیں سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو حسن بن عمارہ نے حکم بن عتیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابو اسرائیل کا نام اسماعیل بن ابوالحق ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

تھویب کی وضاحت میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: تھویب سے مراد یہ ہے: آدمی فجر کی اذان میں یہ کہے ”الصلوة خیر من النوم“ (نماز نیند سے بہتر ہے) امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد کا یہی قول ہے۔

تھویب کے بارے میں امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے وہ یہ فرماتے ہیں: تھویب جو مکروہ ہے اسے لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اختیار کیا ہے جب مؤذن اذان دے دیتا تھا اور لوگ آنے میں تاخیر کر دیتے تھے تو اذان اور اقامت کے درمیان یہ کہا جاتا تھا: نماز کھڑی ہوگئی ہے نماز کی طرف آ جاؤ و فلاح کی طرف آ جاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ بات ہے جسے اسحاق نے بیان کیا ہے۔ اس تھویب کو اہل علم نے مکروہ قرار دیا ہے اور یہ وہ چیز ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے ایجاد کیا ہے۔

اس کی جو وضاحت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے وہ یہ ہے: مؤذن فجر کی اذان میں یہ کہے: ”الصلوة خیر من النوم“ (نماز نیند سے بہتر ہے)

یہ قول درست ہے اور اسی کو تھویب بھی کہا جاتا ہے۔

اہل علم نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہ ان کی رائے کے مطابق ٹھیک ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے: وہ فجر کی اذان میں یہ کہا کرتے تھے ”الصلوة خیر من النوم“ (نماز نیند سے بہتر ہے)

مجاہد سے یہ بات منقول ہے میں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں مسجد میں داخل ہوا۔ جہاں اذان دی جا چکی تھی ہم نے وہاں نماز ادا کرنے کا ارادہ کیا اسی دوران مؤذن نے تھویب بھی کہی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد سے باہر آ گئے اور فرمایا: میرے ہمراہ اس بدعتی کے پاس سے اٹھ جاؤ! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہاں نماز ادا نہیں کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس تھویب کو مکروہ قرار دیا جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِنْ أَذْنٍ فَهُوَ يَقِيمٌ

باب 8: جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے

183 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمِ الْأَفْرَيقِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِيِّ قَالَ

183- أخرجه أبو داود (197/1): كتاب الصلاة: باب في الرجل يؤذن ويقوم آخر حدیث (514) وابن ماجه (237/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب السنة في الاذان حدیث (717) وأخرجه احمد (169/4)

متن حدیث: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَدِّنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صَدَاءٍ قَدْ آذَنَ وَمَنْ آذَنَ فَهُوَ يُقِيمُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ زِيَادٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَفْرِيقِيِّ

توضیح راوی: وَالْأَفْرِيقِيُّ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ قَالَ أَحْمَدُ لَا

اَكْتَبَ حَدِيثَ الْأَفْرِيقِيِّ

قول امام بخاری: قَالَ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقْرَأُ أَمْرَهُ وَيَقُولُ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ

مَذَاهِبَ فَتَقْبَهُاءُ وَالْعَمَلُ عَلَيَّ هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَنْ آذَنَ فَهُوَ يُقِيمُ

﴿﴾ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی میں فجر کی نماز میں

اذان دوں میں نے اذان دے دی جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھائی صدائی نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زیاد سے منقول حدیث کو ہم صرف افریقی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ یہ افریقی راوی محدثین

کے نزدیک ضعیف ہیں، یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں افریقی کی احادیث کو نہیں لکھتا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کو دیکھا ہے: وہ اس کے معاملے کو قوت دیتے ہیں اور

فرماتے ہیں: یہ شخص ”مقارب الحدیث“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے: جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ

**باب 9: وضو کے بغیر اذان دینا مکروہ ہے**

**184** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى الصَّدْفِيِّ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَا يُؤَدِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: صرف با وضو شخص اذان دے۔

184-تفرد به الترمذی واخرجه البيهقي (397/1) من طريق معاوية بن يحيى بن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يؤذن الا متوضئاً وهو ضعيف والصحيح رواية معاوية بن يحيى بن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة وغيره عن الزهري قال: قال ابو هريرة فذكرة.

185 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ

أَبُو هُرَيْرَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ إِلَّا مُتَوَضِّئًا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ

اِخْتِلَافِ سُنَنِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَرْفَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ

مُسْلِمٍ وَالزُّهْرِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْأَذَانِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَكَرِهَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ

الشَّافِعِيُّ وَاسْحَقُ

وَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَآخِمْدُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صرف با وضو شخص اذان دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت پہلی روایت سے ”صح“ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ابن وہب نے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں

کیا، اور یہ ولید بن مسلم کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

بے وضو حالت میں اذان دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ

دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقَّ بِالْإِقَامَةِ

باب 10: اقامت کے بارے میں امام زیادہ حقدار ہے (کہ اسے دیکھ کر اقامت کہی جائے)

186 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ مُؤَدِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَهِّلُ فَلَا يَقِيمُ حَتَّى إِذَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ

186- اخرجہ مسلم (532/2): کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب متى يقوم الناس للصلاة: حدیث (606/160) واہو داؤد (203/1) کتاب الصلاة: باب فی المؤذن ینظر الامام: حدیث (537) واہن ماجہ (236/1): کتاب الاذان والسنة فیہا: باب السنة فی الاذان: حدیث (713) واہن خزیمہ (14/3): باب: انتظار المؤذن الامام بالاقامة: حدیث (1525) واخرجہ احمد فی مسنده (106, 105, 104, 91, 87, 76/5)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ اسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاكِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

مذاهب فقہاء: وَهَكَذَا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ الْمُؤَذِّنَ أَمَلَّكَ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامُ أَمَلَّكَ بِالْإِقَامَةِ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مؤذن تاخیر کرتا رہتا تھا اور اس وقت تک اقامت نہیں کہتا تھا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہیں لیتا تھا: آپ تشریف لے آتے ہیں تو آپ کو دیکھ کر وہ اقامت کہنا شروع کرتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اسرائیل نے سماک کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اسے ہم صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے یہی بات بیان کی ہے: مؤذن اذان دینے کا زیادہ اختیار رکھتا ہے اور امام اقامت کے حوالے سے زیادہ

تقدار ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ

### باب 11: رات کے وقت اذان دینا

187 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُّوا وَأَشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَنْبَسَةَ وَأَنْسِ وَأَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ

أَجْزَاءَهُ وَلَا يُعِيدُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَدَّنَ بِلَيْلٍ

أَعَادَ رِبَهُ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَرَوَى حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَدَّنَ بِلَيْلٍ

فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَادِيَ إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ

187- اخرجہ البعاری (162/4): کتاب الصوم: باب: قول النبی صل اللہ علیہ وسلم لا یتعکم من سحورکم اذان بلال حدیث (1918):

کتاب الاذان: باب: الاذان قبل الفجر حدیث (623): باب اذان الاعمی اذا کان له من یخبره حدیث (617): کتاب الشهادات: باب شهادة

الاعمی وامره و نکلاجه و نکلاجه و مبايعته حدیث (2656): و اخرجہ مسلم فی صحیحہ (768/2): کتاب الصیام: باب: بیان ان الدخول فی

الصوم یحصل بطلوع الفجر حدیث (1092/36): (1092/37): و اخرجہ مسلم بطریق نافع عن ابن عمر حدیث (1092/38): و اخرجہ

النسائی (10/2): کتاب الاذان: باب: المؤذن للمسجد الواحد حدیث (638): و اخرجہ الدارمی (270, 269/1): کتاب الصلاة: باب فی وقت

اذان الفجر والحمیدی (276/2) (277/2) حدیث (611): و ابن خزیمہ (209/1): کتاب الاذان والاقامة: باب: اباحة الاذان للصبح قبل

طلوع الفجر حدیث (401): و عبد بن حمید ص (240) حدیث (734): و اخرجہ احمد (9/2) (4551) (123/2) (6051)

اسناد دیگر: وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ آثارِ صحابه: أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ آذَنَ بِلَيْلٍ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُعْمِدَ الْأَذَانَ

وَهَذَا لَا يَصِحُّ أَيْضًا لِأَنَّهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُنْقَطِعٌ وَلَعَلَّ حَمَادَ بْنَ سَلَمَةَ أَرَادَ هَذَا الْحَدِيثَ وَالصَّحِيحُ رِوَايَةُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَلَوْ كَانَ حَدِيثُ حَمَادٍ صَحِيحًا لَمْ يَكُنْ لِهَذَا الْحَدِيثِ مَعْنَى إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَإِنَّمَا أَمَرَهُمْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُ وَقَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ وَلَوْ أَنَّهُ أَمَرَهُ بِإِعَادَةِ الْأَذَانِ حِينَ آذَنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَمْ يَقُلْ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدِيثُ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَأَخْطَأَ فِيهِ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ

﴿﴾ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ رات کے وقت اذان دینے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: مؤذن رات کے وقت اذان دے تو یہ بات جائز ہے وہ دوبارہ اذان نہیں دے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مؤذن رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تو وہ (فجر کا وقت ہو جانے پر) دوبارہ اذان دے گا سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حماد بن سلمہ نے ایوب کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دے دیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ یہ اعلان کریں: بندہ سو گیا تھا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

صحیح بروایت وہ ہے جسے عبید اللہ بن عمر اور دیگر حضرات نے نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک (سحری میں) کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے۔



عبد العزیز بن رواد نے اسے نافع کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے رات کے وقت اذان دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ہدایت کی: وہ دوبارہ اذان دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ روایت بھی درست نہیں ہے، کیونکہ یہ نافع کے حوالے سے براہ راست حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور منقطع ہے۔ ہو سکتا ہے: حماد بن سلمہ نے یہ روایت مراد لی ہو۔

مسند روایت وہ ہے جسے عبید اللہ اور دیگر حضرات نے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ نے سالم کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر حماد سے منقول روایت کو درست تسلیم کر لیا جائے، تو اس حدیث کا مفہوم درست نہیں ہوگا، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے، تو آپ نے انہیں اس بات کی ہدایت کی جو آگے پیش آئے گا آپ نے فرمایا: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے، اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دوبارہ اذان دینے کی ہدایت کی ہوتی اس وقت جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دی تھی، آپ یہ ارشاد نہ فرماتے ”بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے۔“

علی بن مدینی فرماتے ہیں: حماد بن سلمہ نے ایوب کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت نقل کی ہے وہ محفوظ نہیں ہے اور اس میں حماد بن سلمہ نے غلطی کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

### باب 12: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانا مکروہ ہے

**188 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

في الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَعَلَى هَذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

188- اخرجه مسلم (ابن) (592/2, 593): كتاب الصلاة و مواضع الصلاة: باب: النهي عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن حديث (655/259, 655/258) واو داود (203/1): كتاب الصلاة: باب: الخروج من المسجد بعد الاذان حديث (536) واخرجه المسائي (29/2): كتاب الاذان: باب: التشديد في الخروج من المسجد بعد الاذان: حديث (683, 684) واخرجه ابن ماجه: (242/1) كتاب الاذان والسنة فيها: باب: اذا اذن وانت في المسجد فلا تخرج: حديث (733) والحمدى (438/2): حديث (998) والداومي (274/1): كتاب الصلاة: باب: كراهية الخروج من المسجد بعد النداء: وابن خزيمة (3/3): كتاب الامامة في الصلاة: باب: الزجر عن الخروج من المسجد بعد الاذان قبل الصلاة: حديث (1506) واحد (537, 506, 471, 416, 410/2)

أَنْ لَا يَخْرُجَ أَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ أَنْ يَكُونَ عَلَى غَيْرِ وُضوءٍ أَوْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ وَيُرْوَى عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَخْرُجُ مَا لَمْ يَأْخُذِ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا عِنْدَنَا لِمَنْ لَهُ عُذْرٌ فِي الْخُرُوجِ مِنْهُ

توضیح راوی: وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمٌ بْنُ أَسْوَدَ وَهُوَ وَالِدُ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَقَدْ رَوَى أَشْعَثُ بْنُ

أَبِي الشَّعْثَاءِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ

﴿﴾ حضرت ابو الشعثاء بیان کرتے ہیں: عصر کے وقت اذان ہو جانے کے بعد ایک شخص مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا، یعنی کوئی شخص

اذان ہو جانے کے بعد کسی عذر کے بغیر مسجد سے باہر نہیں جاسکتا عذر یہ ہو سکتا ہے: وہ بے وضو ہو جائے یا کوئی اور ضروری کام ہو۔

ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جب تک مؤذن اقامت شروع نہیں کرتا آدمی باہر جاسکتا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جسے باہر جانے کے لئے کوئی عذر درپیش ہو۔

ابو الشعثاء نامی راوی کا نام سلیم بن اسود ہے۔ یہ اشعث بن ابو الشعثاء کے والد ہیں۔

اشعث بن ابو الشعثاء نے اس روایت کو اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

باب 13: سفر کے دوران اذان دینا

189 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ

مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمِّ لِي فَقَالَ لَنَا إِذَا سَافَرْتُمَا فَاذِّنَا

189- أخرجه المغيرة (130/2, 131): كتاب الاذان: باب من قال، لهوذن في السفر مؤذن واحد، حديث (628)؛ باب الاذان للمسافرين اذا

كثروا جماعة والاقامة، حديث (630, 631)؛ و (452/10): كتاب الادب: باب رحمة الناس والبهائم، حديث (6008)؛ (244/13): كتاب

الاذان: باب: اثنان فما فوقهما جماعة، حديث (658)؛ (200/2): كتاب الاذان: باب اذا استعوا في القراءة فليؤمهم اكبرهم، حديث (685)؛

(350/2): كتاب الاذان: باب المكث بين السجدين، حديث (819)؛ (63/6): كتاب الجهاد والسنن: باب سفر الاثني عشر، حديث (2848)

وأخرجه المغيرة في الادب المفرد (213)؛ وأخرجه مسلم (ابن)؛ (612/2): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب من اخط بالامامة، حديث

(674/292)؛ وأخرجه ابو داود (216/1): كتاب الصلاة: باب من اخط بالامامة، حديث (589)؛ والنسائي (8/2): كتاب الاذان: باب: اذان

المتفردين في السفر، حديث (634)؛ (77/26): كتاب من اخط بالامامة: باب تقديم ذوى السن، حديث (781)؛ وابن ماجه (313/1): كتاب

اقامة الصلاة والسنة فيها: باب من اخط بالامامة، حديث (979)؛ وأخرجه احمد في مسنده (436/3)

وَأَقِيمَا وَلْيُؤْتِكُمَا أَكْبَرَ كَمَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الْإِذَانَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تُجْزَى الْإِقَامَةُ

إِنَّمَا الْإِذَانُ عَلَى مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ

قول امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ

﴿﴾ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے چچا زاد بھائی کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا آپ نے فرمایا: جب تم دونوں سفر کرو تو تم دونوں اذان دینا اور اقامت کہنا تم دونوں میں سے جو بڑی عمر کا ہو وہ تمہاری امامت کروائے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا ان حضرات نے سفر کے دوران اذان دینے کو اختیار کیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: صرف اقامت کہہ دینا بھی جائز ہے کیونکہ اذان کا حکم اس شخص کے لئے ہے جو

لوگوں کو اکٹھا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: پہلا قول زیادہ بہتر ہے امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْإِذَانِ

باب 14: اذان دینے کی فضیلت

190 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو ثَمِيلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ

مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَ عَنْ سَبْعِ بَنِينَ مُحْتَسِبًا كُنِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

وَأَبِي سَعِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو ثَمِيلَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ وَأَبُو حَمْرَةَ السُّكْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ وَجَابِرُ بْنُ

يَزِيدَ الْجَعْفِيُّ ضَعْفُوهُ تَرَكَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ لَوْلَا جَابِرُ الْجَعْفِيُّ لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بِغَيْرِ

حَدِيثٍ وَلَوْلَا حَمَادٌ لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بِغَيْرِ فِقْهِ

190- تفرد به الترمذی من هذا الطريق واخرجه ابن ماجه (240/1) كتاب الاذان والسنة فيها باب فضل الاذان وثواب المؤذنين حديث

(727) من طريق جابر عن عكرمة عن ابن عباس فذكره

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سات برس تک ثواب کے حصول کی نیت سے اذان دیتا رہے اس کے لئے جہنم سے بری ہونا لکھ دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔ ابو تمیلہ نامی راوی کا نام یحییٰ بن واضح ہے۔

ابوحزہ سکری نامی راوی کا نام محمد بن میمون ہے۔

جابر بن یزید جعفی کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ امام ابویسعیٰ فرماتے ہیں: میں نے جابرو کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے کعب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر جابر جعفی نہ ہوتا تو اہل کوفہ حدیث کے بغیر ہوتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو اہل کوفہ فقہ کے بغیر ہوتے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

باب 15: امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے

191 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اللَّهُمَّ ارْشِدِ الْإِئِمَّةَ وَاعْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى نَافِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَسَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ أَصَحُّ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ أَنَّهُ لَمْ يُثَبِّتْ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین

191- اخرجه ابو داود (198/1): كتاب الصلاة: باب: ما يجب على المؤذن من تعاهد الوقت حدیث (517) و اخرجه احمد (656, 260/5, 514, 472, 461, 424, 382, 232/2)

ہوتا ہے، اے اللہ! امامت کرنے والوں کی رہنمائی کر اور اذان دینے والوں کی مغفرت کر دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، حفص بن غیاث اور دیگر راویوں نے اعمش کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ اسباط بن محمد نے اعمش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ حدیث ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائی گئی ہے۔

نافع بن سلیمان نے اس روایت کو محمد بن ابوصالح کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوصالح کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ابوصالح کی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوصالح نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ ابوصالح کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کو مستند قرار نہیں دیتے اسی طرح اس بارے میں ابوصالح کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کو بھی مستند قرار نہیں دیتے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ

**باب 16: جب مؤذن اذان دے تو (سننے والا) آدمی کیا کہے؟**

**192 سند حدیث:** حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا سَمِعْتُمْ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

**فی الباب:** قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ وَعَائِشَةَ وَمَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا

192- اخرجہ مالک فی الموطأ (67/1). کتاب الصلاة: باب: ماجاء فی النداء للصلاة، حدیث (2) واخرجہ البخاری (108/2): کتاب الاذان: باب: مايقول اذا سمع النداء حدیث (611) واخرجہ مسلم (ابن) (241/2): کتاب الصلاة: باب استحباب القول مغل قول المؤذن لمن سمعه حدیث (383/10) واخرجہ النسائي (23/2): کتاب الاذان: باب: القول مغل مايقول المؤذن حدیث (673) وابن ماجه (1/238): کتاب الاذان والسنة فهما: باب: مايقال اذا اذن المؤذن حدیث (720) والدارمی (272/2): کتاب الصلاة: باب مايقال في الاذان وابن خزيمة (215/1): فی جامع ابواب الاذان والاقامة: باب الامر بان يقال مايقوله المؤذن اذا سمعه ينادى بالصلاة حدیث (411) واحد (90، 6/3)

اسناد دیگر: زوی مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اذان سنو تو اسی کی مانند کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

معمراور کئی راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت منقول ہے۔ عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس روایت کو سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

مذہب فقہاء: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْآذَانِ أَجْرًا

باب 17: مؤذن کا اذان کا معاوضہ لینا مکروہ ہے

193 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ وَهُوَ عَبْسِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ

متن حدیث: إِنَّ مِنْ آخِرِ مَا عَهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اتَّخِذَ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَيَّ آذَانِهِ أَجْرًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْآذَانِ أَجْرًا وَاسْتَحَبُّوا لِلْمُؤَذِّنِ أَنْ يَخْتَسِبَ فِي آذَانِهِ

﴿﴾ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے آخری عہد یہ لیا تھا: میں ایسے شخص کو مؤذن بناؤں گا جو اذان دینے کا معاوضہ نہیں لے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

193- اخرجه ابن ماجه (236/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب السنة في الاذان، حديث (714) واخرجه العميدى (403/2). حديث (906)

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں: کوئی مؤذن اپنی اذان کا معاوضہ وصول کرے وہ مؤذن کے لئے یہ بات مستحب قرار دیتے ہیں: وہ اپنی اذان کا ثواب حاصل کرنے کی امید رکھے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

**باب 18:** جب مؤذن اذان دے چکے تو آدمی کیا دعا پڑھے؟

**194** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَ اللَّهُ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ

◀◀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اذان سننے کے بعد یہ کلمات پڑھے۔

”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے، اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر یقین رکھتا ہوں)

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے ہم اسے صرف لیث بن سعد کے حوالے سے حکیم بن عبد اللہ بن قیس کے حوالے سے جانتے ہیں۔

## بَابُ مِنْهُ الْآخَرُ

**باب 19:** بلا عنوان

**195** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

عِيَّاشِ الْحِمَاصِيِّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ

194- اخرجہ مسلم (ابن) (245/2): کتاب الصلاة: باب: استعجاب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، حدیث (83/386) و ابو داؤد

(299، 199/1): کتاب الصلاة: باب: ما يقول اذا سمع المؤذن، حدیث (525) و اخرجہ النسائی (26/2): کتاب الاذان: باب: الدعاء عند الاذان

حدیث (679) ابن ماجه (238/1): کتاب الاذان والسنة فيها، حدیث (721) وابن خزيمة (220/1) في جسامع ابواب الاذان والاقامة: باب:

فضيلة الشهادة لله عز وجل بوحده انبته والنبي صلى الله عليه وسلم برسالته، حدیث (421) (422) و عبد بن حميد ص (78) حدیث

(142) و اخرجہ احمد (181/1) (1565)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْبَدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْنِ مُحَمَّدًا  
الْوَسِيلَةَ وَالْفُضَيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ لَا نَعْلَمُ  
أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ  
تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو حَمْزَةَ اسْمُهُ دِينَارٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اذان سن کر یہ پڑھے۔  
”اے اللہ! اے اس کھل دعوت کے پروردگار اور (اس کے نتیجے میں) کھڑی ہونے والی نماز (کے پروردگار) تو حضرت  
محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے“  
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تو اس شخص کے لئے قیامت کے دن شفاعت حلال ہو جائے گی (یعنی اسے شفاعت نصیب  
ہوگی)

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ یہ محمد بن منکدر کے حوالے سے  
منقول ہے ہمیں ایسے کسی راوی کا علم نہیں ہے جس نے اس روایت کو نقل کیا ہو صرف شعیب بن ابو حمزہ نے محمد بن منکدر کے حوالے  
سے اسے نقل کیا ہے۔  
ابو حمزہ کا نام دینار ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

باب 20: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی

196 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي إِيسَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ :

متن حدیث: الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

195- اخرجہ البخاری (112/2): کتاب الاذان: باب: الدعاء عند النداء حديث (614) والمباري في خلق افعال العباد (20) و ابو داود  
(201/1): كتاب الصلاة: باب ما جاء في الدعاء عند الاذان حديث (529) النسائي (26/2): كتاب الاذان: باب: الدعاء عند الاذان واخرجہ ابن  
ماجه (239/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب: ما يقال اذا اذن المؤذن (722) وابن خزيمة (220/1): كتاب جنات ابواب الاذان والاقامة:  
باب: صفة الدعاء عند مسألة الله عزوجل للنبي صلى الله عليه وسلم عند الوسيلة حديث (420) واخرجہ احمد (344/3)  
196- اخرجہ ابو داود (199/1): كتاب الصلاة: باب: ما يقول اذا سمع المؤذن حديث (522) واخرجہ احمد (119/3)



وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا ستر نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
ابو اسحق ہمدانی نے اسے برید بن ابومریم کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

## بَابُ كَمْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ

### باب 21: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

197 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: فَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتِ خَمْسِينَ ثُمَّ نَقَصْتُ حَتَّى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُودِيَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلَ لَدَيْ وَانَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبِي قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَأَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَنَسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی آپ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں ان میں کمی کی گئی یہاں تک کہ انہیں پانچ کر دیا گیا پھر یہ اعلان کیا گیا: اے محمد! ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا ان پانچ کے عوض میں تمہارے لئے پچاس (نمازوں کا ثواب) ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن حصصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

### باب 22: پانچ نمازوں کی فضیلت

198 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

197-اخرجه عبد بن حميد في "مسند" في مسند انس بن مالك، ص 350، حديث (1158) واخرجه احمد (161/3)

متن حدیث: الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغَشَّ الْكَبَائِرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ وَحَنْظَلَةَ الْأَسِيدِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ ﴿ ﴾ ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعے

تک ان کے درمیان کئے جانے والے (گناہوں کا) کفارہ ہوتے ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے

احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب 23: باجماعت نماز کی فضیلت

199 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحَدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي

هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث دیگر: أَنَّهُ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحَدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَعَامَّةٌ مَن رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالُوا خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَّا ابْنُ عُمَرَ

فَإِنَّهُ قَالَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ

198- اخرجہ مسلم (ابی) (25/2): کتاب الطہارۃ: باب الصلوات الخمس والجمعة الی الجمعة و..... حدیث (233/14) واخرجہ ابن ماجہ (345/1): کتاب اقامۃ الصلوة والسنة فیہا: باب فی فضل الجمعة حدیث (1086) وابن خزیمہ (162/1): کتاب الصلوة: باب ذکر الدلیل علی

ان الصلوات الخمس انما تکفر صغائر الذنوب دون کبائرہا حدیث (314) و (158/3): فی جساء ابواب الاذان والخطبة فی الجمعة: باب ذکر الخبر المفسر للاخبار المجلدة التي ذکرتها فی الابواب المتقدمة حدیث (1814) واخرجہ احمد (484/2)

199- اخرجہ مالک (129/1): کتاب صلاۃ الجماعة: باب فضل صلاۃ الجماعة علی صلاۃ الفرد حدیث (1) واخرجہ البخاری (154/2): کتاب الاذان: باب فضل صلاۃ الجماعة حدیث (645) (161/2): باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعة حدیث (649) و مسلم (ابی) (587/2):

کتاب المساجد و مواضع الصلوة: باب فضل صلاۃ الجماعة حدیث (650/249، 000/250) والنسائی (103/2): کتاب الامامة: باب فضل الجماعة حدیث (837) وابن ماجہ (259/1): کتاب المساجد والجماعات حدیث (789) والدارمی (293، 292/1): کتاب الصلوة: باب فی فضل صلاۃ الجماعة واخرجہ احمد (17/2) (4670) (102/2) (5779) (112/2) (5921) (156/2) (6455)

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز آدمی کے تنہا نماز پڑھنے پر ستائیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس روایت کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: باجماعت نماز ادا کرنا آدمی کے تنہا نماز پڑھنے پر ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن حضرات نے اس روایت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے عام طور پر یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

تاہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں لفظ ”ستائیس گنا“ نقل کیا ہے۔

**200** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحَدَهُ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْأً

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَسْمَعُ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ

باب 24: جو شخص اذان سن کر اس کا جواب نہ دے

**201** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ فِعْيَتِي أَنْ يَجْمَعُوا حُزْمَ الْحَطَبِ ثُمَّ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُحْرَقَ عَلَى

200- اخرجہ مالک فی الموطأ (1/129): کتاب صلاة الجماعة: باب: فضل صلاة الجماعة على صلاة الفرد: حديث (2) واخرجه البخاري (2/160) كتاب الاذان: باب: فضل صلاة الفجر في جماعة: حديث (648) ومسلم ابى (2/584، 586) كتاب الساجد ومواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التعلف عنها: حديث (245/649) (246/649) واخرجه النسائي (1/240): كتاب الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة: حديث (486) (2/103): كتاب الامامة: باب: فضل الجماعة: حديث (838) وابن ماجه (1/258): كتاب الساجد والجماعات: باب: فضل الصلاة في جماعة: حديث (787) وبطريق آخر عن ابى صالح عن ابى هريرة: حديث (786) والدارمي (1/292): كتاب الصلاة: باب: في فضل صلاة الجماعة: واخرجه احمد (2/233، 264، 266، 396، 473، 486، 501)

أَقْوَامٌ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ

أَنَسٍ وَجَابِرٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مَنْ سَمِعَ

النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا عَلَى التَّغْلِيظِ وَالتَّشْدِيدِ وَلَا رُخْصَةَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِلَّا مِنْ عُدْوَانِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو یہ ہدایت

کروں کہ وہ لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں پھر میں نماز کے لئے حکم دوں تو وہ قائم کر لی جائے پھر میں ان لوگوں کو آگ لگا دوں جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اذان سے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی مسجد میں نہ آئے) تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

بعض اہل علم نے اس روایت کو تاکید اور سختی (شدید ترغیب یا تنبیہ پر) محمول کیا ہے اور انہوں نے جماعت ترک کرنے کی رخصت کسی کو بھی نہیں دی البتہ عذر کی وجہ سے اسے ترک کیا جاسکتا ہے۔

202 آثار صحابہ: قَالَ مُجَاهِدٌ وَسَيَّلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً قَالَ هُوَ فِي النَّارِ

قَالَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ لَا يَشْهَدُ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَاوُنًا بِهَا

﴿﴾ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دن کے وقت روزہ رکھتا ہے اور رات کے وقت نفل پڑھتا رہتا ہے، لیکن وہ جمعہ کی نماز میں یا باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوتا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

اس روایت کو حماد نے مجاہد بن جابر اور لیث سے اور انہوں نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔

201- اخرجہ مسلم (ابن) (584/2) کتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التعلف عنها حدیث (649/ 245) واخرجہ ابو داود (205/1): کتاب الصلاة: باب: في التشديد في ترك الجماعة حدیث (549) واخرجہ احمد في مسنده (539, 472/2)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کا مفہوم یہ ہے: وہ شخص جماعت اور جمعہ میں ان نمازوں سے قصد اجتناب اختیار کرتے ہوئے شریک نہیں ہوتا اور اس کے حق کو کم تر سمجھتا ہے اور اسے ہلکا شمار کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

باب 25: جو شخص تنہا نماز ادا کرے اور پھر جماعت کو بھی پالے

203 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ

الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ قَالَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَأَنْحَرَفَ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّبَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِئْتُ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّبَا مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ اتَّيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّبَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مَحْجَنِ الدِّلِيلِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ قَالُوا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَاةَ كُلَّهَا فِي الْجَمَاعَةِ وَإِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ وَحْدَهُ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ قَالُوا فَإِنَّهُ يُصَلِّبُهَا مَعَهُمْ وَيَشْفَعُ بِرُكْعَةٍ وَالَّتِي صَلَّى وَحْدَهُ هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عَنْهُمْ

♦♦ جابر بن یزید بن اسود عامری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج میں شریک ہوا میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں ادا کی جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور آپ نے مڑ کر دیکھا تو وہاں دو آدمی موجود تھے جو لوگوں کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی آپ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ! ان دونوں کو لایا گیا ان کے اعضاء پر کچکی طاری تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اپنی رہائش میں نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو! جب تم اپنی رہائش میں نماز ادا کر لو اور پھر تم دونوں باجماعت نماز والی مسجد میں آؤ تو وہاں لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو تو یہ تم دونوں کے لئے

203- أخرجه أبو داود (213/1): كتاب الصلاة: باب: فمن صل في منزله ثم ادرك الجماعة يصل معهم' حديث (575) (576)

(223) باب: الامام ينصرف بعد التسليم' حديث (614) والنسائي (112/2, 113): كتاب الامامة باب: اعادة الفجر مع الجماعة لمن صل

وحده' حديث (858) والدارمي (317/1, 318): كتاب الصلاة: باب: اعادة الصلوات في الجماعة بعد ما صل في بيته' وابن خزيمة (262/2) في

جاء ابواب الاوقات التي ينهي عن التطوع فهن باب: ذكر الدليل على ان نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس

وحديث (1279) و (67/3): في جساء ابواب قيام المؤمنين خلف الامام: باب: الصلاة جماعة بعد صلاة الصبح منفردا فتكون الصلاة جماعة

لسامور نافلة و حديث (1638) (106, 105/3): باب: انحراف الامام من الصلاة التي لا يطعوع بعدها' حديث (1713) واخرجه احمد

(161, 170/4) والحدی

نفل نماز ہو جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت مجن رضی اللہ عنہ اور یزید بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یزید بن اسود سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

کئی اہل علم کا یہی قول ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ حضرات یہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی آدمی تنہا نماز ادا کرے اور پھر وہ جماعت کو پالے، تو وہ تمام نمازوں کو جماعت کے ہمراہ دوبارہ پڑھے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص مغرب کی نماز تنہا ادا کر لیتا ہے، پھر وہ جماعت کو پاتا ہے، تو یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ لوگوں کے ساتھ اس نماز کو ادا کرے گا، اور ایک رکعت کے ذریعے اس نماز کو جفت کر لے گا، کیونکہ ان حضرات کے نزدیک جو نماز اس نے تنہا ادا کی تھی وہ اس کے لئے فرض نماز شمار ہوگی۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيهِ مَرَّةً

باب 26: جس مسجد میں نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں دوبارہ باجماعت نماز پڑھنا

204 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ الْبَصْرِيِّ عَنْ

أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَتَجَرُّ عَلَيَّ هَذَا فَقَامَ

رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي مُوسَى وَالْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الْقَوْمُ جَمَاعَةً فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيهِ جَمَاعَةً وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ الْآخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلُّونَ فَرَادَى وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ يَخْتَارُونَ الصَّلَاةَ فَرَادَى

توضیح راوی: وَسُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ الْبَصْرِيِّ وَيُقَالُ سُلَيْمَانُ ابْنُ الْأَسْوَدِ وَأَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهُ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس شخص کا ساتھ دے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

204- اخرجه ابو داود ( 213, 212/1 ): كتاب الصلاة: باب: في الجمع في المسجد مرتين' حديث (574), واخرجه الدارمي (318/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الجماعة في مسجد قد صل فيه مرة' و عبد بن حميد في مسنده (ص 291) حديث (936), واخرجه احمد ( 85/3, 64/3 ) (5/3)

اس بارے میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے علاوہ تابعین میں سے کئی اہل علم اسی بات کے قائل ہیں۔  
 یہ حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: جس مسجد میں باجماعت نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں ایک اور جماعت کے  
 ساتھ نماز ادا کر لی جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض دیگر اہل علم نے یہ رائے دی ہے: ایسے لوگ الگ، الگ نماز ادا کریں گے۔

امام سفیان، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ان حضرات نے الگ،  
 الگ نماز ادا کرنے کو اختیار کیا ہے۔

سلیمان ناجی بصری کا نام ایک قول کے مطابق سلیمان بن اسود ہے۔ ابوالتوکل نامی راوی کا نام علی بن داؤد ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ

### باب 27: عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

205 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ  
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامٌ نِصْفَ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ  
كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ وَابِي بِنِ كَعْبٍ وَابِي مُوسَى وَبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ مَوْقُوفًا وَرُوِيَ مِنْ

غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُثْمَانَ مَرْقُوعًا

﴿﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عشاء کی نماز باجماعت میں  
 شریک ہو اسے نصف رات تک نوافل ادا کرنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص عشاء اور فجر دونوں نمازوں میں باجماعت شریک ہو تو  
 اسے ساری رات نوافل ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت غمارہ بن

205- اخرجه مسلم (ابی) (593/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة (656/260) و ابو داؤد

(207/1): كتاب الصلاة: باب: في فضل صلاة الجماعة، حديث (555)؛ و عبد بن حنبل في مسنده (ص 47)

ابورویہ رضی اللہ عنہ، حضرت جنذب رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔ اسی حدیث کو عبد الرحمن بن ابوعمرہ کے حوالے سے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے اور دیگر حوالوں سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔

**206** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جنذب بن سفیان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز ادا کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ

کے ذمے میں ہوتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذمے کی خلاف ورزی نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**207** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ إِسْمَاعِيلَ الْكَحَالِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ الْخَزَاعِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مَرْفُوعٌ هُوَ صَحِيحٌ مُّسْنَدٌ وَمَوْقُوفٌ

إِلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُسْنَدْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تاریکی میں چل کر مسجد کی طرف آنے والوں کو

قیامت کے دن مکمل نور کی شجرہ دے دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے یعنی ”مرفوع“ روایت کے طور پر ہونے کے حوالے سے ”غریب“

ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تک موقوف ہونے کے اعتبار سے یہ ”صحیح“ اور ”مسند“ ہے۔ اس کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

باب 28: پہلی صف کی فضیلت

**208** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

206- اخرجہ مسلم (ابی) (593/2). کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة 'حدیث (657/261) واخرجہ احمد في مسنده (312/4, 313/4)

207- اخرجہ ابو داود (209/1): کتاب الصلاة: باب: ما جاء في المشي الى الصلاة في الظلم 'حدیث (561)



هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَاهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوْلَاهَا  
فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي وَعَائِشَةَ وَالْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ

وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَالثَّانِي مَرَّةً

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی صف میں بہترین صف ان کی سب سے پہلی صف ہے اور سب سے کم بہتر سب سے آخری ہے اور خواتین کی سب سے بہترین صف سب سے آخر والی ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے پہلی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ دعائے مغفرت کی ہے اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کی ہے۔

209 متن حدیث: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ

ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ (۱)

سند حدیث: قَالَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ نَحْوَهُ

﴿﴾ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا فضیلت ہے اور پھر انہیں اس کا موقع صرف قرعہ اندازی کے ذریعے ملے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے۔

اس روایت کو اسحاق بن موسیٰ انصاری رضی اللہ عنہ نے معنی کے حوالے سے، مالک کے حوالے سے، سُمی کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ہ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

208- اخرجہ مسلم (ابن) (331/2): کتاب الصلاة: باب: تسوية الصفوف واقامتها وفضل الاول فالاول منها حدیث (440/132) و ابو داؤد (238/1): کتاب الصلاة: باب: صف النساء و كراهية التاخر عن الصف الاول حدیث (678) و اخرجہ النسائي (94,93/2): کتاب الامامة: باب: ذكر خیر صفوف النساء وشر صفوف الرجال حدیث (820) و اخرجہ ابن ماجه (319/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة: فوها: باب: صفوف النساء حدیث (1000) و اخرجہ ابن خزيمة (28, 27/3): کتاب جناب ابواب قيام الامومين خلف الامام: باب: ذكر خیر صفوف الرجال و خیر صفوف النساء حدیث (1561) و احمده في مسنده (367, 354, 336/2) (1) - اخرجہ البخاری (114/2): کتاب الاذان: باب: الاستعانة في الاذان حدیث (615) و الحدیث طرفه في (2689- 721- 654)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

## باب 29: صفیں درست رکھنا

210 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ  
 مَتْنِ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا فَمَخْرَجَ بَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا مَخْرَجًا  
 صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَسْتُ نَوْنٌ صُفُوفِكُمْ أَوْ لِيَخَالَفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبُرَاءِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ  
 حَكَمَ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 حَدِيثٌ دِغِيرٌ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ إِقَامَةُ الصَّفِّ  
 آثَارِ صَحَابِهِ: وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُوَكِّلُ رَجُلًا بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ فَلَا يَكْتَبِرُ حَتَّى يُخْبَرَ أَنَّ الصُّفُوفَ قَدْ  
 اسْتَوَتْ

وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَعَاهَدَانِ ذَلِكَ وَيَقُولَانِ اسْتَوُوا  
 وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ تَقَدَّمَ يَا فُلَانُ تَأَخَّرَ يَا فُلَانُ

◀◀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں درست کروایا کرتے تھے ایک دن آپ  
 تشریف لائے آپ نے ایک شخص کو دیکھا، جس کا سینہ دوسروں سے آگے نکلا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: یا تو تم لوگ اپنی صفیں درست  
 رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ،  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد بھی فرمایا ہے: نماز کی تکمیل میں ان صف کو درست  
 کرنا بھی شامل ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے کچھ لوگوں کو صفیں درست کرنے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا، اور اس وقت  
 تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک انہیں یہ بتائیں دیا جاتا تھا: تمام صفیں درست ہو چکی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہ منقول ہے: وہ اہتمام کے ساتھ اس کا خیال رکھتے تھے اور یہ

21- اخرجہ مسلم (ابی) (326/2) کتاب الصلاة: باب تسوية الصفوف واقامتها وقصم الاول فلاول منها حدیث (1/271) اور ابو داؤد (234/1) کتاب الصلاة: باب تسوية الصفوف حدیث (665,663) والسنن (89/2) کتاب الامامة: باب كيف يقوم الامام في الصفوف حدیث (810) وابن ماجه (318/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب اقامة الصفوف حدیث (994) والطبرانی المعجم في الصفوف (111/4) (276, 272, 270/4)

فرمایا کرتے تھے: میں سیدھی رکھوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے فلاں! تم آگے ہو جاؤ اور اے فلاں! تم پیچھے ہو جاؤ۔

بَابُ مَا جَاءَ لِيَلِينِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهْيِ

باب 30: (نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان) تم میں سے کچھ دار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں

211 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي

مَعْمَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتَنُ حَدِيثٍ: لِيَلِينِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهْيِ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ

قُلُوبُكُمْ وَإِنَّا كُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

يَحْفَظُوا عَنْهُ

توضیح راوی: قَالَ وَخَالِدُ الْحَدَّاءُ هُوَ خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ يُكْنَى أَبَا الْمَنَازِلِ

قول امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ يُقَالُ إِنَّ خَالِدًا الْحَدَّاءَ مَا حَدَا نَعْلًا قَطُّ إِنَّمَا

كَانَ يَجْلِسُ إِلَى حَدَّاءٍ فَنَسِبَ إِلَيْهِ قَالَ وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ كَلْبٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم میں سے کچھ دار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے

ہوں پھر ان کے بعد وہ ہوں جو ان کے قریبی مرتبے کے ہوں پھر ان کے بعد وہ کھڑے ہوں جو ان کے قریبی مرتبے کے ہوں اور تم

آپس میں اختلاف نہ کرنا ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا اور تم بازاری کی گھاگھی سے بچنا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت

براء رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ کو یہ بات پسند تھی: مہاجرین اور انصار آپ کے قریب رہیں تاکہ آپ کے

طریقے کو یاد رکھیں۔

211- إخراجہ مسلم (ابن) کتاب الصلاة باب: تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول فالاول منها حدیث (432/123) وإخراجہ ابو داؤد (237/1) کتاب الصلاة باب من يستحب ان يلى الامام في الصف وكرهية التأخير حدیث (675) والدارمی (290/1) کتاب الصلاة باب: من يلى الامام من الناس والى خزيمه (32/3) في جماع ابواب قيام المأمومين خلف الامام حدیث (1572) وإخراجہ احمد (4373)457/1

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خالد الحذاء یہ خالد بن مہران ہے اور ان کی کنیت ”ابو المنازل“ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ کہا گیا: خالد حذاء نے کبھی کوئی جوتا نہیں بنایا چونکہ وہ ایک موچی کے پاس بیٹھا کرتے تھے اس لئے اسی طرف منسوب ہو گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

#### باب 31: ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے

212 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَبْدِ

الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ

متن حدیث: صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَاضْطَرَرْنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَّاسٍ الْمُرَزِيِّ حُكْمَ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُصَفَّ بَيْنَ السَّوَارِي وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ

◀◀ عبد الحمید بن محمود بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک امیر کی اقتداء میں نماز ادا کی لوگوں نے مجبور ہو کر ستونوں کے درمیان نماز ادا کر لی جب ہم نماز ادا کر چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم اس سے بچا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت قرہ بن ایاس مرزنی سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے: ستونوں کے درمیان صف بنائی جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے اس کی اجازت دی ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَهُ

#### باب 32 نماز کے دوران کسی شخص کا صف میں تنہا کھڑے ہونا

212- أخرجه ابو داود (237, 236/1). كتاب الصلاة: باب: الصفوف بين السواري، حديث (673)، والنسائي (94/2): كتاب الاقامة: باب: الصف بين السواري، حديث (821)، وابن ماجه (320/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فمها: باب: الصلاة بين السواري في الصف، حديث (1002)، ورواه احمد في مسنده (رقم 12366 ج3 ص131)

213 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحْنُ بِالرَّقِيقَةِ فَقَامَ بِي عَلَى شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبُدٍ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِي هَذَا الشَّيْخُ

ممن حدیث: أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَّةً وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ

فی الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ وَابِصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَّةً وَقَالُوا يُعِيدُ إِذَا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَّةً وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ

وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِيهِ إِذَا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَّةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

وَالشَّافِعِيِّ

وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى حَدِيثِ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَيْضًا قَالُوا مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَّةً

يُعِيدُ مِنْهُمْ حَمَادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَوَكَيْعٌ

اختلاف سند: وَرَوَى حَدِيثَ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّثْلَ رِوَايَةِ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ زِيَادِ

بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ وَفِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ هِلَالَ قَدْ أَدْرَكَ وَابِصَةَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ

الْحَدِيثِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيثُ عَمْرٍو بِنِ مَرَّةٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ

مَعْبُدٍ أَصَحُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيثُ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَصَحُّ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو ابْنِ مَرَّةٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ

حَدِيثِ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ

◀◀ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: زیاد بن ابوجعد نے میرا ہاتھ تھاما ہم لوگ اس وقت ”رقہ“ میں موجود تھے اس نے

مجھے لے جا کر ایک شیخ کے سامنے کھڑا کر دیا جس کا نام حضرت وابصہ بن معبد تھا۔ جو بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے زیاد نے بتایا: ان

بزرگ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے: ایک شخص نے صف میں اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ (راوی کہتے ہیں) وہ بزرگ یہ بات سن

رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی: وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

213- آخرجه ابو داؤد (239/1): کتاب الصلاة: باب الرجل يصل وحده خلف الصف حدیث (682) وابن ماجه (321/1): کتاب اقامة

الصلاة والسنة فيها: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده حدیث (1004) والدارمی (294/1, 295): کتاب الصلاة: باب فی صلاة الرجل

خلف الصف وحده والحمیدی (392/2) حدیث (884) واحد (228, 227/4)

اہل علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص (امام کے پیچھے) صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کرے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر وہ صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو وہ دوبارہ اس نماز کو پڑھے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایسا کرنا جائز ہے اگر وہ صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والا ایک گروہ اسی حدیث کی طرف گیا ہے جو حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

وہ حضرات یہ کہتے ہیں: جو شخص صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کرے وہ اسے دوبارہ ادا کرے گا (اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے ان افراد میں) حماد بن ابوسلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور کعب شامل ہیں۔

حصین کی روایت کو ہلال بن یساف کے حوالے سے کئی راویوں نے نقل کیا ہے جیسا کہ ابواحوص کی روایت ہے جو زیاد بن ابوالجعد کے حوالے سے حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حصین کی روایت میں یہ حدیث موجود ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: ہلال نے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔

محدثین نے اس روایت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن مرہ نے ہلال بن یساف کے حوالے سے، عمرو بن راشد کے حوالے سے، حضرت وابصہ بن معبد سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے۔

بعض حضرات نے یہ بیان کیا ہے: حصین نے ہلال بن یساف کے حوالے سے، زیادہ بن ابوالجعد کے حوالے سے، حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک عمرو بن مرہ سے منقول حدیث ”صح“ ہے اس کی وجہ یہ ہے: یہ ہلال بن یساف کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی زیادہ بن ابوالجعد کے حوالے سے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**214 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ

هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ

مَنْ حَدَّثَنَا: أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَجَدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ

مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِمْ: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَجَدَهُ فَإِنَّهُ يُعِيدُ

﴿﴾ ہلال بن یساف، عمرو بن راشد کے حوالے سے حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے صف میں تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے چار رو کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے کعب کو یہ کہتے ہوئے

سنا ہے: اگر کوئی شخص صف کے اندر تہا کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ

باب 33: جو شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے ساتھ ایک شخص (مقتدی) ہو

215 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى

ابن عباس عن ابن عباس قال

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

في الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ

علم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقهاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

قَالُوا إِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْإِمَامِ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ

◀◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے میرے پیچھے کی طرف سے میرے سر کو پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کر دیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد میں آنے والے اہل علم کا اس روایت پر عمل ہے۔

وہ حضرات یہ کہتے ہیں: جب امام کے ہمراہ صرف ایک شخص ہو تو وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

باب 34: جس شخص کے ہمراہ دو آدمی نماز ادا کرنے والے ہوں

216 سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

متن حدیث: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَ مِنَّا أَحَدُنَا

215- اخرجہ البخاری (287/1): کتاب الوضوء: باب: التخفيف في الوضوء: حدیث (138) (247/2, 248): کتاب الاذان: باب: اذا قام

الرجل عن يسار الامام: حدیث (726) وبطريق الشعبي عن ابن عباس (249/2): باب: مهينة المسجد والامام حدیث (728) واخرجہ مسلم

والنسائي (87, 86/2): کتاب الامامة: باب: موقف الامام اذا كان معه صبي وامرأة: حدیث (804) وبطريق آخر: باب: موقف الامام والماموم

صبي حدیث (806) وابن ماجه (312/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الاثنان جماعة: حدیث (973)

216- تفرد به الترمذی واخرجہ الطبرانی في ”المعجم الكبير“ (276/7) حدیث (6951)

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً قَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَرَوَى  
آثار صحابہ: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ صَلَّى بِعَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَأَقَامَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ وَرَوَاهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضَ النَّاسِ فِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمِ الْمَكِّيِّ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

﴿﴾ حضرت سرہ بن جبند رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی: جب ہم تین افراد ہوں تو ہم  
اپنے میں سے ایک کو آگے کر دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے  
احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: جب تین لوگ ہوں تو دو آدمی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت منقول ہے: انہوں نے علقمہ اور اسود کو نماز پڑھائی تھی ان میں سے ایک کو  
اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا تھا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر دیا تھا اور انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے  
روایت بھی کی ہے۔

بعض حضرات نے اسماعیل بن مسلم کی نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ

باب 35: جو شخص نماز ادا کر رہا ہو اس کے ساتھ مرد اور خواتین

(اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لئے موجود ہوں)

217 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: أَنَّ جَلَدَةَ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَعَامٍ صَنَعْتُهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ  
قَوْمُوا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ أَسْوَدَ مِنْ طُولِ مَا لَيْسَ فَنَضَخْتُهُ بِالْمَاءِ فَقَامَ عَلَيْهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَهَفْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَالْبَيْتِيمُ وَرَأَيْتُهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ  
انْصَرَفَ



حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَنَسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِ  
 الْإِمَامِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَهُمَا وَقَدْ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي إِجَازَةِ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصِّفِّ  
 وَخَدَهُ وَقَالُوا إِنَّ الصِّبْيَ لَمْ تَكُنْ لَهُ صَلَاةٌ وَكَانَ أَنَسًا كَانَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَهُ فِي الصِّفِّ  
 قَوْلُ إِمَامِ تَرْمِذِي: وَلَيْسَ الْأَمْرُ عَلَيَّ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهُ مَعَ الصِّبْيِ خَلْفَهُ  
 قَوْلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلصِّبْيِ صَلَاةً لَمَّا أَقَامَ الصِّبْيَ مَعَهُ وَلَا قَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ  
 حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَهُ عَنْ  
 يَمِينِهِ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ أَنَّهُ إِنَّمَا صَلَّى تَطَوُّعًا أَرَادَ إِدْخَالَ الْبَرَكَةِ عَلَيْهِمْ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی دادی سیدہ ملیکہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی  
 دعوت کی جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا۔ آپ نے اسے کھالیا، پھر ارشاد فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو جاؤ! تاکہ  
 میں تمہیں نماز پڑھا دوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں چٹائی کی طرف بڑھا، جو طویل استعمال کی وجہ سے سیاہ  
 ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی کے ذریعے دھویا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے، میں نے اور یتیم (لڑکے) نے آپ  
 کے پیچھے صف قائم کر لی، جبکہ بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئی، آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر  
 دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”صحیح“ ہے۔  
 اکثر اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا، وہ یہ فرماتے ہیں: اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک خاتون ہو، تو مرد  
 امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور عورت ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔  
 بعض اہل علم نے اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کیا ہے: ایسی نماز ادا کرنا جائز ہے جب کوئی شخص امام کے پیچھے تنہا ہو، تو  
 وہ تنہا صف میں کھڑا ہو سکتا ہے وہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں: جب بچے کی نماز ہی نہیں ہوتی، تو اس کا مطلب یہ ہوا، حضرت انس رضی اللہ عنہ  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف میں تنہا تھے۔

حالانکہ ایسا نہیں ہے، جیسا کہ یہ حضرات اس بات کے قائل ہیں اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو  
 یتیم کے ہمراہ اپنے پیچھے کھڑا کیا تھا، اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم کے لئے نماز کو مقرر نہ کیا ہوتا، تو آپ اس یتیم کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے  
 ہمراہ کھڑا ہی نہ کرتے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے  
 دائیں طرف کھڑا کر لیا تھا۔

اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نفل نماز ادا کی تھی تاکہ آپ ان لوگوں پر برکت داخل کریں۔

## بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَحَقِّ بِالْإِمَامَةِ

## باب 36: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

218 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرُوهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسَّنَةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السَّنَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرُهُمْ سِنًا وَلَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ أَقْدَمُهُمْ سِنًا

فی الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ وَمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَعَمْرِو بْنِ

سَلْمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا أَحَقُّ النَّاسِ بِالْإِمَامَةِ أَقْرُوهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ

وَأَعْلَمُهُمْ بِالسَّنَةِ وَقَالُوا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَدَانَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ لغيره فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالُوا السَّنَةُ أَنْ يُصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِذَا أَدَانَ فَارْجُو أَنْ الْأَذْنَ فِي الْكُلِّ وَلَمْ يَرِ بِهِ بَأْسًا إِذَا أَدَانَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ

﴿﴾ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو، اگر وہ قرأت میں برابر ہو، تو جو شخص سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو، اگر وہ سنت میں برابر ہو، تو جس شخص نے پہلے ہجرت کی ہو، اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں، تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو، کوئی شخص کسی دوسرے کی امامت کی جگہ میں امامت نہ کرے، کسی شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو نہ بٹھایا جائے۔

محمود بن غیلان بیان کرتے ہیں: ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: (جس کے عمر کے) سال زیادہ ہوں۔

218- اخرجہ مسلم (ابن) (611, 610, 609/2). کتاب الساجد ومواضع الصلاة: باب: من احق بالامامة' حدیث (673, 290) (673/291) واخرجہ ابو داود (215, 214/1). کتاب الصلاة: باب من احق بالامامة' حدیث (582) (583) (584) والنسائی (76/2) (980) والحمیدی (217/1) حدیث (457) وابن خزيمة (4/3). کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من احق بالامامة' حدیث (1507) (10/3). باب: الرخصة في صلاة الامام الاعظم خلف من امر الناس من دعوته' حدیث (1516) واخرجہ احمد (272, 121, 118/4)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم ہو اور اس کو سنت کا سب سے زیادہ علم ہو وہ یہ فرماتے ہیں: گھر کا مالک امامت کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب گھر کا مالک دوسرے شخص کو اجازت دیدے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں نماز پڑھا دے۔

جبکہ بعض اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے: گھر کا مالک نماز پڑھائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی سلطانی میں امامت نہ کرے اور کسی بھی شخص کو کسی شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر اجازت کے بغیر نہ بٹھایا جائے (امام احمد فرماتے ہیں) جب وہ اجازت دیدے تو مجھے امید ہے: سب لوگوں کے بارے میں اجازت ہوگی اور انہوں نے اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا، اگر گھر والا اسے اجازت دیدے تو وہ شخص انہیں نماز پڑھا دے۔

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

### باب 37: جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے

219 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى

وَحَدَّهُ فَلْيَصِلْ كَيْفَ شَاءَ

فی الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

وَأَبِي وَاقِدٍ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا أَنْ لَا يُطِيلَ الْإِمَامُ الصَّلَاةَ مَخَافَةَ الْمَشَقَّةِ عَلَى

الضَّعِيفِ وَالْكَبِيرِ وَالْمَرِيضِ

219- اخرجہ مالک فی الموطأ: (134/1): کتاب صلاة الجماعة: باب: العمل فی صلاة الجماعة: حدیث (93) والبخاری (233/2): کتاب الاذان

باب: اذا صل لنفسه فليطول ماشاء الله: حدیث (703) ومسلم (ابن) (359/2): کتاب الصلاة: باب: امر الامة بتخفيف الصلاة فی تمام: حدیث

(183/467) وابو داؤد (271/1): کتاب الصلاة: باب: فی تخفيف الصلاة: حدیث (794) والنسائی (94/2): کتاب الامامة: باب: ما علی

الامام من التخفيف: حدیث (823) واخرجہ احمد (486/2)

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَأَبُو الزِّنَادِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَكْوَانَ وَالْأَعْرَجُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْمَدِينِيُّ وَيُكْنَى أبا دَاوُدَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے، کیونکہ لوگوں میں کم سن، بڑی عمر کے لوگ، ضعیف لوگ، بیمار لوگ بھی موجود ہوتے ہیں البتہ جب وہ تنہا نماز ادا کرے تو جتنی چاہے (لمبی) نماز ادا کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن ابوعاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اکثر اہل علم اسی بات کے قائل ہیں، انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: امام لمبی نماز نہ پڑھائے اس وجہ سے کہ یوں وہ کمزور، بڑی عمر کے لوگوں اور بیماروں کو مشقت کا شکار کر دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو زناد نامی راوی کا نام ذکوان ہے، اعرج کا نام عبدالرحمن بن ہرمزدینی ہے، ان کی کنیت ”ابوداؤد“ ہے۔

**220** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخْفِ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَسْمُ أَبِي عَوَانَةَ وَضَاحٌ قَالَ أَبُو عَيْسَى: سَأَلْتُ قُتَيْبَةَ قُلْتُ أَبُو عَوَانَةَ مَا اسْمُهُ قَالَ وَضَاحٌ  
قُلْتُ ابْنُ مَنْ قَالَ لَا أَدْرِي كَانَ عَبْدًا لِمَرْأَةٍ بِالْبَصْرَةِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے مختصر، لیکن مکمل نماز پڑھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور ابو عوانہ کا نام وضاح ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے قتیبہ سے دریافت کیا: میں نے دریافت کیا: ابو عوانہ کا نام کیا ہے، انہوں نے جواب دیا: وضاح، میں نے دریافت کیا: وہ کس کے صاحب زادے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ مجھے نہیں معلوم، یہ بصرہ کی رہنے والی ایک خاتون کے غلام تھے۔

220- اخرجہ مسلم (ابی) (360/2): کتاب الصلوة: باب: امر الائمة بتعفيف الصلوة في تمام حدیث (469/189)، والنسائی (95، 94/2): کتاب الامامة: باب: ما عل الامام من التعفيف حدیث (824)، والدارمی (289/1): کتاب الصلوة: باب: ما امر الامام من التعفيف في الصلوة، وابن خزيمة (48/3) في جسام ابواب تمام الامومين خلف الامام حدیث (1604)، واخرجہ احمد في مسنده (رقم 11991 و 12015 و 12681 و 12762 و 12801 و 12873 و 12909 و 12910 و 13158 و 13447 و 13479 و 3 ص 100 و 101 و 162 و 170 و 173 و 179 و 182 و 205 و 231 و 233 و 234 و 240)

## بَاب مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلَاةِ وَتَحْلِيلِهَا

## باب 38: نماز کا آغاز اور اختتام

221 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ بِأَحْمَدَ وَسُورَةَ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ وَحَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي هَذَا أَجْوَدُ اسْبَادًا وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الْوُضُوءِ  
مَذَاهِبَ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ إِنَّ تَحْرِيمَ الصَّلَاةِ التَّكْبِيرُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِي الصَّلَاةِ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ مُسْتَمْلِيًا وَكَيِّعٌ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَوْ افْتَحَ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ بِسَيِّعِينَ اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ وَلَمْ يُكَبِّرْ لَمْ يُجْزِهِ وَإِنْ أَحَدَتْ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ أَمْرُهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى مَكَانِهِ فَيُسَلِّمَ إِنَّمَا الْأَمْرُ عَلَيَّ وَجْهَهُ  
قَالَ وَأَبُو نَضْرَةَ أَمَّهُ الْمُنْدِرِيُّ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَيْبَةَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر کے ذریعے نماز شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ اور (اس کے بعد) ایک سورت تلاوت نہ کرے خواہ فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سند کے اعتبار سے سب سے بہتر ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے ہم نے اس روایت کو ”کتاب الوضوء“ کے آغاز میں نقل کیا ہے۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہل علم نے اس حدیث پر عمل کیا ہے۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابن

221- آخرجہ ابن ماجہ (101/1) کتاب الطہارۃ وسنتھا باب: مفتاح الصلاۃ الطہور حدیث (276) من طریق ابی سفیان عن ابی نضرۃ عن ابی سعید بہ۔

مبارک ﷺ، شافعی ﷺ، احمد ﷺ اور امام اسحاق ﷺ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے: نماز کا آغاز تکبیر کے ذریعے ہوتا ہے اور کوئی بھی شخص صرف تکبیر کہہ کر ہی نماز میں داخل شمار ہو سکتا ہے۔

امام ترمذی ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ابو بکر محمد بن ابان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے وکج کا یہ قول نقل کیا ہے وکج فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نوحے اسماء کے ذریعے نماز کا آغاز کرے اور تکبیر نہ کہے تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی اور اگر کوئی شخص سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو اسے یہ ہدایت کروں گا کہ وہ وضو کرے پھر اپنی جگہ پر واپس آئے اور پھر سلام پھیرے چونکہ معاملے کی یہی صورت ہے۔

امام ترمذی ﷺ فرماتے ہیں: ابونضرہ نامی راوی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ

### باب 39: تکبیر کہتے ہوئے انگلیوں کو کھلا رکھنا

222 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ

وَقَدْ رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
حدیث دیگر: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا  
وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَأَخْطَأَ يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تو اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے تھے۔  
امام ترمذی ﷺ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

کئی حضرات نے اس روایت کو ابن ابی ذئب کے حوالے سے، سعید بن سمعان کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھالیتے تھے۔  
یہ روایت یحییٰ بن سمعان کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔ یحییٰ بن یمان نے اس روایت میں غلطی کی ہے۔

223 قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا

222- اخرجہ ابن خزيمة (233/1) رقم (458)

223- اخرجہ احمد (500, 375/2) والدارمی (281/1) كتاب الصلاة: باب: رفع اليدين عند افتتاح الصلاة: من طريق ابن ابي ذئب عن

عمد بن عمرو بن ثوبان عن ابي هريرة مرفوعا.

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَحَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ خَطَاً

﴿﴾ سعید بن مسکان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ سیدھے بلند کرتے تھے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبد اللہ بن عبد الرحمن (یعنی امام دارمی) فرماتے ہیں: یہ روایت یحییٰ بن یمان کی روایت سے زیادہ مستند ہے اور یحییٰ بن یمان کی روایت خطا پر مشتمل ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

### باب 40: پہلی تکبیر کی فضیلت

224 سند حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قَتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَارٍ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النَّفَاقِ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسِ مَوْقُوفًا وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى سَلَمُ بْنُ قَتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْجَلْبَلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْجَلْبَلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ

توضیح راوی: وَعُمَارَةُ بْنُ عَزْبَةَ لَمْ يُدْرِكْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ .

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ يُكْنَى أبا الْكُشُوْنِيِّ وَيُقَالُ أَبُو عُمَيْرَةَ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن تک باجماعت نماز میں اس طرح شریک ہو کہ وہ پہلی تکبیر میں شامل ہو تو اس کے لئے دو طرح کی برأت لکھی جاتی ہے: جہنم سے برأت اور نفاق (منافقت) سے برأت۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "موقوف" روایت کے طور پر منقول ہے۔ میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے اس کو "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔ صرف مسلم بن قتیبہ نے طبرہ بن عمرو کے حوالے سے حبیب بن بکلی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔ اسی روایت کو حبیب بن ابو حبیب بکلی کے

حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

اسماعیل بن عیاش نے اس روایت کو عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت محفوظ نہیں ہے یہ روایت ”مرسل“ ہے عمارہ بن غزیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حبیب بن ابو حبیب کی کنیت ابو کثوثی ہے اور ایک قول کے مطابق ابو عمیرہ ہے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

#### باب 41: نماز کے آغاز میں کیا پڑھا جائے؟

225 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّعَيْبِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ

الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْسِهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

وَأَبْنِ عُمَرَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَشْهَرُ حَدِيثٍ فِي هَذَا الْبَابِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ أَخَذَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوا بِمَا رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَقَدْ تَكَلَّمْتُ فِي اسْنَادِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَتَكَلَّمُ فِي عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہتے تھے اور یہ پڑھتے تھے۔

225- اخرجه احمد (3/50-69) و ابو داود (1/265)، كتاب الصلاة، باب: من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك، حديث (775) وابن ماجه (1/264)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: افتتاح الصلاة حديث (804)، وابن خزيمة (1/238)، حديث (467) والدارمي (1/282)، كتاب الصلاة، باب: ما يقال بعد افتتاح الصلاة.



”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی عظیم ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“  
پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے وہ بڑائی والا ہے۔“

پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔

”میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، مرد و شیطان کی شر سے، اس کے تکبر، وسوسے اور جادو سے (پناہ مانگتا ہوں)۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید سے منقول حدیث اس بارے میں سب سے زیادہ مشہور ہے۔  
اہل علم نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

اکثر اہل علم یہ فرماتے ہیں: جو اس حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: آپ یہ پڑھا کرتے تھے۔

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی عظیم ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ تابعین سے تعلق رکھنے والے اور دیگر اکثر اہل علم نے اس پر عمل کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید نے علی بن علی رفاعی نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے۔

**226** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بِنِ أَبِي

الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: وَحَارِثَةُ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَأَبُو الرِّجَالِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدِينِيُّ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی عظیم ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

226- أخرجه أبو داود (266/1) كتاب الصلاة باب: من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك حديث (776) من طريق عبد السلام بن حرب الملائي عن بديل بن ميسرة عن أبي الجوزاء عن عائشة به. قال أبو داود: وهذا الحديث ليس بالشهور عن عبد السلام بن حرب لم يروه الا طلق بن غنم، وقد روى قصة الصلاة عن بديل جماعة لم يذكرها فيه شيئاً من هذا.

امام ابو یوسف ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کو ہم صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

حارش نامی راوی کے حافظے کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

ابورجال نامی راوی کا نام محمد بن عبدالرحمن مدینی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب 42: بلند آواز میں ”بِسْمِ اللَّهِ“ نہ پڑھنا

221 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَيَّاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ

قَيْسِ بْنِ عَبَّادَةَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنِي: سَمِعْتُ أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ أَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَى مُحَدَّثُكَ  
إِيَّاكَ وَالْحَدِيثُ قَالَ وَلَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ فِي  
الْإِسْلَامِ يَعْزِي مِنْهُ قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ  
أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُهَا فَلَا تَقُلْهَا إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ  
وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ  
وَاسْحَقُ لَا يَرَوْنَ أَنَّ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالُوا وَيَقُولُهَا فِي نَفْسِهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے سنا میں اس وقت نماز  
میں بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ رہا تھا انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ نیا کام ہے اور تم نے  
کاموں سے بچو راوی نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی بھی شخص کو نہیں دیکھا جو ان سے (یعنی میرے والد  
سے) زیادہ نئی چیزوں کو ناپسند کرتا ہو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی ایسے (بلند آواز میں) پڑھتے ہوئے نہیں  
سنا تو تم بھی ایسے اس طرح نہ پڑھا کرو جب تم نماز ادا کر رہے ہو تو یہ پڑھو (یعنی ایسے بلند آواز میں پڑھو)

”الحمد لله رب العالمين“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

227= أخرجه أحمد (85/4) و (55-54/5) والبيهقي في “القيءة خلف الأمام” (116) و (130) وابن ماجه (267/1) كتاب الصلاة والسنة فيها“ باب: الاعتناء بالقراءة حديث (815) والسنائي (135-134/2) كتاب الاعتناء باب: ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم حديث (906). من طريق أبي نعيم الحافظي قيس بن عباد قال: حدثني ابن عبد الله بن مغفل عن أبيه به.

اکثر اہل علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں ان کا اس پر عمل ہے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ان کے بعد تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

امام سفیان ثوری، امام ابن مبارک رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کے نزدیک بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھی جائے گی یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: آدمی اسے دل میں پڑھے گا۔

بَاب مَنْ رَأَى الْجَهْرَبِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب 43: بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا

228 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيْبِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حَمَادٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ صَلَاتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ قَالَ بِهِذَا عِلَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ رَأَوْا الْجَهْرَبِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَادٍ هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ

توضیح راوی: وَأَبُو خَالِدٍ يُقَالُ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَالِیُّ وَأَسْمُهُ هُرْمَزٌ وَهُوَ كُوفِيُّ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کا آغاز (یعنی نماز میں قرأت کا آغاز) بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (بلند آواز میں پڑھ کر) کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

کئی اہل علم نے جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے ان میں حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد آنے والے تابعین بھی شامل ہیں

ان حضرات کے نزدیک بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اس حدیث کے ایک راوی اسماعیل بن حماد جو ہیں یہ حماد بن ابوسلیمان ہیں اور ابو خالد نامی راوی جو ہیں یہ ابو خالد والسی ہیں

ان کا نام ہرمز ہے اور یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

باب 44: نماز میں قرأت کا آغاز الحمد لله رب العالمین سے کرنا

229 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ

وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا

يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مَعْنَاهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْدُئُونَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّورَةِ وَلَيْسَ

مَعْنَاهُ أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَقْرَأُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرَى أَنَّ يَبْدَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ وَأَنْ يُجَهَرَ بِهَا إِذَا جُهِرَ بِالْقِرَاءَةِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

قرأت کا آغاز الحمد لله رب العالمین سے کرتے تھے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد میں آنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

یہ حضرات قرأت کا آغاز الحمد لله رب العالمین سے کیا کرتے ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرأت کا آغاز

الحمد لله رب العالمین سے کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے: یہ لوگ کسی سورت کو پڑھنے سے پہلے سورہ فاتحہ پڑھا کرتے

تھے اس کا یہ مطلب نہیں ہے: یہ لوگ بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہیں پڑھتے تھے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک قرأت کا آغاز بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سے کیا جائے گا اور اگر قرأت بلند آواز میں کی جاتی

229- اخرجہ البخاری (265/2) کتاب الاذان 'باب: ما يقول بعد التكبير حديث (743) وفي جزء القراءة خلف الامام (127- 128- 117- 118- 121- 122- 123- 124- 125) والبوازي (267/1) كتاب الصلاة 'باب: من لم يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم حديث (782) والنسائي (133/2) كتاب الافتتاح 'باب: البراءة في فاتحة الكتاب قبل السورة حديث (902, 903) وابن ماجه (267/1) كتاب:

اقامة الصلاة والسنة فيها 'باب: افتتاح القراءة 'حديث (813) واحمد (111- 114- 168- 183- 203- 205- 255- 273- 286- 289- 101/3) وابن خزيمة (448/1) حديث (491- 492) والحميدي في مسنده (505/2) حديث (1199) والبارمي (283/1) كتاب:

الصلاة 'باب: كراهية الجهر بسم الله الرحمن الرحيم - من طريق حماد بن سلمة عن قتادة وثابت وحميد عن انس بن مالك به بلفظ (كانوا يستفتحون القرآن (الحمد لله رب العالمين) واخرجہ احمد (223/3) والبخاري في جزء القراءة (119) و (120) ومسلم (273/2. الابي)

كتاب الصلاة 'باب حجة من قال لا يجهر بالبسلة' حديث (399). من طريق الاوزاعي قال: كتب الى قتادة عن انس فذكره.

ہے تو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ کو بھی بلند آواز میں پڑھا جائے گا۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 45: سورہ فاتحہ کے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی

230 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَنِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عِبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا لَا تُجْزِي صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آثار صحابہ: وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

توضیح راوی: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عُمَرَ يَقُولُ اخْتَلَفْتُ إِلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ ثَمَانِيَةَ عَشْرَ سَنَةً وَكَانَ الْحُمَيْدِيُّ الْكَبِيرَ مِنِّي بَسَنَةً وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عُمَرَ يَقُولُ حَجَجْتُ سَبْعِينَ حَجَّةً مَا شِئْتُ عَلَى قَدَمِي

﴿﴾ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

230- اخرجه البخاری (276/2) كتاب الاذان باب: وجوب القراءة للامام والماموم في الصلوات كلها في الحضر والفرج وما يجهر فيها وما يخافت حدیث (756) وفي ”خلق العمال العباد“ (66) (67) وفي ”القراء في خلف الامام“ (3) (5) (6) (299) ومسلم (260/2. الابي) كتاب الصلاة باب: وجوب قراء الفاتحة في كل ركعة، وانه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قرأ ما تسر له من غيرها حدیث (394/37, 34, 35, 36) وأبو داود (277/1) كتاب الصلاة باب: من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب حدیث (822) والنسائي (137/2) كتاب الافتتاح باب: ايجاب قراء الفاتحة الكتاب في الصلاة حدیث (910) (911) وفي ”فضائل القرآن“ (34) وابن ماجه (273/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب القراءة خلف الامام حدیث (837) واحمد (322-314/5) وابن خزيمة (246/1) حدیث (488) والخبيري (191/1) حدیث (386) والدارمي (283/1) كتاب الصلاة باب: لا صلاة الا بفاتحة الكتاب من طريق الزهري قال: سمعت محمود بن الربيع عن عباد بن الصامت فذكره۔

اکثر اہل علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا اس حدیث میں عمل ہے، جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ شامل ہیں اور ان کے علاوہ دیگر حضرات بھی ہیں۔

وہ یہ فرماتے ہیں ایسی نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو وہ نامکمل ہوتی ہے۔ امام ابن مبارک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ میں نے ابن ابوعمر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں اٹھارہ سال تک ابن عیینہ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا ہوں حمیدی مجھ سے عمر میں ایک سال بڑے تھے میں نے ابن ابی عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے پیدل چل کر ستر حج کئے ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّامِينَ

#### باب 46: آمین کہنا

**231** سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

متن حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ آمِينَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاهب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّامِينَ وَلَا يُخْفِيهَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

حدیث دیگر: وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ أَبِي الْعَنَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ آمِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ فِي هَذَا وَأَخْطَا شُعْبَةَ فِي مَوَاضِعٍ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرِ أَبِي الْعَنَسِ وَأَنَّ مَا هُوَ حُجْرُ بْنُ عَنَسٍ وَيَكْنَى أَبَا السَّكَنِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَأَنَّ مَا هُوَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَقَالَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَأَنَّ مَا هُوَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ

231- أخرجه ابو داؤد (309/1) كتاب الصلاة، باب: التامین وراء الامام حدیث (932) من طریق سفیان عن سلمة بن كهیل عن حجرة بن عنس عن وائل بن حجر ذكره.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدِيثٌ سُفْيَانَ فِي هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ نَحْوِ رِوَايَةِ سُفْيَانَ  
 اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ

﴿﴾ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا پھر آپ نے آمین پڑھا اور اس میں اپنی آواز کو کھینچا (یعنی بلند کیا)

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد میں آنے والے کئی اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ان حضرات کے نزدیک آدمی ”آمین“ کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرے گا سے آہستہ آواز میں نہیں کہے گا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شعبہ نے اس روایت کو مسلم بن کہیل کے حوالے سے، حجر ابو عنس کے حوالے سے، علقمہ بن وائل کے حوالے سے، ان

کے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا اور پھر آمین کہا اور آپ نے اپنی آواز کو پست رکھا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں:

اس بارے میں سفیان کی روایت شعبہ کی روایت سے زیادہ مستند ہے شعبہ نے اس روایت میں کئی مقامات پر غلطی کی ہے انہوں نے

اسے حجر ابو عنس کے حوالے سے نقل کیا ہے حالانکہ وہ حجر بن عنس ہیں اور ان کی کنیت ”ابو السکن“ ہے انہوں نے اس ابو علقمہ بن

وائل کا اضافہ کیا ہے حالانکہ اس کی سند میں علقمہ نہیں ہے۔

یہ روایت حجر بن عنس کے حوالے سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ یہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

آواز کو پست رکھا تھا حالانکہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز کو بلند کیا تھا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابو زرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

اس بارے میں سفیان کی روایت شعبہ کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

وہ فرماتے ہیں: علاء بن صالح اسدی نے اس روایت کو سلمہ بن کہیل سے نقل کیا ہے جو سفیان کی روایت کی مانند ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

منقول ہے جو سفیان سے منقول روایت کی مانند ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّامِينِ

## باب 47: آمین کہنے کی فضیلت

**232** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَاَفَقَ تَامِينُهُ تَامِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّكْتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

## باب 48: (باجماعت) نماز کے دوران دو مرتبہ سکتہ کرنا

**233** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنِ

الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَكَّتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَقَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أَبِي أَنَّ حَفِظَ سَمُرَةَ

قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكَّتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَّغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِذَا قَرَأَ (وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا فَرَّغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفْسُهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

232- اخرجہ البخاری (204/11) کتاب الدعوات، باب: فضل التامین، حدیث (6402) و مسلم (293/2- الابن) کتاب الصلاة، باب: التسميم والتحميد والتامين حديث (410/72) و ابو داؤد (309/1) کتاب: الصلاة، باب: التامين وراء الامام حديث (936) والنسائي (144-143/2) کتاب الافتتاح، باب جهر الامام بآمين حديث (928, 927, 926, 925) وابن ماجه (277/1) کتاب اقامة الصلاة (45) وابن خزيمة (286, 1) حديث (569) و (37,3) حديث (1583) واحمد (233/2- 449- 459- 270) والدارمي (284/1) کتاب الصلاة، باب: في فضل التامين والحمد (417/2) حديث (933)

233- اخرجہ ابو داؤد (267- 266/1) کتاب الصلاة، باب: السكوة عند الافتتاح، حديث (777- 778- 779- 780) والبخاری في ”القراءۃ خلف الامام“ (278- 277) وابن ماجه (275/1) کتاب الصلاة والسنة فيها، باب: في سكتي الامام حديث (845, 844) واحمد (7/5- 11- 15- 20- 21- 22- 23) وابن خزيمة (35/3) حديث (1578) والدارمي (283/1) کتاب الصلاة، باب: في السكتين، من طريق الحسن عن سمرۃ بن جندب فذكره.



مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْكُتَ بَعْدَمَا يَقْتَبِحَ الصَّلَاةَ  
وَبَعْدَ الْفَرَاعِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَأَصْحَابُنَا

﴿﴾ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے دو مرتبہ سکتہ کرنا مجھے یاد ہے تو حضرت عمران بن  
حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا اور وہ بولے: مجھے ایک مرتبہ سکتہ کرنا یاد ہے (راوی کہتے ہیں) ہم نے اس بارے میں حضرت  
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ خط لکھا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی یادداشت درست ہے۔  
سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہ دو مرتبہ سکتہ کر کے ہوں گے؟ تو انہوں نے  
فرمایا: جب آدمی نماز میں داخل ہو اور جب قرأت کر کے فارغ ہو۔

اس کے بعد انہوں نے فرمایا: جب امام ”ولا الضالین“ پڑھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات پسند تھی جب امام قرأت کر کے فارغ ہو تو سکتہ کرے تاکہ اس کا سانس ٹھیک ہو جائے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

یہ کئی اہل علم کا قول ہے ان کے نزدیک امام کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ نماز کے آغاز میں سکتہ کرے اور قرأت سے فارغ  
ہونے کے بعد سکتہ کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ، امام اسحاق رحمہ اللہ اور ہمارے اصحاب نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

### باب 49: نماز کے دوران دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

234 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَسَهْلِ

بْنِ سَعْدٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ هَلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ

وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ يَضَعُ الرَّجُلُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يَضَعُهُمَا فَوْقَ السَّرَّةِ

وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يَضَعُهُمَا تَحْتَ السَّرَّةِ وَكُلُّ ذَلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَأَسْمُ هَلْبٍ يَزِيدُ ابْنُ قُنَافَةَ الطَّائِفِيُّ

234- أخرجه أبو داود (340/1) كتاب الصلاة باب: كيفية الانصراف من الصلاة حدیث (1041) وابن ماجه (266/1-300) كتاب

اقامة الصلاة والسنة فيها باب: وضع اليمين على الشمال في الصلاة وباب: الانصراف من الصلاة حدیث (809) (929) واحد في "مسنده" (227-

226/5) و عبد الله بن احمد في زياداته على السند (227-226/5) من طريق سناك بن حرب عن قبيصة بن هلب فذكره.

﴿﴾ حضرت قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں کے ذریعے پکڑا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت غطفیف بن حارث رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ہلب سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا ان حضرات کے نزدیک مرد نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے گا۔

بعض اہل علم کی رائے یہ ہے: آدمی ان دونوں ہاتھوں کو ناف پر رکھے گا اور بعض اہل علم کی رائے یہ ہے: انہیں ناف سے نیچے پہنچ کر رکھے گا ان کے نزدیک دونوں میں سے ہر ایک کی گنجائش موجود ہے۔

ہلب نامی راوی کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب 50: رُكُوعٌ فِي السُّجُودِ وَرُكُوعٌ فِي التَّكْبِيرِ

235 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ

عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَأَبُو بَكْرٍ

وَعُمَرُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَأَبِي مُوسَى

وَعُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ وَوَائِلَ بْنِ حُجْرٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے

ہوئے قیام کرتے ہوئے بیٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بھی ایسا ہی کرتے تھے)

235- اخرجه النسائي (205/2- 230- 233) كتاب العطيق باب: التكبير للسجود، وباب: التكبير عند الرفع من السجود و باب: التكبير للسجود و (62/3): كتاب السهو باب: كيف السلام على المين واحمد في "مسندة": (386/1- 394- 418- 426- 442) والدارمي (286/1) كتاب الصلاة باب: التكبير عند كل خفض ورفع من طريق ابى اسحق عن عبدالرحمن بن الاسود و علقمة عن عبداللہ بن مسعود، فذكره و اخرجه احمد في "مسندة" (443/1) من طريق دكهم عن ابىه عن ابى اسحق عن عبدالرحمن بن الاسود و عبدالرحمن بن يزید عن عبداللہ بن مسعود، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوما لک اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں ان کے بعد آنے والے تابعین بھی اسی بات کے قائل ہیں عام فقہاء اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

### بَابُ مِنْهُ اٰخَرَ

#### باب 51: (بلا عنوان)

**236** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونِ الْمُرَوِّزِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْبِرُ وَهُوَ يَهُوِي  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ  
قَالُوا يَكْبِرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهُوِي لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ  
﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد میں آنے والے تابعین کی بھی یہی رائے ہے: حضرات فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) آدمی جب بھی رکوع یا سجدے کے لئے جھکے، تو تکبیر کہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

#### باب 52: رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنا

**237** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍَا قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ

236- اخرجہ البخاری (338/2) کتاب الاذان: باب يهوى بالتكبير حين يسجد: حدیث (803) ومسلم (392/2): كتاب: الصلاة: باب: اثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة الارفعه من الركوع فيقول فيه: سمع الله لمن حمده: حدیث (392) وابوداؤد (281/1) كتاب: الصلاة: باب: تمام التكبير حدیث (836): والنسائي (233/2) كتاب: ”الغطيق“ حدیث التكبير للسجود: حدیث (1150)

وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ بِهِذَا

الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَأَنَسِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَجَابِرٍ وَعُمَيْرِ  
اللَّثَمِيِّ

كَلِمَ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَدَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَبِهَذَا يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ  
وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ وَمِنَ التَّابِعِينَ الْحَسَنُ  
الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُهُمْ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ  
وَمَعْمَرٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيثُ مَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ  
يُثَبِّتْ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ  
حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَمَلِيِّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْمُبَارَكِ

قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَرَى رَفَعَ الْيَدَيْنِ  
فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ كَانَ مَعْمَرُ يَرَى رَفَعَ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعُمَرُ بْنُ هَارُونَ وَالنَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ يَرْفَعُونَ

237- اخرجہ البغاري (255/2): كتاب الاذان: باب: رفع اليدين في التكبيره الاولى مع الافتتاح سواء حديث (735) و (256/2): باب: رفع  
اليدين اذا كبر' واذا ركع' واذا رفع: حديث (736) و (259/2): باب: رفع اليدين اذا كبر' واذا ركع' واذا رفع: حديث (736) و (259/2)  
باب: الى اين يرفع يديه؟ حديث (738) و باب: رفع اليدين اذا قام من الركعتين: حديث (739) و مسلم (253/2- الابي): كتاب الصلاة: باب:  
استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيره الاحرام والركوع وفي الرفع من الركوع وانه لا يفعله اذا رفع من السجود: حديث  
(390/21) و ابو داود (249/1): كتاب الصلاة: باب: رفع اليدين في الصلاة: حديث (721) و (722) والنسائي (121/2): كتاب: الافتتاح: باب:  
العمل في افتتاح الصلاة و (122/2): باب: رفع اليدين قبل التكبير' و (182/2): باب: رفع اليدين للركوع حذو المنكبين' و (194/2) كتاب  
التطهير: باب: رفع اليدين حذو المنكبين عند الرفع من الركوع و (195/2): باب: ما يقول الامام اذا رفع راسه من الركوع' و (206/2): باب:  
ترك رفع اليدين عند السجود' و (231/2): باب: ترك ذلك بين السجدين و (3/3): كتاب السهو: باب: رفع اليدين للقيام الى الركعتين  
الاخريين حذو المنكبين' و ابن ماجه (279/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنه فيها' باب: رفع اليدين اذا ركع واذا رفع راسه من الركوع: حديث  
(858) و مالك في 'السيوط' (75/1): كتاب الصلاة: باب: افتتاح الصلاة: حديث (16) و احمد (294/1) و (583) و (344/1) حديث (693) و الحميدي (277/2) حديث (614) و الدارمي  
خريزه (232/1) حديث (456) و (294/1) حديث (583) و (344/1) حديث (693) و الحميدي (277/2) حديث (614) و الدارمي  
(285/1) كتاب الصلاة: باب: في رفع الركوع والسجود من طريق الزهري عن سالم عن ابيه به.

أَيْدِيَهُمْ إِذَا افْتَتَحُوا الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ

﴿﴾ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نے نماز کا آغاز کیا تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کئے انہیں کندھوں تک بلند کیا پھر جب آپ رکوع میں گئے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا (تو اس وقت بھی رفع یدین کیا)

ابن ابی عمر نامی راوی اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن ابی عمر کی روایت کی مانند منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمیر لیثی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے بعض اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

تابعین میں سے حسن بصری، عطاء، طاؤس، مجاہد، نافع، سالم بن عبداللہ، سعید بن جبیر (رحمۃ اللہ علیہم) اور دیگر حضرات اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک، معمر، اوزاعی، ابن عیینہ، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق (رحمۃ اللہ علیہم) نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ حدیث ثابت ہے جس میں رفع یدین کا تذکرہ ہے۔

پھر انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کا تذکرہ کیا جو سالم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے منقول ہے۔

(عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) تاہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ثابت نہیں ہے: نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز میں رفع یدین کیا جائے گا۔

(یچی فرماتے ہیں: ہمیں عبدالرزاق نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ معمر کے نزدیک نماز میں رفع یدین کیا جائے گا۔) میں نے جارود بن معاذ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ، عمر بن ہارون، نصر بن شمیل نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ الْأَيْدِيَ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

باب 53: نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے

238 سند حدیث: حَدَّثَنَا هُنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَّا أَصَلَى بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ

يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مَذَاهِبُ فَتَاهَاءَ: وَبِهِ يَقُولُ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی نماز کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں؟

انہوں نے نماز ادا کی تو نماز کے صرف آغاز میں رفع یدین کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک سے زیادہ اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کی بھی یہی رائے ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

باب 54: رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

239 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ مَنِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ

الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ

238- أخرجه الإمام أحمد في "مسنده" (1/388-441)، والنسائي (2/182): كتاب: الافتتاح باب: ترك ذلك و (2/195): كتاب: التطويق

باب: حرك ذلك من طريق سفیان عن عاصم بن كلب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة عن عبد الله بن مسعود فذكره.

239- أخرجه النسائي (2/185): كتاب: التطويق: باب: الإمساك بالركب في الركوع، حديث (1034-1035) من طريق أبي عبد الرحمن

السلمي عن عمر بن الخطاب فذكره.

متن حدیث: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ الرُّكْبَ سُنَّتٌ لَكُمْ فَخُذُوا بِالرُّكْبِ  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ وَأَنْسِ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ  
 مَسْلَمَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ  
 وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ  
 آثار صحابہ: إِلَّا مَا رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَبَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا يُطَبِّقُونَ وَالتَّطْبِيقُ مَنْسُوخٌ عِنْدَ أَهْلِ  
 الْعِلْمِ

◀◀ ابو عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا تمہارے لئے سنت ہے، تو تم گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کو اختیار کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض اصحاب سے اختلافی رائے منقول ہے کیونکہ وہ حضرات دونوں زانوؤں کے درمیان ہاتھ رکھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اہل علم کے نزدیک زانوؤں کے درمیان ہاتھ رکھنے کا حکم منسوخ ہے۔

240 متن حدیث: قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كُنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ فَنُهِنَا عَنْهُ وَأَمْرًا أَنْ نَضَعَ الْأَكْفَ عَلَى

الرُّكْبِ

سند حدیث: قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ هِنْدَةَ  
 تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْمُنْدَرِ وَأَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسْمُهُ  
 مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأَبُو حَصِينِ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمِ الْأَسَدِيُّ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
 حَبِيبٍ وَأَبُو يَعْفُورِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ وَأَبُو يَعْفُورِ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ وَاقِدٌ وَيُقَالُ وَقْدَانٌ وَهُوَ الَّذِي

240- أخرجه البخاری (319/2): كتاب: الاذان باب: وضع الاكف على الركب في الركوع: حديث (790) ومسلم (431/2 الاي): كتاب: الساجد ومواضع الصلاة باب: الندب الى وضع الايدي على الركب في الركوع ونسخه التطبيق: حديث (535/29) وابو داود (291/1): كتاب الصلاة: باب: تفریم الیدين ابواب الركوع والسجود: وضع الیدين على اکربعین: حديث (867) والنسائی (185/2): كتاب التطبيق: باب: نسخ ذلك: حديث (1032) (1033) وابن ماجه (283/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: وضع الیدين على الركبتين: حديث (873) واحد في ”مسنده“ (182-181/1) والجمیدی (402/1) حديث (79) وابن خزيمة (302/1) حديث (596) والدارمی (299-298/1): كتاب الصلاة: باب: العمل في الركوع من طریق مصعب بن سعد عن ابيه فذكره.

رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَكَلاَهُمَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ

﴿﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہمیں یہ حکم دیا گیا ہم اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں۔

اس روایت کو مصعب بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا نام عبد الرحمن بن ساعد بن المزد رہے۔

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

ابو حسین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

ابو عبد الرحمن سلمی کا نام عبد اللہ بن حبیب ہے۔

ابو یعفر نامی راوی کا نام عبد الرحمن بن عبید بن فسطاس ہے۔ ابو یعفر عبدی کا نام ”واقد“ ہے اور ایک قول کے مطابق وقدان

ہے۔ یہ وہی راوی ہیں جنہوں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

یہ دونوں راوی کوفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُجَافِي يَدَيْهِ عَنِ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

باب 55: رُكُوعٌ فِي دُونِ بَازُوؤِ كُوفِيٍّ لِيُجَافِيَ يَدَيْهِ عَنِ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

241 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بِنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ سَعْدٍ قَالَ

متن حدیث: اجتمع أبو حميد وأبو أسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو حميد أنا أعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع فوضع يديه على ركبتيه كأنه قابض عليهما وترا يديه ففحاهما عن جنبيه

في الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ

حكم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقهاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ يُجَافِيَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَنِ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

﴿﴾ عباس بن سہل بیان کرتے ہیں: حضرت ابو حمید، حضرت ابو اسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی

اللہ عنہم ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا، تو حضرت ابو حمید نے فرمایا: میں آپ نب کے

مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں جانتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو آپ

اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے یوں جیسے آپ نے گھٹنوں کو پکڑا ہوا ہے اور آپ اپنے بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھتے تھے۔

241- أخرجه أحمد (424/5) و أبو داود (471/1) كتاب الصلاة: باب: افتتاح الصلاة حديث (734) وابن ماجه (280/1) كتاب: إقامة

الصلاة: باب: رفع اليدين إذا ركع حديث (863) من طريق فلهج بن سليمان حدثني عباس بن سهل به



امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
 اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے: رکوع اور سجدے میں آدمی کے بازو اس کے پہلو سے الگ رہیں گے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

#### باب 56: رکوع اور سجدے میں تسبیح پڑھنا

242 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ يَزِيدَ الْهَدَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ  
 مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ  
 تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ لَمْ يَلْقَ  
 ابْنَ مَسْعُودٍ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَنْقُصَ الرَّجُلُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ  
 مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِيحَاتٍ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ اسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يُسَبِّحَ خَمْسَ تَسْبِيحَاتٍ  
 لِكَيْ يُذْرِكَ مَنْ خَلْفَهُ ثَلَاثَ تَسْبِيحَاتٍ وَهَكَذَا قَالَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

﴿﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص رکوع میں جائے اور  
 رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ تین مرتبہ پڑھے لے تو اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا یہ اس کی کم از کم مقدار ہے اور جب وہ  
 سجدے میں جائے اور سجدے میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ تین مرتبہ پڑھے لے تو اس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا اور یہ اس کی کم از کم  
 مقدار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ اس کے راوی عون بن  
 عبداللہ بن عقبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک یہ بات مستحب ہے: آدمی رکوع یا سجدے میں تین  
 تسبیحوں سے کم نہ پڑھے۔

242- اخرجه ابو داؤد (296/1). كتاب الصلاة باب: مقدار الركوع والسجود حديث (886) وابن ماجه (287/1): كتاب اقامة الصلاة  
 والسنة فيها: باب: التسبيح في الركوع والسجود، حديث (890) من طريق عون بن عبد الله بن عتبة عن ابن مسعود ذكره.

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: میں امام کے لئے یہ بات مستحب قرار دیتا ہوں کہ وہ پانچ مرتبہ تسبیح پڑھے تاکہ اس کے پیچھے موجود لوگوں کو تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کا موقع مل جائے۔  
اسحق بن ابراہیم نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**243** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أُنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ

سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ

مِثْنِ حَدِيثٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ  
وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا آتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَمَا آتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ  
وَتَعَوَّذَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ

حُدَيْفَةَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

حدیث دیگر: أَنَّهُ صَلَّى بِاللَّيْلِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

﴿﴾ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی انہوں نے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ پڑھا اور سجدے میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ پڑھا آپ جب بھی رحمت کے مضمون سے متعلق کوئی آیت پڑھتے تو وہاں ٹھہر کر اس رحمت کو مانگتے تھے اور جب عذاب کے مضمون سے متعلق کوئی آیت پڑھتے تو وہاں ٹھہر کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اسی روایت کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند کے ہمراہ نقل کیا گیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت نماز ادا کی اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب 57: رکوع اور سجدے میں قرأت کرنا

**244** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

243- أخرجه مسلم (3/111-112). كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل (203/772) وأبو داود (292/1). كتاب: الصلاة، باب: ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده: حديث (871) والنسائي (176/2) كتاب الافتتاح: باب: تعوذ القارئ إذا مر بأية عذاب أو مسالة القارئ إذا مر بأية رحمة (2/190). كتاب: التطميق، باب: الذكرك في الركوع (2/224). باب: نوع آخر (3/225). كتاب: قيام الليل وتطوع النهار: باب تسوية القيام والركوع والقيام بعد الركوع والسجود والجلوس بين السجودين في صلاة الليل وابن ماجه (1/289). كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما يقول بين السجودين: حديث (897) و (1/429). باب: ما جاء في القراءة في صلاة الليل: حديث (1351) وأحمد في مسنده: (5/382-384-389-394-397) وابن خزيمة (1/273) حديث (543) و (1/304) حديث (603) و (1/604) حديث (604) و (1/331) حديث (660) و (1/334) حديث (668) و (669) و (1/340) حديث (684) والدارمي (1/299). كتاب الصلاة: باب: ما يقال في الركوع من طريق صلة بن زفر عن حذيفة بن اليمان فذكره.

عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمَعْصُفِرِ وَعَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ

قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عَلِيٌّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

كَرِهُوا الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے، قسی، مصفر (زر درنگ) میں رنگے ہوئے کپڑے (سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد میں آنے والے اہل علم کی یہ رائے ہے: ان حضرات کے نزدیک رکوع اور سجدے میں قرأت کرنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب 58: جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا

245 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي

مُعَمَّرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَا تُجْزَى صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ فِيهَا الرَّجُلُ يَعْْنِي صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

244- أخرجه مالك في "الموطأ" (80/1). كتاب الصلاة: باب: العمل في القراءة: 8: حديث (28). والبخاري في "خلق أفعال العباد" (69، 70) ومسلم (371/2-372-الابن). كتاب: الصلاة: باب: النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود: حديث (209-210-211-480) و(226/7-227-الابن). كتاب: اللباس والزينة: باب: النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر حديث (29-30-31-2078). وأبو داود (445/2). كتاب: اللباس: باب: من كرهه: حديث (4044-4045-4046). والنسائي (189/2). كتاب: التطبير: باب: النهي عن القراءة في الركوع (217/2). باب: النهي عن القراءة في السجود (167/8-168). كتاب: الزينة: باب: خاتم الذهب (169/8). باب: الاختلاف على يحيى بن أبي كثير فيه (191/8-192). باب: النهي عن لبس خاتم الذهب (ابن ماجه (1191/2). كتاب: اللباس: باب: كراهية المعصفر للرجال حديث (3606) و (1202/2) وباب: النهي عن خاتم الذهب حديث (3642) واحمد في "مسنده": (92/1-114-126-132) من طريق عبد الله بن حنين عن ابيه عن علي بن ابي طالب لذكره.

245- أخرجه ابو داود (287/1). كتاب الصلاة: باب: صلاة من لا يقم صلته في الركوع والسجود حديث (855) والنسائي (183/2). كتاب الافتتاح: باب: الاعتدال في الركوع والسجود (214/2). كتاب: التطبير: باب: اقامة الصلب في السجود وابن ماجه (282/1). كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الركوع في الصلاة: حديث (870) واحمد في "مسنده": (119/4-122). والدارمي (304/1). كتاب الصلاة: باب: في الذي لا يتم الركوع والسجود وابن خزيمة (300/1) حديث (591-592) و (333/1) حديث (666) والبيهقي (216/2) حديث (454) من طريق ابي معمر عن ابي مسعود الانصاري لذكره.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَآسِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَرِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ  
يَرَوْنَ أَنَّ يُقِيمَ الرَّجُلُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ مَنْ لَمْ يَقُمْ صَلَاتَهُ فِي  
الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَصَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ لِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِي صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا  
صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

توضیح راوی: وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو

﴿﴾ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بدری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو نماز میں رکوع اور سجدے میں سیدھا نہیں کرتا (راوی کہتے ہیں) یعنی اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی رکھے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز فاسد ہوتی ہے۔ ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔

”اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو اس میں اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں سیدھا نہیں کرتا۔“

ابو عمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سجرہ ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 59: جب آدمی رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

246 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ حَدَّثَنِي عَمِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا وَكَانَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَمِلءَ الْأَرْضِ وَمِلءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَابْنِ جُحَيْفَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ عَلَيَّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ قَالَ يَقُولُ هَذَا فِي  
الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَقُولُ هَذَا فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُولُهَا فِي صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

توضیح راوی: توضح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَإِنَّمَا يُقَالُ الْمَاجِسُونِيُّ لِأَنَّهُ مِنْ وَلَدِ الْمَاجِسُونِ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حمد سن لی، جس نے اس کی حمد بیان کی، اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لئے ہے  
آسمانوں، جنتی اور زمین جنتی، ان دونوں کے درمیان جو جگہ ہے، اس جنتی اور ان کے علاوہ ہر وہ چیز جو تو چاہے اس جنتی۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ،  
حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: فرض اور نفل نماز میں اسی طرح پڑھا جائے گا۔

بعض اہل کوفہ یہ فرماتے ہیں: نفل نماز میں آدمی اس طرح پڑھے گا البتہ فرض نماز میں ایسے نہیں پڑھے گا۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: راوی کا نام ماجسونی بھی کہا گیا ہے، کیونکہ وہ ماجسون کی اولاد میں سے تھے۔

بَابُ مِنْهُ الْآخَرُ

باب 60: بلا عنوان

247 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَاَفَّقَ قَوْلَهُ قَوْلَ

الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

247-أخرجه البخاری (330/2) کتاب: الاذان باب: فصل ”اللهم ربنا لك الحمد“ حدیث (796) و (360/6) کتاب بدء الخلق، باب: اذا  
قال احدكم ”آمین“ والملائكة في السماء فواقت احدهما الاخرى غفرله ما تقدم من ذنبه، حدیث (3228) ومسلم (292/2. الابن): کتاب  
الصلوة، باب: التسليم والتحميد والتأمين، حدیث (409/71) وابو داود کتاب: الصلاة، باب: ما يقول اذا رفع راسه من الركوع، حدیث (848)  
والنسائي (196/2) کتاب: التطهيق، باب: قوله ربنا ولك الحمد، حدیث (1063) من طريق سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقهاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَيَقُولَ مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاسْحَقُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب امام "سمع الله لمن حمده" کہے تو تم "ربنا ولك الحمد" کہو! جس شخص کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، یعنی امام "سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد" پڑھے گا اور مقتدی صرف "ربنا ولك الحمد" پڑھے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن سیرین اور دیگر حضرات نے یہ رائے بیان کی ہے: جو شخص امام کے پیچھے ہو (یعنی مقتدی) وہ "سمع الله هو لمن حمده ربنا ولك الحمد" پڑھے گا جیسے امام پڑھے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ

باب 61: سجدے میں (جاتے ہوئے) دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے (زمین پر) رکھنا

248 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مِينٍ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ زَادَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَكَمْ يَرَوِي شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ

248- اخرجہ ابو داؤد (282/1)؛ کتاب الصلاہ باب: کیف یضع رکتیہ قبل یدییہ؟ حدیث (838) والنسائی (206/2) کتاب: التطبیق باب: اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجودہ و (234/2)؛ باب: رفع یدیہ عن الارض قبل الرکتین وابن ماجہ (286/1)؛ کتاب: اقامۃ الصلاہ والسنة فیہا؛ باب: السجود؛ حدیث (882) وابن خلیفہ (318/1) حدیث (626) و (319/1) حدیث (629)؛ والدارمی (303/1) کتاب: الصلاہ؛ باب: اول ما یصل من الانسان علی الارض اذا اراد ان یسجد من طریق عاصم بن کلثوم عن ابیہ عن وائل بن حجر قد کرمہ۔

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ مِثْلَ هَذَا عَنْ شَرِيكَ  
 مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ أَنَّ يَضَعُ الرَّجُلُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ  
 يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَرَوَى هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ هَذَا مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ حُجْرٍ  
 ﴿﴾ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے  
 دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے (زمین پر) رکھے اور جب آپ اٹھے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے  
 (زمین سے) اٹھائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بن علی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات اضافی نقل کی ہے۔ یزید بن ہارون فرماتے  
 ہیں: شریک نے عاصم بن کلیب کے حوالے سے صرف اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب حسن“ ہے۔  
 ہم ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہیں جس نے اسے روایت کیا ہو، صرف شریک نے روایت کیا ہے۔  
 اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے (زمین پر)  
 رکھے گا اور جب اٹھے گا تو دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے گا۔

ہمام نامی راوی نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے، انہوں نے اس میں حضرت  
 وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

### بَابُ الْآخَرِ مِنْهُ

### باب 62: بلا عنوان

249 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ  
 عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَتْنُ حَدِيثٍ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِي صَلَاتِهِ بَرَكِ الْجَمَلِ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ  
 هَذَا الْوَجْهِ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيُّ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ

249- أخرجه ابو داؤد (283/1): كتاب: الصلاة باب: كوف يضم ركعته قبل يديه، حديث (840 - 841): والنسائي (207/2): كتاب: التطيق باب: اول ما يصل الى الرض من الانسان في سجوده، واحمد في "مسنده" (381/2) والدارمي (303/1) كتاب: الصلاة: باب اول ما يقع من الانسان على الارض اذا اراد ان يسجد، من طريق محمد بن عبد الله بن حسن عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة فذكره.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنی نماز کے دوران اس طرح کیوں بیٹھ جاتا ہے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف ابو زناد کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت عبداللہ بن سعید مقبری نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

عبداللہ بن سعید المقبری کو یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

### باب 63: پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا

250 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمَّكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ وَنَحَى يَدَيْهِ عَنِ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ فَإِنْ سَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ

ذُوْنَ أَنْفِهِ فَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِيهِ

وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُجْزِيهِ حَتَّى يَسْجُدَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

﴿﴾ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھتے تھے آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے اور دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت وائل بن حجر اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے یعنی مرد سجدہ پیشانی اور ناک پر کرے گا جب وہ ناک کی بجائے صرف پیشانی پر سجدہ کرنے تو اہل علم کے ایک گروہ کے نزدیک یہ درست ہوگا اور دیگر حضرات کے نزدیک اس وقت تک درست نہیں ہوگا جب تک پیشانی اور ناک (دونوں پر) سجدہ نہیں کرتا۔



بَابُ مَا جَاءَ آيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ

باب 64: آدمی سجدے میں اپنا چہرہ کہاں رکھے؟

251 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ  
مَثَلُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ آيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ

بَيْنَ كَتْفَيْهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُبَيْرٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ تَكُونَ يَدَاهُ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ

﴿ ابو اسحق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں اپنا چہرہ

مبارک (یعنی پیشانی) کہاں رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔

اس بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے، یعنی آدمی کے دونوں ہاتھ اس کے دونوں کانوں کے قریب ہوں گے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ

باب 65: سات اعضاء پر سجدہ کرنا

252 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَثَلُ حَدِيثٍ: إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ أَرْبَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ الْعَبَّاسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب بندہ سجدہ کرتا ہے، تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ، اس کی دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

251- انفرادہ الترمذی، واخرجه الطحاوی فی ”معانی الآثار“ (151/1) من طریق سهل بن عثمان عن حفص بن غياث

252- اخرجه ابو داؤد (298/1): كتاب الصلاة: باب: اعضاء السجود: حديث (891) والنسائي (208/2) كتاب: التطويق: باب: على كم

السجود؟ (210/2) باب: السجود على القدمين، وابن ماجه (286/1) كتاب: اقامة اصلاوة والسنة فيها: باب: السجود: حديث (885) واحمد في

”مسند“: (206/1-208) وابن خزيمة (320/1) حديث (631) من طريق عامر بن سعد بن ابى وقاص عن العباس بن عبدالمطلب فذكره

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

**253** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَتْنُ حَدِيثٍ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَةً وَلَا يَابَأَهُ حَكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ ﴿ ﴾ ﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا تھا: آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور (تمہارے پڑھنے کے دوران) اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

باب 66: سجدے کے دوران (بازوؤں کو پہلوؤں سے) الگ رکھنا

**254** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَقْرَمِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمْرَةَ فَمَرَّتْ رَكْبَةٌ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَانِمٌ يُصَلِّي قَالَ فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عُفْرَتِي ابْطِيهِ إِذَا سَجَدَ أَيَّ بِيَاضِهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ وَأَحْمَرَ بْنِ حَزْرَةَ وَمَيْمُونَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ وَعَائِشَةَ

253- اخرجہ البخاری (344/2): کتاب الاذان: باب: السجود على سبعة اعظم: حديث (809-810) و (347/2): باب: السجود على الائمة حديث (812) و (348/2): باب: لا يكف شعرا' حديث (815) و (349/2): باب: لا يكف ثوبه في الصلاة حديث (816) و مسلم (380/2) الابن: كتاب: الصلاة: باب: اعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب وعقب الراس في الصلاة' حديث (228) و (231) و ابو داود (298/1) كتاب: الصلاة: باب: اعضاء السجود حديث (889-890) والنسائي (208/2) كتاب التطبيق: باب: على كم السجود؟ و (215/2): باب: النهي عن كف الشعر في السجود و (216/2): باب: النهي عن كف الثياب في السجود و ابن ماجه (286/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها باب: السجود حديث (883-884) و (331/1): باب: كف الشعر والثوب في الصلاة حديث (1040) و واحد في "مسنده" (292-305-324) و (221/1، 222، 255، 270، 279، 285، 286) والحميدي (230/1) حديث (493-494) و ابن خزيمة (320/1-321) حديث (632-633-634-635-636) حديث (782) والدارمي (302/1) كتاب: الصلاة: باب: السجود على سبعة اعظم وكيف العمل في السجود؟ و عبد بن حميد ص (210) حديث (617) من طريق طاووس عن عبد الله بن عباس فذكره.

254- اخرجہ النسائي (213/2): كتاب: التطبيق: باب: صفة السجود' حديث (1108) و ابن ماجه (285/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها باب: السجود حديث (881) والحميدي (412/2) حديث (923) و واحد في "مسنده" (35/4) من طريق داود عن قيس الفراء عن عبد الله بن عبد الله بن اقرم الخزاعي عن ابيه فذكره.

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَأَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حَدِيثٌ وَاحِدٌ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ دَاوُدَ بْنِ  
قَيْسٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ  
وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَقْرَمَ الزُّهْرِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَاتِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

◀◀ عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم خزاعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ وادی نمرہ کے مقام  
”قاع“ میں تھا وہاں سے کچھ سوار گزرے، نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے جب آپ سجدے میں گئے تو میں نے  
آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے (راوی کہتے ہیں یہاں پر لفظ عُفْرَتِي سے مراد ان کی سفیدی ہے۔  
امام ترمذی فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن نحبینہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت احمد بن  
جزء رضی اللہ عنہ، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو جمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن  
مسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت احمد بن جزء رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں شامل ہیں اور ان سے ایک روایت  
منقول ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن اقرم سے منقول حدیث ”حسن“ ہے ہم اسے صرف داؤد بن قیس کی روایت  
کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت عبد اللہ بن اقرم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ اور کوئی حدیث نقل  
نہیں کی۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن اقرم زہری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری تھے۔

255 سند حدیث: حَدَّثَنَا هُنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعِيهِ الْفِتْرَاشَ الْكَلْبِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ وَأَنَسٍ وَالْبَرَاءِ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَعَائِشَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ الْإِعْتِدَالَ فِي السُّجُودِ وَيَكْرَهُونَ الْإِفْتِرَاشَ

255- اخرجه ابن ماجه (288/1): كتاب اقامة الصلاة والسنه فيها باب: الاعتدال في السجود حدیث (891) واحمد في "مسندہ" (389.

315-305/3 وابن خزيمة (325/1) حدیث (644) من طريق الاعمش عن ابى سفيان عن جابر بن عبد الله فذكره.

## کافیٰ اش السبع

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سجدے میں جائے تو اعتدال (کے طور پر) بیٹھے اور اپنے بازوؤں کو یوں نہ بچھائے جیسے کتاب اپنے پاؤں بچھاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک سجدے میں اعتدال (کے طریقے) کو اختیار کیا جائے گا ان حضرات کے نزدیک درندوں کی طرح ہاتھ پاؤں بچھانا مکروہ ہے۔

**256** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُنْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ فِي الصَّلَاةِ بَسَطَ الْكَلْبِ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سجدے میں اعتدال کرو اور کوئی بھی شخص اپنے بازوؤں کو نماز میں یوں نہ بچھائے جیسے کتاب بچھاتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَضْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ

## باب 67: سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور پاؤں کھڑے کرنا

**257** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَضْبِ الْقَدَمَيْنِ

اسناد دیگر: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ

256- اخرجه البخاری (19/2) كتاب مواقيت الصلاة: باب: المصل ينجى ربه عزوجل' حديث (532) و (351/2): كتاب الاذان: باب: لا ينفترض ذراعاه في السجود' حديث (822) ومسلم (448/2، النووي): كتاب الصلاة: باب: الاعتدال في السجود ووضع الكفين على الارض' حديث (493/233) و ابو داود (299/1): كتاب الصلاة: باب: صفة السجود حديث (897) والنسائي (183/2) كتاب الافتتاح' باب: الاعتدال في الركوع حديث (1028) و (211/2) كتاب: التطييق باب: النهي عن بسط الذراعين في السجود' حديث (1103) و (213/2) باب: الاعتدال في السجود' وابن ماجه (288/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الاعتدال في السجود' حديث (892) والدارمي (303/1): كتاب الصلاة: باب: النهي عن الافتراش ونقررة العراب' واحمد في "مسنده" (202- 214- 231- 274- 291- 109/3- 179- 177- 191)

بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَاذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ عَنْ اَبِيهِ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَضْبِ الْقَدَمَيْنِ "مُرْسَلٌ" حکم حدیث: وَهَذَا اَصْحَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَهَيْبٍ مذاهب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوهُ

﴿﴾ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدے میں) دونوں ہاتھ رکھنے اور دونوں پاؤں کھڑے کرنے کی ہدایت کی ہے۔ محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ رکھنے کی ہدایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے حسب سابق ذکر کیا ہے تاہم اس روایت میں انہوں نے ان کے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا تذکرہ نہیں کیا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر راویوں نے محمد بن عجلان کے حوالے سے، محمد بن ابراہیم کے حوالے سے، عامر بن سعد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ زمین پر رکھنے اور پاؤں کھڑا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت وہیب کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اس بات پر اہل علم کا اتفاق ہے اور انہوں نے اسے اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اِقَامَةِ الصَّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب 68: جب رکوع یا سجدے سے سر اٹھائیں تو کمر کو بالکل سیدھا کرنا

258 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَاِذَا

سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ

258- اخرجہ البخاری (322/2): کتاب الاذان باب: حد الثام الرکوع والاعتدال لوالاطمانية' حدیث (792) و (336/2): باب: الاطمانية حين يرفع راسه من الرکوع حدیث (801) و (350/2): باب: السمک بین السجدين حدیث (820) و مسلم (361/2-362: الابی) کتاب الصلاة: باب: اعتدال ارکان الصلاة و تخفيفها فی تمام' حدیث (193-194/471): ابو داؤد (286/1): کتاب الصلاة: باب: طول القيام من الرکوع' و بین السجدين' حدیث (852) و النسائی (197/2): کتاب العطیق: باب: قدر القيام بین الرکوع والسجود' و (232/2) باب: قدر الجلوس بین السجدين' واحد فی "مسندہ" (285-280/4-298) و الدارمی (306/1) کتاب الصلاة: باب: قدر کمر کان ینکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما یرفع راسه' و ابن خزيمة (309/1) حدیث (610) و (330/1) حدیث (659) و (331/1) حدیث (661) و (340/1) حدیث (683) من طریق الحکم عن عبدالرحمن بن ابی لیل عن البراء بن عازب فذکره.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

الْحَكَمِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور

جب سجدے میں جاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اس دوران (کاوقفہ) تقریباً برابر ہوتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَادَرَ الْإِمَامُ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب 69: امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانا مکروہ ہے

259 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَخُنْ

رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْجُدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْجُدَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ مَسْعَدَةَ صَاحِبِ الْجِيُوشِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ أَهْلُ الْعِلْمِ إِنَّ مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ إِنَّمَا يَتَّبِعُونَ الْإِمَامَ فِيمَا يَصْنَعُ لَا يَرُكَّعُونَ إِلَّا

بَعْدَ رُكُوعِهِ وَلَا يَرْفَعُونَ إِلَّا بَعْدَ رَفْعِهِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا

﴿﴾ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ جھوٹے نہیں ہیں وہ بیان

کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تھے تو کوئی بھی

شخص اس وقت تک اپنی کمر کو نہیں جھکاتا تھا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں نہیں چلے جاتے تھے (جب آپ سجدے میں چلے

259- آخر جہ البخاری (212/2): کتاب الاذان: باب: متى يسجد من خلف الامام؟ حدیث (690) و (271/2) باب: رقم البصر الى الامام

في الصلاة حدیث (747) و (345/2): باب: السجود على سبعة اعظم حدیث (811) و مسلم (363/2) الاي: كتاب الصلاة: باب: معاينة الامام

والعمل بعدة حدیث (197-474/198) و ابو داود (224/1) كتاب الصلاة: باب: ما يومر به الامور من اتباع الامام حدیث (620) والنسائي (96/2): كتاب الامامة: باب: مبادرة الامام حدیث (829) و احمد في "مسندة" (284/4-285-300-304) من طريق ابى اسحق عن

عبداللہ بن یزید عن البراء بن عازب لذکرہ.

جاتے) تو ہم سجدے میں جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو لشکروں کے امیر تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے، یعنی جو لوگ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہوں وہ امام کی پیروی کریں گے جو وہ کرتا ہے اور وہ امام کے رکوع میں جانے کے بعد رکوع میں جائیں گے اور امام کے سر اٹھانے کے بعد ہی سر اٹھائیں گے۔

ہمارے علم کے مطابق ان حضرات کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

**باب 70: دو سجدوں کے درمیان اقعاء (کے طور پر) بیٹھنا مکروہ ہے**

**260 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي

إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَحَبُّ لَكَ مَا أَحْبَبْتُ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تَفْعَلْ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْأَعْوَرَ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ الْإِقْعَاءَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں تمہارے لئے اسی بات کو پسند کرتا

ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے اسی بات کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں، تم دو سجدوں کے درمیان اقعاء (کے طور پر) نہ بیٹھنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف ابوالحلق نامی راوی کے حوالے سے، حارث کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے حارث اور نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

280- أخرجه ابن ماجه (289/1) كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الجلوس بين السجدين حدیث (895) من طریق ابی موسی و ابی

اسحق عن الحارث عن علی بن ابی طالب لذكرا۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک اقعاء (کے طور پر بیٹھنا) مکروہ ہے۔ اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

#### باب 71: اقعاء (کے طور پر بیٹھے) کی رخصت

261 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ

سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ

مَنْ حَدِيثٌ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ بِالْإِقْعَاءِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ قَالَ وَكَثُرَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ الْإِقْعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

◀▶ ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پاؤں پر اقعاء کے طور پر بیٹھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم تو یہ سمجھتے ہیں یہ آدمی کے ساتھ زیادتی ہے انہوں نے فرمایا: نہیں! یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے ان حضرات کے نزدیک اقعاء کے طور پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مکہ سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم اور اہل فقہ کی یہی رائے ہے، تاہم اکثر اہل علم کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کے طور پر بیٹھنا مکروہ ہے۔

### بَابُ مَا يَقْبُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

#### باب 72: دو سجدوں کے درمیان کیا پڑھے؟

262 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي

261- أخرجه مسلم (431/2) كتاب الساجد و مواضع الصلاة باب: جزاء الاقعاء على القدمين حدیث (536/32) و ابو طاووس (284/1) كتاب الصلاة: باب: الاقعاء بين السجدين حدیث (845) واحد في مسنده (313/1) وابن خزيمة (338/1) حدیث (680) من طريق ابی الزبیر انه سمع طاووسا يقول: قلنا لابن عباس في الاقعاء على القدمين..... فذكره.



ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي

متن حدیث: وَارْزُقْنِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَابٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

آثار صحابہ: وَهَكَذَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَرُونَ هَذَا جَائِزًا فِي الْمَكْتُوبَةِ

وَالتَطَوُّعِ

اختلاف روایت: وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ مُرْسَلًا

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! میری مغفرت کر دے! مجھ پر رحم کر! میری مصیبت اور نقصان کی تلافی فرما دے! مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک فرض اور نفل نماز

میں اس طرح پڑھنا جائز ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو کامل نامی راوی سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِمَادِ فِي السُّجُودِ

باب 73: سجدے میں (جاتے ہوئے) سہارا لینا

263 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: اشْتَكَى بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ

السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا تَفَرَّجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكْبِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ

262- أخرجه ابو داود (286/1): كتاب الصلاة: باب: الدعاء بين السجدين: حديث (850) وابن ماجه (290/1): كتاب: إقامة الصلاة

والسنة فيها: باب: ما يقول بين السجدين: حديث (898) واحمد في "مسنده": (315/1) من طريق كامل ابى العلاء قال: حدثني حبيب بن ابى

ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس: فذكرة.

263- أخرجه ابو داود (300/1): كتاب: الصلاة: باب: الرخصة في ذلك للضرورة: حديث (902) واحمد في "مسنده": (339/2) من طريق ابى

عجلان عن سمي عن ابى صالح عن ابى هريرة فذكرة.

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُمَيِّ عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَكَانَ رِوَايَةً هَلْوَآءٍ أَصَحَّ مِنْ رِوَايَةِ اللَّيْثِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سجدہ کرتے ہوئے مشکل کی شکایت کی کہ انہیں اعضاء کو علیحدہ رکھنے میں دقت پیش آتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گھٹنوں کے ذریعے مدلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم صرف ابوصالح نامی راوی کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے بارے میں جانتے ہیں اور یہ روایت صرف لیث نے ابن عجلان کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اسی روایت کو سفیان بن عیینہ اور دیگر حضرات نے بھی نامی راوی کے حوالے سے، نعمان بن ابو عیاش کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے، تاہم یہ روایت لیث سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ النَّهْوُ مِنَ السُّجُودِ

باب 74: سجدے سے کس طرح اٹھا جائے؟

264 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ

الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ

متن حدیث: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا كَانَ فِي وَتَرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيَسَى: حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ اسْحَقُ وَبَعْضُ أَصْحَابِنَا

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَمَالِكُ يُكَلِّئُ أَبَا سُلَيْمَانَ

﴿﴾ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جب آپ طاق رکعت (یعنی پہلی، تیسری) ادا کرتے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے تھے جب تک پہلے اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے تھے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مالک بن حویرث سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے اسحاق بن راہویہ اور ہمارے بعض اصحاب نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ مالک نامی راوی کی کنیت ”ابوسلیمان“ ہے۔

264- أخرجه البخاري (352/2). كتاب الاذان' باب: من استوى قاعدًا في وتر من صلاته ثم نهض' حديث (823) 'وابو داود (284/1) كتاب الصلاة' باب: النهوض في الفرد' حديث (844) والنسائي (234/2) كتاب العظميق' باب: الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدة' حديث (1151) وابن خزيمة (341/1) حديث (686) من طريق هشيم' قال: أخبرنا خالد الحذاء' عن أبي قلابة عن مالك بن الحويرث النخعي المذكور.

## بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

## باب 75: بلا عنوان

265 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْيَاسِ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى

التَّوَّامَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ يَنْهَضَ

الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَخَالِدُ بْنُ الْيَاسِ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَالَ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ الْيَاسِ اَيْضًا وَصَالِحُ

مَوْلَى التَّوَّامَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَأَبُو صَالِحٍ اسْمُهُ نَبْهَانٌ وَهُوَ مَدَنِيٌّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (سجدے سے) اٹھتے ہوئے اپنے پاؤں کے اگلے

حصے کے سہارے اٹھا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات

نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی نماز کے دوران اپنے پاؤں کے اگلے حصے پر زور دیتے ہوئے اٹھے۔

اس روایت کا راوی خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام خالد بن ایاس ہے۔

اس روایت کے ایک راوی صالح مولی توامہ یہ صالح بن ابوصالح ہیں اور ابوصالح کا نام نبھان ہے اور یہ مدینہ کے رہنے

والے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْهَدِ

## باب 76: تشہد کا بیان

266 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ

وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

265- أخرجه الزيلعي في "نصب الراية" (389/1) كتاب الصلاة الحديث السابع والثلاثون وعزاه لابن عدي في الكلام، وأعله بهائد، وأسند

لضعيفه عن البخاري والنسائي وأحمد.

266- أخرجه أبو داود (319/1) كتاب الصلاة باب: التشهد، حديث (970) والنسائي (239/2-240) كتاب التطويق، باب: كيف التشهد

الأول، وأحمد في "مسنده" (450-422/1) والدارمي (309/1) كتاب الصلاة: باب: في التشهد، من طريق الأسود بن يزيد وعلقمة عن عبد الله

بن مسعود، فذكره.

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَهُوَ أَصْحَحُ حَدِيثٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشْهِدِ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اختلفوا فِي التَّشْهِدِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَشْهِدِ ابْنِ مَسْعُودٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے: جب ہم دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھ جائیں تو یہ پڑھیں:

”ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام نازل ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو، میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے اور یہ تشہد کے بارے میں منقول سب سے مستند حدیث ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد تابعین سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم نے اس پر عمل کیا ہے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، ابن مبارک رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

احمد بن محمد نے اپنی سند کے حوالے سے ضعیف کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! تشہد کے الفاظ کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ابن مسعود (کے حوالے سے منقول) تشہد کو اختیار کرو۔

267

267- أخرجه مسلم (2/352- النووي): كتاب الصلاة: باب: التشهد في الصلاة: حديث (403/60) وأبو داود (320/1)، كتاب الصلاة: باب: التشهد: حديث (974) وابن ماجه (1/291)، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في التشهد: حديث (900) والنسائي (242/2)

عن أبي الزبير عن سعيد بن جبیر و طاوس عن ابن عباس في كونه. وأخرجه مسلم (2/352- النووي). كتاب الصلاة: باب: التشهد في الصلاة: حديث (403/61) والنسائي (41/3): كتاب السهو: باب: كيف التشهد؟ واحد في "مسند" (292/1) وابن خزيمة (349/1) حديث (705) من طريق الليث بن سعد حديث (315/1) من طريق يحيى بن آدم قال: حدثنا عبد الرحمن بن حنبل قال: حدثنا أبو الزبير عن طاوس عن ابن عباس في كونه مختصراً ولم يذكر سعيد بن جبیر.

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا التَّشَهُدَ كَمَا يَعْلَمُنَا الْقُرْآنَ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ  
الصَّلَوَاتِ الطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ حُمَيْدٍ الرَّوَّاسِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ  
بْنِ سَعْدٍ وَرَوَى أَيُّمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ  
مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلَى حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّشَهُدِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں اسی طرح تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے آپ ہمیں  
قرآن کی تعلیم دیتے تھے آپ یہ پڑھتے تھے۔

”تمام برکت والی تعریفیں، نمازیں اور پاکیزگیاں (یعنی جسمانی اور مالی عبادتیں) اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اے نبی!  
آپ پر سلام ہو، آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں  
پر بھی (سلام ہو) میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت  
محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

عبدالرحمن بن حمید روایا نے اس حدیث کو حضرت ابو زبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے، جس طرح لیث ابن سعد نے اسے نقل  
کیا ہے۔

ایمن بن نابل مکی نے اس روایت کو ابو زبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے، تاہم یہ روایت محفوظ  
نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے تشہد کے الفاظ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُخْفَى التَّشَهُدُ

باب II: پست آواز میں تشہد پڑھنا

268 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشَهُدُ

268- أخرجه أبو داود (324/1) كتاب الصلاة، باب: إخفاء التشهد، حديث (986) وابن خزيمة (349/1) حديث (706) من طريق  
بدالله بن سعيد الكندي عن أبي سعيد الأشج قال: حدثنا يونس بن بكير عن محمد بن إسحاق عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عبد الله  
بن مسعود عن أبيه، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿ ﴿ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے: پست آواز میں تشهد پڑھا جائے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُدِ

باب 78: تشهد میں بیٹھنے کا طریقہ

269 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِي

عَنِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قُلْتُ لَا أَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَغْنَى

لِلتَّشَهُدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى يَغْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيَمْنَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

﴿ ﴿ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں نے یہ سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اچھی

طرح جائزہ لوں گا جب آپ تشریف فرما ہوئے (راوی کہتے ہیں) یعنی تشهد میں (بیٹھے) تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھادیا

اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا (راوی کہتے ہیں) یعنی بائیں زانوں کے بل (بیٹھے) اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، ابن مبارک رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

270 سند حدیث: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ

269- اخرجہ ابو داؤد (251/1)، کتاب الصلاة: باب: رفع الیدین فی الصلاة حدیث (726-727) (315/1) باب: کیف الجلوس فی التَّشَهُدِ؟ حدیث (957) والبخاری فی ”رفع الیدین“ (26-30-71) والنسائی (2/126) کتاب: الافتتاح: باب: موضع الیدین من الشمال فی الصلاة و

(211/2) کتاب العظیم: باب: مکلان الیدین من السجود و (236/2) باب: موضع الیدین عند الجلوس للتَّشَهُدِ الاول و (34/3) کتاب

السهو: باب: صفة الجلوس فی الركعة التي یقضى فیها الصلاة و (35/3) باب: موضع الیدین عند الجلوس للتَّشَهُدِ الاول و (37/3) باب: قبض الثنبتین من اصابع الید

الیمنی و عقد الوسطی والایہام منها و ابن ماجہ (266/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: وضع الیدین علی الشمال فی الصلاة حدیث

(810) و (281/1) باب: رفع الیدین اذا رکع و اذا رفع راسه من الركوع حدیث (867) واحمد فی ”مسنده“ (317-318-319

316/4) والدارمی (314/1) کتاب: الصلاة: باب: صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم والحدیثی (98/2) حدیث (885) وابن

خزینة (243-242/1) حدیث (477-478-479-480) و (323/1) حدیث (641) و (343/1) حدیث (690-691) و (346-345/1) حدیث (697-698) و (354-353/1) حدیث (713-714) من طریق ابن کلب عن ابیه عن وائل بن حجر قد کره.

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَغْنِي لِتَشْهِيدِ فَاقْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قَلْبِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبِعِهِ يَغْنِي السَّبَابَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ قَالُوا يَقْعُدُ فِي التَّشْهِيدِ الْأَخِيرِ

عَلَى وَرِكِهِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ قَالُوا يَقْعُدُ فِي التَّشْهِيدِ الْأَوَّلِ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ الْيُمْنَى

﴿﴾ حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو حمید، حضرت ابواسید، حضرت سہل بن سعد، حضرت

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے ان حضرات نے نبی اکرم ﷺ کی بات کا تذکرہ کیا تو حضرت ابو حمید نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں، میں آپ سب کے مقابلے میں زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے راوی کہتے ہیں یعنی تشہد کے لئے (بیٹھے)، تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیا اور آپ نے اپنے دائیں پاؤں کے اگلے حصے کو قبلہ کی سمت میں کھڑا کر لیا، پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھا اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

راوی کہتے ہیں: یعنی شہادت کی انگلی کے ذریعے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے ہے۔ یہ حضرات یہ بیان کرتے ہیں: آدمی آخری تشہد

میں اپنی سرین کے بل بیٹھے گا۔ ان حضرات نے حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

یہ حضرات یہ کہتے ہیں: آدمی پہلے والے تشہد میں بائیں پاؤں کے بل بیٹھے گا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي التَّشْهِيدِ

باب 79: تشہد میں اشارہ کرنا

271 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَعْقَبُ بْنُ مَوْسَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

271- أخرجه مسلم (503/2. الابن): كتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: صفة الجلوس في الصلاة و كيفية وضع اليدين على المصلين

حدیث (580/114) وابن ماجه (295/1): كتاب الأمانة الصلاة والسنة لها: باب: الإشارة في التشهد حدیث (913) والنسائي (37/3) كتاب

السجود: باب بسط اليسرى على الكربة واحمد في "مسنداه": (147-131/2) والدارمي (308/1): كتاب الصلاة: باب: الإشارة في التشهد وابن

خزيمة (355/1) حدیث (717) من طريق نالم عن ابن عمر لذكوره.

مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
 متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ  
 وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْأَبْهَامَ الْيُمْنَى يَدْعُو بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بِاسْطِهَا عَلَيْهِ  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَنُصَيْرِ الْخَزَاعِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَوَاتِلِ بْنِ

حُجْرٍ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عُمَرَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ  
 يَخْتَارُونَ الْإِشَارَةَ فِي الشَّهَادَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَصْحَابِنَا

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران جب بیٹھتے تھے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے  
 دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھا کر دعا کرتے تھے آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور  
 اس کی انگلیاں سیدھی رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت نصیر خزاعی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ،  
 حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف عبید اللہ بن عمر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں وہ بھی صرف اسی ایک سند کے ذریعے۔  
 بعض اہل علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا ان  
 حضرات نے تشہد کے درمیان اشارہ کرنے کو اختیار کیا ہے۔  
 ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

### باب 80: نماز میں سلام پھیرنا

272 سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي  
 اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 متن حدیث: اللَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَسَلَامُ اللَّهِ

272- أخرجه أبو داود (326/1): كتاب الصلاة: باب: في السلام: حديث (996)، والنسائي (63/3): كتاب السهو: باب: كيف السلام على  
 الشمال وابن ماجه (296/1): كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها باب: التسليم: حديث (914) واحمد في ”مسنده“ (448-444-408-390/1)  
 وابن خزيمة حديث (728) من طريق ابى اسحق عن ابى الاحوص عن عبد الله بن مسعود فذكره.



**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَعَمَّارٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
**مذاهب فقہاء:** وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ  
 وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَبْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام وعلیکم ورحمة اللہ، السلام وعلیکم ورحمة اللہ پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
 نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔  
 سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، ابن مبارک رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مِنْهُ أَيْضًا

### باب 81: بلا عنوان

**273 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَبُو حَفْصٍ التَّيْسِيُّ

عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
**متن حدیث:** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلْقَاءُ وَجْهِهِ  
 يُعْمِلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

**قول امام بخاری:** قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَهْلُ الشَّامِ يَرَوْنَ عَنْهُ مَنَاكِبَ وَرِوَايَةَ أَهْلِ  
 الْعِرَاقِ عَنْهُ أَشْبَهَ وَأَصْحَقُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِي كَانَ وَقَعَ عِنْدَهُمْ لَيْسَ  
 هُوَ هَذَا الَّذِي يُرْوَى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ آخَرُ قَلَبُوا اسْمَهُ

**مذاهب فقہاء:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ قَالَ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ وَأَصْحَقُ الرِّوَايَاتِ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَانِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

273- اخرجہ ابن ماجہ (297/1): کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنة فیہا: باب: من یسلم تسلیمة واحدة حدیث (919) وابن خزیمہ (360/1)  
 حدیث (729) من طریق زہیر بن محمد النکدی عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشۃ فذکرہ.

وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعَدَهُمْ

وَرَأَى قَوْمًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً فِي الْمَكْتُوبَةِ  
قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً وَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں ایک مرتبہ سامنے کی طرف سلام پھیرتے تھے اور پھر ذرا سادائیں طرف مڑ جاتے تھے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے ”مرفوع“ ہونے کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ نے زہیر بن محمد نامی راوی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اہل شام نے ان سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ”منکر“ ہیں اور اہل عراق نے ان سے مناسب روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل شام نے جس زہیر بن محمد سے روایات نقل کی ہیں یہ وہ شخص نہیں ہے جس سے اہل عراق نے احادیث نقل کی ہیں، گویا یہ دوسرا شخص ہے جس کا نام انہوں نے تبدیل کر دیا ہے۔  
بعض اہل علم نے نماز کے دوران سلام پھیرنے کے حوالے سے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

تاہم نبی اکرم ﷺ سے منقول مستند ترین روایت دو مرتبہ سلام پھیرنے کی ہے۔  
نبی اکرم ﷺ کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہل علم کا عمل اسی روایت پر ہے (جس میں دو مرتبہ سلام پھیرنے کا تذکرہ ہے)

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب، تابعین اور دیگر اہل علم میں سے بعض حضرات فرض نماز میں ایک مرتبہ سلام پھیرنے کے قائل ہیں۔  
امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازی اگر چاہے تو ایک مرتبہ سلام پھیرے اور اگر وہ چاہے تو دو مرتبہ سلام پھیرے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

باب 82: سلام کو حذف کرنا سنت ہے

274 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهَقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

آثَارِ صَحَابِهِ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ

274- أخرجه أبو داود (328/1): كتاب الصلاة، باب حذف السلام، حديث (1004) واحمد في "مسنده" (532/2) وابن خزيمة

(362/1) حديث (734-735) من طريق الأوزاعي، عن قرّة بن عبد الرحمن، عن الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، قال: "حذف السلام

سنة". قال أبو داود: قال عيسى: نهائي ابن المبارك عن رفع هذا الحديث، قال أبو داود: سمعت أبا عبد عيسى بن يونس الفخزوري الرملي قال: لما

رجع الفريابي من مكة ترك رفع هذا الحديث، وقال: نهاه احمد بن حنبل عن رفعه.

قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي أَنَّ لَا يَمُدُّهُ مَدًّا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مذاهب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ التَّكْبِيرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ

جَزْمٌ

توضیح راوی: وَهَقْلٌ يُقَالُ كَانَ كَاتِبَ الْأَوْزَاعِيِّ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔

علی بن حجر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی ہے اس سے مراد یہ ہے: اس کو کھینچے نہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے۔

ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: تکبیر میں بھی وقف کیا جائے گا اور سلام میں بھی وقف کیا جائے گا۔

اس روایت کے راوی ہققل (بن زیاد) کے بارے میں کہا جاتا ہے یہ امام اوزاعی کے کاتب تھے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 83: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھے؟

275 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مَقْدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ

السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى خَالِدُ الْحَدَّاءُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمِ

حَدِيثٌ وَغَيْرُ: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

275- اخرجہ مسلم (2/515-516 لابن) کتاب المساجد و مواضع الصلاة باب استحباب الذکر بعد الصلاة و بیان صفتہ حدیث

(592/136) و ابو داؤد (1/474) کتاب الصلاة باب: ما يقول الرجل اذا سلم حدیث (1512) و السنن (3/69) کتاب السهو: باب: الذکر

بعد الاستغفار و ابن ماجه (1/298) کتاب: اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما يقال بعد التسليم حدیث (924) و احمد في "مسندہ"

(62/6-184-235) و الدارمی (1/311) کتاب الصلاة باب القول بعد السلام من طريق امی الوليد عبد الله بن العجلوت عن عائشة فذکره

وَحَدَّةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں یہ پڑھتے۔ ”اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے، سلامتی تجھی سے حاصل ہوتی ہے تو برکت والا ہے اور عزت اور بزرگی کا مالک ہے۔“ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمہ پڑھا کرتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے، حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! جسے تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دینا چاہے اسے کوئی کچھ دے نہیں سکتا اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی کی کوشش کام نہیں آسکتی۔“

ایک روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے۔

”تو پاک ہے اے پروردگار! اے عزت والے پروردگار! ہر اس چیز سے جس سے وہ (تجھے) موصوف کرتے ہیں اور سلامتی نازل ہو رسولوں پر اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“

276 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُوبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

276- اخرجه مسلم (514/2): كتاب الساجد و مواضع الصلاة باب: استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفة حديث (591/135) و ابو داود (475/1): كتاب الصلاة باب: ما يقول الرجل اذا سلم حديث (1513) و النسائي (68/3) كتاب: السهو باب: الاستغفار بعد التسليم و في "عمل اليوم والليلة" (139) و ابن ماجه (300/1) كتاب: اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما يقال بعد التسليم و احصا في "مسندة": (279-275/5) و الدارمي (311/1): كتاب الصلاة: بلب: القول بعد السلام و ابن خزيمة (363/1) حديث (737-738) من طريق الاوزاعي عن ابي عمار شداد (وهو ابن عبد الله) عن ابي اساءه الرجعي عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم 'فذكره.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَوَى: وَأَبُو عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

﴿﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو تین مرتبہ ”استغفار“ پڑھتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے۔

”تو سلامتی عطا کرنے والا ہے اے برکت والے! اے عزت اور بزرگی کے مالک“۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔ ابوعمار نامی راوی کا نام شداد بن عبد اللہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِنْصِرَافِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ

باب 84: نماز سے (فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف سے یا بائیں طرف سے اٹھنا

271 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَيْصَةَ بِنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَيَنْصَرِفُ عَلَى جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَلَى يَمِينِهِ

وَعَلَى شِمَالِهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ هَلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاهب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَنْصَرِفُ عَلَى آيِ جَانِبَيْهِ شَاءَ أَنْ شَاءَ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ شَاءَ

عَنْ يَسَارِهِ وَقَدْ صَحَّ الْأَمْرَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آثار صحابہ: وَيُرْوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَتْ حَاجَتُهُ عَنْ يَمِينِهِ أَخَذَ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ

حَاجَتُهُ عَنْ يَسَارِهِ أَخَذَ عَنْ يَسَارِهِ

﴿﴾ قیصہ بن ہلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے تو آپ دونوں

طرف سے اٹھ جایا کرتے تھے کبھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے۔

اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ہلب سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا یعنی نمازی جس طرف سے چاہے اس طرف سے اٹھ سکتا ہے، اگر وہ چاہے تو دائیں

طرف سے اٹھ سکتا ہے، اگر وہ چاہے تو بائیں طرف سے اٹھ سکتا ہے، کیونکہ یہ دونوں طریقے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہیں۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: اگر اسے دائیں طرف سے

اٹھنے کی ضرورت ہو تو وہ دائیں طرف سے اٹھ جائے اور اگر بائیں طرف سے اٹھنے کی ضرورت ہو تو بائیں طرف سے اٹھ جائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلَاةِ

## باب 85: نماز کا طریقہ

278 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ

بْنِ رَافِعِ الزُّرْقِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ

مَنْ حَدِيثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ كَالْبُدْوِيِّ فَصَلَّى فَأَخَفَتْ صَلَاتُهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَارْجِعْ فَصَلِّ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَفَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَأْتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسَلِّمُ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونَ مَنْ أَخَفَتْ صَلَاتُهُ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِي آخِرِ ذَلِكَ فَأَرِنِي وَعَلِمَنِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِئُ فَقَالَ أَجَلٌ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَرَضًا كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ ثُمَّ تَشَهَّدَ وَأَقَمَ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللَّهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَإِنْ انْتَقَصَتْ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصَتْ مِنْ صَلَاتِكَ قَالَ وَكَانَ هَذَا أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأَوَّلِ أَنَّهُ مِنَ انْتِقَاصٍ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رِفَاعَةَ هَذَا الْحَدِيثُ

مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

﴿﴾ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے ایک شخص آپ کے پاس آیا جو دیہاتی لگ رہا تھا اس نے نماز ادا کی اور خاصی مختصر ادا کی جب وہ پڑھ کر آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر بھی (سلام ہو) تم واپس جاؤ اور 278- اخرجه ابو داؤد (288/1-289): كتاب الصلاة: باب: صلاة من لا يقدر عليه في الركوع والسجود: حديث (858-859-860-861) والبحاري في القراءة خلق الامام (101-102-103-108-110-111-112) والنسائي (20/1): كتاب الاذان: باب: الاقامة لمن يصل وحده و (193/2): كتاب التطويق: باب: الرخصة في ترك الذكر في الركوع و (225/2): باب: الرخصة في ترك الذكر في الركوع و (59/2-60): كتاب الاذان: باب: الاقامة لمن يصل وحده و (193/2): كتاب التطويق: باب: الرخصة في ترك الذكر في الركوع و (225/2): باب: الرخصة في ترك الذكر في الركوع و (59/3-60): كتاب السهو: باب: اقل ما يجزى من عمل الصلاة و ابن ماجه (156/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في الوضوء على ما امر الله تعالى حديث (460) واحمد في "مسندة": (340/4) والدارمي (305/1) كتاب الصلاة: باب: في الذي لا يتم الركوع والسجود و ابن خزيمة (302/1) حديث (597) و (322/1) حديث (638) من طريق علي بن يحيى بن خلاد بن مالك بن رافع بن مالك عن ابيه رفاعه بن رافع به.

نماز ادا کرو، کیونکہ تم نے (درحقیقت) نماز ادا نہیں کی وہ واپس گیا اور اس نے نماز ادا کی پھر آکر اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: تم پر بھی (سلام ہو) تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو، کیونکہ تم نے (درحقیقت) نماز ادا نہیں کی (راوی کہتے ہیں) ایسا دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ہوا ہر مرتبہ وہ آتا اور آکر نبی اکرم ﷺ کو سلام کرتا اور نبی اکرم ﷺ یہی ارشاد فرماتے، تم پر بھی (سلام ہو) تم واپس جاؤ اور تم نماز ادا کرو، کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی، لوگ اس حوالے سے گھبرا گئے اور پریشانی کا شکار ہو گئے شاید جو شخص مختصر نماز ادا کرتا ہے گویا اس نے نماز پڑھی ہی نہیں اس شخص نے آخر کار عرض کی: آپ مجھے بتائیے اور مجھے سکھائیے، کیونکہ میں انسان ہوں میں صحیح کام بھی کر لیتا ہوں اور غلطی بھی کر لیتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے! جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو وضو کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے بارے میں حکم دیا ہے، پھر تم کلمہ شہادت پڑھو، پھر کھڑے ہو جاؤ، اگر تمہیں قرآن آتا ہو تو اس کی تلاوت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو، اس کی بڑائی کا تذکرہ کرو لا الہ الا اللہ پڑھو پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر کھڑے ہو جاؤ جب تم ایسا کر لو گے، تو تم نے اپنی نماز کو مکمل کر لیا اور اگر تم نے اس میں سے کسی چیز کی کمی کی تو تمہاری نماز میں سے وہ کمی ہو جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے لئے پہلی کے مقابلے میں یہ چیز آسان تھی کہ جو شخص اس حوالے سے کوئی کمی کرے گا اس کی نماز میں اس حساب سے کمی ہو جائے گی اس کی پوری نماز ضائع نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**279 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي

سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

279- أخرجه البخاری (276/2): كتاب الاذان: باب: وجوب القراءة للامام والماموم في الصلوات كلها في الحضر والسفر، وما يجهر فيها وما يعافت، حدیث (757) و (793/2): باب: امر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوعه بالاعادة، حدیث (793) و (39/11) كتاب: الاستئذان: باب: من رد فقال: عليك السلام حدیث (6252) و مسلم (339/2): النووي: كتاب الصلاة: باب: وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وانه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قراما تيسر له من غيرها، حدیث (397/45) و أخرجه البخاری في ”القراءة خلف الامام (113)“ و ابو داود (287/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة من لا يقم صلته في الركوع والسجود، حدیث (856) والنسائي (124/2) كتاب الافتتاح: باب: فرض التكبير الاول و احد في ”مسنده“ (437/2) وابن خزيمة (224/1) حدیث (461) و (299/1) حدیث (590) من طريق يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة فذكره. و أخرجه البخاری (38/11) كتاب الاستئذان: باب: من رد فقال عليك السلام، حدیث (6251) و (557/11) كتاب الايمان والندوة: باب: اذا حنت ناسا في الايمان حدیث (6667) و مسلم (339/2): النووي: كتاب الصلاة: باب: وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وانه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قراما تيسر له من غيرها، حدیث (397/46) وابن ماجه (336/1) كتاب اتمام الصلاة والسنة فيها: باب: اتمام الصلاة حدیث (1060) و (1218/2): كتاب الادب: باب رد السلام حدیث (3295) وابن خزيمة (232/1) حدیث (454) من طريق عبيد الله بن عمر عن سعيد بن عبيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة ليس فيه: (عن ابيه) وزاد فيه ”فاذا فعلت هذا فقد تمت صلاتك ثم استقبل القبلة فكبر“ وساق نحوه.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّىٰ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ فَإِنَّمَا تَمَّ اسْجُدَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَالْفَعْلُ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: قَالَ وَقَدْ رَوَى ابْنُ نُمَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَصَحُّ تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَسَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدِ الْمَقْبُرِيُّ لِسْمِهِ كَيْسَانُ وَسَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ يُكْنَى أَبَا سَعْدٍ وَكَيْسَانُ عَبْدٌ كَانَ مَكَاتِبًا لِبَعْضِهِمْ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے ایک شخص بھی مسجد میں آیا اس نے نماز ادا کی پھر وہ آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا: اور فرمایا: تم جاؤ اور نماز ادا کرو، کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی وہ شخص واپس گیا اس نے اسی طرح نماز ادا کی جیسے پہلے ادا کی تھی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اس نے آپ کو سلام کیا، آپ نے (سلام کا) جواب دیا: اور فرمایا: تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو، کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی یہاں تک کہ ایسا اس نے تین مرتبہ کیا اس شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میں اس سے زیادہ اچھی نماز ادا نہیں کر سکتا، آپ مجھے تعلیم دیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تم تکبیر کہو پھر قرأت کرو جتنا قرآن تمہیں آتا ہو اسے پڑھ لو پھر رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر اٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، تم اپنی پوری نماز میں اسی طرح ادا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابن نمیر نے اس حدیث کو عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے، سعید مقبری کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت میں اپنے والد کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے، کیونکہ سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں اور انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ ابو سعید المقبری کا نام کیسان ہے، اور سعید مقبری کی کنیت ابو سعد ہے۔ کیسان ایک غلام تھے وہ ایک شخص کے مکاتب تھے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 86: (بلا عنوان)

280 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا



عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ

مِثْنٌ حَدِيثٌ: عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رَبِيعٍ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ إِتْيَانًا قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَرُكِعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَصُوبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُفْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ نَسِيَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ أَهْوَى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ نَسِيَ رِجْلَهُ وَفَقَدَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقُضِي فِيهَا صَلَاتَهُ أُخْرَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ

عَلَّمَ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قَوْلِ إِمَامِ تَرْمِذِي: قَالَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ يَعْنِي قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

إِسْنَادِيكُمْ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْخَلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رَبِيعٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ

وَزَادَ فِيهِ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ هَذَا الْحَرْفُ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: زَادَ أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ هَذَا

280- أخرجه البخاري (355/2): كتاب الأذان: باب: سنة الجلوس في التشهد حديث (828) وفي "رفع اليدين" (4-3) وابن داود (253-252/1) كتاب الصلاة: باب: افتتاح الصلاة حديث (730-731-732) و (317-316/1): باب: من ذكر لا تورك في الرابعة حديث (965-964-963) والنسائي (187/2): كتاب العطين: باب: الاعتدال في الركوع و (211/2) باب: فتح اصابع الرجلين في السجود و (2/3): كتاب السهو: باب: رفع اليدين في القيام الى الركعتين الاخيرين و (34/3): باب: صفة الجلوس في الركعة التي يقضى فيها الصلاة و ابن ماجه (264/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: افتتاح الصلاة حديث (803) و (280/1): باب: رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع حديث (862) و (337/1): باب: اتسام الصلاة حديث (1061) واحمد في "مسنده": (424/5) وابن خزيمة (927/1) حديث (587) و (298/1) حديث (588) و (317/1) حديث (625) و (324/1) حديث (643) و (327/1) حديث (652) و (337/1) حديث (677) و (341/1) حديث (685) و (347/1) حديث (700) والدارمي (300-299/1) كتاب الصلاة: باب: التجافي في الركوع و (314-313/1) باب: صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم من طريق محمد بن عمرو بن عطاء عن ابي حبيد الساعدي في ركوعه.

الْحَرَفَ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ فرماتے ہوئے سنا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک حضرت ابوقادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: نہ تو آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرانا تعلق حاصل ہے اور نہ ہی آپ بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے (لیکن پھر بھی میری بات درست ہے) ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا پھر آپ پیش کیجئے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے پھر آپ اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں کندھوں تک اٹھالیتے تھے۔ پھر جب آپ نے رُکوع میں جانا ہوتا تھا تو آپ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں کندھوں تک اٹھاتے تھے پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے اور رُکوع میں چلے جاتے تھے پھر اعتدال کے ساتھ رُکوع کرتے تھے آپ اس میں اپنے سر کو اٹھاتے بھی نہیں تھے اور جھکاتے بھی نہیں تھے آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے پھر آپ ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے اور بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ہر بڑی اپنے مخصوص مقام پر آجاتی تھی پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے زمین کی طرف جھکتے تھے پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے (سجدے میں) آپ اپنے دونوں بازوؤں کو بظلوں سے علیحدہ رکھتے تھے اور پاؤں کی انگلیاں زبلی کے ساتھ قبلہ کی طرف کئے رکھتے تھے اس کے بعد آپ بائیں پاؤں کو موڑ کر اعتدال کے ساتھ اس پر بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ ہر بڑی اپنی مخصوص جگہ پر پہنچ جاتی تھی پھر آپ سجدے کے لئے سر کو جھکاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اس کے بعد آپ کھڑے ہو جاتے تھے اور ہر رکعت اسی طرح ادا کیا کرتے تھے پھر آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہوتے تھے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے جیسا کہ نماز کے آغاز میں کرتے تھے پھر آپ اسی طرح کرتے رہتے یہاں تک کہ نماز کی آخری رکعت آجاتی تھی اس میں آپ بائیں پاؤں کو ایک طرف نکال دیتے تھے اور سرین کے بل بیٹھ جاتے تھے اس کے بعد آپ سلام پھیر لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو حمید کا یہ کہنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے بعد رفع یدین کرتے تھے اس سے مراد یہ ہے: جب آپ دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک حضرت ابوقادہ بن ربیع بھی تھے۔ اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

تاہم اس روایت میں ابو عامر نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: آپ نے سچ کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو عامر صحاح بن محمد نامی راوی نے عبد الحمید بن جعفر کے حوالے سے ان الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے۔

ان صحابہ کرام نے کہا: آپ ﷺ نے ٹھیک کہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

### باب 87: صبح کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

**281** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ) فِي الرَّكْعَةِ

الأولى

في الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ وَأَبِي بَرَزَةَ  
وَأُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِالْوَاقِعَةِ

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مِنْ سِتِّينَ آيَةً إِلَى مِائَةٍ

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)

آثار صحابہ: وَرَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ يَقْرَأَ فِي الصُّبْحِ بِطَوَالِ الْمَفْصَلِ

مذاهب فقہاء: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَعَلَى هَذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَبْنُ الْمُبَارَكِ

وَالشَّافِعِيُّ

◀◀ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں ”والنخل باسقات“ (یعنی سورہ ق) کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

◀◀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

◀◀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

◀◀ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: آپ نے صبح کی نماز میں سورہ واقعہ کی تلاوت کی تھی۔

◀◀ آپ کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ نے فجر کی نماز میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیات کی تلاوت کی تھی۔

281- أخرجه مسلم (2/352. الايس). كتاب الصلاة: باب: القراءة في الصبح، حديث (165-166-167/457) والمبخاري في ”خلق افعال العباد“ (38) والنسائي (2/157) كتاب الافتتاح: باب القراءة في الصبح بقاف، وابن ماجه (1/268): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: القراءة في صلاة الفجر، حديث (816) واحمد في ”مسنده“ (4/322) والبيهقي في ”مسنده“ (2/363) حديث (825) والدارمي (1/297). كتاب الصلاة: باب قدر القراءة في الفجر، وابن خزيمة (1/264) حديث (527) و (3/41) حديث (1591) من طريق زياد بن علقمة بن قطبة بن مالك فذكره.

آپ کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے ”اذا الشمس كورت“ کی تلاوت کی تھی۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: صبح کی نماز میں ”طوال مفصل“ کی تلاوت کیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔  
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

### باب 88: ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت

282 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ البُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي البَابِ عَنْ خَبَابٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالبَّرَاءِ بْنِ عَازِبٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ  
خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً

آثار صحابہ: وَرَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ يَقْرَأَ فِي الظُّهْرِ بِأَوْسَاطِ الْمُفْصَلِ

مذہب فقہاء: وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ كَنَحْوِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَأُ  
بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ وَرَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ تَعْدِلُ صَلَاةُ الْعَصْرِ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَالَ  
إِبْرَاهِيمُ تُضَاعَفُ صَلَاةُ الظُّهْرِ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْقِرَاءَةِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورہ بروج اور والسماء والطارق اور  
اس کی مانند سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقادحہ رضی اللہ عنہ، حضرت  
یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

282- أخرجه أبو داود (273/1): كتاب الصلاة: باب: قدر القراءة في صلاة الظهر والعصر حدیث (805) والبخاری في جزء القراءة (296) والنسائي (166/2) كتاب الاعتقاد: باب: القراءة في الركعتين الأولى من صلاة العصر واحد في "مسند" (103/5-106-108) والدارمي (295/1): كتاب الصلاة: باب: قدر القراءة في الظهر من طريق حماد بن سلمة عن سابق بن حرب عن جابر بن سمره قد ذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ ظہر کی نماز میں سورہ ”المد السجدہ“ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔  
آپ کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیات کی مقدار میں تلاوت کیا کرتے تھے اور  
دوسری رکعت میں پندرہ آیات جتنی تلاوت کیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا تم ظہر کی نماز  
میں ”اوساط مفصل“ کی تلاوت کرو۔

بعض اہل علم کے نزدیک عصر کی نماز میں بھی اتنی ہی قرأت کی جائے گی، جتنی مغرب کی نماز میں کی جاتی ہے یعنی اس میں  
قصار مفصل کی تلاوت کی جائے گی۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ قرأت کے حوالے سے عصر کی نماز کو مغرب کی نماز کے برابر قرار دیتے تھے۔  
ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز میں عصر کی نماز سے چار گنا زیادہ تلاوت کی جائے گی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

### باب 89: مغرب کی نماز میں قرأت کرنا

283 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَتْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى

الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ قَالَتْ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ أَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أُمِّ الْفَضْلِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حَدِيثٌ دِيكْرٌ: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْأَعْرَافِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ

كِلْتَيْهِمَا

وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

383- اخرجه البغاري (287/2). كتاب الاذان باب: القراءة في المغرب' حديث (763) و (736/7) كتاب المغازي: باب: مرض النبي صل

الله عليه وسلم ووفاته' حديث (4469) ومسلم (353/2. الابي). كتاب الصلاة: باب: القراءة في الصبح' حديث (462/173) وابوداؤد

(274/1). كتاب الصلاة: باب: قدر القراءة في المغرب' حديث (810) والنسائي (168/2) كتاب الافتتاح: باب: القراءة في المغرب بالمرسلات

ومالك في "الوطا" (78/1). كتاب الصلاة: باب: القراءة في المغرب والعشاء' حديث (24) واحمد في "مسنده": (338-340) والدارمي

(296/1). كتاب الصلاة: باب: في قدر القراءة في المغرب والحميد في "مسنده": (162/1) حديث (338) وابن خزيمة (260/1) حديث

(51) وعبد بن حبيد ص (458) حديث (1585) من طريق الزهري عن عبد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن امه امر الفضل

فذكره.

آثار صحابہ: وَرَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ يقرأ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ

وَرَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ

مذاهب فقہاء: قَالَ وَعَلَى هَذَا الْعَمَلِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارِكِ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ

الشَّافِعِيُّ وَذَكَرَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُقْرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّورِ الطُّوَالِ نَحْوَ الطُّورِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ

الشَّافِعِيُّ لَا أَكْرَهُ ذَلِكَ بَلْ اسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ بِهَذِهِ السُّورِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف

لائے آپ نے اپنی بیماری کے دوران اپنے سر مبارک پر پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے مغرب کی نماز ادا کی آپ نے سورہ مرسلات کی تلاوت کی اس کے بعد آپ نے (باجماعت نماز میں) شرکت نہیں کی یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

اس بارے میں حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے مغرب کی نماز میں دونوں رکعات میں سورہ اعراف پڑھی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے مغرب کی نماز میں سورہ طور کی تلاوت کی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں یہ لکھا تھا: تم مغرب کی

نماز میں ”قصار مفصل“ کی تلاوت کیا کرو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مغرب کی نماز میں ”قصار مفصل“ کی تلاوت کی تھی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا ابن مبارک رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ، امام

اسحق رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مغرب کی نماز میں طویل سورتوں کی

تلاوت کو مکروہ سمجھتے تھے جیسے سورہ طور، سورہ مرسلات۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو مکروہ نہیں سمجھتا، بلکہ میں اس بات کو مستحب سمجھتا ہوں مغرب کی نماز میں ان

سورتوں میں سے کسی ایک سورت کی تلاوت کی جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

باب 90: عشاء کی نماز میں قرأت

284 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ

وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَنَحْوَهَا  
مِنَ السُّورِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَأَنَسِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونَ  
آثَارِ صَحَابِهِ: وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِسُورٍ مِنْ أَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوِ سُورَةِ  
الْمَنَافِقِينَ وَأَشْبَاهِهَا

وَرُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَرَأُوا بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا وَأَقَلِّ فَكَانَ الْأَمْرُ  
عِنْدَهُمْ وَاسِعٌ فِي هَذَا  
حکم حدیث: وَأَحْسَنُ شَيْءٍ فِي ذَلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا  
وَالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں ”والشمس  
وضحہا“ اور اس کی مانند دیگر سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ عشاء کی نماز میں سورہ ”والتین والزیتون“ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔  
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عشاء کی نماز میں ”اوساط مفصل“ میں سے کوئی سورت پڑھا  
کرتے تھے جیسے سورہ ”منافقون“ اور اس جیسی دیگر سورتیں ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس سے زیادہ لمبی تلاوت بھی کر لیا کرتے تھے  
اور اس سے کم بھی کر لیتے تھے یعنی ان کے نزدیک اس حوالے سے گنجائش موجود تھی تاہم اس بارے میں سب سے مستند چیز جو نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے وہ یہی ہے: آپ نے ”والشمس وضحہا“ اور ”والتین والزیتون“ کی تلاوت کی تھی۔

285 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

284- أخرجه أحمد في "مسنده": (354/5) والنسائي (173/2): كتاب الافتتاح: باب: القراءة في العشاء الآخرة بالشمس وضحاهما من طريق

الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن ابيه: فذكره.

﴿ ﴿ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورہ ”التین والذینور“ کی تلاوت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

باب 91: امام کی اقتداء میں قرأت کرنا

286 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ

بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ  
مَنْ حَدِيثُ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَفَقَلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي  
أَرَاكُمْ تَقْرَأُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِي وَاللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ  
يَقْرَأْ بِهَا

في الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
عَلِمَ حَدِيثُ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف روایت: وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَهَذَا أَصَحُّ

مذاهب فقهاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبِي الْمُبَارِكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ يَرَوْنَ  
الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ

285- اخرجہ مالک فی ”الموطأ“: (79/1): کتاب الصلاة: باب: القراءۃ فی المغرب والعشاء حدیث (27) والبخاری (292/2): کتاب الاذان  
باب: الجهر فی العشاء حدیث (727) و (293/2) باب: القراءۃ فی العشاء حدیث (769) و (583/8) کتاب التفسیر: باب: سورۃ (التین) و  
(527/13) کتاب التوحید: باب: وسمى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عبداً وقال: لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب حدیث (7546)  
ومسلم (354/2- 355- الانبي) کتاب الصلاة: باب: القراءۃ فی العشاء حدیث (175- 176- 177- 464) و ابو داؤد (390/1) کتاب الصلاة  
باب: قصر قراءۃ الصلاة فی السفر حدیث (1221) والنسائي (173/2): کتاب الافتتاح: باب: القراءۃ فیها بالتین والذینور وابن ماجه  
(273-272/1) کتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: القراءۃ فی صلاة العشاء حدیث (834-835) واحمد فی ”مسنده“: (302- 303- 304)  
284/4 (298- 291- 286) والحبيدي فی ”مسنده“: (317/1) حدیث (726) وابن خزيمة (263/1) حدیث (522) و (41/3)  
حدیث (1590) من طريق عدی بن ثابت عن البراء بن عازب فذكره.

286- اخرجہ ابو داؤد (277/1): کتاب الصلاة: باب: من ترك القراءۃ فی صلاته بامر الكتاب حدیث (823) والبخاری فی ”القراءۃ خلف  
الامام (64- 257- 258) واحمد فی ”مسنده“ (313/5- 316- 321- 322) وابن خزيمة (36/3) حدیث (1581) من طريق محمد بن  
اسحق عن مكحول عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت فذكره. واخرجہ ابو داؤد (278/1): کتاب الصلاة: باب: من ترك القراءۃ فی  
صلاته بامر الكتاب حدیث (825) من طريق ابن جابر وسعيد بن عبدالعزيز وعبدالله بن العلاء عن مكحول عن عبادة فذكره ليس فيه  
محمود بن الربيع.



﴿﴾ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی آپ کو قرأت کرنے میں دشواری پیش آئی جب آپ نماز پڑھ کے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کی اقتداء میں قرأت کرتے ہو راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! جی ہاں۔ اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو! صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو! کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اس حدیث کو زہری رحمۃ اللہ علیہ نے محمود بن ربیع کے حوالے سے، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے اور امام کے پیچھے قرأت کرنے کے حوالے سے اس حدیث پر اکثر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ

**باب 92:** جب امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں قرأت کو ترک کیا جائے گا

**287** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَكِيمَةَ

اللَّيْثِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِنْفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازِعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَابْنُ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ أَكِيمَةَ

287- اخرجه ابو داؤد (278/1) كتاب الصلاة باب: من كره القراءة بفاتحة الكتاب اذا جهر الامام حديث (826- 827)، والنسائي (140/2). كتاب الافتتاح: باب: ترك القراءة خلف الامام فيما جهر به، وابن ماجه (276/1-277) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: اذا قرا الامام فانصتوا حديث (848-849) من طريق الزهري عن ابن اكيمة الليثي عن ابي هريرة قد كره.

اختلاف روایت: وروى بعض اصحاب الزهري هذا الحديث وذكروا هذا الحرف قال قال الزهري فانتهي الناس عن القراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس في هذا الحديث ما يدخل على من رأى القراءة خلف الإمام لأن أبا هريرة هو الذي روى عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث

حدیث دیگر: وروى أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه

قال من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج فهي غير تمام فقال له حامل الحديث اني اكون احيانا وراء الإمام قال اقرأ بها في نفسك وروى أبو عثمان النهدي عن أبي هريرة قال امرني النبي صلى الله عليه وسلم أن أنادي أن لا صلاة إلا بقراءة فاتحة الكتاب

مذاهب فقهاء: واختار أكثر اصحاب الحديث أن لا يقرأ الرجل إذا جهر الإمام بالقراءة وقالوا يتبع سكتات الإمام

وقد اختلف أهل العلم في القراءة خلف الإمام فرأى أكثر أهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم القراءة خلف الإمام

وبه يقول مالك بن أنس وعبد الله بن المبارك والشافعي وأحمد واسحق وروى عن عبد الله بن المبارك أنه قال أنا أقرأ خلف الإمام والناس يقرئون إلا قوماً من الكوفيين وأرى أن من لم يقرأ صلواته جائزة

وشدد قوم من أهل العلم في ترك قراءة فاتحة الكتاب وإن كان خلف الإمام فقالوا لا تجزئ صلاة إلا بقراءة فاتحة الكتاب وحده كان أو خلف الإمام وذهبوا إلى ما روى عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم وقرأ عبادة بن الصامت بعد النبي صلى الله عليه وسلم خلف الإمام وتاول قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلاة إلا بقراءة فاتحة الكتاب

وبه يقول الشافعي واسحق وغيرهما وأما أحمد بن حنبل فقال معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب إذا كان وحده

حدیث دیگر: واحتج بحديث جابر بن عبد الله حيث قال من صلى ركعة لم يقرأ فيها بأم القرآن فلم يصل إلا أن يكون وراء الإمام قال أحمد بن حنبل فهذا رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم تاول مع هذا القراءة خلف الإمام وأن لا يتروك الرجل فاتحة الكتاب إن هذا إذا كان وحده واختار أحمد

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، جس میں آپ نے بلند آواز میں

قرأت کی تھی آپ نے فرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی ایک نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا: کیا وجہ ہے؟ قرأت میں رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں جن نمازوں میں آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے یہاں میں قرأت کرنے سے باز آگئے۔ جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ابن اکیمہ لیشی کا نام عمارہ ہے اور ایک قول کے مطابق عمرو بن اکیمہ ہے۔

زہری رحمہ اللہ کے بعض شاگردوں نے اسے نقل کیا ہے اور انہوں نے یہی الفاظ نقل کئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

جب لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی تو لوگ قرأت کرنے سے باز آگئے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جب کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نامکمل ہوتی ہے پوری نہیں ہوتی۔

تو ان سے یہ حدیث سننے والے نے کہا بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں بھی ہوتا ہوں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے دل میں قرأت کر لیا کرو۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں یہ اعلان کروں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

محدثین نے اس بات کو اختیار کیا ہے: جب امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو تو مقتدی قرأت نہیں کرے گا۔ یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: یہ شخص سکتوں کے درمیان قرأت کر لے گا۔

امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے حوالے سے اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی۔

امام مالک رحمہ اللہ، امام ابن مبارک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا یہ قول منقول ہے وہ فرماتے ہیں: میں امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہوں اور سبھی لوگ قرأت

کرتے ہیں، صرف اہل کوفہ نہیں کرتے، میرا یہ خیال ہے جو شخص (امام کی اقتداء میں) قرأت نہیں کرتا اس کی ماز دور ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کے بارے میں شدت سے کام لیا ہے، اگرچہ کوئی شخص امام کی اقتداء میں ہو یہ

حضرات یہ کہتے ہیں: نماز اس وقت تک درست نہیں ہوگی جب تک آدمی سورت فاتحہ نہ پڑھے، خواہ وہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہو یا امام کی

اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔

ان حضرات نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے جسے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تاویل کی ہے۔

”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی“۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے: جب آدمی تنہا ہو تو سورہ فاتحہ کے بغیر اس کی نماز نہیں ہوتی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا: جو شخص ایک رکعت ادا کرے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس نے نماز ادا کی ہی نہیں البتہ اگر وہ امام کے پیچھے ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا یہ مفہوم بیان کیا ہے: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہ حکم اس وقت ہے جب آدمی تنہا نماز ادا کر رہا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) تاہم اس کے باوجود امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے: امام کی اقتداء میں بھی سورہ فاتحہ پڑھی جائے اور کوئی بھی شخص سورہ فاتحہ پڑھنا ترک نہ کرے اگرچہ وہ امام کی اقتداء میں ہو۔

**288** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ

متن حدیث: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀▶ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کوئی ایک رکعت ادا کرے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس نے گویا نماز ادا نہیں کی البتہ اگر وہ امام کی اقتداء میں ہو تو (حکم مختلف ہوگا)۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

باب 93: مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھا جائے؟

**289** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ كَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرَى قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ

اختلاف روایت: وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِهِ قَالَ كَانَ إِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِي بَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِي بَابَ فَضْلِكَ

فی الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ فَاطِمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ  
توضیح راوی: وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُذَكَّرْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى إِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهُرًا

﴿﴾ عبد اللہ بن حسن اپنی والدہ سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ان کی دادی سیدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو آپ اپنے اوپر درود پڑھتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے۔  
”اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت کر دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“  
جب آپ ﷺ مسجد سے باہر تشریف لے جاتے تھے تو اپنے اوپر درود پڑھتے تھے پھر یہ دعا کرتے تھے۔  
”اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت کر دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔“

علی بن حجر نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے: مکہ میں میری ملاقات حضرت عبد اللہ بن حسن سے ہوئی میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی: جب نبی اکرم ﷺ (مسجد میں) داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

”اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“  
جب آپ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔  
”اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔“

اس بارے میں حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن“ ہے تاہم اس کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا، کیونکہ سیدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ

289- اخرجه ابن ماجه (253/1): كتاب المساجد والجماعات: باب: الدعاء عند دخول المسجد، حديث (771) واحد في ”مسندہ“  
(282-283/6) من طريق ليث بن ابي سليم عن عبد الله بن الحسن عن امه فاطمة بنت الحسن عن جدتها فاطمة الكبرى بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فن كرته.

کے (وصال کے) بعد چند مہینے زندہ رہی تھیں (پھر ان کا انتقال ہو گیا تھا)

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ

باب 94: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت ادا کرے

290 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَرَوَى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا اسْتَحَبُّوا إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ أَنْ لَا يَجْلِسَ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ عُذْرٌ

حکم حدیث: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَحَدِيثُ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ خَطَأٌ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ

﴿﴾ حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

290- اخرجہ مالک فی ”الموطأ“ (162/1): کتاب قصر الصلاة فی السفر: باب: انتظار الصلاة والبسها حدیث (57) والمغاری (640/1): کتاب الصلاة: باب: اذا دخل المسجد فليركع ركعتين حدیث (444) و (58/3) كتاب التهجيد: باب: ما جاء في التطوع معنى معنى حدیث (1167) ومسلم (37/3-38-الاسي) كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: استحباب تحية المسجد بركعتين و كراهة الجلوس قبل صلاتهما وانها مشروعة في جميع الاوقات حدیث (69-70-714) وابو داود (180/1): كتاب الصلاة: باب: ما جاء في الصلاة عند دخول المسجد حدیث (467) والنسائي (53/2): كتاب المساجد: باب: الامر بالصلاة قبل الجلوس فيه واهن ماجه (324/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع حدیث (1013) واحمد في ”مسنده“ (295/5-303-305) والحميدي (203/1) حدیث (421) والدارمي (323/1) كتاب الصلاة: باب: الركعتين اذا دخل المسجد واهن خزيمة (162/3-163-164) حدیث (1827-1829) 1825-1826) من طريق عامر بن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سلمة الزرقى عن ابي قتادة فذكره.

اس حدیث کو محمد بن عجلان اور دیگر راویوں نے عامر بن عبد اللہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے، جیسے امام مالک رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔

سہیل بن ابوصالح نے اس حدیث کو عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، عمرو بن سلیم کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ تاہم یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”صحیح“ ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

ان حضرات کے نزدیک یہ بات مستحب ہے: جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات ادا کرنے سے پہلے نہ بیٹھے البتہ اسے کوئی عذر لاحق ہو (تو وہ بیٹھ سکتا ہے)

علی بن مدینی فرماتے ہیں: سہیل بن ابوصالح کی روایت میں خطا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسحاق بن ابراہیم نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

باب 95: قبرستان اور حمام کے علاوہ پوری روئے زمین مسجد ہے

291 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَابُو عَمَّارِ الْحُسَيْنِ بْنُ حُرَيْثِ الْمُرُوزِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْنُ حَدِيثٍ: الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيفَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالُوا

حَدِيثٌ دِيكْرٍ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهْرًا

اِخْتِلَافٍ رَوَيْتُ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ

قَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَوَيْتَيْنِ مِنْهُم مِّنْ ذِكْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَمْ يَذْكُرْهُ وَهَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَكَانَ عَامَّةً رَوَيْتَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رِوَايَةَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو

291- اخرجہ ابو داؤد (186/1): کتاب الصلاة: باب: فی المواضع التي لا تجوز فيها الصلاة' حدیث (492) وابن ماجہ (246/1): کتاب الساجد والجماعات باب: المواضع التي تكره فيها الصلاة' حدیث (745) واحمد في "مسندہ": (83/3-96) والدارمی (322/1): کتاب الصلاة: باب الارض كلها طهور ما خلا المقبرة والحمام' وابن خزيمة (7/2) حدیث (791-792) من طريق يحيى بن عماره عن ابن سعيد الخدري فذكره.

بْنِ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتُ وَأَصَحُّ مَرْسَلًا  
 ﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قبرستان اور حمام کے علاوہ پوری روئے زمین مسجد ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
 یہ حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرے لئے تمام روئے زمین کو نماز پڑھنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔“

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث عبدالعزیز بن محمد ثامی راوی سے دو طریق سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور بعض راویوں نے اس میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

اس حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حماد بن سلمہ نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

محمد بن اسحاق نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عام روایات میں یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تاہم انہوں نے اس میں حضرت ابوسعید کے حوالے کا ذکر نہیں کیا۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہ سند زیادہ مستند اور صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

### باب 96: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

292

سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ مُحَمَّدٍ

292- اخرجہ مسلم (427/2، الامی) کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل بناء المساجد والحدیث علیہا حدیث (533/25-24) و (450/9، الامی) کتاب الزهد والرقائق: باب: فضل بناء المساجد حدیث (533/44-43) وابن ماجہ (243/1) کتاب المساجد والجماعات: باب: من بنی لله مسجداً حدیث (736) واحمد فی "مسندہ" (61/1-70) والدارمی (323/1) کتاب الصلاة: باب: من بنی لله مسجداً وابن خزيمة (268/2) حدیث (1291) من طرق عن عثمان بن عفان به.



بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَمْرٍو بْنَ عَبَّسَةَ وَوَالِدَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَكَمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَمَحْمُودُ ابْنُ لَبِيدٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا غُلَامَانِ صَغِيرَانِ مَدَنِيَّانِ

﴿ ﴿ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مسجد بنائے گا، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس مسجد کی مانند جنت میں گھر بنا دے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم کا زمانہ اقدس پایا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت محمود بن ربیع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے (نبی اکرم کے وصال ظاہری کے وقت) یہ دونوں حضرات مدینہ منورہ کے رہنے والے دو چھوٹے بچے تھے۔

293 متن حدیث: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى قَيْسٍ عَنْ زِيَادِ النَّمِيرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

﴿ ﴿ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی روایت کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

باب 97: قبر پر مسجد بنانا مکروہ ہے

294 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ

ابن عباس قال

متن حدیث: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالشُّرُجَ  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَأَبُو صَالِحٍ هَذَا هُوَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ وَأَسْمُهُ بَاذَانُ وَيُقَالُ بَاذَامُ أَيْضًا

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی زیارت کرنے والی عورتوں اور اس پر مسجد بنانے والے لوگوں اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

ابوصالح نامی راوی سیدہ ام ہانی کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کا نام باذان اور ایک قول کے مطابق بازام ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 98: مسجد میں سونا

295 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا

متن حدیث: نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شِبَابٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَتَّخِذُهُ مَبِيتًا وَلَا مَقِيلًا  
 وَقَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ذَهَبُوا إِلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد میں سو جایا کرتے تھے ہم جوان لوگ تھے (یعنی شادی شدہ نہیں تھے)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اسے رات بسر کرنے اور دوپہر کے وقت آرام کرنے کی جگہ نہ بنا لیا جائے۔

294- اخرجہ ابو داؤد (238/2) کتاب الجنائز: باب: في زيارة النساء القبور' حديث (3236) والنسائي (94/4) كتاب الجنائز باب: التغليب في اتخاذ السرج على القبور' وابن ماجه (502/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في النهي عن زيارة النساء القبور' حديث (1575) واحمد في "مسنده": (229/1- 287- 324- 337) من طريق عماد بن جحادة عن ابي صالح عن ابن عباس فذكره.

295- اخرجہ احمد (70/2) قال: حدثنا سكين بن نافع الباهلي' ابو الحسين' قال: صالح بن ابي الاخير عن الزهري' عن سالم بن عبد الله عن ابيه فذكره.

اہل علم کے ایک گروہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 99: مسجد میں خرید و فروخت، گم شدہ چیز کا اعلان کرنا، شعر سنانا مکروہ ہے

296 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالِاشْتِرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ

ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَارِيِّ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ رَأَيْتُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَذَكَرَ غَيْرَهُمَا يَخْتَجُونَ بِحَدِيثِ عَمْرِو

بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعَ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَمَنْ تَكَلَّمَ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ إِنَّمَا ضَعَّفَهُ لِأَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيفَةِ جَدِّهِ

كَانَهُمْ رَأَوْا أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ مِنْ جَدِّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عِنْدَنَا وَاهٍ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَدْ

رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ رُخْصَةً فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

حَدِيثٍ دِيكْرٍ: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ رُخْصَةً فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي

الْمَسْجِدِ

﴿﴾ عمرو بن شعيب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل

کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں شعر پڑھنے، خرید و فروخت کرنے سے منع کیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا ہے: لوگ نماز

سے پہلے مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھ جائیں۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

296- اخرجه ابو داؤد (351/1): كتاب الصلاة: باب: التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة: حديث (1079) والنسائي (42/2): كتاب الاذان: باب:

النهي عن البيع والشراء في المسجد وعن التحلق قبل صلاة الجمعة: وابن ماجه (247/1): كتاب المساجد والجماعات: باب: ما يكره في المساجد

حديث (749) واحمد في "مسنده": (212- 179/2) وابن خزيمة (274/2) حديث (1304) و (275/2) حديث (1306) و (158/3)

حديث (1816) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه لذكوره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں حضرات کے علاوہ دیگر حضرات کا بھی تذکرہ کیا ہے جو عمرو بن شعیب سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: شعیب بن محمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص عمرو بن شعیب کی حدیث کے بارے میں گفتگو کرتا ہے وہ انہیں ضعیف قرار دیتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے دادا کے صحیفے سے احادیث نقل کی ہیں، گویا ان حضرات کے نزدیک ان صاحب نے ان روایات کو اپنے دادا سے سنا نہیں ہے۔

علی بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ بات مستول ہے: انہوں نے یہ بات کہی ہے: ہمارے نزدیک عمرو بن شعیب کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں۔

اہل علم کے ایک گروہ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے کو مہرہ قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

تابعین میں سے بعض اہل علم سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے کی رخصت دی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دیگر روایات میں یہ بات منقول ہے: مسجد میں شعر سنانے کی اجازت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

باب 100: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

297 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: ائْتَرَى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَمْرٍو بِنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَاتَّيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ هُوَ هَذَا يَعْنِي مَسْجِدَهُ وَفِي ذَلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي

يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَأَخُوهُ أَنَسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَثْبَتَ مِنْهُ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو خدرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور بنو عمرو بن عوف سے تعلق

297- اخرجہ احمد (3/32-91) من طریق انیس بن ابی یحییٰ عن ابیہ عن ابی سعید الخدریٰ فذکرہ۔

رکھنے والے ایک شخص کے درمیان اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا، جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی (یعنی اس سے مراد کون سی مسجد ہے؟) خدری شخص نے یہ کہا: اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی مسجد ہے، اور دوسرے شخص نے یہ کہا: اس سے مراد مسجد قباء ہے، یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس بارے میں حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ ہے (راوی کہتے ہیں) یعنی نبی اکرم ﷺ کی مسجد ہے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
 علی بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابویحییٰ سلمیٰ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم ان کے بھائی انیس بن ابویحییٰ ان سے زیادہ مستند ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قَبَاءِ

#### باب 101: مسجد قباء میں نماز ادا کرنا

298 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَسَفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَسِيدَ بْنَ ظَهْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قَبَاءِ كَعُمْرَةٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَسِيدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَسِيدِ بْنِ ظَهْرٍ شَيْئًا يَصِحُّ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو الْأَبْرَدِ اسْمُهُ زِيَادٌ مَدِينِيُّ

◀◀ ابوالبرد بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”مسجد قباء میں نماز ادا کرنا عمرہ کرنے کی مانند ہے۔“ اس بارے میں حضرت سہل بن حنیف سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اسید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور سے یہ روایت مستند طور پر منقول نہیں ہے، اور اس روایت کو بھی ہم ابواسامہ کی عبد الحمید بن جعفر کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابوالبرد نامی راوی کا نام زیاد مدینی تھا۔

298- اخرجه ابن ماجه (452/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الصلاة في مسجد قباء: حديث (141) من طريق ابى سفيان عن عبد الحميد بن جعفر قال: حدثنا ابو البرد عن اسيد بن ظهير الانصاري فذكره.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي آيَةِ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

## باب 102: کون سی مسجد زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟

299 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتْنٌ حَدِيثٌ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّمَا ذَكَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ سَلْمَانُ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

وَأَبِي ذَرٍّ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا، دیگر تمام مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے، البتہ مسجد حرام (کا حکم مختلف ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قتیبہ نے اپنی روایت میں عبید اللہ کے حوالے سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہ بات مذکور ہے: زید بن رباح نے اسے ابو عبد اللہ اعرج سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو عبد اللہ اعرج کا نام سلمان ہے۔

یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن

زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

## 300 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ

299- أخرجه مالك في "الموطأ" (196/1): كتاب القبلة باب: ما جاء في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (9) والبخاري (76/3): كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة باب: فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، حديث (1190) ومسلم (176/5). النووي: كتاب الحج: فضل الصلاة بسجدي مكة والمدينة، حديث (1394/507) والسنائي (214/5): كتاب مناسك الحج: باب: فضل الصلاة في المسجد الحرام، وابن ماجه (450/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (1404) واحمد في "مسنده": (256/2-386-466-468-475-485) والدارمي (330/1): كتاب الصلاة باب: فضل الصلاة في مسجد الانبي صلى الله عليه وسلم من طرق عن عبد الله الاغر عن ابي هريرة، لفظ كره.

أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى

عَلَّمَ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا

جائے ”مسجد حرام“ میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ

باب 103: مسجد کی طرف چل کر جانا

301 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلَكِنْ أَيُّهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ

السَّكِينَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرِ وَأَنَسِ

مَذَاهِبِ فُقَهَاءِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى الْإِسْرَاعَ إِذَا

خَافَ قُوَّةَ التَّكْبِيرِ الْأُولَى حَتَّى ذُكِرَ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ كَانَ يُهْرَوِلُ إِلَى الصَّلَاةِ وَمِنْهُمْ مَنْ بَكَرَ الْإِسْرَاعَ

وَاخْتَارَ أَنْ يَمْشِيَ عَلَى تَوَدَّةٍ وَوَقَارٍ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَا الْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ

إِسْحَقُ إِنَّ خَافَ قُوَّةَ التَّكْبِيرِ الْأُولَى فَلَا بَأْسَ أَنْ يُسْرِعَ فِي الْمَشْيِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ هَكَذَا

300- اخرجہ البخاری (84/3): کتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدینة: باب: مسجد بیت المقدس حدیث (1197) و (87/4): کتاب

: جزاء الصيد باب: حج النساء حدیث (1864) و (283/4) کتاب: الصور باب: صوم يوم النحر: حدیث (1995) ومسلم

(113/5-114 النووی): کتاب الحج: باب: سفر البراءة مع عمر الی حج وغیرہ حدیث (415-416-418-827/1) وابن ماجہ (395/1):

کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: النهی عن الصلاة بعد الفجر وبعد العصر حدیث (1249) و (452/1): باب: ماجاء في الصلاة في مسجد

بیت المقدس حدیث (1410) و (549/1): کتاب الصيام باب: فی النهی عن صيام يوم الفطر والاضحی حدیث (1721) والدارمی

(20/2): کتاب الصوم: باب: النهی عن الصيام يوم الفطر ويوم الاضحی واحدا في "مسنده": (34-45-51-59-62-71-77-78

7/3) والحمیدی (330/2) حدیث (750) وعبد بن حنبل ص (299) حدیث (965) من طریق قزعة عن ابی سعید الخدری فذكره

ورواه بعضهم مختصرا. 301- اخرجہ البخاری (453/2): کتاب الجمعة: باب: البشی الی الجمعة حدیث (908) ومسلم (526/2. الابی): کتاب الساجد ومواضع

الصلاة بواب: استحباب التیان الصلاة بوقار وسکينة والنهی عن اثانها سعيا حدیث (602/151).

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْبًا أَطْبَحَ مِنْ  
حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْمِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز پڑھی ہو جائے تو تم دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ، بلکہ چلتے ہوئے اس کی طرف آؤ، تم پر سکون لازم ہے۔ جتنی نماز تمہیں ملے (وہ امام کی اقتدا میں) ادا کر لو اور جو نذر پتی ہو (بعد میں) مکمل کر لو۔

اس بارے میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہیں علم نے مسجد کی طرف چل کر جانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک تیزی سے چل کر جایا جائے گا، جب پہلی تکبیر کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو، یہاں تک کہ بعض حضرات سے یہ بات مذکور ہے: وہ شخص نماز کے لئے دوڑ کر جائے گا۔

بعض حضرات کے نزدیک تیزی سے چل کر جانا مکروہ ہے۔ ان حضرات نے آرام اور وقار کے ساتھ چل کر جانے کو اختیار کیا ہے۔ امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ امام اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تاہم اگر کسی شخص کو پہلی تکبیر فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کے تیز چل کر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وہی حدیث نقل کرتے ہیں جو ابو سلمہ نے نقل کی ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ روایت یزید بن زریع سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 104: مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت

302 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَرَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيَ عَلَيَّ أَحَدُكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُجِدْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوَاتٍ وَمَا الْحَدِيثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ

302- اخرجہ مسلم (3/180- النووی): کتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة واحمد في "مسنده": (319- 289/2) من طريق همام بن منبه عن ابي هريرة فذكره.



قَالَ فَسَاءَ أَوْ ضَرَّاطٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَبِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز کا انتظار کر رہا ہو تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہونا ہے اور فرشتے اس شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے (فرشتے دعا کرتے ہیں): "اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے، اے اللہ! اس پر رحم کر۔"

جب تک وہ شخص بے وضو نہ ہو جائے۔ "حضرت موت" سے تعلق رکھنے والے ایسے شخص نے دریافت لیا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! حدیث سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہوا خارج ہونا یا آواز آنا۔ اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

انام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

### بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

#### باب 105: چٹائی پر نماز ادا کرنا۔

303 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ سُلَيْمٍ وَعَائِشَةَ وَمَيْمُونَةَ وَأُمِّ كَلثُومِ بِنْتِ أَبِي

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ وَلَمْ تَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَبِيحٌ

مذہب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الصَّلَاةَ عَلَى الْخُمْرَةِ

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْخُمْرَةُ هُوَ حَصِيرٌ قَصِيرٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

اس بارے میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت ابوالاسد سے احادیث منقول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حدیث نہیں

سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
بعض اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے: چٹائی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”خمرہ“ چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

#### باب 106: نماز بڑی چٹائی پر ادا کرنا

304 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَالْمُعِيزَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَّا أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الصَّلَاةَ عَلَى

الْأَرْضِ اسْتِحْبَابًا وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی چٹائی پر نماز ادا کی ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا البتہ اہل علم کے ایک گروہ نے زمین پر نماز ادا کرنے کو استحباب کے طور پر

اختیار کیا ہے۔ ابوسفیان نامی راوی کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْبُسْطِ

#### باب 107: بچھونے پر نماز ادا کرنا

305 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَيْعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتَّىٰ إِنْ كَانَ يَقُولُ لِأَخِي صَغِيرٍ يَا أَبَا

عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النَّغِيرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٍ لَنَا فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ

304- اخرجہ مسلم (407/2. الابن). كتاب الصلاة: باب: الصلاة في ثوب واحد و صفة لبسه' حديث (519/284) وابن ماجه (328/1).

كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الصلاة على خمره' حديث (1029) واحد في "مسند" (59-52.10/3) وابن خزيمة (103/2) كتاب الصلاة: باب: الصلاة على الحصير' حديث (1004).

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْنَسِي: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقهاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَعْتَمِدُهُمْ لَمْ يَرَوْا بِالصَّلَاةِ عَلَى الْبَسَاطِ وَالطَّفُفَةِ بَأْسًا وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ

توضیح راوی: وَأَسْمُ أَبِي التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ کھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ

میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا کرتے تھے: اے ابو عمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے بچھونے کو دھویا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز ادا کی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک جن کا تعلق نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد والوں سے ہے اس حدیث پر عمل کیا جائے گا

ان حضرات کے نزدیک بچھونے پر یا قالین پر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابو تیاح نامی راوی کا نام یزید بن حمید ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحَيْطَانِ

### باب 108: باغ میں نماز ادا کرنا

306 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي الْحَيْطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي

الْبَسَاتِينِ

305- أخرجه البخاري (543/10): كتاب الادب باب: الانبساط الى الناس و (598/10): باب الكنية للنبي و قبل ان يولد للرجل حدیث (6203) و في "الادب المفرد" (969) و مسلم (599/2: الابن) كتاب المساجد و مواضع الصلاة باب: جواز الجماعة في النافلة و الصلاة على حصر و خضرة و ثوب و غيرها من الطاهرات حدیث (259/267) (309/7: الابن): كتاب "الآداب": باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته و حمله الى صانع يحنكه و جواز تسميته يوم ولادته و استحباب التسمية بعبد الله و ابراهيم و سائر اسماء الانبياء عليهم السلام حدیث (2150/30) و (44/8: الابن): كتاب الفضائل: باب: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس خلقا حدیث (2310/55) و ابن ماجه (1226/2): كتاب "الادب": باب المزاح حدیث (3720) و (1231/2): باب: الرجل يكتفي قبل ان يولد له حدیث (3740) و النسائي في عمل اليوم والليلة (335-334) و واحد في "مسنده": (119/3- 171- 190- 212- 270) من طريق ابى التياح يزيد بن حميد عن انس بن مالك قد كره.

306- انفرد به الترمذی ينظر "تحفة الاشراف" (402/8) حدیث (11323)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ مُعَاذِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ تَوْصِيحَ رَاوِي: وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ وَأَبُو الزَّيْبِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرِسٍ وَأَبُو الطَّفَيْلِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ

﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”حیطان“ میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتے تھے۔ ابو داؤد نامی راوی بیان کرتے ہیں: یعنی باغ میں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف حسن بن ابو جعفر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حسن بن ابو جعفر کو یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ابو زبیر نامی راوی کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔ ابو طفیل نامی راوی کا نام عامر بن وائل ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سِتْرَةِ الْمُصَلِّي

### باب 109: نمازی کے سترہ کا بیان

307 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوْخَرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِي مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي جَحْفَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ طَلْحَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا سِتْرَةَ الْإِمَامِ سِتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهُ

﴿﴾ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے آگے پالان کی لکڑی جتنی کوئی چیز رکھے تو وہ نماز ادا کر سکتا ہے پھر وہ اس بات کی پروا نہ کرے کہ اس کے دوسری طرف سے کون گزر رہا ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ، حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

307- أخرجه مسلم؛ (389/2: الابن) كتاب الصلاة: باب: سترة المصلی حدیث (499/241) والو داؤد (239/1) كتاب الصلاة: باب: مايستر المصلی حدیث (685) وابن ماجه (303/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها؛ باب: مايستر المصلی حدیث (940) واحمد (161/1) وابن خزيمة (11/2) حدیث (805)

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: امام کا سترہ مقتدی کا بھی سترہ شمار ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

باب 110: نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے

308 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

مَنْ حَدِيثُ: أَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً

فی الباب: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي جُهَيْمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَأَنْ يَقِفَ أَحَدُكُمْ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحِيهِ وَهُوَ يُصَلِّي

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ ذَلِكَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ

توضیح راوی: وَأَسْمُ أَبِي النَّضْرِ سَالِمٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيِّ

﴿﴾ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ ان سے اس بارے میں دریافت کریں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا ہے؟ تو حضرت ابو جہیم نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا؟ تو وہ چالیس تک ٹھہرنا اپنے لئے اس سے زیادہ بہتر سمجھے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے۔

ابونضر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم اس سے مراد چالیس دن ہیں یا چالیس مہینے ہیں یا چالیس سال ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

308- آخر جہ البخاری (1/696) کتاب الصلاة: باب: اثم المار بين يدي المصل حديث (510) ومسلم (2/398)، كتاب الصلاة: باب: المار بين يدي المصل حديث (507/621) وابو داؤد (1/244) كتاب الصلاة: باب: ما يهني عنه المرور بين يدي المصل حديث (701) والنسائي (2/66) كتاب القبلة: باب: التشديد من المرور بين يدي المصل و بين سترته حديث (756) وابن ماجه (1/304) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: المرور بين يدي المصل حديث (944) ومالك (1/154)، كتاب قصر الصلاة في السفر: باب: التشديد في ان يمر احد بين يدي المصل حديث (34) والدارمي (1/329): كتاب الصلاة: باب: كراهية المرور بين يدي المصل.

نبی اکرم ﷺ سے یہ بات نقل کی گئی ہے: کسی شخص کا ایک سو سال تک کھڑے رہنا اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کے آگے سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے تاہم ان کے نزدیک اس سے نماز نہیں ٹوٹی۔ ابونضر نامی راوی کا نام سالم ہے اور یہ عمر بن عبید اللہ مدنی کے غلام ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

### باب 111: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

309 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: كُنْتُ رَدِيفَ الْفَضْلِ عَلَى آتَانَ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ بِمَعْنَى  
قَالَ فَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلَاتَهُمْ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعَثَهُمْ  
مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک گدھی پر سوار تھا۔ ہم لوگ آئے نبی

اکرم ﷺ اس وقت اپنے ساتھیوں کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم اس سے اترے اور ہم صف کے ساتھ شامل ہو گئے وہ گدھی ان لوگوں کے آگے سے گزری لیکن اس نے ان لوگوں کی نماز کو نہیں توڑا۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد تابعین سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: نماز کو کوئی بھی چیز نہیں توڑتی ہے۔

سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمَامُ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ مِنْ مَطَابِقِ فُتُوٰى دِيَا هُوَ۔

309- أخرجه البخاري (680/1): كتاب الصلاة: باب: سترة الامام سترة من خلفه' حديث (493) 'ومسلم (395/2) (الابن). كتاب الصلاة: باب: سترة المصل حديث (504/254) 'وابوداؤد (247/1): كتاب الصلاة: باب: من قال الحصار لا يقطم الصلاة' حديث (715) 'والنسائي (64/2): كتاب القبلة: باب: ذكر ما يقطم الصلاة وما لا يقطم اذا لم يكن بين يدي المصل سترة' حديث (752) 'وابن ماجه (305/1): كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها' باب: ما يقطم الصلاة' حديث (947) 'و مالك (155/1): كتاب قصر الصلاة في السفر' باب: الرخصة من البرور بين يدي المصل' حديث (38) 'والدارمي (329/1): كتاب الصلاة: باب: لا يقطم الصلاة شيء' واحد (342/1) 'وابن خزيمة (22/2) 'حديث (833) 'والحميدي (224/1) 'حديث (475).

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ

باب 112: کتے، گدھے اور عورت کے علاوہ کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی

310 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ حَدِيثٌ: إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْحِجْرَةِ الرَّحْلُ أَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ  
الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ آجِحٍ سَأَلْتَنِي كَمَا  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَالْعَفَّارِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسِي

حَكَمِ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَيْهِ قَالُوا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكََلْبُ الْأَسْوَدُ قَالَ  
أَحْمَدُ الَّذِي لَا أَشْكُ فِيهِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَفِي نَفْسِي مِنَ الْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ شَيْءٌ قَالَ إِسْحَقُ لَا  
يَقْطَعُهَا شَيْءٌ إِلَّا الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پیچھے والی لکڑی یا درمیانی لکڑی، جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) نہ ہو تو سیاہ کتا، عورت یا گدھا (آگے سے گزرنے سے) نماز توڑ دیتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سرخ یا سفید کی بجائے کالے (کتے) کی کیا وجہ ہے تو حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا، اسی طرح میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: گدھا، خاتون اور سیاہ کتا (آگے سے گزرنے سے) نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے: سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتا ہے، تاہم گدھے اور خاتون کے بارے

310- اخرجه مسلم (2/401. الاہی): کتاب الصلاة: باب: قدر ما يستر البصل، حدیث (265/510) و ابو داؤد (1/244): کتاب الصلاة: باب: ما يقطع الصلاة، حدیث (702) والنسائی (2/63) کتاب القبلة: باب: ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع اذا لم يكن بين يدي البصل سعة، حدیث (750) وابن ماجه (1/306): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما يقطع الصلاة، حدیث (952) واحمد في ”مسنده“: (160-161) (149/5-151-155-158) والدارمی (1/329): کتاب الصلاة: باب: ما يقطع الصلاة، وما لا يقطعها، وابن خزيمة (2/11) حدیث (806) و (20/21-22) حدیث (830-831) من طريق حميد بن هلال، عن عبد الله بن الصامت، عن ابي ذر الغفاري، عن كره.

میں میرے ذہن میں الجھن پائی جاتی ہے۔

امام اسحق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صرف سیاہ کتا نماز کو توڑتا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ

باب 113: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا

311 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَمْرَةَ بِنِ أَبِي سَلَمَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتٍ أُمَّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنَسٍ وَعَمْرٍو بْنِ أَبِي أَسِيدٍ

وَأَبِي سَعِيدٍ وَكَيْسَانَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأُمَّ هَانِيٍّ وَعَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَطَلْحَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ  
الْأَنْصَارِيَّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ

بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي ثَوْبَيْنِ

﴿﴾ حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز ادا

کرتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس وقت صرف) ایک کپڑا پہنا ہوا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن

ابو اسید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ، حضرت کیسان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت طلح بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد تابعین اور دیگر (طباقوں) سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل

کیا جائے گا، یہ حضرات فرماتے ہیں: ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی دو کپڑے پہن کر نماز ادا کرے۔

311- اخرجہ مالک فی ”الموطأ“: (140/1): کتاب صلاة الجماعة: باب: الرخصة في الصلاة في الثوب الواحد حديث (29) والبخاري (559/1)

558/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به حديث (354- 355- 356) ومسلم (406/2- الابن) كتاب الصلاة: باب:

الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه حديث (517/278) والسنائي (70/2): كتاب القبلة: باب: الصلاة في الثوب الواحد وابن ماجه (333/1):

كتاب اقامة الصلاة والصلاة والسنة فيها: باب: الصلاة في الثوب الواحد حديث (1049) واحمد في ”مسنده“: (26/4) وابن خزيمة (374/1)

حديث (761) و (378/1- 379) حديث (770- 771) من طريق هشام بن عروة بن الزبير عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة فذكره.

374/1) حديث (761) و (378/1- 379) حديث (770- 771) من طريق هشام بن عروة بن الزبير عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة فذكره.



## بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

## باب 114: قبلہ کا آغاز

**312** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ  
عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (قَدْ نَرَى  
تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ  
وَكَانَ يُحِبُّ ذَلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ  
الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ  
فَانْحَرِفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ وَعَمْرٍو بْنَ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَأَنَسٍ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سولہ یا  
شاید سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش تھی کہ آپ کا رخ کعبہ کی  
طرف کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں، ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے تم راضی  
ہو گے، تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی سمت میں پھیر لو“۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیا، جو آپ کو پسند بھی تھا۔

312- اخرجہ ابن ماجہ (322/1): کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها: باب: القبلة حدیث (1010) من طریق علقمة بن عمرو الدارمی قال:

حدثنا ابو بكر بن عياش عن ابن اسحق عن البراء بن عازب فذكره.

312- اخرجہ مالك في "الموطأ": (195/1): كتاب القبلة: باب: ما جاء في القبلة: حديث (6) والبخاري (603/1): كتاب الصلاة: باب: ما جاء

في القبلة: حديث (403) و (22/8): كتاب التفسير: باب: قول الله تعالى: (وما جعلنا القبلة التي كنت عليها: كتاب اخبار الاحاد: باب: ما جاء

في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاة والصوم والفراسخ والاحكام: حديث (7251) ومسلم (12/3: النووي): كتاب المساجد و

مواضع الصلاة: باب: تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: حديث (526/13) ولانساني (244/1): كتاب الصلاة: باب: استبانة الخطا بعد

الاجتهاد: و (61/2) كتاب القبلة: باب: استبانة الخطا بعد الاجتهاد واحمد في "مسنده": (113-105-16/2) و (26/6) و: ارمني (281/1):

كتاب الصلاة: باب: في تحويل القبلة من بيت المقدس الى الكعبة: وابن خزيمة (225/1) حديث (435) من طريق عبد بن دينار عن

عبدالله بن عمر فذكره.

ایک شخص نے آپ کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی پھر وہ کچھ انصاریوں کے پاس سے گزرا جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے پڑھ رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے وہ بولا: اور اس نے گواہی دے کر یہ بات بتائی اس نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی ہے آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے: ان تمام حضرات نے رکوع کی حالت میں اپنا رخ پھیر لیا (اور خانہ کعبہ کی طرف کر لیا)

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمارہ بن اوس رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو ابوالحسن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ سفیان نے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے تاہم اس میں وہ یہ نقل کرتے ہیں وہ لوگ صبح کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

### باب 115: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے

313 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ مِثْلَهُ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَبِي مَعْشَرٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَاسْمُهُ نَجِيحٌ مَوْلَى بِنْتِي هَاشِمِ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى عَنْهُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

جَعْفَرِ الْمَسْعُومِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَقْوَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي مَعْشَرٍ وَأَصَحُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث دیگر حوالوں سے منقول ہے۔ بعض اہل علم نے اس میں معشر نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے ان کا نام ”صحیح“ تھا اور یہ بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے۔

313- اخرجہ ابن ماجہ (323/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب القبلة، حدیث (1011) من طریق ابی معشر عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ہریرة فاذا كره.

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: میں ان سے کوئی روایت نقل نہیں کرتا (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) دیگر حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: عبد اللہ بن جعفر مخزومی نے عثمان بن محمد احنسی کے حوالے سے، سعید مقبری کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو احادیث نقل کی ہیں وہ زیادہ مستند ہیں اور ابو معشر کی روایت سے زیادہ مستند ہیں۔

**314 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَكْرِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَأَمَّا قِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الْمَخْرَمِيُّ لِأَنَّهُ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

آثَارِ صَحَابِهِ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ

وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَعَلْتَ الْمَغْرِبَ عَنْ يَمِينِكَ وَالْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ هَذَا لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

التَّيَّاسَرَ لِأَهْلِ مَرَوْ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: عبد اللہ بن جعفر مخزومی نامی راوی حضرت مسور بن محزمہ کی اولاد میں سے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم مغرب کو اپنے دائیں طرف کرو اور مشرق کو اپنے بائیں طرف کرو تو جو ان دونوں

کے درمیان ہوگا وہ قبلہ ہے جب تم قبلہ کی طرف رخ کرنے لگو۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ یہ اہل مشرق کے لئے ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ”مروء“ کے رہنے والوں کے لئے بائیں طرف کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

**باب 116:** جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی بجائے کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے

**315 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدِ السَّمَّانِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا عَلَيَّ حِمَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ (فَأَيْنَمَا تَوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهَ اللَّهِ) حَلْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثِ السَّمَانِ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَأَشْعَثُ بْنُ سَعِيدِ أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَانُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ

مُذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا قَالُوا إِذَا صَلَّى فِي الْغَيْمِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهُ بَعْدَ مَا صَلَّى أَنَّهُ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَإِنَّ صَلَاتَهُ جَائِزَةٌ

وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

⇐ ⇐ عاصم بن سعید اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے رات شدید تاریک تھی ہمیں پتہ نہیں چلا کہ قبلہ کی سمت کیا ہے تو ہم میں سے ہر شخص نے اپنی حالت میں نماز ادا کر لی جب صبح ہوئی اور ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

”تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ کی ذات ہر جگہ موجود ہے۔“

یہ اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔ ہم اس روایت کو صرف اشعث سمان کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اشعث بن سعید ابو الربیع سمان کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔

اکثر اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اندھیرے کی وجہ سے قبلہ کی بجائے کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے اور اس نماز ادا کر لینے کے بعد اس کے سامنے یہ واضح ہو کہ اس نے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کی تو اس کی نماز درست شمار ہوگی۔

سفیان ثوری، ابن مبارک، امام احمد، امام اسحاق، اور امام اسحق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَّةِ مَا يُصَلَّى إِلَيْهِ وَفِيهِ

باب 117: کس چیز کی طرف اور کس جگہ پر نماز ادا کرنا مکروہ ہے؟

316 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ

دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَرْبَلَةِ

315- اخرجہ ابن ماجہ (326/1): کتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: من يصل لغیر القبلة وهو لا يعلم، حدیث (1020) وعبد بن حمید، ص (130) حدیث (316) من طریق عاصم بن سعید اللہ عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عن ابیہ فذکرہ.

316- اخرجہ ابن ماجہ (246/1): کتاب المساجد والجماعات، باب: المواضع التي تكره فيها الصلاة، حدیث (746) وعبد بن حمید، ص (246) حدیث (765) من طریق زيد بن جبيرة عن داود بن الحصين عن نافع عن ابن عمر، فذکرہ.

وَالْمَجْزَرَةَ وَالْمَقْبَرَةَ وَقَارِعَةَ الطَّرِيقِ وَفِي الْحَمَامِ وَفِي مَعَاظِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ

نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَرْثِدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَرْثِدٍ اسْمُهُ كَنَّاؤُ بِنِ حُصَيْنِ

عَلِمَ حَدِيثًا: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ اسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِي

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي زَيْدِ بْنِ جَبْرِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَزَيْدُ بْنُ جَبْرِ الْكُوفِيُّ اثْبُتَ مِنْ هَذَا وَأَقْدَمُ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ ابْنِ عُمَرَ

اخْتِلَافٍ سَنَدًا: وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ ابْنِ

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَحَدِيثُ دَاوُدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ضَعْفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سات جگہوں پر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔ بیت

الخلاء، مذبح، قبر، راستہ، حمام، اونٹوں کا باڑا اور بیت اللہ کی چھت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی مفہوم کی روایت نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔ اس میں زید بن جبیر نامی

راوی کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا گیا ہے۔

لیث بن سعد نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر عمری کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے جیسا کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جو حدیث نقل کی ہے وہ زیادہ مشابہ ہے اور لیث بن سعد کی روایت

سے زیادہ مستند ہے۔

عبد اللہ بن عمر عمری رضی اللہ عنہما کو بعض اہل علم نے اس کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے جن میں یحییٰ بن سعید القطان

بھی شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ

باب 118: بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا

317 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ ابْنِ

سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: صَلُّوا لِي مَرَايِضَ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا لِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ  
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ أَوْ  
بِنَحْوِهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ الْجُهَنِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ  
وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ. وَحَدِيثُ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ  
اِخْتِلَافٌ رَوَيْتُ: وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَأَسْمُ  
أَبِي حَصِينٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرو  
لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ بن معبد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ،  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہمارے اصحاب کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابو حصین نے ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث نقل کی ہے وہ  
حدیث ”غریب“ ہے۔

اسرائیل نے اس روایت کو ابو حصین کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ”موقوف“ روایت  
کے طور پر نقل کیا ہے، انہوں نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

318 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَيْعِيِّ عَنْ

317- اشروحة ابن ماجه (252/1): كتاب المساجد والجماعات: باب: الصلاة في اعطان الابل و مراحي الغنم' حديث (768) واحمد (509,  
41/2) والدارمي (323/1) كتاب الصلاة' باب: الصلاة من مراييض الغنم و معاطن الابل وابن خزيمة (8/2) حديث (795)

انس بن مالک

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو التَّيَّاحِ الضُّبَيْعِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حَمِيدٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے باڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

ابوالتیاح ضبعی نامی راوی کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

باب 119: سواری پر نماز ادا کرنا، خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو

319 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ

الْمَشْرِيقِ وَالشُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ

الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَهَا

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے کسی کام سے بھیجا جب میں آپ ﷺ کی خدمت

318- اخرجه البخاری (407/1): کتاب الوضوء، باب: ابوال ایل والدواب والغنم و مرابضها، حدیث (234) و (627/1): کتاب الصلاة:

باب: الصلاة في مرابض الغنم، حدیث (429) و (97/4): کتاب فضائل المدينة: باب: حرم المدينة حدیث (1868) و (382/4): کتاب

اليوم: باب: صاحب السلعة احق بالسوم، حدیث (2106) و (474/5): کتاب الوصايا: باب: وقف الارض للمسجد، حدیث (2724) و

(479/5): باب: اذا قال الواقف لا نطلب ثمنه الی الله فهو جائز، و (311/7): کتاب مناقب الانصار: باب: مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

واصحابه المدينة، حدیث (3932) و مسلم (414/2: الابی) کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: ابتناء مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث (524/9) و احد في "مسند" (131/3) من طريق شعبه، عن ابی التیاح عن انس بن مالک، فذكره.

319- اخرجه ابو داؤد (306/1): کتاب الصلاة: باب: رد السلام في الصلاة، حدیث (926) و (391/1) باب التطوع الی الراحلة والوتر حدیث

(1227) والنسائی (6/3): کتاب السهو: باب: رد السلام بالاشارة في الصلاة، وابن ماجه (325/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: المصلی

یسلم علیہ کیف یرد، حدیث (1018) و احد في "مسند" (296/3- 312- 332- 334- 351- 363- 379- 380- 388) وابن خزيمة

(49/2) حدیث (889) و (253/2) حدیث (1270) من طريق ابی الزبیر عن جابر فذكره.

میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مشرق کی طرف رخ کر کے اپنی سواری پر نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ کا سجدہ رکوع کے مقابلے میں زیادہ جھکا ہوا ہوتا تھا (یعنی آپ ﷺ اس میں سر کو زیادہ جھکا لیتے تھے)

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

عام اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا ہمارے علم کے مطابق اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ان حضرات کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر کوئی شخص اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتا ہے، خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو، قبلہ کی طرف ہو یا نہ ہو۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

#### باب 120: سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا

320 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

ابن عمر

مَنْ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَعِيرِهِ أَوْ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَيَّ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ

مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرُونَ بِالصَّلَاةِ إِلَى الْبَعِيرِ بَأْسًا أَنْ يَسْتَتِرَ بِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اونٹ کی طرف یا اپنی سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لیتے تھے۔ آپ ﷺ اپنی سواری پر بھی نماز ادا کر لیتے تھے، خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کی یہی رائے ہے۔ ان کے نزدیک اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، یعنی اسے

سترہ بنا کر (نماز ادا کی جائے)

320- المرحومہ المبحاری (566/2): کتاب الوتر: باب: الوتر علی الدابة حدیث (999) و (567/2) کتاب: الوتر فی السفر حدیث (1000) و (668/2) کتاب تقصیر الصلاة: باب: صلاة التطوع علی الدواب و حیثا توجهت بہ حدیث (1095) و (669/2) باب: الایاء علی الدابة حدیث (1096) و باب: ينزل للمكتوبة حدیث (1098) و (673/2) باب: من تطوع فی السفر فی غیر دهر الصلوات و قبلها و رکع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتی الفجر فی السفر حدیث (1105) و مسلم (20/3: الابی) کتاب صلاة السافریین و قصرها: باب: جواز صلاة النافلة علی الدابة فی السفر حیث توجهت بہ حدیث (700/32-31) والنسائی (232/3) کتاب: قیام اللیل و تطوع النهار: باب: الوتر علی الراحلة واحد فی ”مسندہ“ (13-4/2) و (73/3) وابن خزيمة (251/2) حدیث (1264) من طریق نافع عن ابن عمر فذاکرہ



بَابُ مَا جَاءَ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبَدْتُوا بِالْعِشَاءِ

باب 121: نماز کا وقت ہو جائے اور کھانا بھی آجائے تو پہلے کھانا کھا لو

321 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ أَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبَدْتُوا بِالْعِشَاءِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأُمِّ سَلَمَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ

وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَقُولَانِ يَبْدَأُ بِالْعِشَاءِ وَإِنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فِي الْجَمَاعَةِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَبْدَأُ بِالْعِشَاءِ إِذَا كَانَ

طَعَامًا يَخَافُ فِسَادَهُ وَالَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

أَضَى بِالِاتِّبَاعِ وَإِنَّمَا أَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَلْبُهُ مَشْغُولٌ بِسَبَبِ شَيْءٍ

آثَارِ صَحَابِهِ: وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا تَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَفِي أَنْفُسِنَا شَيْءٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کھانا آجائے اور نماز بھی کھڑی ہو چکی

ہو تو تم پہلے کھانا کھا لو۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث

منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، ان میں حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں: پہلے کھانا کھالیا جائے اگرچہ باجماعت نماز

فوت ہو جائے میں نے جارود کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ اس حدیث کے

بارے میں فرماتے ہیں: آدمی پہلے کھانا کھالے اگر کھانے کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔

321 أخرجه البخاری (497/9) كتاب الاطعمنة باب: اذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشاءه: حديث (5463) و مسند (462/2) كتاب

المساجد و مواضع الصلاة باب: كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد اكله في الحال و كراهة الصلاة مع مدافعة الاخمين حديث (557/

64) والنسائي (110/2) حديث (852) كتاب الامامة باب: العذر في ترك الجماعة وابن ماجه (301/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها

باب: اذا حضرت الصلاة و وضع العشاء حديث (933) الدارمي (293/1) كتاب الصلاة باب: اذا حضر العشاء واقامت الصلاة واحمد (110/3)

والحبيدي (499/2) حديث (1181) وابن خزيمة (66/2) حديث (934)

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر اہل علم میں سے کچھ حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں جو پیروی کے زیادہ مشابہ ہے۔ ان حضرات نے یہ ارادہ کیا ہے: کوئی بھی شخص نماز کے لئے ایسی حالت میں کھڑا نہ ہو جب اس کا دل کسی اور طرف متوجہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم اس وقت نماز کے لئے کھڑے نہیں ہوتے جب ہمارا ذہن کسی دوسری طرف (منتشر) ہو۔

322 وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا وُضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدُتُوا بِالْعِشَاءِ (۱)

آثار صحابہ: قَالَ وَتَعَشَى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

سند حدیث: قَالَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب

کھانا رکھ دیا جائے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کھانا کھاتے رہتے تھے اگرچہ وہ امام کی قرأت کی آواز سن رہے ہوتے تھے۔

یہ روایت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّعَاسِ

باب 122: اونگھنے کے وقت نماز ادا کرنا

323 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ

يَنَعَسُ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَفْغِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو اونگھ آئے اور وہ نماز پڑھ

(۱) - أخرجه البخاری (187/2) كتاب الاذان: باب: اذا خضر الطعام واقامت الصلاة حديث (673) ومسلم (392/1) كتاب الساجدة: باب:

كراهية الصلاة بحضرة الطعام حديث (557) من طريق عبيدالله عن نافع عن ابن عمر به.

323 - أخرجه مالك في "الموطأ" (118/1): كتاب صلاة الليل: باب: ما جاء في صلاة الليل، حديث (3) والبخاری (375/1): كتاب الوضوء: باب:

الوضوء من النوم، حديث (212) ومسلم (123/3: الابن) كتاب صلاة المسافرين، باب: امر من نعس في صلاته، او استعجم عليه القرآن او الذكركر

بان يرقد او يقع حتى يذهب عنه ذلك حديث (785/220) وابو داؤد (418/1): كتاب الصلاة: باب: النعاس في الصلاة حديث (1310) وابن

ماجيہ (436/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في البصل اذا نعس، حديث (1370) ولانساني (99/1): كتاب الطهارة: باب النعاس

واحد في "مسنده" (259-205-202-56/6) والدارمي (321/1)، كتاب الصلاة: باب: كراهية الصلاة للنعاس، والحيثي (96/1) حديث

(185) وابن خزيمة (55/2) حديث (907) من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها فذكره.

رہا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ سو جائے جب اس کی نیند ختم ہو جائے (پھر نماز ادا کرے) کیونکہ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے اور اس وقت وہ اٹکھ جائے تو ہو سکتا ہے اپنی طرف سے وہ دعائے مغفرت کر رہا ہو لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ زَارَ قَوْمًا لَا يُصَلِّي بِيَهُمْ

باب 123: جو شخص کسی قوم سے ملنے کے لئے جائے اور وہ انہیں نماز نہ پڑھائے

324 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَهَنَادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ عَنْ بُدَيْلِ

بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فِي مُصَلَّاتِنَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمَ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمَ بَعْضُكُمْ حَتَّى أُحَدِّثْكُمْ لَمْ لَا اتَّقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَوْمُهُمْ وَلْيَوْمَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَبْرَهُمْ قَالُوا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ أَحَقُّ بِإِمَامَةِ مِنَ الزَّائِرِ

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أُذِنَ لَهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ وَقَالَ إِسْحَاقُ بِحَدِيثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَشَدَّدَ

فِي أَنْ لَا يُصَلِّيَ أَحَدٌ بِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَإِنْ أُذِنَ لَهُ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ وَكَذَلِكَ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي بِيَهُمْ

فِي الْمَسْجِدِ إِذَا زَارَهُمْ يَقُولُ لِيُصَلِّ بِيَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ

﴿ ابو عطیہ بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں ہماری نماز کی جگہ پر تشریف لائے وہ بات

چیت کرتے رہے جب نماز کا وقت ہوا تو ہم نے ان سے کہا: آگے بڑھیے! انہوں نے فرمایا: تم اپنے میں سے کسی ایک کو آگے کر دو!

میں تمہیں بتاتا ہوں: میں نے آگے ہو کر (نماز کیوں نہیں پڑھائی؟) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو

شخص کسی کو ملنے کے لئے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے ان میں سے ہی کوئی ایک شخص ان کی امامت کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اور دیگر (طباقوں سے تعلق رکھنے والے) اکثر اہل علم نے اس پر عمل کیا ہے

وہ یہ فرماتے ہیں: مہمان کے مقابلے میں گھر کا مالک امامت کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔

324- اخرجه ابو داؤد (218/1): كتاب الصلاة باب: امامة الزائر حديث (596) والنسائي (80/2): كتاب الامامة: باب امامة الزائر واحد

في "مسنده": (436/3) و (53/5) وابن خزيمة (12/3) حديث (1520) من طريق ابان بن يزيد العطار عن بدليل بن ميسرة العقيلي عن ابي عطية عن مالك بن الحويرث فذكره.

بعض اہل علم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مالک مہمان کو اجازت دیدے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے: وہ مہمان اسے نماز پڑھا دے۔

حضرت اسحاق رضی اللہ عنہ نے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے انہوں نے اس بارے میں شدت اختیار کی ہے، یعنی کوئی بھی شخص گھر کے مالک کو نماز نہیں پڑھا سکتا، اگرچہ گھر کا مالک اسے اجازت دے بھی دے۔ وہ فرماتے ہیں: اسی طرح مسجد میں ہوگا، مسجد میں لوگوں کو کوئی ایسا شخص نماز نہیں پڑھائے گا جو ان سے ملنے کے لئے گیا ہو، اسحاق بن راہویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہیں ان میں سے ہی کوئی شخص نماز پڑھائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالِدُعَاءِ

باب 124: امام کا صرف اپنے لئے دعا کرنا مکروہ ہے

325 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَدِّنِ الْحَمْصِيِّ عَنْ ثُوبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَدِيثٌ لَا يَحِلُّ لِأَمْرِي أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ أَمْرِي حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَوْمَ قَوْمًا فَيُخَصُّ نَفْسَهُ بِدُعَاةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَقٌّ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَمَامَةَ حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ثُوبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ بْنِ نَسِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَدِّنِ عَنْ ثُوبَانَ فِي هَذَا أَحْوَدُ إِسْنَادًا وَأَشْهَرُ

﴿﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے، وہ کسی دوسرے کے گھر میں اجازت لئے بغیر جھانکے اور اگر اس نے اس طرح دیکھ لیا، تو گویا وہ اس کے گھر کے اندر داخل ہو گیا اور نہ ہی یہ جائز ہے: کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اور ان کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے دعا کرے، اگر وہ ایسا کرتا ہے، تو وہ ان کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کرتا ہے، اور کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو، جب اس نے پیشاب یا پاخانہ روک رکھا ہو۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

325- اخرجہ ابو داؤد (70/1): کتاب الطہارۃ: باب: ایصل الرجل وهو جاقن حدیث (90) وابن ماجہ (202/1): کتاب الطہارۃ وسنہا: باب: ماجاء فی النهی للحاقن ان یصل حدیث (619) و (298/1): کتاب اقامۃ الصلوة والسنة فیہا: باب: والا یحض الامام نفسه بالدعاء حدیث (923) والبخاری فی "الادب المفرد" (1093) واحمد فی "مسندہ" (280/5) من طریق یزید بن شریح ان اباحی المؤذن حدیثہ عن ثوبان فذکرہ.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اس حدیث کو حضرت معاویہ بن صالح کے حوالے سے سفر بن نسیر کے حوالے سے، یزید بن شریح کے حوالے سے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے۔

یہی روایت یزید بن شریح کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

یہ روایت جسے یزید بن شریح نے ابوجی مؤذن کے حوالے سے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس کی سند زیادہ بہتر اور زیادہ مشہور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أُمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

باب 125: جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں

326 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

الْأَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهِمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ أُمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَأَمْرًا بَاتَتْ وَزَوَّجَهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآبِي أَمَامَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ لَا يَصِحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

تَوْضِيحُ رَاوِي: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ تَكَلَّمَ فِيهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَضَعَفَهُ وَكَانَ الْإِمَامُ غَيْرَ

مَذَاهِبِ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُؤْمَرَ الرَّجُلُ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ فَإِذَا كَانَ الْإِمَامُ غَيْرَ طَالِمٍ فَإِنَّمَا الْإِثْمُ عَلَى مَنْ كَرِهَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ فِي هَذَا إِذَا كَرِهَ وَاحِدًا أَوْ اثْنَانِ أَوْ ثَلَاثَةً فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ حَتَّى يَكْرَهَهُ أَكْثَرَ الْقَوْمِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طرح کے لوگوں پر لعنت کی ہے وہ شخص جو

لوگوں کو نماز پڑھاتا ہو اور لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں ایک وہ عورت جو ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور ایک وہ شخص جو علی الفلاح سے اور پھر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”صحیح“ نہیں ہے اس لئے کہ یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے

حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن قاسم نامی راوی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ کلام کیا ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے یہ شخص حافظ نہیں تھا۔

اہل علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص دوسروں کو نماز پڑھائے اور وہ لوگ اس شخص کو ناپسند کرتے ہوں جب امام ظالم نہ ہو تو اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا جو اسے ناپسند کرتا ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے: اگر کسی امام کو ایک شخص یا دو یا تین لوگ ناپسند کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے: اگر وہ دوسرے لوگوں کو نماز پڑھانے، لیکن اگر اکثر لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں (تو پھر یہ درست نہیں ہوگا)

**321** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ يُقَالُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اثْنَانِ امْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَامَامٌ قَوْمٌ وَهُمْ لَهُ

كَارِهُونَ

قَالَ هَنَادٌ قَالَ جَرِيرٌ قَالَ مَنْصُورٌ فَسَأَلْنَا عَنْ أَمْرِ الْإِمَامِ فَقِيلَ لَنَا إِنَّمَا عَنِي بِهَذَا أَيْمَةٌ ظَلَمَةٌ فَأَمَّا مَنْ أَقَامَ

السُّنَّةَ فَإِنَّمَا الْإِثْمُ عَلَى مَنْ كَرِهَهُ

﴿﴾ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے سب سے شدید عذاب دو طرح کے لوگوں کو ہوگا

ایک وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہو اور ایک لوگوں کا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔

جریر کے بارے میں منصور بیان کرتے ہیں: ہم نے امام کے معاملے کے بارے میں دریافت کیا تو ہمیں بتایا گیا اس سے

مرا دظالم امام ہے البتہ جو شخص سنت کو قائم کرتا ہو تو اسے ناپسند کرنے والا شخص گنہگار ہوگا۔

**328** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو

غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: ثَلَاثَةٌ لَا تَجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ إِذْ أَنَّهُمْ الْعَبْدُ الْأَبْقَى حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا

سَاخِطٌ وَامَامٌ قَوْمٌ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ حَزْرُورٌ

﴿﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جن کی نماز

ان کے کان سے آگے نہیں بڑھتی ایک مفرو غلام جب تک وہ واپس نہ آجائے ایک وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور ایک

وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ابو غالب نامی راوی کا نام حزرور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا

باب 126 جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں

329 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُوحَشَ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُوتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ

فَجُوحَشَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي سَيْدٍ بْنُ حَضِرٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا لَمْ يَصَلِّ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا قِيَامًا فَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے آپ کو چوٹ آگئی تو آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی ہم نے بھی آپ کے ہمراہ بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک امام (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بے شک امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرے اور جب وہ رکوع میں جاؤ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت امین عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

سے احادیث منقول ہیں۔

329- أخرجه مالك في "الموطأ": (135/1)، كتاب صلاة الجماعة: باب: صلاة الامام وهو جالس حديث (16)، والبخاري (204/2)، كتاب الأذان: باب انما جعل الامام ليؤتم به، حديث (689)، ومسلم (295/2، الابن)، كتاب الصلاة باب الاتمام بالامام، حديث (411/77) و ابو داود (219/1)، كتاب الصلاة: باب: الامام يصل من قعود، حديث (601)، ولانساني (83/2): كتاب الامامة: باب الاتمام بالامام و (98/2)، باب: الاتمام بالامام وهو يصل قاعدا، وابن ماجه (284/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما يقول اذا رفع راسه من الركوع، حديث (876) مختصرا، واحمد في "مسنده" (3-110-1620)، والدارمي (287-286/1)، كتاب الصلاة: باب: فبمن يصل خلف الامام والامام جالس، والحيدى (501/2) حديث (1189)، وابن خزيمة (89/2) حديث (977)، وعبد بن حنبل، ص (351)، حديث (1161) من طريق ابن شهاب الزهري عن انس بن مالك فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث: جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے سے گر کر زخمی ہوئے کا ذکر ہے۔ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اس حدیث کے مطابق نظریہ رکھتے ہیں ان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسید بن حنیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔  
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم کی یہ رائے ہے: جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والا شخص کھڑا ہو کر ہی نماز ادا کرے گا اگر وہ سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں تو ان کی نماز درست نہیں ہوگی۔  
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مِنْهُ

### باب 127: بلا عنوان

**330** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ

أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَنْ حَدِيثٍ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَاعِدًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا

جُلُوسًا

وَرَوَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَصَلَّى إِلَيَّ إِلَى جَنْبِ

أَبِي بَكْرٍ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ يَأْتُمُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا

وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ

﴿﴾ مسروق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں

نماز ادا کی یہ اس بیماری کی بات ہے جس سے آپ کا وصال ہو گیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جب امام بیٹھ کر نماز ادا

کرنے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

330 - أخرجه النسائي (79/2): كتاب الامامة باب: صلاة الامام خلف رجل من رعيته، واحد في "مسند" (159/6) وابن خزيمة (55/3)

حدیث (1620) من طريق عن شعبة عن نعيم بن ابي هند عن ابي والي عن مسروق عن عائشة فذكره.



سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ اپنی بیماری کے دوران باہر تشریف لائے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کر رہے تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

**331 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدٍ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا فِي تَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: قَالَ وَهَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ ثَابِتٍ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ ثَابِتٍ فَهُوَ أَصَحُّ  
﴿ ﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ آپ نے ایک کپڑا اوڑھا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس روایت کو یحییٰ بن ایوب نے حمید کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

کئی راویوں نے اسے حمید کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تاہم ان راویوں نے اس میں ثابت نامی راوی کا ذکر نہیں کیا تاہم جس راوی نے ثابت کا ذکر کیا ہے وہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ نَاسِيًا

**باب 128:** جب امام دو رکعت کے بعد بھول کر کھڑا ہو جائے اور (بیٹھے نہیں)

**332 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: صَلَّى بِنَا الْمُعَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا صَلَّى بَقِيَّةَ صَلَاتِهِ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُوَيْنَةَ

332- أخرجه أحمد (248/4) من طريق ابن أبي ليل عن الشعبي عند البغيرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ  
تَوْضِيحٌ رَاوَى: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ قَالَ أَحْمَدُ لَا  
يُحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

قول امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ صَدُوقٌ وَلَا أَرَوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي  
صَحِيحَ حَدِيثِهِ مِنْ سَقِيمِهِ وَكُلُّ مَنْ كَانَ مِثْلَ هَذَا فَلَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ  
الْمُغِيرَةَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرُ الْجَعْفِيُّ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ  
تَرَكَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمَا

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ مَضَى فِي صَلَاتِهِ  
وَسَجَدَ سَجَدَتَيْنِ مِنْهُنَّ مَنْ رَأَى قَبْلَ التَّسْلِيمِ

قول امام ترمذی: وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَمَنْ رَأَى قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَحَدِيثُهُ أَصَحُّ لِمَا رَوَى الزُّهْرِيُّ  
وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَحِينَةَ

شععی بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، وہ دو رکعات پڑھنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑے ہو گئے لوگوں نے انہیں سبحان اللہ کہہ کر متوجہ کرنا چاہا انہوں نے جواب میں بھی سبحان اللہ کہہ دیا۔ جب انہوں نے نماز مکمل کی تو سلام پھیر کر دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا، جبکہ وہ بیٹھے ہوئے ہی تھے پھر انہوں نے لوگوں کو یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا، یعنی جیسا کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حسینہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث دیگر حوالوں سے بھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بعض اہل علم نے اس کے راوی ابن ابی لیلیٰ کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں، لیکن میں ان سے روایت نہیں کرتا، کیونکہ انہیں صحیح اور ضعیف روایت کے درمیان پتہ نہیں چلتا اور ہر وہ شخص جس کی یہ صورت حال ہو، میں اس سے کوئی روایت نقل نہیں کرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

سفیان نے جابر نامی راوی کے حوالے سے مغیرہ بن شہیل کے حوالے سے، قیس بن ابوحازم کے حوالے سے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس کے ایک راوی جابر جعفی کو بعض اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن سعید عبدالرحمن بن مہدی اور دیگر محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے، یعنی جب کوئی شخص دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے (بیٹھے نہیں) تو اپنی نماز جاری رکھے اور آخر میں دو سجدہ سہو کر لے، تاہم کچھ حضرات کے نزدیک یہ دو سجدے سلام سے پہلے کئے جائیں گے اور کچھ کے نزدیک سلام پھیرنے کے بعد کئے جائیں گے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) جن حضرات کے نزدیک سلام پھیرنے سے پہلے کئے جائیں گے ان کی نقل کردہ حدیث زیادہ مستند ہے جیسا کہ زہری رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن سعید انصاری نے عبدالرحمن اعرج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

**333** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ

عَلَاقَةَ قَالَ

متن حدیث: صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَسَلَّمُ وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄◄ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ دو رکعات پڑھنے کے بعد وہ کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں، ان کے پیچھے لوگوں نے سبحان اللہ پڑھ کر متوجہ کرنا چاہا، تو انہوں نے انہیں اشارہ کیا کہ اب تم لوگ کھڑے رہو، جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو انہوں نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا، پھر سلام پھیر دیا اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (اس طرح کی صورتحال میں) اسی طرح کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہ روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُودِ فِي الرَّاكِعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

باب 129: پہلی دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھنے کی مقدار

**334** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ

333- أخرجه أبو داود (338/1): كتاب الصلاة: باب: من نسي ان يتشهد وهو جالس حدیث (1037) واحد (247/4 و 253 و 254) والدارمی (353/1): كتاب الصلاة: باب: اذا كان في الصلاة نقصان من طريق يزيد بن هارون عن السعدوي عن زياد بن علاق عن المغيرة بن شعبة فن كره.

إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَانَهُ عَلِيٌّ

الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفْتَيْهِ بِشَيْءٍ فَأَقُولُ حَتَّى يَقُومَ فَيَقُولُ حَتَّى يَقُومَ

حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَالْعَمَلُ عَلَيَّ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ لَا يُطِيلَ الرَّجُلُ الْقُعُودَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

وَلَا يَزِيدُ عَلَيَّ التَّشْهَدِ شَيْئًا وَقَالُوا إِنَّ زَادَ عَلَيَّ التَّشْهَدِ فَعَلَيْهِ سَجَدْنَا السُّهُوِّ هَكَذَا رَوَى عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِ

﴿﴾ حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب

پہلی دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے آپ گرم پتھروں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: پھر سعد نامی راوی نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی (یعنی کچھ کہا جسے میں سمجھ نہیں سکا) لیکن میری

یہ خیال ہے: انہوں نے یہ الفاظ کہے تھے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے البتہ ابو عبیدہ نامی راوی نے اس اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہما) سے نہیں سنا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا ان حضرات نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی دو رکعات پڑھنے کے بعد

والے قعدہ کو طویل نہ کرے اور پہلی دو رکعات پڑھنے کے بعد تشہد سے زیادہ کچھ نہ پڑھے۔

علماء نے یہ بات فرمائی ہے: اگر کوئی شخص تشہد سے زیادہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے۔

شععی اور دیگر حضرات سے اسی طرح منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

### باب 130: نماز کے دوران اشارہ کرنا

335 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَجِ عَنْ نَابِلِ صَاحِبِ

الْعَبَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: فَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ

لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِشَارَةً بِأَصْبِعِهِ

334- أخرجه أبو داود (326/1): كتاب الصلاة: باب في تخفيف القعود: حديث (995) والنسائي (243/2): كتاب التطويق: باب: التخفيف في التشهد الأول واحد في "مسند" (386/1- 410- 428- 436- 460) من طريق سعد بن إبراهيم عن أبي عبيدة بن عبد الله عن لبيبة فذكره.

335- أخرجه أبو داود (306/1): كتاب الصلاة: باب: رد السلام في الصلاة: حديث (925) والنسائي (5/3): كتاب السهو: باب: رد السلام بالإشارة في الصلاة واحد في "مسند" (332/4) والدارمي (316/1): كتاب الصلاة: باب: كيف يرد السلام في الصلاة من طريق الليث بن سعد عن بكير بن عبد الله بن الأسج عن نابل صاحب العباء عن ابن عمر عن صهيب الرومي فذكره.

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ بِلَالٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت صہیب کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں): میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ نماز ادا کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اشارے کے ذریعے مجھے جواب دیا۔  
راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بات کہی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔  
اس بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔  
**336 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ  
وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَحَدِيثٌ صَهْبِيٌّ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ بُكَيْرٍ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ يَرُدُّ إِشَارَةً وَكَلَامَ الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ لِأَنَّ قِصَّةَ حَدِيثِ صَهْبِيٍّ غَيْرُ قِصَّةِ حَدِيثِ بِلَالٍ وَإِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوَى عَنْهُمَا فَاحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيعًا

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جواب کیسے دیتے تھے؟ جب لوگ آپ کو سلام کرتے تھے اور آپ اس وقت نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر دیتے تھے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔ ہم اسے صرف لیث نامی راوی کے حوالے سے بکیر کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

زید بن اسلم کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جواب کیسے دیا تھا؟ جب لوگوں نے آپ کو بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں سلام کیا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارے کے ذریعے جواب دیا تھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) یہ دونوں احادیث میرے نزدیک ”صحیح“ ہیں اس لئے، کیونکہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا قصہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قصے سے مختلف ہے، اگرچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں روایات کو نقل کیا ہے تو اس بات کا احتمال موجود ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں حضرات سے یہ بات سنی ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَاءِ

باب 131: سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے

337 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي عَمْرٍو

حدیث دیگر: وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي كُنْتُ إِذَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي سَبَّحَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ

⇐⇐ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے

لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن

عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو

آپ سبحان اللہ کہہ دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ

باب 132: نماز کے دوران جمائی لینا مکروہ ہے

338 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

337- اخرجہ مسند (315/2. الاثر) کتاب الصلاة: باب: تسمیح الرجل و تصفیق المرأة اذا اناهما شيء في الصلاة: حدیث (106-107/422)

والانسائي (11/3). کتاب السهو: باب: التسمیح في الصلاة: واحد في مسنده (261/2- 440- 479) من طریق سليمان الاعشى عن ابی صالح

دکوان عن ابی ہریرة: فذا کره.

338- اخرجہ مسند (347/9. النووی)، کتاب الزهد والرقائق: باب: تسمیت العتاس و کراهة التثاؤب حدیث (2994/56)

متن حدیث: التَّائِبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَدِ عِدِّيَ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ التَّائِبَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنِّي لَأَرُدُّ التَّائِبَ بِالتَّنْحِيحِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کے دوران جمائی شیطان کی طرف

سے ہوتی ہے جب کسی شخص کو جمائی آ رہی ہو تو جہاں تک اس کے لئے ممکن ہو وہ اپنے منہ کو بند رکھنے کی کوشش کرے۔

اس بارے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دادا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے نماز کے دوران جمائی لینے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کھانس کر جمائی کو روک دیتا ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

باب 133: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے

کے مقابلے میں نصف ثواب ملتا ہے

339 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا

فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآبِيسٍ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ عَنْ

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيضِ فَقَالَ صَلَّى قَائِمًا فَإِنْ لَمْ

تَسْتَطِيعَ قَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعَ فَعَلَى جَنْبٍ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ

339- اخرجہ البخاری (680/2): کتاب تقصیر الصلاة باب: صلاة القاعد حدیث (1115) و (683/2) باب: صلاة القاعد بالایاء حدیث

(1116) و (684/2): باب: اذا لم يطق قاعدا صلى على جنب و ابو داود (314/1): کتاب الصلاة: باب: فی صلاة القاعد حدیث (951) والنسائی

(323/3): کتاب قیام اللیل و تطوع النهار: باب: فضل صلاة القائم ثم على صلاة القاعد و ابن ماجه (388/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها:

باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم حدیث (1231) واحد فی ”مسندہ“: (435- 434/4- 442- 443) و ابن خزيمة (235/2)

حدیث (1236) و (241/2) حدیث (1249) من طریق حسین بن ذکوان العلم عن عبد الله بن بريدة عن عمران بن بريدة فذكره.

المُعَلِّمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رِوَايَةِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ وَقَدْ رَوَى أَبُو  
أَسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رِوَايَةِ عِيْسَى بْنِ يُونُسَ

مذاهب فقہاء: وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنْ شَاءَ الرَّجُلُ  
صَلَّى صَلَاةَ التَّطَوُّعِ قَائِمًا وَجَالِسًا وَمُضْطَجِعًا

وَأَخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي صَلَاةِ الْمَرِيضِ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّي  
عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّي مُسْتَلْقِيًا عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلَاهُ إِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي هَذَا  
الْحَدِيثِ مَنْ صَلَّى جَالِسًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ قَالَ هَذَا لِلصَّحِيحِ وَلِمَنْ لَيْسَ لَهُ عُذْرٌ يَعْنِي فِي النَّوَافِلِ فَمَا  
مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ أَوْ غَيْرِهِ فَصَلَّى جَالِسًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رَوَى فِي بَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلُ  
قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کی نماز کے بارے میں  
دریافت کیا: جو بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: جو شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور جو بیٹھ کر نماز ادا  
کرے تو اسے کھڑے ہوئے کے مقابلے میں نصف اجر ملتا ہے اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے  
مقابلے میں نصف اجر ملتا ہے (اس سے مراد نفلی نماز ہے)

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار شخص کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: آپ  
نے فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو! اگر تم نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو پہلو کے بل ادا کرو۔  
یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اور کسی شخص نے حصین معلم کے حوالے سے اس طرح کی روایت نقل نہیں کی۔  
صرف ابواسامہ اور دیگر راویوں نے حصین معلم کے حوالے سے عیسیٰ بن یونس کی روایت کی طرح کی روایت نقل کی ہے۔  
بعض اہل علم کے نزدیک اس سے مراد نفلی نماز ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص چاہے تو وہ نفلی نماز کھڑے ہو کر بھی ادا کر سکتا ہے، بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے  
اور لیٹ کر بھی ادا کر سکتا ہے۔

اہل علم نے بیمار شخص کی نماز کے بارے میں اختلاف کیا ہے جب وہ بیٹھ کر نماز ادا نہ کر سکتا ہو۔



بعض اہل علم نے یہ رائے پیش کی ہے: وہ اپنے دائیں پہلو کے بل نماز ادا کرے گا۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ سیدھا چپٹ لیٹ کر نماز ادا کرے گا؛ جب کہ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف ہوں گے۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرے اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف اجر ملے گا۔

سفیان فرماتے ہیں: یہ تندرست شخص کے لئے ہے اور اس شخص کے لئے ہے جسے کوئی بھی عذر لاحق نہ ہو؛ البتہ جس شخص کو بیماری کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے کوئی عذر لاحق ہو اور وہ بیٹھ کر نماز ادا کر لے تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی مانند اجر ملے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) بعض روایات میں یہ بات ملتی ہے جو سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

باب 134: جو شخص بیٹھ کر نفل نماز پڑھے

340 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ

يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَقَاتِهِ بَعَامٍ فَإِنَّهُ

كَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرْتَلُّهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ حَفْصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهِ

قَدْرُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ ثَمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ

وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ

مذہب فقہاء: قَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَالْعَمَلُ عَلَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ كَأَنَّهُمَا رَأَيَا كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا

مَعْمُولًا بِهِمَا

340- أخرجه مالك في الموطأ (1/137): كتاب صلاة الجماعة: باب: ما جاء في صلاة القاعد في النافلة حديث (21) و مسلم (3/60. الابن)

كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: جواز النافلة قاعدا وقاعدا حديث (733/118) والنسائي (3/223): كتاب قنأه الليل وتطوع النهار:

باب: صلاة القاعد في النافلة وذكر الاختلاف على ابى اسحق في ذلك واحد في "مسنده": (285/6) والدارمي (322/1) كتاب الصلاة: باب: صلاة

التطوع قاعدا وابن خزيمة (238/2) حديث (1242) من طريق ابن شهاب الزهري عن السائب بن يزيد عن المطلب بن ابى وداعة السهمي

عن حفصة امالمومنين رضى الله عنها فذكره.

﴿﴾ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی کوئی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال پہلے کا وقت آیا، تو آپ نفل نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے، آپ اس میں کسی سورت کی تلاوت کرنا شروع کرتے تھے اور اس طرح ٹھہر، ٹھہر کر پڑھتے تھے کہ وہ اس سے زیادہ لمبی سورت سے بھی زیادہ لمبی محسوس ہوتی تھی۔

اس بارے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ ﷺ رات کے وقت بیٹھ کر نماز ادا کیا کرتے تھے، جب آپ کی قرأت میں تیس یا چالیس آیات جتنی تلاوت باقی رہ جاتی تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے کھڑے ہو کر وہ قرأت کرتے تھے، پھر روع میں جاتے تھے، پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے، پھر جب آپ قرأت کرتے تھے، تو کھڑے ہو جاتے تھے، پھر آپ روع میں جاتے تھے، پھر سجدے میں چلے جاتے تھے، یعنی کھڑے ہو کر روع میں اور سجدے میں جایا کرتے تھے، لیکن جب آپ قرأت کرتے تھے، تو اس وقت بیٹھ جاتے تھے، پھر آپ روع میں اور سجدے میں چلے جاتے تھے، جبکہ آپ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ، امام اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دونوں روایات پر عمل کیا جاسکتا ہے، گویا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک یہ دونوں روایات ”صحیح“ ہیں اور معمول بہ ہیں۔

**341 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهِ قَدْرٌ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكَعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ پہلے بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے، اور قرأت کرتے تھے، جبکہ آپ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے، جب آپ کی قرأت میں تیس یا چالیس آیات جتنی مقدار رہ جاتی تھی، تو آپ کھڑے ہو جاتے تھے، اور کھڑے ہو کر قرأت کرتے تھے، پھر آپ روع میں جاتے تھے، پھر سجدے میں جاتے تھے، پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرتے تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

341- أخرجه مالك في "الموطأ": (138/1). كتاب صلاة الجماعة باب: ما جاء في صلاة القاعد في النافلة، حديث (23)، والبخاري (686/2). كتاب اذا صلى قاعدا ثم صعد، حديث (1119)، ومسلم (59/3، الابن). كتاب صلاة المسافرين، باب: جواز النافلة قائما وقاعدا، حديث (731/112)، وابو داؤد (314/1). كتاب الصلاة، باب: في صلاة القاعد، حديث (954)، والنسائي (220/3) كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب: كيف يفعل اذا افتتح الصلاة قائما واحدا (178/6) من طريق مالك عن عبدالله بن يزيد وابي النضر مولى عمر بن عبيدالله، عن ابني سلمة عن عائشة فذكره، ويذكر المصنف عبدالله بن يزيد.

342 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَدَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: آپ ﷺ رات کے وقت طویل نماز کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے اور طویل نماز بیٹھ کر ادا کرتے تھے جب آپ قرأت کرتے تھے تو آپ کھڑے ہو کر کرتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے پھر سجدے میں جاتے تھے جبکہ آپ قیام کی حالت میں ہوتے تھے پھر آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے اور رکوع اور سجدے میں بیٹھے ہوئے ہی چلے جاتے تھے۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ

باب 135: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: میں نماز میں کسی بچے کے

رونے کی آواز سنتا ہوں تو اسے مختصر کر دیتا ہوں

343 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تَفْتَنَّ أُمَّهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم (بعض اوقات) جب

میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور اس وقت میں نماز (باجماعت) کی حالت میں ہوتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ اس

342- اخرجه مسلم (56/3-الابی). كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب جواز النافلة قائما وقاعدا وفعل بعض الركعة قائما وبعضها قاعدا

حدیث (105- 730): رابو داؤد (314/1)، كتاب الصلاة: باب: في صلاة القاعد حدیث (955- 956) و (401/1): باب: تفریم ابواب التطوع

در ركعات السنة حدیث (1251) والنسائی (219/3): كتاب قیام الليل وتطوع النهار: باب: كيف يفعل اذا افتتح الصلاة قائما وابن ماجه

(368/1) كتاب اقامة الصلاة والنسائی (1164) و (388/1): باب: في صلاة النافلة قاعدا حدیث (1228) واحمد في ”مسنده“: (100- 112- 113- 166- 204- 216- 227- 228- 236- 241- 261- 262- 265-

98) وابن خزيمة (192/2) حدیث (1167) و (208/2) حدیث (1199) و (241- 239/2) حدیث (1246- 1247- 1248- 1245) من طريق عبد الله بن شقيق العقيلي عن عائشة امر المؤمنين رضي الله عنها فذكره.

نوف کے تحت کہ ہمیں اس کی ماں آزمائش میں مبتلا نہ ہو جائے۔

اس بارے میں حضرت قتادہ بن شیبانہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔  
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِحِمَارٍ

باب 136: حائضہ (یعنی جوان) عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں ہوتی

344 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةِ ابْنَةِ

الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِحِمَارٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَوْلُهُ الْحَائِضِ يَعْنِي الْمَرْأَةَ الْبَالِغَ يَعْنِي إِذَا حَاضَتْ

حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَدْرَكَتْ فَصَلَّتْ وَشَيْءٌ مِّنْ شَعْرِهَا مَكْشُوفٌ

لَا تَجُوزُ صَلَاتُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَا تَجُوزُ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ وَشَيْءٌ مِّنْ جَسَدِهَا مَكْشُوفٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ

وَقَدْ قِيلَ إِنَّ كَانَ ظَهَرَ فَلَصِحَّ مَكْشُوفًا فَصَلَاتُهَا جَائِزَةٌ

◀◀ سیدہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حائضہ (بالوغ) عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، یعنی جب کوئی عورت بالغ ہو جائے وہ نماز پڑھے اور اس کے سر کا کچھ حصہ بے پردہ ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔ ایسی عورت کی نماز درست نہیں ہوتی، جس کے جسم کا کوئی بھی حصہ بے پردہ ہو۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق عورت کے پاؤں بے پردہ ہوں تو اس کی نماز درست ہوگی۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ السِّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

باب 137: نماز کے دوران سدل کا مکروہ ہونا

344- اخذہ ابو داؤد (299/1) کتاب الصلوة: باب المرأة تصل بغیر خمار حدیث (641) وابن ماجہ (214/1) کتاب الطہارة وسننہا: باب اذا حاضت الجارية لا تصل الا بخمار حدیث (654) واحمد في "مسندہ" (150/6-218) وابن خزيمة حدیث (775) من طریق حماد بن سلمة عن قتادة عن محمد بن سيرين عن صفية بنت الحارث عن عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها فنكرته.

345 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ

حَكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا إِلَّا

مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ سُفْيَانَ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ فَكَرِهَ بَعْضُهُمُ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالُوا

هَكَذَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ السَّدْلُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَأَمَّا إِذَا سَدَلَ

عَلَى الْقَمِيصِ فَلَا بَأْسَ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران ”سدل“ سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف عطاء نامی راوی کے حوالے سے۔ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں جو حضرت عیسیٰ بن سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

اہل علم نے نماز کے دوران ”سدل“ کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم نے ”سدل“ کو مکروہ قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اس طرح یہود کیا کرتے تھے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: نماز کے دوران ”سدل“ اس وقت مکروہ ہے جب آدمی پر اس وقت ایک کپڑا ہو، اگر وہ

قمیص پر ”سدل“ کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کے دوران ”سدل“ کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصِيِّ فِي الصَّلَاةِ

باب 138: نماز کے دوران کنکریوں کو ہٹانا مکروہ ہے

346 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

345- اخرجه ابو داود (229/1): كتاب الصلاة باب: ما جاء في السدل في الصلاة حدیث (643) وابن ماجه (310/1). كتاب اقامة الصلاة

والسنة فيها باب: ما يكره في الصلاة حدیث (966) واحمد في مسنده: (295/2 - 341 - 345 - 348) والدارمي (320/1): كتاب الصلاة:

باب: انتهى عن السدل في الصلاة وابن خزيمة (379/1) حدیث (772) و (60/2) حدیث (918) من طريق عطاء بن ابي رباح عن ابي

هريرة فذكره.

متن حدیث: اِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهَهُ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعْقِبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحَدِيقَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الْمَسْحَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ  
فَاعِلًا فَمَرَّةً وَوَاحِدَةً كَأَنَّهُ رَوَى عَنْهُ رُخْصَةً فِي الْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ  
 ﴿﴾ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو وہ  
 کنکریوں (کوٹھ پٹائی) کیونکہ رحمت اس کے مد مقابل ہوتی ہے۔

اس بارے میں حضرت معقیب، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت حذیفہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) سے  
 احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے آپ نے نماز کے دوران کنکریاں ہٹانے سے منع کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:  
 اگر تم نے ضروریہ کرنا ہو تو ایک مرتبہ کر لو۔

گویا ایک مرتبہ ایسا کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے رخصت منقول ہے۔  
 اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

**347** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي  
كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعْقِبِ بْنِ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا  
بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَوَاحِدَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 ﴿﴾ ابوسلمہ، حضرت معقیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران کنکریاں ہٹانے  
 کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کوئی مجبوری ہو تو ایک مرتبہ ایسا کر لو۔

346- اخرجہ ابو داؤد (312/1) کتاب الصلاة، باب: في مسح الحصى في الصلاة، حديث (945) وابن ماجه (327/1): كتاب إقامة الصلاة  
 والسنة فيها، باب: مسح الحصى في الصلاة حديث (1027)؛ والنسائي (6/3)؛ كتاب السهو: باب: النهي عن مسح الحصى في الصلاة، واحد في  
 "مسند" (149/5- 150- 163- 179) والدارمي (322/1)؛ كتاب الصلاة: باب: النهي عن مسح الحصى، وابن خزيمة (59/2) حديث  
 (913)؛ والحميدي (70/1) حديث (128) من طريق الزهري عن ابى الاحوص عن ابى ذر.  
 347- اخرجہ البخاری (95/3)؛ كتاب الحبل في الصلاة: باب: مسح الحصى في الصلاة، حديث (1207)؛ ومسلم (451/2)؛ كتاب  
 المساجد ومواضع الصلاة، باب: كراهة مسح الحصى وتسوية التراب في الصلاة، حديث (47- 48- 546/49)؛ وابو داؤد (312/1)؛ كتاب الصلاة:  
 باب: في مسح الحصى في الصلاة، حديث (946)؛ والنسائي (7/3)؛ كتاب السهو: باب: الرخصة فيه مرة، وابن ماجه (327/1)؛ كتاب إقامة الصلاة  
 والسنة فيها: باب: مسح الحصى في الصلاة، حديث (1026)؛ واحد (426/3)؛ و (425/5)؛ والدارمي (322/1)؛ كتاب الصلاة: باب: النهي عن مسح  
 الحصى، وابن خزيمة (52-51/2)؛ حديث (895- 896) من طريق يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن معقيب، قد كره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

باب 139: نماز کے دوران پھونک مارنا مکروہ ہے

348 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا مَيْمُونُ أَبُو حَمْرَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

مَوْلَى طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرَبَّ وَجْهَكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَكَرِهَ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ إِنَّ نَفْخَ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَبِهِ نَأْخُذُ

اِخْتِلَافٍ سَنَدٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ مَوْلَى لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي حَمْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ وَمَيْمُونُ أَبُو حَمْرَةَ قَدْ ضَعَفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ نَفْخَ فِي الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلُ الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُكْرَهُ النَّفْخُ فِي الصَّلَاةِ وَإِنْ نَفَخَ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ہمارے ایک لڑکے کو دیکھا جسے ہم افلاح کہتے تھے جب وہ سجدے میں جاتا تھا تو پھونک مار دیتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے افلاح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دو۔ احمد بن منیع نامی راوی اپنے (استاد) کے بارے میں فرماتے ہیں: عباد نے نماز کے دوران پھونک مارنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اگر آدمی پھونک مار دیتا ہے تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

احمد بن منیع فرماتے ہیں: ہم اس کو اختیار کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض افراد نے ابو حمزہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے وہ یہ بیان کرتے ہیں: ہمارا ایک غلام تھا جس کا نام رباح تھا۔

یہ روایت ابو حمزہ کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں: ہمارا ایک غلام تھا جس کا نام رباح تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

میمون ابو حمزہ کو بعض علماء نے ضعیف قرار دیا ہے۔

نماز کے دوران پھونک مارنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص نماز کے دوران پھونک مارتا ہے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

بعض کے نزدیک نماز کے دوران پھونک مارنا مکروہ ہے۔ اگر وہ شخص اپنی نماز کے دوران پھونک مارتا ہے تو وہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔

یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

باب 140: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت ہے

349 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِخْتِصَارَ فِي الصَّلَاةِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْشِيَ الرَّجُلُ

مُخْتَصِرًا وَالْإِخْتِصَارُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ يَضَعَ يَدَيْهِ جَمِيعًا عَلَى خَاصِرَتَيْهِ

وَيُرْوَى أَنَّ إِبْلِيسَ إِذَا مَشَى مَشَى مُخْتَصِرًا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز

ادا کرے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم نے نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ بعض اہل علم نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ قرار

دیا ہے۔

اختصار کا مطلب یہ ہے: آدمی نماز کے دوران اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھے یا دونوں ہاتھ دونوں پہلوؤں پر رکھے۔

یہ روایت بھی منقول ہے: ابلیس (شیطان) جب چلتا ہے تو وہ اپنے پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

349- أخرجه البخاری (106/3): كتاب العمل في الصلاة باب: الخصر في الصلاة حديث (1220-1219): و مسلم (450/2): الابي: كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب كراهة الاختصار في الصلاة حديث (545/ 46): و ابو داود (312/1): كتاب الصلاة باب: الرجل يصل مختصرا حديث (947): والنسائي (127/2): كتاب الانتحار باب: النهي عن التخصر في الصلاة واحمد في ”مسنده“: (295- 231- 232- 399/2): والدارمي (332/1) كتاب الصلاة باب: النهي عن الاختصار في الصلاة وابن خزيمة (56/2) حديث (908) من طريق هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة فذكره.



## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلَاةِ

## باب 141: نماز کے دوران بال سمیٹنا مکروہ ہے

350 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ صَفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَمَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغَضَّبًا فَقَالَ أَقْبِلْ عَلَيَّ صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَعْقُوصٌ شَعْرُهُ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى هُوَ الْقُرَشِيُّ الْمَكِّيُّ وَهُوَ أَخُو أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى

﴿﴾ ابورافع رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے جو اس وقت نماز پڑھ رہے

تھے انہوں نے اپنے بالوں کو گردن پر باندھا ہوا تھا اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے انہیں کھول دیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ناراضگی سے ان کی طرف نظر کی تو وہ بولے: تم اپنی نماز برقرار رکھو اور غصہ میں نہ آؤ، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ شیطان کا حصہ ہے۔

اس بارے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص بال باندھ کر نماز ادا کرے۔

عمران بن موسیٰ نامی راوی قریشی مکی ہیں اور یہ ایوب بن موسیٰ کے بھائی ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلَاةِ

## باب 142: نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنا

351 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجُبَارِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

350- اخرجہ ابو داؤد (230/1): کتاب الصلاة: باب: الرجل يصل عاقصا شعره حدیث 646، وابن ماجه (331/1): کتاب اقامة الصلاة والسنه فيها: باب: كف الشعر والثوب في الصلاة حدیث (1042)، واحمد في ”مسندہ“ (8/6-391) والدارمي (320/1): کتاب الصلاة: باب في عقص الشعر وابن خزيمة (58/2) حدیث (911) من طرق مختلفة عن ابي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

351- اخرجہ احمد في ”مسندہ“: (211/1)، (167/4)، وابن خزيمة (221/2) حدیث (1213) من طريق الليث بن سعد، قال حدثنا عبد ربه بن سعيد، عن عمران بن ابي انس، عن عبد الله بن نافع بن العمياء، عن ربيعة بن الحارث عن الفضل بن الحارث فذكره.

رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: الصَّلَاةُ مَشْنَى مَشْنَى تَشْهَدُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَتَخْشَعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمْسُكُنْ وَتَدْرَعُ وَتُقْبِعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بَطُونَهُمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَّابٌ وَكَذَّابٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَالَ غَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عِيْسَى: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ رَوَى شُعْبَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ فَأَخْطَا فِي مَوَاضِعَ فَقَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ وَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَأَنَّ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعِ بْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ هُوَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ يَعْنِي أَصَحَّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ

﴿﴾ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نماز دو دو کر کے ادا کی جائے ہر دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھا جاتا ہے۔ نماز خشوع و خضوع، گریہ و عاجزی کے ساتھ اور سکون کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، تم اپنے دونوں ہاتھ بلند کرو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ان کی ہتھیلیوں کا رخ تمہارے چہرے کی طرف ہو اور تم یہ کہو: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اس طرح ہے اس طرح ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر آدمیوں نے اس حدیث سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: جو شخص ایسا نہیں کرتا تو اس کی نماز نا مکمل ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے اس حدیث کو (اپنے استاد) عبد ربیع بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ کئی مقامات پر غلطی کی ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت انس بن ابوانس کے حوالے سے منقول ہے جبکہ وہ عمران بن ابوانس ہیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبد اللہ بن حارث کے حوالے سے منقول ہے، جب کہ وہ عبد اللہ بن نافع بن عمیا ہیں انہوں نے ربیعہ بن حارث سے اسے نقل کیا ہے۔

شعبہ یہ روایت کرتے ہیں: عبد اللہ بن حارث نے اسے مطلب کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے، جبکہ وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ہیں، جنہوں نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لیث بن سعد کی نقل کردہ روایت شعبہ کی نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

باب 143: نماز کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسانا مکروہ ہے

352 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ

عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ غَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ

وَرَوَى شَرِيكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ

وَحَدِيثُ شَرِيكَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ

﴿﴾ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح

سے وضو کرے اور پھر وہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جائے تو اس دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ پھنسائے، کیونکہ وہ نماز کی حالت میں (شمار) ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو کئی راویوں نے ابن عجلان کے حوالے سے نقل

کیا ہے، جیسا کہ حدیث لیث نے روایت کیا ہے۔

شریک نامی راوی نے اسے محمد بن عجلان اور ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبیاکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی نقل کیا ہے۔

تاہم شریک کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب 144: نماز کے دوران طویل قیام کرنا

353 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَاهِرٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ

352- اخرجہ ابو داؤد (209/1) کتاب الصلاة: باب: ما جاء في الهدى في الشئ الى الصلاة' حدیث (562) وابن ماجہ (31/1): کتاب اقامة

الصلاة والسنة فيها' باب: ما يكره في الصلاة' حدیث (967) 'واحد في "مسنده": (443- 442- 241/4) 'والدارمی (327/1): کتاب الصلاة:

باب النهي عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد' وابن خزيمة (227/1) حدیث (444- 443- 442- 441) و عبد بن حميد' ص (144) حدیث

(369) من طرق مختلفة عن كعب بن عجرة به.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ

﴿ ﴿ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کون سی نماز زیادہ فضیلت

رکھتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔

اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی ذراہیت مختلف طریقوں سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَفَضْلِهِ

باب 145: رکوع اور سجدے بکثرت کرنا

354 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ رَجَاءُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامِ الْمُعْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ  
متن حدیث: لَقِيتُ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ ذُنْبِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ  
بِهِ وَيُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ التَفَّتْ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

قَالَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثُوبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

قَالَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي فَاطِمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ثُوبَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مذاهب فقہاء: وَقَدْ اختلف أهل العلم في هذا الباب فقال بعضهم طول القيام في الصلوة أفضل من

354- أخرجه مسلم (2/378، الابن): كتاب الصلاة باب: فضل السجود والحث عليه، حديث (225/488) والنسائي (228/2): كتاب  
التطهير: باب: ثواب من سجد لله عز وجل سجدة، حديث (1139) واحمد في "مسنده": (276/5-280) وابن خزيمة (163/1) حديث  
(316) من طريق الاوزاعي، قال: حدثني الوليد بن هشام المعطى، قال: حدثني معدان بن ابي طلحة، عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه  
وسلم، فذكره.

كَثْرَةَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ أَفْضَلُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدَرُوهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا حَدِيثَانِ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ اسْحَقُ أَمَّا فِي النَّهَارِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَمَّا بِاللَّيْلِ فَطُولُ الْقِيَامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَهُ جُزْءٌ بِاللَّيْلِ يَأْتِي عَلَيْهِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ لِأَنَّهُ يَأْتِي عَلَى جُزْئِهِ وَقَدَرِيحَ كَثْرَةَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَإِنَّمَا قَالَ اسْحَقُ هَذَا لِأَنَّهُ كَذَا وَصِفَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَوَصِفَ طُولَ الْقِيَامِ وَأَمَّا بِالنَّهَارِ فَلَمْ يُوصَفْ مِنْ صَلَاتِهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ مَا وَصِفَ بِاللَّيْلِ

◀◀ معدان بن ابوطلمح یحمری بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں میں نے ان سے کہا: میری کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی کیجیے! جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے اور مجھے جنت میں داخل کرے تو وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہے پھر انہوں نے میری طرف توجہ کی اور فرمایا: تم سجدہ (بکثرت) کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کر دیتا ہے اور اس شخص کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے۔“

معدان نامی روای بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا: جس بارے میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تھا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا: تم سجدہ (بکثرت) کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ”جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کر دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس شخص کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔“

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں بکثرت رکوع و سجود کرنے کا ذکر ہے یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کے نزدیک نماز میں طویل قیام کرنا بکثرت رکوع اور سجود کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بعض افراد کے نزدیک نماز میں بکثرت رکوع اور سجود کرنا طویل قیام کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دو احادیث منقول ہیں اور انہوں (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ) نے اس بارے میں کوئی باقاعدہ فیصلہ نہیں دیا۔

امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جہاں تک دن کا تعلق ہے تو اس میں بکثرت رکوع و سجود کرنا (زیادہ فضیلت رکھتا ہے) جہاں تک رات کا تعلق ہے تو اس میں طویل قیام کرنا فضیلت رکھتا ہے البتہ اگر کسی شخص نے رات کا کوئی حصہ عبادت کے لئے مخصوص کیا ہو تو اس شخص کے لئے میرے نزدیک (یعنی امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے) پسندیدہ عمل یہ ہے: وہ اپنے اس مخصوص حصے میں نوافل ادا کرے اور بکثرت رکوع اور سجود کے ذریعے نفع حاصل کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات اس لئے کہی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کو اسی طرح بیان کیا گیا ہے جس میں طویل قیام کا تذکرہ ہے جہاں تک دن کی نماز کا تعلق ہے تو اس میں اتنے طویل قیام کا واقعہ بیان نہیں کیا گیا جتنا رات کی نماز میں بیان کیا گیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

#### باب 146: نماز کے دوران دو سیاہ چیزوں (سانپ اور بچھو) کو مارنا

355 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَثَرْتُ حَدِيثَ: اَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَالْعُقْرَبِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رَافِعٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْنَسٍ: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَالْبَعْمَلُ عَلَيَّ هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وغيرهم وبه يقول أحمد وأسحق وكرة بعض أهل العلم قتل الحية والعقرب في الصلاة وقال إبراهيم إن

فِي الصَّلَاةِ لَشُعْلًا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران دو سیاہ چیزوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

سانپ اور بچھو۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقتوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے نماز کے دوران سانپ اور بچھو کو مارنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ابراہیم (نخعی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: نماز ایک مشغولیت ہے جس میں کوئی اور کام کرنا منع ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے زیادہ درست ہے۔

355- اخرجہ ابو داؤد (305/1): کتاب الصلاة: باب: العمل في الصلاة حديث (921) والسائي (10/3): كتاب السهو: باب قتل الحية

والعقرب في الصلاة وابن ماجه (394/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في قتل الحية والعقرب في الصلاة حديث (1245)

واحد (233/2- 248- 255- 284- 473- 475- 490): والدارمي (354/1): كتاب الصلاة: باب: قتل الحية والعقرب في الصلاة وابن

خزيمة (41/2) حديث (869) من طريق ضمضم عن ابي هريرة به.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ

باب 147: سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کرنا

356 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُوَيْبَةَ الْأَسَدِيِّ

خَلِيفِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكْتَبُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن محسنہ اسدی رضی اللہ عنہ بنوعبدالطلب کے حلیف ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں قیام کیا حالانکہ آپ نے بیٹھنا تھا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا، آپ نے ہر ایک سجدے میں تکبیر کہی آپ نے بیٹھے ہوئے (جو سجدے کئے تھے) سلام پھیرنے سے پہلے کئے تھے۔ آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی یہ دونوں سجدے کئے یہ اس وجہ سے تھا جو آپ بیٹھنا بھول گئے تھے۔ اس بارے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

357 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَابْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

آثار صحابہ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّائِبِ الْقَارِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ بُوَيْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرَى سَجْدَتِي السَّهْوِ كِلَيْهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَيَقُولُ هَذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهِ مِنَ الْأَجَادِيثِ وَيَذَكُرُ أَنَّ آخِرَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى هَذَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ بُوَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنِ بُوَيْبَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ بُوَيْبَةَ مَالِكِ أَبُوهُ وَبُوَيْبَةُ أُمُّهُ هَكَذَا أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ

356- اخرجہ البخاری (361/2): کتاب الاذان: باب: من لم ير التَّشَهُدَ الْاَوَّلَ واجباً حدیث (829) و (362/2) باب: التَّشَهُدُ فِي الْاَوَّلِ حدیث (830) و (111/3) کتاب السهو: باب: ما جاء في السهو اذا قام في ركعتي الفريضة حدیث (1224-1225) و (119/3) باب: من يكبر في سجدة السهو حدیث (1230) و (558/11) كتاب الايمان والنذور: باب: اذا حنك ناسيا في الايمان حدیث (6670) و مسلم (483/2-484) (الاسي): كتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: السهو في الصلاة والسجود له حدیث (85-86-87-570) و ابو داود (337/1) كتاب الصلاة: باب: من قام الثنتين ولم يتشهد حدیث (1034-1035) والنسائي (244/2): كتاب التطويق: باب: ترك التَّشَهُدَ الْاَوَّلِ و (20-19/3): كتاب السهو: باب: ما يفعل من قام من الثنتين ناسيا ولم يتشهد و (34/3): باب: التكبير في سجدة السهو و ابن ماجه (381/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فيمن قام من الثنتين ساهيا حدیث (1206-1207) و مالك في "الموطأ": (96/1): كتاب الصلاة: باب: من قام بعد الاتمام او في الركعتين: حدیث (65) واحمد في "مسنده": (345/5-346) و الدارمي (352/1): كتاب الصلاة: باب: اذا كان في الصلاة نقصان والحيدى (402/2): حدیث (903-904) و ابن خزيمة (115-115/2) حدیث (1029-1030-1031) من طريق عبدالرحمن الاعرج عن عبدالله بن بوينة فذكره.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ مَتَى يَسْجُدُهُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهُ  
فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَسْجُدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ  
السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ وَغَيْرِهِمَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ  
وَقَدْ بَعَضُهُمْ إِذَا كَانَتْ زِيَادَةٌ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ السَّلَامِ وَإِذَا كَانَ نَقْصَانًا فَقَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ  
وَقَالَ أَحْمَدُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلُّ عَلَى جِهَتِهِ يَرَى إِذَا  
قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ بَحِينَةَ فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَإِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا  
بَعْدَ السَّلَامِ وَإِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَكُلُّ يُسْتَعْمَلُ عَلَى جِهَتِهِ  
وَكَأَنَّ سَهْوًا لَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَإِنَّ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ وَقَالَ اسْحَقُ نَحْوَ  
قَوْلِ أَحْمَدَ فِي هَذَا كَلِمَةً إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَإِنَّ كَانَتْ زِيَادَةٌ  
فِي الصَّلَاةِ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ نَقْصَانًا يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سائب قاری یہ دونوں حضرات سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابنِ حسینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ ان کے نزدیک ہر قسم کا سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے۔

وہ یہ فرماتے ہیں یہ حدیث دیگر تمام روایتوں کی ماتح ہے۔ (جن میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کا ذکر ہے)

انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے: اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری فعل یہی (منقول) ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص دو رکعت پڑھنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے، تو وہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے گا جیسا کہ حضرت ابنِ حسینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات موجود ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن حسینہ رضی اللہ عنہ، یہ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں (یعنی مالک) حسینہ کے صاحبزادے ہیں مالک ان کے والد ہیں اور حسینہ ان کی والدہ ہیں۔ اسحق بن منصور نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہی بات مجھے بتائی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سجدہ سہو کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے: آدمی کب سجدہ سہو کرے گا؟ سلام پھیرنے سے پہلے یا اس کے بعد؟ بعض حضرات کے نزدیک آدمی سلام پھیرنے کے بعد ان دونوں سجدوں کو کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کے نزدیک یہی رائے درست ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک آدمی سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے گا مدینہ منورہ کے اکثر فقہاء کی بھی یہی رائے ہے جس میں حضرت یحییٰ بن سعید اور ربیعہ (رائے) وغیرہ شامل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔



بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر نماز میں کسی زیادتی کی وجہ سے (سجدہ سہولاًزم ہو تو) سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا اور اگر کسی کی وجہ سے ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے گا۔  
امام اسحاق رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو کے بارے میں جو منقول ہے اس میں سے ہر ایک کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب کوئی شخص دو رکعت پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے تو وہ حضرت ابن حسینہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث کے مطابق سلام پھیرنے سے پہلے دونوں سجدے کرے گا اور اگر کوئی شخص ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کرے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد یہ دونوں سجدے کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ظہر اور عصر کی نماز کے وقت سلام پھیر دے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دونوں سجدے کرے گا۔ ان میں سے ہر ایک روایت کو ان کی مخصوص صورتحال پر محمول کیا جائے گا۔ البتہ ہر وہ سجدہ سہو جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ منقول نہ ہو اس میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا۔  
امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے امام احمد رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جو ان تمام صورتوں کے بارے میں ہے البتہ وہ یہ فرماتے ہیں: ہر وہ سجدہ سہو جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ منقول نہ ہو اگر وہ نماز میں کسی زیادتی کی وجہ سے ہو تو وہ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد کرے گا اور اگر کسی کی وجہ سے ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے کرے گا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلامِ

باب 148: سلام پھیرنے اور کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا

358 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدْ فِي الصَّلَاةِ فَسَجَدَ

سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لیں تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے یا آپ بھول گئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدہ سہو کئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

358- أخرجه البخاری (113/3): كتاب سجود القرآن باب: اذا صل خسا' حديث (1226) ومسلم (485/2: الابن): كتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: السهو في الصلاة والسجود له' حديث (89-90-572/91) واہو داؤد (333/1): كتاب الصلاة: باب: اذا صل خسا' حديث (1019-1020) والنسائي (29-28/3): كتاب السهو باب: البحرى و (31-32/3): باب: ما يفعل من صل خسا' واہن ماجہ (380/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب السهو في الصلاة حديث (1203). وباب: من يصل الظهر خسا وهو ساء' حديث (1205) و (382/1): باب: ماجاء فيمن شك في صلاته فتحرى الصواب' حديث (1211) 'واحد في "مسندہ": (376/1-379-419-438-443-455-465) والدارمي (352/1): كتاب الصلاة: باب سجدة السهو من الزيادة' واہن خزيمه (113/2) حديث (1028) و (131/2) حديث (1057-1055) من طريق ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود' فذكره.

359 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ

عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کیے تھے۔

اس بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

360 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ

أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَصَلَاتُهُ

جَائِزَةٌ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْ السَّهْوِ وَإِنْ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ

إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَلَمْ يَقْعُدْ فِي الرَّابِعَةِ مَقْدَارَ التَّشَهُدِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ

أَهْلِ الْكُوفَةِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ دونوں سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ایوب اور دیگر راویوں نے اسے ابن سیرین کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

359- أخرجه مسلم (490/2. الابي): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب السهو في الصلاة والسجود له حديث (572/95) والنسائي (66/3): كتاب السهو: باب: سجدة السهو بعد السلام والكلام' وابن ماجه (385/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ماجاء فيمن سجدها بعد السلام' حديث (1218) واحمد في مسنده: (376-456): والحميدي (53/1) حديث (96): وابن خزيمة (132/2) حديث (1059-1058) من طريق ابراهيم عن علقمة عند ابن مسعود فذكره.

360- أخرجه مالك في الموطأ (93/1): كتاب الصلاة: باب: ما يفعل من سلم من ركعتين ساهيا' حديث (58) والمبخاري (118/3): كتاب السهو باب: من لم يتشهد في سجدة السهو' حديث (1228) ومسلم (490/2. الابي): كتاب المساجد و مواضع الصلاة باب: السهو في الصلاة والسجود له' حديث (573/98-97) وابوداود (330/1): كتاب الصلاة: باب: السهو في السجدين' حديث (1011-1010-1009-1008) والنسائي (22-20/3): كتاب السهو: باب: ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيا وهو يتكلم' و (26/3) باب: ذكر الاختلاف على ابي هريرة في السجدين' وابن ماجه (383/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: فيمن سلم من اثنتين او ثلاث ساهيا' حديث (1214) واحمد في مسنده: (37/2-234-247-284): والدارمي (351/1): كتاب الصلاة باب: سجدة السهو من الزيادة' والحميدي (433/2) حديث (983) وابن خزيمة حديث (860) و (117/2) حديث (1036-1035) من طريق محمد بن سيرين عن ابي هريرة فذكره.

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لے، تو اس کی نماز جائز ہوگی، البتہ وہ دو بار سجدہ سہو کرے گا۔ اگر وہ چوتھی رکعت کے بعد بیٹھا نہیں تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم کے نزدیک اگر کوئی شخص ظہر کی نماز کے وقت پانچ رکعت نماز ادا کر لیتا ہے، اور چوتھی رکعت کے بعد تشہد کی مقدار تک نہیں بیٹھتا، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہل کوفہ کی بھی یہی رائے ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُدِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ

### باب 149: تشہد میں سجدہ سہو کرنا

361 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَشْعَثُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ وَهُوَ عَمُّ أَبِي قِلَابَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى

مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ أَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو

وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَهَشِيمٌ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِطَوِيلِهِ

حَدِيثٌ دِغِيرٌ: وَهُوَ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ

الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشَهُدِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهَّدُ فِيهِمَا وَيُسَلِّمُ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيهِمَا تَشَهُدٌ وَتَسْلِيمٌ وَإِذَا سَجَدَهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالَا إِذَا سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس نماز پڑھائی آپ سے سہو ہو گیا تو آپ نے

دو بار سجدہ سہو کیا، پھر آپ نے تشہد پڑھا پھر آپ نے سلام پھیرا۔

361- اخرجه ابو داود (339/1). كتاب الصلاة باب: سجدة السهو فوهما تشهد وتسليم. حديث (1039). والنسائي (26/3). كتاب السهو

باب: ذكر الاختلاف على ابي هريرة في السجدة السهو. وابن خزيمة حديث (1062) من طريق محمد بن عبد الله الانصاري عن اشعث بن محمد بن

سهرين عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين. فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔  
ابن سیرین نے اس روایت کو ابو مہلب کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ابو قلابہ نامی راوی کے چچا ہیں اور انہوں نے اسے مختلف  
طور پر نقل کیا ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے اس حدیث کو خالد حذاء کے حوالے سے ابو قلابہ کے حوالے سے ابو مہلب سے نقل کیا ہے۔  
ابو مہلب نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام معاویہ بن عمرو ہے۔  
عبدالوہاب ثقفی، ہشیم اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو خالد حذاء کے حوالے سے ابو قلابہ کے حوالے سے طوالت کے ساتھ  
نقل کیا ہے۔

یہ حضرت عمر ان بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعت نماز پڑھا دیں اور  
(سلام پھیر دیا) تو ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کا نام خرباق تھا (الحدیث)  
اہل علم نے سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے، بعض حضرات نے یہ رائے دی ہے: آدمی تشہد  
پڑھے گا اور پھر سلام پھیرے گا۔

بعض حضرات کے نزدیک ان (سجدوں کے بعد تشہد نہیں پڑھا جائے گا اور صرف سلام پھیر دیا جائے گا) جب آدمی سلام  
پھیرنے سے پہلے یہ دونوں سجدے کرتا ہے تو وہ تشہد نہیں پڑھے گا۔  
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: جب آدمی سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے تو وہ تشہد (دوبارہ)  
نہیں پڑھے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فَيَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ

باب 150: جس شخص کو نماز میں کسی کمی یا اضافہ کا شک ہو

362 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ اللَّدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى

بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ أَحَدْنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

362- اخرجه ابو داؤد (336/1). كتاب الصلاة: باب: من قال بعد على اكبر ظنه، وابن ماجه (380/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: السهو في الصلاة، حديث (1204) واحد (12/3-37-50-51-53) وابن خزيمة (19/1) حديث (29) من طريق يحيى بن ابي كثير عن عياض بن هلال عن ابي سعيد الخدري، فذكره.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِّنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي الْوَاحِدَةِ وَالسَّيِّئِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَ فِي السَّيِّئِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثَلَاثِينَ وَيَسْجُدْ فِي ذَلِكَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ  
مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى فَلْيَعُدْ

﴿﴾ عیاض بن ہلال بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کو یہ یاد نہ رہے: اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہیں؟ تو وہ بیٹھ کر (تشہد کی حالت میں) دو بار سجدہ سہو کر لے۔

اس باب میں حضرت عثمان غنی، حضرت ابن مسعود، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اسی روایت کو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سے دیگر حوالے سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب کسی شخص کو ایک یا دو رکعت کے بعد ایسا شک ہو جائے تو اس کو ایک رکعت قرار دے اور اگر تین رکعت کے بارے میں شک ہو تو وہ اس کو دو رکعت قرار دے (یعنی وہ کم از کم تعداد قرار دے) اس حوالے سے دو بار سجدہ سہو کر لے اور سلام پھیرنے سے پہلے کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

بعض اہل علم کے نزدیک جب آدمی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور اس کو یہ یاد نہ رہے: اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہیں؟ تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

**363** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ

أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان تم میں سے کسی ایک کی نماز کے

363- اخرجه مالك في "الموطأ": (100/1): كتاب السهو: باب: العمل في السهو: حديث (1) والمباري (125/3): كتاب السهو: باب: السهو في الفرض والتطوع: حديث (1232) ومسلم (479/2-الابن) كتاب الساجد ومواضع الصلاة: باب: السهو في الصلاة والسجود له: حديث (82-389/83) وابو داود (336/1): كتاب الصلاة: باب من قال يعم على اكبر ظنه: حديث (1030-1031-1032) والنسائي (30-31): كتاب السهو: باب: التعرّي وابن ماجه (384/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في سجدة السهو قبل السلام: حديث (1216-1217) واحمد (2-241-273-283-284-483-522) والدارمي (350/1): كتاب الصلاة: باب الرجل لا يدري الاثلاثا صل امر اربعاً والحبدي (2-422) حديث (947) وابن خزيمة (2-109) حديث (1020) من طريق ابى سلمة عن ابى هريرة: فذكره.

دوران آتا ہے اور اسے شک کا شکار کر دیتا ہے تو اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں؟ جب کسی شخص کو ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ قعدہ کی حالت میں دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**364 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

**متن حدیث:** إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلَّى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَنْ عَلِيَّ وَاحِدَةً فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَنْ عَلِيَّ ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَنْ عَلِيَّ ثَلَاثًا وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

**اسناد دیگر:** وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو نماز میں شک ہو جائے اسے یہ یاد نہ رہے: اس نے ایک رکعت ادا کی ہے یا دو ادا کی ہیں تو وہ ایک رکعت پر بنیاد رکھے اور اگر اسے یہ یاد نہ رہے: اس نے دو کی ہیں یا تین کی ہیں تو وہ دو پر بنیاد رکھے اور اگر اس کو یہ یاد نہ آئے کہ تین پڑھی ہیں یا چار پڑھی ہیں تو پھر وہ سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدہ سہو کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عباس کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

**365 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ وَهُوَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

**متن حدیث:** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرِيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ

364- أخرجه ابن ماجه (381/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء في شك في صلاته فرجع الى اليقين حديث (1209) واحد في "مسنده": (190/1-195) من طريق عبد الله بن عباس عن عبد الرحمن بن عوف فذكره.

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَذِي الْيَدَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِذَا تَكَلَّمْتَ فِي الصَّلَاةِ نَاسِيًا  
أَوْ جَاهِلًا أَوْ مَا كَانَ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَاعْتَلَوْا بِأَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَأَمَّا  
الشَّافِعِيُّ فَرَأَى هَذَا حَدِيثًا صَحِيحًا فَقَالَ بِهِ

حدیث دیگر: وَقَالَ هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّائِمِ إِذَا

أَكَلَ نَاسِيًا فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي وَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَفَرَّقَ هُوَلَاءُ بَيْنَ الْعَمْدِ وَالنِّسْيَانِ فِي أَكْلِ الصَّائِمِ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

وَقَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنْ تَكَلَّمَ الْإِمَامُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ قَدْ أَكْمَلَهَا ثُمَّ عَلِمَ

أَنَّهُ لَمْ يُكْمِلْهَا بِتَمِّ صَلَاتِهِ وَمَنْ تَكَلَّمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنَ الصَّلَاةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا

وَاحْتَجَّ بِأَنَّ الْفَرَائِضَ كَانَتْ تَزَادُ وَتُنْقُصُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ

وَهُوَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ صَلَاتِهِ أَنَّهَا تَمَّتْ وَلَيْسَ هَكَذَا الْيَوْمَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى مَعْنَى مَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ

لِأَنَّ الْفَرَائِضَ الْيَوْمَ لَا يَزَادُ فِيهَا وَلَا يَنْقُصُ قَالَ أَحْمَدُ نَحْوًا مِنْ هَذَا الْكَلَامِ وَقَالَ إِسْحَقُ نَحْوَ قَوْلِ أَحْمَدَ فِي

هَذَا الْبَابِ

﴿ ﴿ ﴾ ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا، حضرت

ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ذوالیدین صحیح

کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ دو رکعت ادا کی، پھر آپ نے سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی، پھر آپ نے

عام سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لبا سجدہ کیا، پھر آپ نے تکبیر کہی اپنا سر مبارک اٹھایا، پھر اپنے سجدوں کی طرح سجدہ یا اس سے

طویل سجدہ کیا۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، اور حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس حدیث کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض اہل کوفہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص نماز کے دوران بھول کر یا ناواقفیت کی بنیاد پر یا کسی بھی وجہ سے بات

چیت کر لیتا ہے تو اس کو دوبارہ نماز پڑھنی پڑھے گی۔

وہ حضرات اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں۔ یہ نماز کے دوران کلام کی حرمت ثابت ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو روایات منقول ہیں ان میں سب سے بہترین سب سے مستند یہ روایت

ہے جو روزہ دار کے حوالے سے ہے: جب وہ بھول کر کوئی چیز کھالے، تو وہ قضا نہیں کرے گا، کیونکہ یہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کیا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان حضرات میں اس حوالے میں جان بوجھ کر کھانے میں اور بھول کر کھانے میں فرق کیا ہے روزہ دار کے کھانے کے حوالے سے اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: امام نماز کے دوران کوئی بات کر دے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ نماز کو مکمل کر دے گی، پھر اس کو پتا چلے کہ اس نے نماز کو مکمل نہیں کیا، تو وہ اپنی نماز مکمل کرے گا، اور جو شخص امام کی اقتداء میں کوئی کلام کر دے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اس پر بقیہ نماز لازم ہے، تو اس کو نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔ انہوں نے دلیل کے طور پر یہ بات بیان کی ہے: فرائض میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کمی بیشی ہو جایا کرتی تھی، حضرت ذوالیدین نے اس بارے میں کلام کیا، اور ان کو اپنی نماز کے بارے میں اس بات کا یقین تھا کہ وہ مکمل ہو چکی ہے یہ حکم آج کی طرح اس شخص کے بارے میں نہیں ہے، یعنی وہ شخص اس مفہوم کو برقرار رکھتے ہوئے کلام نہیں کرے گا، جس کلام کو ذہن میں رکھتے ہوئے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کلام کیا تھا۔ اس لئے کہ آج فرائض میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں ہو سکتی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کی مانند بات کہی ہے۔

اس بارے میں امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي النَّعَالِ

### باب 151: جوتوں سمیت نماز پڑھنا

**366** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
وَعَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَأَوْسِ الثَّقَفِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَطَاءِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي شَيْبَةَ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ ابوسلمہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

366- اخرجہ البخاری (589/1). کتاب الصلاة: باب: الصلاة في النعال، حدیث (386) و (320/10): کتاب اللباس: باب: النعال المستعملة وغيرها، حدیث (5850) ومسلم (457/2. الابي). کتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: جواز الصلاة في النعلين، حدیث (555/60) والنسائي (74/2): کتاب الامامة: باب: الصلاة في النعلين، حدیث (775) واحمد في "مسند": (10073-166-189) والدارمي (320/1). کتاب الصلاة: باب: الصلاة في النعلين، وابن خزيمة (105/2) حدیث (1010) من طريق سعيد بن يزيد بن مسleme عن انس بن مالك، فذکره.



اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبداللہ ابن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، اوس ثقفی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ ان کے علاوہ عطاء نے ابو شیبہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے بھی ایک روایت کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

### باب 152: صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا

367 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو

بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخُفَّاءِ بْنِ أَيْمَاءَ بْنِ رَحُصَةَ

الْغِفَارِيِّ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ

وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ إِلَّا عِنْدَ نَازِلَةٍ تَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِينَ فَإِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْإِمَامِ أَنْ

يَدْعُوَ لِحَيُوشِ الْمُسْلِمِينَ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت

پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت خفاف بن ایماء بن

رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم میں فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

367- اخرجه مسلم (617/2. الابي): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: استحباب القنوت في جميع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة حدیث (305-306/678) و ابو داؤد (457/1): كتاب الصلاة: باب: القنوت في الصلاة حدیث (1441) والنسائي (202/2): كتاب التطهيق: باب: القنوت في صلاة المغرب واحد في مسنده: (285-280/4-300-299) والدارمي (375/1) كتاب الصلاة: باب: القنوت بعد الركوع وابن خزيمة (312/1) حدیث (616) و (154/2) حدیث (1098-1099) من طريق عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي لعل عن البراء بن عازب فذكره.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کرام اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فجر کی نماز میں دعائے قنوت اس وقت پڑھی جائے گی جب مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو جب کوئی آفت نازل ہو جائے تو امام کو اس بات کا حق حاصل ہے: وہ مسلمانوں کے لشکروں کے لئے دعا کرے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ

#### باب 153. دعائے قنوت نہ پڑھنا

**368** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَا أَنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

وَعُثْمَانَ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ هَاهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ أَكَانُوا يَقْتُونَ قَالَ أَيُّ بَنِي مُحَمَّدٍ

حَكَمَ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبَ فُقَهَاءَ: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِنْ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَإِنْ لَمْ

يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَأَخْتَارَ أَنْ لَا يَقْنُتَ وَلَمْ يَرِ ابْنَ الْمُبَارَكِ الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ

تَوْضِيحُ رَاوِي: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَأَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشِيمٍ

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

﴿﴾ حضرت ابو مالک اشجعی بیان کرتے ہیں: اپنے والد سے میں نے دریافت کیا: اے ابا جان کیا آپ نے نبی

اکرم ﷺ کی اقتداء میں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں (اور ان کے

علاوہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں یہاں کوفہ میں پانچ سال تک نمازیں ادا کی ہیں تو کیا یہ تمام حضرات (فجر کی نماز میں)

دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے یہ نئی چیز ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو یہ بہتر ہے اور اگر نہیں پڑھتا تو یہ بھی بہتر ہے۔

تاہم انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: وہ دعائے قنوت نہ پڑھے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فجر کی نماز کے دوران دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

368-الخرجه السالی (204/2): کتاب التطبیق باب: ترك القنوت، وابن ماجه (393/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في

القنوت في صلاة الفجر، حديث (1241) واحد في "مسنده"، (472/3) و (394/6) من طريق ابى مالك الاشجعي عن ابيه، قد ذكره.

حضرت ابو مالک اشجعی سے یہی روایت اور ایک جگہ منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطُسُ فِي الصَّلَاةِ

### باب 154: آدمی کا نماز کے دوران چھینکنا

369 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزَّرْقِيِّ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ

مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انصرفت فقال من المتكلم في الصلوة فلم يتكلم أحد ثم قالها الثانية من المتكلم في الصلوة فلم يتكلم أحد ثم قالها الثالثة من المتكلم في الصلوة فقال رفاعَةُ بْنُ رَافِعِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بَضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا

في الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ رِفَاعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ فِي التَّطَوُّعِ لِأَنَّ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ إِنَّمَا يَحْمَدُ اللَّهَ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُوسِعُوا فِي أَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ

◀◀ رفاعہ بن رافع اپنے والد کے چچا معاذ بن رفاعہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی

اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے چھینک آگئی تو میں نے یہ پڑھا۔

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو یا کمزور ہو اس میں برکت موجود ہو اس پر برکت ہو اسی طرح جیسے ہمارا پروردگار پسند کرے اور راضی ہو“

جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ کسی بھی شخص نے جواب نہیں دیا، نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ پھر کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، آپ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ تو حضرت رفاعہ بن رافع بن عفراء رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا پڑھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: میں نے پڑھا تھا۔

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو یا کمزور ہو اس میں برکت موجود ہو اس پر برکت ہو اس

369- اخرجه ابو داؤد (264/1). كتاب الصلاة باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، حديث (773) والنسائي (145/2). كتاب الافتتاح باب قول السامور اذا عطس خلف الامام، من طريق رفاعة بن يحيى بن عبد الله بن رفاعة بن رافع الزرقى عن عمه ابىه معاذ بن رفاعة بن رافع عن رفاعة بن رافع الزرقى، فذكره.

طرح جیسے ہمارا پروردگار پسند کرے اور راضی ہو۔  
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تمہیں سے زیادہ فرشتے  
تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے کہ ان میں سے کون اسے لے کر اوپر جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک یہ روایت نفل نماز کے بارے میں ہے اس کی وجہ یہ ہے: کئی تابعین نے یہ بات بیان کی ہے: جب  
آدمی کو فرض نماز کے دوران چھینک آجائے تو وہ اپنے دل میں الحمد للہ پڑھے انہوں نے اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں دی ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

#### باب 155: نماز کے دوران بات چیت کرنے کا منسوخ ہونا

**370** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَبِيلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مَنَا صَاحِبَهُ

إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى نَزَلَتْ (وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهَيْنا عَنِ الْكَلَامِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَكَلَّمَ الرَّجُلُ عَامِدًا فِي الصَّلَاةِ أَوْ نَاسِيًا أَعَادَ

الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا تَكَلَّمَ عَامِدًا فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ

الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا أَجْزَأَهُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے بات چیت  
کر لیا کرتے تھے ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنے پہلو میں موجود دوسرے شخص کے ساتھ بات چیت کر لیتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت  
نازل ہوئی۔

”اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ کھڑے ہو۔“

370- اخرجہ البخاری (88/3)، کتاب العمل فی الصلاة باب ما ینہی من الكلام فی الصلاة حدیث (1200) و (46/8)، کتاب التفسیر: باب (وقوموا لله قانتين) حدیث (4534) ومسلم (441/35)، کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: تحریم الكلام فی الصلاة ونسخ ما كان من اباحتها حدیث (539/35) و ابو داود (313/1): کتاب الصلاة: باب: النهی عن الكلام فی الصلاة حدیث (949)، والنسائی (18/3): کتاب السهو: باب: الكلام فی الصلاة و احمد فی ”مسنده“ (368/4) و عبد بن حمید ص (113) حدیث (260)، وابن خزيمة (34/2) حدیث (856) من طریق اسماعيل بن ابي خالد عن الحارث بن شبيب عن ابي عمرو الشيباني عن زيد بن ارقم فذكره.

تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا اور بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر بات چیت کر لے یا بھول کر بات چیت کر لے، تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر کلام کر لے، تو وہ نماز دوبارہ پڑھے گا، لیکن اگر بھول کر یا ناواقفیت کی بنیاد پر ایسا کرتا ہے تو اس کی نماز درست ہوگی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

#### باب 156: توبہ کے وقت (نفل) نماز ادا کرنا

371 سنن حدیث: حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ

الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ

متن حدیث: اِنِّي كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ وَاِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ اِذَا حَلَفَ لِي صَدَقْتُهُ وَاَنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ يَذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَالَّذِينَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاَسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ) اِلَى الْاٰخِرِ الْآيَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَنَسٍ وَاَبِي اُمَامَةَ وَمُعَاذٍ وَوَاثِلَةَ وَاَبِي الْيَسْرِ وَاِسْمَةَ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ

اسناد دیگر: وَرَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فَرَفَعُوهُ بِمَثَلِ حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ فَاَوْقَفَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ مِسْعَرٍ هَذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا اَيْضًا وَلَا نَعْرِفُ لِاسْمَاءِ ابْنِ الْحَكَمِ حَدِيثًا مَرْفُوعًا اِلَّا هَذَا

371- اخرجہ ابو داؤد (476/1): کتاب الصلاة باب في الاستغفار حدیث (1521) وابن ماجه (446/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها ب ما جاء في ان الصلاة كفارة حدیث (1395) واحمد في "مسندہ" (10-9-8-2/1) والحمیدی (2/1) حدیث (1) و (4/1) حدیث (5-4) من طريق علي عن ابني بكر الصديق فذكره.

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص ہوں جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سنتا اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے وہ نفع عطا کر دیتا جو اس نے مجھے عطا کرنا ہوتا اور جب میں کسی صحابی سے حدیث سنتا تو میں اس سے قسم لے لیتا تھا اگر وہ میرے سامنے قسم اٹھا لیتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کر دیتا تھا (ورنہ اسے معتبر قرار نہیں دیتا تھا) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے پھر وہ اٹھ کر اچھی طرح سے وضو کرے پھر وہ نماز ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

”اور وہ لوگ کہ جب وہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں یا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔“

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت وائلہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ، ان کا نام کعب بن عمرو ہے، سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس روایت کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے عثمان بن مغیرہ نے نقل کیا ہے۔ ان سے اس روایت کو شعبہ کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے بھی ابو عوانہ نامی راوی کی طرح اس روایت کو ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

تاہم سفیان ثوری رحمہ اللہ اور مسعر نے اس روایت کو ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ”مرفوع“ کے طور پر نقل نہیں کیا۔

مسعر کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اسماء بن حکم سے صرف یہی ایک ”مرفوع“ روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ

باب 157: بچے کو نماز پڑھنے کا حکم کب دیا جائے؟

372 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى حَدِيثٌ: عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَأَضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرِ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

372- أخرجه أبو داؤد (187/1): كتاب الصلاة: باب متى يوم الغلام بالصلاة، حديث (494)، واحمد في "مسنده" (404/3)، والدارمي (333/1) كتاب الصلاة: باب متى يوم الصبي بالصلاة، من طريق عبد الملك بن الربيع بن سبرة الجهنني عن ابيه عن جداه، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ سَبْرَةَ بِنِ مَعْبِدِ الْجُهَنِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مذاهب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَا مَا تَرَكَ الْغَلَامُ بَعْدَ  
الْعَشْرِ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُعِيدُ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَسَبْرَةُ هُوَ ابْنُ مَعْبِدِ الْجُهَنِيِّ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ عَوْسَجَةَ  
◄◄ عبد الملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
بچے کو نماز کی تعلیم دو جب وہ سات سال کا ہو اور اس کی وجہ سے اس کی پٹائی کرو جب وہ دس سال کا ہو۔  
اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت سبرہ بن معبد جہنی سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب دس سال کی عمر کے  
بعد کوئی لڑکا نماز ترک کر دے تو وہ ان کی قضاء ادا کرے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حضرت سبرہ جو ہیں یہ سبرہ بن معبد جہنی ہیں اور ایک قول کے مطابق یہ سبرہ بن عوجہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحَدِّثُ فِي التَّشَهُدِ

باب 158: جس شخص کے بعد وضو ٹوٹ جائے

373 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى الْمُلقَّبُ مَرْدُوِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ رَافِعٍ وَبَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ،  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا أَحَدُكَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِي الْخَيْرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَارَتْ صَلَاتُهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِي وَقَدْ اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا قَالُوا إِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُدِ وَأَحَدْتُ قَبْلَ أَنْ  
يُسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَحَدْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَقَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَهُوَ  
قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِذَا لَمْ يَتَشَهَّدَ وَسَلَّمَ أَجْزَأَهُ

حدیث دیگر: لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَالتَّشَهُدُ أَهْوَنُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَتَيْنِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ وَلَمْ يَتَشَهَّدَ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ إِذَا تَشَهَّدَ وَلَمْ يُسَلِّمَ أَجْزَأَهُ

373- اخرجه ابوداؤد ( 223/1 )، كتاب الصلاة باب: الامام يحدث بعدما يرفع راسه من آخر الركعة حديث (617) من طريق

عبدالرحمن بن زياد بن انعم عن عبدالرحمن بن رافع وبكر بن سوادة عن عبدالله بن عمرو لذكره.

حدیث دیگر: وَاخْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ  
 حِينَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ فَقَالَ إِذَا فَرَعْتَ مِنْ هَذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ  
تَوْضِيحُ رَاوِي: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بْنُ أَنْعَمٍ هُوَ الْاَفْرِيقِيُّ وَقَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ  
مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب وہ (یعنی آدمی) بے وضو ہو جائے اور وہ اس وقت نماز کے آخر میں (قعدہ میں) بیٹھا ہوا ہو اور سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز درست ہوگی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے راویوں نے اس کی سند میں اضطراب ظاہر کیا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہی رائے ہے۔ وہ فرماتے ہیں: جب آدمی تشہد کی مقدار میں بیٹھ چکا ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی کے تشہد پڑھنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے یا سلام پھیرنے سے پہلے ٹوٹ جاتا ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گا امام شافعی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی نے تشہد نہ پڑھا ہو اور وہ سلام پھیر دے تو اس کی نماز درست ہوگی، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سلام پھیرنے سے نماز ختم ہو جاتی ہے اور تشہد پڑھنا کم اہمیت کا حامل ہے۔

نبی اکرم ﷺ دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے تھے اور آپ نے اپنی نماز مکمل کی تھی اور تشہد نہیں پڑھا تھا۔

اسحاق بن ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی تشہد پڑھ لے اور اس نے سلام نہ پھیرا ہو (اور پھر بے وضو ہو جائے) تو اس کی نماز درست ہوگی۔ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے انہیں تشہد پڑھنے کی تعلیم دی تھی اور پھر فرمایا تھا: جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم نے اپنے اوپر لازم چیز کو ادا کر دیا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبدالرحمن بن زیاد نامی راوی افریقی ہیں، علم حدیث کے بعض ماہرین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے ان میں یحییٰ بن سعید قطان اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلَاةُ فِي الرَّحَالِ

باب 159: بارش کے وقت نماز اپنی رہائش گاہ میں ادا کرنا

374 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

374- اخرجہ مسلم (17/3. الابن): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: الصلاة في الرجال في المطر، حديث (698/25) واهو داؤد (347/1) كتاب الصلاة: باب التعلف عن الجماعة في اللمة الباردة او اللمة البطرة، حديث (1065)، واحسد في "مسندہ" (327- 397

312/3) وابن خزيمة (81/3) حديث (1659) من طريق زهير بن معاوية عن ابي الزبير عن جابر، فذكره.



مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَسَمْرَةَ وَآبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُعُودِ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِي الْمَطْرِ وَالطِّينِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ

وَأَسْحَقُ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ رَوَى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا

وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَمْ نَرِ بِالْبَصْرَةِ أَحْفَظَ مِنْ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيٍّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَابْنِ الشَّاذِكُونِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ

وَآبُو الْمَلِيحِ اسْمُهُ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهَدَلِيُّ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں ہوتے تھے جب بارش ہو جاتی تھی تو

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص چاہے وہ اپنے پڑاؤ کی جگہ پر ہی نماز ادا کر لے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوالحکم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت عبدالرحمن

بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے اس بات کی رخصت دی ہے: آدمی بارش اور کچھڑ کے موقع پر باجماعت نماز یا جمعہ میں شریک نہ ہو۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابو زرعہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے عفان بن مسلم کے

حوالے سے، عمرو بن علی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

امام ابو زرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بصرہ میں ان تین افراد، علی بن مدینی، ابن شاذکونی اور عمرو بن علی سے زیادہ

(احادیث کا) حافظ اور کوئی نہیں دیکھا۔

ابوالحکم بن اسامہ کا نام عامر ہے اور ایک قول کے مطابق زید بن اسامہ بن عمیر ہدلی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي أَذْبَارِ الصَّلَاةِ

باب 160: نماز کے بعد تسبیح پڑھنا

375 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيِّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا

عَتَابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

375- اخرجہ النسائی (78/3): کتاب السهو باب: نوع آخر من طریق عتاب بن بشیر عن خصيف عن مجاهد وعكرمة عن ابن عباس

فذكره.

متن حدیث: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتِقُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ أَيْضًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْمَغِيرَةَ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَصَلْتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيُحَمِّدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُحَمِّدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غریب لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! خوشحال لوگ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جیسے ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس مال ہے جن کے ذریعے وہ غلام آزاد کر لیتے ہیں، صدقہ کر لیتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرو تو تم سبحان اللہ 33 مرتبہ پڑھو، الحمد للہ 33 مرتبہ پڑھو، اللہ اکبر 34 مرتبہ پڑھو اور لا الہ الا اللہ دس مرتبہ پڑھو تو تم اس کی وجہ سے اس تک پہنچ جاؤ گے جو تم سے آگے ہے اور تمہارے بعد والا تم تک نہیں پہنچ سکے گا۔

اس بارے میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں جو بھی مسلمان اختیار کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا“ (ایک عمل یہ ہے) ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سبحان اللہ 10 مرتبہ الحمد للہ اور 10 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔ اور (دوسرا عمل یہ ہے) سوتے ہوئے 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ، 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطَّيْنِ وَالْمَطَرِ

باب 161: کیچڑ اور بارش کے موسم میں سواری پر نماز ادا کرنا

376 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ عَنْ كَثِيرٍ

بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مَرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَانْتَهَوْا إِلَى مَضِيقٍ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ  
 فَمُطِرُوا وَالسَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبَلَّةُ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ فَأَذَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ  
 وَأَقَامَ أَوْ أَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ يَوْمَئِذٍ إِيْمَاءً يَجْعَلُ السُّجُودَ أَحْفَظَ مِنَ الرَّكُوعِ  
 حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: تفرّدِ یہ عمر بن الرماح البلیخی لا یعرف الا من حدیثہ وقد روى عنه غیر واحد من اهل العلم

آثار صحابہ: وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ صَلَّى فِي مَاءٍ وَطِينٍ عَلَى دَابَّتِهِ  
 مَذَاهِبُ فَتَهَاءٍ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ

⇐ ⇐ عمرو بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر  
 میں شریک تھے اور ایک تنگ جگہ پر پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا اسی دوران بارش نازل ہونا شروع ہو گئی ان کے نیچے کچھڑ ہو گیا۔ نبی  
 اکرم ﷺ نے اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے اذان دی اور اقامت کہی پھر آپ اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے آگے بڑھے  
 اور آپ نے ان سب لوگوں کو اشارے کے ساتھ نماز پڑھائی۔ آپ کا سجدہ رکوع کے مقابلے میں ذرا پست ہوتا تھا (یعنی آپ اس  
 میں سر کو ذرا زیادہ جھکا لیتے تھے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے عمر بن رماح بلخی نامی راوی اس کو نقل کرنے میں منفرد ہیں انہیں صرف  
 اسی حدیث کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔

ان کے حوالے سے کئی اہل علم نے احادیث نقل کی ہیں۔

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: انہوں نے بارش اور کچھڑ کے موسم میں اپنی سواری پر نماز  
 ادا کی تھی۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِجْتِهَادِ فِي الصَّلَاةِ

### باب 162: نماز میں اہتمام کرنا

377 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ

الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

376- أخرجه أحمد في "مسنده" (173/4) من طريق عمرو بن عثمان بن يعلى بن مرة عن أبيه عن جده فذكره.

متن حدیث: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَحَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ اتَّكَلْفْ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ ﴿ ﴾ ﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بکثرت نفل) نماز ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں تورم ہو جاتے تھے آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں جبکہ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی گئی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنْ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ

باب 163: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا

371 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ

حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ

متن حدیث: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَرزُقَنِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَفَعَّنِي بِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ انظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيَكْمَلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرَ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ

377- اخرجہ البخاری (19/3) کتاب التہجد، باب قیام النبی صل اللہ علیہ وسلم، حدیث (1130) و (448/8) کتاب التفسیر: باب لیغفر لك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تاخر وبعمر نعمته عليك ويهديك صراطا مستقيما، حدیث (4836) و (309/11) کتاب الرقاق: باب الصبر عن محارم اللہ (ابن ابی الصبرون اجرم بغير حساب) حدیث (6471) و مسلم (267/9) (الابی) کتاب صفات المنافقين واحكامهم: باب: اكمال الاعمال والاجتهاد في العبادة، حدیث (21819/80-79) والنسائي (219/3): کتاب قیام اللیل و تطوع النهار: باب: الاختلاف على عائشة في احياء اللیل وابن ماجه (456/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في طول القيام في الصلوات، حدیث (1419) واحمد في ”مسنده“ (255-251/4) والحمیدی (335/2) حدیث (759) وابن خزيمة (201-200/2) حدیث (1183-1182) من طريق زياد بن علاقة عن المغيرة بن شعبه، فذكره.

378- اخرجہ النسائي (232/1) کتاب الصلاة: باب: الحاسبة على الصلاة، حدیث (465) من طريق همام عن قتادة عن الحسن عن حريث بن قبيصة عن ابي هريرة، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الرَّجُلِ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَالْمَشْهُورُ هُوَ قَبِيصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا

◀◀ حرث بن قبیصہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں نے دعا کی:

”اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہم نشین نصیب کر دے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آکر بیٹھا اور بولا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی مجھے نیک ہم نشین نصیب کر دے، تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھے نفع عطا کر دے، تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سے سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا، اگر وہ درست ہوگی تو آدمی کامیاب ہو جائے گا اور کامران ہو جائے گا، اور اگر وہ درست نہیں ہوگی تو آدمی نقصان اور خسارے کا شکار ہو جائے گا، اس کے فرض میں کوئی کمی ہوگی تو پروردگار ارشاد فرمائے گا: اس بات کا جائزہ لو! کیا میرے بندے کی کوئی نقلی عبادت ہے، تو اس کے ذریعے فرض میں موجود کمی کو مکمل کر دو پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب ہوگا۔

اس بارے میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے ”حسن غریب“ ہے۔

یہ روایت ایک اور حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے قبیسہ بن حرث کے حوالے سے نقل کیا ہے اور مشہور یہی ہے: ان کا نام قبیسہ بن حرث ہے۔ یہی روایت انس بن حکیم کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اسی کی مانند منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السَّنَةِ وَمَا لَهُ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 164: جو شخص سال بھر روزانہ بارہ رکعت ادا کرتا رہے، اسے کیا فضیلت حاصل ہوگی؟

379 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ

بُنْ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَلَّى ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السَّنَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ

الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

379- اخرجہ النسائي (260/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب ثواب من صل في اليوم والليله ثنتي عشرة ركة سوى المكتوبة وذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر امر حبيبة في ذلك والاختلاف على عطاء، وابن ماجه (361/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في ثنتي عشرة ركة من السنة: من طريق اسحق بن سليمان الرازي قال: اخبرنا مغيرة بن زياد عن عطاء بن ابي رباح عن عائشة فذكره

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبْنِ عُمَرَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُعِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمیشہ بارہ رکعت سنت ادا کرتا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا، چار رکعت ظہر سے پہلے ہوں گی دو اس کے بعد ہوں گی دو مغرب کے بعد ہوں گی دو عشاء کے بعد ہوں گی، دو فجر سے پہلے ہوں گی۔

اس بارے میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث اس حوالے سے ”غریب“ ہے۔ مغیرہ بن زیاد نامی راوی کے بارے میں بعض اہل علم نے اس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

380 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا مَوْلَى هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْسَةَ بِنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ عَبْسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْسَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

﴿﴾ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے، چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عنہ سے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس بارے میں جو حدیث نقل کی ہے وہ ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

380- اخرجه مسلم (53/3-54-الاسی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل السنن الراقمة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن حدیث (101-102-103-728) والنسائي (261/3-262-263): كتاب قهار الليل و تقوع النهار: باب: ثواب من صل في اليوم والليله ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة و ذكر اختلاف الناقلين فيه ليعبر امر حبيبة في ذلك والاختلاف على عطاء و ابو داود (401/1): كتاب الصلاة: باب: تفریع ابواب العطوع در ركعات السنة حدیث (1250) و ابن ماجه (361/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فوها: باب ماجاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة حدیث (1141) واحمد (326/6-327-426) و عبد بن حميد ص (448) حدیث (1552-1553) والدارمي (335/1): كتاب الصلاة: باب: في صلاة السنة و ابن خزيمة (204-203-202/2) حدیث (1185-1186-1187-1188-1189) من طريق عنسة بن ابی سفیان عن امر حبيبة امر المؤمنین رضی اللہ عنہا فذكره.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 165: فجر کی دو رکعت (سنت) کی فضیلت

381 سند حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ

سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَدَّثَنِي رُكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ

عَلِمَ حَدِيثًا: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيثًا

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فجر کی دو رکعت (سنت) دنیا اور اس میں

موجود (سب چیزوں) سے زیادہ بہتر ہیں۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایک روایت صالح بن عبد اللہ ترمذی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْفِيفِ رُكْعَتِي الْفَجْرِ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهِمَا

باب 166: فجر کی دو رکعت (سنت) مختصر ادا کرنا نبی اکرم ﷺ ان میں کیا پڑھا کرتے تھے؟

382 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَابْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ

مَنْ حَدَّثَنِي رُكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

الْكَافِرُونَ وَقُلُّهُ اللَّهُ أَحَدٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَفْصَةَ وَعَائِشَةَ

381- اخرجہ مسلم (50/3-الابی) کتاب صلاة السافرين و قصرها: باب استحباب ركعتي سنة الفجر والحث عليهما وتخفيفهما والحفاظة عليهما، وبان ما يستحب ان يقرأ فيهما، حديث (725/97/96) ولانسائي (252/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: المحافظه على

الركعتين قبل الفجر، واحد في مسنده: (50/6- 149- 265)، وابن خزيمة (160/2) حديث (1107) من طريق قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد بن هشام عن عائشة، فذكره.

382- اخرجہ احمد في مسنده (99-95-94-35-58-24/2) وابن ماجه (363/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيها يقرأ

في الركعتين قبل الفجر حديث (1149) من طريق ابي اسحق عن مجاهد عن ابن عمر، فذكره، واخرجہ النسائي (170/2): كتاب الافتتاح

باب القراءة في الركعتين بعد المغرب، حديث (992) من طريق ابي اسحق عن ابراهيم بن مهاجر، عن مجاهد عن ابن عمر، فذكره، وزاد في اسناده "ابراهيم بن مهاجر".

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ وَالْمَعْرُوفِ عِنْدَ النَّاسِ حَدِيثُ اسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ اسْرَائِيلَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَأَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَأَبُو أَحْمَدَ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْكُوفِيُّ الْأَسَدِيُّ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک ماہ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لیتا رہا، آپ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت (سنت) میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

ثوری کے حوالے سے، ابوالفتح سے منقول روایت کو ہم صرف ابو احمد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

لوگوں کے نزدیک معروف روایت وہ ہے جسے اسرائیل نے ابوالفتح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ابو احمد کے حوالے سے اسرائیل سے بھی نقل کی گئی ہے۔

ابو احمد زبیری ثقہ اور حافظ ہیں، امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے بندار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابو احمد زبیری سے زیادہ بہتر حافظے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ان کا نام محمد بن عبد اللہ بن زبیر اسدی کوئی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ

باب 167: فجر کی دو رکعت کے بعد بات چیت کرنا

383 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ

أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي

وَالْأَخْرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

383- أخرجه البخاري (53/3): كتاب التمجيد باب 71/3 (71/3) ومسلم (1162) و (54/3): باب: الحديث بعد ركعتي الفجر، حديث (1162) ومسلم (71/3) (الابن). كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة اللبس، صدره رسول الله صلى الله عليه وسلم في الليل، وان الوتر ركعة، وان الركعة صلاة صحيحة، حديث (743/133) وابو داود (404/1) كتاب الصلاة: باب الاضطجاع بعدها، حديث (1262-1263) واحمد (35/6) والدارمي (337/1) كتاب الصلاة: باب الكلام بعد ركعتي الفجر، والحميدي (93/1) حديث (175-176-177) وابن خزيمة (168/2) حديث (1122) من طريق ابى سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة ام المؤمنين، فقد كره.



مذہب فقہاء: وَقَدْ كَثُرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ حَتَّى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْفَجْرِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أَوْ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَأَسْحَقَ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کر لیتے تھے تو اگر آپ کو مجھ سے کوئی کام ہوتا تو آپ مجھ سے بات کر لیتے تھے ورنہ نماز کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے کلام کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے (یہ حضرات فرماتے ہیں) آدمی صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے یا کوئی انتہائی ضروری کلام کر سکتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ

باب 168: صبح صادق ہو جانے کے بعد (فجر کی) دو رکعت (سنت)

کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھی جائے گی

384 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ الْفَجْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى وَرَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ

مذہب فقہاء: وَهُوَ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ الْفَجْرِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو

رکعت پڑھی جاسکتی ہیں۔

384- اخرجہ ابو داؤد (409/1): کتاب الصلاة باب من رخص فہما اذا كانت الشمس مرتفعة حدیث (1278) وابن ماجہ (1/1) المقدمة: باب: من بلغ علما حدیث (235) واحد فی ”مسندہ“: (104/2) من طریق وہب قال: حدثنا قدامة بن موسى قال: حدثنا بن حصين التميمي عن ابي علقمة مول عبد الله بن عباس عن يسار مول عبد الله بن عمر عن ابن عمر فذكره واخرجہ احمد (23/2) قال: حدثنا وكيع قال حدثنا قدامة بن موسى عن شيخ عن ابن عمر فذكره.

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ خدیجہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف قدامہ بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں اور ان سے کئی راویوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص فجر کی دو رکعت سنت کے علاوہ صبح صادق ہو جانے کے بعد کوئی اور نماز ادا کرے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ

### باب 169: فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرنے کے بعد لیٹ جانا

385 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَلْيُضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ

حَدِيثٌ دِغِيرٌ: زُرِّيٌّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتِي الْفَجْرِ فِي بَيْتِهِ

اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يُحْمَلَ هَذَا اسْتِحْبَابًا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص فجر کی دو رکعت (سنت)

ادا کر لے تو وہ اپنے دائیں پہلو کے مل لیٹ جائے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے جو اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ جب فجر کی دو رکعت (سنت) اپنے گھر میں ادا کر لیتے

تھے تو آپ لیٹ جایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں یہ استحباب پر محمول ہوگا۔

385 أخرجه ابو داؤد (404/1)، كتاب الصلاة باب: في تخفيفهما، حديث (1261)، وابن ماجه (378/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها:

باب: ما جاء في الضجعة بعد الوتر وبعد ركعتي الفجر، حديث (1199)، واحمد (415/2)، وابن خزيمة (167/2)، حديث (1120) من

طريق سهيل بن ابي صالح، عن ابيه، عن ابي هريرة قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يضطجع بعد ركعتي الفجر على شقه الايمن ثم

يجلس.....

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

باب 170: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے، تو صرف فرض نماز ادا کی جائے

386 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ اسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ ابْنَ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرِجٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ

حَكَمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَهَكَذَا رَوَى أَيُّوبُ وَوَرَقَاءُ بْنُ عَمْرٍو وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَالْإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعَادَةَ

عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ  
وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَالْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ أَصَحُّ عِنْدَنَا

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَبْرِهِمْ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَبْنُ الْمُبَارَكِ  
وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عِيَّاشُ

بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ الْمِصْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی

جائے، تو صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن کثیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سر جس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

ایوب، ورقا بن عمر، زیاد بن سعد، اسماعیل بن مسلم، محمد بن مجاہد نے اپنی اسناد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے

احادیث نقل کی ہیں۔

حماد بن زیاد اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے اسے ”مرفوع“

386- اخرجه مسلم (32/1): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع الوضوء، حديث (710/63) وابو داود

(405/1) كتاب الصلاة: باب: اذا ادرك الامام ولم يصل ركعتي الفجر، حديث (1266) والنسائي (116/2): كتاب الامامة: باب ما يكره من

الصلاة عند الاقامة، وابن ماجه (364/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في اذا اقيمت الصلاة، فلا صلاة الا المكتوبة، حديث

(1151): واحد في ”مسند“: (2/231-455-517-531) والدارمي (338/1): كتاب الصلاة: باب: اذا اقيمت الصلاة، فلا صلاة الا المكتوبة،  
وابن خزيمة (169/2) حديث (1123) من طريق عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة، فذكره.

حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک ”مرفوع“ روایت زیادہ مستند ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، یعنی جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو آدمی صرف فرض نماز ادا کر سکتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، جو دوسری سند کے حوالے سے منقول ہے۔ عیاش بن عباس قتبانی مصرف نے اسے ابو سلمہ کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ تَفَوُّتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ  
باب 171: جس شخص کی فجر سے پہلے کی دو رکعت (سنت) فوت ہو جائیں  
وہ صبح کی نماز کے بعد انہیں ادا کر سکتا ہے

387 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ

سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي فَقَالَ مَهَلًا يَا قَيْسُ أَصَلَّاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكَعَتِي الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذَنْ

اِخْتِلَافِ رَوَايَةٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ

بْنِ سَعِيدٍ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَأَنَّمَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا

مَذَاهِبُ فَتَاهَا: وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بِهِذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

تَوْضِيحُ رَاوِي: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَقَيْسٌ هُوَ جَدُّ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ فَهْدٍ وَأَسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ

387- اخرجہ ابو داؤد (406/1): کتاب الصلاة باب: من فاتته مني يقضيها؟ حديث (1267) وابن ماجه (365/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر مني يقضيها؟ حديث (1154) واحمد في "مسنده" (447/5) والحيوي (383/2) حديث (868) وابن خزيمة (164/2) حديث (1116) من طريق سعد بن سعيد بن قيس عن محمد بن ابراهيم عن قيس بن عمرو الانصاري فذكره.

بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَأَى قَيْسًا وَهَذَا أَصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ

﴿﴾ محمد بن ابراہیم اپنے دادا حضرت قیس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی میں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا (یعنی میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تھا) آپ نے فرمایا: اے قیس! ٹھہر جاؤ، کیا دو نمازیں ایک ساتھ؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں فجر کی دو رکعت (سنت) ادا نہیں کر سکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن ابراہیم سے منقول اس حدیث کو، ہم صرف سعد بن سعید نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے اس روایت کو سعد بن سعید سے سنا ہے۔

اس روایت کو ”مرسل“ روایت کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

مکہ سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے ایک گروہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: کوئی شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت ادا کر لے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعد بن سعید نامی راوی یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نامی صحابی

یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ قیس بن عمرو ہیں اور ایک قول کے مطابق قیس بن فہد ہیں۔

اس روایت کی سند متصل نہیں ہے۔ محمد بن ابراہیم تمیمی نے اس روایت کو قیس سے نہیں سنا۔

بعض حضرات نے اس روایت کو سعد بن سعید کے حوالے سے محمد بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ

تشریف لائے تو آپ نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جسے عبد العزیز نے سعد بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

### باب 172: سورج طلوع ہو جانے کے بعد ان دو رکعات کو پڑھنا

388 سند حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ

عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهُمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

آثار صحابہ: وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَعَلَّهُ

388- أخرجه ابن خزيمة (165/2) حديث (1117) من طريق بشير بن نهيك عن أبي هريرة، فذكره.

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالَ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هَمَّامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هَذَا إِلَّا عَمْرَو بْنَ عَاصِمِ الْكِلَابِيِّ

حدیث دیگر: وَالْمَعْرُوفُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص فجر کی دو رکعت (سنت) ادا نہ کر سکا ہو وہ سورج نکلنے کے بعد ان دونوں کو ادا کر لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایسا کیا کرتے تھے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری، شافعی، احمد، اسحق اور ابن مبارک نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمرو بن عاصم کلابی کے علاوہ ہم کسی ایسے راوی سے واقف نہیں ہیں جس نے اس روایت کو ہمام کے حوالے سے نقل کیا ہو۔

معروف یہ ہے: یہ روایت قتادہ نے نصر بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، بشیر بن نہیک کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی (فرض نماز) کی ایک رکعت پالے۔ اس نے صبح (کی نماز) کو پالیا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

### باب 173: ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا

389 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ

عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

389- اخرجہ النسائی (2/119): کتاب الامامة باب: الصلاة قبل العصر وذكر اختلاف الناقلين عن ابي اسحق في ذلك' وابن ماجه (1/367).

کتاب اقامه الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيها يستحب من التطوع بالنهار' حدیث (1161)، واحد في "مسندہ" (143- 146- 147- 160-

85/1- 89- 111)، وابن خزيمه (2/218) حدیث (1211)، و (2/233) حدیث (1232) من طريق عاصم بن ضمره عن علي بن ابي

طالب' فذكره.

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْعَطَّارُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ  
فَضْلَ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلَى حَدِيثِ الْحَارِثِ  
مَذَاهِبَ فُقَهَاءٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ  
بَعْدَهُمْ يَخْتَارُونَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاسْحَقَ  
وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنِي مَثْنِي يَرُونَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ  
الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے اور اس کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ہم عاصم بن ضمیرہ کی نقل کردہ حدیث کو حارث نامی راوی کی نقل کردہ حدیث سے زیادہ فضیلت والی سمجھتے ہیں۔

اکثر اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اس کے بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرے۔

سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحق بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کئے جائیں گے۔ ان کے نزدیک دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔ امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب 174: ظہر کے بعد کی دو رکعت

390 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

390- أخرجه مالك في "الموطأ": (166/1) كتاب قصر الصلاة في السفر: باب: العمل في جامع الصلاة: حديث (69) والمخاري (493/2). كتاب الجمعة: باب: الصلاة بعد الجمعة قبلها: حديث (937) و (60/3). كتاب التهجيد: باب: التطوع بعد المكتوبة: حديث (1172) و (70/3). باب: الركعتين قبل الظهر: حديث (1180) و مسلم (55/3-الابن) كتاب صلاة المسافرين: باب: فضل السنن الراقية قبل الفرائض وبعدهن وبين عددن: حديث (729/104) و ابو داود (402/1) كتاب الصلاة: باب: تفرير ابواب التطوع و ركعات السنة: حديث (1252) والنسائي (119/2). كتاب الامامة: باب الصلاة بعد الظهر و (113/3). كتاب الجمعة: باب: صلاة الامام مع الجمعة: و باب اطالة الركعتين بعد الجمعة: و ابن ماجه (358/1). كتاب اقامة الصلاة اول سنة فيها: باب: ما جاء في الصلاة قبل الجمعة: حديث (1130) و واحد في "مسندة": (123- 6/2 17- 23- 35- 63- 75- 77- 87) و الدارمي (335/1). كتاب الصلاة: باب في صلاة السنة: و ابن خزيمة (208/2) حديث (1197) و (182/3) حديث (1870- 1869) و عبد بن حميد: ص (250) حديث (781) من طريق نافع عن ابن عمر: فذكره.

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد دو دو

رکعت (سنت) ادا کی ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مِنْهُ الْآخَرُ

باب 175: بلا عنوان

391 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَتِكِيُّ الْمُرَوِّزِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّى بَعْدَهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

خَالِدِ الْحَدَّاءِ نَحْوَ هَذَا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا

﴿﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اگر کسی وقت ظہر سے پہلے کی چار رکعات ادا نہیں کر پاتے

تھے تو آپ انہیں ظہر کے بعد ادا کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف ابن مبارک کی نقل کردہ روایت کے حوالے

سے جانتے ہیں۔

قیس بن ربیع نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے، خالد حداء کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ہمیں ایسے کسی شخص کا پتہ نہیں ہے جس نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے نقل کیا ہو، صرف قیس بن ربیع نے اسے نقل کیا ہے۔

یہی روایت عبدالرحمن بن ابولیلی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح منقول ہے۔

392 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

391- أخرجه ابن ماجه (366/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من فاتته الاربع قبل الظهر حديث (1158) من طريق خالد الحداء عن عبد الله بن شقيق عن عائشة امر المؤمنين رضي الله عنها فذكره.



مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَ اللهُ عَلَي النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا کرے اور اس کے بعد چار رکعت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہ روایت دیگر سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**393** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ التِّيْسِيُّ

السَّامِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُنْبَسَةَ بِنِ ابْنِ سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُخْتِي أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ حَافَظَ عَلَيَّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعَ بَعْدَهَا حَرَّمَ اللهُ عَلَي النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُكْنَى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَّةٌ سَّامِيُّ وَهُوَ صَاحِبُ أَبِي اِمَامَةَ

﴿﴾ حضرت عنبہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بہن سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ

محترمہ ہیں انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ظہر سے پہلے کی چار رکعت اور اس کے بعد کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

قاسم نامی راوی، قاسم بن عبد الرحمن ہے۔ ان کی کنیت ”ابو عبد الرحمن“ ہے اور یہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے

آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ ثقہ ہیں، شام کے رہنے والے ہیں اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

باب 176: عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا

**394** سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ هُوَ الْعَقْدِيُّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

392- اخرجہ ابو داؤد (406/1): کتاب الصلاة باب: الاربع قبل الظهر وبعدها، حدیث (1269)، والنسائی (264/3- 265- 266): کتاب قیام الليل وتطوع النهار: باب الاختلاف على اساعيل بن ابي خالد وابن ماجه (367/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فيمن صلي قبل الظهر اربعا وبعدها اربعا، حدیث (1160)، واحمد في ”مسنده“: (326-325/6) وابن خزيمة (206/2) حدیث (1191- 1192) من طريق عنبسة بن ابي سفيان عن ام حبيبة، فذكره.

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ  
 فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ عَلَيَّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاهب فقہاء: وَأَخْتَارَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنْ لَا يَفْصَلَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ اسْحَقُ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَنَّهُ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ يَعْنِي التَّشَهُدَ وَرَأَى الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنِي مَثْنِي يَخْتَارَانِ الْفَصْلَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

◀▶ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور ان چار رکعت کے درمیان مقرب فرشتوں اور ان کے پیروکار مسلمانوں اور مومنوں پر سلام بھیج کر فصل کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) حضرت علی سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اسحق بن ابراہیم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: عصر سے پہلے کی چار رکعت میں فصل نہیں کیا جائے گا۔

انہوں نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا: نبی اکرم ﷺ سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے۔ اس سے مراد شہد پڑھنا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام احمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک رات اور دن کی تمام نفل نمازوں کو دو دو کر کے ادا کیا جائے گا۔ انہوں نے (چار رکعت کے درمیان) فصل کو اختیار کیا ہے۔

395 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ

◀▶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

395- أخرجه أبو داود (407/1): كتاب الصلاة باب: الصلاة قبل العصر' حديث (1271) 'واحمد في "مسند" (117/2) وابن خزيمة

(206/2) حديث (1193) من طريق سليمان بن داود عن أبي داود الطيالسي' قال: حدثنا محمد بن مسلم بن مهران' قال: حدثني جدي عن ابن

عمر' لذكرة.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

باب 177: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا اور ان میں قرأت کرنا

398 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ مَا أَحْصَى مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا

مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس کا شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

مغرب کے بعد والی دو رکعت میں اور فجر سے پہلے والی دو رکعت میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف عبدالملک بن

معدان نامی راوی کے حوالے سے عاصم نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّيهِمَا فِي الْبَيْتِ

باب 178: یہ دونوں رکعات (یعنی مغرب کے بعد کی سنتیں) گھر میں ادا کرنا

397 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مغرب کے بعد کی دو رکعات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ادا کی تھیں۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خرج اور حضرت کعب بن عجرہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

396- اخرجہ ابن ماجہ (369/1)، کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما يقرأ من الركتين بعد المغرب، حدیث (1166) من طریق

عبدالملک بن الولید قال: حدثنا عاصم بن بهدلة عن زر، والی والد عن ابن مسعود فذكره.

398 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ الْحَلَالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّي بِهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْأَخْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي  
حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكَعَتَيْنِ  
حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے دس رکعات یاد ہیں، جنہیں آپ دن اور  
رات میں ادا کیا کرتے تھے۔ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعت  
پڑھتے تھے عشاء کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا  
کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ وَسِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب 179: مغرب کے بعد چھ رکعت نفل ادا کرنے کی فضیلت

399 مسند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا عُمَرُ

بْنُ أَبِي خَتْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ:

مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتِي  
عَشْرَةَ سَنَةً

399-اخرجه ابن ماجه (369/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الست ركعات بعد المغرب، حديث (1167) وابن خزيمة  
حديث (1195) من طريق زيد بن الحباب ابى الحسين العلى عن عمر بن ابى ختمه الهامى عن يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة عن ابى  
هريرة، لذكره.

حدیث دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَتْمٍ  
 قول امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَتْمٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَضَعْفُهُ جَدًّا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت ادا کر لے اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو یہ رکعت اس شخص کے لئے بارہ برس کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی۔  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں): سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد بیس رکعت ادا کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے عمرو بن ابو ختم کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں): میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ عمر بن عبد اللہ بن ابو ختم ”منکر حدیث“ ہے۔ امام بخاری نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

#### باب 180: عشاء کے بعد دو رکعت ادا کرنا

400 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ

متن حدیث: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ  
 فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے عشاء کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے اور فجر سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبد اللہ بن شقیق کی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کردہ یہ روایت ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي

### باب 181: رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی

**401** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَثْنِي مَثْنِي مَثْنِي مَثْنِي مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وَتَرًا

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَبَّاسَةَ

حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

وَأَبْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: رات کی نماز

دو دو کر کے ادا کی جائے گی۔ تمہیں صبح کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کر لو اور اپنی آخری نماز کو طاق کرو۔

اس بارے میں حضرت عمرو بن عبسہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، یعنی رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کئے جائیں گے۔

سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

### باب 182: رات کی نماز کی فضیلت

**402** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

401- اخرجہ مالك في "الموطأ": (123/1): كتاب صلاة الليل: باب: الامر بالوتر: حديث (13): والبخاری (554/2): كتاب الوتر: باب: ما

جاء في الوتر: حديث (990): ومسلم (78/3-الاسي): كتاب صلاة المسافرين: باب: صلاة الليل معني معني: والوتر ركعة من آخر الليل: حديث

(749/145): وابو داؤد (422/1) كتاب الصلاة: باب: صلاة الليل معني معني: حديث (1326) والنسائي (233/3): كتاب قيام الليل وتطوع

النهار: باب: كم الوتر؟ من طريق مالك عن نافع و عبد الله بن دينار عن ابن عمر فذكرة: واخرجہ ابن ماجه (418/1): كتاب اقامة الصلاة

والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الليل ركعتين: حديث (1320): والحميدي (282/1) حديث (631): وابن خزيمة (139/2)

حديث (1072): من طريق عبد الله بن دينار عن ابن عمر فذكرة لیس فيه "نافع". واخرجہ النسائي (227/3): كتاب قيام الليل وتطوع

النهار باب كيف صلاة الليل: و (233/3): باب كيف الوتر بواحدة وابن ماجه (418/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء في صلاة

الليل ركعتين: حديث (1319): واحد في مسنده (5/2-48-49-54-66-102-119): والدارمي (340/1): كتاب الصلاة: باب: في صلاة

الليل: وابن خزيمة (139/2) حديث (1072) من طريق نافع عن ابن عمر فذكرة.

متن حدیث: أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبِلَالٍ وَأَبِي أَمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَأَبُو بَشِيرٍ اسْمُهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَخَشِيَّةَ وَأَسْمُ أَبِي وَخَشِيَّةَ إِيَّاسُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کے نوافل ہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اجادیت منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو بشر نامی راوی کا نام جعفر بن ابووشیہ ہے، ابووشیہ کلام ”ایاس“ تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

باب 183: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت

403 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

متن حدیث: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ

فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً

يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنَيْنِ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا

فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

402- اخرجہ مسلم (123/4. الابی): کتاب الصیام باب: فضل صوم النحر من حدیث (202-203/1163)؛ و ابو داؤد (738/1): کتاب

الصیام: باب: فی صوم المحرم حدیث (2429)؛ والنسائی (206/3): کتاب قیام اللیل و تطوع النهار: باب: فضل صلاة اللیل؛ و ابن ماجه

(554/1): کتاب الصیام: باب صیام اشهر الحرم؛ و احمد (303/2-329-342-535)؛ و الدارمی (346/1): کتاب الصلاة: باب: ای صلاة

اللیل افضل؛ و (21/2): کتاب الصوم: باب فی صیام المحرم؛ و ابن خزیمة (176/2) حدیث (1134)؛ و (282/3) حدیث (2076)؛ و عبد

بن حمید؛ ص (416) حدیث (1423) من طریق حمید بن عبد الرحمن عن ابی ہریرة؛ فذکرہ۔

403- اخرجہ مالک فی ”الموطأ“: (120/1): کتاب صلاة اللیل: باب: صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الوتر؛ حدیث (9)؛ و البخاری (40/3):

کتاب التہجد: باب: قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان وغیرہ؛ حدیث (1147)؛ و (294/4): کتاب صلاة العراویح: باب: من قام

رمضان؛ حدیث (2013)؛ و (670/6): کتاب المناقب: باب: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیام عیناہ ولا ینام قلبہ؛ حدیث (3569)؛ و مسلم

(65/3. الابی): کتاب صلاة المسافرین: باب: صلاة اللیل و عدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل؛ حدیث (738/125)؛ و ابو داؤد

(426/1): کتاب الصلاة: باب: فی صلاة اللیل؛ حدیث (1341)؛ و النسائی (234/3): کتاب قیام اللیل و تطوع النهار؛ باب: کیف الوتر بثلاث؛

واحد (36/6-73-104)؛ و ابن خزیمة (30/1) حدیث (49)؛ و (192/2) حدیث (1166) من طریق مالک عن سعید بن ابی سعید

السقری عن ابی سلمة عن عائشة بہ۔

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں نوافل کس طرح ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں یا اس کے علاوہ گیارہ رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے، تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں سوال نہ کرو پھر آپ چار رکعت ادا کرتے تھے۔ تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ تین رکعت ادا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے ہی سونے لگے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میری آنکھیں سوجاتی ہیں، لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

404 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعت ادا کرتے تھے۔ آپ ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے جب آپ اس سے فارغ ہوتے تھے تو دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ مِنْهُ

باب 184: بلا عنوان

405 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّعْمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

404- اخرجہ مالک فی ”الموطأ“: (120/1). کتاب صلاة اللیل: باب صلاة النیس علی البکة علیہ وسلم فی الوتر، حدیث (8) والبخاری (555/2): کتاب الوتر باب: ماجاء فی الوتر، حدیث (994) و (10/3) کتاب التهجید، باب: طول السجود فی قیام اللیل، حدیث (1123) و (112/11)، کتاب الدعوات، باب الضجع علی الشق الايمن، حدیث (6310) و مسلم (26/3، الابن): کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب: صلاة اللیل و عدد رکعات النیس علی اللہ علیہ وسلم فی اللیل، حدیث (121-122/736) و ابو داؤد (425/1) کتاب الصلاة، باب فی الصلاة اللیل، حدیث (1335-1336-1337) والنسائی (30/2): کتاب الاذان، باب: ایذان المؤذنین الائمة بالصلاة و (65/2): کتاب القبلة، باب ذکر ما یقطع الصلاة و ما لا یقطع الا لیکن بین یدی البصل سعرة و (234/3): کتاب قیام اللیل و تطوع النهار و (249/3): باب قدر السجدة بعد الوتر و ابن ماجه (372/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة لہا، باب: ماجاء فی الوتر برکعة، حدیث (1177) و (432/1): باب: ماجاء فی کم یصل باللیل، حدیث (1358) واحمد فی ”مسندہ“ (34/6-35-84-83-88-143-167-182-215-248) والدارمی (344/1): کتاب الصلاة، باب: صفة صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و (372/1): باب کم الوتر؟ و عبد بن حمید ص (428) حدیث (1470) من طریق ابن شہاب الزہری عن عروة عن عائشة، فذکرہ.



متن حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو جَمْرَةَ الضَّبْعِيُّ اسْمُهُ نَضْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضَّبْعِيُّ

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی کی تصنیف فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ ابو جمرہ صحیح کا نام نصر بن عمران صحیح ہے۔

بَابُ مِنْهُ

### باب 185: بلا عنوان

406 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَيْدَةَ عَنِ

عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْقَضَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِمَّنْ هَذَا الْوَجْهَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَأَكْثَرُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ

الْوَيْلِيِّ وَأَقَلُّ مَا وَصَفَ مِنْ صَلَاةِهِ بِاللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی کی تصنیف فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن غریب“ ہے۔

سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے اس کی مانتقل کیا ہے۔

رات کی نماز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے اکثر یہی منقول ہے: آپ کے ہمراہ تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اور آپ

کی رات کی نماز میں کم از کم نو رکعت منقول ہیں۔

407 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ

الطَّلْحِ: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ (25/3) كِتَابُ التَّهَجُّدِ: بَابُ كِتَابِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَكَوْنِ كَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ

الطَّلْحِ: حَدِيثٌ (1138) وَمُسْلِمٌ (102/3) كِتَابُ صَلَاةِ السَّائِرِينَ وَفَصْرُهَا: بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ الطَّلْحِ وَتَقَامَةُ: حَدِيثٌ (764/94) وَأَبُو

406- أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ (3380 324- 228/1) وَابْنُ خَرِيزَةَ (191) حَدِيثٌ (1164) مِنْ طَرِيقِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَهُ

نَهْجًا: بَابُ: مَا جَاءَ فِي كِتَابِ يَصِلُ بِاللَّيْلِ حَدِيثٌ (1360) وَأَبُو حَنِيفَةَ (253/6) مِنْ طَرِيقِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَيْدَةَ

عائشہ قالت

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَامِرٍ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ كَانَ زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَوْمَ فِى بَنِي قُشَيْرٍ فَقَرَأَ يَوْمًا فِى صَلَاةِ الصُّبْحِ (فَإِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُورِ فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَ عَسِيرٍ خَرَمَاتًا فَكُنْتُ فِيمَنْ احْتَمَلَهُ إِلَى دَارِهِ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم ﷺ سو جانے کی وجہ سے رات کے نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے یا آپ کو نیند آرہی ہوتی تھی تو آپ دن کے وقت بارہ رکعت ادا کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعد بن ہشام ثامی راوی عامر انصاری کے صاحبزادے ہیں اور ہشام بن عامر نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔

بہز بن حکیم بیان کرتے ہیں: زرارہ بن اوفی بصرہ کے قاضی تھے وہ بنو قشیر کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے صبح کی نماز میں یہ آیت تلاوت کی۔

”اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو یہ دن سخت تنگ ہوگا“

(یہ آیت تلاوت کر کے) وہ گر پڑے اور فوت ہو گئے۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں اٹھا کر ان کے گھر تک

پہنچایا۔

407- اخرجہ مسلم (3/73-الابی): کتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: جامع صلاة الليل ومن نام عنه او مرض حدیث (139-140-141/746) والبخاری فی خلق افعال العباد (48) وابو داؤد: کتاب الصلاة: باب: فی صلاة الليل حدیث (1349-1352) والشمی (1343-1344-1345) والشمی (60/3): کتاب السهو: باب: اقل ما یجری من عمل الصلاة (3/199): کتاب قیام الليل وتطوع النهار: باب: قیام الليل (3/218): باب: الاختلاف علی عائشة فی اقامة الليل (3/220): باب: کیف یعمل اذا افتتح الصلاة قائما وذكر اختلاف المناقلین عن عائشة فی ذلك (3/240): باب: کیف الوتر بسم (3/241-242): باب: کیف الوتر بسم (3/259): باب: کم یصل من نام عن صلاة او منعه وجم (4/199): کتاب الصیام: باب: صوم النبی صل الله علیه وسلم باہی و امی وذكر اختلاف المناقلین للمعبر فی ذلك (ابن ماجہ (376/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: ما جاء فی الوتر بثلاث وخمس و ستم وتسم حدیث (1191) و (428/1) باب: فی کم یستحب بعقد القرآن حدیث (1348) واحمد فی ”مسنده“ (94-97-109-163-168-216-227-235-236-258-53/6-91) والدارمی (344/1): کتاب التہجد: باب: صلة صلاة رسول الله صل الله علیه وسلم (ابن خزيمة (141/2) حدیث (1078) و (158/2) حدیث (2104) و (171/2) حدیث (1127) و (194/2) حدیث (1169-1170) و (199/2) حدیث (1178) من طریق سعد بن هشام عن عائشة به واخرجہ ابو داؤد (428/1): کتاب الصلاة: باب: فی صلاة الليل حدیث (1346-1347) واحمد (236/6) من طریق بہز بن حکم عن زرارة بن اوفی عن عائشة فذكرہ

## بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلِّ لَيْلَةٍ

## باب 186: اللہ تعالیٰ کا روزانہ رات کے وقت آسمان دنیا کی طرف نزول کرنا

408 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسْكَدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلِّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيَءَ الْفَجْرُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبْنِ

مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ

عَلَمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدِيثٌ دِغِيرٌ: وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يَنْقُضُ ثَلَاثَ اللَّيْلِ الْأَخْرَجُ وَهُوَ أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزانہ رات کا ابتدائی تہائی حصہ گزر

جانے کے بعد اللہ تعالیٰ آسمانی دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں وہ کون ہے؟ جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے؟ جو مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے عطا کروں کون ہے؟ جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کو بخش دوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں): اسی طرح ہوتا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ،

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: رات کا جب آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ

نزول فرماتا ہے۔

یہ روایت سب سے زیادہ مستند ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

## باب 187: رات کے وقت تلاوت کرنا

408- اخرجه البغاري (29/3) كتاب: العهجد باب: الدعاء والصلوة من آخر الليل حديث (1145) و مسلم (522/1) كتاب صلاة

السافرين باب العرغب في الدعاء والذكر حديث (758/169, 168)

409 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اسْحَقَ هُوَ السَّالِحِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ  
مَنْ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ  
صَوْتِكَ لِقَالَ إِنِّي أَسْمَعُ مَنْ تَأَجَّجْتُ قَالَ أَرَفَعُ قَلِيلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ  
قَالَ إِنِّي أَوْقِظُ الْوَسْطَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ قَالَ اخْفِضْ قَلِيلًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ هَانِيٍّ وَأَنَسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اختلاف روایت: وَأَمَّا اسْنَدُهُ يَحْيَى بْنُ اسْحَقَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَكْثَرُ النَّاسِ إِنَّمَا رَوَوْا هَذَا

الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ مُرْسَلًا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا  
تھا تم اس وقت قرأت کر رہے تھے تم پست آواز میں قرأت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: میں اس ذات کو سنا رہا تھا جس سے  
میں مناجات کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ذرا آواز بلند کر لیا کرو! پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہارے  
پاس سے گزرا تھا اور تم بھی قرأت کر رہے تھے تم بلند آواز میں کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: میں سونے والوں کو جگانا چاہتا تھا  
اور شیطان کو بھگانا چاہتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آواز کو پست رکھو۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدہ ام ہانی، حضرت انس سیدہ ام سلمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

یحییٰ بن اسحاق نے اس کو حماد بن سلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ اکثر محدثین نے اس حدیث کو ثابت کے حوالے سے  
عبداللہ بن ربیع کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

410 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمِ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَنْ حَدِيثٍ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابِيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات رات کے قیام میں ایک ہی آیت بار بار تلاوت

کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن غریب“ ہے۔

411 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ

409- أخرجه أبو داود (423/1) كتاب الصلاة: باب: رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، حديث (1329) وابن خزيمة (189/2) حديث (1181) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البناني عن عبد الله بن رباح عن أبي قتادة، قد ذكره.

متن حدیث: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ لِرَأْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رَبُّمَا أَسْرًا بِالْقِرَاءَةِ وَرَبُّمَا جَهْرًا فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ عبد اللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کس طرح تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہر طرح کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات بلند آواز میں کرتے تھے تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں کشادگی رکھی ہے۔

(انام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب 188: نفل نماز گھر میں ادا کرنے کی فضیلت

412 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ

عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جو تم گھر میں ادا کرو۔ سوائے فرض نماز کے (کیونکہ اسے باجماعت پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے)

اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔)

اس حدیث کی روایت کے بارے میں محدثین نے اختلاف کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابونضر نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ بعض محدثین نے اسے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام مالک نے ابونضر کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے اور اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے تاہم ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کے اعتبار سے یہ زیادہ مستند ہے۔

**413 سند حدیث:** حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ عَنِ

ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا هَا قُبُورًا

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے گھروں میں (نفل) نماز ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)



413- أخرجه البخاري (630/1): كتاب الصلاة: باب كراهية الصلاة في المقابر: حديث (432) و (75/2). كتاب التهجيد: باب: التطوع في البيت: حديث (1187) ومسلم (117/3-الابی): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد: حديث (777/209-208) وأبو داود (340/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الرجل التطوع في بيته: حديث (1043) و (458/1): باب: في فضل التطوع في البيت: حديث (1448) والنسائي (197/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب الحديث على الصلاة في الموت والفضل في ذلك: وابن ماجه (438/1): كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في التطوع في البيت: حديث (1374) واحمد (6/2-16-122) وابن خزيمة (212/2) حديث (1205) من طريق نافع عن ابن عمر فن كره.

# أَبْوَابُ الْوَتْرِ

## وتر کے ابواب

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوَتْرِ

باب 1: وتر کی فضیلت

**414** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدِ الزُّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُدَافَةَ أَنَّهُ قَالَ  
متن حدیث: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَدَكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوَتْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِي مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ  
فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ خَارِجَةَ بْنِ حُدَافَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَدْ وَهَمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدِ الزُّوْفِيِّ وَهُوَ وَهْمٌ فِي هَذَا تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَأَبُو بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ اسْمُهُ حُمَيْلُ بْنُ بَصْرَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ جَمِيلُ بْنُ بَصْرَةَ وَلَا يَصِحُّ وَأَبُو بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ رَجُلٌ آخَرُ يَرَوِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي ذَرٍّ  
﴿﴾ حضرت خارجه بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ وتر کی نماز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت میں مقرر کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بصیرہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت خارجه بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف ابو یزید

414- أخرجه ابو داؤد (450/1): كتاب: الصلاة باب: استحباب الوتر، حديث (1418)، وابن ماجه (369/1): كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الوتر، حديث (1168)، واحد في ”مسندہ“ (71/1) والدارمي: (370/1): كتاب الصلاة باب: في الوتر، من طريق يزيد بن ابي حبيب، عن عبد الله بن راشد الزوفي، عن عبد الله بن ابي مرة الزوفي عن خارجة بن حذافة العدوي، لذكوره.

بن ابو حنیبل نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین نے اس روایت کو نقل کرنے میں وہم کیا ہے۔ انہوں نے عبد اللہ بن راشد زرقی کہا ہے اور یہ وہم ہے۔

حضرت ابو بصیرہ غفاری کا نام جمیل بن بصیرہ ہے جبکہ بعض نے جمیل بن بصیرہ بیان کیا ہے۔ حضرت ابو ذر غفاری سے احادیث روایت کرنے والے ابو بصیرہ غفاری اور ہیں وہ حضرت ابو ذر غفاری کے بھتیجے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

### باب 2: وتر فرض نہیں ہیں

415 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُكْرَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ

عَلِيِّ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمْ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنَّ سَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَتُرُ يُحِبُّ الْوُتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وتر فرض نہیں ہیں جیسے تمہاری فرض نمازیں ہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقرر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے اس لئے اے اہل قرآن! تم بھی طاق (وتر) ادا کیا کرو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

416 وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنَّ سَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا بِدَلِّكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ وَهَذَا

أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ

عَبَّاسٍ

﴿﴾ سفیان ثوری اور دیگر محدثین نے اس روایت کو ابو اسحاق کے حوالے سے، عاصم بن ضمیرہ کے حوالے سے، حضرت

415- أخرجه أبو داود (449/1)؛ كتاب الصلاة؛ باب استحباب الوتر؛ حديث (1416)؛ والسنن (229/3)؛ كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها؛

باب الأمر بالوتر؛ وابن ماجه (370/1)؛ كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها؛ باب: ما جاء في الوتر؛ حديث (1169)؛ واحمد في ”مسنده“: (120-

86/1- 98- 100- 107- 110- 115)؛ وعبدالله بن احمد بن حنبل في ”الدرر على السنن“ (143/1- 144- 145)؛ والدارمي (371/1)؛

كتاب الصلاة؛ باب: في الوتر؛ وابن خزيمة (136/2)؛ حديث (1067)؛ وعبد بن حميد؛ ص (53)؛ حديث (70)؛ من طريق أبي اسحق عن عاصم

بن ضمير عن علي؛ فذكره.



علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: وتر تمہاری فرض نماز کی طرح لازمی نہیں ہے، بلکہ یہ سنت ہے جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

باب 3: وتر ادا کرنے سے پہلے سونا مکروہ ہے

417 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَيْسَى بْنِ أَبِي

عِزَّةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَوْرٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ آتَا قَالَ عَيْسَى بْنُ أَبِي عِزَّةَ وَكَانَ

الشَّعْبِيُّ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَأَبُو ثَوْرٍ الْأَزْدِيُّ اسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَقَدْ اخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ لَا

يَنَامَ الرَّجُلُ حَتَّى يُوتِرَ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تھی میں سونے سے پہلے وتر ادا کر لیا کروں۔

عیسیٰ بن ابو عیزہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: شععی رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے پھر سویا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن غریب“ ہے۔

ابو ثور ازدی نامی راوی کا نام حبیب بن ابو ملیکہ ہے۔

اہل علم کا ایک گروہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور بعد کے طباقوں سے تعلق رکھتا ہے انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے:

آدمی وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوتے۔

418 وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ مِنْ

آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَخْضُورَةٌ وَهِيَ أَفْضَلُ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ

﴿﴾ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وورات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لے اور جو شخص رات کے آخری حصے میں بیدار ہوتے ہو اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نوافل ادا کرے تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرأت کرنا، حضوری کا باعث ہوتا ہے۔ (یعنی اس میں فرشتے شریک ہوتے ہیں) اور یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ

### باب 4: رات کے ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں وتر ادا کرنا

419 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ

عَنْ مَسْرُوقٍ

متن حدیث: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَهُ أَوَّلَهُ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ فَانْتَهَى وَتَرَهُ حِينَ مَاتَ إِلَى السَّحْرِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: أَبُو حَصِينٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمِ الْأَسَدِيِّ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبِي قَتَادَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُتْرُ مِنَ الْآخِرِ اللَّيْلِ

﴿﴾ مسروق بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: آپ ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے آپ نے ابتدائی حصے میں بھی وتر ادا کئے ہیں درمیانی حصے میں بھی اور رات کے آخری حصے میں بھی آپ ﷺ کے وصال کے قریب آپ ﷺ نے صبح صادق کے قریب بھی وتر ادا کئے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو حصین نامی راوی کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت جابر اور حضرت ابو مسعود انصاری اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: وتر رات کے آخری حصے میں ادا کئے جائیں۔

419- أخرجه البخاري (564/2): كتاب الوتر: باب: ساعات الوتر حديث (996) ومسلم (72/3). الابي: كتاب صلاة المسافرين وقصرها باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، وان الوتر ركعة وان الركعة صلاة صحيحة، حديث (136-137-138-745/1) و ابو داود (455/1): كتاب الصلاة: باب: في وقت الوتر، حديث (1435) والنسائي (230/3): كتاب: قيام الليل وقطوع النهار: باب: وقت الوتر، وابن ماجه (374/1): كتاب اتمام الصلاة والبيعة لهما: باب: ما جاء في الوتر آخر الليل، حديث (1185) واحمد (204-129-107-100-46/6) والدارمي (372/1): كتاب الصلاة: باب: ما جاء في وقت الوتر، والبيهقي (97/1) حديث (188) من: طريق مسروق عن عائشة، فذكره.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَتْرِ بِسَبْعِ

## باب 5: وتر سات ہیں

420 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبَّرَ وَضَعَفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَتْرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ وَاحِدًا وَعَشْرَةَ وَتِسْعٍ وَسَبْعٍ وَخَمْسٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةً

مذہب فقہاء: قَالَ اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ مَعْنَى مَا رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ قَالَ اِنَّمَا مَعْنَاهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوَتْرِ فَنُسِبَتْ صَلَاةُ اللَّيْلِ إِلَى الْوَتْرِ وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ حَدِيثًا عَنْ عَائِشَةَ وَاحْتَجَّ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

حدیث دیگر: أَوْتَرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ قَالَ اِنَّمَا عَنِيَ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ يَقُولُ اِنَّمَا قِيَامُ اللَّيْلِ عَلَى أَصْحَابِ الْقُرْآنِ

◆◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تیرہ رکعت وتر (سمیت) ادا کرتے تھے جب آپ بوڑھے ہو گئے اور کمزور ہو گئے تو آپ سات رکعت (وتر سمیت) ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ وتر سمیت تیرہ رکعت ادا کرتے تھے یا گیارہ رکعت ادا کرتے تھے یا نو رکعت ادا کرتے تھے یا سات ادا کرتے تھے یا پانچ ادا کرتے تھے یا تین ادا کرتے تھے یا ایک ادا کرتے تھے۔

اسحق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: یہ بات جو روایت کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ تیرہ رکعت وتر سمیت ادا کرتے تھے۔ اس کا مفہوم یہ ہے: آپ رات کے وقت تیرہ رکعت ادا کرتے تھے جن میں سے ایک رکعت وتر ہوتی تھی تو رات کی تمام نماز کو وتر کی طرف منسوب کر دیا گیا۔

اس بارے میں ایک حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت منقول ہے: اہل قرآن! تم وتر ادا کیا کرو! اس کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

420- اخرجه النسائي (237/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: ذكر الاختلاف على حبيب بن ابي ثابت في حديث ابن عباس في الوتر (243/3): و: باب: الوتر بثلاث عشرة ركعة واحد في مسنده (322/6) من طريق ابي معاوية عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن يحيى بن الجزار عن ام سلمة: فذكره ولفظ النسائي: ”..... فلما كبر وضعف وتر بتسع“

(اسحاق بن راہویہ) یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد رات کے نوافل ہیں اور وہ یہ فرماتے ہیں: رات کے نوافل اصحاب قرآن (حفاظ یا مسند محمد یہ مراد ہے) پر لازم کئے گئے ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ لِي الْوُتْرِ بِخَمْسٍ

#### باب 6: وتر پانچ ہوتے ہیں

**421 سند حدیث:** حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوسَجِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ لِي شَيْءٌ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الْآخِرِينَ فَإِذَا أَدَانَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْنَسِي: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْوُتْرَ بِخَمْسٍ وَقَالُوا لَا يَجْلِسُ لِي شَيْءٌ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الْآخِرِينَ

قَالَ أَبُو عِيْنَسِي: وَسَأَلْتُ أَبَا مُصْعَبٍ الْمَدِينِيَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ التَّسْعَ وَالسَّبْعَ قُلْتُ كَيْفَ يُوتِرُ بِالسَّبْعِ وَالسَّبْعَ قَالَ يُصَلِّي مَثْنِي مَثْنِي وَيُسَلِّمُ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی جن میں سے آپ پانچ وتر ادا کرتے تھے۔ آپ ان کے درمیان میں نہیں بیٹھتے تھے صرف آخر میں بیٹھا کرتے تھے پھر جب مؤذن اذان دے دیتا تھا تو آپ اٹھ کر دو مختصر رکعت ادا کر لیتے تھے۔ اس بارے میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک وتر پانچ ہیں: وہ حضرات فرماتے ہیں: ان کے دوران قعدہ نہیں کیا جائے گا صرف آخر میں بیٹھا جائے گا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے ابو مصعب مدینی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) نو اور (کبھی) سات رکعات ادا کرتے تھے میں نے پوچھا: آدی نو رکعت ادا کرے یا سات؟ انہوں نے فرمایا: آدی دو اور رکعات کر کے وتر کی نماز ادا کرے اور ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لے۔

### بَابُ مَا جَاءَ لِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ

#### باب 7: وتر تین رکعات ہیں

**422 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هُنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِتِسْعِ سُورٍ مِنَ الْمُفْصَلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُورٍ آخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزَيْدٍ عَنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَيُرْوَى أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزَيْدٍ عَنِ أَبِي

مذاهب فقهاء: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنَّ يُوتِرَ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ شَيْئًا أُوتِرَتْ بِخُمْسٍ وَإِنْ شَيْئًا أُوتِرَتْ بِثَلَاثٍ وَإِنْ شَيْئًا أُوتِرَتْ بِرَكْعَةٍ قَالَ سُفْيَانُ وَالَّذِي اسْتَحَبُّ أَنْ أُوتِرَ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّلَقَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ قَالَ كَانُوا يُوتِرُونَ بِخُمْسٍ وَبِثَلَاثٍ وَبِرَكْعَةٍ وَيُرْوَنَ كُلُّ ذَلِكَ حَسَنًا (۱)

﴿﴾ حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے آپ ان میں قصار مفصل سے تعلق رکھنے نو سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے آپ ہر رکعت میں تین سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے جن میں سب سے آخر میں سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصینؓ، سیدہ عائشہ صدیقہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوایوب انصاریؓ، حضرت عبدالرحمن بن ایزیؓ کی حضرت ابی بن کعبؓ کے حوالے سے اور ایک روایت کے مطابق عبدالرحمن بن ایزی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے احادیث منقول ہیں۔

بعض حضرات نے اسے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس میں حضرت ابیؓ کا ذکر نہیں کیا، جبکہ بعض حضرات نے اسے عبدالرحمن بن ایزی کے حوالے سے حضرت ابیؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کی ایک جماعت نے اس بات کو اختیار کیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی تین رکعت وتر ادا کرے گا۔

امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو ایک رکعت وتر بھی ادا کر سکتے ہو۔

422- أخرجه مسلم (65/3-الآبي). كتاب: صلاة المسافرين وقصرها: باب: صلاة الليل و عدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل وان الوتر ركعة وان الركعة صلاة صحيحة: حديث (23- |24- |737/1) و ابو داود (425/1): كتاب الصلاة: باب: في صلاة الليل حديث (1334) و (432/1) حديث (1359) والنسائي (240/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: كيف الوتر بخمس وذكر الاختلاف على الحكم في حديث الوتر وابن ماجه (432/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في كم يصل بالليل حديث (1359) واحمد في "مسنده" (50/6- 64- 123- 161- 205- 213- 230- 275) والدارمي (371/1) كتاب الصلاة: باب: في كم الوتر؟ والحسيني (99/1) حديث (195) وابن خزيمة (140/2) حديث (1076- 1077) من طريق عروة بن الزبير عن عائشة فذكره.

(۱)- أخرجه احمد في "مسنده" (89/1) وعبد بن حميد ص (52) حديث (68) من طريق ابي اسحق عن الحارث عن علي فذكره.

سفیان فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات مستحب ہے: آدمی تین رکعت وتر ادا کرے۔

ابن مبارک بھی اسی بات کے قائل ہیں اور اہل کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

محمد بن سیرین فرماتے ہیں: پہلے زمانے کے لوگ پانچ رکعت یا تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے اور وہ ان دونوں کو درست سمجھتے تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَتْرِ بِرَكْعَةٍ

### باب 8: ایک رکعت وتر ادا کرنا

423 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ

متن حدیث: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ أُطِيلُ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْأَذَانَ فِي أُذُنِهِ يَعْنِي يُخَفِّفُ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَلَمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

براہمب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ زَاوَا أَنْ يَفْصَلَ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

◄◄ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں فجر کی دو رکعت سنت طویل ادا کیا کروں؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو دو کر کے ادا کیا کرتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ آپ صرف دو رکعت ادا کرتے تھے جبکہ اذان آپ کے کانوں میں ہوتی تھی۔ (یعنی اذان کے فوراً بعد فجر کی سنتیں ادا کر لیتے تھے)

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی دو رکعت اور تیسری رکعت کے درمیان فصل کرے گا اور ایک رکعت وتر ادا کرے گا۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

423- اخرجه البخاري (564/2). كتاب الوتر باب: ساعات الوتر، حديث (995) ومسلم (81/3). كتاب صلاة المسافرين وقصرها باب: صلاة الليل معني معني والوتر ركعة من آخر الليل، حديث (157- 158/749) وابن ماجه (262/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء في الركعتين قبل الفجر، حديث (1144) و (371/1). باب: ماجاء في الوتر بركعة، حديث (1174) و (418/1) باب ماجاء في صلاة الليل ركعتين، حديث (1318) واحمد (88/2- 126) وابن خزيمة (139/2) حديث (1073) و (162/2) حديث (1112) من طريق انس بن سيرين عن ابن عمر، فذكره.

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقْرَأُ بِهِ فِي الْوَتْرِ

## باب 9: وتر کی نماز میں کیا تلاوت کیا جائے؟

**424** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوَتْرِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا  
الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَيُرْوَى عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْوَتْرِ فِي الرُّكْعَةِ  
الثَّالِثَةِ بِالْمَعْوِدَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

مذہب فقہاء: وَالَّذِي اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ  
يُقْرَأَ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ ذَلِكَ بِسُورَةٍ  
﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص ایک  
ایک رکعت میں ادا کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، عبدالرحمن بن ابزی کے حوالے سے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے  
حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے احادیث منقول ہیں۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ ﷺ وتر کی تیسری رکعت میں  
معوذتین اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

اکثر اہل علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں اور بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اس بات کو  
اختیار کیا ہے: نمازی، سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی ایک ایک رکعت میں تلاوت کرے۔

**425** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ  
الْحَرَائِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ بَأْتِي شَيْءٍ كَانَ يُوتَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي

462-463-464-465-466-467-468-469-470-471-472-473-474-475-476-477-478-479-480-481-482-483-484-485-486-487-488-489-490-491-492-493-494-495-496-497-498-499-500-501-502-503-504-505-506-507-508-509-510-511-512-513-514-515-516-517-518-519-520-521-522-523-524-525-526-527-528-529-530-531-532-533-534-535-536-537-538-539-540-541-542-543-544-545-546-547-548-549-550-551-552-553-554-555-556-557-558-559-560-561-562-563-564-565-566-567-568-569-570-571-572-573-574-575-576-577-578-579-580-581-582-583-584-585-586-587-588-589-590-591-592-593-594-595-596-597-598-599-600-601-602-603-604-605-606-607-608-609-610-611-612-613-614-615-616-617-618-619-620-621-622-623-624-625-626-627-628-629-630-631-632-633-634-635-636-637-638-639-640-641-642-643-644-645-646-647-648-649-650-651-652-653-654-655-656-657-658-659-660-661-662-663-664-665-666-667-668-669-670-671-672-673-674-675-676-677-678-679-680-681-682-683-684-685-686-687-688-689-690-691-692-693-694-695-696-697-698-699-700-701-702-703-704-705-706-707-708-709-710-711-712-713-714-715-716-717-718-719-720-721-722-723-724-725-726-727-728-729-730-731-732-733-734-735-736-737-738-739-740-741-742-743-744-745-746-747-748-749-750-751-752-753-754-755-756-757-758-759-760-761-762-763-764-765-766-767-768-769-770-771-772-773-774-775-776-777-778-779-780-781-782-783-784-785-786-787-788-789-790-791-792-793-794-795-796-797-798-799-800-801-802-803-804-805-806-807-808-809-810-811-812-813-814-815-816-817-818-819-820-821-822-823-824-825-826-827-828-829-830-831-832-833-834-835-836-837-838-839-840-841-842-843-844-845-846-847-848-849-850-851-852-853-854-855-856-857-858-859-860-861-862-863-864-865-866-867-868-869-870-871-872-873-874-875-876-877-878-879-880-881-882-883-884-885-886-887-888-889-890-891-892-893-894-895-896-897-898-899-900-901-902-903-904-905-906-907-908-909-910-911-912-913-914-915-916-917-918-919-920-921-922-923-924-925-926-927-928-929-930-931-932-933-934-935-936-937-938-939-940-941-942-943-944-945-946-947-948-949-950-951-952-953-954-955-956-957-958-959-960-961-962-963-964-965-966-967-968-969-970-971-972-973-974-975-976-977-978-979-980-981-982-983-984-985-986-987-988-989-990-991-992-993-994-995-996-997-998-999-1000

425-426-427-428-429-430-431-432-433-434-435-436-437-438-439-440-441-442-443-444-445-446-447-448-449-450-451-452-453-454-455-456-457-458-459-460-461-462-463-464-465-466-467-468-469-470-471-472-473-474-475-476-477-478-479-480-481-482-483-484-485-486-487-488-489-490-491-492-493-494-495-496-497-498-499-500-501-502-503-504-505-506-507-508-509-510-511-512-513-514-515-516-517-518-519-520-521-522-523-524-525-526-527-528-529-530-531-532-533-534-535-536-537-538-539-540-541-542-543-544-545-546-547-548-549-550-551-552-553-554-555-556-557-558-559-560-561-562-563-564-565-566-567-568-569-570-571-572-573-574-575-576-577-578-579-580-581-582-583-584-585-586-587-588-589-590-591-592-593-594-595-596-597-598-599-600-601-602-603-604-605-606-607-608-609-610-611-612-613-614-615-616-617-618-619-620-621-622-623-624-625-626-627-628-629-630-631-632-633-634-635-636-637-638-639-640-641-642-643-644-645-646-647-648-649-650-651-652-653-654-655-656-657-658-659-660-661-662-663-664-665-666-667-668-669-670-671-672-673-674-675-676-677-678-679-680-681-682-683-684-685-686-687-688-689-690-691-692-693-694-695-696-697-698-699-700-701-702-703-704-705-706-707-708-709-710-711-712-713-714-715-716-717-718-719-720-721-722-723-724-725-726-727-728-729-730-731-732-733-734-735-736-737-738-739-740-741-742-743-744-745-746-747-748-749-750-751-752-753-754-755-756-757-758-759-760-761-762-763-764-765-766-767-768-769-770-771-772-773-774-775-776-777-778-779-780-781-782-783-784-785-786-787-788-789-790-791-792-793-794-795-796-797-798-799-800-801-802-803-804-805-806-807-808-809-810-811-812-813-814-815-816-817-818-819-820-821-822-823-824-825-826-827-828-829-830-831-832-833-834-835-836-837-838-839-840-841-842-843-844-845-846-847-848-849-850-851-852-853-854-855-856-857-858-859-860-861-862-863-864-865-866-867-868-869-870-871-872-873-874-875-876-877-878-879-880-881-882-883-884-885-886-887-888-889-890-891-892-893-894-895-896-897-898-899-900-901-902-903-904-905-906-907-908-909-910-911-912-913-914-915-916-917-918-919-920-921-922-923-924-925-926-927-928-929-930-931-932-933-934-935-936-937-938-939-940-941-942-943-944-945-946-947-948-949-950-951-952-953-954-955-956-957-958-959-960-961-962-963-964-965-966-967-968-969-970-971-972-973-974-975-976-977-978-979-980-981-982-983-984-985-986-987-988-989-990-991-992-993-994-995-996-997-998-999-1000

الأولى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْوَدَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: قَالَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ هَذَا هُوَ وَالِدُ ابْنِ جُرَيْجٍ صَاحِبِ عَطَاءٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد العزیز بن جریر بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: آپ پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ پڑھتے تھے۔ دوسری میں سورہ کافرون پڑھتے تھے اور تیسری میں سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

عبد العزیز نامی راوی ابن جریر کے والد ہیں اور عطاء کے باپ بھی ہیں۔

ابن جریر نامی راوی کا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریر ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے اس روایت کو عمر کے حوالے سے،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ

باب 10: وتر میں دعائے قنوت پڑھنا

426 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْرَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي

الْحُوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

متن حدیث: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهَا فِي الْوُتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ

هَدَيْتَ وَعَمَلِي فِيمَنْ عَمَلَيْتَ وَتَوَلَّيْنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي لِيَمَّا أَعْطَيْتَ وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي

وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ وَأَنْتَ لَا يَبْدُلُ مِنْ وَآلَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَبَّأَ وَتَعَالَيْتَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا تُعْرَفُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْحُوْرَاءِ

السَّعْدِيِّ وَاسْمُهُ رَيْبَعَةُ بْنُ شَيْبَانَ وَلَا تُعْرَفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ شَيْئًا

426- أخرجه أبو داود (452/1). كتاب الصلاة: باب: القنوت في الوتر: حديث (1425-1426) والسنائي (248/3). كتاب قنوت اللؤلؤ

ولفظه النهار: باب: الدعاء في الوتر: وابن ماجه (372/1). كتاب اقامة الصلاة والسنة لهما: باب: ماجاء في القنوت في الوتر: حديث (1178)

واحمد (199/1-200) والدارمي (373/1). كتاب الصلاة: باب: الدعاء في القنوت: وابن خزيمة (181/2) حديث (1096-1095)

من طريق بريد بن ابي مريم عن ابي الحوراء السعدى عن الحسن بن علي: قد كره.



أَحْسَنَ مِنْ هَذَا

مُذَاهِبَ فُقَهَاءٍ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوَيْتْرِ فَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْقُنُوتَ فِي الْوَيْتْرِ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا وَاخْتَارَ الْقُنُوتَ قَبْلَ الرَّكُوعِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ حَسْبٍ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا فِي النَّصْفِ الْأَخِيرِ مِنْ رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرَّكُوعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ

﴿﴾ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تھے جو میں وتر کی نماز میں پڑھتا ہوں (وہ یہ ہیں)

”اے اللہ! مجھے بھی ان لوگوں کے ہمراہ ہدایت عطا کر جنہیں تو نے ہدایت عطا کی ہے اور ان لوگوں کے ہمراہ عافیت عطا کر جنہیں تو نے عافیت عطا کی ہے اور مجھے بھی ان لوگوں کے ہمراہ دوست بنالے جنہیں تو نے دوست بنایا ہے اور تو نے جو مجھے عطا کیا ہے۔ اس میں مجھے برکت عطا فرما اور تو نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے شر سے مجھے بچا بے شک تو ہی فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا جس کا تو دوست ہو وہ ذلیل نہیں ہو سکتا تو برکت والا ہے۔ ہمارے پروردگار تو بلند و برتر ہے۔“

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابو حوراء

سعدی سے منقول ہے۔ ان کا نام ربیعہ بن شبیان ہے۔

دعاے قنوت کے بارے میں اس حدیث سے زیادہ مستند میں کسی اور روایت کا علم نہیں ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو۔

وتر میں دعاے قنوت پڑھنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک وتر کی

نماز میں سارا سال دعاے قنوت پڑھی جائے گی۔ انہوں نے رکوع سے پہلے دعاے قنوت پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

بعض اہل علم بھی اسی بات کے قائل ہیں: سفیان ثوری، ابن مبارک اسحق اور اہل کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ رمضان کے آخری نصف حصے میں دعاے قنوت پڑھا

کرتے تھے اور وہ بھی رکوع کے بعد دعاے قنوت پڑھتے تھے۔

بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَامُ عَنِ الْوَيْتْرِ أَوْ يَسْتَأْهُ

باب 11: جو شخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

427 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ

427- أخرجه أبو داود (454/1): كتاب الصلاة: باب في الدعاء بعد الوتر: حديث (1431): وابن ماجه (375/1): كتاب إقامة الصلاة والسنة

فعلها: باب من نام عن وتر أو نسبه: حديث (1188): (واحد في مستدركه (44-31/1) من طريق زيد بن أسلم: عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد

الخدري: قد ذكره.

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
متن حدیث: مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے یا وتر ادا کرنا بھول جائے تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو تو انہیں ادا کر لے۔

428 سند حدیث: حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنِ وَتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا أَصْحَحُ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ قَالَ أَبُو عَيْسَى: سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السَّجْزِيَّ يَعْزِي سُلَيْمَانَ بْنَ الْأَشْعَثِ يَقُولُ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَقَالَ أَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ لَا بَأْسَ بِهِ

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ ضَعَّفَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ثِقَةٌ

مذہب فقہاء: قَالَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْكُوفَةِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا يُوتِرُ الرَّجُلُ إِذَا ذَكَرَ وَإِنْ كَانَ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

﴿﴾ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے تو صبح کے وقت انہیں ادا کر لے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند روایت ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابوداؤد سجزی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: امام ترمذی کی مراد سلیمان اشعث (یعنی سنن ابوداؤد کے مصنف) ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: ان کے بھائی عبد اللہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ کو علی بن عبد اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں۔

بعض اہل کوفہ نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو یاد آ جائے تو وہ وتر کی نماز ادا کر لے اگرچہ سورج طلوع ہو چکا ہو۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوُتْرِ

## باب 12: صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کر لینا

429 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کر لیا کرو۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

430 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَبِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَوْتَرُوا قَبْلَ أَنْ تَصْبِحُوا

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہو جانے سے پہلے وتر ادا

کر لو۔

431 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوُتْرُ

فَأَوْتَرُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَدْ تَقَرَّدَ بِهِ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ

حَدِيثٌ دِيْغَرٌ: وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا وَتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ لَا يَرَوْنَ الْوُتْرَ

بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب صبح صادق ہو جائے تو رات کی نماز کا وقت ختم ہو

429- اخرجہ ابو داؤد (456/1). کتاب اقامة الصلاة والسنة: باب: في وقت الوتر' حديث (1436) 'واحد في "مسندہ": (37/2) 'وابن خزيمة

(146/2) حديث (1087) من طريق يحيى بن زكريا' هو ابن ابى زائدة' قال حدثني عميد الله بن عمر' عن نافع' عن ابن عمر' فذكره.

430- اخرجہ مسلم (83/3. الابى): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب صلاة الليل معنى معنى' والوتر ركعة من آخر الليل' حديث

(754/161-160) 'والناسى (231/3): كتاب تمام الليل وتطوع النهار: باب: الامر بالوتر قبل الصبح' وابن ماجه (375/1): كتاب اقامة

الصلاة والسنة فيها: باب: من نام عن وتر او نسه' حديث (1189) 'واحد (4/3- 13- 35- 37- 71) 'والدارمى (372/1) 'كتاب الصلاة

باب: ماجاء في وقت الوتر' وابن خزيمة (147/2) حديث (1089) من طريق يحيى بن ابى كثير' عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى' فذكره.

431- اخرجہ احمد (149/2) وابن خزيمة (148/2) حديث (1091) من طريق ابن جريج قال: حدثني سليمان بن موسى' قال حدثنا

جاتا ہے اور وتر کا وقت بھی ختم ہو جاتا ہے تو تم صبح صادق ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسیران بن موسیٰ ثامی راوی نے اس روایت کو ان لفظوں میں نقل کرنے میں تفرق کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں ہوتے۔

کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد، امام اسحق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان کے نزدیک صبح کی نماز کے بعد وتر ادا نہیں کئے جاسکتے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا وَتْرَانَ فِي لَيْلَةٍ

باب 13: ایک رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کئے جاسکتے

432 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا مَلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَطْفٍ بْنِ عَلِيٍّ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا وَتْرَانَ فِي لَيْلَةٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مذاهب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي يُوتَرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ آخِرِهِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقْضَ الْوَتْرِ وَقَالُوا يُضِيفُ الْبَهَارَ نَعْمَةً وَيُضِلِّي مَا بَدَأَ لَهُ ثُمَّ يُوتَرُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ لِأَنَّهُ لَا وَتْرَانَ فِي لَيْلَةٍ وَهُوَ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ إِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا أَوْتَرُوا مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ يُضِلِّي مَا بَدَأَ لَهُ وَلَا يَنْقُضُ وَتْرَهُ وَيَدْعُ وَتْرَهُ عَلَى مَا كَانَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَحْمَدَ وَهَذَا أَصَحُّ

حدیث دیگر: لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى بَعْدَ الْوَتْرِ

﴿ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کئے جاسکتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اہل علم نے اس شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لیتا ہے اور پھر وہ آخری حصے میں نوافل ادا کرتا ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: وہ وتر کو توڑ دے گا

432- اخرجه أبو داود (1/456) كتاب الصلاة باب في نقض الوتر حدیث (1439) والسنن (229/3) كتاب فوائد المومنين وفتوح البهار

باب: نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الوترين في ليلة واحدة (23/4) وابن خزيمة (2/156) حدیث (1101) من طريق قيس بن عطف

بن علي عن ابيه اذ كان كره.

(یعنی پہلے جو وتر ادا کئے تھے) ان کے ساتھ ایک رکعت اور ملا کر (انہیں جفت کر لے گا) پھر وہ جتنی مناسب سمجھے گا۔ اتنے ہی نفل ادا کر لے گا پھر اپنی نماز کے آخر میں وتر ادا کر لے گا، کیونکہ ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کئے جاسکتے۔ یہ وہ موقف ہے جس کو اہل حق نے اختیار کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض دیگر اہل علم نے یہ رائے اختیار کی ہے: جب آدمی رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کرنے کے بعد سو جائے اور پھر رات کے آخری حصے میں بھی بیدار ہو جائے تو وہ جتنا مناسب سمجھے نوافل ادا کرتا رہے، لیکن وہ اپنے وتروں کو نہیں توڑے گا۔ اپنے وتروں کو ویسے ہی رہنے دے گا جیسے وہ پہلے تھے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، شافعی، ابن مبارک اہل کوفہ اور امام احمد کی یہی رائے ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ بات زیادہ مستند ہے، کیونکہ دیگر حوالوں سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے وتر ادا کرنے کے بعد بھی نوافل ادا کئے تھے۔

**433** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مُوسَى الْمَرْثِيِّ عَنِ

الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنْ أَبِي أَمَامَةَ وَعَائِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

اس کی مانند روایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

### باب 14: سواری پر وتر ادا کرنا

**434** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

يَسَارٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ فَقُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ

لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

433- اخرجہ ابن ماجہ (377/1): کتاب اقامۃ الصلاة اولسنة فيها: باب ماجاء في الركعتين بعد الوتر جالساً حدیث (1195) واحد

(298/6) من طريق حماد بن مسعدة قال: حدثنا ميمون بن موسى المرثي عن الحسن عن امه عن ام سلمة فذكره

434- اخرجہ البخاری (566/2): کتاب الوتر: باب: الوتر على الدابة حدیث (999) و مسلم (210/3) الابي: كتاب صلاة المسافرين و

قصرها باب: جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت حدیث (700/36) والنسائي (232/3): كتاب قيام الليل تطوع النهار: باب:

الوتر على الراحلة وابن ماجه (379/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الوتر على الراحلة حدیث (1200) من طريق سعيد

بن يسار عن ابن عمر فذكره.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا  
وَرَأَوْا أَنَّ يُوتِرَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُوتِرُ الرَّجُلُ  
عَلَى الرَّاحِلَةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ

﴿﴾ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا میں ان سے پچھے رہ گیا  
(جب ان سے آکر ملا) انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے کہا: میں وتر ادا کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا  
تمہارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار میں اسوۂ حسنہ نہیں ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی  
وتر ادا کر لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک  
آدمی سواری پر وتر کی نماز ادا کر سکتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک آدمی سواری پر نماز ادا نہیں کر سکتا جب اس نے وتر ادا کرنے ہوں گے تو سواری سے نیچے اتر کر  
زمین پر وتر ادا کر لے گا۔ بعض اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الضَّحَى

باب 15: چاشت کی نماز

435 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ  
حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ فُلَانٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ صَلَّى الضَّحَى لِنَتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَنُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ  
وَعْتَبَةَ بِنْتِ عَبْدِ السَّلَامِيِّ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

435- أخرجه ابن ماجه (439/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة لهما: باب: ما جاء في صلاة الضحى حدیث (1380) من طريق عبد ابن  
اسحق، عبد موسى بن انس (كذا في رواية ابن ماجه) عن ثمامة بن انس بن مالك، عن انس بن مالك، فذكره، وفي رواية المصنف: قال ابن  
اسحق: حدثني موسى بن فلان بن انس، عن ثمامة بن انس بن مالك، عن انس بن مالك، فذكره.

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعت ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنا دے گا۔

اس بارے میں سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**436 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ

مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ

**متن حدیث:** مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحَى إِلَّا أُمَّ هَانِي فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**توضیح راوی:** وَكَانَ أَحْمَدُ رَأَى أَصَحَّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ أُمَّ هَانِي وَاخْتَلَفُوا فِي نَعِيمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعِيمُ بْنُ خَمَارٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ ابْنُ هَمَارٍ وَيُقَالُ ابْنُ هَمَارٍ وَيُقَالُ ابْنُ هَمَامٍ وَالصَّحِيحُ ابْنُ هَمَارٍ وَأَبُو نَعِيمٍ وَهُمْ فِيهِ فَقَالَ ابْنُ حِمَارٍ وَأَخْطَأَ فِيهِ ثُمَّ تَرَكَ فَقَالَ نَعِيمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَأَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ

﴿﴾ عبدالرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں: مجھے کبھی کسی نے یہ بات نہیں بتائی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ صرف سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے غسل کیا، پھر آپ نے آٹھ رکعت ادا کیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، تاہم آپ نے رکوع اور سجود مکمل ادا کئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس بارے میں سب سے زیادہ مستند روایت وہی ہے، جو سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ محدثین نے نعیم نامی راوی کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے ان کا نام نعیم بن خمار بیان کیا ہے۔ بعض حضرات نے ابن ہمار بیان کیا ہے۔ بعض نے ابن ہمام بیان کیا ہے۔ صحیح قول ابن ہمار ہے۔ ابو نعیم نامی راوی کے بارے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔ انہوں نے ابن خمار کہا ہے، اور اس میں غلطی کی ہے، پھر انہوں نے

اسے ترک کر دیا اور بولے: نعیم نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عبد بن حمید نے ابو نعیم کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

**437** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمَنَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُسَهَّرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

متن حدیث: أَنَّهُ قَالَ ابْنُ آدَمَ ارْكَعْ لِي مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَكْفِكَ الْآخِرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے ابن آدم! تم میرے لئے چار رکعت دن کے ابتدائی حصے میں ادا کرو۔ میں دن کے آخری حصے تک تمہارے لئے کفایت کروں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

**438** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ حَافِظٌ عَلَى شَفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رَوَى وَكَيْعٌ وَالنَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَغَيْرٌ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاشت کے جفت نوافل کو باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

وکیع اور نصر بن شمیل کے علاوہ دیگر ائمہ نے اس حدیث کو نہاس بن قہم کے حوالے سے نقل کیا ہے، اور ہم اسے صرف اسی حوالے سے پہچانتے ہیں۔

**439** سند حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متن حدیث: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ لَا يَدْعُ وَيَدْعُهَا حَتَّى نَقُولَ لَا يُصَلِّي

438- اخرجه ابن ماجه (440/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الضحى، حديث (1382) واحمد في "مسنده": (499- 443/2) وعبد بن حميد ص (416) حديث (1422) من طريق نهاس بن قهم، عن شداد ابى عمار، عن ابى هريرة به.

439- اخرجه احمد في "مسنده": (36-21/3) وعبد بن حميد ص (280) حديث (891) من طريق فضيل بن مرزوق عن عطية العوفى عن ابى سعيد الخدرى فذكره.



حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز (اتنی باقاعدگی کے ساتھ) ادا کیا کرتے تھے۔ کہ ہم یہ سمجھتے تھے اب آپ اسے ترک نہیں کریں گے پھر آپ اسے ترک کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے اب آپ اسے ادا نہیں کریں گے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب 16: زوال کے وقت نماز ادا کرنا

440 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ

بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدَّبُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ  
متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ  
وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأَحَبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَيُّوبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الزَّوَالِ لَا يُسَلِّمُ

إِلَّا فِي الْآخِرِ هُنَّ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے اس میں میری طرف سے نیک عمل اوپر جائے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ زوال کے بعد جو چار رکعت ادا کرتے تھے۔ ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَّةِ

باب 17: نماز حاجت کا بیان

440- أخرجه أحمد في "مسنده" (411/3) من طريق محمد بن مسلم بن أبي الوضاح. ابن سعيد المودب. عن عبد الكريم الجزري عن مجاهد عن عبد الله بن السائب، فذكره.

**441 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُشْنِ عَلَى اللَّهِ وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آئِمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ

**توضیح راوی:** فَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفَائِدُ هُوَ أَبُو الْوَرَقَاءِ

◀◀ حضرت عبداللہ بن ابوالوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو یا اولاد آدم میں سے کسی کے ساتھ کوئی کام ہو تو وہ وضو کرے اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح حمد و ثناء بیان کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ بردبار ہے۔ کرم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (اے اللہ) میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں اور تیری مغفرت کو پختہ کرنے والی چیزوں اور ہر نیکی کے اندر غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں تو میرے ہر گناہ کو بخش دے ہر غم کو ختم کر دے اور میری ہر حاجت کو اپنی رضا کے مطابق پورا کر دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

اس کی سند میں کچھ کلام ہے۔ فائد بن عبدالرحمن نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے اور فائد نامی یہ راوی

ابوورقاء ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ

### باب 18: نماز استخارہ کا بیان

**442 سند حدیث:** حَدَّثَنَا فَتْيَبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

**متن حدیث:** كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يَعْلَمُنَا

441- أخرجه ابن ماجه (441/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة لها: باب: ما جاء في صلاة الحاجة من طريق فائد بن عبدالرحمن عن عبداللہ بن ابی اوفی فذکرہ.

السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي أَيُّوبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ جَابِرِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَهُوَ شَيْخٌ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ حَدِيثًا وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ

الْأَيْمَةِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے: جب کسی شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت ادا کرے پھر یہ دعا کرے۔

”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے وسیلے سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں۔ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا تو غیبوں کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے: یہ معاملہ میرے لئے میرے دین میں، میری دنیا میں، میری آخرت میں بہتر ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جلدی اور دیر ہر حوالے سے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے آسان کر دے اور پھر میرے لئے اس میں برکت پیدا کر دے اور اگر تو یہ علم رکھتا ہے: یہ معاملہ میرے لئے میرے دین، میری زندگی، میری آخرت میں برا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جلد یا دیر کسی بھی حالت میں برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اس سے راضی کر دے۔“

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: پھر وہ شخص اپنی حاجت کا تذکرہ کرے۔

442- أخرجه البخاري (58/3): كتاب التهجيد: باب: ما جاء في التطوع معنى معنى: حديث (1166) و (187/11) كتاب الدعوات: باب: الدعاء عند الاستعارة: حديث (6382) و (387/13): كتاب التوحيد: باب: قول الله تعالى: (قل هو القادر): حديث (7390) وفي "الادب المفرد" (703) وابو داود (481/1): كتاب الصلاة: باب: في الاستعارة: حديث (1538) والنسائي (80/6): كتاب النكاح: باب: كيف الاستعارة: حديث (3253) وابن ماجه (440/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الاستعارة: حديث (1383) 'واحد في "مسند" (344/3) وعبد الله بن احمد في زوائد على السنن (344/3) وعبد بن حميد: ص (328) حديث (1089) من طريق عبد الرحمن بن ابي الموالى عن محمد بن النكدر عن جابر بن عبد الله: فذكره.

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابویوب سے احادیث منقول ہیں۔  
 (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔  
 ہم اس حدیث کو صرف عبدالرحمن بن ابوموالی کے حوالے سے جانتے ہیں اور یہ مدنی بزرگ ہیں اور ثقہ ہیں۔  
 ان سے سفیان نے ایک حدیث نقل کی ہے۔  
 عبدالرحمن نامی راوی کے حوالے سے کئی ائمہ نے احادیث نقل کی ہیں۔ یہ عبدالرحمن بن زید بن ابوموالی ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

### باب 19: نماز تسبیح کا بیان

**443** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ  
 عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلَّمَنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي  
 صَلَاتِي فَقَالَ كَبِّرِي اللَّهَ عَشْرًا وَسَبِّحِي اللَّهَ عَشْرًا وَأَحْمَدِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِّئِي مَا شِئْتِ يَقُولُ نَعَمْ نَعَمْ  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رَافِعٍ  
 حَكَمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ غَيْرُ حَدِيثٍ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ وَلَا يَصِحُّ مِنْهُ كَبِيرُ شَيْءٍ

**مذہب فقہاء:** وَقَدْ رَأَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلَاةَ التَّسْبِيحِ وَذَكَرُوا الْفَضْلَ فِيهِ  
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبِّحُ فِيهَا فَقَالَ  
 يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ خَمْسَ  
 عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ ثُمَّ يَقُولُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ  
 فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ  
 فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُهَا عَشْرًا يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلَى هَذَا فذلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ  
 تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكَعَةٍ يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِخَمْسِ عَشْرَةَ تَسْبِيحَةً ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا فَإِنْ صَلَّى لَيْلًا  
 فَاحْتَبَ إِلَى أَنْ يُسَلِّمَ فِي الرُّكُوعَتَيْنِ وَإِنْ صَلَّى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ قَالَ أَبُو وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِي  
 عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ يَبْدَأُ فِي الرُّكُوعِ بِسُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيمِ وَفِي السُّجُودِ بِسُبْحَانَ  
 الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيحَاتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ

ترجمہ الحاکم (317/1-318) من طریق عبداللہ بن المبارک بہ۔ وقال: صحیح علی شرط مسلم وواقفہ الذہبی۔

وَهُوَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ إِنَّ سَهًا فِيهَا يُسَبِّحُ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَا  
إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ تَسْبِيحَةٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے کلمات سکھائیں جو میں نماز میں ادا کیا کروں۔ آپ نے فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو، دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو پھر جو چاہو وہ سوال کرو تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں ہاں۔ (یعنی میں اسے قبول کرتا ہوں) اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز تسبیح کے بارے میں دیگر روایات بھی منقول ہیں اور ان میں سے اکثر مستند نہیں ہیں۔

ابن مبارک اور دیگر اہل علم نے نماز تسبیح کو نقل کیا ہے اور اس میں فضیلت کا تذکرہ کیا ہے۔

ابو وہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے ”صلوٰۃ تسبیح“ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آدمی تکبیر کہے پھر سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھے پھر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے۔

پھر اعوذ باللہ پڑھے پھر ”بِسْمِ اللَّهِ“ پڑھے پھر سورہ فاتحہ پڑھے پھر ایک سورت پڑھے پھر دس مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے پھر سر کو اٹھائے پھر دس مرتبہ ان کلمات کو پڑھے پھر سجدے میں جائے۔ دس مرتبہ نہیں پڑھے پھر سجدے سے سر کو اٹھائے پھر دس مرتبہ نہیں پڑھے پھر دوسرے سجدے میں جائے اور انہیں دس مرتبہ پڑھے۔ اس طرح چار رکعت ادا کر لے تو یہ ایک رکعت میں 75 تسبیح ہوں گی۔ ہر رکعت کے آغاز میں پندرہ مرتبہ پڑھے پھر قرأت کرے پھر دس مرتبہ پڑھے اگر اسے رات کے وقت پڑھے تو مجھے یہ پسند ہے: وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرے اور اگر دن کے وقت پڑھتا ہو تو اس کی مرضی ہے اگر وہ چاہے تو سلام پھیر دے اگر چاہے تو (دو رکعت پڑھ کر) سلام نہ پھیرے (بلکہ آخر میں سلام پھیرے)

ابو وہب نامی راوی بیان کرتے ہیں: عبدالعزیز جو عبدالعزیز بن ابورزمہ ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن مبارک کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ رکوع میں پہلے ”سبحان ربی العظیم“ اور سجدے میں پہلے ”سبحان ربی الاعلیٰ“ تین مرتبہ پڑھتے تھے۔ اس کے بعد ان تسبیحات کو پڑھتے تھے۔

عبدالعزیز بن ابورزمہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص اس نماز کے دوران سہو کا شکار ہو جاتا ہے تو کیا وہ سجدہ سہو میں بھی اس تسبیح کو دس دس مرتبہ پڑھے گا؟ انہوں نے فرمایا: یا نہیں یہ تسبیح تین سو مرتبہ پڑھی جائے گی۔

444 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: لِلْعَبَّاسِ يَا عَمَّ اَلَا اَصْلُكَ اَلَا اَحْبُوكَ اَلَا اَلْفُكُ قَالَ بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَا عَمَّ صَلِّ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكَعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَاِذَا اَنْقَضْتَ الْقِرَاٰةَ فَقُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ اَرْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اَرْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اَرْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدِ الثَّانِيَةَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اَرْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَيَتْلُكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكَعَةٍ هِيَ ثَلَاثٌ مِائَةٍ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبَكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَفَقَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقُوْلَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهُ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِي رَافِعٍ

﴿ ﴿ ﴾ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا! کیا میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں۔ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو فائدہ نہ پہنچاؤں۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اے چچا جان! آپ چار رکعت پڑھئے۔ ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھیں اور ایک سورت پڑھیں، پھر جب آپ قرأت کو مکمل کر لیں، تو اللہ اکبر، الحمد للہ، سبحان اللہ پندرہ مرتبہ پڑھیں، رکوع میں جانے سے پہلے، پھر آپ رکوع میں جائیں، پھر اسے دس مرتبہ پڑھیں، پھر سجدے میں جائیں، پھر اسے دس مرتبہ پڑھیں، پھر اپنے سر کو اٹھائیں، تو اسے دس مرتبہ پڑھیں۔ کھڑے ہونے سے پہلے اس طرح ہر ایک رکعت میں 75 مرتبہ ہو جائے گا، اور یہ چار رکعت میں تین سو مرتبہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ کے گناہ ریت کے ٹیلوں کی طرح ہوں، تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کر دے گا۔

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! روزانہ اسے کون پڑھ سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر آپ اسے روزانہ نہیں پڑھ سکتے تو ہفتے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں، اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ (راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ یہی ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، جو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب 20: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ

445 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَسْعَرٍ وَالْأَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ

444- اخرجہ ابن ماجہ (442/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة لها: باب: ما جاء في صلاة التسمية، حدیث (1386) من طریق زيد بن الحباب قال: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَمِيْدَةَ: قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ ابْنِ سَعْدٍ سَعْدُ بْنُ ابْنِ سَعْدٍ مَوْلَى ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدُنْكَرَهُ.

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَزَادَنِي زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ وَنَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي حُمَيْدٍ وَآبِي مَسْعُودٍ وَطَلْحَةَ وَآبِي سَعِيدٍ وَبُرَيْدَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَآبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى كُنْيَتُهُ أَبُو عَيْسَى وَأَبُو لَيْلَى اسْمُهُ يَسَارٌ

﴿﴾ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو وہ ہے جس کا ہمیں پتہ چل چکا ہے، ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

”اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل کر، جیسے تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا، بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے، تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر برکت نازل کی، بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

محمود نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابواسامہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: زائدہ نامی راوی نے اعمش کے حوالے سے، حکم کے حوالے سے، عبدالرحمن بن ابولیلی کے حوالے سے، یہ بات اضافی نقل کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ علینا معهم بھی پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت ابو حمید، حضرت ابومسعود حضرت طلحہ، حضرت ابوسعید، حضرت بریدہ، حضرت زید بن خارجه اور ایک قول کے مطابق زید بن حارثہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عبدالرحمن بن ابی لیلی نامی راوی کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور ابولیلی کا نام یسار ہے۔

445- اخرجه البخاری (470/6): كتاب احاديث الانبياء حديث (3370) و (392/8): كتاب التفسير: باب: قوله تعالى: (ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين ءامنوا صلوا عليه وسلموا تسليما) حديث (4797) و (156/11): كتاب الدعوات باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم حديث (6357) و مسلم (290/2- الابن): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد حديث (67-66/ 68- 406/68) و ابو داود (322- 321/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد حديث (978- 977- 976) والنسائي (48- 47/3) كتاب السهو: باب: نوع آخر و ابن ماجه (293/1): كتاب اقامة الصلاة والسنن فيها: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم حديث (904) و احمد في ”مسنده“: (244- 243- 241/4) و الدارمي (309/1) كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم والجهدي (310-311/2) حديث (711- 712) و عبد بن حميد: ص (144) حديث (368) من طريق عبد الرحمن بن ابي لعل عن كعب بن عجرة فذكره.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب 21: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

446 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بَدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ

يَعْقُوبَ الرَّمَعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا

عَشْرًا وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن میرے سب

سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص روزانہ مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی“

447 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَعَمَّارِ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَنَسِ

وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَرَوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا صَلَاةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةِ وَصَلَاةُ

الْمَلَائِكَةِ الْإِسْتِغْفَارُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔

اس پارے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت عامر بن ربیعہ، حضرت عمار، حضرت ابوطالب، حضرت انس اور حضرت ابی

447- اخرجہ مسلم (291/2، الابن) کتاب الصلاة باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، حديث (408/70) والبخاری في الادب المفرد (645) 'وابو داود (479/1): كتاب الصلاة: باب في الاستغفار، حديث (1530) والنسائي (50/3) كتاب السهو: باب: الفصل في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، واحد في "مسند"، (262/2- 372- 375- 485) والدارمي (317/2): كتاب الرقاق: باب: فصل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم من طريق العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب عن ابيه عن ابي هريرة، لذكره.



بن کعب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سفیان ثوری اور دیگر کئی اہل علم سے یہ بات منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے درود سے مراد رحمت ہے اور فرشتوں

کے درود سے مراد دعائے مغفرت ہے۔

**448** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو ذَاوَدَ مُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْمَصَاحِفِيُّ الْبَلْخِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ أَبِي

قُرَّةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

آثَارِ صَحَابِهِ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَيَّ نَبِيِّكَ ﷺ

﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے۔ اس میں سے کچھ بھی

اس وقت تک بلند نہیں ہوتا جب تک تم اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے۔

**449** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

آثَارِ صَحَابِهِ: لَا يَبِيعُ فِي مَوْقِنَا إِلَّا مَنْ قَدْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: عَبَّاسُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ

مَوْلَى الْحُرَقَةِ وَالْعَلَاءُ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ وَإِدَّ الْعَلَاءِ

وَهُوَ أَيْضًا مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَيَعْقُوبَ جَدَّ الْعَلَاءِ هُوَ مِنْ كِبَارِ

التَّابِعِينَ أَيْضًا قَدْ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَوَى عَنْهُ

﴿﴾ علاء بن عبد الرحمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے: ہمارے بازار میں وہی شخص خرید و فروخت کرے جو دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر چکا ہو۔

یہ روایت ”حسن غریب“ ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) عباس نامی راوی عباس بن عبد العظیم ہیں۔ علاء بن عبد الرحمن نامی راوی یہ ابن یعقوب

ہیں جو حرقہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ علاء تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم سے احادیث سنی ہیں۔

عبد الرحمن بن یعقوب جو علاء کے والد ہیں یہ بھی تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث سنی ہیں۔

یعقوب جو علاء کے دادا ہیں یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کا زمانہ پایا ہے۔ ان سے

احادیث روایت کی ہیں۔

## کتاب الجمعة عن رسول الله ﷺ

جمعہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

باب ما جاء في فضل يوم الجمعة

باب 1: جمعہ کے دن کی فضیلت

**450 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَأَوْسِ بْنِ أَوْسٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

باب ما جاء في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة

باب 2: جمعہ کے دن میں موجود وہ مخصوص گھڑی جس میں (دعا کی قبولیت) کی امید کی جاسکتی ہے

**451 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غَيْبِ بَيَّةِ الشَّمْسِ

450- اخرجہ مسلم (214/3-الابی): کتاب الجمعة: باب: فضل يوم الجمعة: حدیث (854/17) والنسائی (89/3): کتاب الجمعة: باب: ذکر فضل الجمعة: واحمد (512-418-401/2) من طریق عبدالرحمن الاعرج عن ابی ہریرةؓ لفظہ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ  
 وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ  
 وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ يُضَعِّفُ ضَعْفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ  
 وَيُقَالُ لَهُ حَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَيُقَالُ هُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ  
 مَذَاهِبِ فَقَهَاءٍ: وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِي  
 تُرْجَى فِيهَا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ  
 وَقَالَ أَحْمَدُ أَكْثَرَ الْأَحَادِيثِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ أَنَّهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَتُرْجَى  
 بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جمعہ کے دن میں عصر کے بعد سے لے کر  
 سورج غروب ہونے تک اس مخصوص گھڑی کو تلاش کرو جس میں (دعا کی قبولیت) کی امید کی جاسکتی ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

اس حدیث کے راوی محمد بن ابوجمید کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بعض اہل علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ ابراہیم انصاری ہیں اور وہ ”منکر الحدیث“ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے۔ بعض اہل علم کے نزدیک وہ مخصوص گھڑی جس میں دعا کی  
 قبولیت کی امید کی جاسکتی ہے۔ وہ عصر سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہے۔

امام احمد اور امام اسحق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اکثر احادیث میں اس مخصوص گھڑی جس میں دعا کی قبولیت کی امید کی جاسکتی ہے کے بارے  
 میں یہی منقول ہے۔ وہ عصر کے بعد ہوتی ہے تاہم سورج ڈھلنے کے بعد بھی اس کی امید کی جاسکتی ہے۔

452 سند حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو بْنِ عَوْفِ الْمَزِينِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللَّهُ الْعَبْدَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ

سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِينَ تَقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى الْإِنْصِرَافِ مِنْهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَآبِي ذَرٍّ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَآبِي لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ

عَبَادَةَ وَآبِي أُمَامَةَ

45-المرجه ابن ماجه (360/1): كتاب الامامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة' حديث (1138) وعبد بن  
 حبيد' ص (120) حديث (291) من طريق كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزني عن ابيه عن جده' لذكره.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◀◀ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے: بندہ اس میں جو بھی چیز مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: وہ کون سی گھڑی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب (جمعہ کی نماز) گھڑی ہوتی ہے تو اس کے ختم ہونے تک (وہ گھڑی ہے)۔

اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

453 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضَنَّ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ كَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ الْعَصْرِ مَتْنُ حَدِيثٍ: وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ الْكَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام ترمذی: قَالَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضَنَّ بِهَا عَلَيَّ لَا تَبْخُلْ بِهَا عَلَيَّ وَالضَّنُّ الْبُخْلُ وَالظَّنُّ الْاُمْتَهُمُ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے، جس میں حضرت آدم کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔ اسی میں انہیں وہاں سے (زمین پر) اتارا گیا، تو اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے: بندہ مسلم اس میں نماز پڑھ رہا ہو تو اس گھڑی میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو

453- أخرجه مالك في "الموطأ": (108/1). كتاب الجمعة باب: ما جاء في الساعة التي في يوم الجمعة حديث (16). واهو داؤد (341/1) كتاب الصلاة: باب: فضل يوم الجمعة واليلة الجمعة: حديث (1046) والنسائي (113/3) كتاب الجمعة باب: الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة: واحد (65-63/3) و (450/5) وابن خزيمة (46/2) حديث (881) و (81/3) حديث (1660) و (122/3) حديث (1741) من طرق عن ابي سلمة عن ابي هريرة واهي سعيد الحدادي: قد كره.

مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے اس حدیث کا تذکرہ ان سے کیا، تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس گھڑی کے بارے میں پتہ ہے۔ میں نے کہا: آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں اور آپ اس بارے میں میرے ساتھ محل سے کام نہ لیں، تو انہوں نے فرمایا: وہ عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتی ہے۔ میں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ عصر کے بعد ہو جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”اس میں جو مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہو (اور آپ جس وقت کی بات کر رہے ہیں) وہ ایسا وقت ہے جس میں نماز ادا نہیں کی جاتی۔“ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے: جو شخص بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: یہ بھی ایسا ہی ہے۔ اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں اور میرے ساتھ اس بارے میں محل کا مظاہرہ نہ کریں۔ اس سے مراد یہ ہے: اس بارے میں کنجوسی کا مظاہرہ نہ کریں۔

لفظ ضمنن کا مطلب کنجوس ہونا ہے اور لفظ ظنین کا مطلب ہے جس پر الزام لگایا گیا ہو۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

#### باب 3: جمعہ کے دن غسل کرنا

454 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَآبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ وَآبِي الدَّرْدَاءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

454- أخرجه البخاری (443/2): كتاب الجمعة: باب: هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم؟ حديث (894) و

(462/2): باب: السخطة على النهر، حديث (919) ومسلم (199/3: الابن): كتاب الجمعة، حديث (844/2) والنسائي (105/3): كتاب

الجمعة، باب: حض الامام في خطبة على الفل يوم الجمعة، واحد (330/1) و(149-35/2) والحميدي (276/2) حديث (608) وابن

خزيمة (125/3) حديث (1749) من طريق ابن شهاب الزهري عن سالم عن ابيه به.

قول امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ

وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ وَبِغَيْرِهِ: قَالَ أَبُو عِيْنَسَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِئْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَيْضًا وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

زہری کے حوالے سے، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے۔ ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زہری نے سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، جو حدیث نقل کی ہے اور عبد اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد کے حوالے سے جو حدیث نقل کی ہے۔ یہ دونوں احادیث مستند ہیں۔

زہری کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے حضرت عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر کے حوالے سے، حضرت عمر کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بھی نقل کی گئی ہے:

جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیے۔ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**455 سند حدیث:** وَرَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

**متن حدیث:** بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيَةُ سَاعَةٍ هَذِهِ فَقَالَ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ الْبَدَاءَ وَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْفِئْلِ

455- اخرجہ البخاری (415/2) کتاب الجمعة باب: فضل الفسل يوم الجمعة حديث (878) و مسلم (200/3): كتاب الجمعة حديث (845/3) من طريق الزهري عن سالم عن ابيه عن عمر بن الخطاب به.

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى مَالِكٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَّارِي: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ الصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ مَالِكٍ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ

◀◀ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے۔ یہ جمعہ کے دن کی بات ہے اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب اندر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کون سا وقت ہے؟ (مسجد میں آنے کا) انہوں نے جواب دیا: میں نے جیسے ہی اذان سنی تو صرف وضو کیا ہے اور یہاں آ گیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف وضو کرنا بھی غلط ہے۔ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

امام مالک نے اس حدیث کو زہری کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ صحیح ہے، جو زہری نے سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو امام مالک کے حوالے سے، زہری کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے، ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

### باب 4: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت

456 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَأَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

456- اخرجه ابو داؤد (148/1) كتاب الطهارة: باب: في الغسل يوم الجمعة: حديث (345)؛ والنسائي (96-95/3): كتاب الجمعة: باب: فضل غسل يوم الجمعة (97/3): باب: فضل الشئ الى الجمعة (102/3): باب: الفضل في الدنو من الامام؛ وابن ماجه (346/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فورها: باب: ماجاء في الغسل يوم الجمعة: حديث (1087)؛ واحمد (104-10-9/4) والدارمي (363/1): كتاب الصلاة: باب: الاستماع يوم الجمعة عند الخطبة والانصات؛ وابن خزيمة (128/3) حديث (1758)؛ و (132/3) حديث (1761) من طريق ابى الاشعث عن اوس بن اوس الثقفي؛ فذكره.

متن حدیث: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَبَكَرَ وَابْتَكَّرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا

مذہب فقہاء: قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَكَيْفَ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَلَ امْرَأَتَهُ قَالَ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ غَسَلَ وَاغْتَسَلَ يَعْنِي غَسَلَ رَأْسَهُ وَاغْتَسَلَ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَلْمَانَ وَابِي ذَرٍّ وَابِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابِي أَيُّوبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيُّ اسْمُهُ شَرَاهِيلُ بْنُ إِدَّةَ وَأَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ الْقَصَابِ الْكُوفِيُّ

﴿﴾ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح دھوئے (جسم) اور جلدی کرے اور (مسجد) چلا جائے اور قریب ہو کر غور سے (خطبہ) سنے اور (اس دوران) خاموش رہے، تو اس کو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کے نقلی روزوں اور نوافل کا ثواب ملتا ہے۔

محمود نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: کج نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے لفظ اغتسل کا مطلب ہے وہ خود غسل کرے غسل کا مطلب یہ ہے: وہ اپنی بیوی کو غسل کرنے کیلئے کہے۔

حضرت ابن مبارک کے حوالے سے اس حدیث کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: لفظ غسل اور اغتسل کا مطلب یہ ہے: وہ اپنے سر کو دھوئے اور باقی جسم پر بھی غسل کرے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

ابو اشعث صنعانی نامی راوی کا نام شراہیل بن ادہ ہے۔ جبکہ ابو جناب، یحییٰ بن حبیب قصاب کوئی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 5: جمعہ کے دن وضو کرنا

457 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَفْيَانَ الْجَعْدَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

457- أخرجه أبو داود (151/1): كتاب الصلاة: باب: في الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، والنسائي (94/3): كتاب الجمعة: باب: الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، واحد (8/5-11-15-16-22): والدارمي (362/1): كتاب الصلاة: باب: الغسل يوم الجمعة، وابن خزيمة (128/3): حديث (1757) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب، فذكره.



متن حدیث: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ وَمِنْ اغْتَسَلَ فَأَلْغَسَ أَفْضَلُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ

قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

اخْتَارُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَأَوْا أَنْ يُجْزَى الْوُضُوءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

مذاهب فقہاء: قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ

عَلَى الْإِخْتِيَارِ لَا عَلَى الْوُجُوبِ حَدِيثُ عُمَرَ حَيْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَوْ عَلِمْنَا أَنَّ أَمْرَهُ عَلَى الْوُجُوبِ لَا عَلَى الْإِخْتِيَارِ لَمْ يَتْرُكْ عُمَرُ

عُثْمَانَ حَتَّى يَرُدَّهُ وَيَقُولَ لَهُ ارْجِعْ فَأَغْتَسِلْ وَلَمَّا خَفِيَ عَلَى عُثْمَانَ ذَلِكَ مَعَ عِلْمِهِ وَلَكِنْ دَلَّ فِي هَذَا

الْحَدِيثِ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ فَضْلٌ مِنْ غَيْرِ وَجُوبٌ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ فِي ذَلِكَ

﴿﴾ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن وضو کر لے تو

یہ کافی ہے۔ ٹھیک ہے، لیکن جو شخص غسل کر لے تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

قتادہ کے بعض شاگردوں نے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اسے ”مرسل“ کے

طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے جمعہ کے

دن غسل کرنے کو اختیار کیا ہے، تاہم ان حضرات کی رائے ہے: جمعہ کے دن غسل کی بجائے وضو کر لینا بھی جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جو غسل کرنے کا حکم دیا ہے وہ اختیار کی شکل

میں ہے۔ وجوب کی شکل میں نہیں ہے۔ اس کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ہے: جب انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

سے یہ کہا تھا: صرف وضو کرنا بھی ایک غلطی ہے، جبکہ آپ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دیا تھا (امام

شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ان دونوں حضرات کو یہ علم ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وجوب کے طور پر یہ حکم دیا تھا، اختیار کے طور پر

نہیں دیا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یوں نہ چھوڑتے اور انہیں واپس کر دیتے اور ان سے کہتے: آپ واپس جا کر

غسل کر کے آئیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے علم و فضل سے بھی یہ بات مخفی نہیں رہتی (کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے)

لیکن یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا فضیلت رکھتا ہے، تاہم یہ واجب نہیں ہے: آدمی پر اسے کرنا

لازم ہو۔

**458** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ عُفِّرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر لے پھر وہ جمعہ کے لئے آئے پھر وہ قریب آجائے اور غور سے (خطبہ) سنے اور خاموش رہے تو اس کے اس جمعے اور دوسرے جمعے کے درمیان اور مزید تین دن تک (یعنی دس دن کے) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شخص (امام کے خطبے کے دوران) کنکریوں کو چھولے تو اس نے لغو حرکت کا ارتکاب کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَكِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

### باب 6: جمعہ کے دن جلدی جانا

**459** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَقْرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الدُّكْرَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

458- اخرجہ مسلم (222/3 الابی). کتاب الجمعة: باب: فضل من استمع وانصت في الخطبة، حدیث (857/27) و ابو داؤد (343/1). کتاب الصلاة: باب: فضل الجمعة، حدیث (1050) وابن ماجه (327/1). کتاب اقامة الصلاة والسنه فيها: باب: مسح الحصى في الصلاة، حدیث (1025) و (346/1). باب: من اجاء في الرخصة في ذلك، حدیث (1090) واحمد (424/2) وابن خزيمة (128/3) حدیث (1756) و (109/3) حدیث (1818) من طريق ابی معاریة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة فذكره.

459- اخرجہ مالك في ”الموطأ“ (101/1). کتاب الجمعة: باب: العمل في غسل يوم الجمعة، حدیث (1) والمبخاري (424/2). کتاب الجمعة: باب: فضل الجمعة، حدیث (881) و مسلم (208/3 الابی). کتاب الجمعة: باب: الطيب والسواك يوم الجمعة، حدیث (849/10) و ابو داؤد (150/1) کتاب الصلاة: باب: في غسل يوم الجمعة، حدیث (351) والنسائي (98/3). کتاب الجمعة: باب: التبكير الى الجمعة، حدیث (99/3) باب: وقت الجمعة، واحد (460/2) من طريق ابی صالح السان عن ابی هريرة فذكره.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح غسل کرے، پھر وہ (مسجد کی طرف) چلا جائے، تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو شخص دوسری گھڑی میں جائے، تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی، جو شخص تیسری گھڑی میں جائے، گویا اس نے سینگ والے دنبے کی قربانی کی (مسجد میں) جو شخص چوتھی گھڑی میں جائے، گویا اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو شخص پانچویں گھڑی میں جائے، گویا اس نے اٹھ اصدقہ کیا۔ پھر جب امام نکل آئے، تو فرشتے آکر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ

باب 7: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

460 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوَنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي الْجَعْدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ اسْمِ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَهُ وَقَالَ لَا أَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

﴿﴾ حضرت ابو الجعد یعنی ضمري رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، جیسا کہ محمد بن عمرو نے یہ بات بیان کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تین مرتبہ جمعہ کو کمتر سمجھتے ہوئے ترک کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو الجعد سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو الجعد ضمري کے نام کے بارے میں دریافت کیا، تو انہیں ان کے نام کا پتہ نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا: مجھے ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول صرف اسی

460- اخرجہ ابو داؤد (344/1) کتاب الصلاة: باب: العشدید فی ترک الجمعة، حدیث (1052) والنسائی (88/3) کتاب الجمعة: باب: التشدید فی التخلف عن الجمعة، وابن ماجہ (357/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فہما: باب: فمن ترک الجمعة من غیر عذر، حدیث (1125) واحد (424/3) والدارمی (369/1) کتاب الصلاة: باب: فمن نذر الجمعة من غیر عذر، وابن خزيمة (177/3) حدیث (1857) من طریق محمد بن عمرو بن علقمة اللمعی، عن عبیدة بن سفیان، عن ابی الجعد الضمری، فذکرہ.

حدیث کا پتہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو محمد بن عمرو نامی راوی کے حوالے سے ہی جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ كَمْ تَوَتَّى الْجُمُعَةُ

باب 8: کتنی دور سے جمعہ کیلئے آیا جائے گا

461 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ

عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ قُبَاءَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ

وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا وَلَا يَصِحُّ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَيَّ مِنْ أَوَاهِ

النَّيْلِ إِلَى أَهْلِهِ وَهَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ إِنَّمَا يَرَوِي مِنْ حَدِيثِ مُعَارِكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ

الْمَقْبُرِيِّ وَضَعَفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيَّ فِي الْحَدِيثِ

مَدَاهِبُ فُقَهَاءَ: فَقَالَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَيَّ مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ قَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَيَّ مِنْ أَوَاهِ

النَّيْلِ إِلَى مَنْزِلِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ إِلَّا عَلَيَّ مَنْ سَمِعَ الْبَدَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوا عَلَيَّ مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ

فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْمَدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: الْجُمُعَةُ عَلَيَّ مِنْ أَوَاهِ النَّيْلِ إِلَى أَهْلِهِ

قَالَ فَغَضِبَ عَلَيَّ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ لِي اسْتَغْفِرُ رَبَّكَ اسْتَغْفِرُ رَبَّكَ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: إِنَّمَا فَعَلَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هَذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَعُدَّ هَذَا الْحَدِيثَ شَيْئًا وَضَعَفَهُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ

﴿﴾ ثوبان سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے اصحاب میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی: ہم قباء سے آکر جمعہ میں شریک ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے جو زیادہ مستند ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ ان لوگوں پر لازم ہے جو رات کے وقت اپنے گھر پہنچ سکے۔ (یعنی جمعہ ادا کرنے کے بعد پہنچ سکے)

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس حدیث کو معمارک بن عباد کے حوالے سے، عبد اللہ بن سعید مقبری سے نقل کیا گیا ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان نے علم حدیث میں عبد اللہ بن سعید المقبری کو ضعیف قرار دیا ہے۔

اہل علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: کس شخص پر جمعہ واجب ہوتا ہے؟

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہوتا ہے (جو جمعہ ادا کر لینے کے بعد) رات تک اپنے گھر پہنچ سکے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جمعہ اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو اذان کی آواز سنے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق اسی بات کے قائل ہیں۔

میں نے امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود تھے۔ لوگوں نے اس بات کا

تذکرہ کیا، کس شخص پر جمعہ واجب ہوتا ہے تو حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث منقول ہے۔

تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث منقول ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! (پھر میں نے

سند بیان کی)

حجاج بن نصیر نے معمارک بن عباد کے حوالے سے، عبد اللہ بن سعید مقبری کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ ہر اس شخص پر

لازم ہے جو (جمعہ ادا کرنے کے بعد) رات تک اپنے گھر پہنچ سکے۔

امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس بات پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ غصے میں آگئے اور فرمایا: تم اپنے پروردگار سے

دعاے مغفرت کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا اس لئے کہا تھا، کیونکہ وہ اس حدیث کو مستند شمار نہیں کرتے

تھے اور اس کی سند کی وجہ سے انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

### باب 9: جمعہ کے وقت کا بیان

462 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

462- أخرجه البخاری (449/2). كتاب الجمعة: باب: وقت الجمعة إذا زالت الشمس، حديث (904) وأبو داود (352/1): كتاب الصلاة: باب: في وقت الجمعة، حديث (1084)، وأحمد في "مسنده": (150-128/3) من طريق عثمان بن عبد الرحمن التميمي عن أبي هريرة به.

**متن حدیث:** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**مذہب فقہاء:** وَهُوَ الَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَقْتَ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كَوَقْتِ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ إِذَا صَلَّيْتَ قَبْلَ الزَّوَالِ أَنَّهَا تَجُوزُ أَيضًا وَقَالَ أَحْمَدُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرِ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ اس وقت ادا کر لیتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت جابر، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے: جمعہ کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے، بالکل اسی طرح جیسے ظہر کا وقت ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہم بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: اگر زوال سے پہلے جمعہ کی نماز کو ادا کر لیا جائے، تو یہ بھی جائز ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص زوال سے پہلے اس کو ادا کر لے، تو ان کے نزدیک اس شخص پر دوبارہ جمعہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ**

**باب 10: منبر پر خطبہ دینا**

**463** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو عَسَانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

**متن حدیث:** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِدْعُ حَتَّى آتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَامِّ سَلَمَةَ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

463- اخرجہ البخاری (696/6): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة في الاسلام، حديث (3583) والدارمی (15/1): باب: ما اكرم النبي صلى الله عليه وسلم بحنين المنبر، من طريق معاذ بن العلاء عن نافع عن ابن عمر، فذكره.

توضیح راوی: وَمَعَاذُ بِنِ الْعَلَاءِ هُوَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے پاس (کھڑے ہو کر) خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ نے منبر کو اختیار کیا، تو وہ تارونے لگا آپ اس کے پاس تشریف لائے آپ نے اسے ساتھ چمٹا لیا، تو اسے سکون آیا۔

اس بارے میں حضرت انس، حضرت جابر، حضرت سہل بن سعد، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

معاذ بن علاء نامی راوی بصرہ کے رہنے والے ہیں اور یہ ابو عمرو بن علاء کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب 11: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

464 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
مَنْ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَالَ  
مِثْلَ مَا تَفْعَلُونَ الْيَوْمَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَهُوَ الَّذِي رَأَاهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يَفْصَلَ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوسِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دیتے تھے پھر تشریف فرما ہو جاتے تھے پھر

آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

انہوں نے بتایا: بالکل اسی طرح جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت جابر بن سمرہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم بھی اسی بات کے قائل ہیں: دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر وقفہ کیا جائے گا۔

464- اخرجہ البخاری (466/2): کتاب الجمعة: باب: الخطبة قالنا: حدیث (920) و (471/2): باب: القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة

حدیث (928) و مسلم (224/3: الابن): کتاب الجمعة: باب: ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فوهما من الجلسة: حدیث (861/33): والنسائي

(109/3): کتاب الجمعة: باب: الفصل بين الخطبتين بالجلوس: وابن ماجه (351/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الخطبة

يوم الجمعة: حدیث (1103) واحمد (98-91-35/2) والدارمي (366/1): كتاب الصلاة: باب: القعود بين الخطبتين: وابن خزيمة

(349/2) حدیث (1446) و (142/3): حدیث (1781) من طريق نافع عن ابن عمر به.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي قَصْدِ الْخُطْبَةِ

## باب 12: مختصر خطبہ دینا

**465** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَصَلِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانی ہوتا تھا۔

اس بارے میں حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابن ابی اوفی سے احادیث منقول ہیں۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

## باب 13: منبر پر قرأت کرنا

**466** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ (وَنَادُوا يَا مَالِكُ) فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِنْ ذَاهِبِ فَقِيهَاءٍ: وَقَدْ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَقْرَأَ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ فَلَمْ يَقْرَأْ فِي خُطْبَتِهِ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَعَادَ الْخُطْبَةَ ﴿﴾ صفوان بن یعلیٰ بن امیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے: ”وَنَادُوا يَا مَالِكُ“

465- أخرجه مسلم (332/3-الابی): كتاب الجمعة: باب: تخفيف الصلاة والخطبة: حديث (41-42/866) والدارمی (365/1): كتاب الصلاة: باب: في قصر الخطبة: من طريق ابی الاحوص عن سمالك بن حرب عن جابر بن سمره فذكره.

466- أخرجه البخاری (360/6): كتاب: بدء الخلق: باب: اذا قال احدكم ”آمين“ واللائكة في السماء فوافقت احداهما الاخرى غفر له ما تقدم من ذنبه: حديث (3230) و (381/6): باب: صفة النار وانها مخلوقة حديث (3266) و (431/8): كتاب التفسیر: باب: (ونادوا يمالك ليقض علينا ربك) (الزخرف: 77) حديث (4819) ومسلم (241/3-الابی): كتاب الجمعة: باب: تخفيف الصلاة والخطبة: حديث (871/49) والبخاری في ”خلق افعال العباد“ (76) وابو داود (4310/2): كتاب الحروف والقراءات: حديث (3992) واحمد (223/4) والحمیدی (346/2) حديث (787) من طريق سفیان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء بن ابی رباح عن صفوان بن يعلى عن ابیہ فذكره.



اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔ یہ روایت ابن عیینہ سے منقول ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے اس بات کو اختیار کیا ہے: امام خطبے میں قرآن کی آیات پڑھے گا۔  
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر امام خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے کے دوران قرآن کی کوئی بھی آیت نہ پڑھے تو وہ اپنا خطبہ دوبارہ دے گا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

باب 14: جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی طرف رخ کرنا

467 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلَنَا بِوُجُوهِنَا  
فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ مَنْصُورٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ  
بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا  
مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ  
يَسْتَحِبُّونَ اسْتِقْبَالَ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ  
قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ  
﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر کھڑے ہو جاتے تھے تو ہم اپنا رخ آپ  
کی طرف کر لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

منصور نامی راوی سے منقول اس روایت کو ہم صرف محمد بن فضل بن عطیہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

محمد بن فضل بن عطیہ نامی راوی ضعیف ہیں اور ہمارے اصحاب (محدثین) کے نزدیک یہ احادیث یاد نہیں رکھتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان

حضرات کے نزدیک جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی طرف رخ کرنا مستحب ہے۔

امام سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت منقول نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب 15: جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت کسی شخص کا آکر دو رکعت ادا کرنا

468 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَيْتَ قَالَ  
متن حدیث: لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص

آیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے (تحت المسجد) کی نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور پڑھ لو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اور اس بارے میں سب سے زیادہ مستند ہے۔)

469 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عِيَاضِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ

متن حدیث: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرَّ وَأَنْ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي فَبَدَأَ الْحَرَسُ  
لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى حَتَّى صَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ اتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كَادُوا لَيَقْعُوا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا  
بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَدَأَ وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ  
أَبِي عُمَرَ كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَكَانَ يَأْمُرُ بِهِ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْمَقْرِيُّ يَرَاهُ

468- أخرجه البخاري (473/2). كتاب الجمعة: باب: إذا رأى الإمام رجلاً جاء وهو يعطب امره ان يصل ركعتين' حديث (930) و (478/2). باب: من جاء والإمام يعطب صل ركعتين خفيفتين' حديث (931) ومسلم (243/3. الابن). كتاب الجمعة: باب التحية والإمام يعطب' حديث (54-55-56-57-875) و ابو داود (359/1). كتاب الصلاة: باب: إذا دخل الرجل والإمام يعطب' حديث (1115) والنسائي (103/2). كتاب الجمعة: باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء والإمام يعطب و (107/3). باب: مخاطبة الإمام رعيته وهو على المنبر' وابن ماجه (353/1). كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والإمام يعطب' حديث (1112) واحد (308/3-369-380) والدارمي (364/1) كتاب الصلاة: باب فيمن دخل المسجد يوم الجمعة والإمام يعطب والحميدي (513/2) حديث (1223) وابن خزيمة (165/2) حديث (1832-1833) من طريق عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله' فذكره.

469- أخرجه ابو داود (525/1). كتاب الصلاة: باب: الرجل يخرج من مأله' حديث (1675) والبخاري في 'القرآن خلف الإمام' (162) والنسائي (106/3). كتاب الجمعة: باب: حث الإمام على الصدقة يوم الجمعة في خطبته' وابن ماجه (353/1). كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والإمام يعطب' حديث (1118) والدارمي (364/1). كتاب الصلاة: باب: فيمن دخل المسجد يوم الجمعة والإمام يعطب' والحميدي (326/2) حديث (741) وابن خزيمة (150/3) حديث (1799) و (165/3) حديث (183) و (114/4) حديث (2481) واحد (25/3) من طريق محمد بن عجلان' قال: حدثنا عياض بن سعد عن ابى سعيد الخدري' فذكره.

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عُمَرَ يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا لِي الْحَدِيثِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا دَخَلَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَإِنَّهُ يَجْلِسُ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ إِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اتِّبَاعًا لِلْحَدِيثِ وَهُوَ رَوَى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ

◀◀ عیاض بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لائے مروان اس وقت خطبہ دے رہا تھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی سپاہی آئے تاکہ انہیں زبردستی بٹھادیں تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان کی بات نہیں مانی اور نماز ادا کر لی جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے وہ آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتے تھے تو انہوں نے فرمایا: میں ان دونوں رکعات کو اس کے بعد ترک نہیں کر سکتا جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے انہیں جانا ہو پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی۔ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک شخص میلے کچیلے عالم میں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی تو اس شخص نے دو رکعت نماز ادا کی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران خطبہ دیتے رہے۔

ابن ابی عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن عیینہ اگر ایسے وقت آتے جب امام خطبہ دے رہا ہوتا تو وہ دو رکعت ادا کر لیتے تھے اور ان رکعات کو ادا کرنے کی ہدایت بھی کرتے تھے جبکہ اس دوران ابو عبدالرحمن مقرر نہیں دیکھ رہے ہوتے تھے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: محمد بن عجلان نامی راوی ثقہ ہیں اور حدیث میں مامون ہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی مسجد میں آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص بیٹھ جائے اور نماز

ادا نہ کرے۔

سفیان ثوری اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی رائے زیادہ درست ہے۔

علاء بن خالد قرشی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری کو دیکھا، وہ جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لائے۔ امام اس وقت خطبہ دے رہا تھا، تو حضرت حسن بصری نے پہلے دو رکعت ادا کیں پھر بیٹھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت حسن بصری نے حدیث کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کیا تھا۔

حضرت حسن بصری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ

باب 16: جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت بات چیت کرنا مکروہ ہے

470 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصَتُ فَقَدْ لَعَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ إِلَّا بِالْإِشَارَةِ وَاخْتَلَفُوا فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ وَقَالُوا إِنْ تَكَلَّمَ

غَيْرُهُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ إِلَّا بِالْإِشَارَةِ وَاخْتَلَفُوا فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ فَرَخَّصَ بَعْضُ

أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَسُخِقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو

اس وقت جو شخص (اپنے ساتھی سے) یہ کہے: تم خاموش رہو تو اس شخص نے لغو حرکت کی۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی ادنی اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں: ان حضرات نے آدمی کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: وہ امام کے خطبے کے دوران

کوئی بات کرنے یا یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی دوسرا شخص بات کرنے تو یہ آدمی صرف اشارہ کے ذریعے اسے منع کر سکتا ہے۔

(امام کے خطبہ دینے کے دوران) سلام کا جواب دینے اور چھینکنے والے کا جواب دینے کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔

470- اخرجہ البخاری (480/2): کتاب الجمعة: باب: الانصات يوم الجمعة والامام يعطب: حديث (934) مسلم (210/3- الابي)، كتاب

الجمعة: باب: في الانصات يوم الجمعة في الخطبة: حديث (851/11) وابو داؤد (359/1): كتاب الصلاة: باب: الكلام والامام يعطب حديث

(1112) والنسائي (103/3): كتاب الجمعة: باب: الانصات للخطبة يوم الجمعة و (188/3): كتاب الاستسقاء: باب: الانصات للخطبة: وابن

ماجه (352/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الاستسقاء للخطبة والانصات لها: حديث (1110) واحد (532-518-272/2-280-393-396-474-485): والدارمي (363/1): كتاب الصلاة: باب: الاستسقاء يوم الجمعة عند الخطبة والانصات: وابن

خزيمة (153/3) حديث (1805) من طريق ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابن هُرَيْرَةَ: فذَكَرَهُ.

بعض اہل علم نے سلام کا جواب دینے اور چھینک کا جواب دینے کی رخصت دی ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو۔

امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہما سی بات کے قائل ہیں۔

تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے اسے بھی مکروہ قرار دیا ہے۔ (کہ امام کے خطبے کے دوران سلام یا چھینک کا جواب دیا جائے)

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 17: جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانا مکروہ ہے

471 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانِ بْنِ فَاوِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَشَدَّوْا فِي ذَلِكَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَضَعَفَهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانا کرتا ہے وہ جہنم کے پل کی طرف جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) سہل بن معاذ بن انس جہنی سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن

سعد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانا کر (آگے جائے) ان حضرات نے اس بارے میں شدت سے کام لیا ہے۔

بعض اہل علم نے رشدین بن سعد نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے اور ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں ضعیف قرار

دیا ہے۔

471- اخرجہ ابن ماجہ (354/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء في النهي عن تخطى الناس يوم الجمعة حدیث (1116) و (437/3) من طريق زياد بن خالد عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه' لذكرة.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب 18: جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنا مکروہ ہے

472 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجُبُوتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو مَرْحُومٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْجُبُوتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ

بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَأَسْحَقُ لَا يَرِيَانِ بِالْجُبُوتِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ بَأْسًا

سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن، جب امام خطبہ دے رہا ہو اسی

وقت احتباء کے طور پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ابو مرحوم نامی راوی کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

بعض اہل علم نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض اہل علم نے اس بارے میں رخصت دی ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات بھی شامل ہیں۔

امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک جب امام خطبہ دے رہا

ہو تو اس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْأَيْدِي تَحْتِ الْمِنْبَرِ

باب 19: منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) دونوں ہاتھ بلند کرنا مکروہ ہے

473 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَمِعْتُ عَمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ وَبِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ

عَمَارَةُ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْأَيْدِيَّتَيْنِ الْقَصِيرَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ عَلَيَّ أَنْ

472- أخرجه أبو داود (358/1): كتاب الصلاة باب: الأعمى والامام يعطى حديث (1110) واحد (439/3) وابن خزيمة (158/3)

حديث (1815) من طريق أبي عبد الرحمن عبد الله بن يزيد المقرئ عن سعيد بن أبي أيوب قال: أخبرني أبو مرحوم عبد الرحيم بن ميمون

عن سهل بن معاذ بن انس الجهني عن أبيه فذكره.

473- أخرجه مسلم (242/3: الأبي): كتاب الجمعة: باب تعطف الصلاة والعطية حديث (874/53) وأبو داود (357/1): كتاب الصلاة:

باب رفع اليدين على المنبر حديث (1104) والنسائي (108/3) كتاب الجمعة: باب: الإشارة في العطية واحد (4/135-136-261)

والدارمي (366/1): كتاب الصلاة: باب كيف يشهر الامام في العطية وابن خزيمة (147/3) حديث (1793-1794) من طريق حصين عن

عمارة بن ربيعة الثقفي فذكره.

يَقُولُ هَكَذَا وَأَشَارَ هَشِيمٌ بِالسَّبَابَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حصین بیان کرتے ہیں: بشر بن مروان خطبہ دے رہا تھا اس نے (خطبے کے دوران) دعا میں دونوں ہاتھ بلند کئے تو حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے نیچے ہاتھوں کو خراب کرنے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے: آپ صرف یہ کیا کرتے تھے۔

ہشیم نامی راوی نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا (کہ ایسا کیا کرتے تھے) (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آذَانِ الْجُمُعَةِ

باب 20: جمعہ کی اذان کا بیان

474 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ الْآذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَإِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَادَ الْبَدَاءَ الثَّلَاثَ عَلَى الزُّورَاءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام آجاتا تھا اور جب نماز کھڑی ہوتی تھی (تو اس وقت اقامت بھی جاتی تھی) لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے تیسری اذان (یعنی پہلے زمانے والی دو اذانوں) یعنی اذان اور اقامت کے علاوہ اذان) کا اضافہ زوراء کے مقام پر کیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نَزُولِ الْإِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

باب 21: امام کے منبر سے نیچے آجانے کے بعد بات چیت کرنا

475 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ

474- أخرجه البخاري (457/2): كتاب الجمعة: باب الاذان يوم الجمعة: حديث (912) و (459/2) باب المؤذن الواحد يوم الجمعة: حديث (913) و (460/2): باب: الجلوس على المنبر عند التأذين: حديث (915) و (461/2) باب: التأذين عند الخطبة: حديث (916) و ابو داود (353-352/1): كتاب الصلاة: باب: النداء يوم الجمعة: حديث (1087-1088-1089-1090): والنسائي (101-103/3) كتاب الجمعة: باب: الاذان للجمعة: وابن ماجه (359/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة لها: باب: ماجاء في الاذان يوم الجمعة: حديث (1135) واحد (450-449/3) وابن خزيمة (163/3) حديث (1773-1774) و (168/3) حديث (1837) من طريق الزهري عن السائب بن يزيد: مذكرة.

انس بن مالک قال

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ  
قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ وَهُمْ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

حدیث دیگر: وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ حَتَّى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ رَبَّمَا يَهُمُ فِي الشَّيْءِ وَهُوَ صَدُوقٌ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُمْ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فِي حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوُنِي  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُرْوَى عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ النَّبَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجُ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوُنِي

فَوَهُمَ جَرِيرٌ فَظَنَّ أَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب منبر سے نیچے تشریف لے آتے تھے تو ضرورت کے تحت کوئی بات چیت کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو ہم صرف جریر بن حازم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جریر بن حازم

اس روایت میں وہم کا شکار ہوئے ہیں۔

صحیح روایت وہ ہے جو ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ اتنی دیر بات چیت کرتے رہے کہ حاضرین میں سے بعض لوگ اونگھنے لگے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اصل حدیث یہ ہے۔ (امام بخاری یہ بھی بیان کرتے ہیں) جریر بن حازم بعض اوقات کسی چیز کے بارے میں وہم کا شکار ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ سچے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جریر بن حازم نے ثابت سے منقول حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے

475- أخرجه أبو داود (361/1): كتاب الصلاة باب: الامام يتكلم بعدما ينزل من المنبر، حديث (1120)، ولانسائي (110/3): كتاب

الجمعة: باب: الكلام والقيام بعد النزول عن المنبر، وابن ماجه (354/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في الكلام بعد نزول

الامام عن المنبر، حديث (1117)، واحمد (213-127-119/3)، وعبد بن حميد، ص (376) حديث (1260)، وابن خزيمة (169/3)

حديث (1838) من طريق جرير بن حازم، عن ثابت عن انس بن مالك، قد كره.



روایت کردہ اس حدیث کے اندر بھی وہم کیا ہے جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس روایت کو حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم ثابت بنانی کے پاس موجود تھے۔ وہاں حجاج صواف نامی راوی نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے عبداللہ بن ابوقادہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔“

(امام بخاری بیان کرتے ہیں) تو جریر کو اس بارے میں وہم ہوا وہ یہ سمجھے کہ شاید ثابت نے ان حضرات کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت سنائی ہے۔

**476 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تَقَامُ الصَّلَاةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُومُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا يَزَالُ يُكَلِّمُهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَنْعَسُ مِنْ طُولِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُكْمٌ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے: نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی اور ایک شخص آپ کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا وہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان کھڑا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اس کے ساتھ بات چیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے بعض حاضرین کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طویل قیام کی وجہ سے اونگھنے لگے تھے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

### باب 22: جمعہ کی نماز میں قرأت کرنا

**471 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ إِذَا جَانِكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَذْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

476- اخرجہ احمد فی ”مسندہ“: (161/3) و عبد بن حمید ص (374) حدیث (1249) من طریق معمر عن ثابت عن انس بن مالك لذكره.

477- اخرجہ مسلم (248/3-الابی) كتاب الجمعة: باب: ما يقرأ في صلاة الجمعة حدیث (877/61) و ابو داؤد (360/1) كتاب الصلاة:

باب: ما يقرأ به في الجمعة حدیث (1124) و ابن ماجه (355/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في القراءة في الصلاة يوم الجمعة حدیث (1118) و احمد في ”مسندہ“: (429/2) و ابن خزيمة (170/3-171) حدیث (1843-1844) من طریق جعفر بن محمد عن ابیه عن عبد الله بن ابی رافع عن ابی هريرة به. و اخرجہ احمد في ”مسندہ“ (467/2) من طریق الحكم عن محمد بن علي ان رجلا قال لابي هريرة لذكره.

فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَأُ بُسُورَتَيْنِ كَانَ عَلَيَّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ الْخَوْلَانِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ

الْأَعْلَى وَهَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

توضیح راوی: عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ كَتَبَ عَلَيَّ بِنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبید اللہ بن ابورافع جو نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں: مروان نے مدینہ منورہ میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ انہوں نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ کی تلاوت کی اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون کی تلاوت کی۔

عبید اللہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے کہا: آپ نے ان دو سورتوں کی تلاوت کی ہے

جن کی تلاوت حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں (جمعہ کی نماز میں) کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو (جمعہ کی نماز میں) ان دونوں کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: آپ نے جمعہ کی نماز میں ”سورہ الاعلیٰ“ اور ”سورہ الغاشیہ“ کی تلاوت کی تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يَقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 23: جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کیا تلاوت کیا جائے

478 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الْم تَنْزِيلَ

السُّجْدَةِ وَهَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

478- أخرجه مسلم (250/3، الابن). كتاب الجمعة باب: ما يقرأ في يوم الجمعة، حديث (879/64) وأبو داود (349/1). كتاب الصلاة

باب: ما يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة، حديث (1074-1075) والنسائي (159/2). كتاب الافتتاح باب: القراءة في الصبح يوم الجمعة و

(111/3). كتاب الجمعة باب: القراءة في صلاة الجمعة سورة (الجمعة) و (السنافين) وابن ماجه (269/1). كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

باب القراءة في صلاة الفجر يوم الجمعة، حديث (821) وأحمد (226/1-272-307-316-328-334-340-354) وابن خزيمة

(266/1) حديث (533) من طريق سعيد بن جهمر عن ابن عباس، فذكره وأخرجه أحمد: (361/1) قال: حدثنا عبد الصمد قال: حدثنا

همام قال: حدثنا قتادة عن صاحب له عن سعيد بن جهمر عن ابن عباس، فذكره.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُخَوَّلٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ”سورہ تنزیل السجدہ“ اور ”سورہ  
الذھر“ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اس روایت کو مخول سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

باب 24: جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد (نفل) نماز ادا کرنا

479 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ

﴿﴾ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے

ہیں: آپ جمعہ (کی فرض رکعات) کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نافع کے حوالے سے یہی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی نقل کی گئی ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

480 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ ﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: جب وہ جمعہ کی نماز ادا کر لیتے تھے اور واپس جاتے تھے تو اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے اور یہ بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے تھے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

481 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا (۱)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ بَيِّنًا فِي الْحَدِيثِ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَيَعْدُهَا أَرْبَعًا وَقَدْ رَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَمَرَ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا وَذَهَبَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ إِلَى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَالَ اسْحَقُ إِنْ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِنْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَابْنُ عُمَرَ هُوَ الَّذِي رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ أَرْبَعًا

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا

(۱) - اخرجه مسلم (251/3، الابن). كتاب الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة' حديث (67-68-69/881) و ابو داود (363/1)، كتاب الصلاة: باب: الصلاة بعد الجمعة' حديث (1131) والنسائي (113/3) كتاب الجمعة' باب: عدد الصلاة بعد الجمعة في المسجد' وابن ماجه (358/1). كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الصلاة بعد الجمعة' حديث (1132)، واحمد (249/2-442-499)، والدارمي (370/1). كتاب الصلاة: باب: ما جاء في الصلاة بعد الجمعة' والحسيني (431/2)، حديث (976) وابن خزيمة (184-183/3) حديث (1874-1873) من طريق سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة لذكره.

أَنَّصَّ لِلْحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا الدَّنَانِيرُ وَالذَّرَاهِمُ أَهْوَنُ عَلَيْهِ مِنْهُ إِنْ كَانَتِ الدَّنَانِيرُ وَالذَّرَاهِمُ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْبَعْرِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ كَانَ عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ أَسَنَ مِنَ الزُّهْرِيِّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جس شخص نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو وہ چار رکعت ادا کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: ہم سہیل بن ابوصالح نامی راوی کو علم حدیث میں مستند سمجھتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے، اور اس کے بعد بھی چار رکعت ادا کرتے تھے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرنے اور پھر چار رکعت ادا کرنے کی ہدایت کی تھی۔

سفیان ثوری اور ابن مبارک نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے جمعہ کے دن مسجد میں (جمعہ کے بعد) رکعت ادا کرنی ہوں، تو وہ چار رکعت ادا کرے گا۔ اگر اس نے اپنے گھر میں نماز ادا کرنی ہو، تو وہ دو رکعت ادا کرے گا۔

انہوں نے دلیل کے طور پر یہ روایت پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو وہ چار رکعت ادا کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: آپ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بعد، مسجد میں جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے، اور ان دو رکعت کے بعد چار رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کیں پھر اس کے بعد چار رکعت ادا کیں۔

عمر بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے زیادہ بہتر طور پر حدیث بیان کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا اور نہ ہی کوئی ایسا شخص دیکھا ہے، جس کے نزدیک درہم ان سے زیادہ بحیثیت ہوں۔ ان کے نزدیک درہم کی حیثیت میٹھی کی طرح تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابن ابی عمر کو سنا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا

ہے: عمرو بن دینار عمر میں زہری سے بڑے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

باب 25: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے

482 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَغَيْرِهِمْ قَالُوا مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ صَلَّى إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا وَبِهِ يَقُولُ

سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی۔ اس نے اس

نماز کو پالیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حدیث پر عمل کیا جائے گا وہ

حضرات یہ فرماتے ہیں: جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ دوسری رکعت بعد میں پڑھ لے گا، لیکن جس شخص نے نمازیوں کو

قعدے کی حالت میں پایا وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

483 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي

حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

482- اخرجہ مسلم (532/2. الابن). کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب: من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة حدیث (607/162-161) والنسائی (112/3). کتاب الجمعة: باب: من ادرك ركعة من صلاة الجمعة، وابن ماجه (356/1). کتاب اقامة الصلاة

والسنة فيها: باب: ماجاء فمن ادرك من الجمعة ركعة حدیث (1122) من طريق الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة، فذكره.

483- اخرجہ البخاری (494/2): کتاب الجمعة: باب: قول الله تعالى (فاذا قضيت الصلاة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله) (الجمعة: 10) حدیث (938-939) و (496/2): باب: القائلة بعد الجمعة، حدیث (941) و (34/5). کتاب الحرث والمراعاة: باب: ماجاء في

الغرس حدیث (2349) و (455/9): کتاب الاطعمة: باب: السلق والشعير، حدیث (5403) و (35/11): کتاب الاستئذان: باب: تسلم

الرجال على النساء والنساء على الرجال، حدیث (6248) و (72/11): باب القائلة بعد الجمعة، حدیث (6279) و مسلم (224/3. الابن).

کتاب الجمعة: باب: صلاة الجمعة حين نزول الشمس، حدیث (859/30) و ابو داود (352/1): کتاب الصلاة: باب: في وقت الجمعة، حدیث (1086) وابن ماجه (350/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في وقت الجمعة، حدیث (1099) و احمد (433/3) و

(336/5) و عبد بن حماد (168) حدیث (454) و ابن خزيمة (184/3) حدیث (1875-1876) من طريق ابي حازم عن سهل بن سعد الساعدي، فذكره.

**متن حدیث:** مَا كُنَّا نَتَعَدَّى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم جمعہ کے بعد کھانا کھایا کرتے تھے اور قبولہ کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سہل بن سعد سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**بَابُ مَا جَاءَ فَيَمَنْ نَعَسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ**

**باب 26:** جس شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ تبدیل کر لے

**484 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

**متن حدیث:** إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آجائے تو وہ اپنی

جگہ تبدیل کر لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ**

**باب 27:** جمعہ کے دن سفر کرنا

**485 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ مِقْسَمِ بْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ

**متن حدیث:** بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

فَعَدَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ اتَّخَلَّفُ فَأَصِلِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَلَمَّا صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

484- أخرجه أحمد في "مسنده": (22/2-13532) 'أبو داود (360/1): كتاب الصلاة: باب: الرجل ينعمس والامام يعطب' حدیث

(1119) وعبد بن حميد ص (243) حدیث (747) وابن خزيمة (160/3) حدیث (1819) من طريق محمد بن اسحق عن نافع عن ابن

عمر' فذکرہ۔

485- أخرجه أحمد (256-224/1) وعبد بن حميد ص (654-655) حدیث (654-656) من طريق الحجاج بن ارطاة عن الحكم

عن مقسم عن ابن عباس' فذکرہ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَعُدَّوْا مَعَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ الْحَقَّهُمْ قَالَ لَوْ  
أَنْفَقْتُ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَدْرَكْتُ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ  
قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَقَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ إِلَّا خَمْسَةَ أَحَادِيثٍ وَعَدَّهَا شُعْبَةُ وَلَيْسَ هَذَا  
الْحَدِيثُ فِيمَا عَدَّ شُعْبَةُ فَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَسْمَعُهُ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ

مذہب فقہاء: وَقَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَرِ بَعْضُهُمْ بَأْسًا بِأَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
فِي السَّفَرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الصَّلَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَلَا يَخْرُجُ حَتَّى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک مہم میں بھیجا یہ  
جمعہ کے دن کی بات ہے۔ حضرت عبداللہ کے دوسرے ساتھی صبح روانہ ہو گئے۔ انہوں نے یہ سوچا: میں ٹھہر جاتا ہوں۔ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر لوں گا، پھر ان لوگوں کے ساتھ جا کر مل جاؤں گا، جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا  
کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ فرمایا: تو ان سے دریافت کیا، تم صبح اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیوں نہیں گئے؟ انہوں نے عرض کی:  
میں نے یہ چاہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز ادا کروں پھر ان کے ساتھ جا کر مل جاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم روئے زمین  
میں موجود سب چیزیں خرچ کر دو، تو بھی ان لوگوں کے صبح جانے جتنی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ فرماتے ہیں: حاکم نے مقسام سے صرف پانچ روایات سنی  
ہیں۔ پھر شعبہ نے ان روایات کو گنویا۔ ان میں یہ روایت نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے: حاکم نے اس روایت کو مقسام سے نہیں سنا۔  
جمعہ کے دن سفر کرنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک جمعہ کے دن سفر پر روانہ ہونے  
میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ نماز کا وقت نہ ہوا ہو۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر دن اچھی طرح نکل چکا ہو تو آدمی اس وقت تک سفر پر روانہ نہ ہو، جب تک جمعہ  
پڑھ نہ لے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّوَاكِ وَالطِّيبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 28: جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

486 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ عَنْ يَزِيدَ  
بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلِيٍّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَتَنُ حَدِيثٍ: حَقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيَّمَسَ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبٍ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ  
فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ

486-المرجه احمد في "مسندہ" (283-282/4) مطبوعی یزید بن ابی زیاد، عن عبدالرحمن بن ابی لعل عن البراء بن عازب، فان ذكره.



فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَبِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرِوَايَةُ هُشَيْمٍ أَحْسَنُ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ وَاسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمانوں پر یہ بات لازم ہے: وہ

جمع کے دن غسل کریں اور ہر شخص اپنے گھر میں موجود خوشبو بھی لگالے اگر خوشبو نہیں ملتی تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ سے روایت منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

ہشیم کی روایت اسماعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے زیادہ بہتر ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم تیمی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔



## أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عیدین کے بارے میں نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشِيِّ يَوْمَ الْعِيدِ

باب 1: عید کے دن پیدل جانا

487 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ

عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاهب فقہاء: وَالْجَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى الْعِيدِ

مَاشِيًا وَأَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ لِصَلَاةِ الْفِطْرِ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ لَا يَرْتَكِبَ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ

﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے: تم عید کی نماز کے لئے پیدل جاؤ اور (چھوٹی عید کے دن) نکلنے

سے پہلے کچھ کھا لو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے ان حضرات نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی پیدل عید (کی نماز پڑھنے کے لئے) جائے اور عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھالے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی سوار ہو کر نماز عید ادا کرنے کے لئے نہ جائے البتہ عذر ہو تو حکم مختلف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

باب 2: عید کی نماز خطبے سے پہلے ادا کی جاتی ہے

488 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ

487- أخرجه ابن ماجه (411/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الخروج الى العيد ماشيا حديث (1296) من طريق ابى اسحق عن الحارث عن علي بن ابى طالب فذكره.

488- أخرجه البخارى (225/2): كتاب العيدين: باب: العطية بعد العيد حديث (963) ومسلم (261/3. الابي): كتاب صلاة العيدين حديث (888/8) والنسائي (183/3): كتاب صلاة العيدين باب: صلاة العيدين قبل العطية وابن ماجه (407/1): كتاب اقامة الصلاة

والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة العيدين حديث (1276) واحمد (38-12/2) وابن خزيمة (347/2) حديث (1443)

عاصم بن عمرو بن الخطاب عن نافع عن ابن عمر قال  
متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ

يَخْطُبُونَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقهاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيُقَالُ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے ادا کرتے تھے، پھر خطبہ دیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک عید کی نماز خطبے سے پہلے ادا کی جائے گی۔

ایک قول کے مطابق مروان بن حکم وہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے نماز سے پہلے خطبہ دیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

باب 3: عید کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر ہوگی

489 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقهاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ لَا

يُؤَذَّنُ لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَلَا لِشَيْءٍ مِنَ النَّوَائِلِ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں (کئی

مرتبہ) اذان اور اقامت کے بغیر (عید کی نماز) ادا کی ہے۔

489- اخرجہ مسلمہ (3/261-الاسی): کتاب: صلاة العیدین، حدیث (887/7) 'واہو داؤد (368/1): کتاب الصلاة: باب: ترك الاذان في العید

حدیث: (1148) 'واحمد (5/94-107) 'وعبد اللہ بن احمد فی الرواۃ علی "السند" (5/95-98) 'وابن خزيمة (2/343) حدیث (1432) من طریق سناک بن حرب عن جابر بن سمرہ لذكره.

اس بارے میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک عید کی نماز کے لئے یا کسی بھی نفل نماز کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

### باب 4: عیدین میں قرأت کرنا

490 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ

بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى

وَهَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَقِيدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمُسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي

عَوَانَةَ وَأَمَّا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرَّوَايَةِ يُرْوَى عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَا نَعْرِفُ لِحَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ رَوَايَةً عَنْ أَبِيهِ وَحَبِيبُ بْنُ

سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَرَوَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَحَادِيثَ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ نَحْوَ رَوَايَةِ هُوَلَاءِ

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِقَافٍ وَأَقْرَبَتْ

السَّاعَةُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ

﴿﴾ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں ”سورہ الاعلیٰ“ اور

490- اخرجہ مسلم (249/3، الابی): کتاب الجمعة: باب: ما یقرأ فی صلاة الجمعة: حدیث (62-63/878) و ابو داؤد (361/1): کتاب

الصلاة: باب: ما یقرأ بہ فی الجمعة: حدیث (1122) والنسائی (112/3) کتاب الجمعة: باب: ذکر الاختلاف علی النعمان بن بشیر فی القراءۃ فی

صلاة الجمعة: و (184/3) کتاب صلاة العیدین: باب: القراءۃ فی العیدین بسبح اسم ربک الاعلیٰ وهل آتاک حدیث الغاشیة و (194/3): باب:

اجتماع العیدین و شہود ہما و ابن ماجہ (408/1): کتاب اقامۃ الصلاة والسنة فہما: باب: ما جاء فی القراءۃ فی صلاة العیدین: حدیث (1281)

واحد فی ”مسئدہ“ (277-276-273/4) والحمیدی (411/2) حدیث (921) والدارمی (368/1) کتاب الصلاة: باب: القراءۃ فی صلاة

الجمعة و (376/1): باب: القراءۃ فی العیدین و ابن خزیمة (358/2) حدیث (1463) من طریق ابراہیم بن محمد بن المنتشر عن ابیہ عن

حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر: فذکرہ و اخرجہ احمد (271/4) قال حدثنا یحییٰ بن سعید عن شعبۃ قال: حدثنی ابراہیم عن حبیب بن

سالم: فذکرہ لیس لہ (محمد بن المنتشر والداہراہم) و اخرجہ الحمیدی (411/2) حدیث (920) واحد (271/4) قال: حدثنا سفیان قال:

حدثنا ابراہیم بن محمد بن المنتشر عن ابیہ عن حبیب بن سالم عن ابیہ عن النعمان بن بشیر: فذکرہ.

”سورہ الغاشیہ“ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) بعض اوقات یہ دونوں (عید اور جمعہ) ایک ہی دن میں اکٹھے ہو جاتے تو نبی اکرم ﷺ (ان دونوں نمازوں میں) یہی دونوں سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ، حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سفیان ثوری اور مسعر نے اس روایت کو ابراہیم بن محمد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے ابو عوانہ نے نقل کیا ہے۔ جہاں تک ابن عیینہ کا تعلق ہے تو روایت کرنے میں ان کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

ان کے حوالے سے ابراہیم بن محمد بن منشر کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حبیب بن سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی گئی ہے۔

لیکن ہمارے علم کے مطابق حبیب بن سالم نے اپنے والد کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

حبیب بن سالم، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چند احادیث روایت کی ہیں۔

ابن عیینہ نے ابراہیم بن محمد بن منشر کے حوالے سے اسی طرح کی روایات نقل کی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: آپ عیدین کی نماز میں ”سورہ ق“ اور سورہ ”اقتربت اللیلۃ“ کی تلاوت کرتے تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**491 سند حدیث:** حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ

ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَقِيدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ

فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَأَقْرَبَتْ السَّاعَةُ وَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَأَبُو وَقِيدٍ اللَّيْثِيَّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ

491- أخرجه مالك في ”الموطأ“: (180/1). كتاب العیدین: باب: ما جاء في التكبير والقراء في صلاة العیدین حدیث (8) ومسلم (266/3) (الاسی). كتاب صلاة العیدین: باب: ما یقرأ فی صلاة العیدین: حدیث (14-891/15) و ابو داؤد (369/1). كتاب الصلاة باب: ما یقرأ فی الاضحی والْفِطْرِ حدیث (1154) والنسائی (183/3). كتاب صلاة العیدین: باب: القراء في العیدین ”كاف“ و ”اقتربت“ و ابن ماجه (408/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في القراء في صلاة العیدین حدیث (1282) واحمد (219-217/5) والحمیدی (375/2) حدیث (849) وابن خزيمة (346/2) حدیث (1440) من طریق فلیح بن سلیمان عن سعید عن عبد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابي واقد الليثي قال سألني عمر بن الخطاب عما قرأه رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم العيد.... فذا كره

﴿﴾ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ "بق و القرآن المجید" اور "اقتربت الساعة" کی تلاوت کرتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

### باب 5: عیدین میں تکبیر کہنا

492 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو وَ الْحَدَّاءُ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعِ الصَّائِغِ عَنْ

كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

مُتَمِّنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ فِي الْآخِرَةِ

خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ جَدِّ كَثِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ عَمْرٍو بْنُ عَوْفِ الْمُرَزِيِّ

مُذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَ غَيْرِهِمْ

آثَارُ صَحَابِهِ: وَ هَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ نَحْوَ هَذِهِ الصَّلَاةِ

وَ هُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَ بِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ اسْحَقُ وَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ فِي الرَّكْعَةِ

الْثَانِيَةِ بِنَدَا بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا مَعَ تَكْبِيرَةِ الرَّكْعَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَ هُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَ بِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

﴿﴾ كثير بن عبد الله اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز میں پہلی

رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

492- أخرجه ابن ماجه (407/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة لها: باب: ما جاء في تكبير الامام في صلاة العيدين حديث (1279) وعبد

بن حميد عن (120) حديث (290) وابن خزيمة (346/2) حديث (1438-1439) من طريق كنفرة بن عبد الله بن عمرو بن عوف عن

ابيه عن جداه فل كرو.

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) کثیر کے دادا سے منقول روایت ”حسن“ ہے۔

یہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول سب سے مستند روایت ہے۔

(کثیر کے دادا کا نام) عمرو بن عوف مزی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طباقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اسی طرح منقول ہے: انہوں نے مدینہ منورہ میں اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

اہل مدینہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک بن انس، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمہم اللہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: پہلی رکعت میں تکبیر قرأت سے پہلے کہی جائے

گی اور دوسری رکعت میں آدمی پہلے قرأت کرے گا، پھر رکوع کی تکبیر سمیت چار تکبیریں کہے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے اس کی مانند بھی منقول ہے۔ اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں اور سفیان ثوری نے اسی کے

مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا

### باب 6: عیدین سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی

493 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ

ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ

يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَقَدْ رَأَى طَائِفَةً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الصَّلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَقَبْلَهَا مِنْ

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

493- أخرجه البخاري (525/2): كتاب العیدین: باب: الخطبة بعد العید: حدیث (964) و (929/2) باب الصلاة قبل العید وبعدها

حدیث (989) و مسلم (266/3. الابن): كتاب صلاة العیدین: باب: ترك الصلاة قبل العید وبعدها في الصلوة حدیث (884/13) و ابو داود

(371/1): كتاب الصلاة: باب الصلاة بعد صلاة العید: حدیث (1159) و النسائي (193/3) كتاب صلاة العید: باب: الصلاة قبل العیدین وبعدها

وابن ماجه (410/1): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها باب: ما جاء في الصلاة قبل صلاة العید وبعدها حدیث (1291) و احمد

(280/1-340-355) و الدارمي (376/1) كتاب الصلاة: باب لا صلاة قبل العید ولا بعدها و ابن خزيمة (354/2) حدیث (1436) من

طریق شعبه قال: اخبرني عدی بن ثابت قال سمعت سعید بن جبیر يحدث عن ابن عباس فذكره.

For more Books click on link

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف لے گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمہم اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک عیدین کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ ان اہل علم کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بھی ہے اور دیگر طبقوں سے بھی ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تاہم پہلا قول زیادہ درست ہے۔

**494** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ

أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ خَرَجَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: وہ عید کے دن تشریف لے گئے اور انہوں نے عید کی نماز سے

پہلے یا اس کے بعد کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کی اور اس بات کا تذکرہ کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

### باب 7: عیدین میں خواتین کا جانا

**495** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَادَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ

أُمِّ عَطِيَّةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ

494- أخرجه أحمد (57/2) وعبد بن حميد من (265) حديث (838) من طريق أبان بن عبد الله البجلي قال: حدثني أبو بكر بن حفص بن عمر بن سعد بن أبي وقاص عن ابن عمر، لذكره.

495- أخرجه البخاري (556/1). كتاب الصلاة: باب وجوب الصلاة في الثياب وقول الله تعالى: (خذوا زينتكم عند كل مسجد) (الأعراف: 31) ومن صلى متعظاً في ثوب واحد، حديث (351) و (537/2). كتاب العيدين: باب خروج النساء والحض إلى المصل، حديث (974) و (544/2). باب: اعتزال الحض المصل، حديث (981) ومسلم (262/3). (الاسي). كتاب صلاة العيدين: باب ذكر اباحة خروج

النساء في العيدين إلى المصل وشهود العطية، مفارقات للرجال، حديث (890/10) وأبو داود (365/1). كتاب الصلاة: باب خروج النساء في العيد، حديث (1137-1136) والنسائي (180/3). كتاب صلاة العيدين: باب: اعتزال الحض المصل للناس، وابن ماجه (415/1). كتاب

إقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في خروج النساء في العيدين، حديث (1308) وأحمد (85/5) وابن خزيمة (361/2) حديث (1467) من طريق عبد بن سيرين عن أم عطية الأنصارية، لذكره.



وَالْحَيْضُ فِي الْعِيدَيْنِ فَأَمَّا الْحَيْضُ فَيُعْتَزَلْنَ الْمُصَلِّي وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتَعْرِهَا أُخْتَهَا مِنْ جِلَابِهَا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ (۱) فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ وَكَبْرَهُ بَعْضُهُمْ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ أَكْرَهُ الْيَوْمَ الْخُرُوجَ لِلنِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ فَإِنَّ أَبْتَ الْمَرْأَةَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ فَلْيَاذَنْ لَهَا زَوْجُهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي أَطْمَارِهَا الْخُلُقَانِ وَلَا تَتَزَيَّنَ فَإِنَّ أَبْتَ أَنْ تَخْرُجَ كَذَلِكَ فَلِلزَّوْجِ أَنْ يَمْنَعَهَا عَنِ الْخُرُوجِ

آثار صحابہ: وَيُرْوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدَتْ النِّسَاءُ لَمَنْعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَيُرْوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ كَرِهَ الْيَوْمَ الْخُرُوجَ لِلنِّسَاءِ إِلَى الْعِيدِ

﴿﴾ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکیوں کو جوان اور پردہ دار عورتوں کو اور حیض والی عورتوں کو بھی عیدین کی نماز کے لئے لے جایا کرتے تھے جہاں تک حیض والی خواتین کا تعلق تھا تو وہ عید گاہ سے الگ رہتی تھیں تاہم مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی بہن اسے اپنی چادر دیدے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔ انہوں نے خواتین کو یہ رخصت دی ہے: وہ عیدین کی نماز کے لئے جاسکتی ہیں

جبکہ بعض اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱) - اخرجہ البخاری ( 504/1 ): کتاب الحيض: باب: شهود الحائض العيدين ودعوة المسلمين ويعتزلن المسجد' حديث (324) و (971/2): كتاب العيدين: باب: التكبير ايام منى واذا غدا الى عرفه' حديث (971) (543/2): باب: اذا لم يكن لها جلباب في العيد حديث (980) و (589/3): كتاب الحج: باب: تقضى الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت' واذا سعى على غير وضوء بين الصفا والمروة' حديث (1652) و مسلم (263/3: الابن): كتاب صلاة العيدين' باب: ذكر اباحة خروج النساء في العيدين الى المصل و شهود الخطبة' مفارقات للرجال' حديث (890/12-11) وابو داود (365/1): كتاب الصلاة: باب: خروج النساء في العيد' حديث (1138) والنسائي (180/3): كتاب صلاة العيدين: باب: خروج العواتق و ذوات الخدور في العيدين' و (193/1): كتاب الحيض والاستحاضة: باب: شهود الحيض العيدين ودعوة المسلمين' وابن ماجه (414/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في خروج النساء في العيدين' حديث (1307) والدارمي (377/1): كتاب الصلاة: باب: خروج النساء في العيدين' والحميدي (175/1) حديث (361-362) وابن خزيمة (360/2-361): حديث (1467-1466) من طريق حفصة بنت سيرين' عن ام عطية الانصارية فذكره.

ابن مبارک کے بارے میں منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں آج کل خواتین کے عیدین کی نماز کے لئے جانے کو مکروہ قرار دیتا ہوں اگر کوئی عورت نہیں مانتی اور جانے پر اصرار کرتی ہے تو اس کا شوہر اسے جانے کی اجازت دے، لیکن وہ عورت میلے کپلے کپڑوں میں جائے گی اور آراستہ نہیں ہوگی اگر وہ آراستہ ہو کر جانے پر اصرار کرتی ہے تو شوہر کو یہ حق حاصل ہے: وہ اسے جانے سے روک دے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول منقول ہے۔ وہ فرماتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج کل کی خواتین کو دیکھ لیتے تو انہیں بھی مسجد میں جانے سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کر دیا گیا تھا۔

سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے زمانے کے حساب سے خواتین کے عید کی نماز کے لئے جانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقِ وَرُجُوعِهِ مِنْ طَرِيقِ الْآخَرَ

باب 8: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عید کی نماز کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا

496 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ قَالََا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقِ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي رَافِعٍ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى أَبُو تَمِيمَةَ وَيُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَدَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْإِمَامِ إِذَا خَرَجَ فِي طَرِيقٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي غَيْرِهِ اتِّبَاعًا لِهَذَا

الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَحَدِيثُ جَابِرٍ كَأَنَّهُ أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن (نماز عید کے لیے) تشریف لے جاتے تھے

تو ایک راستے سے جاتے تھے اور جب واپس تشریف لاتے تھے تو دوسرے سے آتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

496-اخرجه ابن ماجه (412/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الخروج يوم العيد من طريق والرجوع من غير: حديث

(1301) 'واحمد (338/2) والدارمي (378/1): كتاب الصلاة: باب: الرجوع من المصل من غير الطريق الذي خرج منه: وابن خزيمة

(362/2) حديث (1468) من طريق فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن ابي هريرة: قد ذكره.

ابو تمیلہ اور یونس بن محمد نامی راوی نے اس روایت کو قلیح بن سلیمان کے حوالے سے، سعید بن حارث کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

بعض اہل علم نے امام کے لئے یہ بات مستحب قرار دی ہے: جب وہ جائے تو ایک راستے سے جائے اور واپس دوسرے راستے سے آئے تاکہ اس حدیث کی پیروی کر لے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گویا زیادہ مستند ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

### باب 9: عید الفطر کے دن (گھر سے) نکلنے سے پہلے کچھ کھانا

497 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ

ثَوَابِ بْنِ جُعْتَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبِ الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَّارٍ: وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ جُعْتَبَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ شَيْئًا وَيُسْتَحَبَّ لَهُ أَنْ

يُفِطَرَ عَلَى تَمْرٍ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يَرْجِعَ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اس وقت تک گھر سے

نہیں نکلتے تھے، جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن آپ اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے، جب تک نماز ادا نہیں کر لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: میرے علم میں ثواب بن عتبہ نامی راوی کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی عید الفطر کے دن اس وقت تک نہ نکلے، جب تک وہ کچھ کھانا

لے اور اس کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ کھجور کھائے اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھائے، جب تک واپس نہیں آجاتا۔

497- اخرجه ابن ماجه (558/1). كتاب الصيام باب: في الاكل يوم الفطر قبل ان يعرج، حديث (1756)، واحد (360-352/5)

والدارمي (375/1). كتاب الصلاة: باب: في الاكل قبل العروج يوم العید، وابن خزيمة (341/2) حديث (1426) من طريق عبد الله بن بريدة عن ابيه، فذكره.

498 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلَى تَمْرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى

الْمُصَلِّي

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿ ﴿ ﴾ ﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ

کھجوریں کھا لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔)



498- أخرجه الدارمي (375/1): كتاب الصلاة: باب: في الأكل قبل الخروج يوم العيد، وعبد بن حميد، ص (371) حديث (1237) وابن خزيمة (342/2) حديث (1428) من طريق هشيم عن محمد بن اسحاق عن حفص بن عبيد الله بن انس بن مالك عن انس بن مالك، فذكره.

# أَبْوَابُ السَّفَرِ

## سفر کے ابواب

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

باب 1: سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنا

499 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتَمَمْتُهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَعُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ مِثْلَ هَذَا

قَوْلِ إِمَامِ بَخَّارٍ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْجَدِيدُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ السَّرَاقَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

آثَارِ صَحَابِهِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رَوَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعُرْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا

حَدِيثٌ دَرِيكٌ: وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَالْعَمَلُ عَلَى مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ إِلَّا أَنَّ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ التَّقْصِيرُ رُحْصَةٌ لَهُ فِي السَّفَرِ فَإِنْ أَتَمَّ

499- لخرجه ابن خزيمة (72/2) حديث (947) من طريق الوهاب بن عبدالحكم الوراق (هو البغدادي) قال حدثنا يحيى بن سلمة عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر، فذكره.

## الصَّلَاةُ أَجْزَأُ عِنْدَهُ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سفر کیا ہے۔ یہ حضرات ظہر اور عصر کی نماز میں دو دو رکعت ادا کرتے تھے اور ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: اگر میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور (نفل) نماز پڑھنی ہوئی تو انہیں ہی پوری پڑھ لیتا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سلیم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے آل سراقہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) عطیہ عوفی نامی راوی کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز ادا کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر ثابت ہے: آپ سفر کے دوران قصر نماز ادا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بھی ایسا کرتے تھے) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنی خلافت کے ابتدائی زمانے میں ایسا کیا کرتے تھے۔

اکثر اہل علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران پوری نماز ادا کیا کرتی تھیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) عمل اس چیز پر کیا جائے گا جو نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب سے منقول ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہما ایسی بات کے قائل ہیں تاہم امام شافعی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں: سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنے کی آدمی کو رخصت ہے اگر وہ پوری نماز ادا کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔

500 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي

نَضْرَةَ قَالَ

متن حدیث: سئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ صَلَاةِ الْمَسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتِّينَ مِنْ خِلَافَتِهِ أَوْ ثَمَانِي ثَمَانِي فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ

500- اخرجہ ابو داؤد (9/2): کتاب الصلاة، باب: معی یم السافر؟ حدیث (1229) واحد (430/4-431-432-440) وابن خزیمہ (71-70/3) حدیث (1643) من طریق علی بن زید بن جدعان عن ابی نصرہ، لذكروہ.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ ابونضرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مسافر شخص کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے۔ انہوں نے دو رکعت ہی ادا کی ہیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے۔ انہوں نے بھی دو رکعت ادا کی ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی چھ سالوں کے دوران (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) آٹھ سالوں کے دوران (ان کے ساتھ بھی حج کیا) تو وہ بھی دو رکعت ہی پڑھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

501 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَابْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: صَلَّوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبَدَى الْحُلَيْفَةَ الْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعت ادا کیں اور زوال الحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعت ادا کیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

502 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے آپ کو صرف تمام جہانوں کے پروردگار کا خوف تھا (یعنی کسی دشمن کا خوف نہیں تھا) لیکن آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

501- اخرجہ البخاری (663/2)، کتاب تقصیر الصلاة: باب: يقصر اذا خرج من موضعه، حدیث (1089) مسلم (10/3-الابی): کتاب صلاة المسافرين وقصرها، حدیث (690/11) واہو داؤد (385/1) کتاب الصلاة: باب: متى يقصر المسافر، حدیث (1202) والنسائی (235/1) کتاب الصلاة: باب: عدد صلاة الظهر في الحضر، واحد (110/3-111-177) والدارمی (355/1) کتاب الصلاة: باب: قصر الصلاة في السفر من طريق محمد بن المنكدر و ابراهيم بن ميسرة عن انس بن مالك به، اخرجہ البخاری (476/3) کتاب الحج: باب: من بات بذي الحليفة حتى اصبح، حدیث (1546) واحد (237/3) والدارمی (354/1) کتاب الصلاة: باب: قصر الصلاة في السفر، والحمیدی (502/2) حدیث (1191) من طريق محمد بن المنكدر عن انس بن مالك به ليس فيه (ابراهيم بن ميسرة) واخرجہ الحمیدی (503/2) حدیث (1193) من طريق ابراهيم بن ميسرة عن انس بن مالك به (ليس فيه محمد بن المنكدر).

502- اخرجہ النسائی (117/3) کتاب تقصير الصلاة في السفر، واحد (1/226-225-354-355-362-369) و عبد بن حميد ص (221) حدیث (663-662) من طريق ابن سيرين عن ابن عباس، فذكره.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تَقْصِرُ الصَّلَاةَ

## باب 2: کتنے سفر میں نماز قصر کی جائے گی؟

503 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ

عَلِمَ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حَدِيثٌ دِغِيرٌ: وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَقَامَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ تِسْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَحْنُ إِذَا أَقَمْنَا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ زِدْنَا عَلَى ذَلِكَ أَتَمَمْنَا الصَّلَاةَ

آثَارِ صَحَابَةٍ: وَرَوَى عَنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَقَامَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ أَتَمَّ الصَّلَاةَ

وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَقَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ ثَنَّتِي عَشْرَةَ وَرَوَى عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَقَامَ أَرْبَعًا صَلَّى أَرْبَعًا وَرَوَى عَنْهُ ذَلِكَ قَتَادَةُ وَعَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ وَرَوَى عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ خِلَافَ هَذَا

مَذَاهِبِ فُقَهَاءٍ: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ فِي ذَلِكَ فَأَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ فَدَهَبُوا إِلَى تَرْكِيهِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالُوا إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ عَشْرَةِ أَيَّامٍ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ ثَنَّتِي عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَأَمَّا اسْحَقُ فَرَأَى أَقْوَى الْمَذَاهِبِ فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِأَنَّهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَأَوَّلَهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الْمَسَافِرَ يَقْصِرُ مَا لَمْ يُجْمِعْ إِقَامَةً وَإِنْ أَتَى عَلَيْهِ سِنُونَ

503- أخرجه البخاري (653/2). كتاب تقصير الصلاة: باب: ما جاء في التقصير، وكم يقصر حتى يقصر، حديث (1081) و (615/7). كتاب المغازي: باب: مقام النبي صلى الله عليه وسلم بمكة زمن الفتح حديث (4297) ومسلم (12/3-الاصلي). كتاب صلاة المسافرين وقصرها، حديث (693/15) و ابو داود (390/10): كتاب الصلاة: باب: متى يتم المسافر؟ حديث (1233) والدمائني (118/3) كتاب تقصير الصلاة في السفر، حديث (1438) و (121/3) باب: المقام الذي يقصر به الصلاة، حديث (1452) وابن ماجه (342/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: كم يقصر الصلاة المسافر اذا اقام ببلدة، حديث (1077) واحمد (187/3-190-2812) والدارمي (355/1): كتاب الصلاة: باب: لمن اراد ان يقصر ببلدة كم يقصر حتى يقصر الصلاة، وابن خزيمة (75/2) حديث (956) و (326/4) حديث (2996) من طريق يحيى بن ابي اسحق عن انس بن مالك، فذكره.



﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں کتنا عرصہ قیام کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا: دس دن۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ نے اپنے ایک سفر کے دوران انیس دن قیام کیا تھا اور اس دوران آپ دو رکعت نماز ہی ادا کرتے رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم کسی جگہ پر انیس دن تک قیام کریں تو دو رکعت نماز بھی ادا کریں گے، اگر اس سے زیادہ قیام کر لیں تو مکمل نماز ادا کریں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص دس دن قیام کرے وہ پوری نماز ادا کرے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص پندرہ دن قیام کرے گا وہ پوری نماز ادا کرے گا۔ انہی سے ایک روایت بارہ دن کے بارے میں بھی ہے۔

سعید بن مسیب سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی چار دن قیام کرے تو چار رکعت نماز ادا کرے گا۔ قتادہ اور عطاء خرسانی نے ان سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

جبکہ داؤد بن ابو ہند نے ان کے حوالے سے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

اس کے بعد اہل علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے جہاں تک سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ مدت پندرہ دن مقرر کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی پندرہ دن قیام کا ارادہ کرے تو وہ پوری نماز ادا کرے گا۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: جب آدمی بارہ دن قیام کا ارادہ کرے تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی چار دن قیام کا ارادہ کرے تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

امام اسحاق (بن راہویہ) رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سب سے مستند روایت وہ ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: پہلے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بعد میں خود بھی اس پر عمل کیا ہے: جب کوئی آدمی انیس دن قیام کا ارادہ کرے تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کے بعد تمام اہل علم نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: مسافر شخص اس وقت تک قصر نماز ادا کرتا رہے گا جب تک وہ قیام کا ارادہ نہیں کر لیتا اگرچہ اسے کئی برس گزر جائیں۔

504 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: سَافِرٌ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلَّى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقْمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ سفر کیا تو آپ نے انیس دن تک دو دو رکعت نماز ادا کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم بھی انیس دن تک دو دو رکعت ہی نماز ادا کرتے ہیں اگر ہم نے اس سے زیادہ قیام کرنا ہو تو پھر ہم چار رکعت ادا کرتے ہیں۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

#### باب 3: سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنا

505 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ  
متن حدیث: صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قول امام بخاری: قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَكَمْ يَعْرِفُ اسْمَ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَرَأَاهُ حَسَنًا

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ

504- اخرجہ البخاری (653/2): کتاب تقصیر الصلاة: باب ماجاء فی التقصیر' و کم یقصر حتی یقصر' حدیث (1081) و (615/7): کتاب السفر: باب: مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکفة (من الفتح' حدیث (4298-4299) و ابو داؤد (392/1) کتاب الصلاة: باب: متى یقصر السافر؟ حدیث (1230-1232) و ابن ماجہ (341/1): کتاب الأمانة الصلاة والسنة لهما: باب: کم یقصر الصلاة السافر اذا اقام ببلد؟ حدیث (1075) و احمد (223/1-303-315) و عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ علی "السند" (315/1) و عبد بن حمید: ص (201-202) حدیث (582-585) و ابن خلیمة (74/2) حدیث (955) من طریق عکرمہ عن ابن عباس' مذکورہ۔  
505- اخرجہ ابو داؤد (390/1): کتاب الصلاة: باب: التطوع فی السفر' حدیث (1222) و احمد (292/4) و (295/4) و ابن خلیمة (244/2) حدیث (1253) من طریق صفوان بن سلیم' عن ابی بسرة الغفاری عن البراء بن عازب مذکورہ۔

مذاهب فقہاء: ثُمَّ اِخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَتَطَوَّعَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَلَمْ تَرَ طَائِفَةً مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يُصَلِّيَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعْنَى مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ قَبُولُ الرُّخْصَةِ وَمَنْ تَطَوَّعَ فَلَهُ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ كَثِيرٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھارہ اسفار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں، میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ کبھی آپ نے دو رکعت ترک کی ہوں۔ اس وقت جب ظہر سے پہلے سورج ڈھل جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو ان کے علم میں یہ روایت صرف لیث بن سعد نامی راوی کے حوالے سے منقول تھی۔

امام بخاری کو ابوبسرہ غفاری نامی راوی کا نہیں پتا تھا، تاہم انہوں نے اس روایت کو ”حسن“ قرار دیا ہے۔

انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

اور انہی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ سفر کے دوران نفل نماز ادا کر لیتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے اہل علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض صحابہ کرام کے نزدیک آدمی سفر کے دوران نفل نماز ادا کر سکتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ کے نزدیک آدمی (سفر کے دوران) فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد نفل نماز ادا نہیں کر سکتا۔

جو حضرات یہ کہتے ہیں: آدمی سفر کے دوران نفل نماز ادا نہیں کر سکتا۔ انہوں نے رخصت کو قبول کیا ہے اور جو لوگ نفل نماز ادا کرتے ہیں، تو اس شخص کے لئے اس بارے میں بہت زیادہ فضیلت ہے۔

اکثر اہل علم کا قول یہی ہے۔ انہوں نے سفر کے دوران نفل نماز پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

**506** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رُكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سفر کے دوران ظہر کی نماز میں دو

رکعت ادا کی تھیں اور اس کے بعد بھی دو رکعت ادا کی تھیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ابن ابی لیلیٰ نے اس روایت کو عطیہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

**507** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي

لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا تَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ هِيَ وَتُرُّ النَّهَارَ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

قَوْلُ إِمَامِ بَخَّارٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَا رَوَى ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَدِيثَنَا أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْ هَذَا وَلَا أَرَوِي عَنْهُ

شَيْئًا

◀▶ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں حضر میں اور سفر میں نماز ادا کی ہے۔ میں نے حضر میں آپ کی اقتداء میں ظہر میں چار رکعت ادا کی اور اس کے بعد دو رکعت ادا کیں اور میں نے آپ کی اقتداء میں سفر میں ظہر کی نماز میں دو رکعت ادا کی تھیں اور اس کے بعد بھی دو رکعت ادا کی تھیں اور عصر میں دو رکعت ادا کی تھیں لیکن آپ نے اس کے بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھی اور مغرب کی نماز میں حضر میں اور سفر میں برابر تین رکعت ہی ادا کی تھیں۔ حضر میں اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور سفر میں بھی کوئی نہیں ہوئی۔ یہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعت ادا کی تھیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن ابی لیلیٰ نے میرے نزدیک اس سے بہترین اور کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ تاہم میں ان سے روایت نقل نہیں کرتا ہوں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

### باب 4: دو نمازیں اکٹھی کرنا

**508** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ

هُوَ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ آخِرَ الظُّهْرِ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ

507- أخرجه ابن خزيمة (244/2) حديث (1254) من طريق ابن أبي ليل عن نافع و عطية بن سعد العوفي عن ابن عمر فذكره.

508- أخرجه أبو داود (389/1)؛ كتاب الصلاة؛ باب: الجمع بين الصلاتين؛ حديث (1220)؛ وأحمد في "مسنده": (241/5) من طريق قتيبة بن سعيد؛ قال: حديث الليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الطفيل عامر بن وائلة عن معاذ بن جبل فذكره.

وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخِرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ  
وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ  
وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَالصَّحِيحُ عَنْ أُسَامَةَ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ  
هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْأَعْيُنِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي حَدِيثَ مُعَاذٍ وَحَدِيثَ مُعَاذٍ حَدِيثَ حَسَنٍ  
غَرِيبٌ تَفَرَّدَ بِهِ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرَهُ وَحَدِيثَ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي  
الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ حَدِيثَ غَرِيبٌ

حدیث دیگر: وَالْمَعْرُوفُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثُ مُعَاذٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ  
خَالِدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ  
مذاهب فقہاء: وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَقُولَانِ لَا بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ  
الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ فِي وَقْتِ أَحَدَاهُمَا

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے  
روانہ ہوتے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ ملا دیتے تھے اور ان دنوں کو ایک ساتھ ادا  
کرتے تھے اور اگر آپ نے سورج ڈھلنے کے بعد سفر شروع کرنا ہوتا تو عصر کی نماز کو ظہر کی نماز کے ساتھ ملا کر جلدی ادا کر لیتے تھے  
اور ظہر اور عصر ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔ پھر آپ روانہ ہو جاتے تھے۔ اسی طرح اگر آپ نے مغرب سے پہلے روانہ ہونا ہوتا تو  
آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اسے عشاء کے ساتھ ادا کرتے تھے اور اگر آپ نے سورج غروب ہونے کے  
بعد روانہ ہونا ہوتا تو آپ عشاء کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے اور اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)"صحیح" یہ ہے کہ یہ روایت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ علی بن مدینی نے امام  
احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے قتیبہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ یعنی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔ قتیبہ نامی راوی نے اسے نقل کرنے میں تفرّد کیا ہے۔

ہمیں قتیبہ کے علاوہ کسی ایسے شخص کا پتہ نہیں ہے جس نے اس روایت کو لیٹ کے حوالے سے بیان کیا ہو۔

لیٹ نے یزید بن ابوجیب کے حوالے سے ابو طفیل کے حوالے سے، حضرت معاذ سے جو روایت نقل کی ہے وہ "غریب"

ہے۔

اہل علم کے نزدیک معروف روایت وہ ہے: جو ابو زبیر نامی راوی نے ابو طفیل کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل سے نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں اور مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

اس روایت کو قرہ بن خالد، سفیان ثوری، امام مالک اور دیگر کئی راویوں نے ابو زبیر کی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی سفر کے دوران دو نمازوں کو ایک وقت میں اکٹھا ادا کر لے۔

**509 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

ابنِ عُمَرَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ اسْتُغِيثَ عَلَيَّ بِعُضِّ آهْلِهِ فَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَ حَدِيثٌ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: ان کی اہلیہ کے حوالے سے ان سے مدد مانگی گئی (یعنی انہوں نے جلدی پہنچنا تھا) تو انہوں نے سفر تیز کر دیا اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا اور لوگوں کو یہ بتایا: نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے جب آپ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

لیث نے یزید بن ابو حبیب کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

باب 5: نماز استسقاء کا بیان

**510 سند حدیث:** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ

عَنْ عَمِّهِ

509- أخرجه مالك في "الموطأ": (144/1): كتاب قصر الصلاة في السفر: باب: الجعم بين الصلاتين في الحضر والسفر: حديث (3) ومسلم (23/3). الأبي: كتاب صلاة المسافرين وقصرها: حديث (42-703/43) وأبو داود (386/1): كتاب الصلاة: باب: الجعم بين الصلاتين: حديث (1207-1213) والنسائي (1/287-288): كتاب الصلاة: باب: الوقت الذي يجعم فيه المسافر بين المغرب والعشاء: (289/1): باب: الحال التي يجعم فيها بين الصلاتين: واحد في "مسنده": 7-4/2- 63- 51- 54- 80- 102- 106- 150) وعبد بن حميد: ص (243) حديث (748) وابن خزيمة (84/2) حديث (970) من طريق نافع عن ابن عمر: فذكره.

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا وَحَوْلَ رِدَائِهِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي اللَّحْمِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَى هَذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَعَمَّ عَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيِّ

◀◀ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر نکلے تاکہ نماز استسقاء ادا کریں آپ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی پھر آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا آپ نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور بارش کے نزول کی دعا کی اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی لحم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمہم اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

عباد بن تمیم کے چچا کا نام حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

511 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ يَزِيدَ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ عَنِ أَبِي اللَّحْمِ

متن حدیث: اَنَّهٗ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنَعٌ بِكَفِّهِ يَدْعُو

510- اخرجہ مالک فی ”الموطأ“: (190/1)، کتاب الاستسقاء: باب: العمل فی الاستسقاء، حدیث (1) والبخاری (571/2): کتاب الاستسقاء:

باب: الاستسقاء و خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء، حدیث (1005) و (578/2): باب: تحویل الرداء فی الاستسقاء، حدیث

(1011-1012) و (595/2): باب الدعاء فی الاستسقاء قالنا، حدیث (1023) و (597/2): باب: الجهر بالقراءۃ فی الاستسقاء، و باب: کوف

حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ظهرہ الی الناس؟ حدیث (1025) و باب: صلاة الاستسقاء رکعتین، حدیث (1026) و (598/2): باب:

الاستسقاء فی المصلی، حدیث (1027) و باب: استقبال القبلة فی الاستسقاء، حدیث (1028) و (148/11): کتاب الدعوات: باب: الدعاء

مستقبل القبلة، حدیث (6343) و مسلم (274/3 الاہی) کتاب صلاة الاستسقاء، حدیث (1-2-3-4/894) و ابو داؤد (372/1): کتاب

الصلاة: باب: جنائز ابواب صلاة الاستسقاء و تفریعها، حدیث (1161-1162-1163-1164) و (373/1): باب: فی ای وقت یحول رداءہ اذا

استسقی، حدیث (1166-1167) و النسائی (155/3): کتاب الاستسقاء، باب: خروج الامام الی المصلی للاستسقاء و (157/3): باب: تحویل

الامام ظهرہ الی الناس عند الدعاء فی الاستسقاء، و باب: تقلیب الامام الرداء عند الاستسقاء، و باب: متى یحول الامام رداءہ و (156/3): باب:

الحال التي یستحب للامام ان یشعر علیہا اذا خرج و (158/3): باب: رفع الامام یدہ و (163/3): باب: الصلاة بعد الدعاء و باب: کم صلاة

الاستسقاء و (164/3): باب: الجهر بالقراءۃ فی صلاة الاستسقاء و ابن ماجہ (403/1): کتاب اقامة الصلاة و السنة فہما: باب ما جاء فی صلاة

الاستسقاء، حدیث (1267) و واحد فی ”مسندہ“: (38/4-39-40-41-42) و الحمیدی (201/1) حدیث (415-416) و عبد بن حمید

’ص (184) حدیث (516) و الدارمی (360/1): کتاب الصلاة: باب: صلاة الاستسقاء و ابن خزيمة (331/2) حدیث (1406) و (332/2)

حدیث (1407) و (333/2) حدیث (1410) و (334/2) حدیث (1414) و (335/2) حدیث (1415) و (337/2) حدیث

(1420) و (339/2) حدیث (1424) من طریق عباد بن تمیم عن عمہ عبداللہ بن یزید بن عاصم المازنی، فذکرہ۔

511- اخرجہ النسائی (158/3): کتاب الاستسقاء: باب: کوف یرفیع، و واحد (223/5) من طریق الليث بن سعد، عن خالد بن یزید، عن

سعيد بن ابي هلال، عن يزيد بن عبد الله، عن عبيد مولى أبي اللحم عن أبي اللحم الغفاري، فذکرہ۔

قَالَ أَبُو عَيْسَى: كَذَا قَالَ قُتَيْبَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي اللَّحْمِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ الْوَاحِدَ وَعُمَيْرٌ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ وَلَهُ صُحْبَةٌ

﴿﴾ حضرت ابی لحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ”حجازیت“ کے قریب دیکھا، آپ ﷺ بارش کی دعا مانگ رہے تھے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے اور دعا مانگ رہے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) قتیبہ نے اس روایت میں حضرت ابی لحم کے حوالے سے اسی طرح بیان کیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

حضرت ابی لحم کے غلام عمیر نے بھی نبی اکرم ﷺ سے احادیث نقل کی ہیں اور انہیں بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

**512** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَدِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى آتَى الْمُصَلَّى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ مُتَخَشِعًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْإِسْتِسْقَاءِ نَحْوَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ يُكَبِّرُ فِي الرَّكْعَةِ

الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَرَوَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ كَمَا يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ

الْعِيدَيْنِ وَقَالَ النُّعْمَانُ أَبُو حَنِيفَةَ لَا تُصَلِّي صَلَاةَ الْإِسْتِسْقَاءِ وَلَا أَمْرُهُمْ بِتَحْوِيلِ الرِّدَاءِ وَلَكِنْ يَدْعُونَ

وَيُرْجَعُونَ بِجَمَلِيَّتِهِمْ

512- اخرجہ ابو داؤد (373/1)، کتاب الصلاة: باب: جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفریعها حدیث (1165)، والنسائی (156/3)، کتاب

الاستسقاء: باب: الحال التي يسعحب للامام ان يكون عليها اذا خرج: وباب: جلوس الامام على المنبر للاستسقاء (163/3)، باب: كيف صلاة

الاستسقاء: وابن ماجه (403/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الاستسقاء حدیث (1266)، واحمد (355/230/1)

وابن خزيمة (331/2) حدیث (1405) و (332/2) حدیث (1408) من طريق هشام بن اسحق بن عبدالله بن كنانة عن ابيه عن ابن عباس، فذكره.



قَالَ أَبُو عِيْسَى: خَالَفَ السُّنَّةَ

﴿﴾ ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ولید بن عقبہ نے مجھے بھیجا جو مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔ اس نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نبی اکرم ﷺ کی نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ زینت کے بغیر عاجزی کے عالم میں گریہ وزاری کرتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ عید گاہ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے تمہاری طرح خطبہ نہیں دیا۔ آپ ﷺ مسلسل دعا میں گریہ وزاری میں اور تکبیر کہنے میں مشغول رہے۔ آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ جس طرح آپ عید کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہشام بن اسحاق اپنے والد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں، تاہم اس میں ایک لفظ ”خشوع و خضوع“ کے

ساتھ زائد ہے۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: نماز استسقاء عیدین کی نماز کی طرح ادا کی جائے گی۔ اس میں پہلی رکعت میں سات مرتبہ تکبیر کہی جائے گی اور دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی جائے گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: نماز استسقاء میں عیدین کی

نماز کی طرح تکبیر نہیں کہی جائے گی۔

(امام اعظم رحمہ اللہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت نے یہ کہا ہے: نماز استسقاء ادا نہیں کی جائے گی، میں انہیں چادر اٹھانے کی ہدایت

بھی نہیں کروں گا البتہ (بارش کے نازل کے لیے لوگ جمع ہو کر) دعا مانگیں گے اور سب واپس آ جائیں گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انہوں نے سنت کے برخلاف (فتویٰ دیا) ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

### باب 6: نماز کسوف کا بیان

513 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ

طَاوُسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثَمَّ رَكَعَ ثَمَّ قَرَأَ ثَمَّ رَكَعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثَمَّ سَجَدَ

سَجْدَتَيْنِ وَالْآخِرَى مِثْلَهَا

513- اخرجه مسلم (305/3. الابن): كتاب الكسوف: باب: ذكر من قال انه ركع ثمان ركعات في اربع سجعات، حديث (909/19) واو

داود (379/1): كتاب الصلاة: باب من قال: اربع ركعات، حديث (1183) والنسائي (128/3-129) كتاب الكسوف: باب: كيف صلاة

الكسوف، واحمد (346-225/1) والدارمي (359/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة عند الكسوف وابن خزيمة (317/2) حديث (1385)

من طريق سفیان الثوري، عن حبيب بن ابي ثابت، عن طاوس عن ابن عباس، فذكره.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالتَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَسُمْرَةَ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَابْنَ مَسْعُودٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنَ عُمَرَ وَقَبِيصَةَ الْهَلَالِيَّ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سُمْرَةَ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْنَسِي: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

مذہب فقہاء: فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُسْرَءَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا بِالنَّهَارِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا كَنَحْوِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَزُونَ الْجَهْرَ فِيهَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجْهَرُ فِيهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَصَحَّ عَنْهُ أَيضًا أَنَّهُ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَهَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ جَائِزٌ عَلَى قَدْرِ الْكُسُوفِ إِنْ تَطَاوَلَ الْكُسُوفُ فَصَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ فَهُوَ جَائِزٌ وَيُرَى أَصْحَابُنَا أَنْ تُصَلَّى صَلَاةُ الْكُسُوفِ فِي جَمَاعَةٍ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی اس میں قرأت کی پھر آپ رکوع میں چلے گئے۔ پھر آپ نے قرأت کی پھر آپ رکوع میں چلے گئے پھر آپ نے دوسرے سجدے کے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں (دو رکعات میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمہم اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نماز کسوف میں قرأت کرنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس نماز میں دن کے وقت پست آواز میں قرأت کی جائے گی۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس نماز میں عیدین اور جمعہ کی نماز کی طرح بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔  
امام مالک، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان کے نزدیک اس نماز میں بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دونوں طرح کی روایات مستند طور پر منقول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مستند طور پر یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے (دو رکعات میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار سجدے کئے تھے۔ اور آپ سے مستند طور پر یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے چھ مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار سجدے کئے تھے۔  
اہل علم کے نزدیک یہ گرجہن کی مقدار کے حساب سے ہے اگر گرجہن لمبا ہو تو آدمی چھ رکوع کرے گا اور چار سجدے کرے گا اور یہ جائز ہوگا لیکن اگر وہ چار رکوع کرتا ہے اور چار سجدے کرتا ہے اور قرأت طویل کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔  
ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گرجہن اور چاند گرجہن دونوں میں نماز کسوف باجماعت ادا کی جائے گی۔

514 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ هِيَ دُونَ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهِيَ دُونَ الْأُولَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ  
حلم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ يَرُونَ صَلَاةَ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَنَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِرًّا إِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ بِتَكْبِيرٍ وَثَبَّتَ قَائِمًا كَمَا هُوَ وَقَرَأَ أَيْضًا بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَنَحْوًا مِنْ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ

514- اخرجه مالك في "الموطأ": (186/1). كتاب صلاة الكسوف: باب: العمل في صلاة الكسوف، حديث (1) والبغاري (615/2). كتاب الكسوف: باب: الصدقة في الكسوف، حديث (1044) وينظر اطرافه في (1065- 1066- 1212- 3203- 4624- 5221- 6631- 1046- 1047- 1058) ومسلم كتاب الكسوف: باب: صلاة الكسوف، حديث (1- 2- 3- 4- 5/901) وابو داود (378/1). كتاب الصلاة: باب: صلاة الكسوف، حديث (1180) و (380/1). باب: القراءة في صلاة الكسوف، حديث (1187- 1188) و (381/1). باب: ينادى فيها بالصلاة، حديث (1190) و (382/1). باب: الصدقة فيها، حديث (1191) والنسائي (127/3). كتاب الكسوف: باب: الأمر بالثناء لصلاة الكسوف، و (128/3). باب: الصفوف في صلاة الكسوف، و (130/3). باب: نوع آخر منه عن عائشة، و (132/3). باب: نوع آخر منه عن عائشة، و (148/3). باب: الجهر بالقراءة في صلاة الكسوف، و (150/3). باب: التشهد والتسليم في صلاة الكسوف، و (152/3). باب: كيف الخطبة في الكسوف، وابن ماجه (401/1). كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في صلاة الكسوف، حديث (1263) واحمد في "مسنده" (32/6- 65- 86- 87- 164- 168) والبيهقي (95/1) حديث (180) والدارمي (36/1) كتاب الصلاة: باب: الصلاة عند الكسوف، وابن خزيمة (314/2) حديث (1379) و (319/2) حديث (1387) و (322/3) حديث (1391) و (324/3) حديث (1395) و (328/3) حديث (1398) من طريق عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها، فذكره.

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ تَامَتَيْنِ وَيُقِيمُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ نَحْوًا مِمَّا أَقَامَ فِي رُكُوعِهِ ثُمَّ قَامَ لِقَرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَنَحْوًا مِنْ سُورَةِ النَّسَاءِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ بِتَكْبِيرٍ وَكَبَّتْ فَإِنَّمَا تَمَّ قَرَأَ نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ لِقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ نے طویل قرأت کی پھر آپ رکوع میں چلے گئے۔ آپ نے طویل رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قرأت کی، لیکن پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور آپ نے طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ ایسا ہی آپ نے دوسری رکعت میں بھی کیا۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمہم اللہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک نماز کسوف میں چار رکوع کئے جائیں گے اور چار سجدے کئے جائیں گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آدمی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے گا اور تقریباً سورہ بقرہ جتنی تلاوت پست آواز میں کرے گا۔ اگر دن کا وقت ہو پھر وہ رکوع میں چلا جائے گا اور طویل رکوع کرے گا جو اس کی قرأت جتنا لمبا ہوگا پھر وہ کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے گا اور تقریباً سورہ آل عمران جتنی تلاوت کرے گا پھر وہ رکوع میں جائے گا اور اتنا طویل رکوع کرے گا جو اس کی اس قرأت جتنا ہو پھر وہ اپنا سر اٹھائے گا اور سمح اللہ من حمدہ کہے گا۔ پھر وہ دومرتبہ مکمل سجدے کرے گا اور ہر سجدے میں اتنی دیر ٹھہرے گا جتنی دیر رکوع میں ٹھہرا تھا پھر وہ کھڑا ہو جائے گا اور سورہ فاتحہ پڑھے گا اور تقریباً سورہ نساء جتنی تلاوت کرے گا پھر وہ رکوع میں جائے گا اور طویل رکوع کرے گا جو اس کی اس قرأت جتنا طویل ہوگا پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سر کو اٹھائے گا اور سیدھا کھڑا ہو جائے گا پھر قرأت کرے گا جو تقریباً سورہ مائدہ جتنی ہوگی پھر وہ رکوع میں جائے گا اور طویل رکوع کرے گا جو اس کی اس قرأت جتنا ہوگا پھر وہ سر اٹھائے گا اور سمح اللہ من حمدہ کہے گا پھر دومرتبہ سجدہ کرے گا پھر تشہد پڑھے گا اور سلام پھیر دے گا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

### باب 7: نماز کسوف میں قرأت کس طرح کی جائے گی؟

515 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ

عَبَادٍ عَنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا

515- أخرجه أبو داود (379/1): كتاب الصلاة: باب: من قال أربع ركعات حديث (1184) البعاري في "خلق أفعال العباد" (53-54) والنسائي (140/3): كتاب الكسوف: باب: نوع آخر (148/3): باب: ترك الجهر فيها بالقراءة (152/3): باب: كيف الخطبة في الكسوف وابن ماجه (402/1): كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الكسوف حديث (1264): واحد في "مسند" (17-19-23/16-14/5) وابن خزيمة (325/2) من طريق الأسود بن قيس قال: حدثني ثعلبة بن عباد العبدي عن سمره بن جندب فذكره.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دی (یعنی آپ نے پست آواز میں قرأت کی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

516 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ممن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَاهُ أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ نَحْوَهُ

مذاهب فقہاء: وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی تھی اور اس میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو اسحق فزاری نے سفیان بن حصین کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

امام مالک، امام احمد اور امام اسحق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: 8 نماز خوف کا بیان

517 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

517- اخراجه البخاری (497/2): كتاب صلاة العوف: باب: صلاة العوف: حديث (942) و (487/7): كتاب المغازی: باب: غزوة ذات

الرقاع: حديث (4132- 4133) و مسلم (191/3: الابن): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: صلاة العوف: حديث (305-306/839)

داود داود (398/1): كتاب الصلاة: باب: من قال: يصل بكل طائفة ركعة ثم يسلم فيقوم كل صف فيصلون لانفسهم ركعة: حديث (1243)

والنسائي (171/3): كتاب صلاة العوف: واحد: (147/1- 150): والدارمي (357/1): كتاب الصلاة: باب: في صلاة العوف: وابن خزيمة

(298-297/2) حديث (1354-1355) من طريق الزهري عن سالم عن ابيه: فذكره واخرجه النسائي (172/3): كتاب صلاة العوف: من

طريق الزهري عن عبد الله بن عمر (لمس فيه سالم)

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
 مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِأَخْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةَ  
 الْأُخْرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَمَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ  
 عَلَيْهِمْ فَمَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ  
 حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ هَذَا  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَحَدِيفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ  
 وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَّمَةَ وَأَبِي عِيَّاشِ الزُّرْقِيِّ وَأَسْمَةَ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ وَأَبِي بَكْرَةَ  
 مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ إِلَى حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي  
 حَنَّمَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ عَلَى أَوْجِهٍ وَمَا  
 أَعْلَمُ فِي هَذَا الْبَابِ إِلَّا حَدِيثًا صَحِيحًا وَأَخْتَارُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَّمَةَ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
 ثَبَّتَ الرَّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ وَرَأَى أَنَّ كُلَّ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَائِزٌ وَهَذَا عَلَى قَدْرِ الْخَوْفِ قَالَ إِسْحَقُ وَلَسْنَا نَخْتَارُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ  
 أَبِي حَنَّمَةَ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ الرَّوَايَاتِ

◀◀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف میں دو میں  
 سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہا پھر یہ لوگ واپس چلے گئے اور ان لوگوں کی جگہ جا کر  
 کھڑے ہو گئے پھر وہ لوگ آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی اور آپ نے سلام پھیر دیا۔ پھر یہ لوگ کھڑے  
 ہوئے۔ انہوں نے اپنی رکعت مکمل کی پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی رکعت مکمل کی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو عیاش زرقی جن کا نام زید بن صامت ہے اور  
 حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) امام مالک رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں حضرت سہل بن حنمہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کو  
 اختیار کرتے ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نماز خوف کے مختلف طریقے روایت کئے گئے ہیں اور میرے علم  
 کے مطابق اس بارے میں صرف ایک مستند روایت منقول ہے۔ امام احمد رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے  
 منقول روایت کو اختیار کیا ہے۔

امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: نماز خوف کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایات منقول ہیں۔ امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز خوف کے بارے میں جو کچھ بھی منقول ہے، وہ درست ہے اور یہ خوف کی حیثیت کے اعتبار سے ہے۔

امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سہل بن ابو شمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کسی دوسری روایت کے مقابلے میں بطور خاص اختیار نہیں کریں گے۔

**518 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ آثَارِ صَحَابِهِ: أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَوُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لَأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ لَأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أَوْلِيائِكَ وَيَجِيءُ أَوْلِيَاكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَيَهِي لَهُ تِسْتَانٍ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رُكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ لِي يَحْيَى ائْتَبَهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: لَمْ يَرْفَعَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهَكَذَا رَوَى أَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ مَوْقُوفًا وَرَفَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

518- أخرجه البخاري (486/7): كتاب المغازي: باب: غزوة ذات الرقاع' حديث (4131) ومسلم (196/3) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب صلاة الخوف' حديث (841/309) وابو داؤد (395/1): كتاب الصلاة: باب: من قال: يقوم صف مع الامام وصف وجه العدو... حديث (1237) والنسائي (170/3): كتاب صلاة الخوف' واحد (448/3) والدارمي (358/1) كتاب الصلاة: باب: في صلاة الخوف' من ماجه (399/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الخوف' حديث (1259) وابن خزيمة (299/2-300) حديث (1356-1357-1359) من طريق شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن صالح بن خوات عن سهل بن ابي حثمة 'فذكره واخرجه مالك في "الموطأ": (183/1): كتاب صلاة الخوف: باب: صلاة الخوف' حديث (2) والبخاري (486/7) كتاب المغازي: باب: غزوة ذات الرقاع' حديث (1431) وابو داؤد (395/1): كتاب الصلاة: باب: من قال: اذا صلى ركعة وثبت قائما اتوا لانفسهم ركعة ثم سبوا ثم انصرفوا فكلنا وجاه العدو واختلف في السلام' حديث (1239) والنسائي (178/3) كتاب صلاة الخوف' واحد (448/3) والدارمي (358/1) كتاب الصلاة: باب: في صلاة الخوف' وابن خزيمة (300/2) حديث (1358) من طريق يحيى بن سعيد الانصاري عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن سهل بن ابي حثمة فذكره موقوفا.

وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ (۱)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَرَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَخْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً رَكْعَةً فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيسَى: أَبُو عِيَّاشِ الزُّرَقِيُّ اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ

﴿﴾ حضرت ہبل بن ابوشمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں: امام قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوگا ایک گروہ اس کے پیچھے آکھڑا ہوگا اور دوسرا دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے گا۔ جس کا رخ دشمن کی طرف ہوگا۔ امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے گا اور دو سجدے کر لے گا یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ چلے جائیں گے اور دوسرے لوگ آجائیں گے۔ امام انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدے (یعنی ایک رکعت) پڑھائے گا۔ اس طرح امام کی دو رکعات ہو جائیں گی اور ان دونوں میں سے ہر ایک فریق نے ایک رکعت پڑھی ہوگی پھر یہ فریق اٹھ کر ایک رکوع اور دو سجدوں کے (یعنی ایک رکعت کے ساتھ) اپنی نماز مکمل کر لے گا۔

محمد بن بشار بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے عبدالرحمن بن قاسم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، صالح بن خوات کے حوالے سے، حضرت ہبل بن ابوشمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، یحییٰ بن سعید انصاری کی نقل کردہ روایت کی مانند حدیث نقل کی۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اسے بھی اس کے ساتھ لکھ لو، کیونکہ مجھے حدیث اچھی طرح یاد نہیں ہے، تاہم یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت کی مانند ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری نے اس روایت کو قاسم بن محمد کے حوالے سے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے ساتھیوں نے بھی اس روایت کو اسی طرح ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ تاہم شعبہ نے عبدالرحمن بن قاسم بن محمد کے حوالے سے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس نے اس روایت کو یزید بن رومان کے حوالے سے، صالح بن خوات کے حوالے سے، ان صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز خوف ادا کی تھی اور پھر انہوں نے اس کی مانند ذکر کیا ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

(۱) - اخرجہ مالک فی "الموطأ": (183/1)، کتاب صلاة الخوف: باب: صلاة الليل، حدیث (1) والبغاری (486/7) کتاب المغازی: باب: غزوة ذات الرقاع، حدیث (4129) ومسلم (196/3-الابی) کتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: صلاة الخوف، حدیث (842/310) واهو داؤد (395/1) کتاب الصلاة: باب: من قال: اذا صل ركعة وثبت قائما: التوا لانفسهم ركعة ثم.... حدیث (1238) والنسائی (171/3) کتاب صلاة الخوف، من طریق یزید بن رومان عن صالح بن خوات عن من صل مع النبي صلى الله عليه وسلم لذكوره.



کئی راویوں کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک رکعت پڑھائی تھی۔ یوں نبی اکرم ﷺ کی دو رکعات ہو گئی تھیں اور ان کی ایک ایک رکعت ہوئی تھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

### باب 9: قرآن مجید کے سجود

**519** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِي فِي النَّجْمِ  
اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ  
يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ  
أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِلَفْظِهِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ وَكَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
هَلَالٍ عَنِ الدِّمَشْقِيِّ

◆◆ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء  
میں (قرآن مجید میں) گیارہ (مقامات) پر سجدے کئے ہیں جن میں سے ایک وہ ہے جو ”سوزہ نجم“ میں ہے۔  
سیدہ ام درداء، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتی ہیں: (اس کے بعد حسب سابق  
روایت ہے)

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت سفیان بن وکیع کی عبد اللہ بن وہب کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے زیادہ  
مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن  
ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف سعید بن ابولہلال نامی راوی کی عمر دمشقی نامی راوی سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

519- اخرجه ابن ماجه (335/1): كتاب اقامة الصلاة والسنه لهما: باب: عدد سجود القرآن' حديث (1055) واحمد في "مسنده"  
(194/5) د (442/6) من طريق سعيد بن ابى هلال' عن عمر بن حيان الدمشقي' قال: سمعت مخبرا' يخبر' عن امر الدرداء' عن ابى الدرداء عن  
النبي صلى الله عليه وسلم' نحوه.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

### باب 10: خواتین کا مسجد میں جانا

520 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيث: أَيَذْنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ وَاللَّهِ لَا نَأْذُنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهِ دَغْلًا فَقَالَ لَمَلَأَ اللَّهُ بَيْتَكَ وَفَعَلَ أَقْوَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَأْذُنُ لَهُنَّ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْنَبَ امْرَأَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ مجاہد بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خواتین کو رات کے وقت (مغرب یا عشاء کی نماز کے لئے) مسجد جانے کی اجازت دو (مجاہد بیان کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے بولے: اللہ کی قسم! ہم تو انہیں اس کی اجازت نہیں دیں گے ورنہ وہ اسے فساد کا ذریعہ بنا لیں گی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے (یعنی انہیں ”دعائے ضرر“ دی) میں بتا رہا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اور تم یہ کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ سیدہ زینب اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبِزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

### باب 11: مسجد میں تھوک پھینکنا مکروہ ہے

521 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَارِبِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

520- اخرجہ البخاری (404/2)، کتاب الاذان: باب: خروج النساء الى المساجد بالليل والفسح، حدیث (865) و (444/2)، کتاب الجمعة حدیث (899) ومسلم (334/2 الابي)، کتاب الصلاة: باب: خروج النساء الى المساجد اذا لم يعرتب عليه فتنه وانها لا تعرج مطوية حدیث (442/139-138) و ابو داود (211/1)، کتاب الصلاة: باب: ما جاء في خروج النساء الى المسجد، حدیث (526) واحمد (98-127-143-145-36/2-43-49)، و عبد بن حميد، ص (256) حدیث (805) من طريق مجاهد عن ابن عمر فذكره.

521- اخرجہ ابو داود (182/1)، کتاب الصلاة: باب: في كراهية البزاق في المسجد، حدیث (478) والنسائي (52/2)، کتاب المساجد: باب: الرخصة للمصل ان يصفق خلفه او ليقاء سائله، وابن ماجه (326/1)، کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: المصل يعنعم، حدیث (1021) واحمد: (396/6) وابن حزيمة (45-44/2) حدیث (876-877) من طريق منصور عن ربيع بن حراش عن طارق بن عبد الله المخاربي، فذكره.

متن حدیث: إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِينِكَ وَلَكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تَلْقَاءَ شِمَالِكَ أَوْ تَحْتَ قَلَمِكَ الْيُسْرَى

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ طَارِقٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

تَوْضِيحُ رَاوِي: قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ لَمْ يَكْذِبْ رَبِيعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي

الْإِسْلَامِ كَذِبَةً قَالَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَثَبْتُ أَهْلَ الْكُوفَةِ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ

﴿﴾ حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم نماز کی حالت میں

ہو تو اپنے دائیں طرف نہ تھوکو بلکہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دو۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن عمر، حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت طارق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے

سنا ہے: ربیع بن حیراش نے مسلمان ہونے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں: منصور بن معمر اہل کوفہ میں سب سے زیادہ مستند ہیں۔

522 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: الْبِزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد میں تھوکنے گناہ ہے، اور اس کا

کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي أَقْرَأِ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

باب 12: سورة ”علق“ اور سورة ”انشقاق“ میں موجود سجدہ

522- اخرجہ البخاری (609/1): كتاب الصلاة: باب: كفارة البزاق في السجدة حدیث (415) ومسلم (456/2-الابی): كتاب الساجد و

مواضع الصلاة: باب: النهی عن البزاق في السجدة في الصلاة وغيرها حدیث (55-552/56) وابو داؤد (182/1): كتاب الصلاة: باب: في كراهية

البزاق في السجدة حدیث (474-475-476) والنسائي (50/2): كتاب الساجد: باب: البزاق في السجدة واحمد (234-232-277-289) من (109-173-183-209): والدارمی (324/1) كتاب الصلاة: باب: كراهية البزاق في السجدة وابن خزيمة (276/2) حدیث (1309) من طريق قتادة عن انس بن مالك فذكره.

523 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو

بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْمَسْجُودَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاقْرَأَ

بِاسْمِ رَبِّكَ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَرْبَعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ کیا تھا۔

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس (روایت کی سند میں) چار تابعین موجود ہیں جنہوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النُّجْمِ

باب 13: سورہ نجم میں سجدہ

524 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا يَعْنِي النُّجْمَ وَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ

523- اخرجہ مسلم (501/2- الامی): کتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: سجود الغلاوة: حدیث (578/108) و ابو داؤد (447/1): کتاب

الصلاة: باب السجود في (اذا السماء انشقت) (الانشقاق: 1) و (اقرا) (العلق: 1) حدیث (1407) والنسائی (162/2) کتاب الافتتاح: باب: السجود

في (اقرا باسم ربك) (العلق: 1) وابن ماجه (336/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب عدد سجود القرآن: حدیث (1058) و احمد

(249/2-461) والدارمی (343/1): کتاب الصلاة: باب: السجود في (اقرا باسم ربك) والحمیدی (436/2) حدیث (991) وابن خزيمة

(278/1) حدیث (554-555) من طريق ايوب بن موسى عن عطاء بن ميناة عن ابي هريرة به. و اخرجہ النسائی (161/2): کتاب

الافتتاح: باب: السجود في (اذا السماء انشقت) (الانشقاق: 1) وابن ماجه (336/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: عدد سجود القرآن

حدیث (1059) و ”احمد“ (247/2) والدارمی (343/1): کتاب الصلاة: باب: السجود في (اذا السماء انشقت) (الانشقاق: 1) والحمیدی

(436/2) حدیث (992) من طريق سفیان بن عيينة عن يحيى بن سعيد عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن

ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن ابي هريرة لذكروه.

525- اخرجہ البخاری (644/2): کتاب سجود القرآن: باب: سجود المسلمين مع المشركين: حدیث (1071) و (480/8): کتاب التفسير:

باب: (ما سجدوا لله واعبدوا) (النجم: 62) حدیث (4862) من طريق عبد الوارث قال: حدثنا ايوب عن عكرمة عن ابن عباس لذكروه.

وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُودَ فِي سُورَةِ النَّجْمِ

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ فِي الْمُفْصَلِ سَجْدَةٌ وَهُوَ

قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اس میں (راوی کہتے ہیں) یعنی سورہ نجم میں سجدہ کیا۔

مسلمانوں، مشرکین، جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

ان حضرات کے نزدیک سورہ نجم میں سجدہ کیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض

اہل علم کے نزدیک کسی بھی مفصل سورت میں سجدہ نہیں ہے۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) پہلا قول زیادہ درست ہے۔

امام سفیان ثوری، امام ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ

باب 14: سورہ نجم میں سجدہ نہ کرنا

525 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَتَأْوَلُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

525- اخرجہ البخاری (645/2). کتاب سجود القرآن: باب: من قرأ السجدة ولم يسجدها حديث (1072-1073) ومسلم (500/2. الابن).

کتاب: المساجد و مواضع الصلاة: باب: سجود التلاوة: حديث (577/106) و ابو داؤد (446/1) کتاب الصلاة: باب: من لم ير السجود في المفصل:

حديث (1404) والنسائي (1602). کتاب الافتتاح: باب: ترك السجود في النجم: واحد (183-186) والدارمي (343/1). کتاب الصلاة:

باب: في الذي يسم السجدة ولا يسجد: وعبد بن حميد ص (110) حديث (251) وابن خزيمة (285/1) حديث (568) من طريق يزيد بن

عبدالله بن قسيط عن عطاء بن يسار عن زيد بن ثابت: فذكره.

السُّجُودَ لِأَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِينَ قَرَأَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى مَنْ سَمِعَهَا فَلَمْ يَرَّخْصُوا فِي تَرْكِهَا وَقَالُوا إِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ضَوْءٍ فَإِذَا تَوَضَّأَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ فِيهَا وَالْتِمَسَ فَضْلَهَا وَرَّخْصُوا فِي تَرْكِهَا إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ وَاجْتَجُوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَيْثُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا فَقَالُوا لَوْ كَانَتِ السَّجْدَةُ وَاجِبَةً لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا حَتَّى كَانَ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْتَجُوا بِحَدِيثِ عُمَرَ

آثار صحابہ: اِنَّهُ قَرَأَ سَجْدَةً عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَأَهَا فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَهَيَّأَ النَّاسُ لِلْسُّجُودِ فَقَالَ إِنَّهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَسْجُدُوا فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورت نجم کی تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

(ابام ترمدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ اس لئے ترک کیا تھا، کیونکہ جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو انہوں نے سجدہ نہیں کیا۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ یہ اہل علم یہ فرماتے ہیں: سننے والے شخص پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ ان اہل علم نے اسے ترک کرنے کی کوئی رخصت نہیں دی ہے۔ یہ اہل علم یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص (سجدے سے متعلق آیت) سن لے اور وہ بے وضو حالت میں ہو تو جب وہ وضو کرے گا تو یہ سجدہ بھی کرے گا۔

سفیان ثوری اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: سجدہ اس شخص پر لازم ہوگا، جو اس میں سجدہ کرنا چاہے اور اس کی فضیلت حاصل کرنا چاہے ان اہل علم نے سجدے کو ترک کرنے کی رخصت دی ہے۔

ان حضرات نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول اس ”مرفوع“ حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے، جس کے مطابق حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر یہ سجدہ واجب ہوتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ایسے نہ رہنے دیتے، جب تک وہ سجدہ نہیں کر لیتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سجدہ کرتے۔

ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس حدیث کو بھی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے جس کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

منبر پر آیت سجدہ تلاوت کی پھر منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا، لیکن اگلے جمعے انہوں نے جب وہی آیت تلاوت کی اور لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ہم پر لازم نہیں ہے، اگر ہم چاہیں تو کر سکتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا، اور ان لوگوں نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

بعض اہل علم نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔

امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي ص

### باب 15: "سورہ ص" میں سجدہ

526 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي ص قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَعَبَّرَهُمْ أَنْ يَسْجُدَ فِيهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ

بَعْضُهُمْ إِنَّهَا تَوْبَةٌ نَبَوِيَّةٌ وَلَمْ يَرَوْا السُّجُودَ فِيهَا

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو "سورہ ص" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ سجدہ لازمی نہیں ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس سورت میں سجدہ ہے۔

سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم کے نزدیک یہ ایک "نبی" کی توبہ ہے ان حضرات کے نزدیک اس سورت میں سجدہ نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

### باب 16: سورہ حج میں سجدہ

527 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

526- اخرجہ البخاری (643/2) کتاب سجود القرآن باب: سجدة (ص) حدیث (1069) و (526/6) کتاب احادیث الانبياء، باب: احب

الصلاة ال الله صلاة داود، واحب الصيام ال الله صيام داود، حدیث (3422) و ابو داود (447/1): کتاب الصلاة: باب السجود في (ص) حدیث

(1409)، واحد (360-279/1) والدارمی (342/1): کتاب الصلاة: باب: السجود في (ص) والحمیدی (224/1) حدیث (477)، و عبد بن

حمید ص (204) حدیث (595)، وابن خزيمة (277/1) حدیث (550) من طريق ابواب السجدة، قال: سمعت عكرمة عن ابن عباس

فذكره.

متن حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بَانَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا

يَقْرَأَهُمَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِي

مذاهب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا قَالَا فُضِّلَتْ  
سُورَةُ الْحَجِّ بَانَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَآحْمَدُ وَاسْحَقُ وَرَأَى بَعْضُهُمْ فِيهَا سَجْدَةً  
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سورہ حج کو یہ فضیلت دی گئی ہے کہ  
اس میں دو سجدے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جو شخص ان دو سجدوں کو نہ کرنا چاہے وہ اس کی تلاوت نہ کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

اس کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں:  
سورہ حج کی یہ خصوصیت ہے: اس میں دو سجدے ہیں۔

ابن مبارک شافعی احمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق رائے دی ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس میں ایک سجدہ ہے۔

سفیان ثوری امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

باب 17: قرآن کے سجدہ (تلاوت) میں آدمی کیا پڑھے؟

528 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا

نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي

بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَيْنِي بِهَا وَزُرًّا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ

الْحَسَنُ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ

527- اخرجہ ابو داؤد (1402/1): كتاب الصلاة: باب: تفریم ابواب السجود وكم سجدة في القرآن؟ حدیث (1402) واحمد

(151/4-155) من طریق ابن لہمعة قال: حدثنا مشر بن هاعان ابو مصعب المعافری عن عقبه بن عامر الجهنی فذكره.

528- اخرجہ ابن ماجہ (334/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: سجود القرآن حدیث (1053) وابن خزیمہ (282/1) حدیث

(563-562) من طریق محمد بن یزید بن خنیس عن الحسن بن محمد بن عبد اللہ بن ابی یزید قال لى ابن جریر یا حسن اخبرنى جددك  
عبداللہ بن ابی یزید عن ابن عباس فذكره.



فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
 ﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس عرض کی: یا رسول  
 اللہ ﷺ! میں نے گزشتہ رات جب میں سو رہا تھا خواب میں خود کو دیکھا، گویا میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں، میں نے  
 سجدہ کیا، تو درخت نے بھی میری طرح سجدہ کیا، میں نے اسے سنا وہ یہ پڑھ رہا تھا۔

”اے اللہ! اس کی وجہ سے اپنی بارگاہ میں (میرے لئے) اجر لکھ دے اور اس کی وجہ سے میرے گناہوں کو کم کر دے۔  
 اور اپنی بارگاہ میں (میرے لئے) ذخیرے کے طور پر (اسے محفوظ کر لے) اور اسے میری طرف سے قبول کر لے جیسا  
 کہ تو نے اسے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا۔“

حسن بن محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں ابن جریج نے مجھ سے کہا: تمہارے دادا نے مجھے یہ بات بتائی ہے، حضرت ابن  
 عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ایک آیت سجدہ تلاوت کی۔ پھر آپ نے سجدہ کیا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وہی پڑھتے ہوئے سنا جو اس درخت کے پڑھے ہوئے کے بارے میں اس شخص نے  
 آپ کو بتایا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے ”غریب“  
 ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

529 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مِثْنِ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت سجدہ تلاوت کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے۔

”میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ ریز ہے، جس نے اپنی قدرت اور قوت کے ذریعے اسے پیدا کیا اور اسے سماعت و

بصارت عطا کی۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

529- اخرجہ ابو داؤد (449/1): کتاب الصلاة باب: ما يقول اذا سجد حدیث (14:4) والنسائی (222/2)، کتاب الطہیق باب: نوع آخر  
 واحد (30/6-217) من طرق عن ابی العالیة عن عائشة فذکرہ۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيمَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

باب 18۔ جس شخص کا رات کا وظیفہ رہ جائے وہ اسے دن میں قضاء کرے

530 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ السَّائِبَ

بْنَ يَزِيدَ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا

قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: قَالَ وَأَبُو صَفْوَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْمَكِّيِّ وَرَوَى عَنْهُ الْحَمِيدِيُّ وَكِبَارُ النَّاسِ

حضرت عبد الرحمن بن عبد القاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنا وظیفہ پڑھے بغیر سو جائے یا اس میں سے کچھ حصہ رہ جائے تو وہ اسے فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو یہ اس کے نامہ اعمال میں اسی طرح لکھا جائے گا جیسے اس نے اسے رات کے وقت پڑھا تھا۔ ابو صفوان نامی راوی کا نام عبد اللہ بن سعید مکی ہے۔ حمیدی اور اکابر محدثین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

باب 19: جو شخص امام سے پہلے اپنا سر (رکوع یا سجدے سے) اٹھا لیتا ہے اس کی شدید مذمت

531 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ أَبُو الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَّةٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ قَالَ حَمَّارٌ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ

530۔ اخرجه مسلم (76/3۔ الابن): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: جامع الليل، ومن نام عنه او مرض، حدیث (747/142)۔ واو داؤد (419/1) كتاب الصلاة باب من نام عن حزبه، حدیث (1313)۔ ولانسالی (209/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: متى يقضى من نام عنه حزبه من الليل، وابن ماجه (426/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فمن نام عن حزبه من الليل، حدیث (1343)۔ واحمد (53-32/1) والدارمی (346/1): كتاب الصلاة: باب: اذا نام عن حزبه من الليل من طريق عبد الرحمن بن عبد القاری عن عبد بن الخطاب، فذكره واخرجه النسائی (260/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: متى يقضى من نام عن حزبه من الليل، من طريق عبد الرحمن بن عبد القاری، ان عبد بن الخطاب قال: "من فاته حزبه" فذكره موقوفاً.

531۔ اخرجه البخاری (214/2): كتاب الاذان: باب: اثم من رفع راسه قبل الامام، حدیث (691)۔ و مسلم (320/2۔ الابن): كتاب الصلاة: باب: تحريم سبق الامام برکوع او سجود ونحوها، حدیث (114-115-427/116)۔ واو داؤد (225/1): كتاب الصلاة: باب: التشديد فمن يرفع قبل الامام او يضع قبله حدیث (623)۔ والنسائی (96/2): كتاب الامامة: باب: مبادرة الامام، وابن ماجه (308/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: النهي ان يسبق الامام بالركوع والسجود، حدیث (961)۔ واحمد (504-472-469-456-425-271-260/2) والدارمی (302/1) كتاب الصلاة: باب: النهي عن مبادرة الائمة بالركوع والسجود، وابن خزيمة (47/3) حدیث (1600) من طريق محمد بن زياد عن ابي هريرة فذكره.

حَمَادٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا قَالَ أَمَا يَخْسَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ بَصْرِيُّ ثِقَةٌ وَيُكْنَى أَبَا الْحَارِثِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص امام سے پہلے اپنا سراٹھا لیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا؟ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے۔

قتیبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حماد نے یہ بات بیان کی ہے: محمد بن زیاد نے مجھ سے یہ الفاظ بیان کیے۔  
”کیا وہ نہیں ڈرتا“۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

محمد بن زیاد نامی راوی بصری ہیں اور ثقہ ہیں ان کی کنیت ”ابو الحارث“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي الْقَرِيضَةَ ثُمَّ يَوْمُ النَّاسِ بَعْدَ مَا صَلَّى

باب 20- جو شخص فرض نماز ادا کر لینے کے بعد لوگوں کو نماز پڑھائے

532 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

متن حدیث: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى

قَوْمِهِ فَيَوْمُهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالُوا إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِي

الْمَكْتُوبَةِ وَقَدْ كَانَ صَلَاتَهَا قَبْلَ ذَلِكَ أَنَّ صَلَاةَ مَنْ آيْتُمْ بِهِ جَائِزَةٌ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ جَابِرٍ فِي قِصَّةِ مُعَاذٍ وَهُوَ

حَدِيثٌ صَحِيحٌ

آثار صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهَا

صَلَاةُ الظُّهْرِ فَأَيْتَمَّ بِهِمْ قَالَ صَلَاتُهُ جَائِزَةٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِذَا آيْتُمْ قَوْمًا بِإِمَامٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنَّهَا

532- إخرجه البخاری (226/2): كتاب الاذان: باب: اذا طول الامام وكان للرجل حاجة فخرج فصل: حديث (700-701) و (234/2):

باب: من شكلا امامه اذا طول: حديث (705) و (238/2): باب: اذا صلى ثم امر قوماً حديث (711) و (532/10): كتاب الادب باب من

اكفر احاه بغير تاويل فهو كما قال: حديث (6106) و مسلم (355/2: الابي): كتاب الصلاة: باب القراءة في العشاء: حديث (465/181)

179-180-178) و ابو داود (219/1) كتاب الصلاة: باب: امامة من يصل بقوم وقد صل تلك الصلاة: حديث (600) و (269/1): باب: في

تخفيف الصلاة: حديث (790) والنسائي (102/2): كتاب الامامة: باب: اختلاف نية الامام والماموم: واحد (308/3-369) والحميدي

(523/2) حديث (1246) والدارمي (297/1): كتاب الصلاة: باب: قدر القراءة في العشاء: وابن خزيمة (262/1) حديث (521) و (51/3)

حديث (1611) من طريق عمرو بن دينار و ابي الزبير عن جابر بن عبد الله: فذكره.

النُّظْمُ فَصَلَّى بِهِمْ وَاقْتَدُوا بِهِ فَإِنَّ صَلَاةَ الْمُقْتَدِي فَاسِدَةٌ إِذْ اخْتَلَفَ نِيَّةُ الْإِمَامِ وَنِيَّةُ الْمَأْمُومِ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم میں واپس جا کر انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہمارے اصحاب امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی قوم کو فرض نماز پڑھائے اور وہ خود اس سے پہلے اسی فرض نماز کو ادا کر چکا ہو تو جس شخص نے اس کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے اس کی وہ نماز درست ہوگی۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے جس میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہ روایت کئی حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو مسجد میں آئے اور لوگ اس وقت عصر کی نماز پڑھ رہے ہوں اور وہ یہ سمجھے کہ شاید یہ ظہر کی نماز ہے وہ ان اقتداء میں شامل ہو جائے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی نماز درست ہوگی۔

کوفہ سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب کچھ لوگ ایسے امام کی پیروی کریں جو عصر کی نماز پڑھ رہا ہو اور لوگ یہ سمجھیں کہ یہ ظہر کی نماز ہے اور امام انہیں یہ نماز پڑھادے اور یہ اس کی پیروی کر لیں تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگی، کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت میں فرق ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثُّوبِ فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ

باب 21: گرمی یا سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی رخصت

533 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ

حَدَّثَنِي غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

533- اخرجہ البخاری (587/1): كتاب الصلاة: باب: السجود على الثوب في شدة الحر، حديث (385) و (29/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: وقت الظهر عند الزوال، حديث (542) و (96/3): كتاب العمل في الصلاة: باب: بسط الثوب في الصلاة للسجود، حديث (1208) و مسلم (555/2) الابي، كتاب الساجد ومواضع الصلاة: باب: استحباب تقديم الظهر في اول الوقت في غير شدة الحر، حديث (620/191) و ابو داود (233/1): كتاب الصلاة: باب: الرجل يسجد على ثوبه، حديث (660) والنسائي (216/2): كتاب التطبير: باب: السجود على الثياب، و ابن ماجه (329/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: السجود على الثياب في الحر والبرد، حديث (1033) واحد (100/3) والدارمي (308/1): كتاب الصلاة: باب: الرخصة في السجود على الثوب في الحر والبرد، و ابن خزيمة (336/1) حديث (675) من طريق غالب قطان عن بكر بن عبد الله المزني عن انس بن مالك فذكره.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى وَكَيْعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دوپہر کے وقت نماز ادا کرتے

تھے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

اس حدیث کو کوچ نے خالد بن عبد الرحمن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

باب 22- صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

534 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے

نماز پر تشریف فرما رہتے تھے یہاں تک کہ سورج نکل آتا تھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

535 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو

ظَلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ

لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَامَةٌ تَامَةٌ تَامَةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قول امام بخاری: قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي ظَلَالٍ فَقَالَ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ

وَأَسْمُهُ هَالٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے پھر وہ

وہیں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر وہ دو رکعت نفل ادا کرے تو اس شخص کو حج اور عمرہ کرنے کی

طرح اجر ملتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مکمل، مکمل، مکمل

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے امام بخاری سے ابو ظلال نامی راوی کے ہارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ شخص ”مقارب الحدیث“ ہے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: اس کا نام ہلال ہے۔

### بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

#### باب 23- نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا

536 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُهُ وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عَنْقَهُ

نَخْلَفَ ظَهْرَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ خَالَفَ وَكَيْعُ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں بائیں توجہ کر لیتے تھے، لیکن آپ اپنی

گردن موڑ کر پشت سے پیچھے نہیں دیکھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

وکیع نے فضل بن موسیٰ سے اس روایت میں کچھ (لفظی) اختلاف کیا ہے۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کر لیتے تھے۔

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

537 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ مُسْلِمٌ بْنُ حَاتِمِ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

536- أخرجه النسائي (9/3): كتاب السهو: باب: الرخصة في الالتفات في الصلاة يمينا و شمالا: حديث (1201) واحمد في "مسندة"

(306-275/1) وابن خزيمة (245/1) حديث (485) و (42/2) حديث (871) من طريق اسحق قال: اخبرنا وقال الآخرون: حدثنا

الفضل بن موسى قال: حدثنا عبد الله بن سعيد بن ابي هند قال: حدثني ثور بن زيد عن عكرمة عن ابن عباس: فدكره واخرجه احمد

(275/1) من طريق وكيع قال: حدثنا عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن رجل من اصحاب عكرمة (وفي رواية محمود بن غيلان: عن بعض

اصحاب عكرمة): كان رسول الله صل الله عليه وسلم يلحظ في صلاته من غير ان يلوي عنقه.

متن حدیث: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي آيَاكَ وَالْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَمِنَ التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت انس بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا ہلاکت کا باعث ہے، اگر بہت ضروری ہو تو نقلی نماز میں ایسا کر لو فرض میں ایسا نہ کرو۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

538 سند حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: یہ اچکنا ہے شیطان اس کے ذریعے آدمی کی نماز کو اچک لیتا ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ كَيْفَ يَصْنَعُ

باب 24- جو آدمی امام کو سجدے کی حالت میں پائے وہ کیا کرے؟

539 سند حدیث: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُخَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامَ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسَنَدَهُ إِلَّا مَا رَوَى مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

538- أخرجه البخاري (273/2). كتاب الاذان باب: الالتفات في الصلاة حدیث (751) و (390/6). كتاب بدء الخلق باب: صفة ايلس وجنوده حدیث (3291). وابو داود (302/1) كتاب الصلاة: باب: الالتفات في الصلاة حدیث (910) والنسائي (8/3). كتاب السهو: باب: التشديد في الالتفات في الصلاة واحد (106/6) وابن خزيمة (244/1) حدیث (484) و (65/2) حدیث (931) من طريق اشعث بن ابي الشعثاء المحاربي عن ابيه عن مسروق عن عائشة لذكروه. واخرجه احمد (70/6) قال: حدثنا معاوية بن عمرو قال حدثنا زائدة عن اشعث بن ابي الشعثاء عن مسروق عن عائشة نحوه. (ليس فيه ابو الشعثاء) واخرجه النسائي (8/3). كتاب السهو: باب: التشديد في الالتفات في الصلاة من طريق اشعث بن ابي الشعثاء عن ابي عطية عن مسروق عن عائشة لذكر نحوه وفيه ابو عطية بدلا من ابي الشعثاء واخرجه النسائي (8/3) كتاب السهو: باب: التشديد في الالتفات في الصلاة من طريق الاعمش عن عمارة عن ابي عطية قال: قالت عائشة ان الالتفات في الصلاة اختلاس يعطله الشيطان من الصلاة موقوفا.

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ سَاجِدًا فَلْيَسْجُدْ وَلَا تُجْزِيهِ تِلْكَ الرَّكْعَةُ إِذَا فَاتَهُ الرُّكُوعُ مَعَ الْإِمَامِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْ يَسْجُدَ مَعَ الْإِمَامِ وَذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهُ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي تِلْكَ السَّجْدَةِ حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ

﴿ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز میں شامل ہونے کے لئے آئے تو امام جس حالت میں ہو وہ شخص وہی کرے جو امام کر رہا ہو۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اس مذکورہ بالا سند کے علاوہ اور کسی نے اس کو سند کے ساتھ بیان نہیں کیا۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص آئے اور امام سجدے کی حالت میں ہو تو وہ شخص بھی سجدے میں چلا جائے تاہم اس شخص کی وہ رکعت نہیں ہوگی جبکہ امام کے ساتھ وہ رکوع نہ کر سکا ہو۔

عبداللہ بن مبارک نے اس بات کو اختیار کیا ہے: وہ شخص امام کے ساتھ سجدے میں چلا جائے گا اور انہوں نے بعض اہل علم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ ہو سکتا اس کے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ہی اس شخص کی مغفرت ہو جائے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

باب 25: نماز کے آغاز میں لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

540 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي خَرَجْتُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَحَدِيثِ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَنْتَظِرَ

النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّمَا يَقُومُونَ إِذَا قَالَ

الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ

540- اخرجه البخاری (141/2): كتاب الاذان: باب: معنى يقوم الناس اذا راوا الامام عند الاقامة؟ حديث (637) و (142/2) باب:

لايسعى ال الصلاة مستعجلا ولتقم بالسكينة والوقار' حديث (638) و (453/2): كتاب الجمعة: باب: الشئ ال الجمعة' حديث (909) ومسلم

(529/2 لابن): كتاب الساجد و مواضع الصلاة' باب: معنى يقوم الناس للصلاة' حديث (604/156) و ابو داود (203/1): كتاب الصلاة: باب:

في الصلاة تقام ولم يات الامام ينتظر وانه تعودا' حديث (540-539) والنسائي (31/2): كتاب الاذان: باب: اقامة المؤذن عند خروج الامام'

حديث (687) و (81/2): كتاب الامامة: باب: قيام الناس اذا راوا الامام' واحد في "مسندة" (304-305-307-308-309-311

303-396/5) والدارمي (289/1): كتاب الصلاة: باب: معنى يقوم الناس اذا اقيمت الصلاة' والحميدي (205/1) حديث (327) و عبد بن

حبیب' ص (95) حديث (189) وابن خزيمة (71/3) حديث (1644) من طريق يحيى بن ابي كعب' عن عبد الله ابن ابي قتادة عن ابيه'

قد ذكره.



﴿﴾ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے باہر آتا ہوا نہ دیکھ لو۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: لوگ کھڑے کر امام کا انتظار کریں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب امام مسجد میں ہو اور نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو جب مؤذن ”قد قامت الصلوٰۃ“ ”قد قامت الصلوٰۃ“ پڑھے تو لوگ کھڑے ہو جائیں۔ ابن مبارک اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الشَّاءِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ

باب 26- دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

541 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ

زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ أَصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٌ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالشَّاءِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَى سَلْ تُعْطَى

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ مُخْتَصِرًا

﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی

وہاں موجود تھے جب میں بیٹھا تو میں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا تم مانگو تمہیں دیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت فضالہ بن عبید سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یحییٰ بن آدم کے حوالے سے اس روایت کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا ذَكَرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

## باب 21- مسجد کو خوشبو سے آراستہ کرنا

542 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ الْبَغْدَادِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحِ الزُّبَيْرِيُّ

هُوَ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَثْنُ حَدِيثٍ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تَنْظَفَ وَتُطَيَّبَ حَدَّثَنَا

هَذَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

وَقَالَ سُفْيَانُ قَوْلُهُ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے محلوں میں مسجد بنانے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار

رکھنے کی ہدایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے حسب سابق

حدیث نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے ہدایت کی۔

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: محلوں میں مسجد بنانے سے مراد قبائل میں مسجد بنانا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنِي مَثْنِي

## باب 28- رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کئے جائیں گے

543 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ

542- أخرجه أبو داود (178/1): كتاب الصلاة: باب: اتعاذ المساجد في الدور: حديث (455) وابن ماجه (250/1): كتاب إقامة الصلاة

والسنة فيها: باب: تطهير المساجد و تطيبها: حديث (758- 759) واحمد (279/6): وابن خزيمة (270/2) حديث (1294) من طريق

هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة: فذكره وذكره النصف في (595- 596) من طريق هشام بن عروة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم

امر فذكر نحوه. ليس فيه (عائشة)

543- أخرجه أبو داود (413/1): كتاب الصلاة: باب: في صلاة النهار: حديث (1295) والنسائي (227/3) كتاب قيام الليل و تطوع النهار:

باب: كيف صلاة الليل وابن ماجه (419/1): كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الليل والنهار معنى معنى: حديث (1322)

واحمد (51- 26/2) والدارمي (340/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الليل والنهار معنى معنى: وابن خزيمة (214/2) حديث (1210) من طريق عمرو بن مرزوق قال: اخبرنا وقال الباقون: حدثنا شعبة عن يعلى بن عطاء انه سمع عليا الازدى عن ابن عمر فذكره.

عَنْ عَلِيِّ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ حَدِيثٌ: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِثْنِي مِثْنِي

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عَيْسَى: اِخْتَلَفَ أَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَأَوْقَفَهُ  
بَعْضُهُمْ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا  
وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مِثْنِي مِثْنِي وَرَوَى الثَّقَاتُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ صَلَاةَ النَّهَارِ

آثار صحابہ: وَقَدْ رَوَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مِثْنِي مِثْنِي وَبِالنَّهَارِ أَرْبَعًا  
مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِثْنِي مِثْنِي وَهُوَ  
قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ مِثْنِي مِثْنِي وَرَأَوْا صَلَاةَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا مِثْلَ الْأَرْبَعِ قَبْلَ  
الظُّهْرِ وَغَيْرَهَا مِنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاسْحَقَ  
﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے  
جائیں گے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں شعبہ کے شاگردوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث میں اختلاف کیا ہے بعض نے  
اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض نے اسے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔  
عبد اللہ عمری کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت  
نقل کی گئی ہے۔

تاہم درست روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا  
ہے: رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جاتے ہیں۔

ثقفہ راویوں نے اس روایت کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس  
روایت میں دن کے نوافل کا تذکرہ نہیں کیا۔

عبید اللہ نامی راوی کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ رات  
کے نوافل دو دو کر کے ادا کرتے تھے اور دن کے نوافل چار چار کر کے ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

امام شافعی، امام احمد رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم کے نزدیک رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے ان حضرات کے نزدیک دن کے نوافل چار چار کر  
کے ادا کیے جائیں گے جیسے ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کی جاتی ہیں یا اس کے علاوہ دیگر نوافل نمازیں ہیں۔

سفیان ثوری ابن مبارک اور اسحاق اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب كَيْفَ كَانَ تَطَوُّعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

باب 29- نبی اکرم ﷺ دن کے وقت نوافل کس طرح ادا کرتے تھے؟

544 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ

عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ

مَنْ حَدِيث: سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذَلِكَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ ذَلِكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَصَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ

عَلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حُكْمُ حَدِيث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

وَقَالَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رَوَى فِي تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ هَذَا وَرَوَى

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَأَمَّا ضَعْفُهُ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ لَأَنَّهُ لَا يُرْوَى مِثْلُ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ وَعَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سُفْيَانُ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلَى حَدِيثِ الْحَارِثِ

﴿ عاصم بن ضممرہ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے دن کے نوافل کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے ہم نے عرض کی: ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ (لیکن آپ ہمیں بتاؤ دیں) انہوں نے فرمایا: جب سورج اس طرف (یعنی مشرق میں) اتنا ہوتا جتنا عصر کے وقت اس طرف (یعنی مغرب میں) ہوتا ہے (یعنی چاشت کا وقت ہوتا) تو نبی اکرم ﷺ دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور جب سورج اس طرف اتنا ہوتا جتنا ظہر کے وقت ہوتا ہے تو آپ چار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے آپ ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے جن میں دو رکعت کے بعد آپ مقرب فرشتوں انبیاء و مرسلین اور ان کی پیروی کرنے والے مومنوں اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے۔

حضرت عاصم بن ضممرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔  
اسحاق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نوافل کے بارے میں سب سے بہترین چیز جو روایت کی گئی ہے۔ وہ (یہی روایت) ہے۔

ابن مبارک سے یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے ہمارے خیال میں انہوں نے اسے ضعیف اس لئے قرار دیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے، کیونکہ اس طرح کی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اور کسی حوالے سے نقل کی گئی صرف یہی ایک حوالہ ہے جو عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔  
عاصم بن ضمرہ نامی راوی بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: سفیان فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک عاصم بن ضمرہ سے منقول روایت حارث سے منقول روایت پر فضیلت رکھتی ہے۔

### بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي لُحْفِ النِّسَاءِ

باب 30- خواتین کی چادر میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے

545 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ

الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحْفِ نِسَائِهِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً فِي ذَلِكَ

عبد اللہ بن شقیق، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کی چادر پر نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ایک روایت کے مطابق اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت بھی منقول ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ مَا يَجُوزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

باب 31- نفل نماز کے دوران کسی حد تک چلنا یا کوئی کام کرنا جائز ہے

545- اخرجہ ابو داؤد (154/1): کتاب الطہارۃ باب: الصلاة في شعر النساء حدیث (367) و (230/1)، کتاب الصلاة باب: الصلاة في

شعر النساء حدیث (645) والنسائی (217/8): کتاب الاثرية باب: اللحف من طريق اشعث بن عبد الملك عن محمد بن سيرين عن عبد الله

بن شقيق عن عائشة فذكره واخرجہ ابو داؤد (154/1): کتاب الطہارۃ باب: الصلاة في شعر النساء حدیث (368) قال: حدثنا الحسن بن علي

قال: حدثنا سليمان بن حرب قال: حدثنا حماد عن هشام عن ابن سيرين عن عائشة فذكره. ولم يذكر له (عبد الله بن شقيق) قال حماد:

وسمعت سعيد بن ابي صدقة قال: سألت حمادا عنه فلم يحدثني وقال: سمعته منذ زمان ولا ادري من سمعته ولا ادري اسمعه من ثبت امر لا

سلوا عنه. واخرجہ احمد (101/6) قال: حدثنا عفان قال: حدثنا بشر يعني ابن مفضل قال: حدثنا سلمة بن علقمة عن محمد بن سيرين قال:

ثبت ان عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصل في شعرنا.

546 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: جِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشَى حَتَّى

فَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر میں نماز ادا کر رہے تھے دروازہ بند تھا

آپ چل کر آئے اور آپ نے میرے لئے دروازہ کھول دیا پھر آپ اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: وہ دروازہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

باب 32- ایک رکعت میں دوسور میں پڑھنا

547 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

وَإِلٍ قَالَ

آخِرُ صَحَابَةٍ سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذَا الْحَرْفِ (غَيْرِ السِّينِ) أَوْ (يَاسِينَ) قَالَ كُلُّ الْقُرْآنِ قِرَاءَتٌ غَيْرَ

هَذَا الْحَرْفِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ قَوْمًا يَقْرُونَهُ يَنْشُرُونَهُ نَشْرَ الدَّقْلِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ إِنِّي لَا أَعْرِفُ السُّورَةَ النَّظَائِرَ

الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَأَمَرْنَا عُلُقَمَةَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنَ

الْمُفَضَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَ كُلِّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے ابووائل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس

حرف کے بارے میں دریافت کیا: ”(غیر السین) اور (یاسین)“ حضرت عبد اللہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس لفظ کے علاوہ باقی

سارا قرآن پڑھ لیا ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ قرآن یوں پڑھتے ہیں جیسے

کوئی شخص ردی کھجوریں کھیر دیتا ہے اور وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جاتا مجھے ایک دوسرے جیسی ایسی سورتوں کے بارے

546: اخرجه ابو داود (305/1): كتاب الصلاة: باب: العمل في الصلاة: حديث (922) والنسائي (11/3): كتاب السهو: باب: الشئ امام القبلة

خطي يسيرة واحد في ”مسندة“: (31/6- 183- 234) من طريق برد بن سنان ابى العلاء عن الزهري عن عروة عن عائشة فذكره.

547- اخرجه البخاري (298/2): كتاب الاطمان: باب: الجمع بين السورتين في الركعة: حديث (775) و (655/8): كتاب فضائل القرآن

باب: تالف القرآن: حديث (4996) و (707/8): باب: التعرقل في القراءة: حديث (5043) و مسلم (171/3- الابهى): كتاب صلاة المسافرين

وقصرها: باب: تعرقل القراءة واجتناب الهدى وهو الافراط في السرعة: واباحة سورتين فاكثرت في ركعة: حديث (276-277-278-279-722/2): والنسائي (175-174/2): كتاب الافتتاح: باب: قراءة سورتين في ركعة واحد (462-455-380/1-436-427-421-380/1): وابن خزيمة (269/1) حديث (538) من طريق شقيق بن سلمة ابى وال عن عبد الله بن مسعود فذكره.

میں یاد ہے، جنہیں نبی اکرم ﷺ ملا کر تلاوت کیا کرتے تھے۔  
راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے علقمہ سے یہ کہا: وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کریں، تو حضرت عبداللہ نے بتایا: وہ مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بیس سورتیں ہیں، جن میں سے کوئی دو سورتیں نبی اکرم ﷺ ایک رکعت میں ایک ساتھ تلاوت کر لیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي خَطَاةِ

باب 33- مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت اور قدموں کے اجر کا لکھا جانا

548 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ سَمِعَ ذَكْوَانَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يُخْرِجُهُ أَوْ قَالَ لَا يَنْهَازُهُ إِلَّا

أَيَّامًا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ ﴿ ﴾ ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر

نماز کے لئے جائے وہ صرف نماز کے لئے ہی نکلے تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَنَّهُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ

باب 34- مغرب کی نماز کے بعد گھر میں نفل پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے

549 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

مُوسَى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِي عَبْدَ الْأَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حدیث دیگر: وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ

549- أخرجه أبو داود (415/1): كتاب الصلاة: باب: ركعتي المغرب ابن تليمان، حديث (1300)، والنسائي (198/3): كتاب قيام الليل

وقطوع النهار: باب: البحث على الصلاة في البيوت والفضل في ذلك، وابن خزيمة (210/2) حديث (1201) من طريق محمد بن موسى الفطري

عن سعد بن إسحاق بن كعب بن عجرة، عن أبيه، عن جده، فذكره.

الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ

حدیث دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَمَا

زَالَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ

فِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ

﴿﴾ سعد بن اسحق اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد بنو عبد شہل میں مغرب کی نماز ادا کی کچھ لوگ اٹھے اور نفل پڑھنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ سے منقول یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے

حوالے سے جانتے ہیں۔

درست روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے: نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز کے بعد اپنے گھر میں

دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بھی روایت کیا گیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر آپ مسجد میں نوافل

ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کے بعد والی دو رکعت مسجد میں بھی ادا کی ہیں۔

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي الْأَغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسَلِّمُ الرَّجُلُ

باب 35- اسلام قبول کرتے وقت غسل کرنا

550 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ

الضَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حَصِينٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ لِلرَّجُلِ إِذَا أَسْلَمَ أَنْ يَغْتَسِلَ وَيَغْسِلَ نِيَابَتَهُ

﴿﴾ حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ مسلمان ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور پیری کے

پتوں کے ذریعے غسل کرنے کا حکم دیا۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

550: أخرجه أبو داود (151/1); كتاب الطهارة: باب: في الرجل يسلم فومر بالفسل، حديث (355) والسنن (109/1). كتاب الطهارة: باب: ذكر ما يوجب الفسل وما لا يوجبه (غسل الكلافر إذا أسلم) وابن خزيمة (126/1) حديث (254-255) من طريق سفیان الثوري عن الأعرابي عن خلفه بن حصين عن قيس بن عاصم، فذكره. وأخرجه أحمد (6/6) قال: حدثنا وكيع، قال: حدثنا سفیان عن الأعرابي عن خلفه بن حصين عن عاصم عن أبيه، أن جداه أسلم على عهد النبي صلى الله عليه وسلم، فأمره أن يغتسل بماء وسدر.



(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے ان حضرات کے نزدیک مسلمان ہونے والے شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ غسل کرے اور اپنے کپڑوں کو بھی دھو لے۔

### بَابُ مَا ذَكَرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

#### باب 36- بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنا

**551** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا خَلَادُ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيِّ عَنِ أَبِي اسْحَقَ عَنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: سَتَرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَاسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيٍّ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْيَاءَ فِي هَذَا  
﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنات کی آنکھوں اور اولاد آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے: جب کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث منقول ہے۔

### بَابُ مَا ذَكَرَ مِنْ سِيمَا هَذِهِ الْأُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ آثَارِ السُّجُودِ وَالطُّهُورِ

#### باب 37- قیامت کے دن سجدوں اور وضو کے آثار اس امت کی مخصوص نشانی ہوں گے

**552** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُودِ مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ  
﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن میری امت (کے چہرے)

551- اخرجہ ابن ماجہ (109/1): کتاب الطہارۃ وسنہا: باب: ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء، حدیث (297) من طریق محمد بن حمید الرازی، قال: حدَّثنا الحکم بن بشیر بن سلمان، قال: حدَّثنا خلاد الصفار، عن الحکم بن عبد اللہ النصیری، عن ابی اسحق، عن ابی جحیفۃ، عن علی بن ابی طالب، فذکرہ.  
552: اخرجہ احمد فی ”مسندہ“: (189/4) من طریق صفوان بن عمرو، عن یزید بن خصیر الرجسی، عن عبد اللہ بن بسر البازنی، فذکرہ.

سجدوں کی وجہ سے روشن اور وضو کی وجہ سے چمکدار ہوں گے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو حضرت عبداللہ بن بسر سے منقول ہے۔

### بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيْمَنِ فِي الطُّهُورِ

باب 38- وضو میں دائیں طرف سے آغاز کرنا مستحب ہے

553 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ

إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمٌ بْنُ أَسْوَدَ الْمُحَارِبِيُّ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا

کنگھی کرتے وقت ہوئے بھی جو تاپہنتے ہوئے بھی جب آپ (اسے) پہنتے تھے۔ (دائیں طرف سے آغاز کرنا ہی پسند تھا)

ابو شعثاء نامی راوی کا نام سلیمان بن اسود محاربی ہے۔

### بَابُ قَدْرِ مَا يُجْزَى مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ

باب 39: کتنے پانی کے ساتھ وضو کرنا کافی ہے؟

554 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: يُجْزَى فِي الْوُضُوءِ رِطْلَانِ مِنْ مَاءٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ عَلَيَّ هَذَا اللَّفْظِ

553: أخرجه البخاري (324/1). كتاب الوضوء: باب: التيمن في الوضوء والغسل: حديث (168) و (623/1). كتاب الصلاة: باب: التيمن في

دخول المسجد وغيرها: حديث (426) و (436/9). كتاب الاطعمة: باب: التيمن في الاكل وغيرها: حديث (5380) و (322/10). كتاب

اللباس: باب: يبدأ بالنعل اليمنى: حديث (5854) و (381/10). باب: الترجيل او التيمن فيه: حديث (5926) و مسلم (76/2). الابي: كتاب

الطهارة: باب: التيمن في الطهور وغيرها: حديث (268/67-66) و ابو داود (468/2). كتاب اللباس: باب: في الانتعال: حديث (4140) و النسائي

(78/1). كتاب الطهارة: باب: باي الرجلين يبدأ بالغسل و (205/1). كتاب الغسل والتيمن: باب: التيمن في الطهور و (185/8). كتاب الزينة

باب: التيمن في الترجيل و ابن ماجه (141/1) كتاب الطهارة و سننها: باب التيمن في الوضوء: حديث (401) و احمد

(94/6-130-174-187-202-210) و ابن خزيمة (91/1) حديث (179) و (122/1) حديث (244) من طريق اشعث بن نافع

الشعثاء عن ابيه عن مسروق عن عائشة فذكره.

554- أخرجه احمد في "مسنده": (179/3) من طريق وكيع قال: حدثنا شريك عن عبد الله بن عيسى عن ابن جبير عن انس بن مالك

فذكره.

حدیث دیگر: وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُوكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيٍّ

وَرَوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمِدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو رطل پانی سے وضو ہو جاتا ہے۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف شریک نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جو

انہی الفاظ میں منقول ہے۔

شعبہ نامی راوی نے عبداللہ بن عبداللہ جبر کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ ایک مکوک پانی (یعنی ایک صاع پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور پانچ مکوک (یعنی پانی صاع پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ ایک ”مد“ (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت، شریک کی نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

### بَابُ مَا ذَكَرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ

#### باب 40: دودھ پینے والے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا

555 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ

أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهَذَا مَا لَمْ

يَطْعَمًا فَإِذَا طَعِمًا غُسِلَا جَمِيعًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: رَفَعَ هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ وَأَوْفَقَهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

وَلَمْ يَرَفَعَهُ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے دودھ پینے والے

555- آخرجہ ابو داؤد (156/1): کتاب الطہارۃ: باب: بول الصبی یصب الثوب، حدیث (378) وابن ماجہ (174/1): کتاب الطہارۃ و سننہا: باب: ماجاء فی بول الصبی الذی لم یطعم، حدیث (525) واحمد (137-97-76/1) وابن خزیمہ (143/1) حدیث (284) من طریق هشام الدستوائی، عن قتادہ عن ابی حرب بن ابی الاسود، عن ابیہ عن علی بن ابی طالب، فذکرہ۔ و آخرجہ ابو داؤد (156/1): کتاب الطہارۃ: باب: بول الصبی یصب الثوب، حدیث (377) قال: حدثننا مسدد، قال: حدثننا یحییٰ عن ابن ابی عروبہ، عن قتادہ عن ابی حرب بن ابی الاسود، عن ابیہ، عن علی رضی اللہ عنہ، قال: یغسل بول الجاریۃ، ینضح بول الغلام ما لم یطعم۔ (موقوفاً)

بچوں کے پیشاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے: لڑکے کے پیشاب ترپانی بہا دیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے۔  
قائدہ بیان کرتے ہیں: یہ حکم اس وقت ہے جب وہ دونوں کچھ کھاتے پیتے نہ ہوں، لیکن اگر وہ کھاتے پیتے ہوں تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہشام دستوائی نے اس روایت کو قائدہ کے حوالے سے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ سعید بن ابو عمرو نے اس روایت کو قائدہ کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

### بَابُ مَا ذُكِرَ فِي مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ

باب 41- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد بھی (موزوں پر) مسح کیا

556 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مِقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَقْبَلَ الْمَائِدَةَ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ  
اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مِقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ  
عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا  
میں نے ان سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے  
ہوئے موزوں پر مسح کیا۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورہ مائدہ نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے یا بعد  
کا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔  
یہی روایت ایک سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ شہر بن حوشب سے اس کے منقول ہونے کو ہم صرف مقاتل بن حیان  
کے حوالے سے جانتے ہیں۔

### بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

باب 42- جنبی شخص جب وضو کر لے تو اس کے لئے کھانے اور سونے کی رخصت

557 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ

بچوں کے پیشاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے: لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے۔  
تقادہ بیان کرتے ہیں: یہ حکم اس وقت ہے جب وہ دونوں کچھ کھاتے پیتے نہ ہوں، لیکن اگر وہ کھاتے پیتے ہوں تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہشام دستوائی نے اس روایت کو تقادہ کے حوالے سے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ سعید بن ابو عمرو نے اس روایت کو تقادہ کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

باب 41- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد بھی (موزوں پر) مسح کیا

556 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ

مُتْنِ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَقْبَلَ الْمَائِدَةَ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُقَاتِلِ ابْنِ حَيَّانَ

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا میں نے ان سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورہ مائدہ نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے یا بعد کا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

یہی روایت ایک سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ شہر بن حوشب سے اس کے منقول ہونے کو ہم صرف مقاتل بن حیان

کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنْبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

باب 42- جنبی شخص جب وضو کر لے تو اس کے لئے کھانے اور سونے کی رخصت

557 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ

يَعْمَرُ عَنْ عَمَارٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جنبی شخص کو یہ رخصت دی ہے: جب اس نے کھانا ہو یا پینا ہو یا سونا ہو تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

#### باب 43- نماز کی فضیلت کا بیان

558 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الْقَطَوَانِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

غَالِبٌ أَبُو بَشِيرٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِدِ الطَّائِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ  
متن حدیث: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِيدُكَ بِاللَّهِ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مِنْ أُمَّرَاءَ  
يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي فَمَنْ غَشِيَ آبَاءَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا  
يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضُ وَمَنْ غَشِيَ آبَاءَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ فَلَمْ يُصَدِّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعَنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي  
وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضُ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ بَرَّهَانَ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ  
الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَرُبُّ لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتْ النَّارُ أَوْلَى بِهِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ مُوسَى

توضیح راوی: وَأَيُّوبُ بْنُ عَائِدِ الطَّائِيُّ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ كَانَ يَرَى رَأَى الْإِرْجَاءِ

قول امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى

وَأَسْتَفْرَبُهُ جَدًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ غَالِبٍ بِهَذَا

﴿﴾ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! میں تمہیں ان

امراء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے جو شخص ان کے دروازوں پر جائے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی

557- أخرجه ابو داؤد (107/1). كتاب الطهارة: باب: من قال يعوضا الجنب حديث (225) و (478/2) كتاب الرجل: باب: في الخلق

للرجال' حديث (4176) و (609/2): كتاب السنة: باب: ترك السلام على اهل الابواء' حديث (4601) واحمد (320/4) من طريق حباد

بن سلمة' قال: اخبرنا عطاء الخراساني' عن يحيى بن يعمر عن عمار' فذكره. واخرجه احمد (320/4) وابو داؤد (479/2) كتاب الرجل:

باب: في الخلق للرجال' حديث (4177) من طريق ابن جريج' قال: اخبرني عبد بن عطاء بن ابي الخوار' انه سمع يحيى بن يعمر يخبر عن

رجل اخبره عن عمار بن ياسر' زعم ان يحيى قدسى ذلك الرجل ونسبه عمر.

تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں وہ میرے حوض پر مجھ تک نہیں آسکے گا اور جو شخص ان کے دروازوں پر جائے یا نہ جائے اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور عنقریب وہ حوض پر میرے پاس آئے گا اے کعب بن عجرہ! نماز برہان ہے روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

اے کعب بن عجرہ! جس گوشت کی پرورش حرام (مال) سے ہوئی ہو وہ جہنم کا مستحق ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ

اس حدیث کو صرف عبید اللہ بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے جانتے تھے انہوں نے اسے بہت زیادہ ”غریب“ قرار دیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن نمیر نے اس روایت کو عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے غالب کے حوالے

سے نقل کیا ہے۔

## بَابُ مِنْهُ

### باب 44: (بلا عنوان)

559 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا مَعَارِبَةُ

بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ

متن حدیث: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ رَبِّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَأَبِي أَمَامَةَ مُنْذُ كُمْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو امامہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ سے اپنے پروردگار سے ڈرو! پانچ نمازیں ادا کرو اپنے (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، آپ نے کتنا عرصہ پہلے اس حدیث کو سنا تھا؟ انہوں

نے جواب دیا: میں نے اسے اس وقت سنا تھا جب میں تیس سال کا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## کتاب الزکوٰۃ عن رسول اللہ ﷺ

زکوٰۃ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

باب مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَعِ الزَّكَاةِ مِنَ التَّشْدِيدِ

باب 1- زکوٰۃ ادا کرنے کی شدید مذمت

560 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ التَّمِيمِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ

بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ مُقْبِلًا فَقَالَ هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِي لَعَلَّهُ أَنْزَلَ فِي شَيْءٍ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَحَفَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدْعُ إِبْلًا أَوْ بَقْرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَوُّهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفَدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعْنُ مَانِعِ الصَّدَقَةِ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَسْمُ أَبِي ذَرٍّ جُنْدَبُ بْنُ السَّكَنِ وَيُقَالُ ابْنُ جُنَادَةَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ

بْنِ مَزَاحِمٍ قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَصْحَابُ عَشْرَةِ آلَافٍ قَالَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ مَرُوزِيُّ رَجُلٌ صَالِحٌ

﴿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت خانہ کعبہ

کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے جب آپ نے مجھے آتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: قیامت کے دن وہ سب سے زیادہ خسارہ پانے

560- اخرجه البخاري (533/11) كتاب الايمان والذوق: باب: كيف كان بين النبي صل الله عليه وسلم رقم (6638) 'ومسلم (686/2) كتاب الزكاة: باب: تغليظ عقوبة من لا يودي الزكاة رقم (990/30) والنسائي (10/5) كتاب الزكاة: باب: التغليظ في حبس الزكاة رقم (2440) ' (29/5) كتاب الزكاة: باب: ما لم يزك الغنم رقم (2456) وابن ماجه (569/1) كتاب الزكاة: باب: ما جاء في منع الزكاة رقم (1785) ' واحد (152/5 - 169/157) والدارمي (381/1) كتاب الزكاة: باب: من لا يود زكاة الابل والبقر والغنم ' وابن خزيمة (9/4) حديث (2251) ' والبيهقي (77/1) رقم (140).



والے ہوں گے۔ رب کعبہ کی قسم! حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے سوچا میرا کیا ہوگا شاید میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ صاحب حیثیت لوگ ہیں، مساوائے شخص کے جو یہ کہے: اتنا اتنا اور اتنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر آگے کی طرف دائیں طرف اور بائیں طرف (اشارہ کر کے فرمایا)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جو بھی شخص مر جائے اور اس نے اونٹ یا گائے چھوڑی ہو جس کی زکوٰۃ اس نے ادا نہ کی ہو تو جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو وہ پہلے سے بڑے ہوں گے اور زیادہ موٹے ہوں گے اور پھر اپنے پاؤں کے ذریعے اس شخص کو روندیں گے اور سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گے جب ان میں سے آخری گزر جائے گا تو پہلے والا دوبارہ آجائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا (یعنی قیامت کے پورے دن کے دوران ایسا ہوتا رہے گا۔)

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔  
حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے۔  
حضرت قبیصہ بن بلب نے اپنے والد کے حوالے سے (ان کے علاوہ) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے بھی احادیث منقول ہیں)

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا نام جندب بن سکین ہے۔

ایک قول کے مطابق (جندب) بن جنادہ ہے۔

حضرت ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: صاحب حیثیت سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس دس ہزار (درہم یا دینار) ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَذَيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

باب 2- جب تم زکوٰۃ ادا کرو تو جو تمہارے ذمے لازم ہے وہ تم نے ادا کر دیا

561 سند حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ

الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجْبِرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِذَا أَذَيْتَ زَكَاةَ مَا لَكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ أَنَّهُ ذَكَرَ الزَّكَاةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا

رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَتَطَوَّعَ

561- أخرجه ابن ماجه (570/1) كتاب الزكاة: باب: ما أدى زكاته لمس بكنز رقم (1788) وابن خزيمة (4/110، 111) حدیث

توضیح راوی: وَابْنُ حُجْبِرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ حُجْبِرَةَ الْمَصْرِيُّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اپنے ذمے لازم فرض کو ادا کر دیا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے دیگر حوالوں سے یہ بھی منقول ہے: آپ نے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا، تو وہ شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میرے اوپر اس کے علاوہ بھی کوئی ادائیگی لازم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، البتہ اگر تم نفل (طور پر صدقہ و خیرات کرنا چاہو تو یہ تمہارے حق میں) زیادہ بہتر ہے۔

ابن حجر ہ نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن حجر ہ بصری ہے۔

562 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

الْمُعِيزَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا نَتَمَنَّى أَنْ يَأْتِيَ الْأَعْرَابِيَّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ آتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَجُثَا بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ آتَانَا فَرَعَمَ لَنَا أَنْكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنْكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنْكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ بِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنْكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ بِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنْكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى الْبَيْتِ مِنْ اسْتِطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ بِهَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدْعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا أَجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قول امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فَقُهُ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْقِرَاءَةَ

619-اخرجه مسلم (1/134-138. الابن)، كتاب الايمان: باب: السؤال عن اركان الاسلام رقم (12/10) والنسائي (4/121، 122) كتاب الصيام: باب: وجوب الصيام رقم (2091)، واحمد (3/143-193)، والدارمي (1/164) كتاب الصلاة: باب: فرض الوضوء والصلاة وعبد بن حنبل (ص 384) رقم (1285).

عَلَى الْعَالَمِ وَالْعُرْضَ عَلَيْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاحْتَجَّ بَانَ الْأَعْرَابِيِّ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَقْرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم یہ آرزو کیا کرتے تھے کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور نبی اکرم ﷺ سے سوال کرے ہم اس وقت آپ کے پاس موجود ہوں۔

ایک مرتبہ ہم اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا وہ بولا: اے حضرت محمد ﷺ! آپ کے قاصد ہمارے پاس آئے انہوں نے ہمیں یہ بتایا: آپ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آسمان کو بلند کیا ہے زمین کو بچھایا ہے پہاڑوں کو نصب کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے واقعی آپ کو مبعوث کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر روزانہ پانچ نمازیں پڑھنا لازم ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی ہے وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا، کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر اپنے اموال میں زکوٰۃ دینا لازم ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بتایا ہے: جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے اس شخص پر جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں ان میں سے کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑوں گا اور ان میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر وہ شخص چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ دیہاتی ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: علم حدیث کے بعض

ماہرین نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس حدیث کے ذریعے یہ بات واضح ہوتی ہے: عالم شخص کے سامنے پڑھ کر (سنانا) یا اس کے سامنے بیان کرنا جائز ہے اور اس کی حیثیت (عالم سے کوئی بات) سننے کی طرح ہے۔

انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے: ایک دیہاتی شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کچھ باتیں پیش کی تھیں اور نبی اکرم ﷺ نے

ان کا اقرار کیا۔ (یعنی تصدیق کی تھی۔)

## مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

## باب 3- سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

563 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيث: قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَكَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةِ شَيْءٍ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ ففِيهَا خَمْسَةَ دَرَاهِمَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ

بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

قول امام بخاری: قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ عَنْ

أَبِي إِسْحَقَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ رُوِيَ عَنْهُمَا جَمِيعًا

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے، تو تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کر لو ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم، پھر ایک سونے تک کوئی مزید ادائیگی نہیں ہوگی، جب یہ دو سو ہو جائیں، تو ان میں پانچ درہم (ادا کرنا لازم) ہو جائیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن حزم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اعمش، ابو عوانہ اور ان دونوں کے علاوہ دیگر راویوں نے، اس روایت کو ابو اسحاق کے حوالے

سے عاصم بن ضمیر کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری ابن عیینہ اور دیگر حضرات نے اس کو ابو اسحاق کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو

انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک یہ دونوں اسناد مستند ہیں، جو ابو اسحاق کے حوالے سے منقول ہیں، اس بات کا احتمال موجود ہے: یہ دونوں ان کے حوالے سے منقول ہوں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

## باب ۴: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

563- أخرجه أبو داود (494/1) كتاب الزكاة: باب: في زكاة السائمة رقم (1574)، والنسائي (37/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة الورق رقم (2284) (2578-2477) واحد (113-92/1, 114)، والدارمي (383/1) كتاب الزكاة: باب: زكاة الورق، وابن خزيمة (29/4) رقم (2284) كلفهم عن أبي إسحاق عن عاصم بن حمزة عن علي يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو داود: "روى هذا الحديث الأعشى عن أبي إسحاق كما قال أبو عوانة، ورواه شهبان أبو معاوية و إبراهيم بن طهمان عن أبي إسحاق عن البحارث عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم مغلله قال أبو داود: روى حديث الفيل- شعبة و شهبان وغيرهما عن أبي إسحاق عن عاصم عن علي لم يرفعوه أرفقوه علي علي-

564 سند حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبُعْدَادِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَامِلِ

الْمُرُوزِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى  
قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَعُمَرُ حَتَّى قُبِضَ وَكَانَ فِيهِ فِي خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ  
شَاةٌ وَفِي عَشْرِ شَاتَانِ وَفِي خُمْسٍ عَشْرَةَ ثَلَاثِ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعِ شِيَاهٍ وَفِي خُمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ  
مَخَاضٍ إِلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خُمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِينَ  
فَإِذَا زَادَتْ فَجَدَعَةٌ إِلَى خُمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى  
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ خُمْسِينَ حِقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِي الشَّاءِ فِي  
كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ ثَلَاثَ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ  
شَاةً فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ شَاةً فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةً شَاةً ثُمَّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ  
بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانَ بِالسُّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ  
فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَمَ الشَّاءَ أَثَلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ وَثُلُثٌ أَوْسَاطٌ  
وَثُلُثٌ شِرَارٌ وَأَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسْطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَبَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَابْنِ ذَرٍّ وَأَنْسِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَى يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ

يَرْفَعُوهُ وَإِنَّمَا رَفَعَهُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ

﴿﴾ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ (کے احکام سے متعلق) تحریر لکھوائی آپ نے اسے اپنے عمال کو ابھی نہیں بھجوا دیا تھا کہ آپ کا وصال ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی تلوار کے ساتھ (میان میں) رکھا تھا جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ زندگی بھر اس پر عمل کرتے رہے۔ اس میں یہ حکم تحریر تھا:

پانچ اونٹوں تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے دس میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ پندرہ میں تین بکریوں کی بیس میں چار بکریوں کی اور پچیس اونٹوں سے لے کر 35 اونٹوں تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی، پھر جب وہ اس سے زیادہ

564- اخرجہ البخاری (368/3) کتاب الزکاة: باب: "لا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع" تعلیقاً قال: "ویدکر عن سالم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مغلہ ای مغل لفظ الباب" و اخرجہ ابو داؤد (490/1) کتاب الزکاة: باب: فی زکاة السائمة رقم (1568) وابن ماجہ (573/1) کتاب الزکاة: باب: صدقة الابل رقم (1798) (577/1) کتاب الزکاة: باب: صدقة الغنم رقم (1805) واحد (14/2)

ہوں تو 45 اونٹوں تک میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو ساٹھ تک میں ایک ”حقہ“ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو 75 تک میں ایک ”جذعہ“ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو ان میں نوے تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو ایک سو بیس تک میں دو ”حقہ“ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: ہر چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر ایک سو بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی پھر ان میں مزید کوئی ادائیگی نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد چار سو ہو جائے (زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے یا زکوٰۃ سے بچنے کے لئے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور جمع مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا۔

جو مال دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو تو ان دونوں سے برابری کی سطح پر وصولی کی جائے گی زکوٰۃ میں کوئی بوڑھا یا عیب دار جانور وصول نہیں کیا جائے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص آئے تو وہ بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دے گا ایک حصہ بہترین جانوروں پر مشتمل ہوگا ایک درمیانہ درجے کے جانوروں پر مشتمل ہوگا لہذا ایک خراب جانوروں پر مشتمل ہوگا زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص درمیانی درجے کے جانوروں کو وصول کر لے گا۔

زہری نے گائے کے بارے میں کوئی بات بیان نہیں کی۔

اس بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، بہن بن حکیم کی ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

عام فقہاء کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

یونس بن یزید اور دیگر راویوں نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور انہوں نے اس کو ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

سفیان بن حسین نامی راوی نے اس روایت کو ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكْوَةِ الْبَقْرِ

باب 5: گائے کی زکوٰۃ

565 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارِبِيِّ وَأَبُو سَعِيدِ الْأَشْجِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ

عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

565- اخرجه ابن ماجه (577/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة البقر رقم (1804) واحد (411/1)

متن حدیث: فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقْرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ  
اِخْتَلَفَ سَنَدٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَكَذَا رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ وَعَبْدُ السَّلَامِ ثِقَةٌ حَافِظٌ  
وَرَوَى شَرِيكَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَسْمَعْ  
مِنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبِيهِ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمیں گائے (یا بیل) میں ایک تبع یا تبیعہ (ایک سال کا بچھڑا) کی ادائیگی لازم ہوگی ہر چالیس میں ایک ”منہ“ (دو سال کی گائے) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبد السلام بن حرب نے خصیف کے حوالے سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

عبد السلام نامی راوی ثقہ ہے اور حافظ ہے۔

شریک نامی راوی نے اس حدیث کو خصیف کے حوالے سے ابو عبیدہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا ہے۔

ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے اپنے والد سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

**566** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

متن حدیث: بِعْتَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقْرَةً تَبِيعًا أَوْ  
تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاوِرَ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف روایت: وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ وَهَذَا أَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ هَلْ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ شَيْئًا  
قَالَ لَا

﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا، تو آپ نے مجھے ہدایت کی: میں ہر تیس گائے میں سے ایک تبع یا تبیعہ (ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی) وصول کروں اور ہر چالیس (گائے یا بیل) میں سے ایک منہ (دو

566- أخرجه ابو داود (494/1) كتاب الزكاة: باب: في زكاة السائمة رقم (1576)، (183/2) كتاب الخراج والفسى والامارة: باب: في اخذ الجزية رقم (3038) والنسائي (26/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة البقر رقم (2451) والدارمي (382/1) كتاب الزكاة: باب: زكاة البقر واحدا (233/5) كلاهما عن عاصم والاعشى ليس فيه مسروق واخرجه ابو داود (494/1) كتاب الزكاة: باب: في زكاة السائمة رقم (577) (578) (183/2) كتاب الخراج: باب: في اخذ الجزية رقم (3039) والنسائي (26, 25/5) كتاب زكاة: باب: زكاة البقر رقم (2450) وابن ماجه (576/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة البقر رقم (1803) واحمد (230/5) وابن خزيمة (19/4) رقم (2268) كلاهما شقيق بن مسلمة وابو داود و ابراهيم عن مسروق فذكره.

سال کی گائے) وصول کروں اور ہر جوان (بالغ) آدمی سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا وصول کروں۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو سفیان کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے ابو داؤد کے حوالے سے مسروق کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اس طرح وصول کریں۔  
(امام ترمذی بیان کرتے ہیں) یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

عمر بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبیدہ ثامی راوی سے دریافت کیا، کیا آپ کو حضرت عبد اللہ کے حوالے سے کوئی حدیث یاد ہے تو انہوں نے جواب دیا، نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اخْتِيارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

### باب 6: زکوٰۃ میں بہترین مال وصول کرنا مکروہ ہے

567 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ اسْحَقَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ

كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ

عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي

أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ

الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ

فِي الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهُ نَافِدٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم اہل

کتاب لوگوں کے پاس جا رہے ہو تو تم انہیں اس بات کی گواہی کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں

اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں، تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی

567- أخرجه البخاري (377/3) كتاب الزكاة: باب: لا تؤخذ كرائم اموال الناس في الصدقة رقم (1458) و (418/3) كتاب الزكاة: باب: اخذ الصدقة من الاعنفاء و ترد ال الفقراء رقم (1496) (622, 621/7) كتاب المغازي: باب: بعث ابي موسى و معاذ ال اليمن قبل حجة

الوداع رقم (4347) و (359/13) كتاب التوحيد: باب: ما جاء في دعاء العيسى صلي الله عليه وسلم امتعه ال توحيد الله تبارك و تعالی رقم (7371) و مسلم (166:163/1) كتاب الايمان: باب: الدعاء ال الشهداءين و شرائم الاسلام رقم (19/29) و ابو داؤد (498/1) كتاب

الزكاة: باب: في زكاة السائلة رقم (1584) والنسائي (2/5). كتاب الزكاة: باب: وجوب الزكاة رقم (2435) وابن ماجه (568/1) كتاب الزكاة: باب: فرض الزكاة رقم (1783) وابن خزيمة (23/4) رقم (2275) (58/4) رقم (2346) واحمد (233/1) والدارمي (379/1) كتاب

الزكاة: باب: في فضل الزكاة.



ہیں اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال کی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کر کے ان کے غریب لوگوں کو دی جائے گی اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں تو تم لوگوں کے بہترین مال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم شخص کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ اس بارے میں حضرت صنابھی سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ ابو معبد نامی راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کا نام ”نافذ“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالتَّمْرِ وَالحُجُوبِ

### 1- کھیت، پھل اور غلے کی زکوٰۃ کا بیان

568 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَثْنٌ حَدِيثٌ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ ذُوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجِهٍ عَنْهُ  
مداهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَالْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا وَخُمْسَةُ أَوْسُقٍ ثَلَاثٌ مِائَةٌ صَاعٍ وَصَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ وَصَاعُ أَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَالْأَوْقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَخُمْسُ أَوْاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ ذُوْدٍ صَدَقَةٌ يَعْنِي لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ مِنَ الْإِبِلِ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ وَفِيمَا دُونَ خُمْسِ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ماکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

568- اخرجہ البخاری (318/3-319) کتاب الزکوة: باب: ما ادى زكاته له من بكنز رقم (1405) واطرافه في (1447-1459-1484) ومسلم (673/2) كتاب الزكاة: باب: رقم (1, 2, 3, 4, 5, 980/6-979/5) واهو داود (487/1) كتاب الزكاة: باب: ما تجب فيه الزكاة رقم (1558-1559) والنسائي (18, 17/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة الابل رقم (2446-2445) وابن خزيمة (17/4) رقم (2263) ومالك في "الموطأ" (244/1) كتاب الزكاة: باب: ما تجب فيه الزكاة رقم (2) واحمد (6/3-60-73) والدارمي (384/1) كتاب الزكاة: باب: ما لا يجب فيه الصدقة من الحبوب. والحميدي (322/2) رقم (735).

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی ان سے منقول ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، یعنی پانچ وسق سے کم (اناج) پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

پانچ وسق تین سو صاع کے برابر ہوں گے۔

اہل کوفہ کا ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

اسی طرح پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ دو سو درہم کے ہوں گے۔

اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں ادائیگی لازم نہیں ہوتی، یعنی اگر اونٹوں کی تعداد پانچ سے کم ہو تو اس میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی، جب ان کی تعداد پچیس ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوتی ہے اور اگر ان کی تعداد پچیس سے کم ہو تو ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

### بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ

#### باب 8- گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

569 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الرَّقِيقِ إِذَا كَانُوا

لِلْخِدْمَةِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا لِلتِّجَارَةِ فَإِذَا كَانُوا لِلتِّجَارَةِ فَبِئْسَ أَثْمَانُهُمُ الزَّكَاةُ إِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ

569- أخرجه البخاري (383/3) كتاب الزكاة: باب: ليس على المسلم في فرسه صدقة رقم (1463)، وطرفه في (1464) ومسلم (670/2) كتاب الزكاة: باب: لا زكاة على المسلم في عبده وفرسه (رقم 8، 9، 10/982) وداود (502/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الرقيق رقم (1595) والنسائي (36/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة الرقيق رقم (2471-2472) (35/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة الخيل رقم (2470-2467-2468-2469) وابن ماجه (579/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الخيل والرقيق رقم (1812).

﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کے گھوڑے اور اس کے غلام میں اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک چرنے والے گھوڑے پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اسی طرح غلام میں بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جبکہ وہ خدمت کے لئے ہو، البتہ اگر وہ تجارت کے لئے ہو تو حکم مختلف ہوگا، اگر وہ تجارت کے لئے ہوں تو ایک سال گزر جانے کے بعد ان کی قیمت کے حساب سے زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْعَسَلِ

### باب 9: شہد کی زکوٰۃ کا بیان

570 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ التَّيْسِيُّ عَنْ صَدَقَةَ

بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَزْقٍ زَقٌّ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَيَّارَةَ الْمُتَعَمِّيِّ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرٌ شَيْءٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ

الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْعَسَلِ شَيْءٌ وَصَدَقَهُ بَنُ عَبِيدِ اللَّهِ لَيْسَ بِحَافِظٍ

اِخْتِلَافِ رَوَايَةٍ: وَقَدْ خُولِفَ صَدَقَةُ ابْنُ عَبِيدِ اللَّهِ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ نَافِعٍ

﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: اس کی دس

مشکوں میں سے ایک مشک کی (زکوٰۃ کے طور پر) ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسیارہ رضی اللہ عنہ صحیحی اور حضرت عبداللہ بن عمرو سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی سند کے بارے میں کچھ کلام نہیں ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: شہد پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

صدقہ بن عبد اللہ نامی راوی حافظ نہیں ہیں۔ اس روایت کو نافع کے حوالے سے نقل کرنے میں صدقہ نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے۔

**571** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ آثَارِ صِحَابِهِ: قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ قَالَ قُلْتُ مَا عِنْدَنَا عَسَلٌ نَتَصَدَّقُ مِنْهُ وَلَكِنْ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَسَلِ صَدَقَةٌ فَقَالَ عُمَرُ عَدَلٌ مَرْضِيٌّ فَكَتَبَ إِلَى النَّاسِ أَنْ تُوَضَعَ يَعْنِي عَنْهُمْ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا: تو میں نے کہا: ہمارے پاس شہد نہیں ہوتا تھا، جس کی ہم زکوٰۃ ادا کرتے، البتہ مغیرہ بن حکیم نے ہمیں یہ بتایا: شہد میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک عادل اور پسندیدہ شخص ہیں۔ پھر حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے لوگوں (یعنی اپنے سرکاری اہلکاروں) کو خط بھجوایا کہ اسے اٹھا دیا جائے۔ (یعنی لوگوں سے شہد کی زکوٰۃ وصول نہ کی جائے)۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا زَكَاةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

باب 10: "مال مستفاد" پر اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے

**572** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ صَالِحِ الطَّلْحِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَرَاءَ بِنْتِ نَبْهَانَ الْغَنَوِيَّةِ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے کوئی مال حاصل کیا، تو اس پر اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔ اس بارے میں سیدہ سراء بنت نبھان رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

**573** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

آثَارِ صِحَابِهِ: قَالَ مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ

آثَارِ صِحَابِهِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى:

وَرَوَى أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَهُوَ كَثِيرُ الْغَلَطِ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا زَكَاةَ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

مذہب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ فَفِيهِ الزَّكَاةُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنْ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ أَنْ يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنَّهُ يُزَكِّي الْمَالِ الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الَّذِي وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس شخص نے کوئی مال حاصل کیا تو اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب تک وہ مال ایک سال تک مال کے پاس نہ رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ایوب عبید اللہ اور دیگر راویوں نے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبدالرحمن بن زید بن اسلم نامی راوی علم حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بن علی بن مدینی اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ یہ بکثرت غلطی کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم سے یہ بات روایت کی گئی ہے: مال میں اس وقت تک زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

امام مالک بن انس، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحق رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی کے پاس ایسا مال موجود ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی، تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس کے پاس اس مال کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو تو اس مال مستفاد پر زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوگی جب اس پر ایک سال گزر جائے گا۔

اگر وہ شخص ایک سال گزرنے سے پہلے مزید مال حاصل کر لیتا ہے تو وہ اس حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ بھی اس مال کے ہمراہ ادا کرے گا، جس میں زکوٰۃ واجب ہوئی تھی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جَزِيَةٌ

باب 11: مسلمانوں پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہے

574 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي طَبِيَّانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا تَصْلُحُ قِبَلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جَزِيَةٌ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَجَدِّ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ النَّصْرَانِيَّ إِذَا أَسْلَمَ وَضَعَتْ عَنْهُ جِزْيَةٌ رَقِيَّتَهُ  
وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ جِزْيَةَ الرِّقِيَّةِ وَفِي الْحَدِيثِ مَا  
يُقَسِّرُ هَذَا حَيْثُ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک سر زمین میں دو قبلہ والوں کا رہنا  
مناسب نہیں ہے اور مسلمانوں پر جزیے کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کو قابوس بن الونظیان کے حوالے سے ان کے  
والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی عیسائی شخص مسلمان ہو جائے تو اس سے جزیے کی ادائیگی ختم ہو جائے گی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمانوں پر ”عشور“ کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔ اس سے مراد جزیہ ہی ہے۔

حدیث میں یہ بات موجود ہے جو اس بات کی وضاحت کرتی ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عشور کی ادائیگی  
یہودیوں اور عیسائیوں پر لازم ہے مسلمانوں پر عشور کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْحَلِيِّ

### باب 12- زیورات کی زکوٰۃ کا بیان

575- سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي وَائِلٍ عَنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ  
الْمُصْطَلِقِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ  
فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

575- أخرجه البخاري (384/3) كتاب الزكاة: باب: الزكاة على الزوج والايتم في الحجر رقم (1466) ومسلم (695, 694/2) كتاب  
الزكاة: باب: فضل النفقة والصدقة على الاقربين والزوج والاولاد والوالدين ولو كانوا مشركين رقم (45, 1000/46) والنسائي (93, 92/5)  
كتاب الزكاة: باب: الصدقة على الاقارب: رقم (2583) وابن ماجه (587/1) كتاب الزكاة: باب: الصدقة على ذي قرابة رقم (1834) واحد  
(502/3) والدارمي (389/1) كتاب الزكاة: باب: اى الصدقة افضل وابن خزيمة (108/4) رقم (2463) و (2464) خستهم (احمد بن  
حنبل) وعلى بن محمد والحسن بن محمد والحسن وهناد ومحمد بن العلاء قالوا: حدثنا ابو معاوية قال: حدثنا الاعمش عن شقيق عن عمرو بن  
الحارث بن المصطلق عن ابن اخي زينب امرأة عبد الله عنها به.

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَبْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَبِي زَيْنَبٍ أُمْرَاةَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ أُمْرَاةَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَهَمَّ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي زَيْنَبٍ وَالصَّحِيحُ أَنَّمَا هُوَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَبِي زَيْنَبٍ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً وَفِي اسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ مَقَالٌ

مذہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً مَا كَانَ مِنْهُ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے خواتین! صدقہ کرو اگر چہ اپنے زیورات ہی کرو چونکہ قیامت کے دن اہل جہنم میں اکثریت تم خواتین کی ہوگی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح کا فرمان منقول ہے۔ یہ دوسری روایت (پہلے والی) ابو معاویہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔ ابو معاویہ کو اپنی روایت میں وہم ہوا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن حارث نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے کے حوالے سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

درست بات یہ ہے: یہ راوی عمرو بن حارث ہے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں۔

عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: آپ کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس کی سند مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ سونے سے بنے ہوں یا چاندی سے بنے ہوئے ہوں۔

سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم جن میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر بن عبد

اللہ ﷻ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما شامل ہیں ان حضرات کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ بعض تابعین فقہاء سے بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

امام مالک بن انس امام شافعی امام احمد اور امام الحنفی نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**576** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

متن حدیث: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ اتَّخَرَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيَدَيْهِمَا سُورَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اتَّوَدِيَانِ زَكَاتَهُ قَالَتَا لَا قَالَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّحِبَانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ بِسُورَاتَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِيَا زَكَاتَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هَذَا تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبْنُ لَهِيْعَةَ يَضَعَفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

◀◀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں دو خواتین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان دونوں کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: نہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں یہ چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ سے بنے ہوئے کنگن پہنائے انہوں نے عرض کی: نہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

ثنی بن صباح اور ابن لہیعہ ان دونوں کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَوٰةِ الْخَضِرَاوَاتِ

باب 13- سبزیوں کی زکوٰۃ کا بیان

**577** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ

متن حدیث: إِنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَضِرَاوَاتِ وَهِيَ الْبُقُولُ فَقَالَ لَيْسَ

فِيهَا شَيْءٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ



توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عَمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ  
وَتَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

﴿﴾ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خط بھیجا، تاکہ آپ سے سبزیوں کا حکم دریافت کریں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوئی۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔ اس روایت کو موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔  
اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان کے نزدیک سبزیوں میں زکوٰۃ ادائیگی لازم نہیں ہے۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے راوی حسن بن عمارہ ہیں اور یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔  
شعبہ اور دیگر راویوں نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے جبکہ عبد اللہ بن مبارک نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهَا

باب 14- اس زمین کی زکوٰۃ جسے نہر کے ذریعے یا دیگر طریقوں سے سیراب کیا جاتا ہے

578 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ

اِخْتِلَافِ رَوَايَاتٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَكَانَ هَذَا أَصَحَّ وَقَدْ صَحَّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ  
مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَةِ الْفُقَهَاءِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو زمین بارش کے پانی کے ذریعے سیراب ہو یا چشموں کے ذریعے سیراب ہو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے اونٹ (یعنی جانور) کے ذریعے سیراب کیا جائے اس میں دسویں حصے کے نصف (بیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث بکیر بن عبد اللہ بن اشج کے حوالے سے اور سلیمان بن یسار کے حوالے سے بسر بن

سعید کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔ یہ روایت زیادہ مستند ہے۔  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت اس بارے میں سب سے زیادہ مستند ہے۔  
عام فقہاء کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

**579 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
متن حدیث: أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَّتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَشْرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے یہ مقرر کیا ہے: جو زمین بارش کے ذریعے، چشموں کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا قدرتی ذریعے سے سیراب ہوتی ہے تو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے جانور کے ذریعے پانی لاکر سیراب کیا جاتا ہے اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ

### باب 15- یتیم کے مال کی زکوٰۃ کا حکم

**580 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَإِنَّمَا رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِأَنَّ الْمُثَنَّى ابْنَ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدَّرَ هَذَا الْحَدِيثَ

مذہب فقہاء: وَقَدْ اختلف أهل العلم في هذا الباب فرأى غير واحد من أصحاب النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في مال اليتيم زكوة منهم عمرو وعلي وعائشة وابن عمر وبه يقول مالك والشافعي وأحمد وأسحق وقالت طائفة من أهل العلم ليس في مال اليتيم زكوة وبه يقول سفيان الثوري وعبد الله بن المبارك

579- أخرجه البخاري (407/3) كتاب الزكاة: باب: العشر فيما يسقى من ماء السماء وبالماء الجاري... رقم (1483) وابن داود (502/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الزرع رقم (1596) والنسائي (41/5) كتاب الزكاة: باب: ما يوجب العشر وما يوجب نصف العشر رقم (2488) وابن ماجه (581/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الزروع والثمار رقم (1817) وابن خزيمة (37/4) حديث (2307) كلهم من طريق الزهري عن سالم عن أبيه.

توضیح راوی: وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِوٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بِحَيِّ بْنِ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَقَالَ هُوَ عِنْدَنَا وَاهٍ وَمَنْ ضَعَّفَهُ فَإِنَّمَا ضَعَّفَهُ مِنْ قَبْلِ أَنَّهُ يُحَدِّثُ مِنْ صَحِيْفَةِ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِوٍ وَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَيَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فَيُشْتَبِهُنَّهُ مِنْهُمْ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَغَيْرُهُمَا

◀◀ عمرو بن شعيب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار! جو شخص یتیم کا سرپرست بنے، جس یتیم کا مال موجود ہو، اور وہ اس میں تجارت کرے، تو وہ اسے یوں ہی نہ چھوڑ دے، یہاں تک کہ زکوٰۃ اسے ختم کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے حوالے سے منقول ہے، اور اس کی سند مشکوک ہے اس کی وجہ یہ ہے: شعی بن صباح کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے اہل علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ ادا کی جائے گی، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

عمرو بن شعیب نامی راوی یہ (عمرو بن شعیب) بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ہے۔

شعیب نامی راوی نے اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب سے منقول حدیث کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ صاحب ہمارے نزدیک ضعیف ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے، انہوں نے انہیں اس حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے، کیونکہ یہ اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو کے صحیفے کے حوالے سے احادیث نقل کیا کرتے تھے۔

جہاں تک اکثر محدثین کا تعلق ہے، تو وہ عمرو بن شعیب سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اسے مستند قرار

دیتے ہیں۔ ان محدثین میں امام احمد، امام اسحاق اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَجَمَاءَ جَرَّحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

باب 16: جانور کے زخمی کرنے پر کسی تاوان وغیرہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور خزانے میں پانچویں

حصے کی ادائیگی لازم ہوگی

581 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: الْعَجَمَاءُ جَرَّحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبَيْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَمْرٍو بْنِ

عَوْفِ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرِ

حَكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جانور کے زخمی کرنے میں کوئی تاوان لدا کرنا لازم

نہیں ہوگا (معدنیات کی) کان میں گر کر ہلاک ہونے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا، کنوئیں میں گر کر ہلاک ہونے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا، اور خزانے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن

عوف مزنی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَرَصِ

باب 17- (زکوٰۃ کی وصولی کے لئے پھلوں کا) اندازہ لگانا

582 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي خُبَيْبُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ بْنَ نِيَارٍ يَقُولُ

581- اخرجہ البخاری (426/3) کتاب الزکوٰۃ: باب: في الركاذ الخمس رقم (1499)، واطرافہ (2355- 6812- 6913) ومسلم

(1334/3) کتاب الحدود: باب: جرح العجماء والمعدن والبشر جبار رقم (45، 46، 1710)؛ و ابو داؤد (197/2) کتاب الحجاج والفقہ

والامارة: باب: في الركاذ الخمس رقم (3085)؛ (606/2) کتاب الدييات: باب: العجماء والمعدن والبشر جبار رقم (4593)؛ والنسائي (45/5)

کتاب الركاذ: باب: المعدن رقم (2495- 2496- 2497- 2498)؛ وابن ماجه (839/2) کتاب اللقطة: باب: من اصاب ركاذ رقم (2509)؛

وابن ماجه (891/2) کتاب الدييات: باب: الجبار رقم (2673)؛ ومالك (869/2) کتاب العقول: باب: جامع العقل رقم (12)؛ واحمد

(239/2- 254- 285- 386)؛ وابن خزيمة (46/4) رقم (2326)؛ والدارمي (393/1) کتاب الزکوٰۃ: باب: في الركاذ (196/2) کتاب

الدييات: باب: العجماء جرحها جبار والجهدي (462/2) رقم (1079- 1080)۔

582- اخرجہ ابو داؤد (504/1)؛ کتاب الركاذ: باب: من الخرص رقم (1605)؛ والنسائي (42/5)؛ کتاب الركاذ: باب: كم يترك الخراص

رقم (2491)؛ واحمد (448/3)؛ (3-322/4)؛ وابن خزيمة (42/4) رقم (2319- 2320)۔

متن حدیث: جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنَّمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخَلُّوا وَادْعُوا الثَّلَثَ فَإِنْ لَمْ تَدْعُوا الثَّلَثَ فَادْعُوا الرَّبْعَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَتَّابِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ

مذاهب فقہاء: قَالَ أَبُو عِيْنَسِي: وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَّمَةَ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْخَرْصِ وَبِحَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَّمَةَ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَالْخَرْصُ إِذَا أَدْرَكْتَ الْقِمَارَ مِنَ الرُّطْبِ وَالْعِنَبِ مِمَّا فِيهِ الزَّكَاةُ بَعَثَ السُّلْطَانُ خَارِصًا يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ وَالْخَرْصُ أَنْ يَنْظُرَ مَنْ يَبْصُرُ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَخْرُجُ مِنْ هَذَا الزَّرْبِ كَذَا وَمِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَيُحْصِي عَلَيْهِمْ وَيَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُشْرِ مِنْ ذَلِكَ فَيُنْبِئُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يُخَلِّي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الثَّمَارِ فَيَصْنَعُونَ مَا أَحَبُّوا فَإِذَا أَدْرَكْتَ الثَّمَارَ أُخِذَ مِنْهُمْ الْعُشْرُ هَكَذَا فَسَرَّةٌ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهَذَا يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

﴿﴾ حضرت عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت سہل بن ابوہشمہ رضی اللہ عنہ ہماری محفل میں تشریف لائے انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اندازہ لگا لو تو اسے وصول کر لو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تم تیسرا حصہ نہیں چھوڑتے تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عتاب بن اسید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سہل بن ابوہشمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر اکثر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جائے گا یعنی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

امام اسحق اور امام احمد رضی اللہ عنہما نے حضرت سہل بن ابوہشمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ اندازہ لگانے کا مفہوم یہ ہے: جب کھجور یا انگور وغیرہ پک جائیں اور ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو تو حاکم وقت اندازہ لگانے والے شخص کو بھیجے وہ ان پھلوں کا اندازہ لگالے۔

اندازہ لگانا یہ ہے: دیکھنے والا شخص اس بات کا جائزہ لے اور کہے: اس انگور میں اتنی پیداوار ہوگی اور یہ کھجوریں اتنی ہوں گی اور اتنی ہوں گی پھر وہ ان کا حساب کر لے اور وہ اس کے دسویں حصے کا جائزہ لے اور اس کی ادائیگی ان پر لازم کر دے پھر وہ ان پھلوں کو ان کے حوالے کر دے اور وہ لوگ جو چاہیں وہ ان کے بارے میں کریں۔

جب وہ پھل پک جائیں تو وہ شخص ان سے اس کے دسویں حصے کو وصول کر لے

بعض اہل علم نے اس کی اسی طرح وضاحت کی ہے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحق رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

583 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَدَّاءُ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعِ الصَّالِحِ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ النَّعْمَانِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ

وَلَمَّا رَمَهُمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا رَمَى زَكَاةَ الْكُرُومِ إِلَيْهَا تُخْرَسُ كَمَا يُخْرَسُ النَّخْلُ ثُمَّ تُوَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيًّا كَمَا تُوَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

قول امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ ابْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ أَثْبَتٌ وَأَصَحُّ

﴿﴿﴾ سعید بن مسیب، حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس اس شخص کو بھیجتے تھے جو ان کے انگوروں اور پھلوں کا اندازہ لگاتا تھا۔

اسی سند کے ہمراہ یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: ان کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے گا جیسے کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور پھر جب یہ خشک ہو جائیں تو ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی جس طرح کھجور جب خشک ہو جائے تو اس کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابن جریج نے اس حدیث کو ابن شہاب کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: ابن جریج سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

سعید بن مسیب کی حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

### باب 18- انصاف کے ساتھ صدقہ وصول کرنے والا عامل

584 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

583- أخرجه أبو داود (504/1) كتاب الزكاة: باب: من خرص العنب رقم (1603- 1604)؛ وابن ماجه (582/1) كتاب الزكاة: باب:

خرص النخل والعنب رقم (1819)؛ وابن خزيمة (41/4) رقم (2316- 2318) من طريق (عبد الرحمن بن اسحق و محمد بن صالح) كلاهما

عن ابن شهاب الزهري عن سعيد بن المسيب لذكره وأخرجه النسائي (109/5) كتاب الزكاة: باب: شراء الصدقة رقم (2618)؛ وابن خزيمة

(41/4) رقم (2317) عن سعيد بن المسيب ان روى الله صل الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد..... الحديث.

584- أخرجه أبو داود (147/2) كتاب الخراج والقيء والامارة: باب: في السعاية على الصدقة رقم (2936)؛ وابن ماجه (578/1) كتاب

الزكاة: باب: ما جاء في صلاة الصدقة رقم (1819)؛ وابن خزيمة (51/4) رقم (2334)؛ واحد (495/3)؛ واحد (134/4)؛ واحد (158) رقم (423).

متن حدیث: الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَلِيدٍ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَيَزِيدُ بْنُ عِيَّاضٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے اس وقت تک جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آجاتا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

یزید بن ایاض نامی راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

محمد بن اسحاق نامی راوی کے حوالے سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ

### باب 19- زکوٰۃ کی وصولی میں نا انصافی کرنے کا حکم

585 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَعَاهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَهَكَذَا يَقُولُ اللَّيْثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَيَقُولُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَأَبْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَارِيِّ: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ وَالصَّحِيحُ سِنَانُ بْنُ سَعْدٍ وَقَوْلُهُ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَعَاهَا يَقُولُ عَلَى الْمُعْتَدِي مِنَ الْإِثْمِ كَمَا عَلَى الْمَاعِ إِذَا مَنَعَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: زکوٰۃ کی وصولی میں نا انصافی کرنے والا شخص زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی مانند ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

585- اخرجہ ابو داؤد (498/1) کتاب الزکاۃ باب: فی زکاۃ السائئۃ رقم (1585) وابن ماجہ (578/1) کتاب الزکاۃ: باب: ما جاء فی عمالۃ الصدقات رقم (1808) وابن خلیفہ (51/4) حدیث (2335) کلاهما (اللیثی و غیر) عن یزید بن ابی حبیب عن سنان بن سعد.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے سعد بن سنان نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے۔  
لیث بن سعد نے یزید بن ابوصیب کے حوالے سے سعد بن سنان کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: صحیح یہ ہے: اس راوی کا نام سنان بن سعد ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: زکوٰۃ کی وصولی میں ناانصافی کرنے والا شخص اسے ادا نہ کرنے والے کی مانند ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ناانصافی کرنے والے کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو گناہ ہوتا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي رِضَا الْمُصَدِّقِ

#### باب 20: زکوٰۃ وصول کرنے والے کو مطمئن کرنا

**586** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ  
تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ كَثِيرُ الْغَلَطِ  
﴿﴾ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تم لوگوں کے پاس آئے تو وہ تم سے مطمئن ہو کر واپس جائے۔

حضرت جریر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح فرمان منقول ہے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) داؤد نے شعبی کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ مجاہد نامی راوی کے حوالے سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے، بعض اہل علم نے مجاہد نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے، کیونکہ وہ بکثرت غلطیاں کرتا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ

#### باب 21- زکوٰۃ خوشحال لوگوں سے وصول کر کے غریبوں کو دی جائے گی

586- اخرجه مسلم (757/2) كتاب الزكاة: باب ارضاء الساعي ما يطلب حراما رقم (989/177) والنسائي (31/5) كتاب الزكاة: باب اذا جاوز في الصدقة رقم (2461) وابن ماجه (576/1) كتاب الزكاة: باب ما ياخذ المصدق من الابل رقم (1802) واحمد (360/4) (364/4) والدارمي (394/1) كتاب الزكاة: باب ليرجع المصدق عنكم وهو راض والحيثي (349/2) رقم (796).



587 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ

أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَعْيَانِنَا فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غَلَامًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَلْوَصًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

◀◀ عون ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ہمارے پاس آیا اس نے ہمارے امیر لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی اور اسے ہمارے غریب لوگوں میں بانٹ دیا، میں ایک یتیم لڑکا تھا اس نے اس میں سے مجھے ایک اونٹنی دی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو جحیفہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ تَحَلَّلَ لَهُ الزَّكَاةُ

## باب 22- کس شخص کے لئے زکوٰۃ (وصول کرنا) جائز ہے؟

588 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَقَالَ عَلِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ

وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ

كُدُوحٌ قَبِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْ غَيْرَ حَكِيمِ

حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ زُبَيْدًا

588- أخرجه ابو داؤد (511/1) كتاب الزكاة: باب: من يعطى من الصدقة وحده الغنى رقم (1626) والنسائي (97/5) كتاب الزكاة: باب:

حد الغنى رقم (2592) وابن ماجه (589/1) كتاب الزكاة: باب: من سال عن ظهر غنى رقم (1840) واحمد (388/1-441) والدارمي

(386/1) كتاب الزكاة: باب: من تحلل له الصدقة من طريق (سفيان و شريك) عن حكيم بن جبير عن محمد بن عبد الرحمن بن يزيد عن

أبيه فذكره.

يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

مَذَاهِبَ فُقَهَاءِ وَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ  
وَأَسْحَقُ قَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُونَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ قَالَ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى  
حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ وَسَعُوا فِي هَذَا وَقَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ أَكْثَرَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ فَلَهُ أَنْ  
يَأْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لوگوں سے مانگے اور اس کے پاس اتنا کچھ ہو جس کی وجہ سے اسے مانگنے کی ضرورت نہ ہو تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے مانگنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر داغ ہوگا۔

راوی کو شک ہے: یہاں کون سا لفظ استعمال ہوا ہے۔ خوش، خدوش، کدوش  
عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اسے ضرورت نہ ہونے سے مراد کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔  
شعبہ نے حکیم بن جبیر نامی راوی کے بارے میں اس حدیث کے حوالے سے کلام کیا ہے۔  
یحییٰ بن آدم بیان کرتے ہیں سفیان نے حکیم بن جبیر کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا، تو شعبہ کے شاگرد عبداللہ بن عثمان نے اسے کہا: کاش حکیم کے بجائے کسی اور نے اس حدیث کو نقل کیا ہوتا، تو سفیان نے ان سے کہا: کیا حکیم میں خرابی ہے؟ جو شعبہ ان کے حوالے سے حدیث نقل کرتے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!  
سفیان بولے: میں نے زبید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمن بن یزید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: جب آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں، تو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔  
بعض اہل علم نے حکیم بن جبیر کی اس حدیث کو دلیل تسلیم نہیں کیا، انہوں نے اس بارے میں گنجائش دی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں:  
اگر آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں یا اس سے زیادہ بھی ہوں اور اسے ضرورت ہو تو وہ زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے۔  
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہل فقہ اور اہل علم کی یہی رائے ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

## باب 23- کس شخص کیلئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز نہیں ہے؟

589 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رِيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَبِشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ

اِخْتِلَافٌ رَوَيْتُ: وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

حَدِيثٌ دِغْرٌ: وَقَدْ رَوَى فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيِّ وَلَا

لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَوِيًّا مُحْتَاجًا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَتُصَدَّقَ عَلَيْهِ أَجْزَاءُ عَنِ الْمُتَصَدِّقِ

عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَوَجْهٌ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى الْمَسْأَلَةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں خوشحال شخص کے لئے اور تندرست آدمی کے لئے

زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت حبشی بن جنادہ، حضرت قبیسہ بن مخارق سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذیؒ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو سعد بن ابراہیم کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے ”مرفوع“ روایت

کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے: خوشحال شخص کے لئے اور تندرست شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں

ہے اگر آدمی طاقتور ہو اور ضرورت مند ہو اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو اور پھر اسے زکوٰۃ دے دی جائے، تو اہل علم کے نزدیک

زکوٰۃ ادا کرنے والے شخص کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی درست ہوگی۔

بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث (زکوٰۃ مانگنے پر محمول ہوگی)

590 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرِ

589- اخرجہ ابو داؤد (285/2، دعاس) کتاب الزکوٰۃ: باب: من يعطى من الصدقة وحده الفنى. رقم (1634)، واحد (2-164-192)

والدارمی (386/1) کتاب الزکوٰۃ: باب: من تحل له الصدقة. من طریق سفیان و ابراہیم بن سعد عن سعد بن ابراہیم عن ریحان بن یزید

عن عبداللہ بن عمرو و يبلغ به النبی صل اللہ علیہ وسلم .

السَّعْبِيُّ عَنْ حُبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :  
مَنْ حَدِيثٌ: فِي حَبِجَةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ آتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِطَرْفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ آيَاهُ فَأَعْطَاهُ  
وَذَهَبَ فَعِنْدَهُ ذَلِكَ حَرَمَتِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِعَبْدِي وَلَا لِذِي  
مِرَّةٍ مِوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْفِعٍ أَوْ غَرْمٍ مُقْطِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَرِضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿ حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ اس وقت عرفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اس نے آپ کی چادر کا کنارہ تھاما اور آپ سے وہ چادر مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے وہ عطا کر دی جب وہ چلا گیا تو اس وقت مانگنے کی مذمت کا حکم نازل ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشحال شخص کے لئے اور تندرست شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ انتہائی ضرورت مند اور غریب ہو تو (حکم مختلف ہوگا) جو شخص لوگوں سے اس لیے مانگے تاکہ اس کے ذریعے اس کے مال میں اضافہ ہو تو وہ قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشوں کی طرح ہوگا ایسا شخص جہنم کے گرم پتھروں پر بھنا ہوا گوشت کھاتا ہے۔ جس کی مرضی ہے وہ تھوڑا کھائے اور جس کی مرضی ہو وہ زیادہ کھالے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِينَ وَغَيْرِهِمْ

باب 24- مقروض وغیرہ میں سے کس کے لئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟

591 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عِيَّاصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

أَبِي سَعِيدِ الْخَلْبَرِيِّ

مَنْ حَدِيثٌ: قَالَ أُصَيْبُ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرَمَاتِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَكَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ

591- أخرجه مسلم (1191/3) كتاب المسئلة باب: استعجاب الوضع من الدين رقم (1556/18) وابو داؤد (298/2) كتاب البيوع:

باب: من وضع الجالحة رقم (3469) والنسائي (265/7) كتاب البيوع: باب: وضع الجوائع رقم (4530) وابن ماجه (789/2) كتاب

الاحكام: باب: تفلين المدمع والبيع لفرمائه رقم (2356) وهو في مسلم من طريق الأشج عن ابن سعيد ومن ابن داود والنسائي من طريق

قبيصة عنه به، وفي ابن ماجه عن ليث عنه به.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجُوَيْرِيَةَ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کو پھلوں میں نقصان ہو گیا جو اس نے خریدے تھے اس کا قرض بہت زیادہ ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) ارشاد فرمایا: تم صدقہ کرو! لوگوں نے اسے صدقہ دیا، لیکن پھر بھی وہ اس کے قرض کی ادائیگی تک نہیں پہنچ سکا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا: تمہیں جو ملتا ہے وہ وصول کرو تمہیں صرف یہی مل سکتا ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيهِ

باب 25: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اہل بیت اور غلاموں کے لئے زکوٰۃ وصول کرنا حرام ہے

592 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الضُّعَيْفِيُّ

السَّدُوسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ أَصَدَقَةً هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ فَإِنْ قَالُوا

صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قَالُوا هَدِيَّةٌ أَكَلَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَبِي عَمِيرَةَ جَدِّ مَعْرِفِ

بْنِ وَاصِلٍ وَأَسْمَةَ رُشَيْدِ بْنِ مَالِكٍ وَمَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي رَافِعٍ وَعَبْدَ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَّ بِهِزِ بْنِ حَكِيمٍ اسْمُهُ مَعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُسَيْرِيُّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ بِهِزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ بہر بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی

چیز پیش کی جاتی تھی تو آپ دریافت کرتے تھے: یہ زکوٰۃ ہے یا تحفہ ہے؟ اگر لوگ یہ بتاتے: زکوٰۃ ہے تو آپ اسے انہیں کھاتے تھے

اگر لوگ یہ بتاتے: یہ تحفہ ہے تو آپ اسے کھا لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما، حضرت ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ جو

معرف بن واصل کے دادا ہیں اور ان کا نام رشید بن مالک ہے، حضرت مایمون رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت مہران رضی اللہ عنہ، حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

عبدالرحمن بن علقمہ سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن علقمہ کے حوالے سے، عبدالرحمن بن ابو عقیل کے حوالے

سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

حضرت بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ القشیری ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بہز بن حکیم سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**593 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ

أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

**متن حدیث:** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ فَاَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ **حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**توضیح راوی:** وَأَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ اسْلَمٌ وَابْنُ أَبِي رَافِعٍ هُوَ عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیج دیا ان صاحب نے حضرت ابورافع سے کہا: آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ بھی اس میں سے کچھ وصول کر لیں تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارے میں دریافت نہ کر لوں پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے اور لوگوں کے (آزاد کردہ) غلام ان کے ذات کا حصہ ہوتے ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کا نام اسلم ہے۔

ابن ابی رافع یہ عبید اللہ بن ابورافع ہیں جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری تھے۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ**

**باب 26: قریبی رشتے داروں کو زکوٰۃ دینا**

**594 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ

593- اخرجہ ابو داؤد (519/1) کتاب الزکاۃ: باب: الصدقة على بنی ہاشم ”رقم (1650)“ والنسائی (107/5) کتاب الزکاۃ: باب: موالی القوم منهم رقم (2612).

594- اخرجہ النسائی (92/5) کتاب الزکاۃ: باب: الصدقة على الاقارب رقم (2582) وابن ماجہ (591/1) کتاب الزکاۃ: باب: فضل الصدقة رقم (1844) واحمد (17/4) (18/4) والدارمی (397/1) کتاب الزکاۃ: باب: الصدقة على القرابة: والحیثی (363/2) رقم (823/3) وابن خزيمة (278/3) حدیث (2067) وابن خزيمة (77/4) رقم (2385) من طریق حفصة بنت سيرين عن الرباب امر الرابع و اخرجہ احمد (18/4) ليس فيه الرباب امر الرابع.

الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يُبَلِّغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ حَدِيثٌ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَقَالَ  
الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ لِنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَّةٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَالرَّبَابُ هِيَ أُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْحٍ

اِخْتِلَافٌ سَنَدٌ: وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ  
عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنْ  
سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الرَّبَابِ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَبْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَى ابْنُ عَوْنٍ  
وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ

﴿﴾ حضرت سلمان بن عامر یہ بات بیان کرتے ہیں انہیں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: جب کسی شخص

نے افطار کرنا ہو تو وہ کھجور کے ذریعے افطار کرے اس میں برکت ہوتی ہے اگر کسی کو کھجور نہیں ملتی تو وہ پانی کے ذریعے کرے، کیونکہ  
یہ پاک کرنے والا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: غریب شخص کو صدقہ دینا، صرف صدقہ دینا ہے اور قریبی رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو  
پہلو ہیں ایک صدقہ دینا اور ایک رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنا۔

اس بارے میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان بن عامر سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

رباب نامی راوی خاتون ام راح بنت صلیح ہیں۔

سفیان ثوری نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے، حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے، رباب نامی خاتون کے حوالے سے  
ان کے چچا، سلمان بن عامر کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے، حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے، حضرت سلمان بن عامر سے بھی  
نقل کیا ہے، اس میں رباب کا تذکرہ نہیں کیا۔

سفیان ثوری اور ابن عیینہ سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے، یہی روایت اسی طرح ابن عوف کے حوالے سے ہشام بن حسان  
کے حوالے سے، حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے، رباب کے حوالے سے، حضرت سلمان بن عامر سے منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ

باب 27: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادا نیگی کا) حق ہے

595 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَدُوَيْهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّكَاةِ فَقَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ لِحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقْرَةِ (لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ) الْآيَةَ

﴿﴾ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سوال کیا (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں): نبی اکرم ﷺ سے زکوٰۃ کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادا نیگی کا) حق ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ”سورہ بقرہ“ میں موجود یہ آیت تلاوت کی۔

”نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ پھیر لو“۔

596 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ

عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ

تَوْضِيحٌ رَاوِي: وَأَبُو حَمْرَةَ مِيْمُونُ الْأَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَرَوَى بِيَانٌ وَاسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ هَذَا

الْحَدِيثُ قَوْلُهُ وَهَذَا أَصَحُّ

﴿﴾ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادا نیگی کا) حق ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

الوجزہ میمون اعور نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بیان اور اسماعیل بن سالم نے اسے شععی کے حوالے سے ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ زیادہ مستند ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ

باب 28: صدقہ دینے کی فضیلت

597 سند حدیث: حَدَّثَنَا فَتْيَبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

595- اخرجہ ابن ماجہ (570/1) کتاب الزکوٰۃ: باب: ما ادى زكاته ليس بكنز" رقم (1789) والدارمی (385/1) کتاب الزکوٰۃ: باب: ما يجب في مال سوى الزکوٰۃ. من طريق شريك عن ابن حمزة عن عامر الشعبي عن فاطمة بنت قيس. رضي الله عنها، تلمذ بها النبي صل الله عليه وسلم



متن حدیث: مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِمِمْبِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرَبُّوْ فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهُ أَوْ فَصِيلَةٌ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَدِي بْنِ حَالِمٍ وَأَسِي وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَحَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص حلال مال میں سے صدقہ دیتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال مال کو ہی قبول کرتا ہے تو پروردگار اسے اپنے دست رحمت میں لیتا ہے اگر وہ کھجور ہو تو وہ رحمن کے دست قدرت میں بڑھنے لگتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑی ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن ابی وافی رضی اللہ عنہ، حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول "حسن صحیح" ہے۔)

598 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِمِمْبِهِ فَيُرَبِّيهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ مُهْرَهُ حَتَّى إِنَّ اللَّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أَحَدٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ) وَ (يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا

مذہب فقہاء: وَقَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا يُشْبِهُهُ هَذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ

الصِّفَاتِ وَنُزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالُوا قَدْ تَشَبَّهَتْ الرِّوَايَاتُ فِي هَذَا وَيَوْمَئِذٍ بِهَا وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ هَكَذَا رَوَى عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي هَذِهِ

597- أخرجه البخاري (426/13) كتاب العوهد: باب: قول الله تعالى: (تعرج الملكة والروح الهة) (المعارج: 4)..... رقم (7430) تعليقات' (326/3) كتاب الزكاة: باب: الصدقة من كسب طيب رقم (1410) ومسلم (702/2) كتاب الزكاة: باب: قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيعها رقم (63, 64, 64, 1014/64) والنسائي (57/5) كتاب الزكاة: باب: الصدقة من غلول رقم (2525) وابن ماجه (590/1) كتاب الزكاة: باب: فضل الصدقة رقم (1842) وابن خزيمة (93/4) رقم (2425) او احمد (331/2) والدارمي (395/1) كتاب الزكاة: باب: فضل الصدقة والحميدى (488/2) رقم (1154)

598- أخرجه احمد (268/2-471) وابن خزيمة (93/4) رقم (2426) (2427) بالفاظ مقاربة لهذا اللفظ والحميدى لم يخرجه سوى العرمذى من اصحاب الكتب السبعة كتاب "المحله" (295/10) رقم (14287).

الْأَحَادِيثَ أَسْرَوْهَا بِلَا كَيْفٍ وَهَكَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَأَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَانْكَرَتْ هَذِهِ  
الرِّوَايَاتِ وَقَالُوا هَذَا تَشْبِيهٌ وَقَدْ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ الْيَدَ وَالسَّمْعَ وَالْبَصَرَ فَتَأَوَّلَتْ  
الْجَهْمِيَّةُ هَذِهِ الْآيَاتِ فَفَسَّرُوها عَلَى غَيْرِ مَا فَسَّرَ أَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ آدَمَ بِيَدِهِ وَقَالُوا إِنَّ مَعْنَى  
الْيَدِ هَاهُنَا الْقُوَّةُ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّمَائِيُّ كَيْفَ إِذَا قَالَ يَدٌ كَيْدٌ أَوْ مِثْلُ يَدٍ أَوْ سَمِعَ كَسَمِعَ أَوْ  
مِثْلُ سَمِعَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ كَسَمِعَ أَوْ مِثْلُ سَمِعَ فَهَذَا التَّشْبِيهُ وَأَمَّا إِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَدٌ وَسَمِعَ وَبَصَرَ  
وَلَا يَقُولُ كَيْفَ وَلَا يَقُولُ مِثْلُ سَمِعَ وَلَا كَسَمِعَ فَهَذَا لَا يَكُونُ تَشْبِيهًا وَهُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ  
(لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا ہے اسے  
اپنے دستِ رحمت میں رکھتا ہے اور اسے بڑھانا شروع کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے یہاں تک کہ  
ایک لقمہ ”احد“ پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)  
اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

”اور وہی ذات ہے جو اپنے بندوں سے توبہ کو قبول کرتا ہے اور صدقات کو وصول کرتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو ختم کرتا ہے اور  
صدقات کو بڑھاتا ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

کئی اہل علم نے اس حدیث کے بارے میں اور اس طرح کی دیگر روایات کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو صفات سے تعلق  
رکھتی ہیں پروردگار کے روزانہ ہماری دنیا کی طرف نزول کرنے سے متعلق ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں: احادیث سے یہ بات ثابت  
ہے ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں تاہم ان کے بارے میں سوچا نہیں جاسکتا اور نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے: ایسا کس طرح ہو سکتا ہے؟  
امام مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن مبارک سے اسی طرح منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس طرح کی احادیث  
پر کیفیت کی وضاحت کئے بغیر ایمان لے آؤ۔

اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے یہی رائے بیان کی ہے۔

جہاں تک ”جمیہ“ کا تعلق ہے انہوں نے ان روایات کا انکار کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں اس میں تشبیہ پائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر لفظ ہاتھ ”سنا“ دیکھنے کا تذکرہ کیا ہے جمیہ ان آیات کی تاویل کرتے ہیں اور ان کی  
تفسیر اس کے برعکس کرتے ہیں جو تفسیر اہل علم نے ان کی بیان کی ہے۔

وہ لوگ یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ کے ذریعے پیدا نہیں کیا وہ یہ کہتے ہیں: یہاں پہ ہاتھ سے  
مراد قوت ہے۔

اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں: تھنہ کی صورت اس وقت ہو سکتی ہے جب ہاتھ کو انسانی ہاتھ کی مانند قرار دیا جائے یا سننے کو

(انسانی) سننے کی مانند قرار دیا جائے۔

جب کوئی شخص یہ کہے: (اللہ تعالیٰ کا) سننا (انسانی) سننے کی طرح ہے یا اس کی مانند ہے تو یہ تشبیہ ہوگی لیکن اگر بندہ وہی کہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ہاتھ، سننا، دیکھنا اور اس کیفیت بیان نہ کرے اور نہ ہی یہ کہے: یہ (انسانی) سننے کی طرح ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہوگی (یعنی ایک کو دوسرے کے مشابہہ قرار دینا) اور یہ اسی طرح ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے: ”اس کی مانند کوئی چیز نہیں ہو سکتی وہ سننے والا ہے اور دیکھنے والا ہے۔“

**599** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ الصُّومِ أَفْضَلَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ شَعْبَانَ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَصَدَقَةُ بْنُ مُوسَى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَلِكَ الْقَوِي

﴿﴾ حضرت انس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: رمضان کے بعد کون سا روزہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعبان کا تا کہ رمضان کی تعظیم ہو اس شخص نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں صدقہ کرنا۔

(ابام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

صدقہ بن موسیٰ نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

**600** سند حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيْسَى الْخَزَارِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنَ حَدِيثٌ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ عَنْ مِيْتَةِ السُّوءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے اور بری موت کو دور کر دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ السَّائِلِ

باب 29- مانگنے والے کے حق کا بیان

**601** سند حدیث: حَدَّثَنَا لُقْمَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

601- اخرجہ ابو داؤد (523/1) کتاب الزکوٰۃ: باب: حق السائل رقم (1667) والنسائی (86/5) کتاب الزکوٰۃ: باب: تفسير السائل رقم (2574).

متن حدیث: أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمُسْكِينِ لَيَقُومُ عَلَيَّ بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ آيَاهُ فَقَالَ  
لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَمْ تَجِدِي شَيْئًا تُعْطِينَهُ آيَاهُ إِلَّا ظَلَمًا مُحْرَقًا فَادْفَعِي إِلَيْهِ فِي يَدِهِ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي أُمَامَةَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ أَمْ بِجَدِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ ام بجدیؓ جو نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں یہ بیان کرتی ہیں: (بعض اوقات) کوئی غریب شخص میرے دروازے آ کر کھڑا ہو جاتا، مجھے ایسی چیز نہیں ملتی جو میں اسے دے سکوں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: اگر تمہیں کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جو تم اسے دے سکو تمہیں صرف جلاہوا "پایا" (پاؤں) ہے، تو تم وہ ہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔

اس بارے میں حضرت علیؓ، امام حسینؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو امامہؓ سے احادیث منقول ہیں۔  
 (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: سیدہ ام بجدیؓ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

باب 30 - مؤلفۃ القلوب کو ادا کیگی کرنا

602 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ  
يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّهُ لَا يَبْغِضُ الْخَلْقَ إِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ  
قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِهَذَا أَوْ شَبَّهَ فِي الْمَدَاكِرَةِ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ صَفْوَانَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ  
 صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ وَأَشْبَهُ إِنَّمَا هُوَ  
 سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ صَفْوَانَ \*

مذہب فقہاء: وَقَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُعْطُوا  
 وَقَالُوا إِنَّمَا كَانُوا قَوْمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى اسْلَمُوا وَلَمْ يَرَوْا  
 أَنْ يُعْطُوا الْيَوْمَ مِنَ الزَّكَاةِ عَلَى مِثْلِ هَذَا الْمَعْنَى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ  
 أَحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ كَانَ الْيَوْمَ عَلَى مِثْلِ حَالِ هَؤُلَاءِ وَرَأَى الْإِمَامَ أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ  
 فَأَعْطَاهُمْ جَارَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

603 - اخرجہ مسلم (4/1806) کتاب الفضائل: باب: مسائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فقال: لا وکثرة عطائه رقم  
 (2313/59) واحد (401/3) (465/6).

﴿﴾ حضرت صفوان بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کے دن مجھے کچھ عطا کیا آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخصیت کے مالک تھے آپ مجھے مسلسل عطا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت کے مالک بن گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بن علی نے یہ حدیث مجھے سنائی ہے یا اس کی مانند حیثیت سنائی ہے۔ اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرات صفوان سے منقول حدیث کو معمر اور دیگر راویوں نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت صفوان بن امیہ سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے عطا کیا، گویا یہ روایت زیادہ مستند اور بہتر ہے، کیونکہ یہ سعید بن مسیب سے منقول ہے، جنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: صفوان بن امیہ نے یہ بتایا ہے۔ مؤلفۃ القلوب کو ادائیگی کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اب انہیں ادائیگی نہیں کی جائے گی۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ تھے جو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے تعلق رکھتے تھے اور آپ ﷺ نے ان کے اسلام قبول کرنے کے حوالے سے ان کی تالیف قلب کی تھی، جب ان لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا۔

تو ان اہل علم کے نزدیک آج ان لوگوں کو اس طرح زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی، جو اس مفہوم سے تعلق رکھتی ہے۔ سفیان ثوری، اہل کوفہ اور دیگر اہل علم کی یہی رائے ہے۔

امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے، جس شخص کی حالت آج بھی اس طرح کی ہوگی اور حاکم وقت یہ سمجھتا ہو کہ اسلام کے حوالے سے ان لوگوں کی تالیف قلب کی جاسکتی ہے، اور وہ ان لوگوں کو زکوٰۃ ادا کر دے تو یہ درست ہوگا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ

### باب 31- صدقہ کرنے والا شخص اگر صدقے کا وارث بن جائے

603 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ آتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ

603- اخرجہ مسلم (805/2) کتاب الصیام: باب: قضاء الصیام عن الميت رقم (1149/158, 157)؛ و ابو داؤد (520/1) کتاب الزکوٰۃ: باب: من تصدق بصدقة ثم ورثها رقم (1656)؛ (129/2) کتاب الوصایا: باب: ما جاء في الرجل يهب الهمة ثم يوصي له بها او يورثها رقم (2877)؛ (256/2) کتاب الايمان والندور: باب: في قضاء النذر عن الميت رقم (3309)؛ وابن ماجه (559/1) کتاب "الصیام": باب: من مات وعليه صیام نذر رقم (1759)؛ واحد (361-351/5)؛ كلهم من طريق عبد الله بن عطاء عن عبد الله بن بريدة يبلغ به النبي. صل الله عليه وسلم.

تَصَدَّقْتُ عَلَىٰ أُمَّي بِبَحَارِيَّةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حَتَّىٰ عَنْهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَمِيْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا يُعْرَفُ هَذَا مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَنْدَ اللَّهِ بِنُ عَطَاءٍ ثِقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا حَلَّتْ لَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَيْءٌ جَعَلَهَا لِلَّهِ فَإِذَا وَرِثَهَا فَيَجِبُ أَنْ يَصْرِفَهَا فِي مِثْلِهِ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزُهَيْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَطَاءٍ

﴿﴾ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز صدقہ کے طور پر دی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اجر لازم ہو گیا اور وہ وراثت میں تمہیں مل جائے گی اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! والدہ پر ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم تھا، کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھ سکتی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی طرف سے روزے رکھ لو! اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! انہوں نے کبھی حج نہیں کیا، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم اس کی طرف سے حج کر لو۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بریدہ کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے حوالے سے منقول ہے۔

اس کے راوی عبد اللہ بن عطاء محمد شین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا جب آدمی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے اور پھر اس چیز کا وارث بن جاتا ہے تو یہ اس کے لئے حلال ہوگی۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: صدقہ وہ چیز ہے جسے اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص کیا ہے، تو جب وہ اس کا وارث بنے گا تو اس پر لازم ہے: وہ اسے اسی طرز پر دوبارہ خرچ کر دے۔

سفیان ثوری زہیر بن معاویہ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عطاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

باب 32- صدقہ واپس لینے کا مکروہ ہونا

604 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ عُمَرَ

متن حدیث: اِنَّهُ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَاَهَا تَبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْذُفِیْ صَدَقَتِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِیْسَى: هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هَذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا، پھر انہوں نے اس گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا، تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 33- مرحوم کی طرف سے صدقہ کرنا

605 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي تُوَفِّیْتُ اَفِیْنَفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِي مَخْرَفًا فَاَشْهَدُكَ اَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِیْسَى: هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

مذاهب فقہاء: وَبِهٖ يَقُولُ اَهْلُ الْعِلْمِ يَقُولُونَ لَیْسَ شَیْءٌ یُّصَلُّ اِلَى الْمَيِّتِ اِلَّا الصَّدَقَةُ وَالِدَعَاءُ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

604- للحديث طرق عن عمر بن الخطاب. رضي الله عنه. مع اختلاف في اللفاظ بالزيادة والنقصان فقد اخرج به البخاري (413/3) كتاب الزكاة: باب: هل يشعري صدقته؟ ولا باس ان يشتري صدقة غيره رقم (1489) واطرافه في (2775-2972-3002) ومسلم (1240/3) كتاب الهبات: باب: كراهية شراء الانسان ما تصدق به من تصدق عليه رقم (1621/4) والنسائي (109/5) كتاب الزكاة: باب: شراء الصدقة رقم (-2617 2616) من طريق الزهري عن سالم عن عبد الله بن عمر عنه به. و اخرج به البخاري (413/3) كتاب الزكاة: باب: هل يشتري صدقته؟ ولا باس ان يشتري صدقة غيره رقم (1490) واطرافه في (2623-2626-2970-3003) ومسلم (1239/3) كتاب الهبات: باب: كراهية شراء الانسان ما تصدق عليه رقم (1620/2,1) والنسائي (108/5) كتاب الزكاة: باب: شراء الصدقة رقم (2615) وابن ماجه (799/2) كتاب الصدقات: باب: الرجوع في الصدقة رقم (2616) من طريق زيد بن اسلم عن ابيه عنه به والحيثي (10/1) رقم (15) من نفس الطريق. و اخرج به مسلم (1240/3) كتاب الهبات: باب: كراهية شراء الانسان ما تصدق به من تصدق عليه رقم (1621/3) من طريق مالك عن نافع عن ابن عمر.

605- اخرج به البخاري (465/5) كتاب الوصايا: باب: اذا وقف ارضا ولم يبين الحدود فهو جائز وكذا الصدقة رقم (2770) وابو داود (131/2) كتاب الوصايا: باب: ماجاء لهن مات عن غير وصية يعصدق عنه رقم (2882) والنسائي (252/6) كتاب: باب: فضل الصدقة عن الميت (3655).

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّ لِي مَخْرَفًا يَعْنِي بُسْتَانًا

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کا انہیں فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! وہ بولا: میرا ایک باغ ہے، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اس باغ کو والدہ کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: صرف صدقہ اور دعا (کا اجر و ثواب) میت تک پہنچتا ہے۔

بعض حضرات نے اس حدیث کو عمرو بن دینار کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

حدیث کے لفظ ”مخرف“ کا مطلب ”باغ“ ہے۔

### بَابُ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

### باب 34- خاتون کا شوہر کے گھر میں سے خرچ کرنا

606 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا شَرْحَبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي

أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ لَا تَنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا يَأْذِنُ زَوْجُهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا فِي الْبَابِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي أَمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے دن خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے، عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! ناناج بھی نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارا سب سے بہترین مال ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

607 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

606- أخرجه ابن ماجه (770/2) كتاب العجارات: باب: ما للبراة من مال زوجها رقم (2295)



**متن حدیث:** إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ وَ لِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ وَ لِلنَّخَّازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ وَ لَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَ لَهَا بِمَا آتَتْ حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرتی ہے تو اس عورت کو بھی اس کا اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو بھی اسی کی مانند اجر ملتا ہے اسی طرح خزانے کے نگراں کو بھی اجر ملتا ہے ان میں سے کسی ایک کے اجر میں اس کے ساتھی کے اجر کی وجہ سے کمی نہیں ہوتی شوہر کو اس بات کا اجر ملے گا جو اس نے کمایا ہے اور عورت کو اس بات کا اجر ملے گا جو اس نے خرچ کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

**608 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**متن حدیث:** إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيبٍ لِنَفْسٍ غَيْرِ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا مِثْلُ أَجْرِهِ لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَ لِلنَّخَّازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَ عَمْرٍو بْنُ مُرَّةٍ لَا يَذْكُرُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَسْرُوقٍ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی عورت اپنی رضامندی کے ساتھ کسی خرابی کو پیدا کئے بغیر اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز (اللہ تعالیٰ کے نام پر) دیتی ہے تو اس عورت کو اس مرد کی طرح اجر ملتا ہے عورت کو اس بات کا اجر ملتا ہے جو اس نے بھلائی کی نیت کی تھی خزانے کے نگراں کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

یہ روایت عمرو بن مرہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے اس حدیث میں مسروق کے حوالے کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب 35- صدقہ فطر کا بیان

**609 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

**متن حدیث:** ثَمَّنَا نَخْرُجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ

607- اخرجہ النسائی فی ”الکبری“ (35/2) کتاب الزکاۃ: باب: صدقة المرأة من بیت زوجها رقم (2319) (379/5) کتاب عشرة النساء: باب: ثواب ذلك وذكر الاختلاف على شقيق في حديث عائشة فيه رقم (19196) عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل يحدث عن عائشة.

608- اخرجہ النسائی فی ”الکبری“ (379/5) کتاب عشرة النساء: باب: ثواب ذلك وذكر الاختلاف على شقيق عن حديث عائشة فيه رقم (9197/2-9198/3). عن شقيق عن مسروق عن عائشة.

صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ حَتَّىٰ قَدِمَ مُعَاوِيَةَ الْمَدِينَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ إِلَيَّ لَأَرَىٰ مُدَيْنٍ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَآخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَا أَرَأَىٰ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيَّ هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْتَحَقَّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعٌ إِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَإِنَّهُ يُجْزَىٰ نِصْفُ صَاعٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ يَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ

◀◀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے تو ہم صدقہ فطر میں اناج کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع دیا کرتے تھے ہم اسے اسی طرح ادا کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (اپنے عہد خلافت میں) مدینہ منورہ آئے انہوں نے اس بارے میں لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میرا یہ خیال ہے: شام کی گندم کے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔  
 راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا ان کے نزدیک ہر چیز کا ایک صاع ادا کیا جائے گا۔  
 امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رضی اللہ عنہم اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے، بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: گندم کے علاوہ ہر چیز کا ایک صاع ادا کیا جائے گا، گندم کا نصف صاع ادا کرنا بھی کافی ہے۔

سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ کی یہی رائے ہے: گندم کا نصف صاع (صدقہ فطر کے طور پر) ادا کیا جائے گا۔

610 سند حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرَ أَوْ أَنْثَىٰ حُرًّا أَوْ عَبْدًا صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ

609- اخرجہ البخاری (434/3) کتاب الزکاۃ: باب: صاع من شعير رقم (1505) واطرافہ فی (1506-1508-1510) من طریق زید بن اسلم عنہ بہ و اخرجہ مسلم (678/2) کتاب الزکاۃ: باب: زکاۃ الفطر علی السلبین من التمر والشعير رقم (17, 18, 19, 20, 21/985) عن عیاض بن عبد اللہ بن سعد ابن ابی سرح' و ابو داؤد (508/1 507) کتاب الزکاۃ: باب: کم یودی فی صدقة الفطر رقم (1617-1618) عن عیاض ایضا والنسائی (52/5) کتاب الزکاۃ: باب: الدقیق رقم (2514) باب: ”الزبيب“ رقم (2412) باب: الشعير رقم (2517) باب: التمر فی زکاۃ الفطر رقم (2511) باب: الاقط رقم (2418) من طرق عن عیاض عنہ بہ اخرجہ ابن ماجہ (585/1) کتاب الزکاۃ: باب: صدقة الفطر رقم (1829) من طریق عیاض عنہ بہ ’ودوم الحاكم فاخرجہ فی ”المستدرک“ (411/1).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى عُمَرُ ابْنُ هَارُونَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مِينَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضُ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا جَارُودٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ هَذَا الْحَدِيثِ

◀◀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کی گلیوں میں ایک اعلان کرنے والے شخص کو بھیجا (اس نے یہ اعلان کیا) خبردار! ہر مسلمان مرد اور عورت آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے جو گندم کے دو مد ہوں گے اس کے علاوہ ہر طرح کے غلے کا ایک صاع ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ یہی حدیث بعض دیگر اسناد سے بھی منقول ہے۔

611 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَدِّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ وَتَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

◀◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مرد و عورت آزاد، غلام شخص پر لازم کی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حارث بن عبد الرحمن کے دادا حضرت ثعلبہ بن ابوصعیر اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

612 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ

612- أخرجه البخاری (432/3) كتاب الزكاة: باب: صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين رقم (1504) ومسلم (677/2) كتاب الزكاة: باب: زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير رقم (984/16, 15, 14, 13, 12) وابو داؤد (507, 506/1) كتاب الزكاة: باب: كم يودي في صدقة الفطر رقم (1611-1612-1613) والسنائي (48/5) كتاب الزكاة: باب: فرض زكاة رمضان على الصغير رقم (2502) باب: فرض زكاة رمضان على المسلمين دون المعاهدين رقم (2503-2504) باب: كم فرض رقم (255) وابن ماجه (584/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الفطر رقم (1826-1825) ومالك (283/1) كتاب الزكاة: باب: من تجب عليه زكاة الفطر رقم (51) واحمد (63/2) (114-55-5/2) والدارمي (392/1) كتاب الزكاة: باب: في زكاة الفطر وعبد بن حميد (ص 242) رقم (743) من طرق عن نافع.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 اسناد دیگر: وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَزَادَ  
 فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
 مذاهب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِينَ لَمْ يُؤَدِّ  
 عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُؤَدِّي عَنْهُمْ وَإِنْ كَانُوا غَيْرَ مُسْلِمِينَ وَهُوَ  
 قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاسْحَقَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے جو  
 کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا یہ ادائیگی ہر آزاد غلام مرد اور عورت مسلمان پر لازم ہے۔  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
 امام مالک نے اس کو نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے جیسا کہ ایوب  
 نے اسے نقل کیا ہے ”تاہم اس میں لفظ ”مسلمانوں“ زائد استعمال ہوا ہے۔  
 دیگر اہل علم نے اس روایت کو نافع کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس روایت میں لفظ ”مسلمانوں“ ذکر نہیں کیا۔  
 اس بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔  
 بعض اہل علم کے نزدیک اگر کسی شخص کے کچھ غلام مسلمان نہ ہوں تو وہ ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہیں کرے گا۔  
 امام مالک امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہم اسی بات کے قائل ہیں۔  
 بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ ان لوگوں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے گا اگرچہ وہ غلام غیر مسلم ہیں۔  
 ثوری ابن مبارک اور اسحق اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب 36: اسے (یعنی صدقہ فطر کو نماز عید) سے پہلے ادا کرنا

613 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ مُسْلِمٍ أَبُو عَمْرٍو الْحَدَّاءُ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ  
 الصَّائِعُ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
 متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْغَدْوِ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ  
 الْفِطْرِ

613- اخرجہ البخاری (430/3) کتاب الزکاة: باب: فرض صدقة الفطر رقم (1503) واطرافہ فی  
 (1504-1507-1511-1512) ومسلم (679/2) کتاب الزکاة: باب: الامر بإخراج زكاة الفطر قبل الصلاة رقم (986/23, 22)  
 وابو داؤد (506/1) کتاب الزکاة: باب: متى تؤدى الزکاة رقم (1610) والنسائی (54/5) کتاب الزکاة: باب: الوقت الذي يستحب ان تؤدى  
 صدقة الفطر فيه رقم (2521) واحمد (157-154-151/2) وابن خزيمة (91,90/4) حدیث (2421-2422) وعبد بن حميد (ص  
 249) رقم (780).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْفِدْوِ إِلَى الصَّلَاةِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کی ہدایت کرتے تھے۔

یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی نماز عید کیلئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ

#### باب 37- زکوٰۃ جلدی ادا کرنا

614 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنِ

الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيْبَةَ بِنْتِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَصَ

لَهُ فِي ذَلِكَ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ جلدی ادا کرنے کے بارے میں

دریافت کیا یعنی اس کے فرض ہونے سے پہلے ہی (ادا کر دینا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دی۔

615 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ

بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحَلٍ عَنْ حُجْرِ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: لِعُمَرَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عِيسَى: لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ

دِينَارٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكْرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنِ

الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاهب فقہاء: وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَأَى طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لَا

يُعَجَّلُهَا وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يُعَجَّلَ وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ عَجَلَهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا

أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

614- أخرجه أبو داود (510/1) كتاب الزكاة: باب: في تعجيل الزكاة: رقم (1624) وابن ماجه (572/1) كتاب الزكاة: باب: تعجيل الزكاة

قبل محلها: رقم (1795) واحمد (104/1) والدارمي (385/1) كتاب الزكاة: باب: تعجيل الزكاة: وابن خزيمة (50, 49/4) حديث

(2331) من طريق حجة بن عدي عن علي بن عبد الله عنه.

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم نے عباس سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

زکوٰۃ کی جلد ادائیگی سے متعلق حدیث کو میں اسرائیل کے حوالے سے حجاج بن دینار کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتا ہوں، اسماعیل بن زکریا نے حجاج بن دینار کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ میرے نزدیک اسرائیل کی حجاج کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

حکم بن عتیبہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت ”مرسل“ روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

زکوٰۃ کے فرض ہونے سے پہلے ہی اس کی جلد (پیشگی) ادائیگی کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ کے نزدیک اسے جلد ادا نہیں کیا جاسکتا۔ سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں:

میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے: اس کو جلد ادا نہ کیا جائے۔

اکثر اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص اس کے فرض ہونے سے پہلے اسے جلد (یعنی پیشگی) ادا کر دیتا ہے تو یہ اس

کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

### باب 38- مانگنے کی ممانعت

616 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بِيَانِ بْنِ بَشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ فَيَسْتَعْنِي بِهِ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْتَدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَأَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمَسْعُودِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَوْبَانَ وَزِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصَّدَائِقِيِّ وَأَنَسِ وَحُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ وَقَيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَسَمْرَةَ وَابْنَ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ بِيَانِ عَنْ قَيْسٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی شخص کا جا کر اپنی پشت پر لکڑیاں لا کر لانا اور انہیں صدقہ کرنا اور لوگوں سے بے نیاز رہنا اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے: وہ کسی شخص سے کچھ

مانگے اور وہ اسے کچھ دے یا نہ دے بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والا ہاتھ سے زیادہ بہتر ہوتا ہے اور تم (خرچ کرنے میں) اپنے زیر کفالت سے آغاز کرو۔

اس بارے میں حضرت حکیم بن حزام، حضرت ابوسعید خدری، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عطیہ سعدی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت مسعود بن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ثوبان، حضرت زیاد بن حارث صدائی، حضرت انس، حضرت حبشی بن جناد، حضرت قیسہ بن مخارق، حضرت سرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔ بیان نامی راوی کے حوالے سے قیس سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ ”غریب“ ہے۔

**617 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ

بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِنْ الْمَسْأَلَةَ كَدَّ يَكْدُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مانگنا ایک زخم ہے جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے (یعنی عزت کو خراب کرتا ہے) آدمی یا حاکم وقت سے مانگے یا کسی ایسی ضرورت کے وقت مانگے جس میں مانگنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)



## کتاب الصوم عن رسول الله ﷺ

روزہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 1- رمضان کے مہینے کی فضیلت

618 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْعِجَنِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَسَلْمَانَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا، جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی بند نہیں کیا جاتا، ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھو! اور اے شر کے طلب گار! رک جاؤ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے (بہت سے لوگوں کو) جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے۔

اسی بارے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

619 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَالْمَحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

618- اخرجہ ابن ماجہ (526) کتاب الصيام: باب: ما جاء في فضل شهر رمضان رقم (1642)  
619- اخرجہ البخاری (115/1) کتاب الايمان: باب: صوم رمضان احتساباً من الايمان رقم (38) (138/4) کتاب الصوم: باب: من صام رمضان ايماناً واحتساباً ونهية رقم (1901) (300/4) کتاب الهیلة القدر: باب: فضل لیلۃ القدر رقم (2014) ومسلم (88,87/3) الابن) کتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: الترغيب في قيام رمضان وهو التراویح رقم (760/176,175,759/174,173) وابو داؤد (436/1) کتاب الصلاة: باب: في قيام شهر رمضان رقم (1372) والنسائي (157,156/4) کتاب الصيام: باب: ثواب من صام رمضان وقامه ايماناً واحتساباً والاختلاف على الزهري في الخبر في ذلك رقم (2205:2199) وابن ماجه (420/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في قيام شهر رمضان رقم (1326) واحمد (2-241-347-408-232-385) والحميدي (422/2) رقم (950) وابن خزيمة (195/3) رقم (1894) والنسائي (118, 117/8) کتاب الايمان وشراعه: باب: قيام رمضان رقم (5026:5024).



متن حدیث: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَاشٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ

قول امام بخاری: قَالَن وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلَهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَاشٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اور اس میں نوافل ادا کئے، اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث جسے ابو بکر عیاش نے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: یہ صرف ابو بکر نامی راوی سے منقول ہے۔

میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: حسن بن ربیع نے ابوالاحوص کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے مجاہد سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے) ”جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے، اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میرے نزدیک یہ روایت ابو بکر بن عیاش سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

باب 2- (رمضان) کے مہینے سے پہلے (یعنی شعبان کے آخری دنوں میں) روزے نہ رکھے جائیں

620 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ صَوْمًا

لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطَرُوا

620- أخرجه البخاری (152/4) كتاب الصوم: باب: لا يتقدم من رمضان بصوم يوم ولا يومين رقم (1914)، ومسلم (762/2، 763)

كتاب الصيام: باب: لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين رقم (1082/21) وأبو داؤد (713/1) كتاب الصيام: باب: فمن يصل شعبان

برمضان رقم (2335) والنسائي (149/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على يحيى بن ابي كعبه وعبد بن عمرو على ابي سلمة فيه رقم

(2173) وابن ماجه (528/1) كتاب "الصيام": باب: في النهي ان يتقدم رمضان بصوم الا من صام صوما فوافقه رقم (1650) والداد من

(4/2) كتاب الصيام: باب: النهي عن صيام يوم الشك واحمد (515-513-477-408-337-234/2)

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا أَنْ يَتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامِ قَبْلِ دُخُولِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنَى رَمَضَانَ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يَصُومُ صَوْمًا فَوَاقِقَ صِيَامَهُ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ عِنْدَهُمْ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (رمضان) کے مہینے سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو البتہ اگر (کسی اور معمول کے حساب سے روزوں) کے موافق وہ دن آجائے تو اس دن روزہ رکھا جاسکتا ہے۔ (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند کو دیکھ کر عید الفطر کرو اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمیں کی گنتی پوری کر لو پھر عید الفطر کرو۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔ ربیع بن حراش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے رمضان کی وجہ سے روزہ رکھ لے البتہ اگر کوئی شخص ویسے روزے رکھتا ہو اور اس دن اس کے روزے کا دن آجائے تو ان اہل علم کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

621 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلُ حَدِيثٍ: لَا تَقْدَمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے میں سے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو البتہ اگر کوئی شخص ویسے روزے رکھتا ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشُّكِّ

باب 3: مشکوک دن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

622 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسِ الْمَكَلَبِيِّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأَتَى بِشَاةٍ مَضْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ  
فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشْكُ فِيهِ النَّاسُ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالنَّسِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَمَّارٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ  
بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ  
وَاسْتَحَقُّ كَرِهُوا أَنْ يَصُومَ الرَّجُلُ الْيَوْمَ الَّذِي يُشْكُ فِيهِ وَرَأَى أَكْثَرُهُمْ أَنْ صَامَهُ فَكَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ  
يَقْضَى يَوْمًا مَكَانَهُ

◄◄ صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں، ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے پاس بھنی ہوئی بکری لائی  
گئی۔ انہوں نے فرمایا: کھاؤ! حاضرین میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے (کھانے میں شریک نہیں ہوئے) اور بولے میں نے  
روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آج کادن جس میں شک ہے؟ (کہ وہ رمضان کادن ہے یا نہیں ہے) جس  
نے اس دن روزہ رکھا اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔  
سفیان ثوری، امام مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ حضرات فرماتے  
ہیں: آدمی کا مشکوک دن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

ان میں سے اکثر کی یہ رائے ہے: اگر آدمی نے اس دن روزہ رکھ لیا اور وہ واقعی رمضان کادن ہو تو بھی وہ اس روزے کی قضاء  
کرے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَحْصَاءِ هَلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

باب 4- رمضان کے لئے شعبان کی پہلی کے چاند سے حساب رکھنا

623 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَبَّاجٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَحْصُوا هَلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

622- أخرجه البخاری (142/4) كتاب الصوم باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رايت الهلال فصوموا واذا رايتوه فانظروا في ترجمة  
الباب تعليقا واو داود (713/1) كتاب الصيام باب: كراهية صوم يوم الشك رقم (2334) والنسائي (153/4) كتاب الصوم باب: صيام  
يوم الشك رقم (2188) واين ماجه (527/1) كتاب الصيام باب: ماجاء في صيام يوم الشك رقم (1645) من طري صله بن زفر سه رضی  
الله عنه.

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **مَنْ حَدِيث:** لَا تَقْدَمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ

**اسناد دیگر:** وَهَكَذَا رَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے لئے شعبان کی پہلی کے چاند سے گنتی رکھو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف ابو معاویہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

تاہم مستند روایت وہ ہے جسے محمد بن عمرو کے حوالے سے ابو سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ یہ روایت اسی طرح یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابو سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جیسا کہ محمد بن عمرو لیس نے اسے نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَا الْهَيْلَالِ وَالْإِفْطَارَ لَهُ

**باب 5:** پہلی کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کیا جائے گا اور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کی جائے گی

**624** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِرُؤْيَا الْهَيْلَالِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيَا الْهَيْلَالِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ عَيَاةٌ فَاصْبِرُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا

**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان سے (دو ایک دن پہلے) روزہ نہ رکھو پہلی کے چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کرو اگر درمیان میں بادل حائل ہو جائے تو تمہیں کی گنتی پوری کرو۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
یہ روایت ان کے حوالے سے دیگر اسناد سے بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

باب 6- مہینہ کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے

625 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عَيْسَى بْنُ دِينَارٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضَرَّارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ

وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

﴿﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میں نے تیس روزے جتنی دفعہ رکھے

ہیں اتنیس روزے اس سے زیادہ نہیں رکھے۔

اس بارے میں حضرت عمر، حضرت ابو ہریرہ، سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر،

حضرت انس، حضرت جابر، سیدہ ام سلمہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مہینے

کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے۔

626 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ الْإِلَهِي رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةِ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ الْيَتِّ

شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ کے لئے اپنی ازواج سے ایلاء کر لیا، آپ ایک بالائے

خانے میں 29 دن تک قیام پذیر رہے (پھر گھر تشریف لے جانے لگے) تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ

کے لئے ایلاء کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مہینہ 29 دن کا ہے۔

625- اخرجہ ابو داؤد (710/1) کتاب الصيام: باب: الشهر يكون تسعا وعشرين رقم (2322) واحمد

(450-441-408-405-397/1) وابن خزيمة (208/3) رقم (1922) من طريق عيسى بن دينار مؤلف خزاعة عن ابيه عن عمرو بن

الحارث ابن ابي ضرار عن ابن مسعود رضي الله عنه.

626- اخرجہ البخاری (143/4) کتاب الصوم: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم: اذا رايتم الهلال رقم (1911) (581/1) كتاب

الصلاة: باب: الصلاة في السطوح والمنبر والجسب رقم (387) واطرافه في (1-2469-5201-5289-6684-805-1114-911-689-732-633) والنسائي (167/6) كتاب الطلاق: باب: الايلاء رقم (3456).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

### باب 7- گواہی کی بنیاد پر روزہ رکھنا

**627 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَيْلَالَ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِنَ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا عَدَا إِسْنَادٍ بِلَاغٍ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ نَحْوَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ سِمَاكِ رَوَوْا عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا تُقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي الصِّيَامِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ قَالَ اسْحَقُ لَا يُصَامُ إِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْإِفْطَارِ أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ فِيهِ إِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بتایا: میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ وہ بولا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اسے سماک بن حرب کے حوالے سے، عکرمہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ سماک کے اکثر شاگردوں نے اسے سماک کے حوالے سے، عکرمہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، یہ حضرات فرماتے ہیں: روزے کے (چاند کے) بارے میں ایک آدمی کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔

627- أخرجه أبو داود (715/1) كتاب الصيام: باب: في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان رقم (2340) والنسائي (132/5) كتاب الصيام: باب: قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان رقم (2112-2113) وابن ماجه (529/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء في الشهادة على رؤية الهلال رقم (1652).

ابن مبارک شافعی احمد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔  
امام اسحاق فرماتے ہیں: روزے رکھنے کیلئے دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔  
عید الفطر کے بارے میں اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے: اس میں کم از کم دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُصَانِ

#### باب 8- عید کے دو مہینے (ایک ساتھ) کم نہیں ہوتے

628 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفِ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا  
مذہب فقہاء: قَالَ أَحْمَدُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُصَانِ يَقُولُ لَا يَنْقُصَانِ مَعًا فِي سَنَةٍ  
وَاحِدَةٍ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ إِنْ نَقَصَ أَحَدُهُمَا تَمَّ الْأُخْرُ وَقَالَ إِسْحَقُ مَعْنَاهُ لَا يَنْقُصَانِ يَقُولُ وَإِنْ كَانَ  
تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نَقْصَانٍ وَعَلَى مَذْهَبِ إِسْحَقٍ يَكُونُ يَنْقُصُ الشَّهْرَانِ مَعًا فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ  
﴿﴾ عبد الرحمن بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عید کے دونوں  
مہینے (ایک ساتھ) کم نہیں ہوتے رمضان اور ذوالحجہ۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت عبد الرحمن بن ابوبکر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: یہ دونوں مہینے یعنی رمضان اور ذوالحجہ ایک ہی سال میں ایک ساتھ کم  
نہیں ہوتے اگر ان میں سے کوئی ایک کم ہوگا تو دوسرا مکمل ہوگا۔

امام اسحاق فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: اگر یہ مہینے 29 دن کے بھی ہوں تو بھی مکمل شمار ہوں گے ان میں کوئی کمی  
نہیں ہوگی۔ امام اسحاق کے موقف کے حساب سے یہ دونوں مہینے ایک ہی سال میں ایک ساتھ کم ہو سکتے ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيُهُمْ

#### باب 9- ہر شہر والوں کے لئے ان کی رویت ہلال (کا اعتبار ہوگا)

628- اخرجہ البخاری (148/4) کتاب الصوم: باب: شهر اعيد لا ينقصان رقم (1912) ومسلم (766/2) كتاب الصيام: باب: بيان معنى  
قوله صلى الله عليه وسلم شهر اعيد لا ينقصان رقم (1089/32,31)؛ اذو داؤد (710/1) كتاب الصيام: باب: الشهر يكون تسعا وعشرين  
رقم (2323)؛ وابن ماجه (531/1). كتاب الصيام: باب: ما جاء في شهرى العيد رقم (1659). واحد (5/38-47) من طريق عبد الرحمن  
بن ابي بكر عن ابيه يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم.

**629** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهْلَ عَلِيٌّ هِلَالَ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي الْيَوْمِ الْآخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْتَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا أُمَّ الْفَضْلِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَأَيْتَهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَكِنْ رَأَيْتَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالَ نَصُومٌ حَتَّى نَكْمَلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَلَا تَكْفِي بَرُوءِيَةَ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَاهُمْ

◀◀ کریب بیان کرتے ہیں سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شامل بھیجا وہ بیان کرتے ہیں: میں شام آیا میں نے ان کا کام پورا کیا۔ اسی دوران رمضان کا پہلی کا چاند نظر آ گیا میں اس وقت شام میں ہی تھا ہم نے جمعہ کی رات کو پہلی کا چاند دیکھ لیا پھر میں مینے کے آخری حصے میں مدینہ منورہ پہنچا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں مجھ سے دریافت کیا: انہوں نے پہلی کے چاند کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: تم لوگوں نے پہلی کا چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: ہم نے اسے جمعہ کی رات دیکھا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے جمعہ کی رات دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: لوگوں نے اسے دیکھا تھا انہوں نے روزہ رکھا تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن ہم نے تو ہفتے کی رات پہلی کا چاند دیکھا تھا ہم روزے رکھتے رہیں گے اور تیس دن پورے کریں گے یا پھر یہ ہے: (تیس دن ہونے سے پہلے) ہم پہلی کا چاند دیکھ لیں، کریب کہتے ہیں میں نے کہا: کیا آپ کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح ہدایت کی ہے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، یعنی ہر شہر والوں کے لئے ان کی رویت ہلال کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ

باب 10- کس چیز سے افطاری کرنا مستحب ہے؟

**630** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثْنٌ حَدِيثٌ: مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيَفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيَفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ

629- اخرجہ مسلم (765/2) کتاب الصيام: باب: بیان ان لكل بلد رؤيتهم وانهم اذا راوا الهلال ببلد لا يثبت حكمه لما بعد عنهم رقم (1087/28) والنسائي (131/4) كتاب الصيام: باب: اختلاف اهل الافاق في الرؤية رقم (2111) واحد (306/1).  
630- اخرجہ النسائي في "الكبرى" (253/2) كتاب الصيام: باب: ما يستحب للصائم ان يفطر عليه رقم (164/4) كتاب الاطعمة: باب: العبر وما ذكر فيه.



فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ هَذَا غَيْرَ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَلَا نَعْلَمُ لَهُ أَصْلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى أَصْحَابُ شُعْبَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَبْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبْنُ عَوْنٍ يَقُولُ عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَالرَّبَابِ هِيَ أُمُّ الرَّائِحِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو کھجور مل جائے وہ اس کے ذریعے افطار کرے اور جسے کھجور نہ ملے وہ پانی کے ذریعے افطار کر لے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ اس بارے میں حضرت سلمان بن عامر سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہمارے علم کے مطابق شعبہ کے حوالے سے منقول ہے اور صرف اس کو سعید بن عامر نے روایت کیا ہے یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ عبد العزیز بن صہیب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہمیں اس کی اصل کا علم نہیں ہے۔

شعبہ کے شاگردوں نے اس روایت کو عاصم احوال کے حوالے سے حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے سیدہ باب کے حوالے سے حضرت سلمان بن عامر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا ہے اور یہ روایت سعید بن عامر سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اسی طرح ان شاگردوں نے شعبہ کے حوالے سے عاصم کے حوالے سے حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے حضرت سلمان بن عامر سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اس سند میں شعبہ نے سیدہ رباب کا تذکرہ نہیں کیا۔

تاہم صحیح روایت وہ ہے جو سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور دیگر اہل علم نے عاصم احوال کے حوالے سے حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے سیدہ رباب کے حوالے سے حضرت سلمان بن عامر سے نقل کیا ہے۔

ابن عون فرماتے ہیں: یہ روایت ام راح بنت صلیح کے حوالے سے حضرت سلمان بن عامر سے منقول ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ رباب ہی ام راح ہیں۔

631 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ ح وَحَدَّثَنَا

هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ وَحَدَّثَنَا قَتِيْبَةُ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

631- أخرجه ابوداؤد (719/1) كتاب الصيام: باب: ما يفطر عليه رقم (2355) وابن ماجه (542/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء على ما يستحب الفطر رقم (1699) واحد (18-17/4) والدارمي (7/2) كتاب الصوم: باب: ما يستحب الاططار عليه.

متن حدیث: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفِطِرْ عَلَى تَمْرِ زَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفِطِرْ عَلَى مَاءٍ

فَأِنَّهُ طَهُورٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حصہ بنت سیرین سیدہ رہا ب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: کسی شخص نے افطاری کرنی ہو تو وہ کھجور کے ذریعے افطار کرے اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی کے ذریعے افطاری کرے کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

832 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ أَنَسِ

بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفِطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمِيرَاتٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمِيرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حدیث دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفِطِرُ فِي الشِّتَاءِ عَلَى

تَمْرَاتٍ وَفِي الصَّيْفِ عَلَى الْمَاءِ

◀◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے تازہ کھجوروں کے ذریعے افطاری کر لیتے تھے تازہ کھجوریں نہیں ہوتی تھیں تو خشک کھجوروں کے ذریعے افطاری کر لیتے تھے اگر وہ بھی نہیں ہوتی تھیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے آپ سردی کے موسم میں کھجوروں کے ذریعے اور گرمی کے موسم میں پانی کے ذریعے افطار کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفِطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ

باب 11 - عید الفطر اس دن ہوگی جب لوگ عید الفطر منائیں گے

اور عید الاضحیٰ اس دن ہوگی جب لوگ عید الاضحیٰ منائیں گے

833 سند حدیث: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

632 - أخرجه أبو داود (719/1) كتاب الصيام: باب: ما يفطر عليه رقم (3256) واحد (164/3).

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: الصَّوْمُ يَوْمٌ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمٌ تَفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمٌ تَضْحُونَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَفَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا أَنَّ الصَّوْمَ وَالْفِطْرَ مَعَ

الْجَمَاعَةِ وَعَظِيمِ النَّاسِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ اس دن ہوگا جس دن تم لوگ روزہ رکھو گے اور عید الفطر اس دن ہوگی جس دن تم لوگ عید الفطر کرو گے اور عید الاضحیٰ اس دن ہوگی جس دن تم لوگ عید الاضحیٰ کرو گے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہ وضاحت کی ہے: اس کا مطلب یہ ہے: روزہ رکھنا اور عید الفطر کرنا مسلمانوں کی جماعت اور لوگوں کی اکثریت کے ساتھ ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

باب 12- جب رات آجائے اور دن رخصت ہو جائے، تو روزہ دار افطاری کر لے

634 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي سَعِيدٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب رات آجائے اور دن رخصت ہو جائے، سورج غروب ہو جائے، تو تم افطاری کر لو۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

633- لم يخرجه الا العرمذی من اصحاب الكتب السنة بهذا اللفظ كما في "التحفة" (482/9) رقم (12997) لكن اخرجہ ابو داؤد بلفظ مغارب (710/1) كتاب الصيام: باب: اذا اخطا القوم الهلال رقم (2324) ولم يذكر فيها الصوم، واخرجہ ابن ماجه (531/1) كتاب

الصيام: باب: ما جاء في شهرى العيد رقم (1660) نحو من رواية ابن داؤد الا انه لم يذكر موقف عرفه كما جاء في رواية ابن داؤد. 634- اخرجہ البخارى (231/4) كتاب الصوم: باب: معنى فطر الصائم رقم (1954) ومسلم (772/2) كتاب الصيام: باب: انقضاء الصوم و

خروج النهار رقم (1100/51) 'واحد' (48-35/1) وابو داؤد (718/1) كتاب الصيام: باب: وقت فطر الصائم رقم (2351) والبارق (7/2) كتاب الصيام: باب: في تعجيل الافطار.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

## باب 13- جلدی افطاری کرنا

**635** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ح قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اسْتَحَبُّوا

تَعْجِيلَ الْفِطْرِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ

﴿﴾ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے۔ جب تک وہ افطاری جلدی کرتے رہیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم اور دیگر حضرات نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔ ان کے نزدیک افطاری جلدی کرنا مستحب ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**636** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بِنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعَجَلَهُمْ فِطْرًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا

أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو الْمُغِيرَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندوں

میں میرے نزدیک زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو افطاری جلد کر لیتے ہیں۔

635- اخرجہ البخاری (234/4) کتاب الصوم: باب: تعجيل الافطار رقم (1957) ومسلم (771/2) كتاب "الصيام" باب: فضل السحور و  
تأكيد استحبابه رقم (1098/48) وابن ماجه (541/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء في تعجيل الافطار رقم (1697) واحمد (337-339/4  
336-334-331/4) والدارمي (7/2) كتاب الصيام: باب: في تعجيل الفطر.  
636- اخرجہ احمد (329/2)

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**637** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا  
يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو عَطِيَّةَ اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَيُقَالُ ابْنُ عَامِرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَابْنُ عَامِرٍ أَصْحَبُ  
﴿﴿ ابو عطیہ بیان کرتے ہیں: میں اور مسروق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کی: اے  
ام المؤمنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے دو افراد ہیں ان میں سے ایک صاحب افطاری جلدی کر کے  
مغرب کی نماز بھی جلدی ادا کر لیتے ہیں اور دوسرے صاحب افطاری اور نماز دونوں تاخیر سے ادا کرتے ہیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
نے دریافت کیا: ان دونوں میں سے افطاری جلد کرنے اور نماز جلدی پڑھنے والے کون صاحب ہیں؟ ہم نے عرض کی: حضرت عبد  
اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے (راوی بیان کرتے ہیں) وہ  
دوسرے صاحب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔ (جو افطاری اور نماز تاخیر سے ادا کرتے تھے)  
یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو عطیہ نامی راوی کا نام مالک بن ابو عامر ہمدانی ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام مالک بن عامر ہمدانی ہے اور یہی  
درست ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ السُّحُورِ

### باب 14- سحری میں تاخیر کرنا

**638** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

637- اخرجہ مسلم (771/2) کتاب الصیام: باب: فضل السحور و تاکید استحبابہ رقم (1099/50,49) و ابو داؤد (718/1) کتاب

الصیام: باب: ما یستحب من تعجیل الفطر رقم (2354) والنسائی (143/4) کتاب الصیام: باب: ذکر الاختلاف علی سلیمان بن مهران فی

حدیث عائشہ فی تأخیر السحور و اختلاف الفاظهم رقم (2158, 2161) واحد (48/6).

638- اخرجہ البخاری (4/4) کتاب الصوم: باب: قدر کم بین السحور و صلاة الفجر رقم (1921) و مسلم (771/2) کتاب الصیام:

باب: فضل السحور و تاکید استحبابہ و تعجیل الفطر رقم (1097/47) والنسائی (143/4) کتاب الصیام: باب: قدر

ما بین السحور و بین صلاة الصبح رقم (2155) وابن ماجہ (540/1) کتاب الصیام: باب: ما جاء فی تأخیر السحور رقم (1694) وابن

خزیمہ (215/3) رقم (1941) واحد (182/5) والدارمی (6/2) کتاب الصوم: باب: ما یستحب من تأخیر السحور۔

متن حدیث: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذَلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَخْوَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُدَيْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ اسْتَحَبُّوا تَأْخِيرَ السُّحُورِ

﴿﴾ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سحری کی پھر ہم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے فرمایا: جتنی دیر میں پچاس آیات پڑھی جاتی ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: پچاس آیات کی قرأت کی مقدار جتنا وقت تھا۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحق رضی اللہ عنہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور سحری میں تاخیر کو مستحب قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ

باب 15: صبح صادق کا بیان

639 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا مُلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ

حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: كُلُّوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهَيِّدَنَّكُمْ السَّاطِعُ الْمُصْعَدُ وَكُلُّوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى يَغْتَرِضَ لَكُمْ الْأَحْمَرُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَسَمْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ الْأَكْلُ وَالشَّرْبُ حَتَّى يَكُونَ

الْفَجْرُ الْأَحْمَرُ الْمُعْتَرِضُ وَبِهِ يَقُولُ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ قیس بن طلح بیان کرتے ہیں میرے والد حضرت طلح بن علی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا ہے: (سحری کے وقت) کھاتے پیتے رہو، چڑھتی ہوئی روشنی تمہیں پریشان نہ کرے، تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب

تک سرخی چوڑائی کی سمت میں ظاہر نہ ہو (یعنی صبح صادق نہ ہو جائے)

اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

639-اخرجه ابو داؤد (717/1) کتاب: الصيام باب: وقت السحور، رقم (2348)، واحد (23/4)، وابن خزيمة (211/3) رقم (1930) من طريق عبد الله بن النعمان السحبي عن قيس بن طلح عنه يهبط به النبي صلى الله عليه وسلم.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا اور ان کے نزدیک روزہ دار پر کھانا پینا اس وقت تک حرام نہیں ہوتا جب تک چوڑائی کی سمت میں پھیننے والی سرخ یعنی صبح صادق ظاہر نہ ہو جائے۔  
عام اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**640** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَيُوسُفُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي هَلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ هُوَ الْقَشِيرِيُّ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيرَ فِي الْأُفُقِ حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلال کی اذان اور لہائی میں پھیلنے والی روشنی تمہیں سحری کرنے سے نہ روکے بلکہ صبح صادق وہ ہوتی ہے جو افق میں چوڑائی کی سمت میں پھیلتی ہے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْغَيْبَةِ لِلصَّائِمِ

#### باب 16- روزہ دار کے غیبت کرنے کی شدید مذمت

**641** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ بَأَنَّ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جھوٹی بات کہتا اور اس پر عمل کرتا 640- اخرجہ مسلم (770, 769/2) کتاب الصیام: باب: بیان ان الدخول في الصوم يحصل بدخول الفجر وان له الاكل وغيره حتى يطلع الفجر وبيان صفة الفجر التي تعلق به الاحكام من الدخول في الصوم ودخول وقت صلاة الصبح وغير ذلك رقم (42, 41) واہو دلاود (716/1) کتاب الصیام: باب: وقت السحور رقم (2346) والنسائی (148/4) کتاب الصیام: باب: کیف الفجر رقم (2171) واحمد (13-9/5) وابن خزيمة (210/3) رقم (1229) کلہم من طریق عبد اللہ بن سوادہ بن حنظلہ عن سرہ بن جندب يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم .

641- اخرجہ البخاری (139/4) کتاب الصوم: باب: من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم رقم (1903) وطرفه في (6057) واہو داؤد (720/1) کتاب الصیام: باب: الغيبة للصائم رقم (2362) وابن ماجہ (539/1) کتاب الصیام: باب: ما جاء في الغيبة والرفث للصائم رقم (1689) واحمد (505- 453- 452/2) وابن خزيمة (241/3) رقم (1995) من طریق ابن ابی ذئب عن سعید بن ابی سعید المقبري عن ابيه عن ابی هريرة رضي الله عنه يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم .

تک نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ کو اس کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا چھوڑ دے۔  
اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السَّحُورِ

### باب 17- سحری کرنے کی فضیلت کا بیان

642 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَاتًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَالْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ وَابِي الدَّرْدَاءِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سحری کیا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، حضرت عتبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

643 وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَنْ حَدَّثَ: فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحْرِ (۱)

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرٍو بْنِ

الْعَاصِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

642- أخرجه البخاري (165/4) كتاب الصوم: باب: بركة السحور من غير إيجاب رقم (1923) ومسلم (770/2) كتاب الصيام: باب: فضل السحور وتأكيده استحبابه رقم (1095/45) والنسائي (141/4): كتاب الصيام: باب: الحث على السحور رقم (2144) وابن ماجه (540/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء في السحور رقم (1692) واحمد (3/281-99-258) وابن خزيمة (213/3) رقم (1937) والدارمي (6/2) كتاب الصيام: باب: في فضل السحور.

(۱)- أخرجه مسلم (772, 771/2): كتاب الصيام: باب: فضل السحور وتأكيده استحبابه واستحباب تأخيرها وتعجيل الفطر رقم (1096/46) وابو داود (716/1): كتاب الصيام: باب: في تأكيد السحور رقم (2343) والنسائي (146/4) كتاب الصيام: باب: فضل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب رقم (2166) واحمد (197/4) والدارمي (6/2): كتاب الصوم: باب: فضل السحور وابن خزيمة (215/3) رقم (1940) من طريق موسى بن علي بن رباح عن أبيه عن أبي قيس مولى عمرو بن العاص يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم.



توضیح راوی: وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحِ اللَّخْمِيِّ

﴿﴾ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان بنیادی فرق سحری کھانا ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی فرمان نقل کرتے ہیں:  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل مصر یہ کہتے ہیں: راوی کا نام موسیٰ بن علی ہے اور اہل عراق یہ کہتے ہیں: اس کا نام موسیٰ بن علی ہے یہ راوی موسیٰ بن علی بن رباح لخمی ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

### باب 18- سفر کے دوران روزہ رکھنا مکروہ ہے

644 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُونَ فِيَمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدْحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَلَمَّغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ  
مذہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ حَتَّى رَأَى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْإِعَادَةَ إِذَا صَامَ فِي السَّفَرِ وَاخْتَارَ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِنَّ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ فَحَسَنٌ وَهُوَ أَفْضَلُ وَإِنْ أَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

644- أخرجه مسلم (786, 785/2): كتاب الصيام: باب: جولا الصوم والفتور في شهر رمضان للسافر في غير معصية إذا كان سفر مرحلتين

فاكسر، وإن الأفضل لمن أطاقه بلا ضرر أن يصوم، ولين يشق عليه أن يفطر، رقم (90، 1114/91)، والنسائي (177/4) كتاب الصوم: باب:

ذكر اسم الرجل، رقم (2263)، وابن خزيمة (255/3) رقم (2019) والبيهقي (539/2) رقم (1289) من طريق جعفر بن محمد عن

أبيه عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم.

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَانَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَقَوْلُهُ حِينَ بَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا لَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ فَوَجْهُ هَذَا إِذَا لَمْ يَخْتَمِلْ قَلْبُهُ قَبُولَ رُخْصَةِ اللَّهِ فَمَا مَنْ رَأَى الْفِطْرَ مَبَاحًا وَصَامَ وَقَوِيَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ

﴿﴾ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ جانے کے لئے نکلے جب آپ "کراع الغمیم" پہنچے تو لوگوں نے آپ کے ساتھ روزہ رکھا ہوا تھا آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: لوگوں کے لئے روزہ رکھنا مشکل ہو رہا ہے اور لوگ اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے پی لیا، لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے بعض لوگوں نے روزہ توڑ دیا اور بعض نے بدستور روزہ رکھا، جب آپ کو یہ پتہ چلا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نافرمان لوگ ہیں۔

اس بارے میں حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر کے دوران روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔ اہل علم نے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے، بعض اہل علم کی یہ رائے ہے: سفر کے دوران روزہ توڑ دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یہاں تک کہ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص سفر کے دوران روزہ رکھے تو اس پر دوبارہ روزہ رکھنا لازم ہوگا۔

امام احمد اور امام اسحاق رضی اللہ عنہما نے سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کو اختیار کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے، بعض اہل علم کی یہ رائے ہے: اگر کسی شخص میں یہ قوت ہو اور وہ روزہ رکھے تو یہ بہتر ہے اور یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے، لیکن اگر وہ روزہ نہیں رکھتا تو یہ بھی بہتر ہے۔

سفیان ثوری مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "سفر کے دوران روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے" اور آپ کا یہ فرمان: جب آپ کو یہ پتہ چلا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا: یہ نافرمانی لوگ ہیں" اس کا مفہوم یہ ہے: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی رخصت کو قبول نہیں کیا البتہ جو شخص (سفر کے دوران) روزہ رکھنے کو جائز سمجھتا ہو اور پھر بھی وہ روزہ رکھے اور وہ اس کی قوت بھی رکھتا ہو تو میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

باب 19- سفر کے دوران روزہ رکھنے کی رخصت

645 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍوَ الْاَسْلَمِيَّ سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ  
وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَنْ مَالِكٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوِ  
وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَحَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍوَ الْاَسْلَمِيَّ  
حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيْسَى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍوِ سَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: یہ صاحبِ مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اگر چاہو تو نہ رکھو۔ اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کہ ”حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے سوال کیا تھا“ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

646 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدِ اَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ  
متن حدیث: كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يَعِيْبُ عَلَيَّ الصَّائِمِ صَوْمَهُ  
وَلَا عَلَيَّ الْمُفْطِرِ اِفْطَارَهُ  
حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◀◀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سفر کیا کرتے تھے تو کسی روزہ دار کے روزہ رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا اور نہ رکھنے والے کے نہ رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

647 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ  
متن حدیث: كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ

645- اخرجہ مسلم (790, 789/2). کتاب الصيام: باب: التحجير في الصوم والافطر في السفر رقم (104, 105, 106, 107, 1121/103)  
(103) و ابو داود (730/1). کتاب الصيام: باب: الصوم في السفر رقم (2402) والنسائي (186, 185/4) کتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على سليمان بن يسار في حديث حمزة بن عمرو رقم (2294 : 2302) واحمد (494/3) وابن خزيمة (312/3) رقم (2153).  
646- اخرجہ مسلم (787, 786/2) کتاب الصيام: باب: جواز الصوم والافطر في شهر رمضان للسافر في غير معصية اذا كان سافرا مرحلتين فاكثر وان الافضل لمن اطاق بلا ضرر ان يصوم' ولين يشق عليه ان يفطر' رقم (93 : 1116/96). عنه (1117/97).

الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ فَكَانُوا يَرَوْنَ اللَّهَ مَنْ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ فَحَسَنَ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَافْطَرَ فَحَسَنَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوتا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوتا تھا تو روزہ نہ رکھنے والے کو غلط نہیں سمجھتا تھا اور روزہ رکھنے والے کو غلط نہیں سمجھتا تھا اور روزہ رکھنے والے کو غلط نہیں سمجھتا تھا یہ حضرات یہ سمجھتے تھے جس شخص میں قوت موجود ہو وہ روزہ رکھ لے تو یہ بہتر ہے اور جس کے اندر کمزوری ہو اور وہ روزہ نہ رکھے تو یہ بھی بہتر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُجَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ

باب 20- جنگ کرنے والے کے لئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت

648 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنِ ابْنِ

الْمُسَيْبِ

مَنْ حَدَّثَنَا عَنْهُ سَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ غَزَوْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَافْطَرْنَا فِيهِمَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْفِطْرِ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوَ هَذَا إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْإِفْطَارِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ

أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ معمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن مسیب سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو ابن مسیب نے یہ حدیث بیان کی: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں دو جنگوں میں شرکت کی ہے۔ ایک غزوہ بدر میں ایک فتح مکہ میں تو ہم نے ان دونوں موقعوں پر روزہ نہیں رکھا تھا۔ اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے: آپ نے جنگ کے دوران روزہ نہ رکھنے کی ہدایت کی تھی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے کہ انہوں نے دشمن کا سامنا کرنے کے وقت روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے۔

بعض اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحَبْلِيِّ وَالْمُرْضِعِ

باب 21- حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت

649 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عَيْسَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا حَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَتَعَدَّى فَقَالَ اذْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ اذْنُ أَحَدْتُكَ عَنِ الصَّوْمِ أَوْ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحَامِلِ أَوْ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوْ الصِّيَامِ وَاللَّهُ لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَيْهِمَا أَوْ أَحَدَاهُمَا فَيَا لَهْفٍ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ طَعْمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

في الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تَفْطِرَانِ وَتَقْضِيَانِ وَتُطْعِمَانِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَفْطِرَانِ وَتُطْعِمَانِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ شَاتْنَا قَضْنَا وَلَا إِطْعَامَ عَلَيْهِمَا وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بنوعبداللہ بن کعب کے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے ہم پر حملہ کر دیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا: آگے آؤ اور کھانا شروع کرو! میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے آپ نے فرمایا: آگے ہو جاؤ! آگے ہو جاؤ! میں تمہیں روزے کے بارے میں (براوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں): (روزہ رکھنے کے بارے میں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو نصف نماز معاف کر دی ہے حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے روزہ معاف کر دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید ان دونوں کا تذکرہ کیا تھا یا شاید ان دونوں میں سے کسی ایک کا تذکرہ کیا تھا

649- أخرجه أبو داود (732/1): كتاب الصيام: باب: اختيار الفطر رقم (2408) والنسائي (190/4) كتاب الصيام: باب: وضع الصيام عن الحبل والمرضع برقم (2315) واحمد (347/4) (29/5) والنسائي (180/4): كتاب الصيام: باب: ذكر اختلاف معاوية بن سلام... برقم (2274) وعبد بن حميد (ص 160) رقم (431) وابن خزيمة (268/3) رقم (2043) من طرق عنه رضى الله عنه

لیکن اب مجھے اپنے اوپر افسوس ہے: میں نے اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔  
اس بارے میں حضرت ابوامیہ بن الجراح سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حضرت انس بن مالک کعسی رضی اللہ عنہ کا کعسی سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

ان حضرت انس بن مالک کعسی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔  
بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت روزہ نہیں رکھیں گی اور اس کی قضا کر لیں گی اور (کفارے کے طور پر) کھانا کھلائیں گی۔

سفیان مالک شافعی اور احمد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ دونوں روزہ نہیں رکھیں گی اور (غریبوں کو) کھانا کھلا دیں گی ان دونوں پر قضاء کرنا لازم نہیں ہے تاہم اگر یہ دونوں چاہیں تو قضا کر سکتی ہیں پھر ان پر کھانا کھلانا لازم نہیں ہوگا۔ اسحق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

### باب 22- مرحوم کی طرف سے روزہ رکھنا

650 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ

وَمُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
مَنْ حَدِيثٌ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرَيْنِ  
مُتَابِعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ

لِي الْبَابُ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ جَوَّدَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ

مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ أَبِي خَالِدٍ

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ

الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ سَلَمَةَ بْنَ كَهَيْلٍ وَلَا

عَنْ عَطَاءٍ وَلَا عَنْ مُجَاهِدٍ وَأَسْمُ أَبِي خَالِدٍ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبَّانٍ

650- أخرجه البخاري (227/4) كتاب الصوم: باب: من مات وعليه صوم رقم (1953) ومسلم (804/2) كتاب الصيام: باب: قضاء الصيام عن الميت رقم (154، 155، 1148) واہو داؤد (256/2) كتاب الايمان والندور: باب: ما جاء فيمن مات وعليه صوم صام عنه ولديه رقم (3310) وابن ماجه (559/1): كتاب الصيام: باب: من مات وعليه صيام نذر رقم (1758) وفي الروايات ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله وان امرأاً قالت: ان امي واخري جاءتا بلفظ: ان اختي ولم تأتي الرواية بهذا اللفظ الا في ابن ماجه، وأشار إليها البخاري في روايته.

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے اس پر دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا لازم تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری بہن کے ذمے کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا حق اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے)

اس بارے میں حضرت بریدہؓ حضرت ابن عمرؓ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابو خالد نے اعمش سے منقول اس روایت کو بہترین طور پر نقل کیا ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو خالد کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ابو خالد کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو مجاہد اور دیگر اہل علم نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے مسلم بطین کے حوالے سے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس کی سند میں سلمہ بن کہیل کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی عطاء یا مجاہد کا ذکر کیا ہے۔ ابو خالد کا نام سلیمان بن حبان ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْكُفَّارَةِ

### باب 23- کفارے کا بیان

651 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَثُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ مَوْثُوقٌ قَوْلُهُ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْبَابِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالَا إِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرُ صِيَامٍ يَصُومُ عَنْهُ وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِ قِضَاءٌ رَمَضَانَ أَطْعَمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ

تَوْضِيحُ رَاوِي: قَالَ وَأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَمُحَمَّدٌ هُوَ عِنْدِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

651- اخرجہ ابن ماجہ (558/1) کتاب الصيام: باب: من مات وعليه صيام رمضان قد فرط فيه رقم (1757) وابن خزيمة (273/3) رقم (2056) من طريق محمد بن عبد الله بن عمر رضي الله عنه.

﴿ ﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم ہو تو اس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو ”مرفوع“ روایت کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

صحیح روایت یہ ہے: یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر ”موقوف“ ہے، یعنی ان کا اپنا قول ہے۔ اہل علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں گے۔

امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب میت کے ذمے نذر کے روزے رکھنا لازم ہو تو آدمی اس کی طرف سے روزے رکھے گا، لیکن اگر اس کے ذمے رمضان کی قضا لازم ہو تو اس کی طرف سے کھانا کھلانا لازم ہوگا۔

امام مالک، امام سفیان اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم یہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزے نہیں رکھ سکتا۔ اشعث نامی راوی یہ اشعث بن سوار ہیں۔

محمد نامی راوی میرے خیال کے مطابق محمد بن عبدالرحمن بن ابویسلی ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيِّءُ

### باب 24: روزے کے دوران قے آجانا

**652** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارَبِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيث: ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرُنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْإِخْتِلَامُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السِّجَزِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَقَالَ أَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ لَا بَأْسَ بِهِ

قول امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيِّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ثِقَّةٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ضَعِيفٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا

﴿ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، سچھے لگوانا، قے کرنا اور



احتمام ہو جاتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔  
عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو زید بن اسلم کے حوالے سے ”مرسل“ روایت  
کے طور پر نقل کیا ہے۔

ان راویوں نے اس حدیث میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم نامی راوی کو علم حدیث  
میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

میں نے امام ابو داؤد سجری (سنن ابو داؤد کے مؤلف) کو سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عبدالرحمن بن  
زید کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا، اس کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو علی بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا  
ہے: وہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔  
امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِيهِ مِنْ اسْتِقَاءِ عَمَدًا

## باب 25- (روزے کے دوران) جان بوجھ کر قے کرنا

**653 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قِضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمَدًا فَلْيَقْضِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالََةَ بْنِ عُبَيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ عَنِ  
ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ  
قَوْلِ إِمَامِ بَخَّارٍ: وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَرَاهُ مَحْفُوظًا

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالََةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ  
فَافْطَرَ وَإِنَّمَا مَعْنَى هَذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَائِمًا مُنْطَوِّعًا لِقَاءَ فَافْطَرَ لِلذَّلِكَ هَكَذَا

653- اخرجه ابو داؤد (724/1) كتاب الصيام: باب: الصائم يستقي (القيء) عامدا، رقم (2380) وابن ماجه (536/1) كتاب الصيام:  
باب: ماجاء في الصائم يقىء، رقم (1676) واحمد (498/2) وابن خزيمة (226/3) رقم (1960) والدارمي (14/2): كتاب الصوم: باب:  
الرخصة في القيء للصائم من طريق محمد بن سيرين عنه به.

رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مُفَسَّرًا

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَقَاءَ عَجْمًا فَلْيَقْضِ بِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو خود قے آجائے اس پر قضا لازم نہیں ہوگی لیکن جو جان بوجھ کر قے کر دے وہ قضا کرے گا۔

اس بارے میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے، ہم اسے صرف ہشام نامی راوی کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں جو عیسیٰ بن یونس سے منقول ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کر دی تھی اور روزہ ختم کر دیا تھا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل روزہ رکھا ہوا تھا، پھر آپ نے قے کر دی جس کی وجہ سے آپ کو کمزوری محسوس ہوئی، تو آپ نے اس وجہ سے روزہ ختم کر دیا۔ بعض روایات میں اس کی اسی طرح وضاحت کی گئی ہے۔

اہل علم کے نزدیک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس پر حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ یعنی جب کسی روزہ دار کو قے آجائے تو اس پر قضا لازم نہیں ہوگی لیکن اگر وہ جان بوجھ کر قے کر دے تو اسے قضا ادا کرنی ہوگی۔ امام شافعی، امام سفیان ثوری، امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ نَاسِيًا

باب 26- روزہ دار کا بھول کر کچھ کھانی لینا

654 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ

654- أخرجه الدارمي (13/2): كتاب الصيام: باب: فيمن أكل ناسيا واحدا (489/2) من طرق عن أبي هريرة رضي الله عنه، وانظر ما بعده. وأخرجه البخاري (184, 183/4) كتاب الصوم: باب: الصائم إذا أكل وشرب ناسيا رقم (1933) وطرفه في (6669) ومسلم (809/2) كتاب الصيام: باب: أكل الناسي وشربه وجب عليه الإفطار رقم (1155/171) وأبو داود (730/1) كتاب الصيام: باب: من أكل ناسيا رقم (2398) وابن ماجه (535/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء فيمن أكل ناسيا رقم (1673) واحدا (425/2, 491, 493, 513) والدارمي (13/2) كتاب الصوم: باب: فيمن أكل ناسيا وابن خزيمة (238/3) رقم (1989).

ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

متن حدیث: من اکل أو شرب ناسیًا فلا یفطر فإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَخَلَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ اسْحَقِ الْغَنَوِيَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ

وَاسْحَقُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ إِذَا أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بھول کر کچھ کھاپی لے تو اس کا

روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ یہ وہ روزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سیدہ ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری، شافعی احمد اسحق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام مالک بن انس فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بھول کر کچھ کھالے تو اس پر قضاء کرنا لازم ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلی رائے درست ہے۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا**

**باب 27- جان بوجھ کر روزہ توڑنا**

**655** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمَ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ

صَامَهُ

655- الخرجه ابو داؤد (729/1) كتاب الصيام: باب، العليظ فيمن افطر في رمضان رقم (2396) وابن ماجه (535/1) كتاب الصيام:

باب: ماجاه في كفارة من افطر يوما من رمضان رقم (1672) واحد (386/2- 458- 470- 442) والدارمي (10/2) كتاب الصوم:

باب: من افطر يوما من رمضان معسدا.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
 قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْمُطَوِّسِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ الْمُطَوِّسِ وَلَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هَذَا

الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رخصت یا بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے تو ساری زندگی روزہ رکھنا بھی اس کی قضا نہیں ہو سکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف اسی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
 میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابو مطوس نامی راوی کا نام یزید بن مطوس ہے اور میرے علم کے مطابق ان سے اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث منقول نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

### باب 28- رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ

656 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لَفْظُ أَبِي عَمَّارٍ  
 قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 متن حدیث: قَالَ أَنَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي  
 رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ  
 تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ  
 وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الصَّخْمُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرٌ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ فَخُذْهُ فَاطْعِمَهُ أَهْلَكَ

في الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ جَمَاعٍ  
 وَأَمَّا مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِنْ أَكْثَلٍ أَوْ شَرِبَ فَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ  
 وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوا الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ بِالْجَمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ

656- اخرجہ البخاری (193/4) کتاب الصيام: باب: اذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق عليه فليكفر' رقم (1936)  
 واطرانه (2600- 5368- 6087- 6164- 6709- 6711- 6821) و مسلم (781/2) كتاب الصيام: باب: تغليظ تحريم الجماع في نهار  
 رمضان على الصائم' ووجوب الكفارة الكبرى فيه وبيانها' وانها تجب على المومر والمومر' وتثبت في ذمة العسر حتى يستطعم' رقم (1111/81)  
 وابو داود (227/1): كتاب الصيام: باب: كفارة من اتى اهله في نهار رمضان' رقم (2390) (2391- 2392) وابن ماجه (34/1) كتاب  
 الصيام: باب: ما جاء في كفارة من افطر يوما من رمضان' رقم (1671) وابن خزيمة (217, 216/3) رقم (1943- 1944- 1945)  
 والدارمي (11/2) كتاب الصوم: باب: الذي يقع على امراته نهار رمضان-

عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةُ فِي الْجِمَاعِ وَلَمْ تُذَكَّرْ  
عَنْهُ فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَقَالُوا لَا يُشْبِهُ الْأَكْلُ وَالشَّرْبُ الْجِمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ  
وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِي أَفْطَرَ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ خُذْهُ فَاطْعِمْهُ أَهْلَكَ يَحْتَمِلُ هَذَا مَعَانِي  
يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ الْكَفَّارَةُ عَلَى مَنْ قَدَرَ عَلَيْهَا وَهَذَا رَجُلٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا أَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَمَلَكَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا أَحَدٌ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَاطْعِمْهُ  
أَهْلَكَ لِأَنَّ الْكَفَّارَةَ إِنَّمَا تَكُونُ بَعْدَ الْفُضْلِ عَنْ قُوَّتِهِ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ هَذَا الْحَالِ أَنْ يَأْكُلَهُ  
وَتَكُونَ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ دَيْنًا فَمَتَى مَا مَلَكَ يَوْمًا مَا كَفَّرَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس بات نے ہلاکت کا شکار کیا ہے وہ بولا: میں نے رمضان  
کے مہینے میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ وہ بولا: نہیں، نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دو مہینے کے لگا تار روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ساٹھ  
مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ شخص بیٹھ گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں کھجوروں کا عرق لایا گیا، (راوی کہتے ہیں: عرق بڑے پیمانے (ٹوکری) کو کہتے ہیں حدیث کے یہ الفاظ ہیں: نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کر دو! وہ بولا: پورے شہر میں ہم سے زیادہ غریب اور کوئی نہیں ہے، راوی بیان کرتے ہیں: نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگی آپ نے فرمایا: پھر تم اسے لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔  
اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، یعنی جو شخص رمضان کے مہینے میں جان بوجھ کر صحبت کے ذریعے روزہ توڑ  
دیتا ہے (اس کا یہی حکم ہے) جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جو جان بوجھ کر کچھ کھا کر یا پی کر روزہ توڑ دیتا ہے، تو اہل علم نے اس کے  
بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے شخص پر قضاء کرنا اور کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا انہوں نے کھانے پینے کو صحبت کو  
مشابہہ قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے شخص پر قضاء کرنا لازم ہوگا اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالے سے صحبت کرنے کے بارے میں کفارے کا حکم منقول ہے۔

کھانے پینے کے بارے میں آپ کے حوالے سے ایسا کچھ منقول نہیں ہے۔ وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: کھانا اور پینا، صحبت کی  
مانند نہیں ہو سکتا۔

امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما نے یہی رائے دی ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ توڑنے والے شخص سے یہ کہنا: تم اسے حاصل کرو اور اسے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ! یہ کئی معنی کا احتمال رکھتا ہے اس میں یہ احتمال بھی پایا جاتا ہے: کفارہ اس شخص پر لازم ہوگا جو کفارہ ادا کر سکتا ہو جبکہ وہ شخص کفارہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی چیز عطا کی اور وہ اس کا مالک ہو گیا تو پھر اس شخص نے یہ عرض کی: ہم سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے حاصل کرو اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ! اس کا مطلب یہ ہوا کفارہ اس وقت لازم ہوتا ہے جب آدمی کے پاس اپنی خوراک کے علاوہ اضافی چیز موجود ہو۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اس بات کو اختیار کیا جس شخص کے ساتھ ایسی صورتحال پیش آجائے وہ اس خوراک کو خود کھالے گا اور کفارہ اس کے ذمے قرض کے طور پر لازم ہوگا جب وہ اس کا مالک ہو جائے گا تو کفارہ ادا کر دے گا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

#### باب 29: روزہ دار کا مسواک کرنا

657 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا إِلَّا أَنْ بَعْضَ نَحْوِ الْعِلْمِ

كُرِهُوا السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ بِالْعُودِ وَالرُّطْبِ وَكُرِهُوا لَهُ السِّوَاكَ الْخَرَّ النَّهَارِ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِيُّ بِالسِّوَاكِ بَأْسًا أَوْلَ

النَّهَارِ وَلَا الْخِرَّةَ وَكُرِهَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ السِّوَاكَ الْخَرَّ النَّهَارِ

◀◀ عبد اللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا ان کے نزدیک روزہ دار کے لئے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم

اہل علم نے روزہ دار شخص کے گیلی لکڑی یا عود کے ذریعے مسواک کرنے یا دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

657- اخرجه ابو داود (721/1): كتاب الصيام: باب: السواك للصائم: رقم (2364)، وابن خزيمة (247/3) رقم (2007) واحمد

(445/3) والحميدي (77/1) رقم (141)، وعبد بن حميد (ص 130) رقم (318).

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دن کے ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہما نے دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

باب 30 - روزہ دار شخص کا سرمہ لگانا:

658 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاتِكَةَ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَكَّتْ عَيْنِي أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَأَبُو عَاتِكَةَ يُضَعَّفُ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ فَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

وَإِحْمَدَ وَاسْحَقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری

آنکھیں دکھنے آگئی ہیں میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

اس بارے میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

ابوعاتیکہ نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اہل علم نے روزہ دار شخص کے سرمہ لگانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے، بعض اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام سفیان، ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کی یہی رائے ہے۔

بعض اہل علم نے روزہ دار کو سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب 31: روزہ دار شخص کا (اپنی بیوی کا) بوسہ لینا

659 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَقَعِيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

عَنْ عَائِشَةَ.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبَلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحَفْصَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَرَأْسِ  
 وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَأَخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ  
 فَرَحَّصَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلشَّيْخِ وَلَمْ يُرَخِّصُوا لِلنِّسَاءِ مَخَافَةَ أَنْ لَا يَسْلَمَ  
 لَهُ صَوْمُهُ وَالْمُبَاشَرَةُ عِنْدَهُمْ أَشَدُّ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْقُبْلَةُ تَنْقِصُ الْأَجْرَ وَلَا تَقْطُرُ الصَّائِمَ وَرَأَوْا أَنَّ  
 لِلصَّائِمِ إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ أَنْ يُقْبَلَ وَإِذَا لَمْ يَأْمَنْ عَلَى نَفْسِهِ تَرَكَ الْقُبْلَةَ لِيَسْلَمَ لَهُ صَوْمُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ  
 وَالشَّافِعِيِّ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں (ان کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن  
 عباس رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے روزہ دار شخص کے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے  
 کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے بعض حضرات نے بوڑھے شخص کو بوسہ لینے کی اجازت دی ہے انہوں  
 نے نوجوان کو بوسہ لینے کی اجازت نہیں دی اس اندیشے کے تحت کہ وہ اپنے روزے کو بچا نہیں سکے گا۔

ان حضرات کے نزدیک مباشرت کرنا زیادہ شدت کے ساتھ منع ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک (روزے کے دوران) بوسہ لینے سے اجرم ہو جاتا ہے، تاہم روزے دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

یہ حضرات کہتے ہیں: اگر روزہ دار شخص اپنے اوپر قابو پا سکتا ہو تو وہ بوسہ لے سکتا ہے، لیکن اگر اسے اپنے اوپر قابو نہ ہو تو وہ

بوسہ نہ لے تاکہ اس کا روزہ سلامت رہے۔

سفیان ثوری اور شافعی نے یہی رائے دی ہے۔

659- اخرجہ البخاری (180/4)، کتاب الصوم: باب: القبلة للصائم رقم (1929)، و مسلم (776/2) کتاب الصيام: باب: بيان ان القبلة  
 في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته رقم (62- 1106/72)، و ابو داود (725/1) كتاب الصيام: باب: القبلة للصائم رقم  
 (2382- 2383- 2384)، و احمد (39/6- 40- 42- 44- 101- 126- 174- 201- 216- 230- 255- 263- 266)، و الدارمی  
 (12/2) كتاب الصيام: باب: الرخصة في القبلة للصائم، و الحمیدی (101/1) رقم (196- 197- 198)، و ابن خزيمة (245/3) رقم  
 (2000- 2001- 2003- 2004)، و ابن ماجه (538/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء في المباشرة للصائم رقم (1687)، و ابن ماجه  
 (537/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء في القبلة للصائم رقم (1683- 1684)، و مالك (292/1): كتاب الصيام: باب: ما جاء في الرخصة في  
 القبلة للصائم رقم (14) من طرق عنها.



## بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

## باب 32- روزہ دار شخص کا مباشرت کرنا

660 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِارِبِهِ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں میرے ساتھ مباشرت کر لیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔

661 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ

مَنْ حَدِيث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِارِبِهِ

حکم حدیث: قَالَ لَبُؤُ عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَأَبُو مَيْسَرَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شُرْحَبِيلَ وَمَعْنَى لِارِبِهِ لِنَفْسِهِ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت کو حالت میں بوسہ بھی لیتے تھے اور مباشرت بھی کر لیتے تھے اور آپ ﷺ کو اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو میسرہ نامی راوی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”ارب“ کا مطلب (خواہش) نفس ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمَ مِنَ اللَّيْلِ

## باب 33- اس شخص کا روزہ درست نہیں ہوتا جو رات کو (یعنی سحری سے پہلے) نیت نہ کرے

662 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدِيث: مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ حَفْصَةَ حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُهُ وَهُوَ أَصَحُّ وَهَكَذَا أَيْضًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ

662- اخرجه ابو داؤد (745/1) كتاب الصيام: باب: النية في الصيام رقم (2454) والنسائي (196/4): كتاب الصيام: باب: ذكر اختلاف

المتكلمين لغير حفصة في ذلك رقم (2331-2341) وابن ماجه (542/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء في فرض الصوم من الليل والخيار في

الصوم رقم (1700) واحمد (287/6) وابن خزيمة (212/3) رقم (1933).

الرُّهُرِيُّ مَوْفُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا يَحْيَىٰ بِنُ أَيُّوبَ

مذہب فقہاء: وَأَمَّا مَعْنَىٰ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي رَمَضَانَ أَوْ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي صِيَامِ نَذْرٍ إِذَا لَمْ يَنْوِهِ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يُجْزِهِ وَأَمَّا صِيَامُ التَّطَوُّعِ فَمُبَاحٌ لَهُ أَنْ يَنْوِيَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴿﴾ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں جو شخص صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو ہم ”مرفوع“ ہونے کے اعتبار سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر یہ روایت منقول ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔ اس کا مطلب بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے: جو شخص رمضان کے مہینے میں یا رمضان کی قضاء کے بارے میں یا نذر کے روزے کے بارے میں صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا، یعنی رات کے وقت نیت نہیں کرتا، تو اس کا روزہ درست نہیں ہوگا۔

جہاں تک نقلی روزے کا تعلق ہے تو اس کی نیت صبح ہو جانے کے بعد کرنا بھی جائز ہے۔ امام شافعی، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحق بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

باب 34- نقلی روزہ توڑ دینا

663 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانِيٍّ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ مَتْنٌ حَدِيثٌ: كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ فَقَالَ أَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتَ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ

في الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ

﴿﴿﴾ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ایک مشروب لایا گیا، آپ نے اس میں سے پی لیا، پھر آپ نے میری طرف بڑھایا میں نے بھی اس میں سے پی لیا، میں نے عرض کی: میں نے گناہ کیا ہے آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا گناہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، اور اب میں نے روزہ توڑ لیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ قضاء کا روزہ تھا جو تم نے ادا کرنا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر

663- أخرجه أبو داود (745/1) كتاب الصيام: باب: في الرخصة في ذلك رقم (2455) والنسائي في "الكبرى" (250/2) كتاب الصيام: باب:

ذكر حديث سالك رقم (1/3304- 6/3309) واحد (341/6).

تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

**664** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ

حَرْبٍ يَقُولُ أَحَدُ ابْنَيْ أُمِّ هَانِيٍّ حَدَّثَنِي فَلَقِيْتُ أَنَا أَفْضَلَهُمَا وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةَ وَكَانَتْ أُمُّ هَانِيٍّ جَدَّتَهُ فَعَلَّنِي عَنْ جَدَّتِهِ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاولَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينٌ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ

اختلاف روایت: قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَ لَا أَخْبَرَنِي أَبُو صَالِحٍ وَأَمَلْنَا عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَرَوَى حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكَ بْنِ حَرْبٍ فَقَالَ عَنْ هَارُونَ بْنِ بِنْتِ أُمِّ هَانِيٍّ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ أَحْسَنُ هَكَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فَقَالَ أَمِينٌ نَفْسِهِ وَحَدَّثَنَا غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فَقَالَ أَمِيرٌ نَفْسِهِ أَوْ أَمِينٌ نَفْسِهِ عَلَى الشَّكِّ وَهَكَذَا رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجِهٍ عَنْ شُعْبَةَ أَمِينٌ أَوْ أَمِيرٌ نَفْسِهِ عَلَى الشَّكِّ قَالَ وَحَدِيثُ أُمِّ هَانِيٍّ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ إِذَا أَفْطَرَ فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ أَنْ يَقْضِيَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَالشَّافِعِيَّ.

◀◀ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے سماک بن حرب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ یہ فرماتے ہیں: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ایک صاحب سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے حدیث سنائی اس کے بعد میری ملاقات ان میں سے سب زیادہ فضیلت والے شخص سے ہوئی، جن کا نام جعدہ تھا اور سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا ان کی دادی تھیں انہوں نے اپنی دادی کے حوالے سے یہ بیان کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے مشروب طلب کیا، پھر آپ نے اسے نوش کیا، پھر آپ نے اسے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیا۔ انہوں نے بھی اسے پی لیا، پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو روزہ دار تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہوتا ہے، اگر وہ چاہے تو روزہ رکھے، اگر چاہے تو روزہ توڑ دے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا، کیا آپ نے خود سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی زبانی یہ بات سنی ہے تو انہوں نے جواب دیا سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے۔  
حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو سماک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت ہارون نامی راوی کے حوالے سے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے جو سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے نواسے ہیں (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) شعبہ سے منقول روایت زیادہ بہتر ہے۔

اسی طرح ایک اور سند کے ہمراہ یہ روایت بھی منقول ہے حدیث میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص اپنے نفس کا امین ہوتا ہے۔ جبکہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں وہ شخص اپنے نفس کو حکم دینے والا ہوتا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے نفس کا امین ہوتا ہے یا امیر (ہوتا ہے) یہ الفاظ شک کے طور پر نقل کئے گئے ہیں۔

یہی روایت اسی طرح لفظ امیر یا امین کے شک کے ہمراہ دیگر حوالوں سے شعبہ سے منقول ہے۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کی سند میں کچھ خامی ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طباقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا یعنی نفلی روزہ رکھنے والا شخص اگر روزہ توڑ دیتا ہے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی البتہ اگر وہ قضاء کرنا پسند کرے (تو قضاء کر سکتا ہے)

سفیان ثوری احمد اسحاق اور شافعی نے اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ صِيَامِ الْمُتَطَوِّعِ بِغَيْرِ تَبَيُّتٍ

باب 35: رات کے وقت کے علاوہ (یعنی صبح صادق کے بعد) نفلی روزے کی نیت کرنا

665 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ

أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا

قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا: کیا

تمہارے ہاں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو میں (نفلی) روزہ رکھ لیتا ہوں۔

666 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ

عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَيَقُولُ أَعِنْدَكَ غَدَاءٌ فَأَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ

قَالَتْ فَآتَانِي يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أَهْدَيْتَ لَنَا هَدِيَّةً قَالَ وَمَا هِيَ قَالَتْ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ

أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلْ

665- أخرجه مسلم (809, 808/2) كتاب الصيام: باب: جواز صوم الناقله بنية من النهار قبل الزوال، وجواز فطر الصائم نفلًا من غير عذر، رقم (1154/170, 169) وابو داود (745/1) كتاب الصيام: باب: في الرخصة في ذلك، رقم (2455) والنسائي (196- 193/4) كتاب الصيام: باب: النية في الصيام والاختلاف على طلحة بن يحيى بن طلحة في خبر عائشة فيه، رقم (2330- 2322) وابن ماجه (543/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء في نرض الصوم من الليل والخيار في الصوم، رقم (1701) واحمد (207-49/6) والبيهقي (98/1) رقم (190-191) وابن خزيمة (308/3) رقم (2141).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لاتے اور دریافت کرتے تھے: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ میں عرض کرتی تھی: نہیں! تو آپ فرماتے تھے: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن آپ میرے پاس تشریف لائے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے تخمے کے طور پر کچھ (کھانا) دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جیس ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے کھا بھی لیا۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

باب 36: (نفلی روزے کی) قضاء کا واجب ہونا

667 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعَرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرْتَنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتْ ابْنَةَ أَبِيهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعَرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا الْآخَرَ مَكَانَهُ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَى صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ مِثْلَ هَذَا وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحَفَاطِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ عُرْوَةَ وَهَذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ رَوَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ قُلْتُ لَهُ أَحَدُكَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِي هَذَا شَيْئًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَاسٍ عَنْ بَعْضِ مَنْ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى ابْنُ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

مذہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَرَأَوْا عَلَيْهِ الْقَضَاءَ إِذَا أَفْطَرَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اور حفصہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا ہمیں اس کی طلب ہوئی، ہم نے اسے کھا لیا، پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، تو حفصہ نے مجھ سے پہلے آپ ﷺ سے (سوال کیا) آخر وہ اپنے والد کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح دینی معاملات کا حکم جلد جاننا چاہتی تھیں) انہوں نے عرض

کی: یا رسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا، ہمیں اس کی طلب ہوئی، تو ہم نے اسے کھالیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کی جگہ کسی اور دن قضاء روزہ رکھ لینا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صالح بن ابواخضر اور محمد بن ابوظیفہ نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، معمر، عبید اللہ بن عمر، زیاد بن سعد اور دیگر حفاظ راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس کی سند میں عروہ کا تذکرہ نہیں کیا (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور یہی درست ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: ابن جریج کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا: میں نے کہا کیا عروہ نے آپ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے تو انہوں نے فرمایا: میں نے عروہ سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا البتہ میں نے سلیمان بن عبد الملک کی خلافت کے زمانے میں کچھ لوگوں کے حوالے سے، ان صاحب کے حوالے سے اس روایت کو سنا تھا جنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن جریج کے حوالے سے منقول ہے جس میں انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے ان حضرات کے نزدیک ایسے شخص پر قضاء لازم ہوگی جب وہ (نقلی) روزہ توڑ دیتا ہے۔ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

#### باب 37: شعبان کے روزے رمضان کے ساتھ ملا کر رکھنا

668 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ

سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

مِمَّنْ حَدِيثُ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَفِي

الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

668- اخرجہ ابو داؤد (713/1) کتاب الصیام: باب: لیمن یصل شعبان برمضان (مطوعاً) رقم (2336) والسنائی (150/4) کتاب

الصیام: باب: ذکر حدیث ابی سلمة فی ذلک رقم (2175) وابن ماجه (528/1) کتاب الصیام: باب: ماجا فی وصال شعبان برمضان رقم

(1648) والسنائی (200/4) کتاب الصیام: باب: صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (2302-2353) واحد (293/6-311) وعبید بن

عبید (ص 444) رقم (1538) والدارمی (17/2) کتاب الصوم: باب: وصال شعبان برمضان.

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ  
حَدَّثَنَا هَبَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِذَلِكَ (۱)

مذہب فقہاء: وَرَوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ هُوَ جَائِزٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ إِذَا صَامَ  
أَكْثَرَ الشَّهْرِ أَنْ يُقَالَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَيُقَالُ قَامَ فَلَانٌ لَيْلَهُ أَجْمَعٌ وَلَعَلَّهُ تَعَشَّى وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ أَمْرِهِ كَانَ ابْنُ  
الْمُبَارَكِ قَدْ رَأَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ مُتَّفِقَيْنِ يَقُولُ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَكْثَرَ الشَّهْرِ  
اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

◀◀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے مسلسل دو مہینے کے روزے  
رکھے ہوں، صرف شعبان اور رمضان میں ایسا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ ابوسلمہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی  
اکرم ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ چند دن چھوڑ کر پورا مہینہ روزے رکھا کرتے  
تھے بلکہ آپ تقریباً پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے۔

سالم ابوالنضر اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو ابوسلمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے جیسا کہ اسے محمد بن  
عمرو نے نقل کیا ہے۔

ابن مبارک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے، انہوں نے اس حدیث کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: عربوں کے  
کلام (یعنی محاورے) میں یہ بات جائز ہے: جب کوئی شخص کسی مہینے کے اکثر حصے میں روزے رکھے، تو یہ کہا جائے: اس نے پورے  
مہینے میں روزے رکھے ہیں۔

جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے: فلاں شخص پوری رات نفل پڑھتا رہا، حالانکہ ہو سکتا ہے: اس نے رات کے اس حصے میں کچھ کھانا بھی  
کھایا ہوگا کوئی اور کام بھی کیا ہوگا۔

(۱) - اخرجہ مالک (309/1) کتاب الصیام: باب: جامع الصیام، رقم (56) والبخاری (251/4) کتاب الصیام: باب: صوم شعبان، رقم (1969) وطرغافہ فی (6465-1970) ومسلم (810/2) کتاب الصیام: باب: صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان، واستصحاب ان لا یصل شہرا عن صوم، رقم (1156/175) (1156/176) (782/177) وابو داؤد (740/1) کتاب الصیام، باب: کیف کان یصوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم (2434) والنسائی (150/4) کتاب الصیام: باب: الاختلاف علی محمد بن ابراہیم، رقم (91/1) (173) واحمد (39/6) وابن ماجہ (545/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فی صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم (2178-2177)

ابن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دونوں حدیثیں ایک سی ہیں یعنی وہ یہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شعبان) کے مہینے میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الثَّانِي مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ  
باب 38: رمضان (کی تعظیم) کے لئے شعبان کے صرف آخری پندرہ دنوں میں

روزے رکھنا مکروہ ہے

669 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ

مذاهب فقہاء: وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ مُفْطِرًا إِذَا بَقِيَ مِنْ شَعْبَانَ شَيْءٌ أَخَذَ فِي الصَّوْمِ لِحَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُشْبَهُ قَوْلَهُمْ حَيْثُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدَمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدَكُمْ وَقَدْ دَلَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ كَرَاهِيَةَ عَلَى مَنْ يَتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ رَمَضَانَ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب شعبان کا نصف حصہ باقی رہ جائے تو روزے نہ رکھو۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے: کوئی شخص (شعبان کے مہینے میں) کوئی روزہ نہیں رکھتا پھر جب شعبان کا کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے تو وہ رمضان کے استقبال کے لئے روزے رکھنا شروع کر دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور روایت منقول ہے جو اسی مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے سے چند دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو البتہ اگر کسی شخص کے روزے رکھنے کے دوسرے معمول کے حساب سے اس دن روزے آرہے ہوں تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

669- أخرجه أبو داود (713/1) كتاب الصيام: باب: في كراهية ذلك، رقم (2337) وابن ماجه (528/1) كتاب الصيام: باب، ماجاء في النهي ان يعقده رمضان بصوم، الا من صام صوما فوافقه، رقم (1651)، واحمد (442/2)، والدارمي (17/2) كتاب الصوم: باب: النهي عن الصوم بعد انتصاف شعبان.



اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے: جو شخص رمضان کے استقبال کے حوالے سے جان بوجھ کر اس دن روزہ رکھتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

### باب 39: شعبان کی پندرھویں رات کا بیان

670 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَنْ حَدَّثَنِي: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَيْعِ فَقَالَ أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ آتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لَأَكْثَرِ مَنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كُلِّبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْحَجَّاجِ

قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ

وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کو غیر موجود پایا، میں نکلی نبی اکرم ﷺ جنت البقیع میں موجود تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ خوف تھا؟ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا یہ خیال تھا: شاید آپ اپنی کسی دوسری زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو

حجاج نامی راوی سے منقول ہے۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ کو سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر نے

عروہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں: حجاج نامی راوی نے یحییٰ بن ابوکثیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

670- اخرجہ احمد (238/6) وابن ماجہ (444/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان رفته

## بَاب مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْمُحْرَمِ

## باب 40: محرم کے روزے کا بیان

671 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّالَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَيْرِيِّ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحْرَمِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے کے بعد سب سے

زیادہ فضیلت والے روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ ”حسن“ ہے۔

672 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ

النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ لَهُ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يُسْأَلُ

عَنْ هَذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَهْرٍ

تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنَّ كُنْتُ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصِمِ الْمُحْرَمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللَّهِ فِيهِ يَوْمٌ

تَابَ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ الْآخَرِينَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ نعمان بن سعد، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: رمضان

کے مہینے کے بعد آپ کس مہینے کے بارے میں مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں میں اس میں روزے رکھوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے

جواب دیا: میں نے کسی شخص کو اس بارے میں دریافت کرتے ہوئے نہیں سنا صرف ایک آدمی کو سنا ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

یہ سوال کیا تھا: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! رمضان کے مہینے کے بعد آپ

کون سے مہینے کے بارے میں مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں کہ میں اس میں روزہ رکھوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے

رمضان کے مہینے کے علاوہ روزے رکھنے ہیں تو محرم میں روزے رکھو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور اس میں ایک دن ایسا ہے

جس میں اللہ تعالیٰ ایک قوم کی توبہ قبول کرتا ہے اور اسی دن دوسری قوم کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے۔ (یعنی بکثرت لوگوں کی توبہ قبول

671- اخرجه مسلم (821/2) كتاب الصيام: باب: فضل صوم شهر الله المحرم رقم (1163/203, 202) واهو داؤد (739, 738/1)

كتاب الصيام: باب: في صوم المحرم رقم (2429) والنسائي (207, 206/3) كتاب تمام الليل و تقوع النهار رقم (1613) وابن ماجه

(554/1) كتاب الصيام: باب: صيام اشهر الحرم رقم (1742) واحمد (303/2- 329- 344) وابن خزيمة (176/2) رقم (1134)

(282/3) رقم (2076) والدارمي (21/2) كتاب الصوم: باب: صيام المحرم.

672- اخرجه الدارمي (21/2) كتاب الصوم: باب: صيام المحرم.

کرتا ہے۔)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

## باب 41: جمعہ کے دن روزہ رکھنا

673 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَطَلْقُ بْنُ غَنَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ

عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَقَدْ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا

يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

◀◀ زر (بن حبیش) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے ابتدائی تین دنوں میں

روزہ رکھا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوا کہ جب آپ نے جمعہ کے دن روزہ ترک کیا ہو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مستحب قرار دیا ہے، تاہم اس بات کو کروہ قرار دیا گیا ہے: صرف جمعہ کے

دن روزہ رکھا جائے اور اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ نہ رکھا جائے۔

شعبہ نے عاصم نامی راوی کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحَدَهُ

## باب 42: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

674 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

673- أخرجه ابو داؤد (744/1) كتاب الصيام: باب: في صوم الثلاث من كل شهر رقم (2450) والنسائي (204/4) كتاب الصيام: باب: صوم النبي صلى الله عليه وسلم وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك رقم (2368) وابن ماجه (550/1) كتاب الصوم: باب: في صيام يوم الجمعة رقم (1725) واحمد (406/1) وابن خزيمة (303/3) رقم (2129).

متن حدیث: لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَجَنَادَةَ الْأَزْدِيِّ وَجُوَيْرِيَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَخْتَصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَا

يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَقْبَلُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے اس سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھے یا ایک دن بعد رکھے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت جابر، حضرت جنادہ ازدی، سیدہ جویریہ، حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص بطور خاص جمعہ کے دن روزہ رکھے اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد اس کے ساتھ روزہ نہ رکھے۔

امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

### باب 43: ہفتہ کے دن روزہ رکھنا

675 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أُخْتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ

عُرْدَةَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى كَرَاهَتِهِ فِي هَذَا أَنْ يَخْصَّ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لِأَنَّ الْيَهُودَ تَعْظُمُ يَوْمَ السَّبْتِ

674- اخرجہ البخاری (273/4) کتاب الصوم: باب: صوم يوم الجمعة رقم (1985) ومسلم (801/2) کتاب الصيام: باب: كراهة صيام

يوم الجمعة منفردا رقم (1144/147) وابو داود (736/1) کتاب الصيام: باب: النهي ان يخص يوم الجمعة بصوم رقم (2420) وابن

ماجه (549/1) کتاب الصيام: باب: في صيام يوم الجمعة رقم (1723) واحمد (495/2) وابن خزيمة (315/3) رقم (2158) كلهم من

طريق الاعش عن ابي صالح عن ابي هريرة.

675- اخرجہ ابو داود (736/1) کتاب الصيام: باب: النهي ان يخص يوم السبت بصوم رقم (2421) وابن ماجه (550/1) کتاب الصيام:

باب: ما جاء في صيام يوم السبت رقم (1726) واحمد (368/6) وابن خزيمة (317/3) رقم (2163) والدارمي (19/2): کتاب الصيام:

باب: النهي عن صوم المرأة من طريق خالد بن عجلان عن عبد الله بن بسر عن اخته الصماء غير ان ابن ماجه لم يذكر اخته.

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (صرف) ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو سوائے اس روزے کے جو تم پر فرض کیا گیا ہے، اگر کسی شخص کو انگوڑی کی چھال یا درخت کی لکڑی کے علاوہ اور کچھ بھی (کھانے کے لئے) نہ ملے، تو وہ اسے ہی چبالے (یعنی صرف ہفتے کے دن روزہ نہ رکھے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اس کے مکروہ ہونے کا مطلب یہ ہے: آدمی ہفتے کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے خاص کر لے اس کی وجہ یہ ہے: یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

باب 44: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا

676 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ

خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

677 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْاِحَادِ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ

الشَّهْرِ الْاٰخِرِ الْاَلْثَلَاثَةِ وَالْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اِخْتِلَافٌ رَوَايَتٌ: وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک مہینے میں ہفتے، اتوار اور پیر کے دن روزہ رکھتے تھے اور

دوسرے مہینے میں منگل، بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

676- اخرجہ السنائی (203/4) کتاب الصیام: باب: صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم (2361) وابن ماجہ (528/1) کتاب الصیام:

باب: ماجہ فی وصال شعبان بر رمضان، رقم (1649) (553/1) کتاب الصیام: باب: صیام یوم الاثنین والخمیس، رقم (1739) ماجہ من

طریق خالد بن معدان عن ربیعۃ بن العاز.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

عبدالرحمن بن مہدی نے اس روایت کو سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

**678 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

**متن حدیث:** تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ

فِي الْبَابِ: فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پیر اور منگل کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں) پیش کئے جاتے ہیں تو مجھے یہ پسند ہے: جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسِ**

**باب 45:** بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا

**679 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَيْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدْوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

مُوسَى أَخْبَرَنَا هَارُونَ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

**متن حدیث:** سَأَلْتُ أَوْ سِئِلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لَاهِلِكَ عَلَيْكَ

حَقًّا صَوْمَ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبَعَاءٍ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ

عَائِشَةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ مُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

**اسناد دیگر:** وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ

﴿﴾ عبید اللہ بن مسلم قریشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سوال کیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ

ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل روزے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے

678- للحديث الفاظ غير هذا فقد ورد بلفظ: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اكثر ما يصوم الاثنين والخميس قال: فقول له قال: ان

الاعمال تعرض كل الدين وخميس او كل يوم الدين فيفطر الله لكل مسلم. اول كل مومن الا المتهاجرين فيقول: اخرها وفي رواية تفصح ابو

بالحجة يوم الاثنين والخميس الحديث. والحديث بهذا اللفاظ اخرجہ مسلم (1988/4) كتاب البر ولاصلة والآداب: باب: النهي عن الشحاء

والتهاجر رقم (35, 2565/36) ومالك (908/20) كتاب حسن الخلق: باب: ما جاء في المهاجرة رقم (17-18) وابو داؤد (697/2).

كتاب الادب: باب: فمن يهجر اياه السلم رقم (4916) وابن ماجه (553/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم الاثنين والخميس رقم (1740)

واحمد (268/2) والبيهقي (431/2) رقم (975) وابن خزيمة (299/3) رقم (2120) والروايات معصرة و مطولة من طريق ابن صالح عنه.

679- اخرجہ ابو داؤد (739/1) كتاب الصيام: باب: في صوم شوال رقم (2432).

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد والے (شوال کے چھ) روزے رکھو اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھ لیا کرو تو گویا تم نے سال بھر روزے ہی رکھے اور انظار بھی کر لیا۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسلم قریشی سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اسے ہارون بن سلمان کے حوالے سے، مسلم بن عبید اللہ کے حوالے سے، ان کے والد سے نقل کیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

#### باب 46: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت

**680** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّامِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَقَدْ اسْتَحَبَّ أَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَّا بَعْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے (فضل سے) مجھے یہ امید ہے: عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس کے بعد والے ایک سال اور اس سے پہلے والے ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ بن جاتا ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم نے عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب قرار دیا ہے جبکہ آدی میدان عرفات میں نہ ہو۔

### بَابُ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

#### باب 47: عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

**681** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنِ فَشَرِبَ وَفِي

الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ الْفَضْلِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

680- اخرجہ احمد (307-296/5) والحمیدی (205/2) رقم (429) وعبد بن حمید (ص 97) رقم (194).

681- اخرجہ احمد (278/1)

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَجَّجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ  
مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ الْإِفْطَارَ بِعَرَفَةَ لِتَقْوَى بِهِ الرَّجُلُ عَلَى الدُّعَاءِ وَقَدْ صَامَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا تھا، سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ پیش کیا تھا، تو آپ نے اسے پی لیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے اجادیت منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا، تو آپ نے اس دن میں روزہ نہیں رکھا، ان کی مراد یہ تھی: عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا، پھر میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، تو انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، تو انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، ان حضرات کے نزدیک عرفات میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے، تا کہ آدمی دعا وغیرہ کے لئے قوت حاصل کر لے۔  
بعض اہل علم نے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھا بھی ہے۔

**682** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاسْمَعِيلُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: سئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ حَجَّجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَأَنَا لَا أَصُومُهُ وَلَا الْأَمْرُ بِهِ وَلَا أَنهَى عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبُو نَجِيحٍ اسْمُهُ يَسَارٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ ابن ابی نجیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے، آپ نے اس دن روزہ نہیں رکھا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے، انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے، انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے، انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا، نہ تو میں خود اس دن روزہ رکھتا ہوں اور نہ ہی اس دن روزہ رکھنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ البتہ میں اس دن روزہ رکھنے سے منع بھی نہیں کرتا ہوں۔



امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یہی روایت ابن ابی شیح کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے ایک اور صاحب کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ ابو شیح نامی راوی کا نام یہاں ہے، انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث سنی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبِّ عَلَى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب 48: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب

683 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ صَفِيٍّ وَسَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَهِنْدِ بْنِ أَسْمَاءَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالرَّبِيعِ بْنِ مَعْبُدٍ ابْنِ عَفْرَاءَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلْمَةَ الْخَزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ذَكَرُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث دیگر: اِنَّهٗ حَتَّ عَلٰی صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: لَا نَعْلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّهُ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَفَّارَةٌ سَنَةٍ اِلَّا فِي حَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ

مَدَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَبِحَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ أَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

◆◆ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عاشورہ کے دن روزہ رکھے تو مجھے اللہ کے فضل سے امید ہے: وہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت محمد بن صغی، حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ہند بن اسماء، حضرت ابن عباس، سیدہ ریح بنت معوذ بن عفراء، حضرت عبدالرحمن بن سلمہ خزاعی (رضی اللہ عنہ) کی ان کی والدہ کے حوالے سے، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق صرف حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات موجود ہے: آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عاشورہ کے دن روزہ رکھنا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور کسی دوسری روایت میں یہ بات موجود نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب 49: عاشورہ کے دن روزہ نہ رکھنے کی رخصت

884 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتَرَضَ رَمَضَانَ كَانَ رَمَضَانَ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

في الباب: وفي الباب عن ابن مسعودٍ وقيس بن سعدٍ وجابر بن سمرةٍ وابن عمرٍ ومعاوية

مذاهب فقهاء: قال أبو عيسى: وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لَا يَرُونَ

صِيَامَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَاجِبًا إِلَّا مَنْ رَغِبَ فِي صِيَامِهِ لِمَا ذُكِرَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو یہ روزہ رکھنے کی ہدایت بھی کی۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رمضان فرض ٹھہرا اور عاشورہ کو ترک کر دیا گیا۔ اب جو شخص چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل علم کے نزدیک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس حدیث پر عمل کیا جائے گا اور یہ حدیث صحیح ہے۔

اہل علم کے نزدیک عاشورہ کے دن روزہ رکھنا واجب نہیں ہے البتہ جو شخص چاہے وہ اس کی مذکورہ فضیلت کی وجہ سے اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ

باب 50: عاشورہ کے دن سے مراد کون سا دن ہے؟

885 سند حدیث: حَدَّثَنَا هُنَّادٌ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ

684- أخرجه البخاري (287/4) كتاب الصيام: باب: صوم يوم عاشوراء رقم (2001-2002) 'ومسلم (792/1) كتاب الصيام: باب: صوم يوم عاشوراء رقم (1125/116-113) وابو داود (742/1) كتاب الصيام: باب: ن صوم عاشوراء رقم (2442) ومالك (299/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم عاشوراء رقم (33) واحمد (248-243/6) والدارمي (23/2) كتاب الصيام: باب: صيام يوم عاشوراء والبيهقي (102/1) رقم (200) وابن ماجه (552/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم عاشوراء رقم (1733) من طريق عروة بن الزبير عنها.

**متن حدیث:** قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائِهِ فِي رَمَزِمٍ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ اَيُّ يَوْمٍ هُوَ اَصُومُهُ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ هَلَالَ الْمُحْرَمِ فَاَعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنَ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ فَقُلْتُ اَهَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

﴿﴾ حکم بن اعرج بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت اپنی چادر سے ٹیک لگائے زم، زم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: آپ مجھے عاشورہ کے دن کے بارے میں بتائیں کہ میں کس دن روزہ رکھوں؟ انہوں نے فرمایا: جب تم محرم کا پہلی کا چاند دیکھو تو گنتی کرنا شروع کر دو اور پھر نویں دن روزہ رکھ لو! راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی دن روزہ رکھتے تھے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

**686 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

**متن حدیث:** اَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمِ الْعَاشِرِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**مذہب فقہاء:** وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمُ التَّاسِعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمُ الْعَاشِرِ

**آثار صحابہ:** وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ صُومُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالَفُوا الْيَهُودَ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ

يَسْتَوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے دسویں دن

روزہ رکھنے کا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اہل علم نے عاشورہ کے دن کے

بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک اس سے مراد نواں دن ہے بعض حضرات کے نزدیک اس سے مراد دسواں

دن ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: نو اور دس تاریخ کو روزہ رکھ لو اور یہودیوں کی

مخالفت کرو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ**

**باب 51: (زواج کے) پہلے عشرے میں روزے رکھنا**

**687 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

685- اخرجہ مسلم (797/2) کتاب الصیام: باب: ای یوم یصام فی عاشوراء رقم (1133/132)۔ و ابو داؤد (743/1) کتاب الصیام: باب:

ماروی ان عاشوراء الیوم التاسع رقم (2446) واحد (246/1-360) واحد (280/2) وابن خزيمة (291/3) رقم (2097-2098)۔

687- اخرجہ مسلم (833/2) کتاب الاعتکاف: باب: صوم عشر ذی الحجۃ رقم (9، 10/1176) و ابو داؤد (741/1) کتاب الصیام:

باب: فی فطر العشر رقم (2439) وابن ماجہ (551/1)۔ کتاب الصیام: باب: صیام العشر رقم (1729) واحد (42/6) من طریق عن

الاسود عنها به۔

متن حدیث: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَنْصُورٍ

اختلاف روایت: عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ

وَرَوَى أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَقَدْ اِخْتَلَفُوا عَلَى مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرِوَايَةُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ وَأَوْصَلُ إِسْنَادًا

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ لِإِسْنَادِ إِبْرَاهِيمَ مِنْ مَنْصُورٍ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی طرح دیگر راویوں نے اعمش کے والے سے، ابراہیم کے حوالے سے، اسود کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

ثوری اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو منصور کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

ابواحوص نے منصور کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں اسود کا تذکرہ نہیں کیا۔ محدثین نے اس حدیث میں منصور کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

اعمش سے منقول روایت زیادہ مستند ہے اور اس کی سند متصل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابو بکر محمد بن ابان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اعمش، ابراہیم سے منقول احادیث کی اسناد کو منصور کے مقابلے میں زیادہ اچھی طرح سے یاد رکھتے تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ

### باب 52: ذوالحج کے پہلے دس دنوں میں عمل کرنا

688 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ الْبُطَيْنُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ

688- أخرجه البخاري (530/2) كتاب العمدين: باب: "فضل العمل في أيام التشريق" رقم (969) وأبو داود (741/1) كتاب الصيام: باب: في صيام العشر رقم (2438) وابن ماجه (550/1) كتاب الصيام: باب: صيام العشر رقم (1727) وأحمد (338- 224/1) والدارمي (25/2) كتاب الصيام: باب: في فضل العمل في العشر.

بِسْمِ اللَّهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ

**فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ**  
**حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ**

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ان دس دنوں کے علاوہ اور کوئی دن ایسے نہیں ہیں جن میں کوئی نیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دنوں سے زیادہ محبوب ہو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں، البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ نکلے اور ان میں سے کوئی بھی چیز واپس لے کر نہ جائے (یعنی شہید ہو جائے تو اس کا اجر زیادہ ہوگا)

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**689 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**  
**مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ**

**حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَسْعُودِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ**  
**قَوْلِ إِمَامِ بَخَارِيِّ: قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هَذَا وَقَالَ**  
**قَدْ رَوَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا شَيْءٌ مِنْ هَذَا**  
**تَوْضِيحُ رَاوِي: وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِحَيْثُ بَنُ سَعِيدٍ فِي نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ**

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ذوالحجہ کے عشرے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور کوئی دن محبوب نہیں ہے جن میں اس کی (نفلی) عبادت کی جائے۔ ان میں سے کسی بھی ایک دن میں روزہ رکھنا سال بھر روزہ رکھنے کے برابر ہے اور ان میں سے کسی بھی ایک رات میں نوافل ادا کرنا شب قدر میں نوافل ادا کرنے کے برابر ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف مسعود بن واصل نامی راوی کی نہاس نامی راوی کے حوالے سے نقل کے طور پر جانتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو انہیں بھی اس کی کسی اور سند کا علم نہیں تھا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ روایت کے

طور پر بھی منقول ہے، جس میں اس کا کچھ حصہ منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید نے نہاس بن قہم نامی راوی کے حافظے کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

باب 53: شوال کے چھ روزے رکھنا

690 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
متن حدیث: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِيَامَ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هُوَ حَسَنٌ هُوَ مِثْلُ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ وَيُلْحَقُ هَذَا الصِّيَامُ بِرَمَضَانَ وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنْ تَكُونَ سِتَّةِ أَيَّامٍ فِي أَوَّلِ الشَّهْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ إِنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ مُتَفَرِّقًا فَهُوَ جَائِزٌ

اختلاف سند: قَالَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

حَدَّثَنَا هَنَادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ كَانَ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ صِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ فَيَقُولُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ بِصِيَامِ هَذَا الشَّهْرِ عَنِ السَّنَةِ كُلِّهَا

◆◆ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رمضان کے مہینے میں روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو یہ سال بھر روزے رکھنے کی طرح ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ایوب سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

690- اخرجه مسلم (4/124-الابی) كتاب الصيام' باب: استحباب صوم ستة ايام من شوال اتباعا لرمضان' حديث (1764/204) واهو داود (324/2): كتاب الصوم' باب: في صوم ستة ايام من شوال' حديث (2433) واحمد (417/5-419) والحمدى (188/1-189) حديث (381-382) والدازمى (21/2) كتاب الصوم' باب: صيام السعة من شوال' واهن خزيمة (297/3-298) حديث (2114) من طريق عمر بن ثابت عن ابي ايوب الانصاري' فذكره.

ایک گروہ نے اس حدیث کی بنیاد پر شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب قرار دیا ہے۔  
ابن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی طرح یہ بھی بہتر ہے۔  
ابن مبارک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض روایات میں یہ بات نقل کی گئی ہے: ان روزوں کو رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھا جائے۔

ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے اس بات کو اختیار کیا ہے: مہینے کے آغاز کے چھ دنوں میں یہ روزے رکھ لئے جائیں۔  
ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص شوال کے چھ مختلف دنوں میں یہ روزے رکھ لئے تو یہ جائز ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبدالعزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے جو عمر بن ثابت کے حوالے سے، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔  
شعبہ نے اس روایت کو رقاء بن عمر کے حوالے سے، سعد بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔  
یہ سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ بعض محدثین نے سعد بن سعید کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔  
حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کے سامنے شوال کے چھ روزوں کا ذکر کیا جاتا تو وہ فرماتے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ پورے سال کی جگہ اس مہینے کے (نقلی) روزوں سے راضی ہو جاتا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

#### باب 54: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

**691** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ أَنْ لَا آتَامَ إِلَّا عَلَى وَتَرٍ وَصَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَأَنْ أَصَلَى الصَّحَى

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ لیا تھا: میں وتر پڑھنے سے پہلے نہیں سوؤں گا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھوں گا اور چاشت کی نماز ادا کیا کروں گا۔

**692** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ  
يَعْقِبَ بْنَ سَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ

691- اخرجہ البغاری (68/3): کتاب التہجد: باب: صلاة الفجر من الحضر رقم (178) وظرفہ فی (1981) و مسلم (47/3، 48، الامی) کتاب صلاة المسافرين باب: استحباب صلاة الصبح وان اقلها ركعتان واكملها ثمان ركعات واوسطها اربع ركعات اوست والحث على المحافظة عليها رقم (85 مکرر مرتین/721) والنسائی (229/3): کتاب قیام اللیل وتطوع النهار: باب: الحث على الوتر قبل النوم رقم (1678-1688) والدارمی (19، 18/2) کتاب الصوم: باب: فی صوم ثلاثة ایام من کل شهر واحد (459/2).

عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُرَّةِ بْنِ أَيَّاسِ الْمُرَزِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي عَقْرَبٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَقَتَادَةَ بْنَ مِلْحَانَ وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ وَجَرِيرَ حَكَمٍ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حَدِيثٌ دِيمَرٌ: وَقَدْ رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ النَّهْرَ  
 ﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم ہر مہینے میں تین روزے رکھو تیرہ تاریخ کو رکھو، چودہ تاریخ کو رکھو اور پندرہ کو رکھو۔

اس بارے میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت قرہ بن ایاس مرزی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو عقراب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔ بعض روایات میں یہ بات نقل کی گئی ہے: جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھے گویا اس نے پورا سال روزے رکھے۔

693 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صِيَامُ النَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا) الْيَوْمَ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ حَكَمٍ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیمر: وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي شَمْرٍ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھے لے تو یہ سال بھر روزے رکھنے کی طرح ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی۔  
 ”جو شخص کوئی ایک نیکی کرے گا تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا۔“  
 تو ایک دن دس دنوں کے برابر ہوگا (اور تین دن پورے مہینے کے برابر ہوں گے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

692- اخرجه النسائي (223, 222/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على موسى بن طلحة في الصيام ثلاثة ايام من الشهر' رقم (2422-2426).  
 693- اخرجه النسائي (219/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على ابي عثمان في حديث ابي هريرة في صيام ثلاثة ايام من كل شهر' رقم (2409) وابن ماجه (545/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء في صيام ثلاثة ايام من كل شهر' رقم (1708) واحمد (145/5).



امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس روایت کو ابو شمیر اور ابو تیح کے حوالے سے ابو عثمان سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

694 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِ قَالَ سَمِعْتُ

مُعَاذَةَ قَالَتْ

مِثْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ حَكَمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ تَوْضِيحُ رَاوِي: قَالَ وَيَزِيدُ الرَّشَكُ هُوَ يَزِيدُ الضَّبَعِيُّ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ وَهُوَ الْقَسَامُ وَالرَّشَكُ هُوَ الْقَسَامُ بَلْغَةَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ

◆◆ معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کون سے دنوں میں روزے رکھتے تھے تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پروا نہیں کرتے تھے کہ آپ کون سے دن روزہ رکھ رہے ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یزید رشک نامی راوی یزید ضبعی ہیں اور یہ یزید بن قاسم ہیں، یہی صاحب قسام ہیں اہل بصرہ کی زبان میں تقسیم کرنے والے کو رشک کہا جاتا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

### باب 55: روزہ رکھنے کی فضیلت

695 سند حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِثْنُ حَدِيثٍ: إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ كُلَّ حَسَنَةٍ بَعَشْرٍ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلِخُلُوفٍ فَمِ الصَّائِمِ أَطِيبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

في الباب: وفي الباب عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَسَلَامَةَ بْنِ قَيْصَرَ وَبَشِيرِ بْنِ

694- أخرجه البخاري (125/4) كتاب الصيام: باب: فضل الصوم رقم (1894) واطرافه في (7538- 7492- 5927- 1904) ومسلمه

(806/2) كتاب الصيام: باب: فضل الصيام وما قبله رقم (1151/161, 160) واحمد (503/2) (428-313/2) ومالك (310/1) كتاب الصوم: باب: جامع الصوم رقم (57- 58) والحميدي (443/2) رقم (1010) وابن خزيمة

(241/3) رقم (1994) (1995). من طرق عن ابي هريرة رضي الله عنه والروايات مختصرة ومطولة.

الْخَصَاصِيَّةُ وَاسْمُ بَشِيرٍ زَحْمُ بْنُ مَعْبُدٍ وَالْخَصَاصِيَّةُ هِيَ أُمُّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے پروردگار نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہرنیکی کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے، لیکن روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا روزہ جہنم سے بچنے کے لئے ڈھال ہے اور روزہ دار کے منہ کی بوالہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے اگر کوئی جاہل شخص تمہارے ساتھ زیادتی کرے اور تم آدمی روزہ دار ہو تو یہ کہہ دو! میں روزہ دار ہوں۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل، حضرت سہل بن سعد، حضرت کعب بن عجرہ، حضرت سلامہ بن قیس اور حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں حضرت بشیر کا نام زحم بن معبد رضی اللہ عنہ ہے۔  
خصاصیہ ان کی والدہ ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

696 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَبَابًا يُدْعَى الرِّيَّانَ يُدْعَى لَهُ الصَّائِمُونَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَمَنْ

دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“

ہے روزہ دار شخص لوگوں کو وہاں سے بلایا جائے گا تو جو لوگ روزہ دار ہوں گے وہ اس میں سے داخل ہوں گے اور جو اس میں داخل ہو جائیں گے انہیں کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

697 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لِلصَّائِمِ فَرَحَتَانِ فَرَحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرَحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

696- أخرجه البخاري (133/4) كتاب الصوم: باب الريان للصائمين رقم (1896) وطرقه في (3257) ومسلم (808/2): كتاب الصيام

باب: فضل الصيام رقم (1152/166) والنسائي (168/4) كتاب الصيام: باب: فضل الصيام رقم (2236- 2237) وابن ماجه (525/1)

كتاب الصيام: باب: ماجاء في فضل الصيام رقم (1640) واحمد (333/5) وابن خزيمة (199/3) رقم (1902) وعبد بن حبيب ص

(168) رقم (455) من طريق ابى حازم عن سهل بن سعد.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی اس وقت جب وہ روزہ کھولتا ہے اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ

### باب 56: ہمیشہ روزہ رکھنا

698 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَفْطِرْ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي مُوسَى

حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَأَجَاذَهُ قَوْمٌ آخَرُونَ وَقَالُوا إِنَّمَا يَكُونُ صِيَامُ

الدَّهْرِ إِذَا لَمْ يَفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَمَنْ أَفْطَرَ هَذِهِ الْأَيَّامَ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الْكُرَاهِيَةِ

وَلَا يَكُونُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هَكَذَا رَوَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ نَحْوًا

مَنْ هَذَا وَقَالَ لَا يَجِبُ أَنْ يَفْطِرَ أَيَّامًا غَيْرَ هَذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْهَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ

﴿﴾ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو (اس کا یہ عمل) کیسا ہے؟

نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: اُس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا۔ (روایت کے الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عبداللہ بن شہیر، حضرت عمران بن حصین، حضرت ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ) سے

احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو نکرہ قرار دیا ہے جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ ان کا یہ کہنا ہے:

ہمیشہ روزہ رکھنا اُس وقت (حرام شمار ہوگا) جب آدمی عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے، لیکن اگر وہ ان ایام

698- اخرجہ مسلم (819، 818/2) کتاب الصیام: باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر وصوم یوم عرفة و عاشوراء والاثنين

والخمیس رقم (196، 1162/197) و ابو داود (737/1) کتاب الصیام: باب: فی صوم الدھر تطوعاً رقم (2425) والنسائی (207/4)

کتاب الصیام: باب: ذکر الاختلاف علی غیلان بن جریر فہمہ رقم (2382-2383) کتاب الصوم: باب: صوم ثلثی الدھر و ذکر

اختلاف الناقلین للخبیر فی ذلك رقم (2387) و ابن ماجہ (546/1) کتاب الصوم: باب: ما جاء فی صیام داؤد علیہ السلام رقم (1713)

(551/1) کتاب الصیام: باب: صیام یوم عرفة رقم (1730) کتاب الصیام: باب: صوم یوم عاشوراء رقم (1738) مختصر فی

کل مرة واحمد (296-297-299-303-308) و ابن خزيمة (288/3-296-301) رقم (2087-2111-2126)

میں روزے نہیں رکھتا تو وہ کراہت کے حکم سے خارج ہو جائے گا، کیونکہ اب ہمیشہ روزہ رکھنے کی صورت نہیں پائی جا رہی۔  
حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد اور امام اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: صرف ان پانچ ایام میں روزہ نہ رکھنا لازم ہے جن (میں) روزہ رکھتے) سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے وہ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور تشریق کے ایام ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

### باب 57: مسلسل (نقلی) روزے رکھنا

699 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ

عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

مَثْنُ حَدِيثٍ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفِطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ

شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں

دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم (اس طرح مسلسل نقلی) روزے رکھتے تھے کہ ہم یہ کہتے تھے: آپ روزے ہی رکھتے رہیں

گے۔ اور (بعض اوقات آپ مسلسل اس طرح نقلی) روزے نہیں رکھتے تھے کہ ہم یہ کہتے تھے: اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں مکمل روزے نہیں رکھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”صحیح“ ہے۔

700 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ

عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَثْنُ حَدِيثٍ: كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى تَرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يُفِطَرَ مِنْهُ وَيُفِطِرُ حَتَّى تَرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ

699-اخرجه مسلم (810, 809/2) كتاب الصيام: باب: صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان واستحباب ان لا يدخل شهر من

صوم رقم (172, 173, 174, 175/1156) والنسائي (152/4) كتاب الصيام: باب: ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لغير عائشة فيه التقديم

قبل رمضان رقم (2183- 2184- 2185) كتاب الصوم: باب: صوم النبي صلى الله عليه وسلم رقم (2349)

700-اخرجه البخاري (27/3) كتاب الجهاد: باب: قيام النبي صلى الله عليه وسلم من نومه وما نسخ من قيام الليل رقم (1141) واطرافه

في (1972- 1973- 3561) ومسلم (812/2) كتاب الصيام: باب: صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان واستحباب ان لا يدخل

شهر من صوم رقم (1158/180) واحمد (159- 152/3) وعبد بن حميد ص (393) رقم (1322) وابن خزيمة (305/3) رقم

(2134)

يَصُومُ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتُ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اس طرح (مسلل نقلی) روزے رکھتے تھے کہ ہم یہ سمجھتے تھے اب آپ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور (کسی مہینے میں) آپ اس طرح روزے نہیں رکھتے تھے کہ ہم یہ سمجھتے تھے: اب آپ اس مہینے میں کوئی (نقلی) روزہ نہیں رکھیں گے۔ اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھنے کے خواہشمند ہوتے تو آپ کو نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھ لیتے۔ اور اگر تم نبی اکرم سوائے ہوئے دیکھنے کے خواہش مند ہوتے تو سوتے ہوئے بھی دیکھ لیتے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

701 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَمُفِيَّانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَقْرَأُ إِذَا لَاقَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْمَكِّيُّ الْأَعْمَى وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُوحَ

مذہب فقہاء: قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَفْضَلُ الصِّيَامِ أَنْ تَصُومَ يَوْمًا وَتُفْطِرَ يَوْمًا وَيُقَالُ هَذَا هُوَ أَشَدُّ الصِّيَامِ

﴿ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب سے زیادہ فضیلت

والا (نقلی) روزہ میرے بھائی داؤد رضی اللہ عنہ کا روزہ ہے جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ اور جب (جہاد میں دشمن سے) سامنا ہوتا تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو عباس نامی راوی شاعر کی اور ناپیدا ہیں۔ ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: سب سے زیادہ فضیلت والا روزہ یہ ہے: آپ ایک دن روزہ رکھیں اور ایک دن روزہ

نہ رکھیں۔ کہا جاتا ہے: یہ روزہ رکھنے کا سب سے مشکل طریقہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ

باب 58: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے

702 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيدٌ لِلْمُسْلِمِينَ  
وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَكُلُوا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو عَيْسَى مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَيُقَالُ لَهُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ

أَيْضًا

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

◀◀ ابو عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الاضحیٰ کے دن موجود تھا انہوں نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی پھر یہ ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے جہاں تک عید الفطر کا تعلق ہے تو وہ تمہارے کھانے پینے کا دن ہے جب تم روزے رکھنے ختم کرتے ہو اور یہ مسلمانوں کی عید ہے اور جہاں تک عید الاضحیٰ کا تعلق ہے تو تم اس دن اپنی قربانی کا گوشت کھاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس کے راوی ابو عبید کا نام سعد ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ حضرت عبدالرحمن بن ازہر کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

عبدالرحمن بن ازہر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے چچا زاد ہیں۔

703 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ قَالَ

مَنْ حَدِيثٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ وَعَمْرُو بْنُ يَحْيَى هُوَ ابْنُ عَمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ

الْمَازِنِيِّ الْمَدَنِيِّ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

◀◀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ عید الاضحیٰ کے

دن اور عید الفطر کے دن۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس

حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمرو بن یحییٰ، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابوالحسن، مازنی المدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔  
سقیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شعبہ اور مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب 59: ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

704 سند حدیث: حَدَّثَنَا هُنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِنْدَنَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ وَنَيْشَةَ وَبِشْرِ بْنِ مَحْمُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ وَأَنْسِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو وَالْأَسْلَمِيِّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ الصِّيَامَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ إِلَّا أَنْ قَوْمًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللَّيْثُ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَالَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ لَا أَجْعَلُ أَحَدًا فِي حِلِّ صَغَرِ اسْمِ أَبِي

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق ہماری اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت نبیثہ رضی اللہ عنہ، حضرت بشیر بن حکیم رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا ان حضرات نے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کے نزدیک ”حج تمتع“ کرنے والے کے لئے یہ رخصت ہے: اگر اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو اور اس نے پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں تو وہ ایام تشریق میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ، امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل عراق یہ کہتے ہیں (راوی کا نام) موسیٰ بن علی بن رباح ہے۔

اہل مصر یہ کہتے ہیں: اس کا نام موسیٰ بن علی ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے تہیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے لیث بن سعد کو یہ فرماتے

ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: موسیٰ بن علی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں ایسے کسی شخص کو معاف نہیں کروں گا جو میرے باپ کے نام کو اسم میں تصغیر کے طور پر لے گا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

#### باب 60: روزہ دار شخص کا چھپنے لگانا (یا لگوانا)

705 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ النَّيْسَابُورِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ

مُوسَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ

السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا: أَفْطَرَ الْحَاجِمِ وَالْمَحْجُومِ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَثُوبَانَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

وَعَائِشَةَ وَمَعْقِلَ بْنَ سِنَانَ وَيُقَالَ ابْنُ يَسَارٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ وَسَعْدِ

حَكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَذَكَرَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

أَنَّهُ قَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي

هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ ثُوبَانَ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ لِأَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ رَوَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا

حَدِيثِ ثُوبَانَ وَحَدِيثِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ

مُذَاهِبِ فُقَهَاءٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ

حَتَّى أَنْ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ احْتَجَمَ بِاللَّيْلِ مِنْهُمْ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَابْنُ عَمْرٍ وَبِهَذَا يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: سَمِعْتُ إِسْحَقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنِ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَكَذَا قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ حَدَّثَنَا الرَّعْفَرِيُّ قَالَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ

حَدِيثٌ دَرِيكٌ: قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمِ وَالْمَحْجُومِ وَلَا أَعْلَمُ وَاحِدًا مِنْ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ ثَابِتًا وَلَوْ تَوَقَّى رَجُلٌ

الْحِجَامَةَ وَهُوَ صَائِمٌ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَوْ احْتَجَمَ صَائِمٌ لَمْ أَرِ ذَلِكَ أَنْ يُفْطَرَهُ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَكَذَا كَانَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ بِبَغْدَادَ وَأَمَّا بِمِصْرَ فَمَالَ إِلَى الرُّخْصَةِ وَلَمْ يَرِ بِالْحِجَامَةِ



لِلصَّائِمِ بَأْسًا وَاحْتِجَاجًا بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ  
 ﴿﴾ حضرت رافع بن خديج رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا  
 روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن  
 زید رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ، حضرت  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
 امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خديج رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے، انہوں نے یہ فرمایا ہے: اس بارے میں سب سے مستند حدیث یہی ہے جو  
 حضرت رافع بن خديج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

علی بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سب سے مستند حدیث وہ ہے جو  
 حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: یحییٰ بن ابوکثیر نے ان دونوں روایات کو ابو قلابہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت  
 شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے روزہ دار شخص کے لئے چھپنے لگوانے کو مکروہ قرار  
 دیا ہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب رات کے وقت چھپنے لگوا یا کرتے تھے ان میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور  
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

ابن مبارک رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اسحق بن منصور کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عبدالرحمن بن مہدی یہ فرماتے ہیں: جو شخص  
 روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے اس پر قضا کرنا لازم ہوگا۔

اسحق بن منصور فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام اسحق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حسن بن محمد زعفرانی فرماتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے  
 بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ ﷺ نے روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: چھپنے لگانے والا اور لگوانے والا ان دونوں کا  
 روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات کا علم نہیں ہے: ان دونوں میں سے کون سی روایت ثابت ہے۔ (یعنی اس پر عمل کیا

جائے گا)۔

اس لئے میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے: اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں چھپنے لگوانے سے گریز کرے تو بہتر ہے تاہم اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں چھپنے لگوا لیتا ہے تو میرے نزدیک اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں بھی یہی رائے پیش کی تھی اور مصر میں بھی ان کی یہی رائے تھی وہ رخصت کی طرف مائل ہیں اور ان کے نزدیک چھپنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حالت احرام میں روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

### باب 61: اس بارے میں رخصت کا بیان

706 سند حدیث: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى وَهَيْبٌ نَحْوَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَرَوَى

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

اس روایت کو وہیب نے اسی طرح نقل کیا ہے جس طرح عبدالوارث نے نقل کیا ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب کے حوالے سے، عکرمہ کے حوالے سے اسے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں

انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

707 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ

مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

708 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ لِيَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا

الْحَدِيثِ وَلَمْ يَرَوْا بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان چھپنے لگوائے تھے آپ اس

وقت حالت احرام میں بھی تھے اور روزے کی حالت میں بھی تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں ان کے نزدیک

روزہ دار شخص کے لئے چھپنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور شافعی رضی اللہ عنہ اسی بات

کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ الْوِصَالِ لِلصَّائِمِ

### باب 62: صوم وصال رکھنا مکروہ ہے

709 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي

وَيَسْقِينِي

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَبِشْرِ بْنِ

الْخَصَّاصِيَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْوِصَالَ فِي الصِّيَامِ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يُوَاصِلُ الْأَيَّامَ وَلَا يُفْطِرُ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ صوم وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض

کی: یا رسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میرا پروردگار مجھے کھلا

بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت بشیر بن خصیبہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا ان حضرات نے صوم وصال رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔  
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مسلسل چار دنوں تک صوم وصال رکھا کرتے تھے اور اس دوران افطاری نہیں کرتے تھے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنْبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ

باب 63: جب جنبی شخص کو صبح صادق کا وقت ہو جائے اور اس نے روزہ رکھنا ہو

710 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنْبٌ مِّنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُومُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ  
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنَ التَّابِعِينَ إِذَا أَصْبَحَ جُنْبًا يَقْضَى ذَلِكَ الْيَوْمَ  
قول امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصْحَحُ

◄◄ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے اپنی اہلیہ کے ساتھ (صحبت کرنے کی وجہ سے) پھر آپ غسل کر لیتے تھے اور اگلے دن روزہ بھی رکھ لیتے تھے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
اکثر اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔  
سفیان، شافعی رضی اللہ عنہما، احمد رضی اللہ عنہما اور امام اسحق رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔ تابعین سے تعلق رکھنے والے کچھ حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اس دن کے روزے کی قضاء کرے گا۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلا قول درست ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

باب 64: روزہ دار کا دعوت کو قبول کرنا۔

711 سند حدیث: حَدَّثَنَا آزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ

أَبُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ بِغَيْرِ الدُّعَاءِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو دعوت پر بلایا جائے تو وہ ضرور جائے اگر اس نے روزہ رکھا ہوا ہو تو وہ دعا کر دے۔

712 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُصَلِّ إِلَيَّ صَائِمٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَكَلاَّ الْحَدِيثَيْنِ فِي هَذَا الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو دعوت پر بلایا جائے اور وہ روزے

کی حالت میں ہو تو وہ یہ کہہ دے: میں روزے کی حالت میں ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یہ دونوں روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں اور ”حسن صحیح“ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

باب 65: شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

713 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں رمضان

کے علاوہ اور کسی بھی دن کا روزہ اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ابو زناد کے حوالے سے موسیٰ بن ابوعثمان کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

## باب 66: رمضان کی قضاء میں تاخیر کرنا

714 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتَّى تُوقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: قَالَ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ هَذَا

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھ پر رمضان کے جو روزے قضاء کرنا لازم ہوتے تھے میں انہیں صرف شعبان میں رکھا کرتی تھی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا (یعنی نبی اکرم کی ظاہری زندگی میں ایسا کیا کرتی تھی)۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری نے اس روایت کو ابوسلمہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ

## باب 67: اس روزہ دار کی فضیلت جس کی موجودگی میں کچھ کھایا جا رہا ہو

715 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلَى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلَى عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَمَارَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

﴿ حبیب بن زید لیلیٰ (نامی خاتون) کے حوالے سے انہیں آزاد کرنے والی خاتون کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ

کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا جا رہا ہو تو فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: شعبہ نے اس روایت کو حبیب بن زید کے حوالے سے لیلیٰ کے حوالے سے، ان کی دادی سیدہ

ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

716 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

مَوْلَاةٌ لَنَا يُقَالُ لَهَا لَيْلَى تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيَّةِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كَلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتَّى يَشْبَعُوا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُمْ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ حَتَّى يَفْرُغُوا أَوْ يَشْبَعُوا

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَأُمُّ عُمَارَةَ هِيَ جَدَّةُ حَبِيبِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ

◆◆ حبيب بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی ایک کینز کو سنا اس کا نام لیلیٰ تھا اس نے سیدہ ام عمارہ بن کعب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کے سامنے کھانا رکھا آپ نے فرمایا: تم کھا لو! انہوں نے عرض کی: میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی روزہ دار کے پاس کوئی چیز کھائی جاتی ہے تو جب تک لوگ کھا کر فارغ نہیں ہوتے فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جب تک وہ (کھانے والے) لوگ سیر نہیں ہو جاتے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور یہ شریک سے منقول حدیث کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

حبيب بن زید اپنی ایک آزاد کردہ کینز لیلیٰ کے حوالے سے، سیدہ ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ فارغ ہو جائیں یا سیر ہو جائیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا حضرت حبيب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِضَاءِ الْحَائِضِ الصِّيَامِ دُونَ الصَّلَاةِ

باب 68: حائضہ عورت روزہ کی قضاء کرے گی نماز کی قضاء نہیں کرے گی

717 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كُنَّا نَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهَرُ فَيَأْمُرُنَا بِقِضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقِضَاءِ الصَّلَاةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا  
مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا إِنَّ الْعَائِضَ تَقْضَى الصِّيَامَ وَلَا  
تَقْضَى الصَّلَاةَ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَعُبَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعْتَبِ الصَّبِيِّ الْكُوفِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْكَرِيمِ  
﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حیض آیا کرتا تھا، ہم پاک ہو جاتی  
تھیں تو نبی اکرم ﷺ ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیتے تھے آپ نے ہمیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق یہ معاذہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔  
اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، ہمیں ان کے درمیان اس بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے کہ حیض والی  
عورت روزے کی قضاء کرے گی نماز کی قضاء نہیں کرے گی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبیدہ نامی راوی یہ عبیدہ بن معتب ضعیف کوئی ہیں اور ان کی کنیت ”ابو عبد الکریم“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْإِسْتِنْسَاقِ لِلصَّائِمِ

باب 69: روزہ دار شخص کے لئے ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا مکروہ ہے

718 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْبَغْدَادِيُّ الْوَرَّاقُ وَأَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيطٍ بِنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبَغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالَغْ فِي  
الْإِسْتِنْسَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوطَ لِلصَّائِمِ وَرَأَوْا أَنَّ ذَلِكَ يُفْطِرُهُ وَفِي الْبَابِ مَا يَقْوَى قَوْلَهُمْ  
﴿﴿﴾ عاصم بن لقیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں  
بتائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اچھی طرح ناک میں پانی ڈالو البتہ اگر تم روزے  
کی حالت میں ہو (تو اچھی طرح ناک میں پانی نہ ڈالو)۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
اہل علم نے روزہ دار شخص کے لئے ناک میں دوئی ڈالنے کو مکروہ قرار دیا ہے ان حضرات کے نزدیک اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔  
حدیث میں یہ بات موجود ہے جو ان کی رائے کی تائید کرتی ہے۔



## بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِأَذْنِهِمْ

باب 70: جب کوئی شخص کسی کا مہمان ہو تو وہ ان کی اجازت کے بغیر (نقلی) روزہ نہ رکھے

719 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ وَقِيدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومُ مَنْ تَطَوَّعًا إِلَّا بِأَذْنِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا مِنَ الثِّقَاتِ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوَى مُوسَى بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي بَكْرِ الْمَدَنِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ هَذَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا

توضیح راوی: وَأَبُو بَكْرٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو بَكْرٍ الْمَدَنِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

اسْمُهُ الْفَضْلُ بْنُ مَبِشَرٍ وَهُوَ أَوْثَقُ مِنْ هَذَا وَأَقْدَمُ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے تو وہ ان

لوگوں کی اجازت کے بغیر نقلی روزہ ہرگز نہ رکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”منکر“ ہے، ہم اسے کسی ثقہ راوی کے حوالے سے نہیں جانتے۔

اس روایت کو ہشام بن عروہ نے نقل کیا ہے۔

موسیٰ بن داؤد نے اس روایت کو ابو بکر مدنی کے حوالے سے ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف بھی ہے۔

اس کا راوی ابو بکر محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

ابو بکر مدنی، جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں اس کا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ اس

ابو بکر کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے اور پرانا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَعْتِكَافِ

باب 71: اعتکاف کا بیان

720 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَتَعَكَّفُ الْعَشْرَ الْاَوَّامِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي اِبْنِ كَعْبٍ وَاَبِي لَيْلَى وَاَبِي سَعِيْدٍ وَاَنَسِ وَاَبِي عُمَرَ حَكَمٌ حَدِيْثٌ: قَالَ اَبُو عِيْسَى: حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسلی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

721 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَعَكَّفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكِفِهِ

اختلاف روایت: قَالَ اَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ

وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَتَعَكَّفَ

صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكِفِهِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَعَكَّفَ فَلْتَعَبْ لَهٗ الشَّمْسُ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي

يُرِيْدُ اَنْ يَتَعَكَّفَ فِيهَا مِنَ الْعِدِّ وَقَدْ قَعَدَ فِي مُعْتَكِفِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعتکاف کرنے کا ارادہ کرنا ہوتا تھا تو آپ فجر کی نماز

پڑھنے کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث یحییٰ بن سعید کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“

روایت کے طور پر منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے ”مرسل“ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث پر بعض اہل علم کے نزدیک عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے اعتکاف کرنا ہو تو وہ فجر کی نماز ادا

کرنے کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب کسی شخص نے اعتکاف کرنا ہو تو اس سے گزشتہ رات کا سورج جیسے ہی غروب ہو جس سے اگلے دن اس نے اعتکاف کرنا ہے تو وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں بیٹھ جائے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

### باب 72: شب قدر کا بیان

722 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيقُولُ تَحَوُّرًا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عُمَرَ وَالْفَلْتَانَ بْنَ عَاصِمٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَبِلَالَ وَعَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَكَمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَوْلُهَا يُجَاوِرُ يَعْنِي يَعْتَكِفُ

حَدِيثٌ دِيمَرٌ: وَأَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي كَلِّ وَتَرٍ

وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ وَخَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَتِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَآخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ هَذَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجِيبُ عَلَى نَحْوِ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ نَلْتَمَسُهَا فِي لَيْلَةٍ كَذَا فَيَقُولُ التَّمَسُّوْهَا فِي لَيْلَةٍ كَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَقْوَى الرِّوَايَاتِ عِنْدِي فِيهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

آثَارِ صَحَابَةٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْلِفُ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَيَقُولُ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلَامَتِهَا فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا

وَرَوَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ بِهَذَا

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے آپ یہ فرماتے تھے: شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا ہے: آپ ”مجاورت“ کرتے تھے یعنی آپ اعتکاف کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اکثر روایات میں یہ بات موجود ہے: تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ شب قدر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: یہ ایک سو سب رات ہوتی ہے یا یہ 23 ویں رات ہوتی ہے یا 25 ویں ہوتی ہے یا 27 ویں ہوتی ہے یا 29 ویں ہوتی ہے یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے (یعنی 30 ویں بھی ہو سکتی ہے)۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ میرے نزدیک ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نوعیت کا سوال کیا جاتا تھا آپ اسی حساب سے جواب دیتے تھے اگر آپ سے یہ عرض کی جاتی تھی: ہم اسے فلاں رات میں تلاش کریں تو آپ فرماتے تھے: تم اسے اس رات میں تلاش کر لو۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس بارے میں سب سے مستند روایت 21 ویں رات کے بارے میں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے قسم اٹھا کر یہ بات کہی ہے: شب قدر 27 ویں رات ہوتی ہے اور انہوں نے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی علامت بتائی ہے ہم نے اس کی گنتی کی پھر اسے یاد بھی رکھا۔

ابو قلابہ یہ بیان کرتے ہیں: شب قدر آخری عشرے میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

عبد بن حمید نے اس روایت کو عبدالرزاق کے حوالے سے، معمر کے حوالے سے، ایوب کے حوالے سے، ابو قلابہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

**123 سند حدیث:** حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: قُلْتُ لِأَبِي بَنِي كَعْبِ أَلِي عَلِمْتَ أبا الْمُنْدِرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ بَلَى أَخْبَرَنَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ صَبِيحَتِهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ  
ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنْ كَرِهَ أَنْ يُخْبِرَكُمْ فَتَكَلَّمُوا  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت زرارہ (بن حبیش) بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالمنذر! آپ کو کیسے پتہ

چلا کہ یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا ہے: یہ وہ رات ہے جس کی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی، تو ہم نے اس کی گنتی کی اور اسے یاد بھی رکھا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

بات جانتے ہیں؟ یہ رات رمضان میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے، لیکن انہیں یہ بات ناپسند ہے کہ وہ تمہیں اس بارے میں بتائیں کیونکہ اور تم اسی بات پر اکتفاء کرو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**724** سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عِيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ

حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: ذَكَرْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ مَا أَنَا مُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ التَّمَسُّوْهَا فِي تَسْعِ يَبْقَيْنِ أَوْ فِي سَبْعِ يَبْقَيْنِ أَوْ فِي خَمْسِ يَبْقَيْنِ أَوْ فِي ثَلَاثِ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ

آثار صحابہ: قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعَشْرِ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَاتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ عیینہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس وقت سے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہے۔ جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے: یہ صرف آخری عشرے میں ہوتی ہے، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس رات کو اس وقت تلاش کرو جب (رمضان کی) نورائیں رہ گئی ہوں یا سات رہ گئی ہوں یا پانچ رہ گئی ہوں یا تین رہ گئی ہوں یا آخری رات ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رمضان کے ابتدائی بیس دنوں (کی راتوں میں) اپنے عام معمول کے مطابق نوافل ادا کیا کرتے تھے، لیکن جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تھا تو اہتمام کے ساتھ عبادت کیا کرتے تھے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 73: بلا عنوان

**725** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بِنِ يَرِيمَ

عَنْ عَلِيٍّ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنی اہلیہ کو بیدار کرتے تھے (تاکہ

وہ بھی نقلی عبادت کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**726** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے) آخری عشرے میں جتنے اہتمام کے ساتھ عبادت کرتے تھے، آپ دیگر اوقات میں اتنے اہتمام کے ساتھ عبادت نہیں کرتے تھے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ

باب 74: سردیوں میں روزہ رکھنا

**721** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نُمَيْرِ

بْنِ عُرَيْبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ

توضیح راوی: عَامِرُ ابْنُ مَسْعُودٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالِدُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرِ الْقُرَشِيِّ

الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ

◀◀ عامر بن مسعود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ٹھنڈی نعمت سردیوں میں روزہ رکھنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”مرسل“ ہے۔

عامر بن مسعود نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا، یہ ابراہیم بن عامر قرشی کے والد ہیں، جن کے حوالے سے شعبہ اور ثوری

نے احادیث نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ)

باب 75: جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے، ان کا حکم

**728** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْأَشَجِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ

**متن حدیث:** لَمَّا نَزَلَتْ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يَفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْبَنِي بَعْدَهَا لَسَتْ بِهَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

**توضیح راوی:** وَيَزِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَشْجَعِ

﴿﴾ حضرت سلمہ بن اشجع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

”اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان پر فدیہ لازم ہے یعنی مسکین کو کھانا کھلانا“۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم میں سے جس شخص نے روزہ نہیں رکھنا ہوتا تھا وہ فدیہ دے دیا کرتا تھا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اسے منسوخ کر دیا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

یزید نامی راوی یزید بن ابوعبید ہیں جو حضرت سلمہ بن اشجع رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

**بَابُ مَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ سَفَرًا**

**باب 76:** جو شخص سفر پر جانا چاہتا ہو اس کا کچھ کھا کر نکلنا

**129 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ

**متن حدیث:** أَنَّهُ قَالَ آتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَلَيْسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ فَقُلْتُ لَهُ سَنَةَ قَالَ سَنَةَ ثُمَّ رَكِبَ

**اسناد دیگر:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ آتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

**توضیح راوی:** وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ هُوَ مَدِينِيُّ ثِقَّةٌ وَهُوَ أَخُو إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ نَجِيحٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيِّ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ يُضَعِّفُهُ

**مذہب فقہاء:** وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَفْطِرَ فِي بَيْتِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَقْصُرَ الصَّلَاةَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ جِدَارِ الْمَدِينَةِ أَوْ الْقَرْيَةِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيِّ ﴿﴾ محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: میں رمضان کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کا سفر پر جانے

کا ارادہ تھا۔ ان کے لئے سواری تیار ہو چکی تھی انہوں نے سفر کے کپڑے پہنے پھر کھانا منگوایا اسے کھالیا، میں نے ان سے کہا: کیا یہ سنت سے ثابت ہے۔ انہوں نے فرمایا: سنت یہی ہے پھر وہ سوار ہو گئے۔

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رمضان کے مہینے میں حاضر ہوا، اس کے بعد انہوں نے پوری روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

محمد بن جعفر نامی راوی، محمد بن جعفر بن کثیر مدنی ہیں اور ثقہ ہیں، یہ اسماعیل بن جعفر اور عبداللہ بن جعفر کے بھائی ہیں، جو ابن نجیح ہیں، یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔

یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: مسافر کو اس بات کا اختیار ہے: وہ اپنے گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ کھالی لے۔

تاہم اسے یہ اختیار نہیں ہے: جب تک وہ اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے باہر نہیں چلا جاتا، اس وقت تک نماز قصر کرے۔  
اسحاق بن ابراہیم اس بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْفَةِ الصَّائِمِ

### باب II: روزہ دار شخص کا تحفہ

730 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَأْمُونٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ تَحَفَّ الصَّائِمَ الدَّهْنُ وَالْمَجْمَرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ وَسَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ عُمَيْرُ بْنُ مَأْمُونٍ أَيْضًا

﴿﴾ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ دار شخص کو دیا جانے والا تحفہ تیل اور خوشبو ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اس کی سند کو صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں اور سعد بن طریف کے حوالے سے جانتے ہیں اس سعد کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ عمیر بن مامون کا نام عمیر بن ماموم ہیں۔



بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى مَتَى يَكُونُ

باب 78: عید الفطر اور عید الاضحی کب ہوتی ہے؟

731 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: الْفِطْرُ يَوْمَ يَفْطِرُ النَّاسُ وَالْأَضْحَى يَوْمَ يُضْحِي النَّاسُ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عَيْسَى: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَعَمْ يَقُولُ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عید الفطر اس دن ہوتی ہے جب لوگ عید الفطر کرتے ہیں اور عید الاضحی اس دن ہوتی ہے جب لوگ قربانی کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: محمد بن منکدر نے یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے اپنی حدیث میں یہ بات کہی ہے: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات سنی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے۔ ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِكَافِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ

باب 79: اعتکاف سے اٹھنا

732 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنبَانَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمَّ يَعْتَكِفُ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مذہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمُعْتَكِفِ إِذَا قَطَعَ اعْتِكَافَهُ قَبْلَ أَنْ يُثْمَهُ عَلَى مَا نَوَى فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا نَقَضَ اعْتِكَافَهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَاخْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ اعْتِكَافِهِ فَاغْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ نَذْرٌ اعْتِكَافٍ أَوْ شَيْءٍ أَوْجَبَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ مُنْطَوًّ عَا فَخَرَجَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيَ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ذَلِكَ اخْتِيارًا مِنْهُ وَلَا يَجِبُ ذَلِكَ

عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الشَّافِعِيُّ فِكُلُّ عَمَلٍ لَكَ أَنْ لَا تَدْخُلَ فِيهِ فَإِذَا دَخَلْتَ فِيهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ  
 فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا، جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔  
 اہل علم نے اعتکاف کرنے والے اس شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو اپنا اعتکاف پورا ہونے سے پہلے توڑ دیتا ہے جس کی اس نے نیت کی تھی۔

بعض اہل علم یہ کہتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے اعتکاف کو توڑ دیتا ہے تو اس پر قضاء لازم ہوگی انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف سے اٹھ گئے تھے پھر آپ نے سوال کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا تھا۔  
 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی نے اعتکاف کی نذر نہیں مانی تھی یا کوئی اور چیز ایسی نہیں تھی جو اس نے اپنے اوپر لازم کی ہو اور یہ صرف نقلی اعتکاف تھا تو وہ اعتکاف سے اٹھ کر جاسکتا ہے اس پر کسی بھی قسم کی قضاء کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، لیکن اگر آدمی نے اپنے اختیار کے ساتھ اپنے اوپر اس کو واجب کیا تھا (یعنی نذر مانی تھی) تو اس کی قضاء لازم ہوگی۔  
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں: ہر وہ عمل جسے آپ شروع کرتے ہیں جب آپ اسے شروع کر دیتے ہیں تو اس سے باہر آسکتے ہیں آپ پر اس کی قضاء لازم نہیں ہوگی، صرف حج اور عمرے میں آپ پر قضاء لازم ہوگی۔  
 اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

### بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا

باب 80: اعتکاف کرنے والا شخص قضاے حاجت کے لیے (مسجد سے) باہر جاسکتا ہے یا نہیں؟

733 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ آذَنِي الْيَمِينِ رَأْسَهُ فَأَرْجَلَهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ

الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ

عَنْ مَالِكِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

وَالصَّحِيحُ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اعْتِكَافِهِ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَاجْتَمَعُوا عَلَى هَذَا أَنَّهُ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ لِلغَائِطِ وَالْبَوْلِ

ثُمَّ اختلف أهل العلم في عيادة المريض وشهود الجمعة والجنائز للمعتكف فرأى بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أن يعود المريض ويشيع الجنائز ويشهد الجمعة إذا اشترط ذلك وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك

وقال بعضهم ليس له أن يفعل شيئاً من هذا ورأوا للمعتكف إذا كان في مضر يجمع فيه أن لا يعتكف إلا في مسجد الجامع لأنهم كرهوا الخروج له من معتكفه إلى الجمعة ولم يروا له أن يترك الجمعة فقالوا لا يعتكف إلا في مسجد الجامع حتى لا يحتاج أن يخرج من معتكفه لغير قضاء حاجة الإنسان لأن خروجه لغير حاجة الإنسان قطع عندهم للاعتكاف

وهو قول مالك والشافعي وقال أحمد لا يعود المريض ولا يتبع الجنائز على حديث عائشة وقال إسحاق إن اشترط ذلك قل أنه يتبع الجنائز ويعود المريض

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب حالت اعتکاف میں ہوتے تھے تو آپ اپنا سر میری طرف بڑھادیتے تھے میں اس میں کنگھی کر دیا کرتی تھی تاہم آپ صرف قضائے حاجت کے لئے گھر میں تشریف لایا کرتے تھے۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس کو اس طرح کئی راویوں نے امام مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، ابن شہاب کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

تاہم درست روایت وہ ہے جو عروہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

لیث بن سعد نے اسے اسی طرح ابن شہاب کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا جب کوئی شخص اعتکاف کرتا ہے تو وہ اپنے اعتکاف سے صرف قضائے حاجت کے لئے باہر آسکتا ہے۔

انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: آدمی پاخانہ یا پیشاب کرنے کے لئے باہر آسکتا ہے۔

پھر بیمار کی عیادت کرنے اور جمعہ میں شریک ہونے یا جنازے کی نماز میں شریک ہونے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف

کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے، بعض اہل علم کے نزدیک اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کر سکتا ہے، جنازے کے ساتھ جاسکتا ہے، جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے جبکہ اس نے (نیت کرتے ہوئے) ان کی شرط رکھی ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم کے نزدیک ایسا شخص ان کاموں میں سے کوئی بھی کام نہیں کر سکتا ان حضرات کے نزدیک اعتکاف کرنے والا شخص اگر بڑے شہر میں موجود ہو جہاں جمعہ ادا کیا جاتا ہو تو وہ صرف اسی مسجد میں اعتکاف کرے گا جو ”جامع“ ہو ان حضرات کے نزدیک حالت اعتکاف والے شخص کا اپنے اعتکاف کی وجہ سے نکل کر جمعہ کے لئے جانا مکروہ ہے تاہم ان حضرات کے نزدیک اس شخص کو جمعہ ترک کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اس لئے وہ شخص صرف اسی مسجد میں اعتکاف کرے گا جو ”جامع“ ہوتا کہ قضائے حاجت کے علاوہ اسے کسی دوسرے کام سے باہر نہ جانا پڑے اس کی وجہ یہ ہے: قضائے حاجت کے علاوہ اور کسی کام کی وجہ سے باہر نکلنے سے ان حضرات کے نزدیک اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا شخص بیمار کی عیادت نہیں کر سکتا، جنازے میں شریک نہیں ہو سکتا۔ اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے۔

امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر اس نے یہ شرط رکھی ہو تو وہ جنازے کے ساتھ جانے کا اور بیمار کی عیادت کرنے کا اختیار ہوگا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

### باب 81: رمضان میں رات کے وقت نوافل ادا کرنا

734 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نُلُكُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْنَا بِقِيَّةٍ لَيْلَتَنَا هَذِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنَسَأَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ الشُّحُورُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يُصَلِّيَ إِحْدَى وَارْبَعِينَ رُكْعَةً مَعَ الْوَيْسُرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِينَةِ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رَوَى عَنْ عُمَرَ

وَعَلَيْهِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّونَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَقَالَ أَحْمَدُ رَوَى فِي هَذَا الْوَأْنِ وَلَمْ يُقْضَ فِيهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ إِسْحَقُ بَلْ نَخْتَارُ أَحَدِي وَأَرَبَعِينَ رَكْعَةً عَلَيَّ مَا رَوَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ قَارِئًا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزے رکھے، لیکن آپ نے ہمیں (تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی، یہاں تک کہ مہینے کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی 23 ویں رات میں) آپ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ایک تہائی رات تک نماز پڑھاتے رہے پھر آپ نے 24 ویں رات میں نماز نہیں پڑھائی، پھر 25 ویں رات میں نصف رات تک نماز پڑھائی، ہم نے یہ عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ باقی رہ جانے والی رات میں بھی ہمیں نماز پڑھا دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی نماز ختم کرنے تک اس کے ساتھ نوافل ادا کرتا رہے اس کے نامہ اعمال میں پوری رات نفل پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اگلی رات نماز تراویح نہیں پڑھائی اور 27 ویں رات کو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی، آپ نے ہمارے ساتھ گھر والوں کو اور خواتین کو بھی بلالیا، یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ ”فلاح“ کا وقت بھی نہ نکل جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: ”فلاح“ سے مراد کیا ہے، انہوں نے جواب دیا: سحری۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے تراویح کی نماز کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک آدمی اس میں 41 رکعات پڑھے گا جس میں ایک رکعت وتر ہوگی اور اہل مدینہ اسی بات کے قائل ہیں۔

مدینہ منورہ میں ان حضرات کے نزدیک اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک وہ بات ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان دونوں کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: اس کی 20 رکعت ہوں گی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

ہم نے مکہ مکرمہ میں اس طریقے کو پایا ہے یہ لوگ بھی 20 رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں مختلف اقوال منقول ہیں اس لئے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں کوئی باقاعدہ فیصلہ نہیں دیا۔

امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم 41 رکعات والی روایت کو اختیار کریں گے، جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان کے مہینے میں باجماعت تراویح ادا کرنے کو اختیار کیا ہے۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آدمی تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرے گا جبکہ وہ قرأت کر سکتا ہو۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا

باب 82: جو شخص روزہ دار کو افطاری کروائے اس کی فضیلت

735 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے تو اسے اس روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 83: رمضان کے مہینے میں تراویح ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

736 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْعُبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ

وَأَلَامَرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں لازمی حکم دیئے بغیر تراویح ادا کرنے کی

ترغیب دیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں نوافل ادا کرے

گا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یہی معمول رہا پھر

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں یہی معمول رہا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں یہی معمول رہا۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔ یہی روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## کتاب الحج عن رسول الله ﷺ

حج کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ

باب ۱: مکہ مکرمہ کا حرم ہونا

737 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَيُّذُنُ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدْتُكَ قَوْلًا قَامَ

بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أُنَادِي وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمْتُ

بِهِ أَنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِمُرِيٍّ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ فِيهَا دَمًا أَوْ يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ آذَنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكَ وَإِنَّمَا آذَنَ لِي فِيهِ سَاعَةٌ مِنَ النَّهَارِ وَقَدْ

عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيَسْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٍو قَالَ أَنَا

أَعْلَمُ مِنْكَ بِذَلِكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَّمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًّا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَيُرْوَى وَلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حَدَّثَنَا أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي شُرَيْحٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيُّ اسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَهُوَ الْكُفَيْيُّ

قَوْلُ إِمَامِ تَرْمِذِي: وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ يَعْنِي الْجِنَايَةَ يَقُولُ مَنْ جَنَى جِنَايَةً أَوْ أَصَابَ دَمًا ثُمَّ لَجَأَ

إِلَى الْحَرَمِ فَإِنَّهُ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

﴿﴾ حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعد سے کہا جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر روانہ کرنے لگا۔ اے امیر! تم مجھے

اجازت دو! میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو نبی اکرم ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب آپ فتح مکہ کے اگلے دن خطبہ دینے کے

لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اس بات کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا اور جب آپ ﷺ یہ بات

کر رہے تھے تو میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا تھا:

”بے شک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم قرار دیا ہے، اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا، اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے، وہ یہاں خون بہائے یا یہاں کسی درخت کو کاٹے، اگر کوئی شخص اللہ کے رسول کے اس میں جنگ کرنے سے رخصت حاصل کرنے کی کوشش کرے، تو تم اسے کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی، اس نے تمہیں اجازت نہیں دی ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اس نے مجھے بھی صرف دن کے ایک مخصوص حصے میں اس کی اجازت دی، اب اس کی حرمت اسی طرح واپس آگئی ہے، جیسے گزشتہ کل تھی، موجود شخص غیر موجود لوگوں تک یہ بات پہنچادے۔“

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا، تو انہوں نے بتایا: وہ بولا: میں اس بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں، اے ابو شریح! حرم کسی نافرمان یا خون کر کے بھاگے ہوئے شخص یا چوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک روایت کے مطابق اس میں لفظ ”بخزیه“ استعمال ہوا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ حضرت ابو شریح خزاعی کا نام خویلید بن عمرو رضی اللہ عنہ ہے۔ یہ عدوی اور کعبی ہیں لفظ ”فارا بخربة“ کا مطلب کوئی جرم کر کے فرار ہونا ہے، وہ یہ کہنا چاہتا تھا: جو شخص کسی جرم کا اعتراف کرے یا قتل کر دے اور پھر حرم کی حدود میں آجائے، تو اس پر حد جاری ہوگی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

### باب 2: حج اور عمرے کا ثواب

**738** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ حَبَتَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ

وَجَابِرِ بْنِ حَكْمٍ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حج اور عمرہ کے بعد دیگرے کرو، کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے، سونے، چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے، مقبول حج کا ثواب صرف جنت ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ، حضرت ام



کہ ابو ہریرہؓ اور حضرت بارہؓ سے احادیث منقول ہیں۔

**739** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

متن حدیث: مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: أَبُو حَازِمٍ حَازِمٌ كُوفِيٌّ وَهُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَأَسْمُهُ سَلْمَانَ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حج کرے اور اس میں فحش کلامی نہ کرے اور کوئی گناہ نہ کرے تو اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول احادیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو حازم کوفیؒ یہ اشجعی ہیں ان کا نام سلمانؒ یہ عزہ الاشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

باب 3: حج ترک کرنے کی شدید مذمت

**740** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ عَمْرٍو وَبْنُ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

متن حدیث: مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ

توضیح راوی: وَهَلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُولٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اتنے سامان اور سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتی ہو اور پھر وہ حج نہ کرے تو اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے“

اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا جو شخص وہاں تک جاسکتا ہو، لوگوں پر لازم ہے۔“

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند میں کچھ

کلام ہے۔

بلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةَ

باب 4: زاوراہ اور سواری کی وجہ سے حج کا واجب ہونا

741 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادِ بْنِ

جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيْثٍ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ

وَالرَّاحِلَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ

توضیح راوی: وَاِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْخُوْزِي الْمَكِّي وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول

اللہ حج کو کون سی چیز واجب کرتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زاوراہ اور سواری۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، جو شخص زاوراہ اور سواری کا مالک ہو تو اس پر حج واجب ہو جائے گا۔

ابراہیم بن یزید خوزی مکی ہیں، بعض اہل علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَمْ فَرِيضُ الْحَجِّ

باب 5: کتنی مرتبہ حج کرنا فرض ہے؟

742 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ

اَبِي الْبَحْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيْثٍ: لَمَّا نَزَلَتْ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفِي

كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتَ نَعَمْ لَوْجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْيَاءٍ اِنْ تَبَدَّلَتْ لَكُمْ تَسْوُؤُكُمْ)

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيْسَى: حَدِيْثٌ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: نَوَاسِمُ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ قَيْرُورَ  
 ﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور لوگوں پر، اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔“

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال میں حج کرنا فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے لوگوں نے پھر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال میں فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: نہیں! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ واجب ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر انہیں تمہارے سامنے ظاہر کر دیا جائے تو تمہیں برا لگے۔“

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ابو بشری نامی راوی کا نام سعید بن ابوعمران ہے اور یہی سعید بن فیروز ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَكُمْ حَجَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کئے؟

743 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حَجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ وَمَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلَاثَةَ وَسِتِّينَ بَدَنَةً وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ فِي أَنْفِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبِضْعَةٍ فَطُبِخَتْ وَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ

حُبَابٍ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فِي كُتُبِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ

قول امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ لَمْ يَعُدَّ هَذَا الْحَدِيثَ مَحْفُوظًا وَقَالَ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا

﴿﴾ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئے دو حج ہجرت کرنے سے پہلے کئے اور ایک حج ہجرت کرنے کے بعد کیا جس کے ساتھ آپ نے عمرہ بھی کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ 63 اونٹ لے کر گئے تھے۔ بقیہ اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے آئے تھے

ان اونٹوں میں ابو جہل کا بھی ایک اونٹ تھا اس کی ناک میں چاندی کا بنا ہوا چھلکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی قربان کر دیا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک حصہ لے کر انہیں اکٹھا کیا گیا، پھر اسے پکایا گیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کا شور بہ پیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سفیان سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن (یعنی امام داری رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں عبد اللہ بن ابوزیار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو وہ ثوری کے امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے نہیں جانتے تھے اور میں نے انہیں دیکھا، انہوں نے اس حدیث کو محفوظ شمار نہیں کیا۔ انہوں نے یہ فرمایا: یہ روایت ثوری کے حوالے سے ابواسحق کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

**744 سند حدیث:** حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَتَمٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَثْنُ حَدِيثٍ: حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ وَأَعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمَرَةٌ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةٌ الْحُدَيْبِيَّةِ وَعُمَرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ وَعُمَرَةٌ الْجِعْرَانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ حُنَيْنٍ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَحَبَانُ بْنُ هِلَالٍ هُوَ أَبُو حَبِيبٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ جَلِيلٌ ثِقَةٌ وَثِقَةٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ  
◄◄ قنادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک حج کیا تھا اور آپ ﷺ نے چار عمرے کئے تھے۔ ایک عمرہ ذیقعدہ میں ایک عمرہ حدیبیہ سے کیا تھا ایک عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا اور ایک عمرہ ہجرانہ سے کیا تھا جب آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حبان بن ہلال ابو حبیب بصری ہیں، یہ جلیل القدر ثقہ راوی ہیں، یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

**بَابُ مَا جَاءَ كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**باب 7: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے تھے**

**745 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ

**متن حدیث:** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاءَ الْخُدَيْبِيَّةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةَ مِنْ قَابِلٍ وَعُمْرَةَ الْقُضَاءِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الْفَالِئَةِ مِنَ الْجِعْرَانِيَّةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

**اختلاف روایت:** وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے ایک حدیبیہ کے موقع پر کیا تھا دوسرا عمرہ اگلے برس حدیبیہ کے عمرہ کی قضا کے طور پر ذیقعدہ کے مہینے میں کیا تیسرا عمرہ حرانہ سے کیا تھا اور چوتھا عمرہ وہ تھا جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔

ابن عیینہ نے اسے اوداس حدیث کو دینار کے حوالے سے، عکرمہ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے۔

انہوں نے اس سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہی روایت اور ایک جگہ عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

**بَابُ مَا جَاءَ مِنْ آيٍ مَوْضِعِ أَحْرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**باب 8: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مقام سے احرام باندھا تھا؟**

**746 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

**متن حدیث:** لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا آتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل

کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کا ارادہ کیا، تو آپ نے لوگوں میں اعلان کروا دیا، تو وہ اکٹھے ہو گئے، جب آپ

”بیداء“ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے احرام باندھ لیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**747 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

**متن حدیث:** الْبَيْدَاءُ الَّتِي يَكْدِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ  
**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”بیداء“ وہ مقام ہے جس کے حوالے سے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب کرتے ہو اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”شجرہ“ کے پاس موجود مسجد سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 9: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا تھا؟

**748 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ عَبَّاسٍ

**متن حدیث:** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ عَبْدِ السَّلَامِ ابْنِ

حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُحْرِمَ الرَّجُلُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم عبد السلام بن حرب کے علاوہ کسی شخص کو نہیں جانتے جس نے اسے

روایت کیا ہو۔

اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: نماز پڑھنے کے بعد احرام باندھا جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

باب 10: حج افراد کا بیان

**749 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

**متن حدیث:** عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

**758** متن حدیث: نُورِدُونِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَأَفْرَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

وَعُثْمَانُ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِدَلِكُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ بِهَذَا

مذہب فقہاء: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِنْ أَفْرَدْتَ الْحَجَّ فَحَسَنٌ وَإِنْ قَرَنْتَ فَحَسَنٌ وَإِنْ تَمَتَّعْتَ

فَحَسَنٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مِثْلَهُ وَقَالَ أَحَبُّ إِلَيْنَا الْإِفْرَادُ ثُمَّ التَّمَتُّعُ ثُمَّ الْقِرَانُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حج افراد کیا تھا۔

یہ روایت مذکورہ بالا اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ثوری فرماتے ہیں: اگر تم نے حج افراد کرنا ہو تو یہ بہتر ہے اور اگر تم حج قرآن کر لو تو یہ بھی بہتر ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: مطابقت کے مطابق راءے دی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک حج افراد زیادہ پسندیدہ ہے پھر اس

کے بعد حج تمتع ہے اس کے بعد حج قرآن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 11: حج اور عمرہ اکٹھا کرنا

**751** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَيْسَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَىٰ هَذَا وَاخْتَارُوهُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میں عمرہ اور حج (ایک ساتھ کرنے) کے لئے حاضر ہوں۔“

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اہل کوفہ اور دیگر حضرات نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ

### باب 12: حج تمتع کا بیان

**752** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوفَلٍ مَثْنٌ حَدِيثًا أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذُكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكَ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهَلَ أَمْرَ اللَّهِ فَقَالَ سَعْدُ بَيْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكَ بْنُ قَيْسٍ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَعْدُ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَهَا مَعَهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو سنا: یہ دونوں حضرات ”حج تمتع“ یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کا تذکرہ کر رہے تھے تو ضحاک بن قیس نے کہا: ایسا صرف وہی شخص کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناواقف ہو تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھتیجے! تم نے بہت بری بات کہی ہے تو ضحاک نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول نے ایسا کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی ایسا کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔)

**753** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ

كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

مَثْنٌ حَدِيثًا: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ سالم بن عبد اللہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو حضرت عبد اللہ بن



عمر بن الخطاب سے حج تمتع یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حلال ہے، تو وہ شامی شخص بولا: آپ کے والد تو اس سے منع کرتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو؟ اگر میرے والد اس سے منع کرتے ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو؟ تو کیا ہم میرے والد کے حکم کی پیروی کریں گے؟ یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کریں گے؟ وہ شخص بولا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کریں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔

754 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهَا مُعَاوِيَةُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَسَعْدٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعَ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يَقِيمَ حَتَّى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَعَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ أَنْ يَصُومَ الْعَشْرَ وَيَكُونَ آخِرُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ صَامَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فِي قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَأَهْلُ الْحَدِيثِ يَخْتَارُونَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقُ

﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

نے ”حج تمتع“ کیا ہے۔ سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا تھا۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا اور

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے ایک گروہ نے ”حج تمتع“ یعنی حج کے ساتھ عمرہ

کرنے کو اختیار کیا ہے یعنی آدمی حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کرے اور پھر وہ وہیں قیام پذیر رہے یہاں تک کہ حج کرنے تو وہ شخص

حج تمتع کرنے والوں میں سے ہوگا اور اس پر جو بھی سہولت کے ساتھ میسر ہو قربانی کرنا جائز ہوگا اگر اسے قربانی کا جانور نہیں ملتا تو وہ حج کے ایام میں تین دن روزے رکھے اور سات روزے واپس اپنے گھر جا کر رکھے گا۔

حج تمتع کرنے والے کے لئے یہ بات مستحب قرار دی گئی ہے: وہ حج کے ایام میں رکھے جانے والے تین روزے ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں رکھے جس میں آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔

اگر وہ شخص پہلے عشرے میں روزے نہیں رکھ پاتا تو وہ ایام تشریق میں روزے رکھے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کی یہی رائے ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔

امام مالک رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ رائے بیان کی ہے: وہ شخص ایام تشریق میں روزے نہیں رکھے گا۔

اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: محدثین نے حج تمتع یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کو اختیار کیا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ

#### باب 13: تلبیہ پڑھنا

755 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ

الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ

في الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنْ زَادَ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْظِيمِ اللَّهِ فَلَا بَأْسَ إِنْ

شَاءَ اللَّهُ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُقْتَصَرَ عَلَى تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا قُلْنَا لَا بَأْسَ

بِزِيَادَةِ تَعْظِيمِ اللَّهِ فِيهَا لَمَّا جَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ

ابْنُ عُمَرَ فِي تَلْبِيَتِهِ مِنْ قَبْلِهِ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ (کے الفاظ یہ ہیں):

”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے

مخصوص ہے اور بادشاہی جیسی تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طباقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص تلبیہ کے الفاظ میں کچھ ایسے الفاظ کا اضافہ کرے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت سے تعلق رکھتے ہوں، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا، اگر اللہ نے چاہا اور میرے نزدیک پسندیدہ بات یہی ہے: آدمی وہی تلبیہ پڑھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے جو یہ کہا: اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اظہار سے متعلق الفاظ کا اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق یہ بات منقول ہے: جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یاد تھے، لیکن اس کے باوجود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ میں اپنے پاس سے چند الفاظ کا اضافہ کیا (جو یہ ہیں):

”رغبت تیری طرف ہے اور عمل (تیری رضا کے لئے ہے) جو کیا جاتا ہے۔“

**756** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّهُ أَهْلٌ فَاَنْطَلَقَ يَهْلُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آثار صحابہ: وَكَانَ يَزِيدُ مِنْ عِنْدِهِ فِي آثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے احرام باندھا پھر یہ تلبیہ پڑھنا شروع کیا: ”میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے، اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یہی ہیں۔

تاہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے بعد یہ الفاظ پڑھتے تھے:

”میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ سعادت اور بھلائی تیرے اختیار میں ہے، تیری ہی طرف رغبت کی جاتی ہے، اور تیری ہی رضا کے لئے عمل کیا جاتا ہے۔“

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالتَّجْرِ

## باب 14: تلبیہ پڑھنے اور قربانی کرنے کی فضیلت

757 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ ابْنِ بَكْرِ الصِّدِّيقِ مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ

﴿﴾ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس میں بکثرت تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔

758 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْبِي إِلَّا كَتَبَ لَهُ مِنْ عَمَلِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرٍ حَتَّى تَنْقُطَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَيْسَةُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلِ بْنِ عِيَّاشٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ

اختلاف سند: وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى أَبُو نَعِيمٍ الطَّحَّانُ ضَرَّارُ بْنُ صُرْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْطَأَ فِيهِ ضَرَّارٌ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَنْ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ أَخْطَأَ

قول امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ وَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ ضَرَّارِ بْنِ صُرْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ لَقَالَ هُوَ نَعْمًا لَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ أَيْضًا مِثْلَ رَوَايَتِهِ فَقَالَ لَا شَيْءَ أَلَمَّا رَوَاهُ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَرَأَيْتُهُ يُضْعِفُ ضَرَّارَ بْنَ صُرْدٍ

قول امام ترمذی: وَالصَّحْحُ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْقَلْبِ وَالصَّحْحُ هُوَ نَحْرُ الْبَدَنِ

﴿﴾ حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں موجود پتھر، درخت اور کنکریاں تلبیہ پڑھتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر سے ادھر تک مکمل ہو جاتی ہے (یعنی ہر چیز تلبیہ پڑھتی ہے)

حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف ابن ابوفندیک نامی راوی کے حوالے سے ضحاک بن عثمان کے حوالے سے جانتے ہیں۔

محمد بن منکدر نامی راوی نے عبدالرحمن بن یزید نامی راوی سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

محمد بن منکدر نامی راوی نے سعید بن عبدالرحمن کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ دیگر احادیث نقل کی ہیں۔

ابونعیم طحان ضرار بن مرد نے اس حدیث کو ابن ابی فدیک کے حوالے سے ضحاک بن عثمان کے حوالے سے محمد بن منکدر کے حوالے سے سعید بن عبدالرحمن کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ضرار نامی راوی نے اس میں غلطی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں:

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جو شخص کسی حدیث کے بارے میں یہ کہے: یہ محمد بن منکدر کے حوالے سے عبدالرحمن بن یزید کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے منقول ہے تو اس نے غلطی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نے ان کے سامنے ضرار بن مرد سے منقول حدیث کا تذکرہ کیا جو ابن فدیک سے منقول ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ غلط ہے۔ میں نے ان سے کہا: اسی روایت کو دیگر راویوں نے ابوفندیک کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے ان سب راویوں نے اسے ابن ابوفندیک کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں سعید بن عبدالرحمن کے حوالے کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ان کو دیکھا کہ وہ ضرار بن مرد نامی راوی کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”ع“ کا مطلب بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا ہے اور لفظ ”صح“ کا مطلب اونٹ کی قربانی کرنا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

## باب 15: بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا

759 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَتَانِي جَبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْرَ اصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ خَلَادٍ عَنْ أَبِيهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ خَلَادُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلَادِ بْنِ سُوَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ

◆◆ خلد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے: جبریل میرے پاس تشریف لائے اور مجھے یہ کہا: میں اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں۔

اس بارے میں حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خلد نے اپنے والد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض حضرات نے اس روایت کو خلد بن سائب کے حوالے سے حضرت زید بن خالد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل

کیا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔ درست یہی ہے: اسے خلد بن سائب نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ راوی خلد

بن سائب بن خلد بن سويد انصاری ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ الْأَحْرَامِ

## باب 16: احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا

760 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَبِي نَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِأَهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

وَلَقَدْ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِغْتِسَالَ عِنْدَ الْأَحْرَامِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ

﴿﴾ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: ان کے والد (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے احرام باندھنے سے پہلے (سلے ہوئے کپڑے) اتار دیئے اور غسل کیا۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔  
بعض اہل علم نے احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔  
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الْاِحْرَامِ لِاهْلِ الْاَفَاقِ

#### باب 17: مختلف علاقے والوں کے لئے احرام باندھنے کا میقات

**761** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ آيِنِ لِهَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ  
مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ قَالَ وَيَقُولُونَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ مَنِ يَلْمَلَمَ  
فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ  
﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم کس جگہ سے احرام باندھیں؟  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحہ سے، اہل نجد قرن سے۔  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لوگ یہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: ) اہل یمن یلملم سے  
(احرام باندھیں)۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔  
(امام ترمذی فرماتے ہیں: ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
اہل علم کے نزدیک اس پر علم کیا جاتا ہے۔

**762** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّتْ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق کے لئے ”عقیق“ (کومیقات) مقرر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اس روایت کے راوی محمد بن علی، محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہیں۔ (یعنی یہ امام ہاقر ہیں)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيهَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ

باب 18: حالت احرام والے شخص کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں ہے؟

763 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَايِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِصْفَاتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَيَقْطَعْهُمَا مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الرَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرَسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامَ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَّازِينَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا ہدایت کرتے ہیں؟ ہم احرام کی حالت میں کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قمیص، شلوار، ٹوپی، عمامہ اور موزے نہ پہنو البتہ اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن انہیں ٹخنوں سے نیچے رکھے اور تم کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو عورت حالت احرام میں چہرے پر نقاب نہ کرے اور ہاتھوں پر دستاں نہ پہنے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ

باب 19: حالت احرام والے شخص کا شلوار یا موزے پہننا، اگر اسے تہبند یا جوتے نہیں ملتے

764 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَمْرُو

بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَتْنِ حَدِيثٍ: الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ



مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ الْإِزَارَ لَيْسَ السَّرَاوِيلُ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَيْسَ الْخُفَّيْنِ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدِ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ

﴿﴾ جابر بن زید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر حالت احرام والے شخص کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے اور اگر اسے جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب حالت احرام والے شخص کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے اور اگر اسے جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث سے استدلال کیا ہے: اگر کسی شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے البتہ ان کو ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ لے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الذِّي يُحْرَمُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ أَوْ جُبَّةٌ

باب 20: جب کوئی شخص احرام باندھ لے اور اس نے قمیص یا جبہ پہنا ہو

765 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَكَذَا رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالْحَبَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَأَبْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی کو دیکھا، جس نے احرام باندھا ہوا تھا، اس نے جبہ پہنا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے اسے وہ جبہ اتارنے کی ہدایت کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ صفوان بن یعلیٰ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔  
 امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے اس حدیث میں پورا قصہ بیان کیا گیا ہے۔  
 قتادہ اور حجاج بن ارطاة نے دیگر راویوں کے حوالے سے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کو نقل کیا ہے۔  
 درست روایت وہ ہے جس کو دینار اور ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے صفوان بن یعلیٰ کے حوالے سے ان کے والد کے  
 حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

### بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

#### باب 21: حالت احرام والا شخص کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

766 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ  
 الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: خُمْسُ فَوَاسِقٍ يَقْتُلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةَ وَالْعُقْرَبَ وَالْفُرَابَ وَالْحَدْيَا وَالْكَلْبَ الْعَقُورُ  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 ﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو حرم کی حدود میں  
 بھی مارا جاسکتا ہے۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل، کاٹنے والا کتا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

767 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنِ أَبِي  
 سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَأْرَةَ وَالْعُقْرَبَ وَالْمِحْدَاةَ وَالْفُرَابَ  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ وَهُوَ قَوْلُ سَفِيَانَ  
 الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبْعٍ عَدَا عَلَى النَّاسِ أَوْ عَلَى ذَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ  
 ﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص درندے کو کاٹنے  
 والے کتے کو چوہے کو بچھو کو چیل کو اور کتے کو مار سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: حالت احرام والا شخص درندے کو کاٹنے والے کتے کو مار سکتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔  
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر وہ جانور جو انسان پر حملہ کر سکتا ہے یا انسان کے (پالتو) جانوروں پر حملہ کر سکتا ہو حالت احرام والے شخص کے لئے اس کو مارنا جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ .

باب 22: حالت احرام میں چھپنے لگوانا

768 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيَسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ قَالُوا لَا يَخْلُقُ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَخْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يَخْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا  
﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں چھپنے لگوائے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے حالت احرام والے شخص کے لئے چھپنے لگوانے کی اجازت دی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص بال نہیں منوٹے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: حالت احرام والا شخص انتہائی ضرورت کے تحت چھپنے لگو سکتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: حالت احرام والے شخص کے لئے چھپنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ وہ بال صاف نہیں کرے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَوَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

باب 23: حالت احرام والے شخص کا شادی کرنا حرام ہے

769 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُسَيْبِ بْنِ وَهَبٍ

متن حدیث: قَالَ ارَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ يُنْكَحَ ابْنَةُ فَبَعَثَنِي اِلَى ابَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ اَمِيرُ الْمَوْسِمِ بِمَكَّةَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ يُرِيدُ اَنْ يُنْكَحَ ابْنَةَ فَاحَبَّ اَنْ يُشْهَدَكَ ذَلِكَ قَالَ لَا اَرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًّا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يُنْكَحُ وَلَا يُنْكَحُ اَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ  
 فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَمِمْوْنَةَ .

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحِقُّ لَا يَرُونَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ قَالُوا اِنْ نَكَحَ فَبَاطِلٌ

◀▶ نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: ابن معمر نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے کی شادی کر دیں انہوں نے مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا امیر حج تھے میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: آپ کے بھائی اپنے بیٹے کی شادی کرنا چاہتے ہیں وہ چاہتے ہیں: آپ بھی اس میں شریک ہوں تو ابان نے فرمایا: میرا خیال ہے وہ ایک گنوار اور بے وقوف آدمی ہے۔ حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح کروا سکتا ہے (راوی کہتے ہیں یا جس طرح بھی انہوں نے فرمایا) پھر انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی اور انہوں نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا۔

اس بارے میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض تابعین بھی اسی کے قائل ہیں امام مالک رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام اسحاق رضی اللہ عنہ کے نزدیک حالت احرام والا شخص شادی نہیں کر سکتا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر وہ نکاح کر لے تو یہ نکاح باطل قرار دیا جائے گا۔

710 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطْرِ بْنِ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ

متن حدیث: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمْوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ

أَنَا الرَّسُولَ فِيمَا بَيْنَهُمَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَطْرِ

الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ

اختلاف روایت: وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا قَالَ وَرَوَاهُ أَيضًا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ مُرْسَلًا

حدیث دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَلَالٌ وَيَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ هُوَ ابْنُ أُخْتِ مَيْمُونَةَ

﴿﴾ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے جب شادی کی تھی تو اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو اس وقت بھی آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان دونوں کے درمیان قاصد تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ہمارے علم کے مطابق صحابہ کے علاوہ کسی اور شخص نے اس کی سند بیان نہیں کی ہے یہ روایت مطر الوارق کے حوالے سے ربیعہ

سے منقول ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اسے ربیعہ کے حوالے سے سلیمان بن یسار کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اس روایت کو ”مرسل“ کے طور پر نقل کیا ہے: اسی روایت کو سلیمان بن بلال نے ربیعہ کے حوالے سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یزید بن اصم کے حوالے سے حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ یہ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب میرے ساتھ شادی کی تھی آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

بعض محدثین نے یزید بن اصم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یزید بن اصم ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب 24: اس بارے میں رخصت کا بیان

771 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ

عَبْدِ مَعْنَانَ بْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ  
 ﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی آپ اس وقت  
 حالت احرام میں تھے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

712 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مِثْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی آپ اس وقت  
 حالت احرام میں تھے۔

713 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَا

السَّعْنَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مِثْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَأَبُو السَّعْنَاءِ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَاجْتَلَفُوا فِي تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرَفٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَمَاتَتْ مَيْمُونَةُ بِسَرَفٍ حَيْثُ بَنَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَتْ بِسَرَفٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی آپ اس وقت آپ

حالت احرام میں تھے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو شعناء نامی راوی کا نام جابر بن زید ہے۔

محدثین نے نبی اکرم ﷺ کے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کے راستے میں ان سے شادی کی تھی۔

بعض راویوں نے اس بات کو نقل کیا ہے جب آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ شادی کی تھی تو آپ اس وقت حالت احرام میں

نہیں تھے۔ تاہم آپ کے شادی کرنے کا لوگوں کو اس وقت پتہ چلا جب آپ حالت احرام میں تھے پھر جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کروائی تو آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے یہ ”سرف“ کے مقام پر ہوا جو مکہ کے راستے میں ہے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی ”سرف“ کے مقام پر ہوا تھا جہاں ان کی رخصتی ہوئی تھی اور انہیں ”سرف“ میں ہی دفن کیا گیا۔

**714 سند حدیث:** حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا فَرَاةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ

**متن حدیث:** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسِرِّفٍ وَدَفَنَاهَا فِي الظَّلَّةِ الَّتِي بَنَى بِهَا فِيهَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ مُرْسَلًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

﴿﴾ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے جب ان کے ساتھ شادی کی تھی آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔ اور جب ان کی رخصتی ہوئی اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی ”سرف“ کے مقام پر ہوا ہم نے انہیں اسی ٹیلے کے سائے میں دفن کیا جہاں ان کی رخصتی ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو یزید بن اصم کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ (وہ بیان کرتے ہیں) جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

### باب 25: حالت احرام والے شخص کا شکار کھانا

**715 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

**متن حدیث:** صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يَصِدْ لَكُمْ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ مُفَسَّرٌ وَالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا عَنْ جَابِرٍ

**مذہب فقہاء:** وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ بَأْسًا إِذَا لَمْ يَصْطَدَّهُ أَوْ لَمْ

صَطَدَّ مِنْ آجِلِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ هَذَا أَحْسَنُ حَدِيثٍ رَوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَقْبَسُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خشکی کا شکار تمہارے لئے حلال ہے جب کہ تم حالت احرام میں ہو جب تک کہ تم خود اس کو شکار نہ کرو یا تمہارے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔

اس بارے میں حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”مفسر“ کرتی ہے۔

ہمارے علم کے مطابق مطلب نامی زاوی کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا ان کے نزدیک حالت احرام والے شخص کے شکار کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اس نے خود شکار نہ کیا ہو یا بطور خاص اس کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس بارے میں منقول سب سے مستند حدیث ہے اور قیاس کے بالکل مطابق ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

**716 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعِ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّتْ مَعَ

أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحَشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَنَالُوهُ

سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمَحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَذْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ

أَطَعَمَكُمُهَا اللَّهُ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ

مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

اِخْتِلَافٍ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مکہ کے راستے میں کسی جگہ پر پیچھے رہ گئے ان

کے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا، لیکن حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ حالت احرام میں نہیں تھے۔

حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے ایک نیل گائے دیکھی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا وہ ان کا کوڑا

انہیں پکڑادیں۔ ان کے ساتھیوں نے ان کو انکار کر دیا، پھر انہوں نے نیزہ مانگا تو ساتھیوں نے اس بات سے بھی انکار کر دیا۔

حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے خود اسے حاصل کیا اور اس نیل گائے پر حملہ کر کے اسے مار دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

نے اس کا گوشت کھالیا، بعض نے انکار کر دیا، جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے بارے



میں دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ خوراک تھی جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی تھی۔  
 عطاء بن یسار حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نیل گائے کے بارے میں مذکورہ بالا حدیث نقل کرتے ہیں، تاہم زید بن  
 اسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:  
 کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟  
 امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرَمِ

**باب 26:** حالت احرام والے شخص کے لئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے

**III سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ  
 أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَتْنِ حَدِيثٍ: مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَأَهْدَى لَهُ حِمَارًا وَحَشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِهِ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَارِدٍ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرْمٌ  
 حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا  
 الْحَدِيثِ وَكَرَهُوا أَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرَمِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا وَجْهٌ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا إِنَّمَا رَدَّهُ عَلَيْهِ لَمَّا ظَنَّ  
 أَنَّهُ صَيْدٌ مِنْ أَجْلِهِ وَتَرَكَهُ عَلَى التَّنَزُّهِ  
 اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ أَهْدَى لَهُ لَحْمٌ  
 حِمَارٍ وَحَشِيٍّ وَهُوَ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ

**فی الباب:** قَالَ: وَقِيَ الْبَابُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

◀◀ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ”ابواء“ یا شاید ”ودان“ کے مقام سے گزرے تو  
 حضرت صعب رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا، نبی اکرم ﷺ نے وہ واپس کر دیا، جب نبی اکرم ﷺ نے  
 ان کے چہرے پر افسوس کے آثار دیکھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہم نے صرف اس لئے یہ تمہیں واپس کیا ہے، کیونکہ ہم حالت احرام  
 میں ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے ایک گروہ کے نزدیک اس حدیث (پر عمل کیا  
 جائے گا) انہوں نے حالت احرام والے شخص کے لئے شکار کھانا مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے اسے اس لئے واپس کیا تھا،

کیونکہ آپ نے یہ سمجھا تھا: اسے صرف آپ کے لئے شکار کیا گیا ہے اور آپ کا اسے ترک کرنا مکروہ تنزیہی کے طور پر تھا۔  
امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے نیل گائے کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، تاہم یہ روایت مخلوط نہیں ہے۔  
اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

#### باب 27: حالت احرام والے شخص کے لئے سمندر کے شکار کا حکم

**718 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ  
فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِسِيَّطَانَا وَعَصِيَّتَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ  
مَذَاهِبُ فَتَهَاءٍ: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَصِيدَ الْجَرَادَ وَيَأْكُلَهُ وَرَأَى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ  
صَدَقَةً إِذَا اضْطَّادَهُ وَأَكَلَهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لئے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے) عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے تو ہمارا سامنا ٹڈی دل سے ہوا، ہم نے اپنی لاشیوں اور سوٹیوں کے ذریعے انہیں مارنا شروع کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کھا لو کیونکہ یہ سمندر کا شکار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف ابو مہزم نامی راوی کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

ابو مہزم نامی راوی کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے ان کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے حالت احرام والے شخص کے لئے ٹڈی دل کو شکار کرنے اور اسے کھانے کی اجازت دی ہے۔  
بعض اہل علم کے نزدیک اگر حالت احرام والا شخص اس کا شکار کر لیتا ہے یا اسے کھا لیتا ہے تو اس پر صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْعِ يُصَيِّبُهَا الْمُحْرِمُ

#### باب 28: حالت احرام والے شخص کا بھوکا شکار کرنا

**719 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ لِحَبَابِ الصَّبْعِ أَصِيدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ أَكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ أَقَالَه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَوَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ مَذَاهِبِ فُقَهَاءِ: وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُحْرَمِ إِذَا أَصَابَ صُبْعًا أَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ

◄◄ ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا بوجھ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا، کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات فرمائی ہے: جریر بن حازم نے اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن جریج سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حالت احرام والا شخص اگر بوجھ شکار کر لیتا ہے تو اس بارے میں عمل اس حکم پر ہے کہ اس پر جزا دینا لازم ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ لِلدُّخُولِ مَكَّةَ

باب 29: مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا

780 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ صَالِحِ الْبَلْخِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ

أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلدُّخُولِ مَكَّةَ بِفَخٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ

آثار صحابہ: وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى نَالِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِلدُّخُولِ مَكَّةَ

مذاهب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ يُسْتَحَبُّ الْإِغْتِسَالُ لِلدُّخُولِ مَكَّةَ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ

الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُمَا وَلَا تَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ”فح“ کے مقام پر

غسل کیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

صحیح روایت وہ ہے جسے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما) مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کیا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے: مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔

اس حدیث کے راوی عبدالرحمن بن زید بن اسلم، علم حدیث میں ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، علی بن مدینی اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف انہی کے حوالے سے ”مرفوع“ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا

باب 30: نبی اکرم ﷺ کا بالائی سمت سے داخل ہونا اور زیریں سمت سے باہر جانا

781 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ بالائی طرف سے اس میں

داخل ہوئے اور جب آپ یہاں سے تشریف لے کر گئے تو زیریں حصے سے گئے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

باب 31: نبی اکرم ﷺ کا دن کے وقت مکہ میں داخل ہونا

782 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا وَدَّعِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا الْعَمْرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿ ﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت مکہ میں داخل ہوئے تھے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ  
باب 32: بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ بلند کرنا مکروہ ہے

783 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ

الْمَكِّيِّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَيْرُقُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَبَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَفْعَلُهُ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: رَفَعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ  
تَوْضِيحٌ رَاوِي: وَأَبُو قَزَعَةَ اسْمُهُ سُوَيْدٌ بْنُ حُجَيْرٍ

﴿ ﴿ مہاجر کی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا کوئی آدمی جب بیت اللہ کو دیکھے تو وہ اپنے دونوں ہاتھ بلند کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا ہے تو کیا ہم ہاتھ اٹھایا کرتے تھے (یعنی ہم نے تو ایسا نہیں کیا)۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا ہم اسے صرف شعبہ کے حوالے سے، ابو قزعة کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابو قزعة نامی راوی کا نام سويد بن حجر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَّافِ

باب 33: طواف کرنے کا طریقہ

784 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَالْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكَعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا أَظْنُهُ قَالَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا پھر دائیں طرف سے (طواف شروع کیا) آپ نے پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے پھر آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے آپ نے یہ پڑھا ”مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو“ پھر آپ نے وہاں دو رکعت نماز ادا کی جن میں مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا پھر آپ دو رکعت پڑھنے کے بعد حجر اسود کے پاس تشریف لائے آپ نے اس کو بوسہ دیا پھر آپ صفا اور مروہ پر تشریف لے گئے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بھی بتائی تھی (نبی اکرم ﷺ نے یہ پڑھا)  
”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں“۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّمْلِ مِنَ الْحَجْرِ إِلَى الْحَجَرِ

باب 34: حجر اسود سے، حجر اسود تک رمل کرنا

785 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ  
مُتَنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجْرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِذَا تَرَكَ الرَّمْلَ عَمْدًا فَقَدْ آسَأَ وَلَا شَيْءَ

عَلَيْهِ وَإِذَا لَمْ يَرْمَلْ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ لَمْ يَرْمَلْ فِيمَا بَقِيَ

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ رَمْلٌ وَلَا عَلَى مَنْ أَحْرَمَ مِنْهَا

﴿﴾ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود سے، حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا تھا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جان بوجھ کر رمل ترک کر دے تو اس نے غلط حرکت کی، لیکن اس پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اگر کوئی شخص پہلے تین چکروں میں رمل نہیں کرتا تو وہ بقیہ میں بھی رمل نہ کرے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اہل مکہ پر رمل کرنا لازم نہیں ہے اسی طرح جس شخص نے مکہ سے احرام باندھا ہو اس پر بھی رمل لازم نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِلامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ دُونَ مَا سِوَاهُمَا

باب 35: حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنا، ان کے علاوہ اور کسی چیز کا نہیں

786 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خَشِيمٍ عَنِ

أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ إِلَّا اسْتَلَمَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ

آثار صحابہ: فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَسْتَلِمَ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ

ابو طفیل بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ ہر رکن کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کا استلام کرنے لگے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کیا تھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیت اللہ کے کسی بھی حصے کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے، یعنی صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِعًا

باب 36: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع (کے طور پر کپڑا لپیٹ کر) طواف کیا تھا

787 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ

ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبَعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَهُوَ حَدِيثُ  
 حَسَنٍ صَحِيحٌ وَعَبْدُ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ جُبَيْرَةَ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ  
 ﴿﴾ حضرت ابن یعلیٰ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے  
 اضطباع (کے طور پر کپڑا لپیٹ کر) بیت اللہ کا طواف کیا تھا، آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث جو ثوری کے حوالے سے ابن جریر سے منقول ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے  
 حوالے سے جانتے ہیں۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عبد الحمید نامی راوی عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ ہیں جنہوں نے حضرت ابن یعلیٰ کے حوالے سے ان کے والد سے حدیث نقل  
 کی ہے جو حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

#### باب 37: حجر اسود کو بوسہ دینا

788 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ  
 متن حدیث: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أَقْبَلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي  
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُكَ لَمْ أَقْبَلُكَ  
 فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 ﴿﴾ عباس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور  
 بولے: میں نے تمہیں بوسہ دیا ہے، میں جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو، اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا  
 ہوتا، تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

اس بارے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

789 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيِّ  
 متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلامِ الْحَجَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ أَرَأَيْتَ إِنْ زُوِحِمْتُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ  
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ



تَوْصِيحٌ رَوَى قَالَ وَهَذَا هُوَ الرَّبِيعُ بْنُ عَبْدِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ كَوْفَى يُكْنَى أَبَا  
سَلَمَةَ سَمِعَ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ  
وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ تَلْفِيْلَ الْحَجَرِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنَهُ وَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ  
اسْتَلَمَهُ بِيَدِهِ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ إِذَا حَادَى بِهِ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◀◀ زبیر بن عربی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کے بارے میں  
دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا استلام کرتے اور اس کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے  
دریافت کیا: اگر میں اس تک نہ پہنچ سکوں تو پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ یا اگر ہجوم زیادہ ہو تو پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ تو حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رائے کو یمن بھیجو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا استلام کرتے اور اس کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔  
امام ترمذی فرماتے ہیں: یہی زبیر بن عربی ہیں جن سے حماد بن زید نے احادیث روایت کی ہیں۔

زبیر بن عدی کو فی ہیں اور ان کی کنیت ابو سلمہ ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام سے احادیث کا  
سماع کیا ہے جبکہ سفیان ثوری اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دینے کو مستحب قرار دیا ہے اگر آدمی حجر اسود تک نہ  
پہنچ سکتا ہو تو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھ کو بوسہ دے اور اگر آدمی کے لئے یہ بھی ممکن نہ ہو تو وہ  
جب اس کے برابر (مقابل) میں آئے تو اس کی طرف رخ کر لے اور تکبیر کہے امام شافعی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِبَدَأٍ بِالْصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

باب 38: مروہ سے پہلے صفا سے (سعی کا) آغاز کیا جائے گا

790 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَآتَى الْمَقَامَ فَقَرَأَ  
(وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ  
قَبْدًا بِالْصَّفَا وَقَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرَّةِ فَإِنْ بَدَأَ بِالْمَرَّةِ قَبْلَ الصَّفَا لَمْ يُجْزِهِ وَبَدَأَ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرَّةِ حَتَّى رَجَعَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرَّةِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْهَا رَجَعَ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرَّةِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتَّى آتَى بِلَادَهُ أَجْزَاءَهُ وَعَلَيْهِ دَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ تَرَكَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرَّةِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى بِلَادِهِ فَإِنَّهُ لَا يُجْزِيهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرَّةِ وَاجِبٌ لَا يَجُوزُ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ

◀◀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا، پھر آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے آپ نے یہ آیت پڑھی۔  
”مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو“۔

آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کی، پھر آپ حجر اسود کے پاس تشریف لائے آپ نے اس کا استلام کیا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہم اس سے آغاز کریں گے، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے پہلے صفا کی سعی کی، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں“۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک مروہ سے پہلے صفا کی سعی کی جائے گی، اگر کوئی شخص مروہ سے آغاز کر دیتا ہے، تو یہ درست نہیں ہوگا وہ صفا سے آغاز کرے گا۔  
اہل علم نے اس شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے، جو بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے، اور صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا اور واپس چلا جاتا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر اس نے صفا اور مروہ کی سعی نہیں کی اور مکہ سے نکل گیا تو پھر جب اسے یاد آئے تو اس وقت اگر وہ مکہ کے قریب ہو تو واپس جا کر صفا اور مروہ کی سعی کرے، لیکن جب اسے اپنے علاقے میں پہنچ کر یہ بات یاد آئے تو اب یہ اس کے لئے جائز ہے (یعنی اس کا حج ہو جائے گا) تاہم اس پر دم (قربانی) دینا لازم ہوگا۔

سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ صفا اور مروہ کا طواف ترک کر دیتا ہے، یہاں تک کہ اپنے شہر میں پہنچ جاتا ہے تو اب بھی اس کا حج نہیں ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے اس کے بغیر حج درست

نہیں ہوتا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

## باب 39: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

**791** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
متن حدیث: اَللّٰمَّا سَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ  
المُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي يَسْتَجِبُهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْعَ وَمَشَى بَيْنَ

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَأَوْهُ جَائِزًا

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی

کی تاکہ مشرکین کے سامنے اپنی قوت کا اظہار کریں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث

منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی صفا اور مروہ کی سعی میں دوڑتا ہوا گزرے اگر وہ دوڑتا نہیں ہے اور چل کر صفا

اور مروہ کا چکر لگاتا ہے تو ان حضرات کے نزدیک یہ بھی جائز ہے۔

**792** سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمَهَانَ

متن حدیث: قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي فِي السَّعْيِ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَمْشِي فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

قَالَ لَيْنَ سَعَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى وَلَيْنَ مَشَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

﴿﴾ کثیر بن جہان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سعی کی جگہ پر چلتے ہوئے دیکھا میں نے ان سے

دریافت کیا: آپ دوڑنے کی جگہ پر چل کر گزر رہے ہیں جو صفا اور مروہ کے درمیان ہے انہوں نے فرمایا: اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر میں عام رفتار سے چلوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عام رفتار سے چلتے

ہوئے بھی دیکھا ہے میں بوڑھا آدمی ہوں (اس لئے مجھ سے دوڑا نہیں جاتا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

#### باب 40: سوار ہو کر طواف کرنا

793 سند حدیث: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافِ البَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ

الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْجَدَاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَأُمِّ سَلَمَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا إِلَّا مِنْ

عُذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر سوار ہو کر طواف کیا تھا جب آپ حجر اسود

کے پاس پہنچتے تھے تو اس کی طرف اشارہ کر دیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے کسی عذر کے بغیر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو مکروہ قرار

دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

#### باب 41: طواف کرنے کی فضیلت

794 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبْنِ عُمَرَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قول امام بخاری: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ كَانُوا يَعُدُّونَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيهِ وَلِعَبْدِ اللَّهِ أَخٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ أَيْضًا

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرے وہ اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔

میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوفاً نقل کی گئی ہے۔

سفیان بن عیینہ، ایوب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: پہلے زمانے کے لوگ عبد اللہ بن سعید کو ان کے والد سے افضل سمجھتے تھے ان کا ایک بھائی تھا جس کا نام عبد الملک بن سعید تھا۔ انہوں نے اس سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ لِمَنْ يَطُوفُ

باب 42: طواف کرنے والے شخص کا فجر یا عصر کے بعد طواف کرنے کے بعد، نوافل ادا کرنا

795 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ

وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ جُبَيْرِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ أَيْضًا

مذہب فقہاء: وَقَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَأْسَ

بِالصَّلَاةِ وَالطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَكَذَلِكَ إِنْ

طَافَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ أَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

آثار صحابہ: وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى نَزَلَ

بَلَدِي طَوَّى فَصَلَّى بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

﴿﴾ حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! تم دن یارات کے کسی بھی حصے میں کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے سے اور نماز ادا کرنے سے منع نہ کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عبداللہ بن ابوشیح نے عبداللہ بن باباہ کے حوالے سے بھی اسے نقل کیا ہے۔

اہل علم نے مکہ میں عصر کے بعد اور صبح کے بعد نماز ادا کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک عصر کے بعد اور فجر کے بعد نماز ادا کرنے اور طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص عصر کے بعد طواف کرتا ہے تو وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک

سورج غروب نہ ہو جائے اسی طرح اگر کوئی شخص صبح کی نماز کے بعد طواف کرتا ہے تو وہ بھی اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک

سورج طلوع نہ ہو جائے۔ ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: انہوں نے صبح کی

نماز کے بعد طواف کیا تو نماز ادا نہیں کی پھر وہ مکہ سے باہر چلے گئے یہاں تک کہ انہوں نے ذی طویٰ کے مقام پر پڑاؤ کیا تو سورج

نکلنے کے بعد وہاں نماز ادا کی۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور امام مالک رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَّافِ

### باب 43: طواف کی دو رکعات میں کیا پڑھا جائے؟

796 سند حدیث: أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ قِرَاءَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَّافِ بِسُورَتِي الْإِخْلَاصِ قُلْ يَا

أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

﴿﴾ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل

کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعات میں سورہ الكافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کی تھی۔

797 اثر امام باقر رضی اللہ عنہ: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

أَنَّكَ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُقْرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَّافِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي

هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ  
عِمْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ

◀◀ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے بارے میں نقل کرتے ہیں وہ طواف کی دو رکعات میں سورہ  
الکافرون اور سورہ اخلاص پڑھنا مستحب سمجھتے تھے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبدالعزیز بن عمران نامی راوی سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔  
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے وہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جو انہوں نے  
اپنے والد کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔  
عبدالعزیز بن عمران نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا

باب 44: برہنہ ہو کر طواف کرنا حرام ہے

798 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَيْعٍ قَالَ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: سَأَلْتُ عَلِيًّا بَابِي شَيْءٌ بُعِثَتْ قَالَ بَارَبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسَلِّمَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ  
عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مَدَّتِهِ وَمَنْ لَا مَدَّةَ لَهُ فَارْبَعَةُ أَشْهُرٍ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَلِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ نَحْوَهُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ بَيْعٍ وَهَذَا أَصَحُّ  
قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَسُعْبَةُ وَهَمَّ فِيهِ فَقَالَ زَيْدُ ابْنُ أَيْعٍ

◀◀ زید بن اشیج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو کس حکم کے ہمراہ بھیجا گیا تھا؟ انہوں  
نے جواب دیا: چار احکام تھے ایک یہ کہ جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا، دوسرا یہ کہ کوئی بھی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں  
کرے گا، تیسرا یہ کہ اس سال کے بعد مسلمان اور مشرکین (حج کے موقع پر) اکٹھے نہیں ہوں گے اور (چوتھا حکم یہ کہ) جس شخص کا نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے تو وہ معاہدہ اپنی طے شدہ مدت تک ہوگا اور جس کی کوئی مدت متعین نہیں ہوئی وہ چار ماہ تک ہوگا۔  
اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

زید بن اشیج نامی راوی سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: شعبہ نے اس روایت میں وہم کیا ہے انہوں نے راوی کا نام زید بن اٹیل بیان کیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ

باب 45: خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا

799 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ اتُّعِبْتُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے تو آپ کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں اور مزاج خوشگوار تھا جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ٹمگین تھے میں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے بتایا میں خانہ کعبہ کے اندر گیا تھا میری یہ خواہش ہے کہ میں ایسا نہ کرتا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے: میں نے اپنے بعد آنے والی امت کو مشکل کا شکار کر دیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب 46: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا

800 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلَكِنَّهُ كَبَّرَ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ ابْنَ طَلْحَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثٌ بِلَالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرُونَ بِالصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ بَأْسًا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْكَعْبَةِ وَكَرِهَ أَنْ تُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةُ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةُ وَالنَّافِلَةُ فِي الْكَعْبَةِ لِأَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَالْمَكْتُوبَةِ فِي الطَّهَّارَةِ وَالْقِبْلَةِ سَوَاءٌ  
◀◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے

اندر نماز ادا کی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا نہیں کی تھی بلکہ صرف تکبیر کہی تھی۔



اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خانہ کعبہ کے اندر نفل نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے خانہ کعبہ کے اندر فرض نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: تم خانہ کعبہ کے اندر فرض یا نفل نماز ادا کرو اس لئے کہ طہارت اور قبلہ کے اعتبار سے نفل اور فرض نماز کا حکم ایک سا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ

#### باب 47: خانہ کعبہ کو توڑ کر (دوبارہ بنانا)

801 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ  
متن حدیث: أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ حَدَّثَنِي بِمَا كَانَتْ تَفْضِي إِلَيْكَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عَائِشَةَ فَقَالَ  
حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
متن حدیث: لَهَا لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُوا عَهْدَ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ قَالَ فَلَمَّا  
مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: تم مجھے وہ حدیث سناؤ! جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں سنائی تھی تو انہوں نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا تھا: اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی تو میں خانہ کعبہ کو منہدم کرتا اور اس کے دو دروازے بناتا۔  
راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے خانہ کعبہ کو منہدم کروا دیا اور اس کے دو دروازے بنائے۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ

#### باب 48: حطیم میں نماز ادا کرنا

802 سند حدیث: حَدَّثَنَا فَتِيْمَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ كُنْتُ أَحَبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأَصِلِّي فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحَجْرَ فَقَالَ صَلَّى فِي الْحَجْرِ إِنْ أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلَكِنَّ قَوْمَكَ اسْتَقْصَرُوهُ حِينَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَعَلَقْمَةُ بِنُ أَبِي عَلَقْمَةَ هُوَ عَلَقْمَةُ بِنُ بِلَالٍ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر وہاں نماز ادا کروں نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور آپ نے مجھے حطیم میں داخل کر دیا آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم بیت اللہ کے اندر داخل ہونا چاہتی ہو، حطیم میں تم نماز ادا کرو، کیونکہ یہ بھی بیت اللہ کا ایک حصہ ہے، لیکن تمہاری قوم نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت اسے چھوڑ دیا تھا اور انہوں نے اسے بیت اللہ سے باہر رکھا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

علقمہ بن ابوعلقمہ نامی راوی علقمہ بن بلال ہیں۔

803 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: نَزَلَ الْحَجْرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا تھا۔

تو اس وقت یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا اولاد آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

باب 49: حجر اسود رکن یمانی، مقام ابراہیم کی فضیلت

804 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءِ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْفُوتَانِ مِنْ يَأْفُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورَهُمَا

لَأَطَاْنَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا يُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْفُوقًا قَوْلَهُ وَفِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَيْضًا وَهُوَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ  
 ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: رکن یمانی  
 اور مقام ابراہیم جنت کے دو یا قوت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو ہلکا کر دیا ہے، اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو ہلکا نہ کرتا تو یہ مشرق اور  
 مغرب کے درمیان ساری جگہ کو روشن کر دیتے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ”موقوف“ روایت کے طور پر یعنی ان کے اپنے قول  
 کے طور پر بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى مَنَى وَالْمُقَامِ بِهَا

باب 50: منیٰ کی طرف جانا اور وہاں قیام کرنا

805 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجَلْحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ  
 وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی، پھر مغرب،  
 عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائیں، پھر آپ عرفات تشریف لے گئے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن مسلم نامی راوی کے بارے میں محدثین نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

806 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجَلْحِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِمِنَى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثٌ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ  
 يَسْمَعْ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ إِلَّا خَمْسَةَ أَشْيَاءَ وَعَدَّهَا وَكَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ فِيمَا عَدَّ شُعْبَةُ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں ظہر (سے لے کر) فجر (تک کی) نمازیں  
 پڑھائیں، پھر آپ عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کے بارے میں علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ فرماتے ہیں: حکم نے مقسم سے صرف پانچ روایات سنی ہیں پھر شعبہ نے ان روایات کو گنویا اور شعبہ کی گنوائی ہوئی ان روایات میں یہ مذکورہ بالا حدیث نہیں تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَنِيَّ مُنَاخٌ مِّنْ سَبَقٍ

باب 51: منیٰ میں جو شخص پہلے پہنچ جائے وہ وہاں (اپنی مرضی کی جگہ پر) قیام کر سکتا ہے

807 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَيْسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ مُسَيِّكَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بَيْتًا يُظَلِّكَ بِيَمِينِي قَالَ لَا مَنِيَّ مُنَاخٌ مِّنْ سَبَقٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے لئے کوئی عمارت نہ بنا دیں جو منیٰ میں آپ پر سایہ کرے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! منیٰ ایسی جگہ ہے جہاں جو پہلے پہنچ جائے وہ (اپنی مرضی کی جگہ پر) ٹھہر سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمِنِيَّ

باب 52: منیٰ میں قصر نماز ادا کرنا

808 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنِيَّ أَمَّنْ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ رَكَعَتَيْنِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنِيَّ رَكَعَتَيْنِ وَمَعَ

أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكَعَتَيْنِ صَدْرًا مِّنْ إِمَارَتِهِ

مذہب فقہاء: وَقَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمِنِيَّ لِأَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ

لِأَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَقْصُرُوا الصَّلَاةَ بِمِنِيَّ إِلَّا مَنْ كَانَ بِمِنِيَّ مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَيَحْيَى

بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَأْسَ لِأَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَقْصُرُوا الصَّلَاةَ بِمِنِيَّ وَهُوَ

قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ

﴿﴾ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں منیٰ میں نماز ادا کی لوگ اس وقت سب سے زیادہ امن کی حالت میں تھے اور سب سے زیادہ تعداد میں تھے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کی تھیں۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی عرصے میں (ان کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں)

اہل علم نے مکہ والوں کے منیٰ میں قصر نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے: بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے۔ وہ (یعنی اہل مکہ) منیٰ میں نماز قصر نہیں کریں گے؟ کیونکہ منیٰ میں صرف وہ شخص قصر نماز پڑھ سکتا ہے جو مسافر ہو۔

ابن جریج، سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن سعید قطان، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اہل مکہ کے لئے منیٰ میں قصر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی اسی بات کے قائل ہیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَافَاتٍ وَالِدُّعَاءِ بِهَا

باب 53: عرفات میں وقوف کرنا وہاں دعا مانگنا

809 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ

متن حدیث: أَنَا ابْنُ مَرْبَعِ الْأَنْصَارِيِّ وَنَحْنُ وَفُوقَ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يَبَاعِدُهُ عَمْرُو فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا عَلَيَّ مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَيَّ إِرْتٍ مِنْ إِرْتِ إِبْرَاهِيمَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَالشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدِ الثَّقَفِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَرْبَعِ الْأَنْصَارِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

توضیح راوی: وَأَبْنُ مَرْبَعِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ مَرْبَعِ الْأَنْصَارِيِّ وَآمَّا يُعْرَفُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ

﴿﴾ یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں: حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے اس وقت

میدان عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا۔ عمرو نامی راوی نے بتایا: یہ دور کی جگہ تھی۔ انہوں نے یہ بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کے

طور پر تمہارے پاس آیا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اپنی اپنی جگہ پر رہو، کیونکہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وراثت

(پر کار بند ہو)۔

اس بارے میں حضرت علیؑ، سیدہ عائشہ صدیقہؓ، حضرت جبر بن مطعمؓ، حضرت شرید بن سوید ثقفیؓ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: حضرت ابن مربع سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہم اسے صرف ابن عیینہ کی عمرو بن دینار کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حضرت ابن مربع کا نام یزید بن مربع النزاریؓ ہے اور ان کے حوالے سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

**810 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَالِيُّ البَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

الطَّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

آثار صحابہ: كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ كَانَ عَلَى دِينِهَا وَهُمْ الْحُمْسُ يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينُ اللَّهِ

وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقْفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَمْ أَيْضُوا مِنْ حَيْثُ أَقَاضَ النَّاسُ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام ترمذی: قَالَ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ كَانُوا لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَرَمِ وَعَرَفَةَ خَارِجَ مَن

الْحَرَمِ وَأَهْلُ مَكَّةَ كَانُوا يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينُ اللَّهِ يَعْنِي سُكَّانَ اللَّهِ وَمَنْ سِوَى أَهْلِ مَكَّةَ

كَانُوا يَقْفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَمْ أَيْضُوا مِنْ حَيْثُ أَقَاضَ النَّاسُ) وَالْحُمْسُ هُمْ أَهْلُ الْحَرَمِ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں: قریش اور ان کے ہم خیال لوگ جنہیں ”حمس“ کہا جاتا تھا یہ لوگ مزدلفہ میں

وقوف کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے: ہم بیت اللہ کے خادم ہیں اور مکہ کے رہنے والے ہیں ان کے علاوہ جو لوگ تھے وہ عرفات

میں وقف کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”تو تم وہاں سے واپس آؤ جہاں سے دوسرے لوگ واپس آتے ہیں“۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: اہل مکہ حرم کی حدود سے باہر نہیں جاتے اور عرفہ چونکہ حرم کی حدود سے باہر ہے اس لئے (قریش

کے خیال کے مطابق) اہل مکہ کو مزدلفہ میں وقف کرنا چاہیے وہ یہ کہا کرتے تھے: ہم اللہ تعالیٰ کے شہر کے رہنے والے ہیں، یعنی اللہ

تعالیٰ کے شہر میں بستے ہیں اور جو شخص اہل مکہ کے علاوہ وہ لوگ عرفات میں وقوف کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”پھر تم لوگ وہاں سے واپس آؤ جہاں سے دوسرے لوگ واپس آتے ہیں“۔

لفظ ”حمس“ کا مطلب حرم کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

باب 54: پورا میدان عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

**811 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

الْحَارِثُ بْنُ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

متن حدیث: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هِدِيهِ عَرَفَةَ وَهَذَا هُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَارْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَجَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ عَلَى هَيْبَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ ثُمَّ آتَى جَمْعًا فَصَلَّى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا أَصْبَحَ آتَى قُزَحَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمَعَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى وَادِي مُحَسِّرٍ فَفَرَعَ نَاقَتَهُ فَحَبَّتْ حَتَّى جَاوَزَ الْوَادِيَّ فَوَقَفَ وَارْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ آتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ آتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هَذَا الْمَنْحَرُ وَمِنِّي كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِّنْ خَنَعِمٍ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَدْرَكَتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ أَفِيحِزِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّي عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَلَوْ بِي عُنُقُ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عِمِّكَ قَالَ رَأَيْتُ شَابًا وَشَابَةً فَلَمْ أَمِنْ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ أَحْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ الْآخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ آتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ آتَى زَمْرَمَ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَنْهُ لَنَزَعْتُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيَّاسٍ: حَدِيثُ عَلِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ مِثْلَ هَذَا مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي رَحْلِهِ وَلَمْ يَشْهَدْ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ إِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْإِمَامُ

توضیح راوی: قَالَ وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: یہ عرفات ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پورا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے، پھر جب سورج غروب ہو گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لائے، آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا، آپ اپنے دست مبارک کے ذریعے لوگوں کو اشارہ کرنے لگے، لوگ اس وقت دائیں بائیں (اپنے جانوروں کو چلا رہے تھے) آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اطمینان سے چلو! پھر آپ مزدلفہ تشریف لے آئے، وہاں آپ نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کیں، جب صبح ہوئی تو آپ مقام قزح پر تشریف لائے وہاں آپ نے وقوف کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قزح ہے اور یہ وقوف کی جگہ ہے، ویسے مزدلفہ پورے کا پورا ٹھہرنے کی جگہ

ہے پھر آپ وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ وادی محسر تک پہنچ گئے تو آپ نے اپنی اونٹنی کو چابک رسید کیا تو وہ تیزی سے چلتی ہوئی اس وادی سے آگے گزر گئی آپ نے وہاں وقوف کیا پھر آپ نے فضل (بن عباس) کو اپنے پیچھے بٹھالیا پھر آپ جمرہ کے پاس تشریف لائے آپ نے اسے کنکریاں ماریں پھر آپ قربان گاہ میں تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قربان گاہ ہے ویسے منی پورا قربان گاہ ہے۔ وہاں شعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک جوان لڑکی نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا: اس نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں ان پر حج فرض ہو چکا تھا۔ تو کیا یہ بات جائز ہوگی اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے باپ کی طرف سے حج کر لو۔

نبی اکرم ﷺ نے فضل (بن عباس) کی گردن دوسری طرف موڑ دی تو حضرت عباس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا زاد کی گردن ادھر کیوں موڑ دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت کو دیکھا تو میں ان کے حوالے سے شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ پھر ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے سرمنڈوانے سے پہلے ہی طواف افاضہ کر لیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب سرمنڈوا لو کوئی حرج نہیں ہے یا بال چھوٹے کروا لو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک اور شخص آیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ بیت اللہ تشریف لائے آپ نے اس کا طواف کیا پھر آپ زم زم کے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! اگر لوگوں کا جوم ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بھی (زم زم میں سے) پانی نکالتا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو عبد الرحمن بن حارث بن عیاش کے حوالے سے منقول ہے۔

اسی روایت کو دیگر راویوں نے ثوری کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔ ان کے نزدیک عرفات میں ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کی جائے گی۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر لے اور وہ امام کے ساتھ باجماعت نماز میں شریک نہ ہو تو اگر وہ چاہے تو وہ ان دونوں نمازوں کو اسی طرح جمع کر سکتا ہے جیسے امام نے کیا تھا۔

اس حدیث کے راوی امام زید بن علی یہ امام زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) ہیں۔



## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَافَاتٍ

## باب 55: عرفات سے واپسی

812 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَبِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

مَنْ حَدَّثَنَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيهِ بَشْرًا وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَزَادَ فِيهِ أَبُو نَعِيمٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محسر کو تیزی سے عبور کیا۔

بشر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: آپ مزدلفہ سے واپس تشریف لائے تو آپ آرام سے چل رہے تھے اور آپ نے لوگوں کو بھی آرام سے چلنے کی ہدایت کی۔

ابو نعیم نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی وہ چٹکی میں آنے والی کنکریاں شیطان کو ماریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید میں اس سال کے بعد تم لوگوں کو نہ دیکھ سکوں۔

اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

## باب 56: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کرنا

813 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ

مَنْ حَدَّثَنَا: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هَذَا فِي هَذَا الْمَكَانِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيَى وَالصَّوَابُ

حَدِيثُ سُفْيَانَ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي لَيْثٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فِي رِوَايَةِ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ  
وَحَدِيثُ سُفْيَانَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ

**مذہب فقہاء:** وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَنَّهُ لَا تُصَلَّى صَلَاةُ الْمَغْرِبِ دُونَ جَمْعٍ فَإِذَا آتَى  
جَمْعًا وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ  
الْعِلْمِ وَذَهَبَ إِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانُ وَإِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشَى وَوَضَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ أَقَامَ  
فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ يُؤَدِّنُ لِمُزْدَلِفَةِ  
الْمَغْرِبِ وَيُقِيمُ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَقِيمُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَى إِسْرَائِيلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ ابْنِ مَالِكٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا

رَوَاهُ سَلْمَةُ ابْنُ كَهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَمَّا أَبُو إِسْحَقَ فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ عبد اللہ بن مالک بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں نماز ادا کی انہوں نے ایک اقامت کے  
ساتھ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کیں اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

محمد بن بشار نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: درست حدیث وہ ہے جو سفیان کے حوالے

سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ایوب، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن

زید رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت سفیان سے منقول ہے وہ اس روایت سے زیادہ

مستند ہے جو اسماعیل بن ابوخالد سے منقول ہے۔

سفیان سے منقول روایت ”صحیح حسن“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک مزدلفہ سے پہلے مغرب کی نماز ادا نہیں کی جاسکتی جب آدی

مزدلفہ پہنچ جائے تو دونوں نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ ایک ساتھ ادا کرے گا اور ان دونوں کے درمیان کوئی نقلی نماز ادا نہیں  
کرے گا۔

بعض اہل علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے اور وہ اسی بات کے قائل ہیں۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

سفیان فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص چاہے تو مغرب کی نماز پڑھ لے پھر کھانا کھالے پھر کپڑے رکھ دے پھر اقامت کہے اور عشاء کی نماز ادا کرے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامت کے ایک ساتھ ادا کرے گا پہلے وہ مغرب کی نماز کے لئے اذان دے گا اور اقامت کہے گا پھر وہ مغرب کی نماز ادا کرے گا پھر اقامت کہے گا پھر عشاء کی نماز ادا کرے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اسرائیل نے اس روایت کو ابو اسحق کے حوالے سے، عبداللہ بن مالک اور خالد بن مالک کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی ”حسن صحیح“ ہے۔

اس روایت کو سلمہ بن کہیل نے، سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جہاں تک ابو اسحق کا تعلق ہے تو انہوں نے اس روایت کو عبداللہ بن مالک اور خالد بن مالک سے حضرت ابن عمر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ

باب 57: جو شخص امام کو مزدلفہ میں پالے اس نے حج کو پالیا

814 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَعْرَفَةَ فَسَأَلُوهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا

فَنَادَى الْحَجَّ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامَ مِنِّي ثَلَاثَةً فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ

فَلَا أَيْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا أَيْمَ عَلَيْهِ قَالَ وَزَادَ يَحْيَى وَآرَدَفَ رَجُلًا فَنَادَى

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا

أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

مذاهب فقہاء: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَقِفْ بَعْرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِي عَنْهُ

إِنْ جَاءَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَيَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْعَجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفَمَا أَنَّهُ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ أَمْ الْمَنَاسِكِ  
 ﴿﴾ حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: نجد سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں  
 حاضر ہوئے آپ اس وقت عرفات میں تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کوئی سوال کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اعلان کرنے  
 والے کو یہ ہدایت کی (اس نے یہ اعلان کیا) حج عرفات میں (وقوف کا نام ہے) جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ کی رات  
 عرفات پہنچ جائے، اس نے حج کو پالیا، منیٰ کے ایام تین ہیں، جو شخص دو دن بعد ہی چلا جائے، تو اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو  
 تاخیر کر دے (اور تین دن کے بعد جائے) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

محمد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ سے چھپے چھپے ایک شخص  
 کو بٹھایا اور اس نے یہ اعلان کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ بن یحییٰ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابی عمر نے یہ بات بیان کی ہے: سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: یہ سب سے بہترین حدیث ہے۔  
 جسے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ بن یحییٰ سے منقول حدیث پر نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں  
 سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کا عمل ہے، یعنی جو شخص صبح صادق سے پہلے عرفات میں وقوف نہیں کرتا اس کا حج فوت ہو جائے گا،  
 اگر وہ حج فوت ہو جانے کے بعد آتا ہے تو اس کا حج درست نہیں ہوگا اگر وہ صبح صادق کے بعد آتا ہے تو اس کا حج درست نہیں ہوگا وہ  
 اسے عمرے میں تبدیل کر لے گا، اور اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

ثوری، شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) شعبہ نے بکیر بن عطاء کے حوالے سے، ثوری کی روایت کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے جارد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے کعب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا  
 ہے: انہوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے پھر انہوں نے یہ فرمایا: یہ حدیث حج کے احکام کی بنیاد ہے۔

815 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَاسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

وَزَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِي قَالَ  
 مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنِّي جِئْتُ مِنْ جَبَلِي طَيْبِي أَكْمَلْتُ رَاحِلَتِي وَأَنْعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهُ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلِ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي  
 مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى نَذْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ

قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ آتَمَ حَجَّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام ترمذی: قَالَ قَوْلُهُ تَفَقَّهَ يَعْنِي لُسُكُهُ قَوْلُهُ مَا تَرَكَتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ مِنْ رَمَلٍ يُقَالُ لَهُ حَبْلٌ وَإِذَا كَانَ مِنْ حِجَارَةٍ يُقَالُ لَهُ حَبْلٌ

﴿﴾ حضرت عروہ بن مضر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ نماز کے لئے تشریف لارہے تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں طے کے دو پہاڑوں کی طرف سے آیا ہوں میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا ہے اور اپنے آپ کو بھی تھکا دیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے ہر پہاڑ پر وقوف کیا تو کیا میرا حج ہو گیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہماری اس نماز میں شامل ہو گیا اور اس نے ہمارے ساتھ وقوف کیا یہاں تک کہ ہم (اکٹھے) جائیں تو اس نے عرفات میں اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت وقوف کر لیا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنے ذمے چیز کو ادا کر دیا۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ: تَفَقَّهَ سے مراد مناسک ہیں۔ حدیث کے یہ الفاظ: مَا تَرَكَتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ جب کوئی نیلہ ریت کا ہو تو اسے حبل کہا جائے گا اور جب وہ پتھر کا ہو تو اسے حبل کہا جائے گا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعْفَةِ مِنْ جَمْعِ بَلْبَلٍ

#### باب 58: مزدلفہ کی رات کمزور لوگوں کو پہلے بھیج دینا

816 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلِي مِنْ جَمْعِ بَلْبَلٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلِي

حَدِيثٌ صَوَحِيحٌ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

حدیث دیگر: وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ مِنْ جَمْعِ بَلْبَلٍ

اختلاف سند: وَهَذَا حَدِيثٌ خَطَأً أَخْطَأَ فِيهِ مُشَاشٌ وَزَادَ فِيهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ

وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمُشَاشٍ بَصْرِيٌّ رَوَى

عَنْ شُعْبَةَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ساز و سامان کے ہمراہ مجھے بھی بھجوا دیا

تھا۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول

ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات مجھے سازو سامان کے ہمراہ بھجوادیا تھا یہ صحیح حدیث ہے۔

دیگر حوالوں سے ان سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو مشاش کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے اور ان کے حوالے سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور لوگوں کو مزدلفہ کی رات پہلے بھجج دیا تھا۔

یہ حدیث خطا ہے اس میں مشاش نامی راوی نے غلطی کی ہے انہوں نے اس میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ زیادہ ذکر کیا ہے۔

ابن جریج اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو عطاء کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس روایت میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

**817 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ مِقْسَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

علم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يَتَقَدَّمَ الضَّعْفَةُ مِنَ الْمُرْدَلِفَةِ  
بَلِيلٍ يَصِيرُونَ إِلَى مِنَى وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَا يَرْمُونَ حَتَّى تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يَرْمُوا بِبَلِيلٍ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَا  
يَرْمُونَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو پہلے بھجج دیا تھا  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صبح صادق سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا انہوں نے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا کہ کوئی شخص کمزور افراد کو رات کے وقت ہی مزدلفہ سے بھجج دے اور وہ لوگ منی چلے جائیں۔

اکثر اہل علم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ یعنی وہ لوگ صبح صادق سے پہلے کنکریاں نہیں مار سکتے۔

بعض اہل علم نے یہ رخصت دی ہے: وہ رات کے وقت کنکریاں بھی مار سکتے ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: ) بہر حال حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَمِيِّ يَوْمِ النَّحْرِ ضَحَى

باب 59: قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارنا

818 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدِيثًا: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضَحَى وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ

الشَّمْسِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يَرْمِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور دوسرے دنوں میں سورج ڈھل جانے کے بعد کنکریاں ماریں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک قربانی کے دن زوال کے بعد کنکریاں ماری جائیں گی۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

باب 60: سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو جانا

819 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ مِقْسَمِ بْنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ

مِثْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَمَّا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

يَنْتَظِرُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يُفِيضُونَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہو گئے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

زمانہ جاہلیت کے لوگ سورج طلوع ہونے کا انتظار کرتے تھے پھر روانہ ہوتے تھے۔

820 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ

عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ بِقَوْلِ

متن حدیث: كُنَّا وَقُوفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الْمَشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرَقَ نَبِيُّوَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَأَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: ہم نے مزدلفہ میں وقوف کیا ہوا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرکین اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک سورج نکل نہیں آتا تھا وہ یہ کہنا کرتے تھے: شیر پہاڑ! تو روشن ہو جا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورج نکلنے سے پہلے واپس آ گئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْجَمَارَ الَّتِي يُرْمَى بِهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ  
 باب 61: جمرات کو چٹکی میں آنے والی کنکریاں ماری جائیں گی

821 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ جُنْدَبِ الْأَزْدِيَّةِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ تَكُونَ الْجِمَارُ الَّتِي يُرْمَى بِهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ  
 ﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے چٹکی میں آنے والی (چھوٹی

کنکریاں) جمرات کو ماری تھیں۔

اس بارے میں سلیمان بن عمرو بن احوص نے اپنی والدہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے یہ خاتون ام جندب ازدیہ ہیں اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہما اور حضرت عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: جمرات کو ماری جانے والی کنکریاں چٹکی جتنی (یعنی چھوٹی ہونی چاہیے)



بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

باب 62: سورج ڈھل جانے کے بعد رمی کرنا

822 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ

الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورج ڈھل جانے کے بعد رمی جمرات کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا

باب 63: سوار ہو کر رمی جمرات کرنا

823 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ

الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْجِمَارِ

حَدِيثٌ دِيمَرٌ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي إِلَى الْجِمَارِ

قَوْلُ إِمَامِ تَرْمِذِي: وَوَجْهٌ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا أَنَّهُ رَكِبَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ لِيُقْتَدَى بِهِ فِي فِعْلِهِ وَكَلَا

الْحَدِيثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن سوار ہو کر جمرات کو نکلنا ماری تھیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت قدامہ بن عبد اللہ، سیدہ ام سلیمان رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بعض اہل علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی پیدل جمرات تک جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے آپ پیدل جمرات تک تشریف لے گئے تھے۔

ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ بعض دنوں میں سوار بھی ہوئے تھے تاکہ آپ کے اس فعل کی بھی پیروی کی جائے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایات پر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے۔

**824** سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشَى إِلَيْهَا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَرْكَبُ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَمْشِي فِي الْآيَامِ

الَّتِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَكَانَ مَنْ قَالَ هَذَا إِنَّمَا أَرَادَ اتِّبَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

فِعْلِهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمَ النَّحْرِ حَيْثُ ذَهَبَ يَرْمِي الْجِمَارَ وَلَا يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ إِلَّا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمرات کو کنکریاں مارنے کے لئے پیدل تشریف لے کر گئے تھے اور پیدل ہی واپس آئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض راویوں نے اس کو عبید اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی قربانی کے دن سوار ہو اور قربانی کے دن کے بعد دیگر ایام میں پیدل جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا کہ جو یہ کہتا ہے: اس نے نبی اکرم ﷺ کی اس فعل کے حوالے سے پیروی کا ارادہ کیا

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ قربانی کے دن رمی جمار کے لیے سوار ہو کر تشریف لے گئے تھے اور قربانی کے دن صرف جمرہ عقبہ کو ہی کنکریاں ماری تھیں۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ تَرْمِي الْجِمَارُ

باب 64: جمرات کو کنکریاں کیسے ماری جائیں؟

**825** سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي

صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَمَّا أَتَى عَبْدُ اللَّهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبَطَنَ الْوَادِيَّ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَجَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلَى

حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مِنْ هَاهُنَا رَمَى

الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا هُنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالنَّعْمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ يَرْمِيَ الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ

حَصِيَّاتٍ يُكْبَرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنْ لَمْ يُمْكِنَهُ أَنْ يَرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي رَمَى مِنْ

حَيْثُ قَدَّرَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي بَطْنِ الْوَادِي

﴿﴾ عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے اور میدان کے درمیان میں

پہنچے تو انہوں نے کعبہ کی طرف رخ کیا اور جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے لگے جو ان کی دائیں سمت میں تھا۔ انہوں نے سات کنکریاں  
ماریں اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی پھر بولے: اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ جس ہستی پر سورہ بقرہ نازل  
ہوئی اس نے یہیں سے کنکریاں ماری تھیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث

منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی بطن وادی سے سات کنکریاں

مارے اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہے۔

بعض اہل علم نے یہ رخصت دی ہے: اگر آدمی کے لئے بطن وادی سے کنکریاں مارنا ممکن نہ ہو تو جہاں سے اس کے لئے ممکن

ہو وہ وہاں سے کنکریاں پھینک سکتا ہے اگرچہ وہ جگہ بطن وادی نہ ہو۔

826 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ

عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّمَا جُعِلَ رَمَى الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جمرات کو کنکریاں مارنا اور صفا اور مروہ کے درمیان

دوڑنا اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لئے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

باب ما جاء في كراهية طرد الناس عند رمي الجمار  
باب 65: رمي جمار کے وقت لوگوں کو دھکا دینا مکروہ ہے

871 سنو حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَيُّمَنِ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَنِيعٍ حَدِيثٍ: قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَةِ لَيْسَ ضُرِبَ وَلَا طُرِدَ وَلَا

رَأَيْتُكَ الْبَيْتَ

بِالْبَابِ: قَالَ: وَرَفِيَ النَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ  
عَمَّ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَيْضًا يُعْرَفُ هَذَا

الْحَدِيثُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهُوَ حَدِيثُ أَيُّمَنِ بْنِ نَابِلٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ  
﴿ حضرت قدام بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اونٹنی پر سوار ہو کر رمی جمرات کرتے ہوئے دیکھا ہے اس دوران مار پیٹ نہیں ہوئی تھی نہ دھکے نہیں دیے جارہے تھے۔ نہ بوجھ نہیں کہا جا رہا تھا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت قدام بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے مانا گیا ہے۔ لیکن ابن مائل نامی راوی حدیث کے نزدیک ثقہ ہیں۔

باب ما جاء في الإشتراك في البكة والبقرة  
باب 66: اونٹ اور گائے میں حصے داری کرنا

828 سنو حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ  
مَنْ حَدِيثٍ: تَخَوَّنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ الْبُقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَكَةَ عَنْ سَبْعَةٍ  
بِالْبَابِ: قَالَ: وَرَفِيَ النَّبِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي عُبَايَةَ  
عَمَّ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مُؤْتَمَرٌ فِيهَا: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ  
بِرُؤْيِ الْبُقْرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبُقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ  
عَدِيثٍ دِيمِرِ: وَرُؤْيِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْبُقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبُقْرَةَ عَنْ  
عَشْرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا يُغَيِّرُهُ مِنْ وَجْهِ وَاحِدٍ  
﴿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حدیبیہ کے سال سات آدمیوں کی

طرف سے ایک گائے اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ ذبح کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقتوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان حضرات کے نزدیک سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ قربان کیا جائے گا، ایک گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے قربان کی جائے گی۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے قربان کی جائے گی اور ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جائے گا۔ اسحاق اس بات کے قائل ہیں انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول اس روایت کو ہم صرف ایک سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**829** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْبٍ وَغَيْرُهُ وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ

وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءِ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقْرَةِ سَبْعَةً  
وَفِي الْجَزُورِ عَشْرَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثٌ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے اسی دوران عید الاضحیٰ کا موقع آ گیا تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے کو مشترکہ طور پر قربان کیا اور دس آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ کو قربان کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہ حسین بن واقد نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِشْعَارِ الْبَدَنِ

باب 67: قربانی کے جانوروں پر نشان لگانا

**830** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ

الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ نَعْلَيْنِ وَأَشْعَرَ الْهَدْيِ فِي الشَّقِ الْأَيْمَنِ بِرِذَى الْحَلْفَةِ

وَأَمَّا عَنْهُ الدَّم

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَأَبُو حَسَّانَ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ  
الْإِشْعَارَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا  
يَقُولُ حِينَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ لَا تَنْظُرُوا إِلَى قَوْلِ أَهْلِ الرَّأْيِ فِي هَذَا فَإِنَّ الْإِشْعَارَ سُنَّةٌ وَقَوْلُهُمْ بَدْعَةٌ

قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا السَّائِبِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ وَكَيْعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ أَشْعَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ مُثَلَّةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّهُ قَدْرُوى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ  
الْإِشْعَارُ مُثَلَّةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ وَكَيْعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَقُولُ لَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَتَقُولُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مَا أَحَقَّكَ بِأَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تَخْرُجَ حَتَّى تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هَذَا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو جوتوں کا ہار (قربانی کے جانور کے) گلے میں ڈالا  
آپ نے قربانی کے جانور کے دائیں پہلو میں ذوالکلیفہ میں نشان لگایا آپ نے اس سے خون صاف کیا۔

اس بارے میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو حسان اعرج نامی راوی کا نام مسلم ہے۔

اہل علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک نشان لگانا (درست) ہے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے یوسف بن عیسیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ  
کہتے ہوئے سنا ہے: جب انہوں نے اس حدیث کو روایت کیا تو یہ فرمایا تم اس بارے میں اہل رائے کے قول کو نہ دیکھو کیونکہ نشان  
لگانا سنت ہے اور ان کا قول بدعت ہے۔

میں نے ابوسائب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: ہم وکیع کے پاس موجود تھے انہوں نے ایک شخص سے یہ کہا جو  
اہل رائے کے قول کو ترجیح دیتا تھا: نبی اکرم ﷺ نے جانور کو نشان لگایا ہے اور امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: ایسا کرنا مثلہ ہے تو اس آدمی  
نے یہ کہا: یہ بات تو ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے انہوں نے بھی یہ فرمایا ہے: اشعار کرنا مثلہ ہے راوی کہتے ہیں: میں نے وکیع کو  
دیکھا کہ وہ شدید غصے میں آگئے اور بولے: میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اور تم یہ کہہ رہے ہو ابراہیم  
کہتے ہیں تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کر دیا جائے اور اس وقت تک قید رکھا جائے جب تک تم اپنے اس قول سے رجوع نہ کر لو۔

831 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مَنْ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى هَلْبَةً مِنْ قُلَيْبٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الْيَسَارِ

آثار صحابہ: وَرَوَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى مِنْ قُلَيْبٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا أَخْبَحُ

◀▶ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ”تقدیر“ کے مقام سے قربانی؟

جانور خریدا تھا۔

یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف ثوری کی روایت کے طور پر جانتے ہیں جو یحییٰ بن یمان سے منقول ہے۔

نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ”تقدیر“ کے مقام سے جانور خریدا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْهَدْيِ لِلْمَنْعِبِ

باب 68: مقیم شخص کا قربانی کے جانور کے گھے میں بارڈا لانا

832 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَتْ

متن حدیث: قَتَلْتُ قَلْبَدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرَمْ وَلَمْ يَبْرَأْ شَيْئًا مِنَ

الْثِيَابِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا: إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ وَهُوَ يَرِيئُهُ نَجَحَ لَهُ

يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ وَالطِّيبِ حَتَّى يُحْرَمَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ هَدْيَهُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ

مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرَمِ

◀▶ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے گھے بارڈا پتے پتھور سے بنائے تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے (مدینہ میں ہونے کی وجہ سے) نہ تو احرام باندھا اور نہ ہی آپ نے کسی (کسے ہوئے کپڑے)

کو ترک کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی قربانی کے جانور کے گھے میں بارڈا لے کر وہ

حج پر جانا چاہتا ہو تو اس پر کوئی (سلا ہوا) کپڑا پہننا یا خوشبو لگانا حرام نہیں ہوتا جب تک وہ احرام نہ باندھے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی اپنے قربانی کے جانور کے گھے میں بارڈا لے کر اس پر ہر وہ چیز لگا کر

جاتی ہے جو حالت احرام والے شخص پر لازم ہوتی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

## باب 69: بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا

833 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ أَقْبَلُ قَلْبًا هَدَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرَمُ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَبْرَهُمْ يَرُونَ تَقْلِيدَ الْغَنَمِ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے لئے اپنے ہاتھ سے ہار بنائے تھے وہ سب بکریاں تھیں پھر آپ حالت احرام میں شمار نہیں ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طباقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک بکریوں کے گلے میں ہار ڈالا

جائے گا۔

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا عَطَبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ

## باب 70: جب کسی شخص کا قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے

834 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُرَاعِيِّ صَاحِبِ بَدَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبَدَنِ قَالَ أَنْحَرَهَا ثُمَّ اغْمِسُ نَعْلَهَا فِي دِمِهَا

ثُمَّ خَلَّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوهَا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ذُوَيْبِ أَبِي قَبِيصَةَ الْخُرَاعِيِّ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ نَاجِيَةٌ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا فِي هَدْيِ التَّطَوُّعِ إِذَا عَطَبَ لَا يَأْكُلُ هُوَ وَلَا أَحَدٌ

مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِهِ وَيُخَلِّي بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُونَهُ وَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالُوا إِنْ

أَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ بِقَدْرِ مَا أَكَلَ مِنْهُ

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ الْإِدْيَ أَكَلَ



﴿﴾ حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر میرا قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: تم اسے قربان کر لو! پھر اس کے گلے کے جوتے (کے ہار) کو اس کے خون میں ڈبو دو اور پھر اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو وہ خود ہی اسے کھالیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابو قبیصہ ذویب خزاعی سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ناجیہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر نفلی قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو آدمی خود اسے نہیں کھا سکتا اور نہ ہی اس کے رفقاء میں سے کوئی اسے کھا سکتا ہے وہ اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دے گا وہ خود ہی اسے کھالیں گے تو یہ بات اس کی طرف سے جائز ہوگی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اس شخص نے خود اس میں سے کچھ کھا لیا تو جتنا اس نے کھایا ہے اس کے حساب سے تاوان ادا کرے گا۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص نفلی قربانی میں سے کوئی چیز کھا لیتا ہے تو وہ تاوان ادا کرے گا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

#### باب 71: قربانی کے جانور پر سوار ہونا

835 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ لَهُ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيُحَكُّ أَوْ وَيُنَكُّ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ

حَكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبِ فُقَهَاءِ: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ إِذَا احتَاجَ إِلَى ظَهْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرْكَبُ مَا لَمْ يُضْطَرَّ إِلَيْهَا

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے جانوروں کو ہانک کر

لے جا رہا تھا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ! اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے تیسری مرتبہ یا شاید چوتھی مرتبہ فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ! تم پر افسوس ہے یا تمہارا ستیاناس ہو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کی ایک جماعت نے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کی

اجازت دی ہے جب آدمی کو اس پر سواری کی ضرورت ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔  
بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب تک مجبوری نہ ہو آدمی اس پر سوار نہ ہو۔

### بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ جَانِبِ الرَّأْسِ يَبْدَأُ فِي الْحَلْقِ

باب 72: سر کے بال منڈواتے ہوئے کس طرف سے آغاز کیا جائے؟

836 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ

ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسْكَهُ ثُمَّ نَاولَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاولَهُ شِقَّهُ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ أَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کی رمی کر لی تو آپ نے اپنی قربانی کے جانور ذبح کئے پھر آپ نے حجام کو بلوایا، اپنی دائیں سمت حجام کی طرف کی تو اس نے اسے مونڈ دیا۔ آپ نے وہ بال حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کئے پھر آپ نے اپنا بائیں حصہ اس کی طرف کیا تو اس نے اسے بھی صاف کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان (بالوں کو) لوگوں میں تقسیم کر دو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

باب 73: سر منڈوانا اور بال چھوٹے کروانا

837 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةً مِّنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضَهُمْ قَالَ ابْنُ

عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أُمِّ الْهَضَيْنِ وَمَارِبَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي مَرْيَمَ وَحَبِشَةَ

بْنِ جُنَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَي هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَخْلُقَ رَأْسَهُ وَإِنْ قَصَرَ يَرُونَ أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِي عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سرمند وایا تھا آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے سر مند وایا تھا اور کچھ نے بال چھوٹے کروائے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اللہ تعالیٰ سرمندوانے والوں پر رحمت کرے آپ نے شاید ایک یاد و مرتبہ ایسا کہا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اور بال چھوٹے کروانے والوں پر بھی (اللہ تعالیٰ رحمت کرے)۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن ام حنین رضی اللہ عنہما، حضرت مارب رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما، حضرت ابومریم، حضرت حبشی بن جنادہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے اور انہوں نے آدمی کے لئے اس بات کو مختار قرار دیا ہے: وہ اپنا سرمند وادے تاہم اگر وہ اپنے بال چھوٹے کروادیتا ہے تو ان حضرات کے نزدیک اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہوگا۔  
سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحق رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخَلْقِ لِلنِّسَاءِ

#### باب 74: خواتین کے لئے سرمند وانا حرام ہے

838 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَبِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَخْلُقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسِ بْنِ نَحْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَلِيٍّ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عَلِيٍّ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ

حدیث دیگر: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَخْلُقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَي هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَلْقًا وَيَرُونَ أَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيرَ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی عورت اپنا سرمند وادے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔

یہی روایت حماد بن سلمہ کے حوالے سے، قتادہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات

سے منع کیا ہے: کوئی عورت اپنا سر منڈوا دے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا ان کے نزدیک عورت کو سر منڈوانے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کے نزدیک وہ اپنے کچھ بال کٹوا لے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ

باب 75: ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لینا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لینا

839 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَيْسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ أَذْبَحْ وَلَا

حَرَاجَ وَسَأَلَهُ الْآخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَاجَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَدَّمَ نُسْكًَا قَبْلَ نُسْكِ فَعَلَيْهِ دَمٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے ذبح کرنے

سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب ذبح کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے شخص نے آپ سے دریافت

کیا: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت اسامہ بن شریک

سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی حج کے کسی ایک فعل کو دوسرے سے پہلے کر لے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّيْبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

باب 76: طواف زیارت کرنے سے پہلے احرام کھولتے وقت خوشبو استعمال کرنا

840 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ  
بِطِيبٍ فِيهِ مِنْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وغيرِهِمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَحَلَّقَ أَوْ قَصَرَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَرَمٍ  
عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

آثَارِ صِحَابِهِ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ  
وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ  
﴿﴿﴾ سَيِّدَةُ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْتِي هِيَ: فِيهِ نَبِيٌّ أكرم ﷺ کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی اور  
قربانی کے دن آپ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی آپ کو خوشبو لگائی تھی جس میں مشک ملی ہوئی تھی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اکثر اہل علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان  
حضرات کے نزدیک حالت احرام والا شخص جب قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو نکریاں مار دے اور جانور ذبح کر دے اور سر منڈا دے یا  
بال چھوٹے کر والے تو وہ خواتین کے علاوہ ہر اس چیز کے لئے حلال ہو جاتا ہے جو پہلے اس کے لئے حرام تھیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحق رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص خواتین (کے ساتھ صحبت) اور خوشبو  
استعمال نہیں کر سکتا، باقی سب کام حلال ہو جاتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے۔  
اہل کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى تَقَطُّعُ التَّلْبِيَةِ فِي الْحَجِّ

باب II: حج کے دوران تلبیہ پڑھنا کب ختم کیا جائے؟

841 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَرَدْتُ أَنْ يَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى فَلَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى

الْجَمْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ الْفَضْلِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحَاجَّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور آپ جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے حضرات کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، یعنی حاجی شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھتا رہے گا جب تک جمرہ کی رمی نہیں کر لیتا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى تَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ

باب 78: عمرے کے دوران تلبیہ پڑھنا، کب ختم کیا جائے؟

842 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ

متن حدیث: أَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَقَالَ

بَعْضُهُمْ إِذَا انْتَهَى إِلَى بَيْوتِ مَكَّةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ

قول امام ترمذی: وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ

وَاسْحَقُ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ”مرفوع“ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کے دوران تلبیہ

پڑھنا اس وقت ترک کر دیتے تھے جب آپ حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: عمرہ کرنے والا شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھتا ترک نہیں کرے گا

جب تک وہ حجر اسود کا استلام نہ کرے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب وہ شخص مکہ کی آبادی تک پہنچ جائے تو تلبیہ پڑھنا ترک کر دے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کیا جائے گا۔  
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام سفیان، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

#### باب 79: رات کے وقت طواف زیارت کرنا

843 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُؤَخَّرَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ

وَأَسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ أَنْ يُزُورَ يَوْمَ النَّحْرِ وَوَسَّعَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُؤَخَّرَ وَلَوْ إِلَى الْخِرِ أَيَّامٍ مَنَى

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کورات کے

وقت تک موخر کر دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس بات کی رخصت دی ہے: آدمی طواف زیارت کورات تک موخر کر دے۔

بعض اہل علم نے اس کو منیٰ کے آخری دن تک موخر کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي نَزُولِ الْأَبْطَحِ

#### باب 80: وادی ابطح میں پڑاؤ کرنا

844 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي رَافِعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ

عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

مذہب فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ نَزُولَ الْأَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَرَوْا ذَلِكَ وَاجِبًا إِلَّا مَنْ أَحَبَّ ذَلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنَزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النَّسْكِ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ "وادی ابطح" میں پڑاؤ کرتے تھے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو عبدالرزاق نامی راوی کے حوالے سے، عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے وادی ابطح میں پڑاؤ کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک ایسا کرنا واجب نہیں ہے اور مستحب بھی اس شخص کے لئے ہے جو اسے پسند کرے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وادی ابطح میں پڑاؤ کرنے کا حج کے ارکان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے یہ ایک جگہ ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کیا تھا۔

**845** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: التَّحْصِيبُ نَزُولُ الْأَبْطَحِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وادی (ابطح) میں پڑاؤ کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے یہ ایک جگہ ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کیا تھا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ "تحصیب" کا مطلب وادی ابطح میں پڑاؤ کرنا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَنْ نَزَلَ الْأَبْطَحَ

باب 81: ابطح میں پڑاؤ کرنا

**846** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْطَحَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِحُرُوجِهِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهُ



﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے وادی ابح میں پڑاؤ کیا تھا اس کی وجہ یہ ہے: اس طرف سے نکلنا آسان ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ

### باب 82: بچے کا حج کرنا

847 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِهْدِنَا

حَجَّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا

﴿﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک خاتون نے اپنے بچے کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے اٹھایا اس نے

غرض کی: یا رسول اللہ! کیا اس کا حج ہو جاتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

848 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: حَجَّ بِي أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الصَّبِيَّ إِذَا حَجَّ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ إِذَا أَدْرَكَ لَا تُجْزَى

عَنْهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ وَكَذَلِكَ الْمَمْلُوكُ إِذَا حَجَّ فِي رِقِّهِ ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ إِذَا وَجَدَ إِلَى ذَلِكَ

سَبِيلًا وَلَا يُجْزَى عَنْهُ مَا حَجَّ فِي حَالِ رِقِّهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴿﴾ حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع

میں شرکت کی تھی میں اس وقت سات سال کا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: اگر بچہ بالغ ہونے سے پہلے حج کر لے تو بالغ ہونے کے بعد اس پر حج کرنا لازم ہوگا اور وہ حج فرض حج کا بدل ثابت نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح غلام شخص اگر غلامی کے دوران حج کر لیتا ہے اور پھر وہ آزاد ہو جاتا ہے تو اگر اس کو نجائش میسر آئے تو اس پر حج کرنا لازم ہوگا اور اس نے اپنی غلامی کے دوران حج کیا تھا وہ کفایت نہیں کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

**849 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَأَسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كُنَّا إِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّي عَنِ النِّسَاءِ وَنُرْمِي عَنِ الصَّبِيانِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا يَلْبِي عَنْهَا غَيْرَهَا بَلْ هِيَ تَلْبِي عَنْ نَفْسِهَا وَيُكْرَهُ

لَهَا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو ہم نے خواتین کی طرف سے

تلبیہ پڑھا اور بچوں کی طرف سے نکریاں ماریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے: عورت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص تلبیہ نہیں پڑھ سکتا، بلکہ وہ خود تلبیہ پڑھے گی، تاہم اس کے

لئے بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَيِّتِ

باب 83: بوڑھے شخص یا میت کی طرف سے حج کرنا

**850 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ

حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَتَمِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ

كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ قَالَ حُجِّبِي عَنْهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَبُرَيْدَةَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبِي رَزِينِ الْعُقَيْلِيِّ وَسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ

وَأَبِي عَبَّاسٍ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناوویگر: وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمَّتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

**قول امام بخاری:** وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ فَقَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ مَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ الْفَضْلِ وَغَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَى هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ غَيْرُ حَدِيثٍ

**مذہب فقہاء:** وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ يَرَوْنَ أَنْ يُحَجَّ عَنِ الْمَيِّتِ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا أَوْصَى أَنْ يُحَجَّ عَنْهُ حُجَّ عَنْهُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُحَجَّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا كَانَ كَبِيرًا أَوْ بِحَالٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يُحَجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

◀◀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نخم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد کے ذمے حج فرض ہو گیا ہے وہ بڑی عمر کے شخص ہیں اور سواری پر سیدھی طرح نہیں بیٹھ سکتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج کر لو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت حصین بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابوزین عقیلی رضی اللہ عنہ، حضرت سودہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس روایت کو حضرت حصین بن عوف مزی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت سنان بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کی پھوپھی کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی اسے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے ان روایات کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سب سے مستند روایت وہ ہے جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی، اس بات کا احتمال موجود ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس روایت کو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا پھر انہوں نے اسے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کر دیا اور اس شخصیت کا تذکرہ نہیں کیا جس (دوسری) شخصیت سے انہوں نے اس حدیث کو سنا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر اس بارے میں دیگر روایات بھی منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طباقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے

ہیں: میت کی طرف سے بھی حج کیا جاسکتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے، تو وہ حج کر لیا جائے۔

بعض اہل علم نے یہ رخصت دی ہے: زندہ آدمی کی طرف سے بھی حج کیا جاسکتا ہے، اگر وہ بڑی عمر کا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ

خود حج نہ کر سکتا ہو۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مِنْهُ الْخَوْرُ

### باب 84: بلا عنوان

851 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَطَاءٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ

عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حَتَّى عَنْهَا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میری والدہ انتقال کر چکی ہیں، انہوں نے حج نہیں کیا، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی

ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم ان کی طرف سے حج کر لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مِنْهُ

### باب 85: بلا عنوان

852 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينِ الْعُقَيْلِيِّ  
متن حدیث: اِنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اَبِيَّ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ  
وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّنَّ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيكَ وَاهْتَمِرْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ  
وَإِنَّمَا ذِكْرَتِ الْعُمْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ أَنْ يَعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَيْرِهِ  
توضیح راوی: وَأَبُو رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيُّ اسْمُهُ لَقِيْطُ بْنُ عَامِرٍ

﴿﴾ حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی:  
یا رسول اللہ! میرے والد عمر رسیدہ آدمی ہیں وہ حج یا عمرہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی سواری پر سوار ہو سکتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم  
اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے عمرے کا تذکرہ صرف اس حدیث میں کیا گیا ہے: کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے عمرہ  
کر سکتا ہے۔

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوْ اجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا

### باب 86: عمرہ کرنا واجب ہے یا نہیں؟

853 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوْ اجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرُوا هُوَ أَفْضَلُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعُمْرَةُ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَكَانَ يُقَالُ هُمَا حَجَّانِ الْحَجُّ  
الْأَكْبَرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَخَّصَ فِي تَرْكِهَا وَلَيْسَ  
فِيهَا شَيْءٌ ثَابِتٌ بِأَنَّهَا تَطَوُّعٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْنَادٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ لَا تَقُومُ بِمِثْلِهِ  
الْحُجَّةُ وَقَدْ بَلَّغْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُوجِبُهَا  
قَالَ أَبُو عِيْسَى: كُلُّهُ كَلَامُ الشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے عمرے کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ واجب ہے تو  
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، تاہم اگر تم عمرہ کر لو تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: عمرہ واجب نہیں ہے۔

یہ کہا جاتا ہے: حج کی دو قسمیں ہیں ایک حج اکبر ہے جو قربانی کے دن ہوتا ہے اور ایک حج اصغر ہے جو عمرہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمرہ کرنا سنت ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی شخص نے اس کو ترک کرنے کی اجازت نہیں دی ہے اور نہ ہی کسی دلیل سے یہ ثابت ہوتا ہے: اپنا کرنا نفل ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایک حدیث منقول ہے، تاہم وہ ضعیف ہے اور اس طرح کی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

ہمیں یہ اطلاع بھی ملی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمرہ کرنے کو واجب قرار دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ سب امام شافعی کا کلام ہے۔

### بَابُ مِنْهُ

### باب 87: بلا عنوان

854 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ

مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: دَخَلْتُ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ جُعْشَمٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَهَكَذَا

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ

كَانُوا لَا يَعْتَمِرُونَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ دَخَلْتُ

الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَعْنِي لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرِ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ

وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْلَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرِ الْحُرْمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ

وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمُ هَكَذَا قَالَ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں

داخل ہو گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت سراقہ بن مالک بن جشم اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات بیان کی ہے۔

اس حدیث کا مقصد یہ ہے: زمانہ جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کیا کرتے تھے، جب اسلام آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں رخصت عطا کر دی اور آپ نے ارشاد فرمایا: عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں داخل ہو گیا ہے، یعنی حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور حج کے مخصوص مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں، کسی بھی شخص کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے: وہ حج کے مہینوں کے علاوہ کسی مہینے میں حج کا احرام باندھے۔

حرمت والے مہینے رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے کئی اہل علم نے یہی بات بیان کی ہے۔

### بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْعُمْرَةِ

#### باب 88: عمرہ کی فضیلت کا تذکرہ

**855 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكْفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیان کے تمام گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

#### باب 89: تنعم سے عمرہ کرنا

**856 سند حدیث:** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعْمَرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعم سے عمرہ کروادیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

## باب 90: جعرانہ سے عمرہ کرنا

**857** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مَزَاحِمِ بْنِ أَبِي مَزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَرِّشِ الْكَعْبِيِّ  
متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَاصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفٍ حَتَّى جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِ جَمْعِ بَطْنِ سَرِفٍ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُحَرِّشِ الْكَعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَيُقَالُ جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ مَوْضُوقٌ

◀◀ حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے رات کے وقت عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے آپ رات کے وقت ہی مکہ میں داخل ہوئے آپ نے اپنا عمرہ مکمل کیا اور پھر اسی رات وہاں سے واپس آگئے صبح کے وقت آپ جعرانہ میں یوں موجود تھے جیسے رات یہیں رہے ہیں۔ اگلے دن جب سورج ڈھل گیا تو آپ میدان سرف کے درمیان سے نکلے اور اس راستے پر آگئے جو مزدلفہ کے راستے میں میدان سرف کے درمیان ہے۔ اسی لئے آپ کا عمرہ لوگوں سے مخفی رہا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

## باب 91: رجب کے مہینے میں عمرہ کرنا

**858** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ  
متن حدیث: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي آيِ شَهْرِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنُ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قول امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
◀◀ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے مہینے میں عمرہ کیا

تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: رجب کے مہینے میں۔



عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے کئے وہ (یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حبیب بن ابوثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

**859** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنِ ابْنِ عَمَرَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا أَحَدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے جن میں سے ایک عمرہ آپ نے رجب کے مہینے میں کیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ

باب 92: ذوالقعدہ کے مہینے میں عمرہ کرنا

**860** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ هُوَ السَّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ

اسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ

باب 93: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا

**861** سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ

الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَوَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَيُقَالُ هَرَمٌ بَنُ خَنْبَشٍ قَالَ بِيَانٌ وَجَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ  
وَقَالَ دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرَمِ بْنِ خَنْبَشٍ وَوَهْبِ أَصْحَحُ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: وَوَحْدَيْتُ أُمِّ مَعْقِلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

مَذَاهِبُ فَتَاهَا: وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ  
حَجَّةً قَالَ اسْحَقُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ  
أَحَدٌ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

◆◆ سیدہ ام معقل رضی اللہ عنہا کے صاحب زادے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا  
ہے: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت وہب بن خنیش  
سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق ان کا نام ہرم بن خنیش ہے۔

بیان اور جابر نامی راوی نے امام شععی کے حوالے سے ان کا نام وہب بن خنیش نقل کیا ہے۔

داؤد نامی راوی نے امام شععی کے حوالے سے ان کا نام ہرم بن خنیش نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہب نام درست ہے۔

سیدہ ام معقل رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ، امام اسحق رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات ثابت ہے: آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

اسحق یہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے جو اسی کی مانند منقول اس روایت کا ہے جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا

ہے: جو شخص ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ پڑھ لے تو اس نے ایک تہائی قرآن کو پڑھ لیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيِّ يَهْلُ بِالْحَجِّ فَيَكْسِرُ أَوْ يَعْرَجُ

باب 94: حج کا احرام باندھنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جانا

862 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ كَسِرَ أَوْ عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ أُخْرَى  
فَلَذَّكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ

قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: ہنگذا رواہ غیر و احد عن الحججاج الصواف نحو هذا الحديث وروى معمر و معاوية  
بن سلام هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن عبد الله بن رافع عن الحججاج بن عمرو عن  
النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث و حججاج الصواف لم يذكر في حديثه عبد الله بن رافع و حججاج  
ثقة حافظ عند اهل الحديث و سمعت محمدا يقول رواية معمر و معاوية بن سلام اصح حدثنا عبد بن  
حميد اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن عبد الله بن رافع عن الحججاج  
بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

﴿﴾ حضرت حججاج بن عمرو رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا جو  
لنگڑا (مغذور) ہو جائے تو وہ احرام کھول دے اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه اور حضرت ابن عباس رضي الله عنه سے کیا تو ان دونوں نے  
یہ فرمایا: انہوں نے (یعنی حججاج بن عمرو رضي الله عنه نے) سچ کہا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حججاج رضي الله عنه سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد  
فرماتے ہوئے سنا ہے:

امام ترمذی رحمته الله فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

دیگر راویوں نے حججاج صواف کے حوالے سے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے۔

معمر اور معاویہ بن سلام نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، عکرمة کے حوالے سے، عبد اللہ بن رافع کے حوالے  
سے، حضرت حججاج بن عمرو رضي الله عنه کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حججاج صواف نامی راوی نے اپنی روایت میں عبد اللہ بن رافع کا ذکر نہیں کیا۔

حججاج نامی راوی ثقہ ہیں اور محدثین کے نزدیک حافظ ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمته الله کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: معمر اور معاویہ بن سلام نامی راوی سے منقول روایات زیادہ مستند

ہیں۔

عبد اللہ بن رافع، حضرت حججاج بن عمرو رضي الله عنه کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

## بَاب مَا جَاءَ فِي الْإِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

## باب 95: حج میں شرط عائد کرنا

863 سند حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبُلْعَدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ ضَبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَفَأَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ مَجِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْسِنِي فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَعَائِشَةَ حَكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُونَ إِنْ اشْتَرَطَ فَعَرَضَ لَهُ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ فَلَهُ أَنْ يَحِلَّ وَيَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَلَمْ يَرَبَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَقَالُوا إِنْ اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَيَرَوْنَهُ كَمَنْ لَمْ يَشْتَرِطْ

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ضباعہ بنت زبیر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں، کیا میں شرط عائد کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کی: میں کیا کہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اس زمین (راستے) میں، میں اسی جگہ احرام کھول دوں گی، جہاں تو مجھے روک لے گا (یعنی میں آگے جانے کے قابل نہ رہوں)۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے، ان کے نزدیک حج میں شرط عائد کی جاسکتی ہے، وہ یہ کہتے ہیں: اگر آدمی شرط عائد کر لے اور اسے کوئی بیماری یا عذر لاحق ہو جائے، تو اس کے لئے احرام کھولنا جائز ہے، وہ اپنے احرام سے باہر آجائے گا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم کے نزدیک حج میں شرط عائد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی شرط عائد کر لے، تو بھی وہ اپنے احرام سے باہر نہیں آسکتا۔ ان کے نزدیک اس شخص کی وہی حیثیت ہوگی، جس نے کوئی شرط عائد نہ کی ہو۔

## بَابُ مِنْهُ

## باب 96: بلا عنوان

864 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ

عَنْ أَبِيهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ كَانَ يُبْكَرُ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حج میں شرط عائد

کرنے کا انکار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: کیا تمہارے لئے تمہارے نبی کا طریقہ کافی نہیں ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

## باب 97: جس عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آجائے

865 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: ذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُصَيْنٍ حَاضَتْ فِي أَيَّامٍ مِنِّي فَقَالَ

أَحَابِسْتَنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا إِذَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ ثُمَّ حَاضَتْ فَإِنَّهَا

تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا، سیدہ صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا

کو منی کے ایام کے دوران حیض آ گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکتا پڑے گا؟ لوگوں نے عرض کی: وہ

طواف افاضہ کر چکی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا جب کوئی عورت طواف افاضہ کر لے، پھر اسے حیض آجائے، تو وہ واپس جاسکتی ہے

اور اس پر کوئی (ادائیگی) واجب نہیں ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

**866** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

آثَارِ صَحَابِهِ: قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ الْخِرُّ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحَيْضُ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے

تاہم حیض والی عورتوں کا حکم مختلف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ رخصت دی ہے (کہ وہ آخر میں طواف کئے بغیر جاسکتی ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا تَقْضَى الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

باب 98: حیض والی عورت کون سے مناسک ادا کر سکتی ہے؟

**867** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجَعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: حَضَّتْ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوْفَ

بِالْبَيْتِ

مذہب فقہاء: قَالَ أَبُو عَيْسَى: الْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ

كُلَّهَا مَا خَلَا الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ زُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے حیض آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی میں تمام مناسک ادا کروں

صرف بیت اللہ کا طواف نہ کروں۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

ان کے نزدیک حیض والی عورت تمام مناسک ادا کرے گی، صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی۔

یہی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**868** سند حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُبَّانٍ الْجَزْرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنِ عِكْرِمَةَ

وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّفْسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ

حَتَّى تَطْهَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نفاس والی عورت اور حیض والی عورت غسل کرنے کے بعد احرام باندھ لے گی وہ تمام مناسک ادا کرے گی البتہ وہ پاک ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی۔ یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ

باب 99: جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے: وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے

869 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تُخْبِرْنَا بِهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ مِثْلَ هَذَا وَقَدْ خُولِفَ الْحَجَّاجُ فِي بَعْضِ هَذَا الْإِسْنَادِ ﴿﴾ حضرت حارث بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے۔ پھر روانہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم پر افسوس ہے تم نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی اور ہمیں اس بارے میں نہیں بتایا۔ اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حارث بن عبد اللہ سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔ دیگر راویوں نے اس روایت کو حج بن ارطاة سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کی بعض اسناد میں حج کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا

باب 100: حج قارن کرنے والا شخص ایک مرتبہ طواف کرے گا

870 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا الْقَارِنُ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ملا دیا تھا اور آپ نے ان دونوں کے لئے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: حج قارن کرنے والا شخص ایک ہی مرتبہ طواف کرے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحق رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک ایسا شخص دو مرتبہ طواف کرے گا اور

دو مرتبہ سعی کرے گا۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

871 سند حدیث: حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ عَنْهُمَا حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

اختلاف روایت: تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَلَى ذَلِكَ اللَّفْظِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ

يُرْفَعُوهُ وَهُوَ أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ

لے تو اس کے لئے ایک مرتبہ طواف کرنا کافی ہے اور ان دونوں کی طرف سے ایک مرتبہ سعی کرنا کافی ہے یہاں تک کہ وہ ان دونوں

کی طرف سے ایک ہی مرتبہ احرام کھولے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔



دراوردی نامی راوی ان الفاظ میں اس کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

دیگر راویوں نے اسے عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کیا ہے، تاہم اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور یہی روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنْ يَمُكَّتِ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا

باب 101: باہر سے آنے والا شخص حج کرنے کے بعد تین دن مکہ میں ٹھہرے گا

872 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعَ

السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِي مَرْفُوعًا قَالَ

متن حدیث: يَمُكَّتُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قِضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا

﴿﴾ حضرت علاء بن حضرمی ”مرفوع“ روایت کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: باہر سے آنے والا شخص حج کرنے کے

بعد (صرف) تین دن مکہ میں ٹھہرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْقُفُولِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 102: آدمی حج یا عمرے سے واپسی کے وقت کیا پڑھے؟

873 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدَفَدَا مِنْ

الْأَرْضِ أَوْ شَرَفًا كَبِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيُّونَ تَابُونُ عَابِدُونَ سَالِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَادِقُ اللَّهِ وَعِدَّةٌ وَنَصْرَ عَبْدِهِ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ

وَحْدَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ حج یا عمرے سے واپس آتے تھے تو آپ

جب بھی کسی بلند مقام یا ٹیلے پر چڑھتے تھے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے اور یہ پڑھتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے، حمد اسی کے لئے مخصوص ہے، وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، پھرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا، اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کر دیا۔

اس بارے میں حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَحْرَمِ يَمُوتُ فِي إِحْرَامِهِ

## باب 103: حالت حرام والا شخص اگر احرام میں فوت ہو جائے

874 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ سَقَطَ مِنْ بَعِيرِهِ فَوَقَصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُلُّ أَوْ يُلَبِّي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا مَاتَ الْمُحْرَمُ انْقَطَعَ إِحْرَامُهُ وَيُصْنَعُ بِهِ كَمَا يُصْنَعُ بِغَيْرِ الْمُحْرَمِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے اونٹ سے گرا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا وہ اس وقت حالت احرام میں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن حالت احرام میں تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: حالت احرام والا شخص جب فوت ہو جائے تو اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے اور اس کے

ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا، جو حالت احرام کے بغیر شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبْرِ

باب 104: جب حالت احرام والے شخص کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو اس کا ایلوے کا لیپ کرنا

875 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ

متن حدیث: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبْرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: اضْمِدْهُمَا بِالصَّبْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَوَائِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ

﴿﴾ نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبد اللہ کو احرام کی حالت میں آنکھوں کی تکلیف ہو گئی انہوں نے ابان بن عثمان سے اس بارے میں دریافت کیا تو ابان نے فرمایا: تم اس پر ایلوے کا لیپ کرو کیونکہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: تم آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کر لو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک حالت احرام والے شخص کے کسی دوائی کو استعمال کرنے میں کوئی

حرج نہیں ہے بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

876 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ

وَحَمِيدِ الْأَعْرَجِ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقَدُ تَحْتَ قَدْرِ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَنْوِذِيكَ هَوَامُكَ هَذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينٍ وَالْفَرْقُ ثَلَاثَةُ أَصْعٍ أَوْ صَمٌّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ انْسُكُ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوْ اذْبَحْ شَاةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا حَلَقَ رَأْسَهُ أَوْ لَبَسَ مِنَ الثِّيَابِ مَا لَا يَبْغِي لَهُ أَنْ يَلْبَسَ فِي إِحْرَامِهِ أَوْ تَطَيَّبَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت حدیبیہ میں موجود

تھے ابھی مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے وہ اس وقت حالت احرام میں تھے اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے۔ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر آرہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سر منڈوا دو اور ایک فرق (یعنی تین صاع) چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ (راوی بیان کرتے ہیں ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے) یا تم تین دن روزے رکھ لو یا ایک جانور ذبح کر دو۔

ابن ابی حنیفہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: یا ایک بکری ذبح کر دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقات سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے: جب حالت احرام والا شخص اپنا سر منڈوا دے یا کوئی ایسا کپڑا پہن لے جو احرام کی حالت میں نہیں پہن سکتا یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں منقول ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا

باب 105: چرواہوں کے لئے اس بات کی رخصت کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں

877 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَايَةُ مَالِكٍ أَصَحُّ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

ابوالبدر بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چرواہوں کو یہ رخصت دی تھی کہ وہ ایک

دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن ابوبکر کے حوالے سے، ابوالبدر بن عاصم بن عدی کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے

سے نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے اس بات کی چرواہوں کو رخصت دی ہے: وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن رمی ترک کر دیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

878 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ

لِهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِلرِّعَاءِ الْإِبِلَ فِي الْبَيْتُوتِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّخْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّخْرِ فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا

قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَوْمَ النَّفَرِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

﴿﴾ ابوالبداح بن عاصم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات کے وقت کی رخصت دی ہے: وہ قربانی کے دن رمی کریں پھر قربانی کے دن کے بعد دو دن کی رمی کسی بھی ایک دن میں کر لیں۔ امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے: راوی نے یہ بات نقل کی تھی ان دونوں میں سے پہلے دن رمی کر لیں پھر اس دن رمی کریں جب رواگی کا دن ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابن عیینہ نے عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے یہ اس کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

879 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ

حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمِ اهْلَلْتُ قَالَ اهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّنِي مَعِيَ هَذَا لَأَحَلَلْتُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) یمن سے نبی اکرم ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریاقت کیا: تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اسی احرام کی نیت کی ہے جو نبی اکرم ﷺ نے باندھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں (عمرہ کر کے) احرام کھول دیتا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

باب 106: حج اکبر کا دن (کون سا ہے؟)

880 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متن حدیث: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمَ النَّحْرِ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے ”حج اکبر“ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے

فرمایا: وہ قربانی کا دن ہے۔ (یعنی دس ذوالحجہ)

**881 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ  
آثار صحابہ: قَالَ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمَ النَّحْرِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَكَمْ يَرْفَعُهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ مَوْقُوفًا أَصَحُّ  
مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ ابْنِ اسْحَقَ مَرْفُوعًا هَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَاطِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ  
مَوْقُوفًا وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا  
﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حج اکبر قربانی کا دن ہے۔

راوی نے اس روایت کو ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا اور یہ پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔  
ابن عیینہ نے اسے ”موقوف“ روایت کے طور پر جو نقل کیا ہے یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے محمد بن اسحاق نے جسے  
”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دیگر کئی حفاظ نے ابو اسحاق کے حوالے سے حارث کے حوالے سے اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ  
پر ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِلامِ الرُّكْنَيْنِ

### باب 107: دوارکان کا استلام

**882 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ  
متن حدیث: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:  
إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَاحْصَاهُ كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ  
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصْعُقُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ حَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً  
اختلاف سند: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَرَوَى حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ نَحْوَهُ وَكَمْ يَذْكَرُ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دوارکان کے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔ زاوی کہتے ہیں:  
مکانے کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ ان دوارکان کے پاس ہجوم ہونے کے باوجود ٹھہرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
میں سے کسی ایک کو اہتمام کے ساتھ یہاں ٹھہرتے ہوئے نہیں دیکھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ایسا کرتا ہوں تو اس  
کی وجہ یہ ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ان دونوں کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے اور میں نے

آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرے اور اس کی گنتی کرے (یعنی مکمل سات مرتبہ کرے) تو گویا اس نے غلام کو آزاد کیا۔

میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایسا شخص جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے نیکی کو لکھ لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن زید نے اس روایت کو عطاء بن سائب کے حوالے سے، عبید بن عمیر کے صاحب زادے کے حوالے سے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مانند نقل کیا ہے اور اس میں ابن عبید کے والد کا تذکرہ نہیں کیا۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ فِي الطَّوَّافِ

#### باب 108: طواف کے دوران کلام کرنا

883 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: الطَّوَّافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْتُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ وَغَيْرِهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي الطَّوَّافِ إِلَّا

لِحَاجَةٍ أَوْ يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى أَوْ مِنَ الْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیت اللہ کا طواف کرنا نماز ادا کرنے کی

مانند ہے البتہ طواف کے دوران تم بات چیت کر سکتے ہو جس نے طواف کے دوران بات چیت کرنی ہو وہ بھلائی کی بات کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ابن طاووس اور دیگر راویوں کے حوالے سے طاووس کے حوالے سے، حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما سے ”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

ہم صرف عطاء بن سائب کے حوالے سے اس روایت کو ”مرفوع“ حدیث ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا انہوں نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی طواف کے دوران صرف ضرورت

کے وقت یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے یا کسی علمی بات کے سلسلے میں کوئی بات کرے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ

#### باب 109: حجر اسود کا ذکر

884 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجْرِ :

متن حدیث: وَاللَّهِ كَيْبَعْتُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يَبْصُرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَيَّ مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ حَكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ذریعے یہ دیکھے گا، ایک زبان ہوگی جس کے ذریعے وہ بات کرے گا، اور وہ ہر اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے اس کو بوسہ دیا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

885 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقِدِ السَّبْحِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهْنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقْتَبِ قَالَ أَبُو عِيْسَى: الْمُقْتَبُ الْمُطَيَّبُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَرْقِدِ السَّبْحِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فِي فَرْقِدِ السَّبْحِيِّ وَرَوَى عَنْهُ النَّاسُ ﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حالت احرام میں زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے جس میں خوشبو نہیں ہوتی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ ”مقتت“ کا مطلب خوشبو والا ہے۔

یہ حدیث ”غریب“ ہے اور ہم اسے صرف فرقہ سخی نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جو انہوں نے سعید بن جبیر سے نقل

کی ہے۔

یحییٰ بن سعید نے فرقہ نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے تاہم ان کے حوالے سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔  
886 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

متن حدیث: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتَحْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ ﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ آب زم زم ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور یہ بات بیان

کرتی تھیں نبی اکرم ﷺ بھی اسے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔



887 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

يُوسُفَ الْأَزْرَقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَنَ صَلَّى  
الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمَنَى قَالَ قُلْتُ فَأَيَنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ أَمْ أَوْكُ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

يُسْتَفْرَبُ مِنْ حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ يُونُسَ الْأَزْرَقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ

◀◀ عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے یہ بتائیں، آپ کو کیا یاد ہے؟

اس بارے میں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آٹھویں ذی الحجہ) کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا:

وادئ "أبْطَح" میں پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم وہی کرو! جیسے تمہارے امراء کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ازرق کے ثوری کے حوالے سے منقول کرنے کے اعتبار سے اس کو "غریب" شمار کیا گیا ہے۔



## کتاب الجنائز عن رسول الله ﷺ

جنائز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

باب ما جاء في ثواب المريض

باب 1: بیمار شخص کے ثواب کا بیان

888 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَدَّثَنَا: لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَسَدِ بْنِ كُرْزٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِي مُوسَى حَكَمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مؤمن کو جو بھی کاٹنا چھتا ہے یا اس سے

بڑی کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت

عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

889 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا: مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى يَهْمَهُ إِلَّا يُكَفِّرُ اللَّهُ

888- أخرجه مسلم (527/8، الابي): كتاب البر والصلة والآداب: باب: ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، حتى

الشوكة يشاكرها، حديث (2572/47) عن هشام بن عمرو عن أبيه عن عائشة به.

889- أخرجه البخاري (107/10) كتاب المرضي: باب: ما جاء في كفارة المرض، حديث (5641-5642) وأخرجه مسلم (527/8، الابي)

كتاب البر والصلة والآداب: باب: ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض - حديث (2573/52) عن سفیان بن وکیع عن ابیہ، اسامہ بن زید عن

محمد بن عمرو عن عطاء بن يسار عن ابی سعید به.

بہ عنہ سنیاتہ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي هَذَا الْبَابِ

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ فِي الْهَمِّ أَنَّهُ يَكُونُ كَفَّارَةً إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مؤمن کو جو بھی زخم، غم، رنج، یہاں تک کہ جو پریشانی بھی لاحق ہوتی ہے جو اسے پریشان کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس موضوع پر ”حسن“ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جارود کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے پریشانی کا لفظ نہیں سنا یہ صرف اسی روایت میں ہے: پریشانی بھی کفارہ بن جاتی ہے۔  
بعض محدثین نے اس روایت کو عطاء بن یسار کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

## باب 2: بیمار شخص کی عیادت کرنا

890 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي مُوسَى وَالْبَرَاءِ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ثَوْبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى أَبُو غِفَارٍ وَعَاصِمُ الْأَحْوَلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ فَهُوَ أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحَادِيثُ أَبِي قِلَابَةَ إِنَّمَا هِيَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ فَهُوَ عِنْدِي عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ

890- اخرجہ مسلم (523/8، الابن) کتاب البر والصلة والاداب: باب: فضل عيادة المرضى، حدیث (2568/42-2568/41) واخرجہ البخاری فی الاداب المفردة ص 154، حدیث (519) واخرجہ احمد (279، 277، 276/5، 282، 283) من طرق عن ابی اساء الرحبی عن ثوبان به

اختلاف روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ قِيلَ مَا خُرِفَتْ الْجَنَّةُ قَالَ جَنَاهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

﴿﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے میوے چننا رہتا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

ابو عوفار، عاصم احوال نے اس روایت کو ابو قلابہ کے حوالے سے، ابو الاشعث کے حوالے سے، ابو اسماء کے حوالے سے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس روایت کو ابو الاشعث کے حوالے سے، ابو اسماء کے حوالے سے نقل کرتا ہے وہ زیادہ مستند ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابو قلابہ سے منقول تمام روایات ابو اسماء سے منقول ہیں سوائے اس حدیث کے۔ میرے نزدیک یہ ابو الاشعث کے حوالے سے، ابو اسماء سے منقول ہے۔

ابو قلابہ نے ابو الاشعث کے حوالے سے، ابو اسماء کے حوالے سے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ان سے سوال کیا گیا: جنت کے ”خرفہ“ سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کے پھل۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں: جیسا کہ خالد سے منقول روایت میں ہے تاہم اس روایت کی سند میں ابو الاشعث نامی راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔ بعض محدثین نے اس روایت کو حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

891 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ ثَوْبَانَ هُوَ ابْنُ أَبِي

فَاحْتَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَخَذَ عَلِيُّ بِيَدِي قَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَسَنِ نَعُوذُ فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسَى فَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ

السَّلَامُ أَعَانِدَا جِيئْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

891- أخرجه ابو داود (202/2) كتاب الجنائز: باب: في فضل العيادة على وضوء حديث (3098) وابن ماجه (463/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في ثواب من عاد مريضاً، حديث (1442) وأخرجه احمد (91/1) عن ثوير بن ابي فاختة، عن ابيه عن علي به

وَسَلَّمَ يَقُولُ :

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
اختلاف روایت: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ مِنْهُمْ مَنْ وَقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَأَبُو فَاخِحَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ

◄◄ تویر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: میرے ساتھ ”حسن“ کی طرف چلو تا کہ ہم اس کی عیادت کریں ہم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس پایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے ابو موسیٰ! کیا آپ عیادت کرنے کے لئے آئے ہیں یا ویسے ہی ملاقات کرنے کے لئے آئے ہیں؟ تو حضرت ابو موسیٰ نے جواب دیا: نہیں! بلکہ عیادت کرنے کے لئے آیا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب بھی کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کرنے کے لئے صبح کے وقت جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے شام تک دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کی عیادت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں باغ ہوں گے۔  
 امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔  
 ان میں سے بعض راویوں نے اسے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔  
 ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيِ لِلْمَوْتِ

### باب 3: موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

892 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ

بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدْ اِكْتَوَى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا لَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقَيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجْدُ دِرْهَمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي نَاجِيَةٍ مِنْ بَيْتِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ نَتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَيْتُ

892- اخرجہ ابن ماجہ (1394/2) کتاب الزہد: باب فی البناء والحرام، حدیث (1463) واخرجہ احمد (109/5-110)، (395/6) عن

ابی اسحق، عن حارثہ بن مضرب بن خباب بن الارت بہ۔

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ خُبَابٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ پر داغ لگوا یا تھا، تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بھی اس آزمائش کا سامنا نہیں کرنا پڑا جس آزمائش کا مجھے سامنا کرنا پڑا ہے ایک وہ وقت تھا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوتا تھا اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں اگر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس سے منع نہ کیا ہوتا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ ﷺ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرتا۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

893 وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضُرِّ نَزَلَ بِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي

وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي (۱)

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی

بھی شخص کسی نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے بلکہ وہ یہ کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق

میں بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے موت دینا۔

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ

باب 4: بیمار پر دم کونا

894 سند حدیث: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الْبَصْرِيُّ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

(۱) - اخرجہ البغاری (154/11) کتاب الدعوات: باب: الدعاء بالموت والحياة، حدیث (6351) واخرجہ النسائی (79/9) الابی) کتاب

الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب: كراهة تمني الموت، لضر نزل به، حدیث (2680/10) وابو داؤد (205/2) كتاب الجنائز: باب: تمنى

الموت: حدیث (1821) واخرجہ احمد (101/3، 208، 281) عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك به.

**متن حدیث:** **أَنَّ جَبْرِيْلَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَا يَأْمُومًا اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدٍ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ**

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیمار ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھا۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آپ کو دم کرتا ہوں اس چیز سے جو آپ کو اذیت دے اور ہر اس شخص کے شر سے اور ہر حسد کرنے والے حسد سے میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر آپ کو دم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔“

**895 سند حدیث:** **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ**

**متن حدیث:** **دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتُ بْنُ أَنَسٍ ابْنَ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْرَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَفَلَا أَرْقِيكَ بِرُقِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ**

**حکم حدیث:** **قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ لَهُ رِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كِلَاهُمَا صَحِيحٌ وَرَوَى عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ**

﴿﴾ عبد العزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: میں اور ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ثابت بولے: اے ابو حمزہ! میں بیمار ہوں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دم نہ کروں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔

”اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کرنے والے، تو شفا عطا کر دے، تو شفا عطا کرنے والا ہے، صرف تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے ایسی شفا عطا کر جو بیماری کو ختم کر دے۔“

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں

894- اخرجه مسلم (7/395 الاہی) كتاب الاسلام: باب: الطب والمرض والرقی، حدیث (2186/40) وابن ماجه (2/1164) كتاب الطب: باب: ما عوذ به النبي صل الله عليه وسلم وما عوذ به، حدیث (3523) واخرجه احمد (3/58'56'28) واخرجه عبد بن حميد ص (278) حدیث (881) عن ابی نضره عن ابی سعید به.

895- اخرجه البخاری (10/216) كتاب الطب: باب: رقيه النبي صل الله عليه وسلم، حدیث (5742) وابو داؤد (2/404) كتاب الطب: باب: كيف الرقي: حدیث (3890) واخرجه احمد (3/151) عن عبدالوارث بن سعید عن عبد العزيز بن صهيب به.

نے ابو زرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: عبدالعزیز نے ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے یا عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے تو انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں مستند ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالعزیز بن صہیب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

### باب 5: وصیت کی ترغیب دینا

896 **سند حدیث:** حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ قَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَا حَقُّ أَمْرِي مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتَهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کو یہ حق نہیں ہے: اس پر دو راتیں اس طرح گزر جائیں کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہو اور وہ وصیت تحریری صورت میں اس شخص کے پاس موجود نہ ہو۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ

### باب 6: ایک تہائی یا چوتھائی مال کی وصیت کرنا

897 **سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ

سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

896- اخرجہ مالك (761/2) كتاب الوصية، باب الامر بالوصية، حديث (1) واخرجه البخاري (419/5) كتاب الوصايا: باب الوصايا: حديث (2738) ومسلم (596/5 الابي) كتاب الوصية حديث (4'3'2'1627/1) وابو داود (125/2) كتاب الوصايا: باب ما جاء فيها يوم به من الوصية، والنسائي (238/6) كتاب الوصايا: باب الكراهية في تأخير الوصية، حديث (3615'3616) وابن ماجه (901/2) كتاب الوصايا: باب الحث على الوصية، حديث (2699) والدارمي (402/2) كتاب الوصايا: باب من التمسح بالوصية واخرجه احمد (113'80'57'50/2) والحميدي (306/2) حديث (967) عن نافع ابن عمر به واخرجه احمد (من طريق سفیان، عن ايوب (10/2) عن نافع عن ابن عمر به، واخرجه احمد من طريق سفیان، عن ايوب (10/2) والنسائي من طريق محمد بن حاتم بن نعيم عن حمان عن عبد الله عن ابن عون (239/6) حديث (3617) كلاهما (ايوب، وابن عون) عن نافع، عن ابن عمر قوله.

897- اخرجہ النسائي (243/6) كتاب الوصايا: باب الوصية بالثلث، حديث (3632) واحمد (174/1) عن عطاء بن السائب، عن ابى عبد

الرحمن عن سعد بن ابى وقاص به.



متن حدیث: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكُمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لِمَا تَرَكْتِ لَوْلَاكَ قُلْتُ هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ قَالَ أَوْصِ بِالْعَشْرِ فَمَا زِلْتُ أَنْاقِصُهُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثِ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَعَنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ سَعْدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرُونَ أَنَّ يُوصَى الرَّجُلُ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَيَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ فِي الْوَصِيَّةِ الْخُمْسَ دُونَ الرَّبْعِ وَالرُّبْعَ دُونَ الثُّلُثِ وَمَنْ أَوْصَى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَلَا يَجُوزُ لَهُ إِلَّا الثُّلُثُ

﴿﴾ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے، میں بیمار تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے وصیت کر دی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کتنی؟ میں نے عرض کی: میں نے اپنے پورے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کی وصیت کر دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ خوشحال ہیں اور اچھی حالت میں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دسویں حصے کی وصیت کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں آپ سے کم کرنے کی درخواست کرتا رہا، یہاں تک کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایک تہائی حصے کی وصیت کرو! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

امام ابو عبد الرحمن (دارمی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ہم اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں: ایک تہائی سے کم کی وصیت کی جائے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

دیگر روایات میں کہیں لفظ ”کبیر“ استعمال ہوا ہے اور کہیں لفظ ”کثیر“ استعمال ہوا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک کوئی بھی آدمی ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت نہیں کر سکتا، تاہم انہوں نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی ایک تہائی سے کم کی وصیت کرے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء نے وصیت کے بارے میں پانچویں حصے کو مستحب قرار دیا ہے، چوتھے حصے کی وصیت اس سے کم مستحب ہے اور تیسرے حصے کی وصیت اس سے بھی کم مستحب ہے اور جو شخص تیسرے حصے کی وصیت کرنے اس نے کوئی چیز نہیں چھوڑی اس کے لئے صرف تیسرے حصے کی وصیت کرنا ہی جائز ہے۔



الْعِلْمِ إِذَا قَالَ ذَلِكَ مَرَّةً فَمَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُلْقَنَ وَلَا يُكْتَرَّ عَلَيْهِ فِي هَذَا وَرَوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلْقِنُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَثُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا قُلْتَ مَرَّةً قَاتَا عَلَيَّ ذَلِكَ مَا لَمْ أَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّمَا أَرَادَ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ الْخِرُ قَوْلُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تم بیمار کے پاس آؤ یا قریب المرگ شخص کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو! کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر ”آمین“ کہتے ہیں۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھ لو۔  
”اے اللہ! میرے مغفرت کر اور اس کی بھی مغفرت کر اور مجھے ان سے بہتر عطا کر۔“

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اسے پڑھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر (شوہر) عطا کر دیئے، یعنی نبی اکرم ﷺ عطا کر دیئے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شقیق نامی راوی یہ شقیق بن سلمہ ابوداؤد اسدی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بات کو مستحب قرار دیا گیا ہے: بیمار شخص کو موت کے قریب ”لا الہ الا اللہ“ پڑھنے کی تلقین کی جائے۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی خود کوئی مرتبہ یہ کلمہ پڑھے اور پھر بھی قریب المرگ شخص اس کو نہ پڑھے تو اب آدمی کو اسے تلقین نہیں کرنی چاہئے اور اس بارے میں اسے بار بار ایسا نہیں کہنا چاہئے۔

ابن مبارک رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص نے انہیں ”لا الہ الا اللہ“ پڑھنے کی تلقین کی اور بکثرت ایسا کیا تو حضرت عبداللہ بن مبارک نے ان سے فرمایا: جب میں نے ایک مرتبہ یہ پڑھ لیا اور میں اس پر کار بند ہوں تو جب تک میں کوئی دوسرا کلام نہیں کرتا (میں اسی پر کار بند شمار ہوں گا)۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے قول کا مطلب یہ ہے: انہوں نے وہ بات مراد لی ہے جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے: جس شخص کا آخری قول ”لا الہ الا اللہ“ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب 8: موت کی سختی کا بیان

900 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَرِجٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

مَتْنِ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدْحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ

فِي الْقَدْحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ اِنِّي عَلَى غَمْرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یاد ہے آپ جس وقت قریب المرگ تھے آپ کے پاس ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی موجود تھا آپ اپنا دست مبارک پیالے میں داخل کرتے تھے پھر اس پانی کو اپنے چہرے پر پھیرتے تھے پھر آپ یہ دعا کرتے تھے۔

”اے اللہ! موت کی سختیوں اور تکلیفوں کے خلاف میری مدد کر۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

901 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَنْ حَدِيثٌ: مَا أَغْبَطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ

قَالَ سَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ فَقَالَ هُوَ الْعَلَاءُ بْنُ

الْجَلَّاحِ وَأَنَا عَرَفْتُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وصال کی شدت دیکھنے کے بعد اب میں کسی کی آسان

موت پر رشک نہیں کرتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابو زرعة رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: عبد الرحمن

بن علاء نامی راوی کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ عبد الرحمن بن علاء بن جلاح ہیں انہوں نے صرف اسی سند کے حوالے سے ان کا

تعارف کروایا۔

902 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَامُ بْنُ الْمِصْكِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ حَدِيثٌ: إِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا وَلَا أَحَبُّ مَوْتًا كَمَوْتِ الْحِمَارِ قَبْلَ وَمَا مَوْتُ الْحِمَارِ قَالَ

مَوْتُ الْفَجَاءَةِ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن کی جان آرام سے نکلتی

ہے اور میں گدھے کی طرح مرنے کو پسند نہیں کرتا۔ عرض کی گئی: گدھے کی طرح مرنے سے مراد کیا ہے؟ اچانک موت۔

900- اخرجه ابن ماجه (518/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (1623) واخرجه

احمد (151/77:70:64/6) من طرق عن القاسم بن محمد عن عائشة به.

**903** سند حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَفِظَ مَا حَفِظَ رَفَعَا إِلَى اللَّهِ مَا حَفِظَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللَّهَ فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيفَةِ خَيْرًا إِلَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرْفِي الصَّحِيفَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (اعمال) کی حفاظت کرنے والے فرشتے رات یا دن کے وقت (کے اعمال کا صحیفہ) لے کر جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ اس صحیفے کے آغاز اور اختتام میں بھلائی پاتا ہے تو یہ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے اس صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان (میں مذکور گناہوں) کی مغفرت کر دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ

باب 9: مومن کے مرتے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ آتا ہے

**904** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَفِظَ مَا حَفِظَ رَفَعَا إِلَى اللَّهِ مَا حَفِظَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللَّهَ فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيفَةِ خَيْرًا إِلَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرْفِي الصَّحِيفَةِ

مَنْ حَفِظَ مَا حَفِظَ رَفَعَا إِلَى اللَّهِ مَا حَفِظَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللَّهَ فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيفَةِ خَيْرًا إِلَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرْفِي الصَّحِيفَةِ

مَنْ حَفِظَ مَا حَفِظَ رَفَعَا إِلَى اللَّهِ مَا حَفِظَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللَّهَ فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيفَةِ خَيْرًا إِلَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرْفِي الصَّحِيفَةِ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِّنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

◀◀ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مومن کے مرتے ہوئے اس

کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض محدثین نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے علم کے مطابق قتادہ کا عبد اللہ بن بریدہ سے (احادیث کا) سماع ثابت نہیں ہے۔

**905** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَرَّازُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا

سَيَّارٌ هُوَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ

904- اخرجہ النسائی (5/4) کتاب الجنائز: باب: علامہ موت المؤمن حدیث (1828'1829) واخرجہ ابن ماجہ (467/1) کتاب

الجنائز: باب: ما جاء في المؤمن يوجر في النزعة، حدیث (1452) واخرجہ احمد (360'357'350/5) عن عبد الله بن بریدة عن ابيه به.

905- اخرجہ ابن ماجہ (1423/2) کتاب الزهد، باب: السنوت والاستعداد له، حدیث (4261) وعبد بن حميد (ص 404) حدیث

(1370) عن جعفر بن سليمان، عن ثابت بن انس به.

متن حدیث: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اَرْجُو اللهَ وَاِنِّي اَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَيْدٍ فِئِي مِثْلَ هَذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے جو مرنے کے قریب تھا، آپ نے دریافت کیا: تم کیا محسوس کر رہے ہو؟ وہ بولا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ (کے فضل) کی امید بھی ہے اور اپنے گناہوں (کے عذاب) کا اندیشہ بھی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت حال میں جس بندے کے دل میں یہ کیفیات جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرے گا، جس کی اسے امید ہو اور اس سے محفوظ رکھے گا، جس کا اسے خوف ہو۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو ثابت نامی راوی کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

#### باب 10: کسی کی موت کا اعلان کرنا مکروہ ہے

906 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ وَهَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ عَنبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَاِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ  
اختلاف سند: قَالَ عَبْدُ اللهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُدَيْفَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ  
قال أبو عيسى: وهذا أصح من حديث عنبسة عن أبي حمزة وأبو حمزة هو ميمون الأعمور وليس هو

بِالْقَوِي عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عَبْدُ اللهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
مذاهب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيَ عِنْدَهُمْ أَنْ يُنَادِيَ فِي النَّاسِ أَنْ فُلَانًا مَاتَ لِيَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ أَنْ يُعْلَمَ أَهْلُ قَرَابَتِهِ وَآخِرَانَهُ وَرَوَى عَنْ اِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُعْلَمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: موت کی اطلاع عام کرنے سے بچو، کیونکہ موت کا

اعلان کرنا زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں: یہاں لفظ ”نعی“ سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے، تاہم یہ ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کی گئی اور نہ ہی اس میں یہ بات ذکر کی گئی ہے: ”نعی“ کا مطلب موت کا اعلان کرنا ہے۔

یہ روایت عنبسہ کی ابو حمزہ سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابو حمزہ تائی راوی کا نام میمون اعمور ہے اور یہ محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بعض اہل علم نے ”نعی“ کو مکروہ قرار دیا ہے، ان کے نزدیک ”نعی“ ہے کا مطلب یہ ہے: لوگوں کے درمیان یہ اعلان کیا جائے کہ فلاں شخص فوت ہو گیا ہے، تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے: اگر کوئی شخص اپنے قریبی رشتے داروں اور بھائیوں کو اس بات کی

اطلاع دے۔

ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی اپنے قریبی رشتے داروں کو (کسی کے مرنے کی) اطلاع دے۔

**907** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سَلِيمٍ

الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ إِذَا

مَتَّحْتُمْ حَدِيثَ مَنْ مَاتَ فَلَا تُؤْذِنُوا بِسِيِّئَاتِي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعِيًّا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀▶ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو میری موت کا اعلان کسی کے سامنے نہ کرنا، کیونکہ ہو سکتا ہے: یہ

موت کی خبر مشہور کرنے کے مترادف ہو اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کی خبر مشہور کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى

باب 11: صبر، صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے

**908** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

907- أخرجه ابن ماجه (474/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في النهي عن النعي، حديث (1476) واحد (406/385/5) عن حبيب بن

سليم العبسي، عن بلال بن يحيى العبسي عن حذيفة بن اليمان به.

908- أخرجه ابن ماجه (509/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الصبر على الصدمة، حديث (1596) عن الليث بن سعد، عن يزيد بن ابني

حبيب، عن سعد انس به.

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبر، صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

909 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَائِيِّ عَنْ أَنَسِ

بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صبر صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ

باب 12: میت کو بوسہ دینا

910 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ عَيْنَاهُ

تَدْرِفَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ

آثار صحابہ: قَالُوا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا وہ اس وقت فوت

ہو چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

909- اخرجہ المعاری (177/3) کتاب الجنائز: باب: زیارة القبور، حدیث (1283) واخرجہ مسلم (322/3) کتاب الجنائز: باب:

فی الصبر علی المصیبة عن الصدمة الاولی، حدیث (926/14) و ابو ادود (210/2) کتاب الجنائز: باب: الصبر عن المصیبة، حدیث (3124)

والنسائی (22/4) کتاب الجنائز: باب الامر بالاحتساب والصبر عند نزول المصیبة، حدیث (1870) واخرجہ احمد (217'143'130/3) وعبد

بن حمید (ص362) حدیث (1203) عن شعبة، عن ثابت، عن انس بن مالک به.

910- اخرجہ ابن ماجه (468/1) کتاب الجنائز: باب: ما جاء فی تقبیل المیت، حدیث (1456) واحمد (206'55'43/6) وعبد بن حمید (ص441) حدیث (1526) عن سفیان الثوری، عن عاصم بن عبد الله عن القاسم بن محمد بن عیبة بن عائشة به.



راویوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا تھا۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

### باب 13: میت کو غسل دینا

911 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ وَمَنْصُورٌ وَهَشَامٌ قَامَا خَالِدٌ وَهَشَامٌ

فَقَالَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: تَوَقَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ

أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنِّي وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنِي فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنِّي

فَادْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ اشْعِرْنَاهَا بِهِ

اِخْتِلَافٍ رَوَيْتُ: قَالَ هُشَيْمٌ وَفِي حَدِيثٍ غَيْرِ هَؤُلَاءِ وَلَا أَدْرِي وَلَعَلَّ هَشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَرْنَا

شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قَالَ هُشَيْمٌ أَظُنُّهُ قَالَ فَالْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ

وَمُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْدَأَنَّ بِمِيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الرُّضْوَةِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ أُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ

كَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَيْسَ لِغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَنَا حَدٌّ مُوَقَّتٌ وَلَيْسَ لِذَلِكَ صِفَةٌ مَعْلُومَةٌ

وَلَكِنْ يُطَهَّرُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا قَالَ مَالِكٌ قَوْلًا مُجْمَلًا يُغَسَّلُ وَيُنْقَى وَإِذَا انْقَى الْمَيِّتَ بِمَاءٍ قَرَّاحٍ أَوْ مَاءٍ غَيْرِهِ

أَجْزَاءَ ذَلِكَ مِنْ غُسْلِهِ وَلَكِنْ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُغَسَّلَ ثَلَاثًا فَصَاعِدًا لَا يُقْصَرُ عَنْ ثَلَاثٍ لِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَإِنْ انْقَرَأَ فِي أَقْلٍ مِنْ ثَلَاثٍ مَرَاتٍ أَجْزَاءً وَلَا تَرَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ عَلَى مَعْنَى الْإِنْقَاءِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَلَمْ يُوَقَّتْ وَكَذَلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ أَعْلَمُ بِمَعَانِي

الْحَدِيثِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقْ وَتَكُونُ الْغَسَلَاتُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيَكُونُ فِي الْأَخِرَةِ شَيْءٌ مِنْ كَافُورٍ

911- أخرجه البخاري (150/3) كتاب الجنائز: باب: غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر، حديث (1253) وباب: يبدأ بسما من الميت، حديث (1255) وباب: مواضع الرضوء من الميت، حديث (1256) وباب: هل تكفن المرأة في ازار الرجل، حديث (1257) وباب: يجعل الكلافور في الخبيرة، حديث (1257) وباب: كيف الاشعار للميت، حديث (1261) ومسلم (338/3 الابي) كتاب الجنائز: باب: في غسل الميت، حديث (36/39'38'37'939/42'40'39'38'37'939/42) وابو داؤد (214/2) كتاب الجنائز: باب: كيف غسل الميت، حديث (3143-3144) والنسائي (30/4) كتاب الجنائز: باب: نقض رأس الميت، حديث (1883) وباب: غسل الميت اكثر من سبعة، حديث (1887) وباب: الكلافور في غسل الميت، حديث (1891'1892) وباب: غسل الميت اكثر من خمس، حديث (1886) وابن ماجه (369/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في تقبيل الميت، حديث (1459) واخرجه الامام احمد (85/5) وفي (408'407/6) والبيهقي (174/1) حديث (360) من طرق عن حفصة عن ام عطية به.

﴿﴾ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحب زادی کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے طاق تعداد میں تین، پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ جو تم مناسب محسوس کرو، غسل دینا اور اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور ملا دینا (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کچھ کافور ملا دینا۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ راوی خاتون بیان کرتی ہیں: جب ہم فارغ ہوئے، ہم نے آپ ﷺ کو بتایا: تو آپ ﷺ نے اپنی چادر ہماری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا: اسے اس کے کفن کے نیچے رکھ دینا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نے ان صاحب زادی کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: تم اس کے دائیں طرف اور وضو کے اعضاء سے (غسل کا) آغاز کرنا۔

اس بارے میں سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میت کو اسی طرح غسل دیا جائے گا، جیسے غسل جنابت کیا جاتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک میت کے غسل کی کوئی مقررہ حد یا کوئی مخصوص کیفیت نہیں ہے، بلکہ اصل

مقصد یہ ہے: اسے پاک کر دیا جائے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ کے قول میں اجمال پایا جاتا ہے، میت کو غسل دیا جائے گا، اسے پاک صاف کیا

جائے گا۔ جب میت کو کسی چیز میں ملے ہوئے پانی سے یا اس کے علاوہ پانی سے پاک کر دیا جائے، تو یہ اس کے غسل کی جگہ کافی ہوگا

تاہم میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے: اسے تین مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دیا جائے، تین مرتبہ سے کم نہ دیا جائے، کیونکہ

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: تم اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا۔

(امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اگر تین مرتبہ سے کم میں میت پاک ہو جائے، تو یہ بھی جائز ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان صفائی کرنے سے متعلق ہے: تین مرتبہ ہو یا پانچ مرتبہ میں ہو اس کی

کوئی متعین تعداد (مقصود) نہیں ہے۔

فقہاء نے اسی طرح یہ بات بیان کی ہے: اور وہ حدیث کے معنی کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: میت کو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کیا جائے گا، اور آخر میں کچھ

کافور شامل کر دیا جائے گا۔

بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

باب 14: میت کو مشک لگانا

912 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَلِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ

سَمِعَ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْكُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین خوشبو مشک ہے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

913 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ أَطْيَبُ طِيبِكُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ قَالَ وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرِّيَّانِ أَيْضًا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ

أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرِّيَّانِ ثِقَّةٌ قَالَ يَحْيَى خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَّةٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے

ارشاد فرمایا: یہ تمہاری سب سے بہترین خوشبو ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے میت کو مشک لگانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

اس روایت کو بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔

امام علی بن مدینی نے امام یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: مستمر بن ریان نامی راوی ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر نامی راوی بھی

ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب 15: میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا

914 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ

912- أخرجه أبو داود (217/2) كتاب الجنائز: باب: في السلك للميت: حديث (3158) والنسائي (39/4) كتاب الجنائز: باب: السنته

حديث (1905'1906) وأخرجه أحمد (87'47'36'31/3) عن المستمر بن الريان عن أبي سعيد الخدري به

914- أخرجه أبو داود (218/2) كتاب الجنائز: باب: في الغسل من غسل الميت: حديث (3162) وابن ماجه (470/1) كتاب الجنائز:

باب: ما جاء في غسل الميت، حديث (1463) وأخرجه أحمد (272/2) من طرق عن أبي صالح، عن أبي هريرة به

سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ حَدِيثٌ: مَنْ غَسَلَهُ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمَلِهِ الْوُضُوءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا  
مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي يُغَسَّلُ الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ  
اسْتَحَبُّ الْغُسْلَ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَلَا أَرَى ذَلِكَ وَاجِبًا وَهَكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا أَرَجُو  
أَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَأَمَّا الْوُضُوءُ فَأَقْلُ مَا قَبِلَ فِيهِ وَقَالَ إِسْحَاقُ لَا بُدَّ مِنَ الْوُضُوءِ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسَلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا چاہئے اور اسے  
اٹھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی میت کو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ”موقوف“ حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

میت کو غسل دینے والے شخص کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں فرماتے ہیں: جب آدمی میت کو غسل دے تو  
اس پر غسل کرنا لازم ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس پر وضو کرنا لازم ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنے کو مستحب سمجھتا ہوں تاہم میں اسے واجب  
نہیں سمجھتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دے مجھے امید ہے: اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہوگا جہاں تک وضو کا تعلق  
ہے تو اس بارے میں بہت کم کلام کیا گیا ہے۔

امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وضو کرنا ضروری ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا شخص غسل نہیں کرے گا اور وضو بھی نہیں کرے گا جس نے میت کو غسل دیا ہو (یعنی  
اس پر یہ لازم نہیں ہے)

## بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ

### باب 16: کون سا کفن دینا مستحب ہے؟

915 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنٌ حَدِيثٌ: الْبُسُؤُا مِنْ ثِيَابِكُمْ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُكْفَنَ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي كَانَ

يُصَلِّي فِيهَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَيْنَا أَنْ يُكْفَنَ فِيهَا الْبَيَاضُ وَيُسْتَحَبُّ حُسْنُ الْكَفْنِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے۔

ابن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے: کفن اسی طرح کے کپڑے میں دیا جائے جس

میں (آدمی) نماز ادا کرتا تھا (اور وہ سفید کپڑا ہے)

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک کفن دینے کے لئے پسندیدہ کپڑا سفید ہے، اور یہ بات مستحب

ہے: کفن اچھا ہو۔

## بَابُ مِنْهُ

### باب 17: بلا عنوان

916 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

915- أخرجه أبو داود (401/2) كتاب الطب، باب: في الامر بالكحل، حديث (3878) و (449/2) كتاب اللباس: باب: في البياض، حديث (4061) والنسائي (149/8) كتاب الزينة: باب: الكحل، حديث (5113) وابن ماجه (473/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فيها يستحب

من الكفن، حديث (1472) و كتاب اللباس: باب: البياض من الثياب حديث (3566) و كتاب الطب: باب: الكحل: بالاند: حديث (3497)

وأخرجه احمد (1/231'247'274'328'355'363) والبيهقي (240/1) حديث (520) عن عبد الله بن خثيم عن سعيد بن جبهر عن

ابن عباس به.

916- أخرجه ابن ماجه (473) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فيها يستحب من الكفن، حديث (1474) عن محمد بن سيرين عن ابي قتادة به.

حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
متن حدیث: إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

فی الباب: وَفِيهِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ فِي  
قَوْلِهِ وَلْيُحْسِنْ أَحَدُكُمْ كَفَنَ أَخِيهِ قَالَ هُوَ الصَّفَاءُ وَلَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ

﴿﴾ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی کا ولی بنے تو اسے اچھے طریقے سے کفن دے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سلام بن ابو مطیع نے اس روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے آدمی کو چاہئے کہ اپنے بھائی کو

اچھا کفن دے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد صاف اور سفید ہونا ہے قیمتی ہونا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 18: نبی اکرم ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟

917 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كُفِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا  
عِمَامَةٌ قَالَ فَذَكَرُوا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ جَبْرَةَ فَقَالَتْ قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكْفَنُوهُ فِيهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو تین سفید یعنی کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں قمیص یا عمامہ

شامل نہیں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو کفن میں دو کپڑے دیئے گئے تھے اور ایک کڑھائی کی ہوئی چادر تھی، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ چادر لائی گئی تھی، لیکن اسے واپس کر دیا گیا تھا۔ نبی

917- أخرجه مالك في الموطأ (223/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في كفن النبي، حديث (5) وأخرجه البخاري (167/3) كتاب الجنائز:

باب: الكفن بغير قميص، حديث (1271/1272) و باب: الكفن بلا عمامة: حديث (1273) وأخرجه مسلم (345/3) الإبهى) كتاب الجنائز:

باب: في كفن النبي، حديث (941/45) وأبو داود (212/6) كتاب الجنائز: باب: في الكفن: حديث (3152-3152) والنسائي (35/4) كتاب

الجنائز: باب: كفن النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (1897-1898) وابن ماجه (472/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في كفن النبي صلى

الله عليه وسلم حديث (1469) وأخرجه احمد (214\*203\*192\*165\*132\*118\*45\*40/6) وعبد بن حميد (ض) (434) حديث

(1495) و (ض) (436) حديث (1504) عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة به.

اکرم ﷺ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

918 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ زَالِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي نَمِرَةٍ فِي تَوْبٍ

وَاحِدٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ وَابْنِ عُمَرَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اِخْتِلَافِ رَوَايَتٍ: وَقَدْ رُوِيَ فِي كَفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ أَصَحُّ

الْأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَ فِي كَفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَذَاهِبِ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُكْفَنُ الرَّجُلُ فِي ثَلَاثَةِ أَتْوَابٍ إِنْ شِئَتْ فِي قَمِيصٍ وَلِفَافَتَيْنِ وَإِنْ شِئَتْ فِي

ثَلَاثِ لِفَافٍ وَيُجْزَى تَوْبٌ وَاحِدٌ إِنْ لَمْ يَجِدُوا ثَوْبَيْنِ وَالثَّوْبَانِ يُجْزَيَانِ وَالثَّلَاثَةُ لِمَنْ وَجَدَهَا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ وَهُوَ

قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالُوا تَكْفَنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَتْوَابٍ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ بن عبد المطلب کو ایک چھوٹی چادر میں

کفن دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث

منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے بارے میں مختلف روایات نقل کی گئی ہیں، تاہم اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول

حدیث سب سے زیادہ مستند ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کے بارے میں نقل کی گئی ہیں۔

اکثر اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا، اگر تم چاہو تو ایک قمیض اور دو لفافے میں دے دو، اگر تم

چاہو تو تین لفافوں میں دے دو اور اگر دو مزید کپڑے نہیں ملتے، تو ایک کپڑے میں کفن دینا بھی جائز ہے، اور صرف دو میں بھی کفن

دینا جائز ہے، تاہم جس شخص کو میسر ہو اس کے لئے تین کپڑوں میں کفن دینا اہل علم کے نزدیک زیادہ مستحب ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اہل علم فرماتے ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُضَعُّ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ

باب 19: میت کے گھر والوں کے لئے کھانا پکانا

919 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ

جَانَهُمْ مَا يَشْفَلُهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ شَيْءٌ لَشَفْلِهِمْ بِالْمُصِيبَةِ

وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ ابْنُ جُرَيْجٍ

﴿﴾ جعفر بن خالد اپنے والد کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت

جعفر رضی اللہ عنہ کے وصال کی اطلاع آئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو! اس حادثے کی وجہ

سے یہ کھانا نہیں پکا سکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: میت کے گھر والوں کو کوئی چیز بھی دی جائے، کیونکہ وہ اس وقت مصیبت میں

جتنا ہوتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

جعفر بن خالد جعفر بن خالد بن سارہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ ابن جریر نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب 20: مصیبت کے وقت گال پٹینے اور گریبان پھاڑنے کی ممانعت

920 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زُبَيْدُ الْأَيْمِيِّ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

919- اخرجہ ابو داؤد (212/2) کتاب الجنائز: باب: صنعة الطعام لاهل الميت، حدیث (3132)، ابن ماجہ (514/1) کتاب الجنائز:

باب: ما جاء في الطعام يبعث الی اهل الميت، حدیث (1610) واخرجہ احمد (205/1) والحدیث (247/1) حدیث (537) عن سفیان بن

عیینة، عن جعفر بن خالد بن سارة عن ابيه عن عبد الله بن جعفر به۔



متن حدیث: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص گریبان پھاڑ دے اور گال پیٹے اور زمانہ

جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ النَّوْحِ

### باب 21: نوحہ کرنا حرام ہے

921 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ الطَّائِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ

متن حدیث: مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَبِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعَدَ

الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَآثَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالَ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نَيْحَ عَلَيْهِ عَذَبَ بِمَا نَيْحَ عَلَيْهِ

في الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحَلِيٍّ وَأَبِي مُوسَى وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنَادَةَ بْنِ مَالِكٍ

وَأَنَسِ وَأُمِّ عَطِيَّةَ وَسَمْرَةَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا جن کا نام قرظہ بن کعب تھا،

ان پر نوحہ کیا گیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ منبر پر چڑھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد

فرمایا: اسلام میں نوحہ کرنے کی کیا حیثیت ہے؟

میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اس پر اس نوحہ کئے جانے کی وجہ

سے عذاب نازل ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ،

920- اخرجہ البخاری (195/3) کتاب الجنائز: باب: لیس منا من شق الجيوب، حدیث (1294) و باب لیس من ضرب الخدود، حدیث

(297) و باب: ما ینھی من الویل و دعوی الجاهلیة عن المصیبة، حدیث (1298) و کتاب المناقب، باب: ما ینھی من دعوی الجاهلیة

حدیث (3519) و مسلم (350/1 الابی) کتاب الایمان، باب: تحریم ضرب الخدود و شق الجيوب، و الدعاء بدعوی الجاهلیة، حدیث

(103/166'103/165) و النسائی (20/4) کتاب الجنائز: باب: ضرب الخدود، حدیث (1862) و باب: شق الجيوب، حدیث (1864) و ابن

ماجه (504/1) کتاب الجنائز، باب: ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود شق الجيوب حدیث (1584) و اخرجہ احمد (386/1'432'442

465'456) عن مسروق عن ابن مسعود.

921- اخرجہ البخاری (191/3) کتاب الجنائز: باب: ما یکره من النهاخة علی الميت، حدیث (1291) و مسلم (331/3) کتاب الجنائز:

باب: الميت یعذب بکلاء اهلہ علیہ (28-933) و اخرجہ احمد (245/4'252'255) عن علی بن ربیعہ الاسدی عن المغیرة بن شعبه به.

حضرت جنادہ بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوما لک اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**922** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَانَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدْعَهُنَّ النَّاسُ النَّيَاحَةَ وَالطَّنْ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعَدْوَى أَجْرَبَ بَعِيرٌ فَأَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيرٍ مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيرَ الْأَوَّلَ وَالْأَنْوَاءُ مُطْرِنًا بِنَوْءٍ كَذَا وَكَذَا حَلْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں چار کام زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں؛ جنہیں لوگ ترک نہیں کریں گے۔ نوحہ کرنا، نسب میں طعن کرنا، چھوت کا یقین رکھنا، یعنی ایک اونٹ کو خارش تھی تو اس کی وجہ سے باقیوں کو بھی ہونگی (بھلا سوچو) پہلے کو کس نے خارش میں مبتلا کیا تھا؟ اسی طرح یہ اعتقاد رکھنا کہ بارش ستاروں کی گردش کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 22: میت پر (بلند آواز میں) رونا مکروہ ہے

**923** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ

بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حَلْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبُكَاءَ عَلَى الْمَيِّتِ قَالُوا الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَذَهَبُوا إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَرْجُو أَنْ كَانَ يَنْهَاهُمْ فِي حَيَاتِهِ أَنْ لَا يَكُونَ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ ﴿﴾ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ

922- اخرجه احمد (2/291'414'455'456'526'531) عن علقمة بن مرثد، عن ابي الربيع عن ابي هريرة به.

923- اخرجه البخاري (3/180) كتاب الجنائز، باب: قول النبي صل الله عليه وسلم يعذب الميت ببعض بكلاء اهله عليه اذا كان النوح من

سنة، حديث (1286) واخرجه مسلم (3/326 الابي). كتاب الجنائز، باب: الميت يعذب ببكلاء اهله عليه، حديث (16/927/17'927/18)

بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے میت پر رونے کو مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ

سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

انہوں نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔

ابن مبارک رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں مجھے یہ امید ہے: اگر میت نے اپنی زندگی میں اس بات سے منع کر دیا ہو تو اسے کوئی عذاب نہیں

ہوگا۔

**924** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ أَنَّ مُوسَى بْنَ

أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بِأَكْبَرِهِ فَيَقُولُ وَاجْبَلَاهُ وَاسِيدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ إِلَّا وَكَّلَ بِهِ

مَلَكَانِ يُلْهَزَانِهِ أَهْلَكَذَا كُنْتُ

حکیم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿ ﴿ ﴾ ﴾ حضرت موسیٰ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے: جو بھی میت فوت ہو جاتی ہے اور اس پر کوئی روتے ہوئے کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے: ہائے پہاڑ، ہائے سردار! یا اس طرح

کے الفاظ استعمال کرتا ہے تو اس میت پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں: جو اسے گھونے مارتے ہوئے یہ کہتے ہیں: کیا تو اسی طرح تھا؟

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 23 میت پر رونے کی اجازت

**925** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ وَهْمٌ إِنَّمَا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَسْكُونُ عَلَيْهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقِرْطَبَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

924- أخرجه ابن ماجه (508/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في البهت يعذب بما نهم عليه، حديث (1594) وأخرجه احمد (414/4) عن أسيد بن أبي أسيد، عن موسى بن أبي موسى عن أبيه به.

925- أخرجه احمد (31/2) عن محمد بن عمرو، عن يحيى بن عبد الرحمن عن ابن عمر به.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ

مذہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَتَأَوَّلُوا هَذِهِ الْآيَةَ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) وَهُوَ قَوْلُ

الشَّافِعِيِّ (۱)

﴿﴾ یحییٰ بن عبدالرحمن، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میت کے گھر والوں پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات فرمائی: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے انہوں نے جھوٹی بات بیان نہیں کی تھی، لیکن وہ غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ایک ایسے شخص کے بارے میں ارشاد فرمائی تھی جو یہودی ہونے کی حالت میں مرا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اس میت کو عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رورہے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے اور وہ اس آیت کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

”کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“

امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

926 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

متن حدیث: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ فَوَجَدَهُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَتَبْكِي أَوْ لَمْ تَكُنْ تَهَيْتِ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلَكِنْ نَهَيْتِ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجْرَيْنِ صَوْتِ عِنْدَ مُصِيبَةِ خَمْسِ وَجُوهٍ وَشَقِ جُوبٍ وَرَنَةِ شَيْطَانٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور انہیں

ہاتھ لے کر اپنے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں اس حالت میں پایا کہ وہ آخری سانس لے رہے

(۱) - أخرجه عبد بن حميد (ص 309) دحيث (1006) عن ابن ابي ليلي عن عطاء عن جابر بن عبد الله به.

تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں پکڑ لیا، آپ نے انہیں اپنی گود میں رکھا اور رونے لگے۔ حضرت عبدالرحمن نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا آپ بھی رورہے ہیں؟ کیا آپ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! میں نے دوا و آوازوں سے منع کیا ہے، جو دوا و آوازوں کی طرح ہوتی ہیں اور گنہگاروں کی طرح ہوتی ہیں، ایک تو وہ جو مصیبت کے وقت چہرہ نوچا جائے اور گریبان چاک کیا جائے اور دوسری وہ جو شیطان کی طرح رونے کی آواز ہوتی ہے۔ (یعنی نوحہ کرنا)

اس بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**927** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُسْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ کہتے ہیں: میت پر زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن کی مغفرت کرنے انہوں نے جھوٹی بات بیان نہیں کی، لیکن وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی سرزد ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے تھے، جس پر رویا جا رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: لوگ اس (عورت) پر رورہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشِيِّ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

باب 24: جنازے کے آگے چلنا

**928** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

927- أخرجه البخاری (181/3) كتاب الجنائز: باب: قول النبی صل اللہ علیہ وسلم: یعذب البیت ببعض بکلاء اہلہ علیہ اذا کان النوح من سئو، وحدیث (1289/1288) وأخرجه مسلم (327/3- الابی) كتاب الجنائز: باب: البیت یعذب ببکلاء اہلہ علیہ، حدیث (927/20)-(927/27)

928- أخرجه ابو داؤد (222/2) كتاب الجنائز: باب: المشی امام الجنائز، حدیث (3179) والنسائی (56/4) كتاب الجنائز، باب المشی من الجنائز، حدیث (1945'1944) وابن ماجه (475/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء فی المشی امام الجنائز، حدیث (1482) وأخرجه احمد (140'122'37'8/2) والحمیدی (276/2) وحدیث (607) من طرق عن سالم: ایہ بہ۔

متن حدیث: زَايْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

﴿﴿﴾ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

929 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ مَنْصُورٍ وَبَكْرِ الْكُوفِيِّ وَزِيَادٍ وَسُفْيَانَ كُلُّهُمْ يَدْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: زَايْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

930 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ  
وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ هَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمَالِكٌ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ مِنَ الْحُفَّازِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْمُرْسَلَ فِي ذَلِكَ أَصَحُّ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسَى يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا مُرْسَلٌ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَارَى ابْنُ جُرَيْجٍ أَخَذَهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ  
قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَى هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ زِيَادٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ وَمَنْصُورٌ وَبَكْرٌ وَسُفْيَانٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَمَّا هُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَوَى عَنْهُ هَمَّامٌ

مذاهب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَهَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ قَالَ وَحَدِيثُ أَنَسٍ فِي هَذَا الْبَابِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ

﴿﴿﴾ زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔  
زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو ابن جریج، زیاد بن سعد اور دیگر راویوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسا کہ ابن عیینہ نے نقل کیا ہے۔  
معمر، یونس بن یزید اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر محدثین نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یوں نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

تمام محدثین کے نزدیک یہ روایت ”مرسل“ ہے اور ”مرسل“ ہونے کے طور پر زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے عبدالرزاق کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول روایت ”مرسل“ ہونے کے طور پر اس روایت سے زیادہ مستند ہے جسے ابن عیینہ نے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے (ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرا یہ خیال ہے ابن جریج نے اس روایت کو ابن عیینہ سے حاصل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمام بن یحییٰ نے اس حدیث کو زیاد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ زیاد بن سعد ہیں اس کے علاوہ منصور اور بکر کے حوالے سے نقل کیا ہے جب کہ سفیان نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہ سفیان بن عیینہ ہیں جن سے ہمام نے روایت نقل کی ہے۔

جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور بعد دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔  
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

**931 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ

ابن شہاب عن انس

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عِيسَى: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَأَمَّا يَرْوِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

آثار صحابہ: قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا أَصَحُّ

931- اخرجه ابن ماجه (475/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في المشي امام الجنائز، حديث (1482) عن عمدة بن بكر البرسائي، قال: انبأنا

يونس الابلي، عن ابن شهاب عن انس بن مالك به.

﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلا کرتے تھے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: محمد بن بکر نامی راوی نے اس روایت کو نقل کرنے میں غلطی کی ہے۔ یہ روایت یونس نامی راوی کے حوالے سے زہری رحمہ اللہ سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشِيِّ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

### باب 25: جنازے کے پیچھے چلنا

932 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى إِمَامِ نَبِيِّ تَيْمِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشِيِّ خَلْفَ الْجَنَازَةِ قَالَ مَا دُونَ النَّجْبِ فَإِنْ

كَانَ خَيْرًا عَجَلْتُمُوهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبْعَدُ إِلَّا أَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مُتْبِعَةٌ وَلَا تَتَّبِعُ وَكَأَنَّ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا

حُكْمٌ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَّارِي: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُضَعِّفُ حَدِيثَ أَبِي مَاجِدٍ لِهَذَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ

الْحَمِيدِيُّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قِيلَ لِيَحْيَى مِنْ أَبِي مَاجِدٍ هَذَا قَالَ طَائِرٌ طَارَ فَحَدَّثَنَا

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ. وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظِيمُهُمْ إِلَى هَذَا

رَأَوْا أَنَّ الْمَشِيَّ خَلْفَهَا أَفْضَلُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاسْحَقُ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: قَالَ إِنْ أَبَا مَاجِدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ إِنَّمَا يُرْوَى عَنْهُ حَدِيثَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَيَحْيَى

إِمَامِ نَبِيِّ تَيْمِ اللَّهِ ثِقَّةٌ يُكْنَى أَيْ الْخَارِثِ وَيُقَالُ لَهُ يَحْيَى الْجَابِرُ وَيُقَالُ لَهُ يَحْيَى الْمُجْبِرُ أَيْضًا وَهُوَ كُوفِيٌّ رَوَى

لَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَبُو الْأَخْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے پیچھے چلنے کے بارے میں

دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: تیزی سے چلو، کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو تم اسے جلدی آگے پہنچا دو گے اور اگر وہ برا ہوگا تو اہل

932- أخرجه ابو داؤد (223/2) كتاب الجنائز: باب: الاسراع بالجنائز، حديث (3184) وابن ماجه (476/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء

يف المشي امام الجنائز، حديث (1484) واخرجه احمد (432'419'415'494'378/1) عن يحيى بن عبد الله التيمي الجابري، عن ابي ماجد

الحنفى عن عبد الله بن مسعود به.



جہنم سے جان چھڑائی جاتی ہے۔ جنازے کے پیچھے چلا جاتا ہے اسے پیچھے نہیں رکھا جاتا، جو اس سے آگے چلے اس کا اس سے تعلق نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم اسے صرف حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر وہ بھی صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا: انہوں نے ابو ماجد سے منقول اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمیدی نے یہ بات بیان کی ہے: ابن عیینہ یہ فرماتے ہیں: یحییٰ سے دریافت کیا گیا: ابو ماجد کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک مجہول الحال شخص۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے، بعض اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے ان کے نزدیک جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابو ماجد نامی راوی مجہول ہے ان سے دو روایات منقول ہیں جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

یحییٰ نامی راوی جو بنو تیم اللہ قبیلے کے امام ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور ان کی کنیت ”ابو الحارث“ ہے۔

ایک قول کے مطابق انہیں یحییٰ جابر کہا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق انہیں یحییٰ مجمر کہا جاتا ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّكُوبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

باب 26: جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

933 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ

سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ

متن حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكِبْنَا فَقَالَ أَلَا

تَسْتَحْيُونَ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَعْدَائِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ثَوْبَانَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مَوْفُوفًا قَالَ مُحَمَّدُ الْمَوْفُوفُ مِنْهُ أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا، تو آپ نے فرمایا: کیا یہ اس بات سے حیا نہیں کرتے کہ اللہ کے فرشتے تو پیدل چلیں اور تم لوگ سواری پر

سوار ہو۔

933- اخرجه ابن ماجه (475/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في شهود الجنائز، حديث (1480) عن ابي بكر بن ابي مرير، عن راشد بن

سعيد عن ثوبان به.

اس بارے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ”موقوف“ حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

#### باب 27: اس بارے میں رخصت کا بیان

934 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

سَمْرَةَ يَقُولُ .

متن حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ أَبِي الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يَسْعَى  
وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن دحاح کے جنازے میں شریک ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک تیز دوڑنے والے گھوڑے پر سوار تھے چونکہ ہم آپ کے ارد گرد تھے اس لئے آپ اسے آرام سے چلا رہے تھے۔

935 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنِ الْجَوَّاحِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ

جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ أَبِي الدَّحْدَاحِ مَا شِئًا وَرَجَعَ عَلَى فَرَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحاح کے جنازے میں پیدل تشریف لے گئے تھے لیکن وہاں پر واپسی پر آپ گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

#### باب 28: جنازے کو جلدی لے جانا

936 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مَعِينَةَ بِنْتُ الْمُسَيْبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: أَسْرَعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ يَكُنْ خَيْرًا تَقْدِمُوهَا إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْ شَرًّا تَضَعُوهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

934- اخرجه مسلم (375/3 الابی) كتاب الجنائز، باب: ركوب البصل على الجنائز اذا انصرف حدیث (965/89) وابو داؤد (222/2)  
كتاب الجنائز، باب: الركوب في الجنائز، حدیث (3178) والنسائی (85/4) كتاب الجنائز، باب الركوب بعد الفراغ من الجنائز، حدیث (2026) واخرجه احمد (102'95'90/5) وعبد الله بن احمد في زوالده على السند (99'98/5) عن سمالك بن حرب عن جابر بن سمره به.

فی الباب: وَهِيَ الْهَابُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بات بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: جنازے کو تیزی سے لے جاؤ! کیونکہ اگر وہ اچھا ہوگا تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جاؤ گے، اگر وہ برا ہوگا، تو تم اپنی گردن سے بوجھ اتار دو گے۔ اس بارے میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ أَحَدٍ وَذِكْرِ حَمْرَةَ

باب 29: شہدائے اُحد کا بیان اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

937 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم على حمزة يوم أُحُدٍ فوقف عليه فرآه قد مثل به فقال لولا أن تجد صفيئة في نفسها لتركته حتى تأكله العافية حتى يحشر يوم القيامة من بطونها قال ثم دعا بنمرة فكفنه فيها فكانت إذا مدت على رأسه بدت رجلاه وإذا مدت على رجليه بدا رأسه قال فكشرت القتلى وقلت الثياب قال فكففن الرجل والرجلان والثلاثة في الثوب الواحد ثم يدفنون في قبر واحد فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنهم أيهم أكثر قرأنا فيقدمه إلى القبلة قال فدفعهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يصل عليهم

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ النِّمْرَةُ الْكِسَاءُ الْخَلْقُ

اختلافِ سند: وَقَدْ خُولِفَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْلَبَةَ عَنْ جَابِرٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

قول امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدِيثُ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ أَصَحُّ

936- أخرجه البخاري (218/3) كتاب الجنائز، باب: السرعة بالجنائز، حديث (1315) ومسلم (351/3) كتاب: الجنائز، باب: الاسراع في الجنائز، حديث (944/50) و ابو داود (223/2) كتاب الجنائز، باب: الاسراع بالجنائز، حديث (3181) والنسائي (41/4) كتاب الجنائز، باب: السرعة بالجنائز، حديث (1910) وابن ماجه (474/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في شهود الجنائز، حديث (1477) أخرجه احمد (280/240/2) الحميدي (1022/2) حديث (1022) عن الزهري، عن سعيد بن السهيب، عن ابي هريرة به. 937- أخرجه ابو داود (212/2) كتاب الجنائز، باب: في الشهيد يغسل، حديث (3136) وأخرجه احمد (128/3) وعبد بن حميد (ص 352) حديث (1164) عن اسامة بن زيد، عن ابن شهاب عن انس بن مالك به.

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے پاس آ کر ٹھہرے، تو آپ نے دیکھا کہ ان کی لاش کی بے حرمتی کر دی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر صفیہ کی پریشانی کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیتا، یہاں تک کہ درندے آ کر انہیں کھا جاتے اور قیامت کے دن ان درندوں کے پیٹ سے انہیں زندہ کیا جاتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر منگوائی اور اس میں انہیں کفن دیا، وہ چادر ایسی تھی کہ اگر ان کے سر پر ڈالی جاتی تھی، تو پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور اگر پاؤں کو ڈھانپا جاتا تھا، تو سر سے ہٹ جاتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: شہیدوں کی تعداد زیادہ تھی اور کپڑے کم تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض اوقات ایک، دو بلکہ تین آدمیوں کو بھی ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا اور پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفنایا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان شہداء کے بارے میں دریافت کرتے تھے، ان میں سب سے زیادہ قرآن کے یاد ہے؟ تو آپ اس کو قبلہ کی سمت میں آگے رکھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شہداء کو دفن کروادیا اور ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

الْجَمْرَةُ سے مراد پرانی چادر ہے۔

اس حدیث کو روایت کرنے میں اسامہ بن زید نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد نے اسے ابن شہاب کے حوالے سے، عبدالرحمن بن کعب کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، جبکہ معمر نے زہری کے حوالے سے، عبداللہ بن ثعلبہ کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق صرف اسامہ بن زید نامی راوی نے اسے زہری کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: لیث نے ابن شہاب کے حوالے سے عبدالرحمن بن کعب کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ درست ہے۔

## باب الآخر

## باب 30: بلا عنوان

**938** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمِ الْأَعْوَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
 متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْحَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ  
 وَيَجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لَيْفٍ عَلَيْهِ أَكَاثٌ مِنْ لَيْفٍ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ  
 توضیح راوی: وَمُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمٌ بْنُ كَيْسَانَ الْمَلَانِيُّ تَكَلَّمَ فِيهِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ  
 وَسُفْيَانُ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے تھے، جنازے میں شامل ہوا کرتے تھے، گدھے پر سوار ہو جایا کرتے تھے، غلام کی دعوت بھی قبول کر لیتے تھے۔ جنگ قریظہ کے دن آپ جس گدھے پر سوار تھے اس کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اور اس کی زین بھی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم اسے صرف مسلم نامی راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

مسلم اعور کو محدثین نے ضعیف قرار دیا گیا ہے یہ صاحب مسلم بن کیسان ملانی ہیں۔

ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ شعبہ اور سفیان نے اسے احادیث روایت کی ہیں۔

**939** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَا قَبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ  
 اذْفَنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَلِيكِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ قَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو لوگوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن

کرنے کے بارے میں اختلاف ہوا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں وہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مجھے بھولی نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تھا اللہ تعالیٰ نبی کی روح کو اسی جگہ قبض کرتا ہے، جس جگہ وہ نبی دفن ہونا پسند کرتا ہے، تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کی جگہ پر آپ کو دفن کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

عبدالرحمن بن ابوبکر نامی راوی کو ان کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

### بَابُ الْخَرِّ

### باب 31: بلا عنوان

940 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنِّمْ مَسَاوِيَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قول امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عِمْرَانُ بْنُ أَنَسٍ الْمَكِّيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

اسناد دیگر: وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ وَعِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ مِصْرِيٌّ أَقْدَمُ وَأَثْبَتُ مِنْ

عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ

◀◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرحومین کی اچھی باتوں کا تذکرہ کرو

اور ان کی برائیوں کے ذکر سے اجتناب کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عمران بن انس مکی ”منکر الحدیث“ ہیں۔

بعض راویوں نے اس روایت کو عطاء کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

عمران بن ابوانس مصری عمران بن انس مکی سے مستند راوی ہیں اور پہلے کے زمانے کے ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوَضَّعَ

### باب 32: جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ جانا

940- اخرجه ابو داؤد (692/2) كتاب الادب ، باب: في النهي عن سب الموتى، حدیث (4900) عن ابی كریب محمد بن العلاء عن معاوية بن

هشام، عن عمران بن انس المكي عن عطاء عن ابن عمر به۔

**941 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ بَشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ  
متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَعَ فِي اللَّحْدِ فَحَرَّضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ هَكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ  
توضیح راوی: وَبَشْرُ بْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ

﴿ ﴿ حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے تو اس وقت تک تشریف فرما نہیں ہوتے تھے جب تک میت کو لحد میں رکھ نہ دیا جائے ایک مرتبہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ان کی مخالفت کرو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ بشر بن رافع نامی راوی علم حدیث میں مستند نہیں ہیں۔

بَاب فَضْلِ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسَبَ

باب 33: مصیبت پر ثواب کی امید رکھنے کی فضیلت

**942 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ  
متن حدیث: قَالَ دَفَنْتُ ابْنِي سِنَانًا وَابُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلَيَّ شَفِيرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ آلا أَبَشْرُكَ يَا أَبَا سِنَانَ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْرَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 إِذَا مَاتَ وَكَدَّ الْعَبْدُ قَالَ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَكَدَّ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فَوَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللَّهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿ ﴿ ابوسنان بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا ابو طلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھ گئے جب میں قبر سے باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا اور بولے: اے ابوسنان! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو 941- اخرجه ابو داؤد (221/1) كتاب الجنائز، باب: القيام للجنائز، حديث (3176) وابن ماجه (493) كتاب الجنائز: باب: ما جاء يف القيام للجنائز حديث (1545) عن بشر بن رافع، عن عبد الله بن سليمان بن جنادة بن امية عن ابيه، عن جده عن عبادة بن الصامت به. 942- اخرجه احمد (415/4) وعبد بن حميد (ص 194) حديث (551) عن حماد بن سلمة، عن ابي سنان، عن ابي طلحة الخولاني، قال، حدثني الضحاك بن عبد الرحمن بن عازب عن ابي موسى الاشعري به.

انہوں نے فرمایا: ضحاک بن عبد الرحمن نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا بچہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے یہ فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے جگر کے ٹکڑے کو قبض کر لیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور ”انا لله وانا الیہ راجعون“ پڑھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام ”بیت الحمد“ رکھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

### باب 34: جنازے پر تکبیر کہنا

943 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ

بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَجَابِرٍ وَيَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ وَأَنْسِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ أَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ شَهْدَ بَدْرًا وَزَيْدٌ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وغيرهم يرون التكبير على الجنائز أربع تكبيرات

وهو قول سفیان الثوري ومالك بن انس وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی آپ نے اس میں چار تکبیریں

کہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن ابی اوفی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن

ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

943- أخرجه مالك في الموطأ (226/1) كتاب الجنائز، باب، التكبير على الجنائز، حديث (14) والبخاري (139/3) كتاب الجنائز، باب: الرجل ينعي ال اهل الميت بنفسه، حديث (1245) وباب: الصوف على الجنائز، حديث (1318)، وباب: الصلوة على الجنائز، حديث (1328-1327) وباب: التكبير على الجنائز اربعاً حديث (1333) وكتاب مناقب الانصار، باب: موت النجاشي، حديث (3881-3880) ومسلم (361/3) كتاب الجنائز: باب: في التكبير على الجنائز حديث (951/63'951/62) وابو داود (230/2) كتاب الجنائز: باب: الصلوة على السلم يموت يف بلاد الشرك، حديث (3204) والنسائي (69/4) كتاب الجنائز، باب: الصوف على الجنائز، حديث (1971) وباب: عدة التكبير على الجنائز حديث (1980) وباب: الاستغفار للمؤمنين، حديث (2041) وابن ماجه (490/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلوة على النجاشي، حديث (1534) واخرجه احمد (230/2'289'280'289'438'384'479'529'241) والحميدي (445/2) حديث (1023) من طرق عن ابي سلمة بن عبد الرحمن وابن السهيب عن ابي هريرة به.



امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ نامی راوی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور عمر میں ان سے بڑے ہیں انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے

قائل ہیں۔

**944** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَيَّ جَنَائِزَنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَيَّ جَنَائِزَ خَمْسًا فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا فَإِنَّهُ يُتَّبَعُ الْإِمَامُ

◆◆◆ عبد الرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے ایک جنازے میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی، ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح تکبیر کہتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں ان کے نزدیک نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے: اگر امام نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے تو آدمی کو اس کی پیروی کرنی چاہئے۔

بَابُ مَا يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 35: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟

944- اخرجہ مسلم (3/365/3) (الابی) کتاب الجنائز: باب: الصلوة على القبر، حدیث (957/72) و ابو داؤد (228/2) کتاب الجنائز: باب: التكبير على الجنائز، حدیث (3197) والنسائی (72/4) کتاب الجنائز: باب: عدد التكبير على الجنائز، حدیث (1982) وابن ماجه (482/1) کتاب الجنائز، باب: ماجاء يفتن كبر خسا، حدیث (1505) و اخرجہ احمد (372'367/4) عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن زید بن ارقم به۔

945 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا هَقْلُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنَاثَانَا

اسناد دیگر: قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ وَزَادَ فِيهِ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ  
فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَائِشَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَجَابِرِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ وَالِدِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهُمُّ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَرَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ فِي هَذَا حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ اسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ  
◀◀ ابوبراہیم اشہلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو اس میں یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! ہمارے زندہ لوگوں، ہمارے مرحومین، ہمارے حاضر لوگوں، ہمارے غیر حاضر لوگوں، ہمارے چھوٹوں، ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں، ہماری عورتوں کی مغفرت کر دے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔  
”اے اللہ! ہم میں سے جسے تو نے زندہ رکھنا ہوا اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے تو نے موت دینی ہو اسے ایمان کی حالت میں موت دینا۔“

اس بارے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔  
ابوبراہیم کے والد سے منقول یہ روایت ”حسن صحیح“ ہے۔

ہشام اور علی بن مبارک نے اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے حوالے سے، نبی

945- اخرجه ابو داؤد (229/2) كتاب الجنائز: باب: الدعاء للميت، حديث (3201) وابن ماجه (480/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الدعاء في الصلوة على الجنائز، حديث (1498) واخرجه احمد (368/2) عن ابى سلية عن ابى هريرة به.

اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

عکرمہ نے اسے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، ابوسلمہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ عکرمہ بن عمار سے منقول روایت محفوظ نہیں ہے۔

یحییٰ سے روایات نقل کرنے میں عکرمہ بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

عبداللہ بن ابوقادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے (اسی کی مانند) نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس بارے میں سب سے زیادہ مستند روایت یحییٰ بن ابوکثیر کی ابو ابراہیم اشہلی کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے ابو ابراہیم اشہلی کا نام دریافت کیا تو انہیں اس کا پتہ نہیں تھا۔

**946 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَقَهَمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ

اغْفِرْ لَهُ وَأَرْحَمَهُ وَأَغْسِلْهُ بِالْبُرْدِ وَأَغْسِلْهُ كَمَا يُغْسَلُ الثُّوبُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ أَصْحَبُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ

﴿﴾ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا: آپ نے نماز جنازہ ادا کی تو مجھے

آپ ﷺ کی اس میت کے لئے اس دعا کا علم ہوا۔

”اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے، تو اس پر رحم کر اور اس کے (گناہوں کو) رحمت کے اولوں کے ذریعے یوں دھو

دے، جیسے پتھرے کو دھویا جاتا ہے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں منقول سب سے زیادہ مستند روایت یہی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 36: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

**947 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

مُقْسِمِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ

946- اخرجه مسلم (372/3- الامس) كتاب الجنائز، باب: الدعاء للميت في الصلوة، حديث (963/85) والنسائي (51/1) كتاب الطهارة،

باب: الوضوء ببناء البرد، حديث (62) وكتاب الجنائز: باب: الدعاء، حديث (1983'1984)، وابن ماجه (481/1) كتاب الجنائز: باب: ما

جاء في الدعاء في الصلوة على الجنائز، حديث (1500)، واخرجه احمد (28'23/6) عن جبير بن نفير، عن عوف بن مالك به.

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِي

تَوْضِيحُ رَاوِي: اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَ أَبُو شَيْبَةَ الْوَاسِطِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

آثَارِ صَحَابِهِ: وَالصَّحِيحُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ مِنَ السُّنَّةِ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی ہے۔

اس بارے میں سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

اس کا راوی ابراہیم بن عثمان جو ابوشیبہ واسطی ہے۔ یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

مستند روایت یہی ہے: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

سنت ہے۔

948 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ

اِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَوْفٍ

متن حدیث: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ

تَمَامِ السُّنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَبْرَهُمْ يَخْتَارُونَ أَنْ يُقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ إِنَّمَا هُوَ تَنَاءٌ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَالِدُعَاءِ لِلْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ

توضیح رَاوِي: وَطَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ هُوَ ابْنُ أَخِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَوَى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ

﴿ طلحہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نماز جنازہ ادا کی اس میں سورہ فاتحہ پڑھی میں

نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: شاید) سنت کی

947- اخرجه ابن ماجه (479/1) كتاب الجنائز: باب، ما جاء في القراءة على الجنائز، حديث (1495) عن احمد بن منبه عن زيد بن

الجناب عن ابراهيم بن عثمان، عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس به.

948- اخرجه البخارى (242/3) كتاب الجنائز، باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز، حديث (1335) وابو داود (228/2) كتاب الجنائز:

باب: ما يقرأ على الجنائز، حديث (3198) والنسائي (84/4) كتاب الجنائز، باب: الدعاء حدث (1987/1988) عن سعد بن ابراهيم، عن

طلحة بن عبد الله بن عوف عن ابن عباس به.

تکمیل کے لئے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طباقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: نماز جنازہ میں قرأت نہیں کی جائے گی اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جائے گی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا اور میت کے لئے دعا کی جائے گی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

طلحہ بن عبد اللہ بن عوف حضرت عبدالرحمن بن عوف کے بھتیجے ہیں۔ زہری نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَالشَّفَاعَةِ لِلْمَيِّتِ

### باب 37: میت کے لئے دعا اور سفارش کیسے کی جائے؟

949 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزَّيْنِيِّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ وَدُرَيْبِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ

هَذَا الْحَدِيثِ وَأَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثِدِ بْنِ هُبَيْرَةَ وَمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا وَرَوَايَةُ هَؤُلَاءِ أَصَحُّ عِنْدَنَا

◆◆ عبد اللہ زینی بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن زہیرہ رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ ادا کرتے اور لوگ کم ہوتے تو وہ انہیں

تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے اور پھر یہ بیان کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی نماز جنازہ تین صفوں میں ادا

کر لیں اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مالک بن حبیہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔ دیگر راویوں نے اسے محمد بن

949- اخرجہ ابن ماجہ (478/1) کتاب الجنائز: باب: ما جاء من صل عليه جماعة من المسلمين، حدیث (1490) وابو داؤد (219/2).

اسحق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابراہیم بن سعد نے اس روایت کو محمد بن اسحق کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے مرشد نامی راوی اور حضرت مالک بن حبیہ کے درمیان ایک اور شخص کا تذکرہ کیا ہے ہمارے نزدیک ان لوگوں کی روایات مستند ہیں۔

**950 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

**متن حدیث:** لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ مِائَةً فَمَا فَوْقَهَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**اختلاف روایت:** وَقَدْ أَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسلمانوں میں سے جس مرنے والے شخص کی نماز جنازہ مسلمانوں کا ایک گروہ ادا کرے، جن کی تعداد ایک سو ہو وہ اس کے لئے شفاعت کریں، تو اس میت کے بارے میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔

علی نامی راوی نے اپنی روایت میں ”ایک سو یا اس سے زیادہ“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض محدثین نے اسے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا**

**باب 38:** سورج نکلنے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے

**951 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

**الْجَهَنِّي قَالَ**

950- مسلم (3/356-الابی) کتاب الجنائز، باب: من صل عليه مائه شفعا فبها، حدیث (58/947) والنسائی (4/75) کتاب الجنائز، باب:

فضل من صل عليه مائة، حدیث (1991-1992) أخرجه احمد (3/266) (6/32'40'97'231) والحمیدی (1/108) حدیث (222)

عن ابی قلابة، عن عبد الله بن يزيد رضى الله عن عائشة عن عائشة به.

951- مسلم (2/181-الابی) کتاب صلوة المساکین وقصرهما، باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها، حدیث (831/293) و ابو داؤد

(2/225) کتاب الجنائز، باب: الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها، حدیث (3192) والنسائی (1/275) کتاب الساعات، باب: الساعات

التي نهى عن الصلوة فيها، حدیث (560) وهاب، النهى عن الصلوة نصف النهار، حدیث (565) و کتاب الجنائز، باب: الساعات التي نهى عن اقبار

السواتي فبها، حدیث (2013) وابن ماجه (1/486) کتاب الجنائز، باب ما جاء في الاوقات التي لا يصل فيها على الميت ولا يدفن، حدیث

(1519) والدارمی (1/333) کتاب الصلوة، باب: ای ساعة يكره فيها الصلوة واحمد (4/152) عن موسى بن علي بن رباح النخعي، عن ابیه

عن عقبه بن عامر به.

**متن حدیث:** ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبَرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمَ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**مذہب فقہاء:** وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي هَذِهِ السَّاعَاتِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ نَقْبَرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا يَعْنِي الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَكِرَهُ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا وَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین گھنٹیاں ایسی ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ادا کرنے اور اس دوران اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہے جب سورج نکلنے والا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے جب زوال کا وقت ہو یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور جب غروب ہونے کے قریب ہو یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا انہوں نے ان گھنٹیوں میں نماز جنازہ ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ابن مبارک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کے یہ الفاظ کہ ہم اس دوران اپنے مردوں کو دفن کریں اس سے مراد نماز جنازہ ادا کرنا ہے۔

سورج نکلنے کے وقت، اس کے غروب ہونے کے وقت اور زوال کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان اوقات میں جن میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے ان میں نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ**

**باب 39: بچوں کی نماز جنازہ ادا کرنا**

**952** سند حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ ابْنُ بِنْتِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ

اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

**متن حدیث:** الرَّائِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَأْشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ  
قَالُوا يُصَلِّي عَلَى الطِّفْلِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَهْلْ بَعْدَ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّهُ خُلِقَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ

﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سوار ہو کر جنازے کے ساتھ

جانے والا جنازے کے پیچھے رہے جبکہ پیدل چلنے والا (آگے یا پیچھے) جہاں چاہے رہے اور بچے کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اسرائیل اور دیگر راویوں نے اسے سعید بن عبید اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا وہ یہ

فرماتے ہیں: بچے کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اگرچہ پیدا ہونے کے بعد وہ رویانہ ہو، لیکن یہ علم ہو کہ اس کی تخلیق مکمل ہو گئی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنِينِ حَتَّى يَسْتَهْلَ

باب 40: (نومولو) بچے کی نماز جنازہ اس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی

جب تک وہ (پیدائش کے بعد) چیخ کرنے روئے

953 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

مُسْلِمِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: الطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرْتُ وَلَا يُورَثُ حَتَّى يَسْتَهْلَ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ قَدْ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوعًا وَرَوَى أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

مَوْقُوفًا وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا وَكَانَ هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ

الْمَرْفُوعِ

952- اخرجہ ابو داؤد (222/2) کتاب الجنائز: باب: الشی امام الجنائز، حدیث (3180) والنسائی (56/4) کتاب الجنائز: باب: مکلان

الناشی من الجنائز حدیث (1943) وھاب الصلوٰۃ علی الاطفال، حدیث (1984) وابن ماجہ (483/1) کتاب: الجنائز: باب: ما جاء فی الصلوٰۃ علی

الطفل حدیث (1507) عن زیاد بن جہیر بن حمہ عن ابیہ عن العفرۃ بن شعبۃ، کما اخرجہ النسائی من طریق زیاد بن ایوب عن الواحد

بن واصل عن سعید بن عبید اللہ عن زیاد بن جہیر عن ابیہ بہ (55/4) کتاب الجنائز: باب: مکلان الراكب من الجنائز، حدیث (1944)

وابن ماجہ من طریق محمد بن بشار عن روح بن عبادہ (475/1) کتاب الجنائز، باب ما جاء فی شہود الجنائز، حدیث (1481)

953- اخرجہ ابن ماجہ (483/1) کتاب الجنائز، باب، ما جاء فی الصلوٰۃ علی الطفل، حدیث (1508) وکتاب الفرائض، باب: اذا استهل

النولود ورت، حدیث (2750) عن ابی الزبیر عن جابر بہ۔



مذہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا قَالُوا لَا يُصَلِّي عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهْلَ وَهُوَ قَوْلُ  
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (نومولود) بچے کی نماز جنازہ اس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی، جب تک وہ کسی کا وارث نہیں بنے گا اور وہ کسی کا وارث اس وقت تک نہیں بنے گا جب تک وہ (پیدائش کے فوراً بعد) حیج کر نہ روئے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے بارے میں راویوں نے اضطراب کیا ہے۔ بعض راویوں نے اسے ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اشعث بن سوار اور دیگر راویوں نے ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یوں لگتا ہے: یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: نومولود بچے کی نماز جنازہ اس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی جب تک وہ (پیدائش کے فوراً بعد) حیج کر نہ روئے۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

### باب 41: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا

954 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْرَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ  
مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ لَا يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔

954- أخرجه مسلم (3/385) الابن) كتاب الجنائز، باب: الصلوة على الجنائز في المسجد، حديث (973/99) وابو داؤد (225/2) كتاب الجنائز، باب الصلوة على الجنائز في المسجد، حديث (3189) واللساني (68/4) كتاب الجنائز، باب: الصلوة على الجنائز في المسجد، حديث (1967) وابن ماجه (486/1) كتاب الجنائز، باب، ما جاء في الصلوة على الجنائز في المسجد، حديث (1518) وأخرجه الامام احمد (169/133/79/6) عن عباد بن عبد الله بن الزبير عن عائشه به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے: نماز جنازہ مسجد میں ادا نہیں کی جاسکتی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسجد میں نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ آيِنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

### باب 42: مرد یا عورت (کی نماز جنازہ میں) امام کہاں کھڑا ہو؟

955 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَهُ رَأْسَهُ ثُمَّ جَاءُوا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَهُ وَسَطِ السَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هَكَذَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مُقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَحْفَظُوا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هَذَا وَرَوَى وَكَيْعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَهُمَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ أَنَسِ وَالصَّحِيحُ عَنْ أَبِي غَالِبٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ هَمَّامٍ وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي غَالِبٍ هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقَالُ اسْمُهُ نَافِعٌ وَيَقَالُ رَافِعٌ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴾ ابو غالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک مرد کی نماز جنازہ میں شرکت کی تو وہ اس کے سر کے مقابل میں کھڑے ہوئے پھر قریش سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا جنازہ لے کر لوگ آئے انہوں نے عرض کی: اے ابو حمزہ! آپ کی بھی نماز جنازہ ادا کر دیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ چار پائی کے وسط کے مقابل میں کھڑے ہوئے۔

علاء بن زیاد نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح خاتون کی نماز جنازہ میں اس جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھا ہے؟ جہاں آپ کھڑے ہوئے تھے اور مرد کی نماز جنازہ میں اس جگہ دیکھا ہے (جہاں آپ کھڑے ہوئے تھے؟) تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اسے یاد رکھنا۔

955- اخرجه ابو داؤد (226/2) كتاب الجنائز، باب: اين يقوم الامام اذا صل عليه، حديث (4194) وابن ماجه (479/1)

كتاب الجنائز، باب ما جاء في اين يقو الامام اذا صل على الجنائز، حديث (1494)

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

دیگر راویوں نے اسے ہمام کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

وکیچ نامی راوی نے اس روایت کو ہمام کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں وہم کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ

غالب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

درست یہ ہے: یہ ابو غالب سے منقول ہے۔

عبدالوارث بن سعید اور دیگر راویوں نے اس روایت کو ابو غالب نامی راوی کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے ہمام

نے نقل کیا ہے۔

محدثین نے ابو غالب نامی راوی کے نام کے بارے میں اختلاف کیا ہے بعض نے یہ کہا ہے: ان کا نام نافع تھا اور ایک قول

کے مطابق رافع تھا۔

بعض اہل علم اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

**956 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ

الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ سَمْرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيَّ امْرَأَةً فَقَامَ وَسَطَهَا

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ

﴿﴾ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کی نماز جنازہ ادا کی تو آپ اس کے

وسط کے مقابل میں کھڑے ہوئے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو حسین معلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

956- اخرجہ البخاری (239/3) کتاب الجنائز: باب: این يقوم من المرأة والرجل؟ حدیث (1332) ومسلم (374/3- الانبی) کتاب

الجنائز: باب: این يقوم الامام من البيت للصلوة عليه، حدیث (964/87) وابو داؤد (227/2) کتاب الجنائز: باب: این يقوم الامام من

البيت اذا صلى عليه، حدیث (3195) والنسائی (195/4) کتاب الخیض، الاستحاضة، باب: الصلوة عن النساء، حدیث (993) وکتاب الجنائز:

باب: الصلوة على الجنائز قالنا، حدیث (1976) وهاب، اجتماع جناز الرجال والنساء، حدیث (1979) وابن ماجه، (479/1) کتاب الجنائز،

باب: ما جاء في این يقوم الامام اذا صلى على الجنائز، حدیث (1493) واخرجہ احمد (19-14/5) عن حسین بن ذکوان المعلم عن عبد الله

بن بريداه عن سمره بن جندب به۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

## باب 43: شہید کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا

957 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخَذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمْرٌ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ مِنْ ذَاهِبِ فُقَهَاءِ: وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى حَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ

◀◀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”غزوة احد“ میں شہید ہونے والوں میں سے دو

افراد کو ایک کپڑے میں اکٹھا کیا، پھر آپ نے دریافت کیا: ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟ جس کی طرف اشارہ کیا گیا، آپ نے اسے لحد میں پہلے رکھا، آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں ان سب لوگوں کا گواہ ہوں گا، پھر آپ نے ان شہداء کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا، آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی، ان شہداء کو غسل نہیں دیا گیا۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت زہری رحمہ اللہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ایک سند کے مطابق زہری رحمہ اللہ سے حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

957- اخرجه البخاري (284/3) كتاب الجنائز: باب: الصلوة على الشهيد حديث (1343) وباب: دفن الرجلين والثلاثة في قبر، حديث

(1345) وباب: من لم ير غسل الشهداء، حديث (1346) وهاب من يقدم في اللحد، حديث (1347'1348) وباب: اللحد والشق في القبر

حديث (1353) وابو داود (213/2) كتاب الجنائز، باب: الشهيد يغسل، حديث (3138'3139) والنسائي (62/4) كتاب الجنائز: باب: ترك

الصلوة عليهم، حديث (1955) وابن ماجه (485/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الصلوة على الشهداء ودفنهم، حديث (1514) وعبد بن

حبيد (ص336) حديث (1119) عن الليث بن سعد، عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب عن جابر بن عبد الله به

بعض راویوں نے اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔  
شہید کی نماز جنازہ کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔  
بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: شہید کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔  
اہل مدینہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: شہید کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

ان حضرات نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، اور اہل کوفہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

### باب 44: قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

958 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ أَصْحَابَهُ خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَنْ أَخْبَرَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَبُرَيْدَةَ وَبُرَيْدَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ

وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وغيرهم وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ

أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ صَلَّى عَلَى الْقَبْرِ وَرَأَى ابْنَ الْمُبَارَكِ الصَّلَاةَ

عَلَى الْقَبْرِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ إِلَى شَهْرٍ

حدیث دیگر: وَقَالَ أَكْثَرُ مَا سَمِعْنَا عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ أُمَّ

سَعْدِ بْنِ عَبَّادَةَ بَعْدَ شَهْرٍ

958-اخرجه البخاری (222/3) كتاب الجنائز، باب: الصلوة على الجنائز، حديث (1319) وهاب: صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز،

حديث (1321) وباب: سنة الصلوة على الجنائز، حديث (1322) وهاب: صلوة الصبيان مع الناس على الجنائز، حديث (1326) وهاب، الصلوة

على القبر بعد ما يدفن، حديث (1336) ومسلم (365/3) الابن) كتاب الجنائز، باب: الصلوة على القبر، حديث (954/68) 954/69) وابو

ادود (227/2) كتاب الجنائز، باب: التكبير على الجنائز، حديث (3196) والنسائي (85/4) كتاب الجنائز باب: الصلوة على القبر، حديث

(2024-2023) وابن ماجه (489/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في الصلوة على القبر، حديث (1530) واخرجه احمد

(338'283'224/1) عن الشعبي عن ابن عباس

﴿﴾ شععی بیان کرتے ہیں: مجھے ان صحابی نے یہ بات بتائی ہے، جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک الگ تھلگ قبر کو دیکھا، تو آپ نے اپنے ساتھیوں کی صف بنوا کر اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

شععی سے دریافت کیا گیا: آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: قبر پر نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کی یہی رائے ہے۔

ابن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میت کو ایسے عالم میں دفن کیا گیا ہو کہ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی گئی ہو تو قبر پر نماز جنازہ ادا کر لی جائے گی۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (مرحوم کے مرنے کے بعد) ایک ماہ تک قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

ان دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس بارے میں ہم نے جو زیادہ تر روایت سنی ہے وہ سعید بن مسیب کے حوالے سے

منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کی قبر پر ایک ماہ کے بعد نماز جنازہ ادا کی تھی۔

**959** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ أُمَّ سَعِيدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضَى

لِلذَلِكَ شَهْرٌ

﴿﴾ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت وہاں موجود

نہیں تھے جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی حالانکہ اس واقعہ کو (یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کے

وصال کو) ایک ماہ گزر چکا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ

باب 45: نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ ادا کرنا

**960** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ

959- أخرجه ابن أبي شيبة (360/3) والبيهقي (48/4)

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ

قَالَ فَقَمْنَا فَصَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ

في الباب: وفي الباب عن أبي هريرة وجابر بن عبد الله وأبي سعيد وحذيفة بن أسيد وجابر بن عبد الله  
حكم حديث: قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه

توضیح راوی: وقد رواه أبو قلابة عن عمه أبي المهلب عن عمران بن حصين وأبو المهلب اسمه عبد  
الرحمن بن عمرو ويقال له معاوية بن عمرو

◀◀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے تم  
اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو!

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ کھڑے ہوئے، ہم نے صف قائم کی، جس طرح نماز جنازہ کی صف قائم کی جاتی ہے اور ہم نے  
نجاشی کی نماز جنازہ اسی طرح ادا کی جیسے کسی بھی میت کی ادا کی جاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ،  
حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ابو قلابہ نے اس روایت کو اپنے چچا ابو مہلب کے حوالے سے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابو مہلب نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام معاویہ بن عمرو ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

### باب 45: نماز جنازہ ادا کرنے کی فضیلت

961 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُقْضَى دَفْنُهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ أَحَدُهُمَا أَوْ

أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ قَدْ كَرُثَ ذَلِكَ لِابْنِ عَمْرٍو فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ

960- أخرجه مسلم (3/364) (الابی) كتاب الجنائز، باب: في التكبير على الجنائز، حديث (953/67) والنسائي (57/4) كتاب الجنائز، باب:

الامر بالصلاة على الميت، حديث (1946) ورواه: الصوف على الجنائز، حديث (1975) وابن ماجه (491/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في

الصلاة على النجاشي، حديث (1535) أخرجه احمد (4/431'433'439'446) عن يونس، عن محمد بن سيرين، عن عمران بن

961- أخرجه احمد (2/470'498'503) عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة عن أبي هريرة به.

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ قَرَطْنَا فِي قَرَارِيطٍ كَثِيرَةٍ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ  
وَأَبْنِ عُمَرَ وَثَوْبَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نماز جنازہ ادا کرے اسے ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو شخص میت کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ جائے اسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ ان میں سے ایک (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ان دونوں میں سے چھوٹا (قیراط) اُحد پہاڑ جتنا ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کا تذکرہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے صحیح بیان کیا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تو بہت سے قیراط ضائع کر دیے۔

اس بارے میں حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## بَابُ الْآخَرِ

### باب 46: بلا عنوان

962 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُهَازِمِ قَالَ صَحِبْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِينَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو الْمُهَازِمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ وَضَعَفَهُ شُعْبَةُ

﴿﴾ ابوہم بیان کرتے ہیں: میں دس سال تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور اسے تین مرتبہ کندھائے تو اس نے اپنے ذمے سے اس جنازے کا حق ادا کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اسے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے تاہم اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔



ابوہزم نامی راوی کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

#### باب 47: جنازے کے لئے کھڑے ہو جانا

963 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوَضَّعَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَكَمَ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم جنازے کو دیکھو تو اس کے لئے

کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے یا اسے رکھ دیا جائے

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

964 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْخُلَوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوَضَّعَ

حَكَمَ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالَا مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوَضَّعَ عَنْ أَعْنَاقِ الرِّجَالِ

963- أخرجه البخاری (212/3) كتاب الجنائز: باب: القيام للجنائز، حديث (1307) وهاب، معنی يقعد اذا قام للجنائز، حديث (1308) مسلم (367/3) الابن) كتاب الجنائز: باب: القيام للجنائز، حديث (985/75'985/74'985/83) وابو داود (221/2) كتاب الجنائز، باب: القيام للجنائز، حديث (3172) والنسائي (44/4) كتاب الجنائز: باب، الامر بالقيام للجنائز، حديث (1915) وابن ماجه (492/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في القيام للجنائز، حديث (1542) واخرجه احمد (447'446'445/3) والحيثي (77/1) حديث (142) وعبد بن حميد (ص 130) حديث (315) عن ابن عمر، عن عامر بن ربیعہ به:

964- أخرجه البخاری (213/3) كتاب الجنائز: باب: من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال - حديث (1310) ومسلم (369) الابن) كتاب الجنائز، باب القيام للجنائز، حديث (959/77) والنسائي (44/4) كتاب الجنائز: باب: السرعة بالجنائز، حديث (1914) وباب: الامر بالقيام للجنائز، حديث (1917)، وهاب، الجلوس قبل ان توضع النجاسة، حديث (1998) عن يحيى بن كثير عن ابى سعاد عن

وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظِيمِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَقَدَّمُونَ الْجَنَازَةَ لِيَقْعُدُونَ قَبْلَ أَنْ تَنْتَهِيَ إِلَيْهِمْ الْجَنَازَةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ! جو شخص اس کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازے کو رکھ نہ دیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث جو اس بارے میں ہے وہ ”حسن صحیح“ ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے: یہ دونوں یہ بیان کرتے ہیں: جو شخص جنازے کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازے کو لوگوں کے کندھوں سے اتار کر (زمین پر) رکھ نہ دیا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے بارے میں یہ بات بیان کی گئی ہے: وہ لوگ جنازے کے آگے جایا کرتے تھے اور جنازے کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی بیٹھ جایا کرتے تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

#### باب 48: جنازے کے لئے قیام نہ کرنے کی رخصت

965 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ

مُعَاذٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
متن حدیث: أَنَّهُ ذَكَرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ حَتَّى تُوَضَعَ فَقَالَ عَلِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ وَفِي الْبَابِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ رَوَايَةٌ أَرْبَعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ  
مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَذَا أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ  
وَهَذَا الْحَدِيثُ نَاسِخٌ لِلأَوَّلِ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ شَاءَ قَامَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْ وَاحْتَجَّ بِأَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: مَعْنَى قَوْلِ عَلِيٍّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ  
قَعَدَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ قَامَ ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ بَعْدَ فَكَانَ لَا يَقُومُ إِذَا  
رَأَى الْجَنَازَةَ

965- أخرجه مالك في الوطا (232/1) كتاب الجنائز، باب: الوقوف للجنائز والجلوس على المقابر، حديث (33) ومسلم (371/3)-  
الابن) كتاب الجنائز، باب: نسخ للمقابر للجنائز، حديث (962/28) (962/28) (221/2) كتاب الجنائز، باب القيام للجنائز، حديث  
(3175) والنسائي (77/4) كتاب الجنائز، باب، الوقوف، حديث (1999-2000) وابن ماجه (138'131'83'82/1'493/1) والحميدي  
(28/1) حديث (51) عن شعبة عن عميد بن المنكدر عن مسعود بن الحكم عن علي بن ابي طالب به.

﴿ ﴿ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ان کے سامنے جنازے کے لئے کھڑے ہو جانے کا مسئلہ ذکر کیا گیا، جب تک اسے رکھنا نہ جائے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جایا کرتے تھے، پھر بعد میں آپ بیٹھے رہتے تھے (یعنی آپ نے قیام کو ترک کر دیا تھا)

اس بارے میں امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس روایت کو چار تابعین نے ایک دوسرے سے نقل کیا ہے بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یہ سب سے زیادہ مستند روایت ہے اور یہ پہلی والی حدیث کو منسوخ کرتی ہے۔ جس میں یہ ارشاد ہے: جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی اگر چاہے، تو کھڑا ہو جائے اور اگر چاہے، تو کھڑا نہ ہو، انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے: (جنازے کو دیکھ کر) آپ کھڑے بھی رہے ہیں اور بیٹھے بھی رہے ہیں۔ امام اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات بیان کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لئے کھڑے بھی ہوئے ہیں اور بیٹھے بھی رہے ہیں، ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جب جنازہ دیکھتے تھے، تو کھڑے ہو جایا کرتے تھے، اس کے بعد آپ نے اس عمل کو ترک کر دیا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لغيرِنَا

باب 49: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”لحد ہمارے لئے ہے، اور شق دوسروں کے لئے ہے“

966 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ

الْبَغْدَادِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لغيرِنَا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَائِشَةَ وَأَبِي عُمَرَ وَجَابِرِ

حَكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قبر میں) لحد (بنانے کا طریقہ) ہمارے

لئے ہے، اور شق (کرنے کا) طریقہ دوسروں کے لئے ہے۔

966- اخرجه ابو داؤد (231/2) كتاب الجنائز، باب: في اللحد، حديث (3208) والنسائي (80/4) كتاب الجنائز، باب اللحد والشق، حديث

(2009) وابن ماجه (496/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في استحباب اللحد، حديث (1554) عن حكام بن سلم الرازي، عن علي بن عبد

الاعل عن ابيه عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس به.

اس بارے میں حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ

باب 50: جب میت کو اس کی قبر میں اتار دیا جائے تو کیا پڑھا جائے؟

967 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ مَرَّةً إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي لَحْدِهِ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَبُو الصَّدِيقِ النَّاجِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا أَيْضًا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جب کسی میت کو قبر میں اتار دیا جاتا تھا۔

ابو خالد نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب میت کو اس کی لحد میں رکھا جاتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ یہ پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ہم اس میت کو اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور اس کے رسول کے دین پر

(یقین رکھتے ہوئے) قبر میں اتارتے ہیں۔)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابو صدیق ناجی نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ ابو صدیق ناجی کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ

باب 51: قبر میں میت کے نیچے ایک کپڑا بچھانا

968 سند حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ البَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ

مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مِثْنُ حَدِيثٍ: الَّذِي أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ وَالَّذِي أَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مِثْنُ حَدِيثٍ: جَعْفَرٌ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ أَنَا وَاللَّهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ شُقْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ

◆◆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی لحد تیار کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت شقران رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نیچے چادر بچھائی تھی۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: ابن ابی رافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے حضرت شقران رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں آپ کے لئے نیچے چادر بچھائی تھی۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت شقران رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

علی بن مدینی نے اس روایت کو عثمان بن فرقہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

969 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مِثْنُ حَدِيثٍ: قَالَ جَعَلُ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةَ حَمْرَاءُ

اسناد دیگر: قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي مَوْضِعِ الْآخَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي

حَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَصَحُّ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الْقَصَابِ وَأَسْمُهُ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ وَرَوَى عَنْ أَبِي حَمْرَةَ

الصَّبْعِيِّ وَأَسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آثار صحابہ: وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ

969- أخرجه مسلم (378/3) - الابي كتاب الجنائز، باب: جعل القطيفة في القبر، حديث (967/91) واللساني (81/4) كتاب الجنائز،

باب: وضع القوب في اللحد، حديث (2012) واخرجه احمد (228/1) عن شعبة، عن ابي حمرة، عن ابن عباس به.

مذہب فقہاء ووالیٰ ہذا ذہب بعض اہل العلم

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک میں سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور یہ زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ نے ابو حمزہ قصاب کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ ان کا نام عمران بن ابو عطاء ہے۔

یہی روایت ابو حمزہ ضبعی کے حوالے سے نقل کی گئی ہے جن کا نام نصر بن عمران ہے۔

یہ دونوں حضرات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی منقول ہے: ان کے نزدیک قبر میں میت کے نیچے کوئی بھی چیز رکھنا مکروہ ہے۔ بعض

اہل علم نے اسی رائے کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقُبُورِ

باب 52: قبر کو برابر کرنا

970 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي

ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ أَبَعْتُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

لَا تَدَعِ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تَمَثَّلًا إِلَّا طَمَسْتَهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْأَرْضِ

قَالَ الشَّافِعِيُّ أَكْرَهُ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ إِلَّا بِقَدْرٍ مَا يُعْرَفُ أَنَّهُ قَبْرٌ لِكَيْلَا يُوْطَأَ وَلَا يُجْلَسَ عَلَيْهِ

﴿ ابو وائل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ سے فرمایا: میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں

جس کام کے لئے نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا تھا یہ کہ تم کسی بھی اونچی قبر کو برابر کئے بغیر نہ چھوڑنا اور ہر تصویر کو مٹا دینا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے: ان کے نزدیک قبر کو زمین سے اونچا رکھنا مکروہ ہے۔

970- اخرجه مسلم (383/3- الابن) كتاب الجنائز، باب: الامر بتسوية القبر. حديث (969/93) وابو داؤد (233/2) كتاب الجنائز، باب: في تسوية القبر، حديث (3218) والنسائي (88/4) كتاب الجنائز: بتسوية القبور اذا رفعت، حديث (2031) واخرجه احمد (128'96'89/1) من طرق عن ابى الهجاج الاسدي عن علي بن ابى طالب به

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس بات کے مکروہ سمجھتا ہوں کہ قبر کو بلند کیا جائے البتہ اتنا بلند کیا جاسکتا ہے کہ جس سے یہ پتہ چل جائے یہ قبر ہے تاکہ لوگ اس کو پاؤں کے نیچے نہ دیں اور اس پر بیٹھیں نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا وَالصَّلَاةِ إِلَيْهَا

باب 53: قبر پر چلنا، اس پر بیٹھنا اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے

971 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ وَبَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
نَحْوَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ  
بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ  
عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ وَهَذَا الصَّحِيحُ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ  
الْخَوْلَانِيِّ وَأَمَّا هُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَاثِلَةَ هَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ  
وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ وَبُسْرُ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ

﴿﴾ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے: قبروں پر بیٹھو نہیں اور ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

﴿﴾ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس روایت کی سند میں ابو ادریس نامی راوی کا ذکر نہیں ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول روایت میں خطا پائی جاتی ہے

اس میں ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے غلطی کی ہے انہوں نے اس کی سند میں ابو ادریس خولانی کا ذکر زائد کر دیا ہے:

971- اخرجه مسلم (3/385 الابي) كتاب الجنائز، باب: النهي، عن الجلوس عن القبر والصلوة عليه، حديث (972/98/972) و ابو داود (236/2) كتاب الجنائز، باب: كراهية القعود على القبر، حديث (3229) والنسائي (67/2) كتاب القبلة، باب: النهي عن الصلوة الى القبر، حديث (760) واخرجه احمد (135/4) وابن خزيمة (7/2) حديث (794/793) وعبد بن حميد (ص 172) حديث (473) من طرق عن واثلة بن الاسقع، عن ابي مرثد الغنوي به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ صاحب بسر بن عبید اللہ ہیں جنہوں نے حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ دیگر کئی راویوں نے اس روایت کو عبد الرحمن بن یزید بن جابر کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے اور اس کی سند میں بھی ادیس خولانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

بسر بن عبید اللہ نے حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

باب 54: قبر کو پختہ کرنا اور اس پر لکھنا مکروہ ہے

972 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ

جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

مَثَلُنْ حَدِيثٍ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجْصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُنَى عَلَيْهَا وَأَنْ تُوَطَّأَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي تَطْيِينِ الْقُبُورِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ

أَنْ يُطَيَّنَ الْقَبْرُ.

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: قبروں کو پختہ کیا جائے یا ان پر کچھ

لکھا جائے یا ان پر کوئی عمارت تعمیر کی جائے یا ان پر چلا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، بعض اہل علم جن میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں انہوں

نے قبر کو گارے سے لپینے کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: قبر پر گارا لگا دیا جائے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

باب 55: جب آدمی قبرستان میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

973 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي كُدَيْبَةَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ

972- أخرجه مسلم (383- الابن) كتاب الجنائز: باب: النهي عن تجصيص القبر والبناء عليه، حديث (970/95: 970/94) كتاب الجنائز، باب في البناء على القبر، حديث (3225) والنسائي (86/4) كتاب الجنائز: باب: الزيادة على القبر، حديث (2027) وباب: البناء على القبر، حديث (2028) وباب: تجصيص القبور، حديث (2029) وابن ماجه (498/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء يف النهي عن البناء على القبور وتجصيصها والكتابة عليها، حديث (1562) وأخرجه احمد (339/295/3) بلفظ تقصص (399) بلفظ تجصص، وعبد بن حنيد (ص325) حديث (1075) عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله به.



عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفْنَا وَنَحْنُ بِالْآخِرِ

فی الباب: قَالَ: وَرَفِيَ الْكُتَابُ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو كُدَيْبَةَ اسْمُهُ يَحْتَمِي بَيْنَ الْمَهْلَبِ وَأَبُو طَلْحَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ حُنْدَبٍ

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان کے پاس سے گزرے

آپ ﷺ نے اس کی طرف رخ کیا اور یہ پڑھا۔

”اے قبرستان والو! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہماری بھی مغفرت کرے اور تمہاری بھی“ تم لوگ ہم سے پہلے چلے گئے ہو

اور تم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں۔“

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ماثرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابو کدیبہ نامی راوی کا نام بھی ابن مہلب ہے۔ ابوظحیان نامی راوی کا نام حصین بن حنطب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

باب 56: قُبُورِ كِي زِيَارَتِ كَرْنِي كِي اَجَارَتِ

974 سنڌ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ مَشَى حَيْثُ تَهَيَّأْتُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أَقْبَلَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أَبِي قُرُورٍ وَمَا قَاتَهَا تَدَكَّرُ الْآخِرَةَ

فی الباب: قَالَ: وَرَفِيَ الْكُتَابُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي مُسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ

مزاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ

وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو حَنِيفٍ

973- الفرد به الترمذی واخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير (107/12) حدیث (12614)

974- اخرجه مسلم (396/3) الامی) كتاب الجنائز استاذان السنن على الملء عليه وسلم ربه عزوجل في زيارة قبر امه حدیث

(977/107) وكتاب الاضاحی باب بیان ما كان من النبی عن اكل لحوم الاضاحی بعد ثلاث فی اول الاسلام ویدان نسجه وأباحته الی معنی شاء

حدیث (1977/37) وابن ماجه مختصراً (127/2) كتاب الاشریة' باب: ما رخص فيه من ذلك حدیث (3405) واخرجه احمد

(359/356/5) عن سليمان بن بريدة عن ابيه به.

﴿﴾ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، پھر حضرت محمد ﷺ کو ان کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی، تو تم قبرستان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، ان کے نزدیک قبرستان کی زیارت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن مبارک رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔

**975** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْمُحْسِنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

مَلِكَةَ قَالَ

متن حدیث: تُوَفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بَجُبَيْتِي قَالَ فَحَمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَذَفِنَ فِيهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ آتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كَنَدَمَانِي جَدِيمَةً حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَّصِدَعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَانِي وَمَالِكًا لَطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبْتَ لَيْلَةً مَعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مَتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ

﴿﴾ عبد اللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جسدہ میں انتقال ہو گیا، ان کی میت کو مکہ لاکر وہاں دفن کر دیا گیا، جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ آئیں، تو وہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر پر بھی آئیں اور بولیں: (یعنی انہوں نے کسی شاعر کے یہ شعر پڑھے)۔

”ہم جزیمہ بادشاہ کے دو وزیروں کی طرح ایک عرصے تک ایک ساتھ رہے، یہاں تک کہ یہ کہا جانے لگا کہ ہم کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے، لیکن جب ہم جدا ہوئے، تو یوں محسوس ہوا کہ ایک طویل عرصے تک ساتھ رہنے کے باوجود میں نے اور مالک نے کبھی ایک رات بھی بسر نہیں کی“۔

پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتی، تو تمہیں وہیں دفن کیا جاتا، جہاں تمہارا انتقال ہوا تھا، اور اگر میں (تمہاری وفات کے وقت) موجود ہوتی، تو تمہاری (قبر تک) نہ آتی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

باب 57: خواتین کا قبرستان جانا مکروہ ہے

**976** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

976- اخرجہ ابن ماجہ (502/1) کتاب الجنائز، باب: ما جاء في النهي عن زيارة القبور، حدیث (1576) واخرجہ احمد (356-337/2)

عن ابی عوانہ عن عمر بن ابی سلمة عن ابیہ عن ابی ہریرة بہ۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقَلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان بکثرت جانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک یہ حکم اس سے پہلے کا ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان کی زیارت کرنے کی اجازت نہ دے دی

تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رخصت دے دی تو اس رخصت میں خواتین اور مرد شامل ہوں گے۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: خواتین کے لئے قبرستان جانے کو اس لئے مکروہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ ان میں صبر کم ہوتا

ہے اور وہ چیختی چلاتی زیادہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب 58: رات کے وقت دفن کرنا

977 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمُنْهَالِ

بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأَسْرَجَ لَهُ سِرَاجًا فَأَخَذَهُ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَقَالَ

رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَا وَهَاءَ تَلَاءَ لِلْقُرْآنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبِزِيدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ أَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَكْبَرُ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَقَالُوا يُدْخَلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَقَالَ

بَعْضُهُمْ يُسَلُّ سَلًّا وَرَخَّصَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت قبر میں اترے تو آپ کے لئے چراغ کو

977- أخرجه ابن ماجه من طريق محمد بن الصباح عن يحيى بن اليمان عن منهال بن خليفة عن عطاء بن ابن عباس (487/1) كتاب

الجنائز، باب ما جاء في الاوقات التي لا يصل فيها على الميت ولا يدفن - حديث (1520)

روشن کر دیا گیا، آپ نے میت کو قبلہ کی سمت سے پکڑا (اور قبر میں اتارا) اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تم بہت نرم دل اور قرآن کی بکثرت تلاوت کرنے والے شخص تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور عمر میں ان سے بڑے ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: میت کو قبر میں قبلہ کی سمت سے داخل کیا جائے گا۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اسے سر کی طرف سے رکھا جائے گا۔

اکثر اہل علم نے رات کے وقت دفن کرنے کی اجازت دی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

### باب 59: میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا

978 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاتَّوَأَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَآبِي هُرَيْرَةَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو غَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی

تعریف کی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

979 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَهَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَاتَّوَأَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ

978- أخرجه احمد (179/3) عن حميد عن انس به.

979- أخرجه البخاري (271/3) كتاب الجنائز باب 'ثناء الناس على الميت' حديث (1368) وكتاب الشهادات باب 'تعديل كمر يجوز'

حديث (2643) والنسائي (50/4) كتاب الجنائز باب 'الثناء' حديث (1934) وأخرجه احمد (54-45-30-21/1) من طرق عن ابي اسود

الدبلي عن عمر بن الخطاب به.

عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ أَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: أَبُو الْأَسْوَدِ الدِّلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ

﴿ ابو اسود دلی بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، کچھ لوگ ایک جنازے کو لے کر گزرے لوگوں نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی! میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ انہوں نے فرمایا: میں نے وہی بات کہی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، آپ نے ارشاد فرمایا تھا: جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اگر دو دے دیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو دے دیں (تو بھی ایسا ہی ہوتا ہے) تاہم، ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کی (گواہی کے بارے میں) دریافت نہ کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو اسود دلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

باب 60: جس شخص کا ایک بچہ فوت ہو جائے اس کا ثواب

980 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ مَاتَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَالِدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَمَعَاذٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ وَآمِ سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ

وَأَبِي ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ الْأَشْجَعِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقُرَّةَ بْنَ إِيَّاسٍ الْمُرَزِيِّ

توضیح راوی: قَالَ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ الْأَشْجَعِيُّ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ وَاحِدٌ هُوَ هَذَا الْحَدِيثُ

وَلَيْسَ هُوَ الْخُسَيْنِيُّ

980- أخرجه مالك (235/1) كتاب الجنائز، باب: الحسبة في النسيئة، حديث (38) والبخاري (142/3) كتاب الجنائز، باب: فضل من

مات له ولد فاحتمس، حديث (1251) وكتاب الايمان والندور، باب: قول الله تعالى (واقتسوا بالله جهد ايمانهم-) النحل (38) حديث

(6656) والادب المفرد، ص (49) حديث (141) ومسلم (604/8) الابن، كتاب البر والصلة والاداب، باب: فضل من يوت له ولد فيحتمسه،

حديث (2632/150) والنسائي (25/4) كتاب الجنائز، باب: من يوت له ثلاثة، حديث (1875) وابن ماجه (512) كتاب الجنائز، باب: ما

جاء في ثواب من اصيب بولده، حديث (1603) واخرجه احمد (479-473-276-239/2) والحميدي (444/2) حديث (1020) عن ابن

شهاب، عن سعيد بن المسيب، عن ابي هريرة به.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اسے جہنم کی آگ صرف قسم کو پورا کرنے کے لئے چھوئے گی۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عتبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔ یہ حضرت ابو ثعلبہ حشنی رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

981 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ أَبُو بِنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلَكِنْ إِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ

﴿﴾ ابو محمد جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ ابو عبیدہ کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں وہ اس شخص کے لئے (جہنم سے بچنے کا) ذریعہ بن جائیں گے۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے تو دو بچے فوت ہو چکے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھی ہوں (تو بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی)۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جو تمام قاریوں کے سردار ہیں انہوں نے عرض کی: میرا ایک بچہ فوت ہو چکا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک ہوا ہو (تو بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی) لیکن یہ صدے کے آغاز میں ہوتا ہے (اگر اس وقت صبر کر لیا جائے)۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ابو عبیدہ نامی راوی نے اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے احادیث نہیں سنی ہیں۔

982 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ وَأَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

رَبِّهِ بِنُ بَارِقِ الْحَنْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمِّي سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ الْحَنْفِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانٌ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مَوْفِقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ

توضیح راوی: وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ أَبَانَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَسِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ هُوَ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنْفِيُّ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں سے جس شخص کے دو بچے فوت ہو جائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ کی امت میں سے جس شخص کا ایک بچہ فوت ہوا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے وہ عورت! جس کو توفیق دی گئی، جس کا ایک بچہ فوت ہوا ہو (اس کا بھی یہی ثواب ہوگا)۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اگر کسی کا کوئی بچہ نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس کا پیشوا ہوں گا اور انہیں مجھ جیسا پیشوا نہیں ملے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف عبد رب بن باریق نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ مختلف آئمہ نے ان کے حوالے سے روایات کو نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ سماک بن ولید حنفی نامی راوی ابو زمیل حنفی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَادَةِ مِنْهُمْ

باب 61: شہداء کون لوگ ہیں؟

983 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الشَّهَادَةُ خَمْسُ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْفَرْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ وَخَالِدِ بْنِ عَرْفَطَةَ وَسَلِيمَانَ بْنِ

صُرَيْدٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

983- اخرجہ مالک (131/1) کتاب صلوة الجماعة باب: ما جاء في العتمة والصحح حدیث (6) والبخاری (244/2) کتاب الاذان باب: الصف الاول حدیث (720) وکتاب الجهاد والسر باب: الشهادة سمع سوي القتل حدیث (2829) واخرجہ مسلم (670/6) الابن کتاب الامارة باب: بيان الشهداء حدیث (1914/164) واخرجہ احمد (533/324/2)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہداء پانچ قسم کے ہیں: طاعون کی وجہ سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، کسی چیز کے نیچے آ کر مرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلیمان بن مرد رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**984 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السَّبْعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ أَوْ خَالِدِ لِسُلَيْمَانَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يَعْذَبْ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت سلیمان بن مرد رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ سے کہا: (راوی کوشک ہے یا شاید) حضرت خالد بن عرفطہ نے حضرت سلیمان بن مرد رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات نہیں سنی؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مر جائے اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ یہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونَ

باب 62: طاعون سے بھاگنا حرام ہے

**985 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

مَنْ حَدَّثَنَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ بَقِيَّةٌ رَجَزٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ عَلَيَّ طَائِفَةٌ

مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ باقی

984- أخرجه احمد (262/4) عن سعيد الشيباني ابو سنان عن ابن اسحق عن خالد بن عرفطه به.

985- خرجه مالك (896/2) كتاب الجامع باب: ما جاء في الطاعون حدیث (23) والمعاری (592/6) كتاب احادیث الانبياء حدیث (3473) وكتاب المعجل باب: ايكره من الاحتمال في الفرار من الطاعون ومسلم (406/7 الابي) كتاب الاسلام باب الطاعون والظورة

والكفالة ولجوها حدیث (92-93-94-95-96-97/2218) واخرجه احمد (200/5'202'207'208) والحميدي (249/1) حدیث

(544) عن عامر بن سعد عن اسامة بن زيد به.



بچ جانے والا عذاب ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) زیادہ عذاب ہے جسے بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی طرف بھیجا گیا تھا جب یہ کسی ایسی سرزمین میں واقع ہو جائے جہاں تم موجود ہو تو تم وہاں سے نکلنا نہیں اور جب یہ کسی ایسی سرزمین میں واقع ہو تم جہاں نہ ہو تو تم وہاں جانا نہیں۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ

باب 63: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے

اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے

986 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ أَبُو الْأَشْعَثِ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي  
مُوسَى وَآبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

987 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ

986- اخرجہ البخاری (364/11) کتاب الرقاق، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، حديث (6507) ومسلم (81/9) الابن) كتاب

الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه - حديث (2684/14) والنسائي (10/4) كتاب الجنائز، باب: فمن

أحب لقاء الله، حديث (1836/1837) والدارمي (312/2) كتاب الرقاق، باب: في حب لقاء الله، واخرجہ احمد (321-316/5) وعبد بن

حبيد (ص 94) حديث (184) عن قتادة، عن انس عن عبادة بن الصامت به.

987- اخرجہ مسلم (82/9) الابن) كتابا لذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه - حديث (2684/15)

والنسائي (10/4) كتاب الجنائز، باب: فمن أحب لقاء الله، حديث (1838) وابن ماجه (1425/2) كتاب الزهد، باب: ذكر البوت

والاستعداد له، حديث (4264)

بن ہشام عن عائشة أنها ذكرت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
 من حديث: من أحب لقاء الله أحب لقاء الله ومن كره لقاء الله كره لقاء الله قالت فقلت يا رسول  
 الله كُنتنا نكره الموت قال ليس ذلك ولكن المؤمن إذا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ  
 وَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے  
 اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو  
 ناپسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: ہم میں سے ہر شخص موت کو ناپسند کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے  
 فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے، بلکہ مؤمن کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ  
 اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور کافر شخص کو جب اللہ تعالیٰ کے  
 عذاب، اس کی ناراضگی کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی  
 حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

باب 64: خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی

988 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اسْرَائِيْلُ وَشَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

مَنْ حَدِيثٌ: أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّي عَلَى كُلِّ مَنْ صَلَّى إِلَى الْقَبْلَةِ وَعَلَى  
 قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَسْحَقَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ عَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ غَيْرُ الْإِمَامِ  
 ﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے خودکشی کر لی تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا  
 نہیں کی۔

988- أخرجه مسلم (397/3 الابي) كتاب الجنائز، باب: ترك الصلوة على القاتل نفسه، حديث (978/108) و ابو ادود (224/2) كتاب  
 الجنائز، باب: الامام لا يصل على من قتل نفسه، حديث (3185) والنسائي (66/4) كتاب الجنائز، باب: ترك الصلوة على من قتل نفسه، حديث  
 (1964) وابن ماجه (488/1) كتاب الجنائز، باب: في الصلوة على اهل القبلة، حديث (1526) واخرجه الامام احمد  
 (107\*102\*94\*92\*91\*87/5) وعبد الله بن احمد في زوائد على المسند (96\*94/5)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
 اہل علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے، بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ شخص جو قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، خواہ اس نے خودکشی کی ہو۔  
 سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔  
 امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرے گا۔ امام کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس کی نماز جنازہ پڑھا دے گا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَدْيُونِ

#### باب 65: مقروض شخص کی نماز جنازہ ادا کرنے کا حکم

989 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلِّيَ عَلَيْهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَسَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ عبد اللہ بن ابوققادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو کیونکہ اس کے ذمے قرض تو حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پورے کی۔ انہوں نے عرض کی: پورے کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوققادہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

990 حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ

حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُولُ هَلْ

989- أخرجه النسائي (65/4) كتاب الجنائز: باب: الصلوة على من عليه دين، حديث (1960) وكتاب البيوع: باب: الكفالة بالدين، حديث

(4692) وابن ماجه (804/2) كتاب الصدقات: باب: الكفالة، حديث (2407) والدارمي (263/2) كتاب البيوع: باب: الصلوة على من مات،

وعليه دين، وأخرجه احمد (301-302-311) وعبد بن حميد (ص96) حديث (191)



فِيهَا أَصْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَبِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿ ﴿ ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ہر شخص کے پاس دو سیاہ رنگت کے مالک، نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نام نکیر ہے وہ دونوں یہ کہتے ہیں: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھے تو کوئی بندہ یہ کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں تو وہ دونوں فرشتے یہ کہتے ہیں: ہمیں پتا تھا: تم یہی کہو گے پھر اس شخص کے لئے اس کی قبر کو ستر تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے اسے نورانی کر دیا جاتا ہے پھر اسے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ وہ کہتا ہے: میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جا کر انہیں بتاتا ہوں: تو وہ دونوں اسے یہ کہتے ہیں: تم یوں سو جاؤ! جیسے وہ دلہن سوتی ہے جسے صرف وہی شخص بیدار کر سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کو اس کی آرام گاہ سے دوبارہ زندہ کرے گا، لیکن اگر وہ شخص منافق ہو تو وہ کہتا ہے: میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو ان کی مانند کہہ دیا مجھے نہیں معلوم (کہ حقیقت کیا ہے؟) تو وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا تم یہی کہو گے زمین سے کہا جاتا ہے: تم اسے دبوچ لو! وہ اسے دبوچ لیتی ہے تو اس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جاتی ہیں اور پھر اسے اسی طرح عذاب دیا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس جگہ سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ ان سب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب سے متعلق روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

992 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعِدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ

992- أخرجه مالك في الموطأ (239/1) كتاب الجنائز: باب: جامع الجنائز: حديث (47) وأخرجه البخاري (286/3) كتاب الجنائز: باب: الميت يعرض عليه مقعده بالعداء والعشي: حديث (1379) والحديث اطرافه في (6515'3240) ومسلم (413/9) كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها: باب: عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه، وأثبات عذاب القبر، والتعود منه: حديث (2866/65) والسنن (106/4) كتاب الجنائز: باب: وضع الجريدة على القبر: حديث (2070-2071) وابن ماجه (1427/2) كتاب الزهد: باب: ذكر القبر والنيل: حديث (4170) وأخرجه مالك (123'113'59'50'11/2)

الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب میت فوت ہو جاتی ہے تو اس کا مخصوص ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہو تو جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جہنمی ہو تو جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا پھر اسے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا مخصوص ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَى مُصَابًا

باب 67: جو شخص مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرے اس کا اجر

993 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ  
وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَرْفُوعًا وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَيُقَالُ أَكْثَرُ مَا ابْتُلِيَ بِهِ عَلِيُّ بْنُ  
عَاصِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَقَمُوا عَلَيْهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرے تو اسے بھی اس مصیبت زدہ کی مانند اجر ملتا ہے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

”مرفوع“ روایت ہونے کے طور پر ہم اسے صرف علی بن عاصم نامی راوی کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
بعض راویوں نے اسے محمد بن سوقة کے حوالے سے، اسی سند کے ہمراہ ”موقوف“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور ”مرفوع“ کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ایک قول کے مطابق علی بن عاصم کو اسی روایت کی وجہ سے اکثر مطعون کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 68: جمعہ کے دن فوت ہونا

994 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا  
هَشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

993- اخرجه ابن ماجه (511/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في ثواب من عزي مصابا حدیث (1601)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: زَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ إِنَّمَا يَرُوي عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ  
 لِزَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مسلمان جمعہ کے دن فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے بچالے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

اس کی سند متصل نہیں ہے، کیونکہ ربیعہ بن سیف نے اسے ابو عبد الرحمن حبلی کے حوالے سے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق ربیعہ بن سیف نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

#### باب 69: جنازے کو جلدی لے جانا

995 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخَّرُهَا الصَّلَاةُ إِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفَّنًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَا أَرَى إِسْنَادَهُ بِمُتَّصِلٍ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تین کاموں میں تاخیر نہیں

کرنا۔ نماز، جب اس کا وقت ہو جائے۔ جنازہ، جب وہ تیار ہو جائے اور بیوہ یا طلاق یافتہ عورت، جب اس کا مناسب رشتہ مل جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ میرے علم کے مطابق اس کی سند متصل نہیں ہے۔

### بَابُ الْخُرْفِ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

#### باب 70: تعزیت کرنے کی فضیلت

996 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُمُّ الْأَسْوَدِ عَنْ

مُنِيَّةِ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي بَرَزَةَ عَنْ جَدِّهَا أَبِي بَرَزَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ عَزَّى نَكَلِي كُيِّسَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ

995- أخرجه ابن ماجه (476/1) كتاب الجنائز باب: ما جاء في الجنائز لا تؤخر إذا حضرت ولا تميم بنار' حدیث (1486) وأخرجه احمد

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی عورت کے ساتھ اس کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرے اسے جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے اس کی سند مستند نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب 71: نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا

997 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى عَنْ

أَبِي فَرَوَةَ يَزِيدَ بْنِ سَنَانَ عَنْ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ وَوَضَعَ  
الْيَمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

مذہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ يَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْتَحَقَّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَذَكَرَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا يَقْبِضُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يَقْبِضُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ كَمَا يَفْعَلُ فِي الصَّلَاةِ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيسَى: يَقْبِضُ أَحَبُّ إِلَيَّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں تکبیر کہی۔ آپ نے پہلی تکبیر میں رفع یدین کہا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیا۔

یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے گا۔

ابن مبارک رضی اللہ عنہ امام شافعی رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ بھی یہی کہتے ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ کا یہی موقف ہے۔



ابن مبارک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے: انہوں نے نماز جنازہ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
اس میں آدمی دایاں ہاتھ بائیں پر نہیں رکھے گا۔

بعض اہل علم کے نزدیک آدمی دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے گا، جیسا کہ عام نماز میں کرتا ہے۔  
(امام ترمذی فرماتے ہیں:) میرے نزدیک ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدِينِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ

باب 72: فرمان نبوی: مؤمن کی جان اپنے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے

یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے

998 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدِينِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کی جان اس کے قرض کے حوالے

سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔

999 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدِينِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَحْسَنُ مِنَ الْأَوَّلِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مؤمن کی جان اس کے قرض کے حوالے سے لٹکی

رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے، اور یہ پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

## کتاب النکاح عن رسول الله ﷺ

نکاح کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

باب ما جاء في فضل التزويج والحث عليه

باب 1: نکاح کرنے کی فضیلت اور اس کی ترغیب

1000 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي

الشِّمَالِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالتَّسْوَاكُ وَالتَّوْبَانُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي نَجِيحٍ

وَجَابِرٍ وَعُكَّافٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي

الشِّمَالِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَأَسِطِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ

الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ وَحَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبَّادِ بْنِ

الْعَوَّامِ أَصَحُّ

﴿﴾ ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چار چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔ حیاء، عطر لگانا،

مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت

ابو نوح رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عکاف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

﴿﴾ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کا مانند نقل کیا ہے جیسا کہ حفص نامی راوی نے ذکر

کیا ہے۔ ہشیم، محمد بن یزید و انسطی، ابوالعالیہ اور دیگر کئی راویوں نے اس روایت کو حجج کے حوالے سے بحول کے حوالے سے حضرت

ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان حضرات نے اس کی سند میں ابوشمال نامی راوی کا تذکرہ نہیں کیا۔ حفص بن عیاض اور

عباد بن عوام سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

**1001** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ

عَلَيْكُمْ بِالْبَائِتَةِ فَإِنَّهُ أَعْضٌ لِلْبَصْرِ وَأَخْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ الْبَائِتَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهُ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ هَذَا وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ

وَالْمَحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: كِلَاهُمَا صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، ہم جوان تھے اور نکاح کی قدرت نہیں رکھتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے نوجوانوں! تم نکاح کر لو! کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کر رکھتا ہے اور شرمگاہ کی زیادہ بہتر حفاظت کرتا ہے اور تم میں سے جو شخص نکاح نہ کر سکتا ہو اس پر روزہ رکھنا لازم ہے، کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو ختم کر دے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: اسی طرح کی سند کے ہمراہ یہ روایت اعمش سے منقول ہے۔

ابو معاویہ اور محارب نے اسے اعمش کے حوالے سے، ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، علقمہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ دونوں احادیث ”صحیح“ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

باب 2: مجرور ہونے کی ممانعت

**1002** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ قَالُوا

1001- اخرجہ البخاری (142/4) کتاب الصوم، باب: الصوم لمن خاف على نفسه العزبة، حدیث (1905) والحدیث طرفہ فی (5066-5065) واخرجہ مسلم (4/5، الابن) کتاب النکاح، باب: استحباب النکاح لمن تأقت نفسه الهه، حدیث (1400/1) وابو ادود

(624/1) کتاب النکاح، باب: التعريض على النکاح، حدیث (2046) وابن ماجه (592/1) کتاب النکاح، باب: ما جاء في فضل النکاح، حدیث (1845) والنسائی (170/4) کتاب الصيام، باب: فضل الصيام، حدیث (2240-241-2242) وکتاب النکاح، باب: الاحت على

النکاح، حدیث (3211'3208) والدارمی (132/2) کتاب النکاح، باب: من كان عنده طول فله تزوج واخرجہ احمد (447'378/1)

1002- اخرجہ ابن ماجه (593/1) کتاب النکاح، باب: النهی عن التبتل، حدیث (1849) والنسائی (59/6) کتاب النکاح، باب: النهی عن التبتل، حدیث (3214) واخرجہ احمد (17/5)

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبْتُلِ

اختلافِ روایت: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَزَادَ زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأَ قَتَادَةُ (وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رَسُولًا مِنْ  
قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَرْوَاجًا وَذُرِّيَّةً)

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَيُقَالُ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو منع سے منع کیا ہے۔

زید بن احزم نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات اضافی نقل کی ہے۔ قتادہ نے یہ آیت پڑھی:  
”ہم نے تم سے پہلے بھی رسول مبعوث کئے ہیں اور انہیں بیویاں اور اولاد عطا کی تھی“۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
اجادیت منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت سمرہ سے منقول حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اشعث بن عبد الملک نے اس روایت کو حسن کے حوالے سے، سعد بن ہشام کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے  
سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ دونوں روایات مستند ہیں۔

1003 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبْتُلَ وَلَوْ أَدِنَ لَهُ لَأَخْتَصَمِينَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی مجھ کو منع سے منع کرنے کی

خواہش کو مسترد کر دیا تھا، اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے، تو ہم سب لوگ خصمی ہو جاتے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

1003- أخرجه البعاري (19/9) كتاب النكاح، باب: يكره من التبتل والخصاء، حديث (5073) (5074) ومسلم (5/13) كتاب النكاح، باب: استحباب النكاح لمن تأتت نفسه اليه-، حديث (87'1402/6) والنسائي (58/6) كتاب النكاح، باب: النهي عن التبتل، حديث (3212) وابن ماجه (593/1) كتاب النكاح، باب: النهي عن التبتل، حديث (1848) والدارمي (133/2) كتاب النكاح، باب: النهي عن التبتل، وأخرجه احمد (183'176'175/1) عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابى وقاص به.

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا جَاءَكُمْ مِنْ تَرْضُؤْنَ دِينَهُ فَرَوْجُوهُ

باب 3: جس شخص کی دینداری تمہیں پسند ہو اس کے ساتھ اپنی (بہن یا بیٹی) کی شادی کرو

1004 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ وَثِيحَةَ النَّصْرِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا حَطَبَ إِلَيْكُمْ مِنْ تَرْضُؤْنَ دِينَهُ وَخُلِقَهُ فَرَوْجُوهُ إِلَّا تَفَعَّلُوا تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَفَسَادًا

عَرِيضًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حَاتِمِ الْمُرْنَبِيِّ وَعَائِشَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ حُوِّلَفَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

قَوْلِ إِمَامِ بَخَارِيِّ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَشْبَهُ وَلَمْ يَعُدَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْحَمِيدِ

مَحْفُوظًا

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب وہ شخص تمہاری طرف نکاح کا پیغام

بھیجے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو (اپنی بہن یا بیٹی کی) اس کے ساتھ شادی کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ آجائے گا اور فساد پھیل جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابو حاتم مرزنی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں عبد الحمید بن سلیمان نامی راوی کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

لیث بن سعد نے ابو عجلان کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ حدیث کے

طور پر اسے نقل کیا ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لیث سے منقول روایت زیادہ مناسب لگتی ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے عبد الحمید سے منقول روایت کو محفوظ نہیں سمجھا۔

1005 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقِيُّ الْبَلِيخِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدِ ابْنَيْ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي حَاتِمِ الْمُرْنَبِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا جَاءَكُمْ مِنْ تَرْضُؤْنَ دِينَهُ وَخُلِقَهُ فَانْكُحُوهُ إِلَّا تَفَعَّلُوا تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَفَسَادًا قَالُوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ قَالَ إِذَا جَاءَكُمْ مِنْ تَرْضُؤْنَ دِينَهُ وَخُلِقَهُ فَانْكُحُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

1004- أخرجه ابن ماجه (632/1) كتاب النكاح باب: الاكفاه حدیث (1967)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
وَأَبُو حَاتِمٍ الْمُرَزِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ  
﴿﴾ حضرت ابو حاتم مرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہارے پاس وہ شخص آئے  
جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اس کے ساتھ (اپنی بہن یا بیٹی کی) شادی کر دو۔  
اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ ہوگا اور فساد ہوگا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ (مفلس) ہو۔ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اس کے ساتھ (اپنی بہن  
یا بیٹی کی) شادی کر دو۔

(راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔  
حضرت ابو حاتم مرنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور ہمارے علم کے مطابق اس حدیث کے علاوہ ان سے کوئی اور  
حدیث منقول نہیں ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ

#### باب 4: تین خصوصیات کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے

1006 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَثْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کے ساتھ اس کے دین، اس کے مال  
یا اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے تو تم دیندار عورت کو ترجیح دو! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔  
اس بارے میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

1006-اخرجه مسلم (2/1086) كتاب الرضاع، باب: استحباب نكاح ذات الدين، حديث (715/54) والنسائي (65/6) كتاب النكاح  
باب: على ما تنكح المرأة من طريق ابى سليمان عن عطاء بن جابر، فذكره.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظْرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

## باب 5: جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا گیا ہو اسے دیکھنا

1007 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الْأَحْوَلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ  
متن حدیث: أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرِي إِلَيْهَا فَإِنَّهُ آخِرَى أَنْ يُؤَدَمَ بَيْنَكُمَا  
فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَنْسِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا مَا لَمْ يَرِ مِنْهَا  
مَحْرَمًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ آخِرَى أَنْ يُؤَدَمَ بَيْنَكُمَا قَالَ آخِرَى أَنْ تَدُومَ الْمَوَدَّةُ بَيْنَكُمَا  
◀◀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دیکھ لو کیونکہ تم دونوں کے درمیان محبت قائم کرنے کے لئے یہ مناسب ہے۔

اس بارے میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ روایت ”حسن“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کا ایسی عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم وہ (اس کے جسم کے) ایسے حصے کو نہیں دیکھ سکتا جسے دیکھنا حرام ہو۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”یتم دونوں کے درمیان محبت برقرار رکھنے کے لئے زیادہ مناسب ہوگا“۔ اس کا مطلب یہ ہے: اس کی وجہ سے تم دونوں کے درمیان محبت ہمیشہ رہے گی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْلَانِ النِّكَاحِ

## باب 6: نکاح کا اعلان کرنا

1008 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَلْعَجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجَمْعِيِّ

1007- اخرجہ النسائی (69/6) کتاب النکاح، باب: اباحة النظر قبل التعزیر، حدیث (3235) وابن ماجہ (600/1) کتاب النکاح، باب: النظر الی المرأة اذا اراد ان یتزوجها، حدیث (1866) والدارمی (134/2) کتاب النکاح، باب: الرخصة فی النظر للمرأة عند العطية، واخرجہ الامام احمد (244/2-246)

1008- اخرجہ النسائی (127/6) کتاب النکاح، باب: اعلان النکاح بالصورت وضرب الدف، حدیث (3369) وابن ماجہ (611/1) کتاب النکاح، باب: اعلان النکاح، حدیث (1896) واخرجہ احمد (418/3) (259/4)

قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

متن حدیث: فَضْلُ مَا بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَالرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوِذٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَأَبُو بَلْحٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًا وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ

﴿﴾ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حلال اور حرام (نکاح) کے

درمیان بنیادی فرق دف بجانا اور آواز (یعنی اعلان کرنا) ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

ابو بلح نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے اور ایک قول کے مطابق ابن سلیم ہے۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے وہ اس وقت چھوٹے بچے تھے۔

1009 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِاللُّقُوفِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ فِي هَذَا الْبَابِ

توضیح راوی: وَعِيْسَى بْنُ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعِيْسَى بْنُ مَيْمُونٍ الَّذِي يَرَوِي عَنِ ابْنِ

أَبِي نَجِيحٍ التَّفْسِيرُ هُوَ ثَقَّةٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نکاح میں اعلان کرو! اسے مسجد میں کرو

اور اس میں دف بجاؤ۔

یہ حدیث اس بارے میں ”غریب حسن“ ہے۔

عیسیٰ بن میمون انصاری نامی راوی کو اس حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح کے حوالے سے تفسیری روایات نقل کرتے ہیں وہ مستند ہیں۔

1010 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ

عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوِذٍ قَالَتْ

متن حدیث: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ يَوْمِ بِي فَجَلَسَ عَلَيَّ فِرَاشِي



كَمْ جَلِسَكَ مِثِّي وَجَوَابِيَاثَ لَنَا يَضْرِبْنَ بَدْفُوهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ  
وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُتِي عَنْ هَذِهِ وَقَوْلِي الَّذِي كُنْتِ  
تَقُولِينَ قَبْلَهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ ریح بنت معوذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ میرے پاس آئے جس دن میری رخصتی  
ہوئی تھی آپ میرے بستر پر اسی طرح تشریف فرما ہوئے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو کم سن لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور  
ہمارے آباؤ اجداد سے متعلق اشعار پڑھ رہی تھیں جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے ان میں سے لیک لڑکی نے پڑھا: ہمارے درمیان وہ  
نبی بھی موجود ہیں جو کل کے بارے میں جانتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نہ پڑھو! وہی پڑھو! جو تم پہلے پڑھ رہی تھیں۔  
یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيهَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب 7: (نئے) شادی شدہ شخص سے کیا کہا جائے

1011 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَا الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ

عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کو شادی کی مبارکباد دیتے تھے جس کی شادی نئی

نئی ہوئی تھی تو آپ یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے! تم پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو بھلائی میں اکٹھا کر دے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ

باب 8: جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کیا پڑھے؟

1010- اخرجہ البخاری (109/9) کتاب النکاح، باب: ضرب الدف في النكاح والوليمة، حدیث (5147) و ابو داؤد (698/2) کتاب الادب

باب: في النهي عن الغناء، حدیث (4922) وابن ماجه (611/1) کتاب النکاح، باب: العشاء والدف، حدیث (1897) و اخرجہ احمد

(360'359/6) و عبد بن حميد (ص 460) حدیث (1589) عن خالد بن ذكوان ابی الحسين عن الربيع بنت معوذ به۔

1011- اخرجہ ابو داؤد (647/1) کتاب النکاح، باب: ما يقال للمتزوج، حدیث (2130) وابن ماجه (614/1) کتاب النکاح، باب: تهنئة

النکاح، حدیث (1905) والدارمی (134/2) کتاب النکاح، باب: اذا تزوج الرجل ما يقال له و اخرجہ احمد (381/1)

**1012** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
متن حدیث: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا آتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا  
فَإِنَّ قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آتے ہوئے (یعنی صحبت کرنے سے پہلے) یہ پڑھے۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو رزق (اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔“

تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے نصیب میں اولاد لکھی ہو تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔  
(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

#### باب 9: وہ اوقات جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

**1013** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
متن حدیث: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنِي بِي فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ  
نَسْتَجِبُ أَنْ يُنِي يَنْسَأَهَا فِي شَوَّالٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمِيَّةَ

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شوال کے مہینے میں میرے ساتھ شادی کی تھی اور شوال

1012- اخرجہ البخاری (386/6) کتاب بدہ الخلق' باب: صفة ابليس و جنوده' حدیث (3271'3283) و کتاب النکاح' باب: ما يقول الرجل اذا اتى اهله' حدیث (5165) و مسلم (104/5' الامی) کتاب النکاح' باب: ما يستحب ان يقوله عند الجماع' حدیث (1434/116) و ابو داود (655/1) کتاب النکاح' باب في جامع النکاح' حدیث (2161) و ابن ماجه (618/1) کتاب النکاح' باب: ما يقول الرجل اذا ادخلت عليه اهله' حدیث (1919) و الدارمی (145/2) کتاب النکاح' باب القول عند الجماع' واحد (286'283'243'220'216/1) و الحمیدی (239/1) حدیث (516) و عبد بن حمید (ص 230) حدیث (689)

1013- اخرجہ احمد (206'54/6) و مسلم (1039/2) کتاب النکاح' باب: استحباب التعزير و التعزير في شوال' و استحباب الدخول فيه' حدیث (1423/73) و ابن ماجه (641/1) کتاب النکاح' باب: متى يستحب البناء بالنساء؟ حدیث (1990) و النسائی (70/6) کتاب النکاح' باب التعزير في شوال' حدیث (3236) و الدارمی (145/2) کتاب النکاح' باب بناء الرجل باهله في شوال' و عبد بن حمید (ص 437) حدیث (1508) من طريق اساعيل بن اميه عن عبد الله بن عروة' عن عروة عن عائشه به.

کے مہینے میں ہی میری رخصتی ہوئی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو مستحب سمجھتی تھیں کہ شوال کے مہینے میں لڑکیوں کی رخصتی کی جائے۔  
(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے، ہم اس روایت کو صرف ثوری نامی راوی کی اسماعیل بن اسمیہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيْمَةِ

### باب 10: ولیمہ کا بیان

1014 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ آثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمَ وَكَوَّ بِشَاةٍ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ حَكَمَ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزَيْنُ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزَيْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ وَثُلُثٌ وَقَالَ إِسْحَقُ هُوَ وَزَيْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمٍ وَثُلُثٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے، انہوں نے جواب دیا: میں نے ایک خاتون کے ساتھ ایک گٹھلی کے وزن جتنے سونے کے عوض میں شادی کر لی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے، تم ولیمہ کرو! خواہ ایک بکری (ذبح کر کے دعوت کرو)۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت زہیر بن عثمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک گٹھلی کے وزن سے مراد تین درہم اور ایک درہم کے تہائی حصے جتنا وزن ہے۔

امام اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ پانچ درہم اور ایک درہم کے تہائی حصے کے وزن جتنا ہوتا ہے۔

1015 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

1014 - اخرجه البخاري (128/9) كتاب النكاح، باب: الصفرة للزوج، حديث (5153) ومسلم (1042/3) كتاب النكاح، باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديث، وغير ذلك من قليل وكثير، واستحباب كونه خمسانة درهم لمن لا يجحف به، حديث (1427-79) وابن ماجه (615/1) كتاب النكاح، باب الوليمة، حديث (1907) والنسائي (128/6) كتاب النكاح، باب: دعاء من لم يشهد التزويج، حديث (3372) واخرجه الدارمي (143/2) كتاب النكاح، باب الوليمة، واحد (226/3) وعبد بن حميد (ص 403) حديث (1367) من طريق حنبل بن زيد عن ثابت عن انس به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَيَّ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُتَيْبٍ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَ هَذَا وَقَدْ رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ هَذَا

الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ وَاثِلٍ عَنِ ابْنِهِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يَدْلِسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ وَاثِلٍ عَنِ ابْنِهِ

وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ بنت حی بن یحییٰ کے ساتھ شادی کے بعد

ولیمہ میں ستوا اور کھجور (کی دعوت کی تھی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ان راویوں نے اس

روایت میں واثل کے اپنے صاحب زادے سے روایت کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ نامی راوی نے اس روایت میں ”تدلیس“ کی ہے بعض اوقات وہ اس میں واثل

کے ان کے بیٹے کے حوالے سے روایت کرنے کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات ذکر نہیں کرتے۔

1016 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

توضیح راوی: وَزِيَادُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَثِيرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاقِبِ

قول امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقَبَةَ قَالَ قَالَ وَكَيْعُ زِيَادُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ مَعَ شَرَفِهِ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (شادی سے) اگلے دن کھانا

(یعنی دعوت ولیمہ کرنا) حق ہے۔ دوسرے دن کرنا سنت ہے اور تیسرے دن کرنا دکھاوا ہے، جو شخص دکھاوا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے

دکھاوے کو ظاہر کر دے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر ہم صرف زیاد بن عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے

جانتے ہیں۔

1015- اخرجه ابو داؤد (368/2) كتاب الاطعمة باب: من استحباب الوليمة عند النكاح، حديث (3744) وابن ماجه (615) كتاب النكاح، باب الوليمة، حديث (1909) والحيثى (500/2) حديث (1184) واخرجه احمد (110/3) من طريق واثل بن داؤد عن ابيه عن الزهري عن انس بن مالك به.

زیاد بن عبد اللہ نامی راوی نے بکثرت ”غریب“ اور ”مکثر“ روایات نقل کی ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: محمد بن عقبہ فرماتے ہیں: کبھی نے یہ بات بیان کی ہے: زیاد بن عبد اللہ اپنے تمام تر عزت اور شرف کے باوجود حدیث بیان کرنے میں جھوٹ بولتے تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي

### باب 11: دعوت کو قبول کرنا

1017 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ خَدَّعَ إِذَا دُعِيَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ

حَكَمَ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دعوت میں جاؤ! جب تمہیں دعوت دی جائے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے

## بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَجِيءُ إِلَى الْوَلِيْمَةِ مِنْ غَيْرِ دَعْوَةٍ

### باب 12: جو شخص دعوت کے بغیر ولیمے میں آجائے

1018 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ

مَنْ خَدَّعَ إِذَا دُعِيَ

رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ قَالَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجَلَسَانَهُ الْإِدِينَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا

فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ

1018-1- اخرجه مسلم (1053/3) كتاب النكاح، باب: الامر باجابة الداعي، ال دعوة، حديث (102-1429) واخرجه البخاري (155/9)

كتاب النكاح، باب: اجابة الداعي في العرس وغيرها، حديث (5179) من طريق موسى بن عقبه عن نافع عن ابن عمر به، ورواية مسلم من

طريق اساميل بن امية عن نافع عن ابن عمر به كما ورد في رواية العرمذی.

1018-1- اخرجه البخاري (470/9) كتاب الاطعمة، باب الرجل يتكلف الطعام لاجوانه، حديث (5434) ومسلم (1608/3) كتاب

الاشربة، باب: ما يفعل الضيف اذا تمة غير من دعاه صاحب الطعام، واستجاب اذن صاحب الطعام للتعاب، حديث (138-2036) والدارمي

(105/2) كتاب الاطعمة، باب: في الوليمة، واخرجه احمد (396/3) (121'120/4) وعبد بن حميد ص (106) حديث (236) من طريق

ابن وال عن ابی مسعود الانصاری به.

دَعَوْتَنَا فَإِنِ ادْنَتْ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ اِدْنَا لَهُ فَلْيَدْخُلْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس کا نام ابو شعیب تھا وہ اپنے غلام کے پاس آیا جو گوشت بنایا کرتا تھا اس نے کہا: تم میرے لئے اتنا کھانا بنا دو! جو پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو، کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں اس نے کھانا تیار کیا، پھر نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھجوایا، تو نبی اکرم ﷺ سمیت آپ کے چند ساتھیوں کو بھی بلایا، جب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تو ان حضرات کے پیچھے ایک ایسا شخص بھی چل پڑا جو ان ساتھیوں میں شامل نہیں تھا، جنہیں دعوت دی گئی تھی، جب نبی اکرم ﷺ (میزبان کے) دروازے تک پہنچے تو آپ نے گھر کے مالک سے کہا: یہ ہمارے پیچھے آگیا ہے یہ ہمارے ساتھ نہیں تھا، جب تم نے ہمیں دعوت دی تھی، اگر تم اسے اجازت دو تو یہ اندر آ جائے! اس شخص نے کہا: ہم اسے بھی اجازت دیتے ہیں یہ اندر آ جائے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْوِيجِ الْإِبْكَارِ

باب 13: کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا

1019 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَزَوَّجْتِ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

بِكُرًّا أَمْ نَيْبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ نَيْبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَاتَ وَتَرَكَ

سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ فَدَعَا لِي

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی، میں نبی اکرم ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے، میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:

کنواری کے ساتھ یا طلاق یافتہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی: نہیں طلاق یافتہ کے ساتھ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کنواری کے

ساتھ کیوں نہیں کی کہ تم اس کے ساتھ خوش مزاجی کا مظاہرہ کرتے اور وہ تمہارے ساتھ خوش مزاجی کا مظاہرہ کرتی؟ میں نے عرض کی:

1019- أخرجه البخاری (141/6) كتاب الجهاد والسير: باب استعذان الزجل الامام لقوله تعالى (انا المؤمنون امنوا بالله ورسوله) واذا كانوا

معهم على امر جامع له يذهبوا حتى يستذنوه ان الذين يستذنونك (النور 62) حديث (2967) ومسلم (1087/2) كتاب الرضا: باب: استعجاب نكاح البكر: حديث (56-715) والنسائي (61/6) كتاب النكاح: باب: نكاح الابكار: حديث (3219) من طريق عمرو بن دينار

عن جابر به.

یا رسول اللہ! حضرت عبداللہ (میرے والد) فوت ہو چکے ہیں انہوں نے سات (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں): نو بیٹیاں چھوڑی ہیں تو میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کی ہے جو ان کا خیال رکھے گی تو نبی اکرم ﷺ نے میرے حق میں دعائے خیر کی۔ اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بَوْلِي

باب 14: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا

**1020 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنٌ حَدِيثٌ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بَوْلِي

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

**1021 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَيَّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيَّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنْ اسْتَجْرُوا فَالْسُّلْطَانُ وَلِيٌّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ مِنَ الْحَفَاطِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ هَذَا

اِخْتِلَافٌ سُنْدٌ قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَحَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ فِيهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ اسْرَائِيلُ وَشَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ

1020- أخرجه احمد (413/394/4) وابو داؤد (635/1) كتاب النكاح' باب: في الولي' حديث (2085) وابن ماجه (605/1) كتاب النكاح' باب لا نكاح الا بولي' حديث (1881) والدارمي (137/2) كتاب النكاح' باب النهي عن النكاح بغير ولي' من طريق ابى اسحق عن ابى بردة عن ابى موسى الاشعري به.

1021- أخرجه احمد (260/6) والحميدي (113-112/1) حديث (228) وابو داؤد (634/1) كتاب النكاح' باب في الولي' حدث (2083) وابن ماجه (605/1) كتاب النكاح' باب: لا نكاح الا بولي' حديث (1879) من طريق ابن شهاب الزهري عن عروة عن عائشه به.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوَى أَنَسُ بْنُ مَحْمَدٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوَى أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ

وَقَدْ رَوَى عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا

وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَلَا يَصِحُّ وَرَوَايَةُ هَوْلَاءِ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي عِنْدِي أَصَحُّ لِأَنَّ سَمَاعَهُمْ مِنْ أَبِي اسْحَقَ فِي أَوْقَاتٍ مُتَخِلِّفَةٍ وَإِنْ كَانَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ أَحْفَظَ وَانْتَبَتْ مِنْ جَمِيعِ هَوْلَاءِ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْ أَبِي اسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ رَوَايَةَ هَوْلَاءِ عِنْدِي أَشْبَهُ لِأَنَّ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيَّ سَمِعَا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي اسْحَقَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ أَبَا اسْحَقَ أَمَا بُرْدَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي فَقَالَ نَعَمْ فَدَلَّ هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى أَنَّ سَمَاعَ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيَّ هَذَا الْحَدِيثَ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ

وَإِسْرَائِيلُ هُوَ ثِقَةٌ ثَبَتَ فِي أَبِي اسْحَقَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ مَا فَاتَنِي مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ الَّذِي فَاتَنِي إِلَّا لَمَّا اتَّكَلْتُ بِهِ عَلَى إِسْرَائِيلَ لِأَنَّهُ كَانَ يَأْتِي بِهِ أَمَّ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي هُوَ حَدِيثٌ عِنْدِي حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ فَسَأَلْتُهُ فَالْتَكْرَهُ فَضَعَّفُوا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَجْلِ هَذَا

وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَسَمَاعُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا صَحَّحَ كُتْبَهُ عَلَى كُتْبِ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَادٍ مَا سَمِعَ مِنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَضَعَّفَ يَحْيَى رَوَايَةَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ



مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ فِي هَذَا الْبَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَشُرَيْحٌ وَأَبِرَاهِيمَ النَّخَعِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرُهُمْ

وَبِهَذَا يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ  
 ﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے، اس کا نکاح باطل شمار ہوگا، اس کا نکاح باطل شمار ہوگا، اگر مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لے تو اس عورت کو مہر ملے گا، جو اس نے اس کی شرمگاہ کو استعمال کیا ہے، اور ان (لڑکی کے رشتہ داروں) کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو، حاکم وقت اس کا ولی ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور دیگر کئی حفاظ نے اسے ابن جریر کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اسرائیل، شریک بن عبداللہ، ابو عوانہ، زہیر بن معاویہ، قیس بن ربیع نے ابو اسحاق کے حوالے سے، ابو بردہ کے حوالے سے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسے نقل کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے زید بن حباب کے حوالے سے، یونس بن ابواسحاق کے حوالے سے، ابو اسحاق کے حوالے سے، ابو بردہ کے حوالے سے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسے نقل کیا ہے۔

ابوعبید حداد نے اس روایت کو یونس بن ابواسحاق کے حوالے سے، ابو بردہ کے حوالے سے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ابو اسحاق کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہی روایت یونس بن ابواسحاق کے حوالے سے، ابو اسحاق کے حوالے سے، ابو بردہ کے حوالے سے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

شعبہ اور ثوری نے ابو اسحاق کے حوالے سے، ابو بردہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے یہ بات نقل کی ہے: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

سفیان کے بعض شاگردوں نے سفیان کے حوالے سے، ابو اسحاق کے حوالے سے، ابو بردہ کے حوالے سے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ تاہم یہ روایت مستند نہیں ہے۔

ان تمام حضرات کی روایت جنہوں نے ابو اسحاق کے حوالے سے، ابو بردہ کے حوالے سے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: ”ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا“۔

یہ میرے (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے) نزدیک زیادہ مستند ہے، کیونکہ ان حضرات نے ابو اسحاق نامی راوی سے اس حدیث کو مختلف

اوقات میں سنا ہوگا۔

شعبہ اور سفیان ثوری رضی اللہ عنہما اگرچہ زیادہ بڑے حافظ ہیں اور زیادہ مستند ہیں ان تمام راویوں کے مقابلے میں جنہوں نے ابواسحق کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے، تاہم ان حضرات کی روایت میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اس کی وجہ یہ ہے: شعبہ اور ثوری نے اس روایت کو ابواسحق سے ایک ہی محفل میں سنا ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے محمود بن غیلان نے اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہما کو ابواسحق سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا: آپ نے ابو بردہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا“ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے: شعبہ اور ثوری نے ابو بردہ سے اس حدیث کو ایک ہی وقت میں سنا ہے۔

ابواسحق سے منقول روایات کے حوالے سے اسرائیل نامی راوی ثقہ ہیں اور مستند ہیں۔

محمد بن ثنی بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ثوری نے ابواسحق کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے جو احادیث مجھ سے فوت ہو گئی تھیں، میں نے ان کے بارے میں اسرائیل نامی راوی پر بھروسہ کیا ہے چونکہ انہوں نے ان روایات کو زیادہ مکمل طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے ”ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا“ یہ میرے نزدیک ”حسن“ ہے۔

ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے، زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

حجاج بن ارطاة اور جعفر بن ربیعہ نے زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

بعض محدثین نے زہری رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کے بارے میں کلام کیا ہے جو عروہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میری ملاقات زہری رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔

محدثین نے اسی وجہ سے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم کے علاوہ اور کسی نے ابن جریج کے حوالے سے ان الفاظ کو نقل نہیں کیا۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے سماع زیادہ مستند نہیں ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم ہی ان الفاظ کو ابن جریج سے روایت کرتے ہیں اور ان کا ابن جریج سے سماع قوی نہیں۔

اسماعیل بن ابراہیم نے اپنے نوٹس کی عبد الجبید بن عبد العزیز کے نوٹس کے ساتھ تصحیح کی تھی جو روایات انہوں نے ابن جریج سے سنی تھیں۔

یجی نے اسماعیل کی ابن جریج سے نقل کردہ روایات کو ضعیف قرار دیا ہے۔  
(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی حدیث پر عمل کیا جائے گا، یعنی ”ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا“ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات اسی بات کے قائل ہیں۔

اسی طرح کی روایات بعض تابعین فقہاء کے بارے میں بھی منقول ہیں وہ یہ فرماتے ہیں:  
ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

ان میں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حسن بصری رضی اللہ عنہ، شرح عبداللہ، ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ، عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔  
سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، اوزاعی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ، امام مالک رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بَيِّنَةً

باب 15: گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا

1022 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
متن حدیث: الْبَغَايَا اللَّائِي يُنْكَحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

اختلاف روایت: قَالَ يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا  
أَصَحُّ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ مَرْفُوعًا وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ مَوْقُوفًا  
وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ إِلَّا بَيِّنَةً هَكَذَا  
رَوَى أَصْحَابُ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نِكَاحَ إِلَّا بَيِّنَةً وَهَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ هَذَا مَوْقُوفًا

في الباب: وَفِي هَذَا الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

1022-1-1 پروردہ من اصحاب الكتب الستة غير الترمذی، ينظر تحفة الاشراف (375/4) واخرجه الطبرانی في المعجم الكبير (182/12) حديث (12827) والبيهقي (125/7)

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِشُهُودٍ لَمْ يَخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ مَنْ مَضَى مِنْهُمْ إِلَّا قَوْمًا مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ

وَأَمَّا اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا إِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ حَتَّى يَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ جَائِزٌ إِذَا أَعْلَنُوا ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَغَيْرِهِ هَكَذَا قَالَ إِسْحَقُ فِيمَا حَكَى عَنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجُوزُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ

﴿ ﴿ ﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فاحشہ عورتیں وہ ہوتی ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کر لیتی ہیں۔

یوسف بن حماد بیان کرتے ہیں: عبدالاعلیٰ نامی راوی نے تفسیر کے باب میں اس حدیث کو ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور ”طلاق“ کے باب میں اس روایت کو ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے ”مرفوع“ کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور ”مرفوع“ روایت کے طور پر نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ روایت زیادہ مستند ہے۔ ویسے یہ روایت ”محفوظ“ نہیں ہے ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی اس کو ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا، ماسوائے اس روایت کے جسے عبدالاعلیٰ نے سعید کے حوالے سے، قتادہ کے حوالے سے، ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ عبدالاعلیٰ کے حوالے سے، سعید کے حوالے سے یہی روایت ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

درست بات یہ ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے: گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ کئی راویوں نے سعید بن ابوعروہ کے حوالے سے اسی کی مانند ”مرفوع“ کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے تابعین اور ان کے علاوہ دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے یہ بات فرمائی ہے، گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

ہمارے نزدیک جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، تاہم متاخرین اہل علم میں سے بعض حضرات نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: جب ایک کے بعد ایک گواہ گواہی دے (تو کیا حکم ہوگا؟) کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کی اکثریت کے نزدیک نکاح اس وقت تک درست نہیں ہوتا، جب تک دو گواہ ایک ساتھ نکاح منعقد ہونے کی گواہی نہ دیں۔

مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اگر ایک گواہ کے بعد ایک گواہی دیدے تو یہ نکاح درست ہوگا۔

جب وہ لوگ بعد میں اس کا اعلان بھی کر دیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے جو انہوں نے اہل مدینہ سے نقل کیا ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک نکاح کے بارے میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی درست ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

### باب 16: نکاح کا خطبہ

1023 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنِي الْقَاسِمِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ  
التَّشَهُدُ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ  
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالتَّشَهُدُ فِي  
الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا فَمَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا  
مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا مَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ  
آيَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَفَسَّرَهُ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ (اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ) (وَاتَّقُوا اللَّهَ  
الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) (اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا)

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ

حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَامَ الْحَدِيثَيْنِ  
صَحِيحٌ لِأَنَّ إِسْرَائِيلَ جَمَعَهُمَا فَقَالَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذہب فقہاء: وَقَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِنَّ النِّكَاحَ جَائِزٌ بغيرِ خُطْبَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں تشهد پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا تھا اور حاجت

کے وقت تشهد پڑھنے کا (یعنی نکاح کا خطبہ پڑھنے کا) طریقہ تعلیم دیا تھا۔

1023-1- اخرجہ احمد (437, 418, 408/1) ابو داؤد (318/1) کتاب الصلوة باب التشهد؛ حدیث (969) وابن ماجہ (609/1) کتاب النکاح؛ باب خطبة النکاح؛ حدیث (1892) من طریق ابی اسحق عن ابی الاحوص؛ عن عبد اللہ بن مسعود بہ۔

نبی اکرم ﷺ نے نماز کا شہدان الفاظ میں سکھایا تھا۔

”ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر ہو میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔“

جبکہ خطبہ نکاح کے الفاظ نبی اکرم ﷺ نے ان الفاظ میں تعلیم کئے تھے۔

”بے شک حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہم اپنی ذات کے شر سے اور اپنے برے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ رہنے دے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔“

راوی کہتے ہیں: پھر آدمی تین آیات تلاوت کرے۔

عبر نامی راوی بیان کرتے ہیں: سفیان نے وضاحت کی ہے: وہ تین آیات یہ ہیں۔

”اللہ تعالیٰ سے ڈرو! یوں جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم مرتے وقت مسلمان ہی ہونا۔“

”اللہ تعالیٰ سے ڈرو! وہ اللہ تعالیٰ جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے داری کے حقوق کے بارے میں بھی خیال رکھو! بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا نگران ہے۔“

”اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچی بات کہو۔“

اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

اس روایت کو اعمش نے ابواسحق کے حوالے سے، ابواحوص کے حوالے سے، ابو عبیدہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ یہ دونوں روایات مستند ہیں اس کی وجہ یہ ہے: اسرائیل نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ ابواسحق کے حوالے سے، ابواحوص کے حوالے سے، ابو عبیدہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: خطبے کے بغیر بھی نکاح درست ہوتا ہے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل علم اسی بات کے قائل ہیں۔

1024 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشْهَدُ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَدْمَاءِ

1024- اخرجه احمد (303/302/2) و ابو داؤد (677/2) كتاب الادب باب في العظة حدیث (4841) من طريق عاصم بن كليب عن

ابيه عن ابى هريرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو وہ جزا مزدہ ہاتھ کی مانند ہوتا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

### بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِئْثَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيْبِ

#### باب 17: کنواری لڑکی بیوہ طلاق یافتہ سے اجازت لینا

1025 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنِي بِمَا لَا تُنْكَحُ الثَّيْبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَالْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الثَّيْبَ لَا تَزْوُجُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَإِنْ زَوَّجَهَا الْآبُ مِنْ

غَيْرِ أَنْ يَسْتَأْمَرَهَا فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَالِنِكَاحِ مَفْسُوحٌ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

إِذَا زَوَّجَهُنَّ الْأَبَاءُ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْآبَ إِذَا زَوَّجَ الْبِكْرَ وَهِيَ بِالْغَةِ بِغَيْرِ

أَمْرِهَا فَلَمْ تَرُضْ بِتَزْوِيجِ الْآبِ فَالِنِكَاحِ مَفْسُوحٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَزْوِيجُ الْآبِ عَلَى الْبِكْرِ جَائِزٌ وَإِنْ

كَرِهَتْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ یا طلاق یافتہ کی شادی اس وقت تک

نہ کی جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور کنواری کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک اس کی مرضی معلوم نہ کی

جائے اور اس کی اجازت خاموشی ہوگی۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث

منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا یعنی بیوہ یا طلاق یافتہ عورت کی شادی اس وقت تک نہیں کی جاسکتی جب تک اس

1025- اخرجہ البخاری (98/9) کتاب النکاح، باب: لا ینکح الاب وغیرہ البکر والقیب الا برضاہما، حدیث (5136) ومسلم (1036/2) کتاب النکاح، باب: استئذان القیب فی النکاح بالنطق، والبکر بالسکوت، حدیث (64-1419) وابو داؤد (636/1) کتاب النکاح، باب فی الاستئثار، حدیث (2092) وابن ماجہ (601/1) کتاب النکاح، باب استئثار البکر والقیب، حدیث (1871) والنسائی (85/6) کتاب النکاح، باب استئثار القیب فی نفسها، حدیث (3265) والدارمی (138/2) کتاب النکاح، باب: استئثار البکر والقیب، وخرجہ احمد (434/279\*250/2) من طریق یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی ہریرة بہ.

سے اجازت نہ لی جائے اور اگر اس کا باپ اس سے اجازت لئے بغیر اس کی شادی کر دے اور وہ اس بات کو ناپسند کرتی ہو تو عام اہل علم کے نزدیک وہ نکاح فسخ شمار ہوگا۔

اہل علم نے کنواری لڑکی کی شادی ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہے جب اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی ایک اس کی شادی کر دیتا ہے۔

اکثر اہل علم مجوکوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: جب باپ اپنی بالغ کنواری بیٹی کی شادی اس کی مرضی کے بغیر کر دے اور وہ باپ کی کروائی ہوئی شادی سے راضی نہ ہو تو نکاح فسخ شمار ہوگا۔

بعض اہل مدینہ نے یہ بات بیان کی ہے: باپ بالغ لڑکی کی شادی کر سکتا ہے اگرچہ اس لڑکی کو یہ بات ناپسند ہو۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1026 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ

بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَقَّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

وَقَدْ اِخْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا اِحْتَجُّوا

بِهِ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي وَهَكَذَا أَفْتَى بِهِ

ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْأَيْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلِيَّ لَا يَزُوجُهَا إِلَّا بِرِضَاهَا وَأَمْرُهَا فَإِنْ زَوَّجَهَا

فَالنِّكَاحُ مَفْسُوحٌ عَلَى حَدِيثِ خُنَسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ حَيْثُ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ تَيْبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَرَدَّ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ (یا طلاق یافتہ) اپنی ذات کی اپنے

ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اس کی اجازت اس کی خاموشی ہوگی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1026-1- اخرجہ مالک فی النوٹا (2/524:526) کتاب النکاح، باب: استئذان البکر والایم ینف انفسہا، حدیث (4) واحمد

(219/1:241:261) ومسلم (2/1037) کتاب النکاح، باب: استئذان الغیب فی النکاح بالنطق، والبکر بالسکوت، حدیث (66-4121)

وابو داؤد (1/638) کتاب النکاح، باب فی الغیب، حدیث (2098) وابن ماجہ (1/601) کتاب النکاح، باب: استئثار البکر والغیب، حدیث

(1870) والنسائی (6/84) کتاب النکاح، باب: استئذان البکر فی نفسہا، حدیث (3260) والدارمی (2/138) کتاب النکاح، باب: استئثار

البکر والغیب، من طریق نافع بن جمیر بن مطعم عن ابن عباس بہ۔



بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے: ولی کے بغیر نکاح درست ہے، لیکن ان کا یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ کئی اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”(بیوہ یا طلاق یافتہ) اپنی ذات کی اپنے والی سے زیادہ حقدار ہوتی ہے“ اس سے مراد اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہے: ولی اس کی رضامندی اور اس کی اجازت کے ساتھ ہی اس کی شادی کر سکتا ہے اور اگر وہ (اس کے بغیر) اس کی شادی کر دے تو وہ نکاح فسخ شمار ہوگا جیسا کہ سیدہ خساء بنت خدام رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: جب ان کے والد نے ان کی شادی کر دی تھی اور وہ اس وقت بیوہ تھیں تو انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اس وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ان کا نکاح ختم کروا دیا تھا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ التَّيْمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ

#### باب 18: نابالغ لڑکی کی زبردستی شادی کرنا

1027 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: التَّيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهِيَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا يَعْنِي إِذَا أَدْرَكَتْ فَرَدَّتْ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاهب فقہاء: وَأَخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ التَّيْمَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ التَّيْمَةَ إِذَا زُوِّجَتْ فَلِالنِّكَاحِ مَوْقُوفٌ حَتَّى تَبْلُغَ فَإِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُ فِي إِجَارَةِ النِّكَاحِ أَوْ فُسْخِخِهِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ التَّيْمَةِ حَتَّى تَبْلُغَ وَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ إِذَا بَلَغَتْ التَّيْمَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَرُوجَتْ فَرَضِيَتْ فَلِالنِّكَاحِ جَائِزٌ وَلَا خِيَارَ لَهَا إِذَا أَدْرَكَتْ

حدیث دیگر: وَأَخْتَجَا بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعَ سِنِينَ

1027- اخرجه ابو داود (231/2) كتاب النكاح باب: قوله تعالى (لا يجمل لكم ان تزوا النساء كرها ولا تعضلوهن النساء (19) حديث (2094'2093) والنسائي (87/6) كتاب النكاح باب: البكر يزوجه ابوها وهي كارهة واحد (259/2'384'475) من طريق ابى سلمة عن ابى هريرة فذكره..

آثار صحابہ: وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا بَلَغَتِ الْجَارِيَةَ تِسْعَ سِنِينَ فَهِيَ امْرَأَةٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نابالغ لڑکی سے اس کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہوگی اور اگر وہ انکار کر دے تو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کی جائے گی۔

اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

نابالغ لڑکی کی شادی کرنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب نابالغ لڑکی کی شادی کر دی جائے تو نکاح اس وقت تک موقوف ہے گا جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے جب وہ بالغ ہو جائے تو اسے نکاح کو برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

بعض تابعین اور دیگر اہل علم کی یہی رائے ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک نابالغ لڑکی کا نکاح کرنا اس وقت تک درست نہیں ہوگا جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے اور (بالغ ہونے پر) نکاح ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ اور ان دونوں کے علاوہ دیگر اہل علم اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: نابالغ لڑکی بالغ ہو جائے یعنی نو سال کی ہو جائے اور پھر اس کی شادی کی جائے اور وہ اپنے نکاح سے راضی ہو تو یہ نکاح درست ہوگا اور اس لڑکی کو نکاح ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوگا جب وہ بالغ ہو جائے۔

ان دونوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس حدیث سے استدلال کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی شادی ہوئی اور ان کی رخصتی ہوئی تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں: جب لڑکی کی عمر نو سال ہو جائے تو وہ عورت شمار ہوتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَالِيَيْنِ يُزَوِّجَانِ

باب 19: جب دو ولی (اپنی زیر سرپرستی لڑکی کی) شادی کر دیں

1028 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

1028-اخرجه احمد (2/118'22) و ابو داود (635'636) كتاب النكاح باب: اذا انكح الوليان' حديث (2088) و ابن ماجه

(738/2) كتاب العجارات' باب: اذا باع المجيزان فهو للاول' حديث (2190) بلفظ' ايما رجل باع بيمعا من رجلين فهو للاول' حديث

(2190) بلفظ ايما رجل باع بيمعا من رجلين فهو للاول منها' والنسائي (314/7) كتاب البيوع' باب: الرجل يبيع السلعة فيستحقها مستحق

حديث (4682) والادري (139/2) كتاب النكاح' باب: المرأة يزوجه الوليان' من طريق الحسن بن عسمره بن جندب فذكره

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا إِذَا زَوَّجَ أَحَدُ الْوَالِدَيْنِ قَبْلَ الْآخَرِ فَنِكَاحُ الْأَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ الْآخِرِ مَفْسُوخٌ وَإِذَا زَوَّجَا جَمِيعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيعًا مَفْسُوخٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴾ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کسی عورت کی شادی اس کے دو ولی (دو مختلف جگہ پر) کر دیں تو وہ ان دونوں ولیوں میں سے پہلے (کے کئے گئے نکاح کے مطابق) ہوگی اور جو شخص ایک چیز کو دو آدمیوں کو فروخت کرنے تو وہ ان دونوں میں سے اسے ملے گی جس کے ساتھ پہلے سودا ہوا تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے جب دو ولیوں میں سے کوئی ایک دوسرے سے پہلے (کسی زیر پرستی کی) شادی کر دے تو پہلے کا کیا ہوا نکاح درست ہوگا اور دوسرے کا کروایا ہوا نکاح فسخ شمار ہوگا، لیکن اگر وہ دونوں ایک ساتھ شادی کر دیں تو دونوں فسخ شمار ہوں گے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

باب 20 غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

1029 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ

فِي الْبَابِ قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ

وَالصَّحِيحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ جَابِرٍ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ لَا يَجُوزُ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَغَيْرِهِمَا بِلَا اخْتِلَافٍ

1029- أخرجه احمد (2/300:377:382) وابو داود (1/633) كتاب النكاح، باب: في نكاح العبد بغير اذن مولاه، حديث (2078) والدارمي (2/152). كتاب النكاح، باب: في العبد يتزوج بغير اذن سيده، عن عبد الله بن محمد بن عقييل عن جابر بن عبد الله لذكره.



حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَهْرِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَهْرُ عَلَى مَا تَرَاضُوا عَلَيْهِ وَهُوَ  
قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقْلٌ مِنْ رُبْعِ دِينَارٍ وَقَالَ  
بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقْلٌ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ

﴿﴾ عبد اللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ بنو فزارہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے جوتوں کے ایک  
جوڑے کے عوض میں شادی کر لی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اپنی جان اور اپنے مال کو دو جوتوں کے عوض میں دینے پر  
راضی ہو گئی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس نکاح کو درست قرار دیا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت  
انس رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو حذرہ سلمی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

مہر کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ فریقین کی باہمی رضامندی کے مطابق ہوگا۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک چوتھائی دینار سے کم نہیں ہو سکتا۔

بعض اہل کوفہ نے یہ بات بیان کی ہے: مہر دس درہم سے کم نہیں ہو سکتا۔

بَابُ مِنْهُ

## باب 22: بلا عنوان

1032 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعِ الصَّائِغِ

قَالَا أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ

طَوِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَّوْجِنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا فَقَالَ مَا

1032- اخرجہ مالک فی الموطأ (526/2) کتاب النکاح، باب: ما جاء فی الصداق والحباء، حدیث (8) واخرجہ البخاری (112/9) کتاب

النکاح، باب التعزیر علی القرآن وبغير صداق، حدیث (5149) ومسلم (1040/2، 1041) کتاب النکاح، باب الصداق وجواز کونه تعلیم

قرآن وخاتمہ حدیث، وغیر ذلك من قلیل وکثیر واستعجاب کونه خمساً لدرهم لمن یا یجحف به، حدیث (76-1425) وابو داؤد (642/1)

کتاب النکاح، باب فی التعزیر علی العلم یعمل، حدیث (2111) وابن ماجه (608/1) کتاب النکاح، باب صدق النساء، حدیث (1889)

والنسائی (54/6) کتاب النکاح، باب ذکر امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النکاح وما اباخه اللہ له، حدیث (3200) والدارمی

(142/2) کتاب النکاح، باب ما یجوز ان یکون مہراً واخرجہ احمد (230/5، 236) والبیہقی (414/2) حدیث (928) من طریق ابی

حازم بن دینار عن سهل بن مسعود الساعدي به.

عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارُكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالتَّمِسُ شَيْئًا قَالَ مَا أَجِدُ قَالَ فَالتَّمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ فَالتَّمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورٍ سَمَّاها فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**مذہب فقہاء:** وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يُصَدِّقُهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلَى سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَيَعْلَمُهَا سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَيَجْعَلُ لَهَا صَدَاقَ مِثْلِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَآحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴾ حضرت اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میں اپنی ذات آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں وہ خاصی دیر کھڑی رہی (نبی اکرم ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا) تو ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اسے مہر کے طور پر دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے عرض کی: میرے پاس صرف یہ تہبند ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا تہبند اگر تم اسے دے دو گے تو تم تہبند کے بغیر بیٹھو گے؟ تم کوئی اور چیز تلاش کرو! اس نے عرض کی: مجھے اور کوئی چیز نہیں ملتی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تلاش کرو! خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے تلاش کیا، لیکن اسے کچھ نہیں ملا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں کچھ قرآن یاد ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ فلاں، فلاں سورتیں یاد ہیں اس نے ان سورتوں کے نام گوائے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے اس کی وجہ سے میں اس عورت کی شادی تمہارے ساتھ کرتا ہوں۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرد کے پاس مہر کے طور پر دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ عورت کے ساتھ قرآن کی سورت (تعلیم دینے کو مہر کے طور پر) نکاح کر سکتا ہے تو نکاح درست ہوگا اور وہ مرد اس عورت کو قرآن کی سورت سکھائے گا۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسا نکاح جائز ہوگا۔ لیکن اس عورت کو مہر مثل ملے گا۔

اہل کوفہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

**1033 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي

الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ

**متن حدیث:** قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ أَلَا لَا تُغَالُوا صَدَقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ نَفْسِي عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا انْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرِ مِنْ ثِنْتِي عَشْرَةَ أُوقِيَّةً (۱)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ هَرِمٌ وَالْأُوقِيَّةُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَثِنْتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً أَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا.

﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خبردار! عورتوں کے مہر زیادہ مقرر نہ کرو کیونکہ اگر یہ دنیا میں عزت کا علامتی نشان ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ کی علامت ہوتا تو اس بارے میں سب سے زیادہ مستحق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن خواتین کے ساتھ نکاح کیا یا آپ نے جن صاحبزادیوں کا نکاح کیا ان میں سے کسی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو عجماء سلمی نامی راوی کا نام ہرم ہے۔

اہل علم کے نزدیک ایک اوقیہ 40 درہم ہوتے ہیں۔

اس طرح بارہ اوقیہ 480 درہم ہوں گے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْتَقُ الْأُمَّةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب 23: جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کرنے کے بعد اس سے شادی کر لے

1034 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مِثْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةً وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفِيَّةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وْغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُجْعَلَ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا حَتَّى يُجْعَلَ لَهَا

مَهْرًا سِوَى الْعِتْقِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

(۱) - اخرجہ احمد (48/41/40/1) والحمیدی (14/13/1) حدیث (23) وابو ادود (640/1) کتاب النکاح باب: الصداق حدیث

(2106) وابن ماجہ (607/1) کتاب النکاح باب: صداق النساء حدیث (1887) والدارمی (141/2) کتاب النکاح باب: کم كانت مهود

الرواح النس من الله عليه وسلم وبناؤه واخرجہ النسائی (117/6) کتاب النکاح باب: القسط في الاصدقة حدیث (3349) من طريق محمد

بن سيرين من ابى العجفاء السلس عن عبد بن الخطاب مذكرة.

1034 - اخرجہ احمد (282/3) والبغاري (32/9) کتاب النکاح باب: من جعل عتق الامة صداقها حدیث (5086) ومسلم (1045/6)

کتاب النکاح باب فضيلة اعتاق امته ثم يعزونها حدیث (1365-85) والنسائی (114/6) کتاب النکاح باب: العزير على العتق حدیث

(3342) من طريق قتادة وعبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك مذكرة.

﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

اس بارے میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کثیر کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا جائے بلکہ آزادی کے علاوہ اس کے لئے مہر مقرر کرنا چاہئے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ

### باب 24: اس (عمل) کی فضیلت کا بیان

1035 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ

أَبِي مُوسَى عَنِ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ ثَلَاثَةَ يَوْمَاتٍ أَوْ ثَلَاثَةَ لَيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدًا آدَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ فَذَاكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ

كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ اعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَتَّعَى بِذَلِكَ وَجَهَ اللَّهُ فَذَاكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ

مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَ الْكِتَابَ الْآخَرَ فَأَمَّنَ بِهِ فَذَاكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ أَبِي بُرْدَةَ

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَرَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ بْنِ حَيٍّ وَصَالِحِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ هُوَ وَالِدُ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ

﴿ ابوربدہ بن ابوموسیٰ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں کو دگنا اجر دیا جائے گا، ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا

کا حق بھی ادا کرے اس کو دگنا اجر دیا جائے گا، ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی خوبصورت کنیز ہو وہ اسے ادب سکھائے اور اچھی طرح

1035- اخرجہ البخاری (228/1) کتاب العلم، باب: تعلم الرجل امته واهله، حدیث (97) ومسلم (464/1) نووی) کتاب الایمان، باب

وجوب الایمان برسالة نبينا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (241-154) و ابو داؤد (626/1) کتاب النکاح، باب فی الرجل یعتق امته ثم

یتزوجها، حدیث (2057) وابن ماجہ (269/1) کتاب النکاح، باب: الرجل یعتق امته ثم یتزوجها، حدیث (1956) والنسائی (115/6)

کتاب النکاح، باب: یتق الرجل جارعتہ ثم یتزوجها، حدیث (3344) واخرجہ احمد (405'402'398'395/4) والحمیدی (339/2)



سے ادب سکھائے (یعنی اس کی تربیت کرے) پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے شادی کر لے تو اس شخص کو بھی دگنا اجر ملے گا اور ایک وہ شخص جو پہلی کتاب پر ایمان لایا پھر اس کے پاس دوسری کتاب آئی تو وہ اس پر بھی ایمان لے آیا اس کو بھی دگنا اجر ملے گا۔

ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔  
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اس روایت کو صالح بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

صالح بن صالح، حسن بن صالح کے والد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا  
باب 25: جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے

اسے طلاق دیدے، کیا وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

1036 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: أَيَّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحْ ابْنَتَهَا وَأَيَّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمَّهَا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اسْنَادِهِ

توضیح راوی: وَأَيَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنِّيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْمُثَنِّيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ

لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْجَدِيدِ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَلٌّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهَا وَإِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُ أُمَّهَا لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ) وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْطِقَ

﴿﴾ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو

شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے پھر اس کے ساتھ صحبت کر لے اس شخص کے لئے اس عورت کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو وہ اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے اور جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لے پھر وہ اس کے ساتھ صحبت کر لے یا صحبت نہ کرے تو اس کے لئے اس عورت کی ماں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سند کے اعتبار سے مستند نہیں ہے۔

اس روایت کو ابن لہیعہ اور ثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے لے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے تو اس شخص کے لئے یہ بات جائز ہے: وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لے لیکن اگر کوئی شخص بیٹی کے ساتھ نکاح کر لے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے تو اس کے لئے اس لڑکی کی ماں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”اور تمہاری بیویوں کی مائیں“۔ (یعنی یہ فرمان مطلق ہے)

امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

باب 26: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر کوئی دوسرا شخص اس کے ساتھ شادی کر لے اور

اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دیدے

1037 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: جَاءَتِ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ

رِفَاعَةَ فَنُطِّقُنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ

تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالرُّمَيْصَاءِ أَوْ الْغَمِيصَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وغيرهم أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَنُطِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ

الْأَوَّلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ جَمَاعَ الزَّوْجِ الْآخَرَ

1037- اخرجہ البخاری (374/9) کتاب الطلاق باب: اذا طلقها ثلاثاً ثم تزوجت بعد العدة زوجها غيره فلم يسها حدیث (5317)

ومسلم (1056/2) كتاب النكاح باب: لا تحل المطلقة ثلاثاً لبطلقها حتى تنكح زوجاً غيره ويطأها ثم يفارقها وتنقض عدتها وابن ماجه

(621/1) كتاب النكاح باب: الرجل يطلق امرأته ثلاثاً فعرج فبطلقها قبل ان يدخل بها اترجم الى الأول حدیث (1932) والنسائي

(93/6) كتاب النكاح باب: النكاح الذي تحل به المطلقة ثلاثاً لبطلقها حدیث (3283) والدارمي (161/2) كتاب الطلاق باب: ما يحل

المرأة لزوجها الذي طلقها فبت طلقها واخرجہ احمد (226/37/34/6) والبيهقي ص (111) حدیث (226) من طريق الزهري عن عروة

عن عائشة به.

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رفاعہ قرظی کی اہلیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس نے پرسش کی: میں پہلے رفاعہ کی بیوی تھی انہوں نے مجھے طلاق دیں تو میں نے عبدالرحمن بن زبیر کے ساتھ شادی کر لی ان کا ساتھ میرے لئے کپڑے کے اس کنارے کی طرح تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ دوبارہ رفاعہ کے ساتھ شادی کر لو؟ ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس (عبدالرحمن) کا شہر نہیں چکھ لیتیں اور وہ تمہارا شہر نہیں چکھ لیتا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ سیدہ رمیصاء رضی اللہ عنہا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت عمریصا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے عام اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا یعنی جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے اور دوسرا شخص اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے تو وہ عورت پہلے شوہر کے لئے اس وقت تک جائز نہیں ہوگی جب تک دوسرا شوہر اس کے ساتھ صحبت نہ کر لے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُحَلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

باب 21: حلالہ کرنے والا اور جس شخص کے لئے حلالہ کیا جائے (ان کا حکم)

1038 سنو حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْأَيْمِيُّ حَدَّثَنَا

مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَ بِإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحَلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي عِيَّاسٍ

عَلِمَ حَدِيثًا: قَالَ أَبُو عِيَّاسٍ: حَدِيثٌ عَلِيٍّ وَجَابِرِ حَدِيثٌ مَعْقُولٌ وَهَكَذَا رَوَى أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ هُوَ الشَّعْبِيُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ عَامِرٍ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ كَيْسِ بْنِ إِسْنَادَهُ بِالْقَائِمِ لِأَنَّ مُجَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ

حَبِيبٍ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهَذَا قَدْ

وَهَمَّ فِيهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَاهُ مُغِيرَةُ وَأَبُو أَبِي خَالِدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ

الْحَارِثِ عَنِ عَلِيٍّ

﴿ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے

لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت کی ہے۔

1119 - الخرجه ابو اودود (633/1) كتاب النكاح باب: في الفحلين حديث (2076) دابن ماجه (622/1) كتاب النكاح باب السحلل

والسحلل له حديث (1936) من طريق العارث عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه به

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”معلول“ ہے۔

اشعث بن عبد الرحمن نے مجالد کے حوالے سے، عامر کے حوالے سے، حارث کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور عامر کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

اس روایت کی سند مستند نہیں ہے، کیونکہ مجالد بن سعید کو بعض اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے، جن میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

عبد اللہ بن نمیر نے اس حدیث کو مجالد کے حوالے سے، عامر کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اس کی سند میں ابن نمیر کو وہم ہوا ہے۔ پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

مغیرہ اور ابن ابی خالد کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے شععی کے حوالے سے، حارث کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

**1039** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ

هَزِيلِ بْنِ شَرْحَبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَأَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثُرْوَانَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَغَيْرُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ

يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَذْكَرُ عَنْ وَكَيْعٍ أَنَّهُ قَالَ بِهَذَا وَقَالَ يَنْبَغِي أَنْ يُرْمَى بِهَذَا الْبَابِ مِنْ

قَوْلِ أَصْحَابِ الرَّأْيِ قَالَ جَارُودٌ قَالَ وَكَيْعٌ وَقَالَ سُفْيَانُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِيُحِلَّهَا ثُمَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ

يُمَسِّكَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُمَسِّكَهَا حَتَّى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا

1120- اخرجہ احمد (462/448/1) والنسائی (149/6) کتاب اطلاق، باب: احلال المطلقة ثلاثا وما في من التغليظ، حدیث

(3416) والدارمی (158/2) کتاب النکاح، باب: النهی عن التحليل، من طریق هزيل بن شرحبيل عن عبد الله بن مسعود به.

جائے ان (دونوں) پر لعنت کی ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

البوقیسین اودی نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا اس پر عمل ہے ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے فقہاء بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، ابن مبارک رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

میں نے جارود کو کج کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: مناسب یہ ہے: اس بارے میں اہل رائے کی رائے کو ترک کر دیا جائے۔

وکج فرماتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس لئے شادی کرے تاکہ وہ اسے حلال کر دے اور پھر اسے یہ مناسب لگے کہ وہ اسے اپنے پاس رہنے دے تو بھی اس عورت کو اپنے پاس رکھنا اس مرد کے لئے جائز نہیں ہے جب تک وہ نئے سرے سے اس کے ساتھ نکاح نہ پڑھو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ

### باب 28: نکاح متعہ حرام ہے

1040 - سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنِي مُحَمَّدِ بْنِ

عَلِيِّ عَنِ ابْنِهِمَا عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ مُتَعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْرٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَلِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مَدَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

وَأَمَّا رُؤْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمُتَعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حَيْثُ أُخْبِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَأَمْرٌ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى تَحْرِيمِ الْمُتَعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا

گوشت کھانے سے خیر (کی فتح کے زمانے) میں منع کر دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کی رخصت کے بارے میں ایک روایت منقول ہے، لیکن پھر انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا، جب انہیں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی اطلاع دی گئی تھی۔

اکثر اہل علم نے متعہ کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، ابن مبارک رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ، امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

**1041 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُو قَبِيصَةَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

**متن حدیث:** إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ

الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يُقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتَّى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ (الَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا

مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَىٰ هَذَيْنِ فَهُوَ حَرَامٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: متعہ ابتدائی اسلام میں تھا، کوئی آدمی کسی نئی جگہ جاتا تھا جہاں اس کی جان

پہچان نہیں ہوتی تھی، تو وہ اپنے حساب سے، جتنے دن اسے وہاں قیام کرنا ہوتا تھا، اتنے عرصے کے لئے کسی عورت کے ساتھ شادی

کر لیتا تھا، وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی تھی اور اس کی ضروریات کی کفایت کرتی تھی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

”ما سوائے ان کی بیویوں کے اور جن کے وہ مالک ہیں“۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان دونوں کے علاوہ ہر ایک کی شرمگاہ حرام ہے۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ نِكَاحِ الشِّغَارِ**

**باب 29: نکاح شغار کی ممانعت**

**1042 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا

حُمَيْدٌ وَهُوَ الطَّوِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

**متن حدیث:** لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَأَبْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام میں جلب، جنب اور شغار

1042- أخرجه احمد (439'438'429/4) وابو اؤدؤ (35/2) كتاب الجهاد: باب: في الجلب على الخليل في السباق: حديث (2581) وابن

ماجه (1299/2) كتاب الفتن: باب: النهي عن النهبة: حديث (3937) والنسائي (228'227/6) كتاب الخليل: باب: الجلب: حديث (3590) من طريق حميد الطويل عن الحسن عن عمران بن حصين به.

کی کوئی گنجائش نہیں ہے جو شخص ظلم کے طور پر کسی سے مال چھین لے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔  
(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

**1043 سند حدیث:** حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّعَارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرُونَ نِكَاحَ الشِّعَارِ وَالشِّعَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْأَخْرُ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ وَلَا صَدَاقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ نِكَاحُ الشِّعَارِ مَفْسُوحٌ وَلَا يَحِلُّ وَإِنْ جُعِلَ لَهُمَا صَدَاقًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقُ وَرَوَى عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ قَالَ يَقْرَأُ عَلَى نِكَاحِهِمَا وَيُجْعَلُ لَهُمَا صَدَاقٌ الْمِثْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”شعار“ سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

تمام اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک نکاح شعار درست نہیں ہے۔

شعار سے مراد یہ ہے: کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر دوسرے شخص سے کر دے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کی شادی اس پہلے شخص کے ساتھ کر دے گا اور ان دونوں عورتوں کا کوئی مہر نہیں ہوگا۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: نکاح شعار فتح شمار ہوگا اور درست نہیں ہوگا اگرچہ ان دونوں عورتوں کا مہر مقرر کر دیا جائے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

عطاء بن ابی رباح کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ان دونوں کا نکاح برقرار رہے گا اور ان خواتین کو مہر مثل دے دیا جائے گا۔

اہل کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا

باب 30: پھوپھی اور بیٹی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع نہ کیا جائے

1043-1- اخرجه مالك في الوطأ (535/2) كتاب النكاح؛ با: جامع ما لا يجوز من النكاح؛ حديث (24) واحد (62-7/2) واخرجه البخاري (66/9) كتاب النكاح؛ باب الشعار؛ حديث (5112) ومسلم (1034/2) كتاب النكاح؛ باب: تحریم نكاح الشعار وبطلانہ؛ حديث (1415:57) واخرجه ابو داود (632/1) كتاب النكاح؛ باب في الشعار؛ حديث (2074) وابن ماجه (606/1) كتاب النكاح؛ باب النهی عن الشعار؛ حديث (1883) والبدارمي (136/2) كتاب النكاح؛ باب النهی عن الشعار؛ من طريق مالك بن انس عن نافع عن ابي عنر فذكره.

1044 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي حَرِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مِثْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَاتِهَا

اسناد دیگر: وَأَبُو حَرِيْرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ

حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي أَمَامَةَ وَجَابِرِ

وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور

بھانجی کو نکاح میں جمع کیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت

ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1045 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَانَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنَا

عَامِرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مِثْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ الْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ أُخِيْهَا

أَوْ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَاتِهَا أَوْ الْخَالَاتُ عَلَى بَنَاتِ أُخِيْهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ

يَجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا فَإِنْ نَكَحَ امْرَأَةً عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا أَوْ الْعَمَّةَ عَلَى بَنَاتِ أُخِيْهَا فَنِكَاحُ

الْآخَرَى مِنْهُمَا مَفْسُوحٌ وَبِهِ يَقُولُ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: أَدْرَكَ الشَّعْبِيُّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْهُ

قول امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ صَحِيْحٌ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

1044- اخرجہ احمد (372/217/1) و ابو داود (630/1) كتاب النكاح: باب ما يكره ان يجتمع بينهما من النساء' حديث (2067) من

طريق ابى هريره عن عكرمة عن ابن عباس لذكره.

1045- اخرجہ احمد (426/2) و ابو داود (629/1) كتاب النكاح: باب ما يكره ان يجتمع بينهما من النساء' حديث (2065) والدارمي

(136/2) كتاب النكاح: باب النكاح العتي يجرى للرجل ان يعطى لهما' من طريق عامر عن ابى هريره به (1127) اخرجہ احمد

(151-114/4) ومسلم (1037/1036/2) كتاب النكاح



﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: بیوی کی بھانجی کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی پھوپھی کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی بھانجی کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی خالہ کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی چھوٹی بہن کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی بڑی بہن کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عام اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے یعنی کسی بھی آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ پھوپھی اور بھانجی کو یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کر لے اگر کوئی شخص پھوپھی اور بھانجی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کر لے تو بعد میں کیا جانے والا نکاح فسخ شمار ہوگا۔

عام اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شععی نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ روایت مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شععی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عَقْدَةِ النِّكَاحِ

### باب 31: نکاح کے وقت شرط رکھنا

1046 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عِنْدَ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ

عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزِينِيِّ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّ أَحَقَّ الشَّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهَا مَا اسْتَجَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيَّ هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرَها فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَرَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ شَرَطَ اللَّهُ قَبْلَ شَرْطِهَا كَأَنَّهُ رَأَى لِلزَّوْجِ أَنْ يُخْرِجَهَا وَإِنْ كَانَتْ اشْتَرَطَتْ عَلَيَّ زَوْجَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ

1127- اخرجہ احمد (151/114/4) ومسلم (1036/2، 1037) كتاب النكاح، باب: الوفاء بالشرط في النكاح، حديث (63-1418) وابو ادود (650/1) كتاب النكاح، باب في الرجل يشترط لها دارها، حديث (2139) وابن ماجه (628/1) كتاب النكاح، باب الشرط في النكاح، حديث (1954) والنسائي (93-92/6) كتاب النكاح، باب: الشروط في النكاح، حديث (3281)، (3282) والدارمي (143/2) كتاب النكاح، باب: اشروط في النكاح، من طريق مرثد بن عبد الله عن عقبة بن عامر قد كره.

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پوری کئے جانے کی سب سے زیادہ حقدار وہ شرائط ہیں جن کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان میں سے ایک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور اس کے لئے یہ شرط رکھے کہ اسے اس شہر سے باہر نہیں لے جائے گا تو اب مرد اس عورت کو باہر نہیں لے جاسکتا۔

بعض اہل علم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: عورت کے ساتھ طے کی گئی شرط سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک شوہر کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس عورت کو شہر سے باہر لے

جائے اگرچہ اس عورت نے یہ شرط رکھی ہو کہ شوہر اس کو وہاں سے باہر نہیں لے جائے گا۔

بعض اہل علم نے اس رائے کو اختیار کیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

باب: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

باب 32: جب کوئی شخص اسلام قبول کر لے اور اس وقت اس کی دس بیویاں ہوں

1047 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاسْلَمَ مَعَهُ فَاَمْرَهُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِيزَ أَرْبَعًا مِنْهُنَّ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَارِيِّ: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ وَالصَّحِيحُ مَا

رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ

اسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

1047- اخرجہ احمد (13/2) وابن ماجہ (628/1) کتاب النکاح باب: الرجل یسلم وعنده اکتھر من اربع نسوة حدیث (1953) من طریق الزھری عن سالم عن ابن عمر فذکرہ.

آثار صحابہ: قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ ثَقِيفٍ طَلَّقَ نِسَاءَهُ فَقَالَ لَهُ  
عَمْرٌ لَتَرَا جَعَنَ نِسَائِكَ أَوْ لَأَرْجُمَنَّ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ  
مذاهب فقہاء: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدَ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ  
وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ان کی زمانہ جاہلیت  
میں دس بیویاں تھیں ان خواتین نے بھی حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسلام قبول کر لیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی: وہ  
ان خواتین میں سے کوئی سی چار کو اختیار کر لیں۔

معمرنے زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔  
مستند روایت وہ ہے جسے شعیب بن ابو حمزہ اور دیگر راویوں نے زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔  
وہ بیان کرتے ہیں: مجھے محمد بن سوید ثقفی کے حوالے سے یہ روایت سنائی گئی ہے۔ حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام  
قبول کیا تھا تو اس وقت ان کی دس بیویاں تھیں۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زہری رضی اللہ عنہ نے سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم اپنی بیویوں  
سے رجوع کر لو ورنہ میں تمہاری قبر کو اسی طرح رجم کروں گا، جس طرح ابورغال رجم کیا گیا تھا۔  
حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر ہمارے اصحاب کے نزدیک عمل کیا جائے گا۔  
ان میں امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ

باب 33: جب کوئی شخص اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں

1048 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي وَهَبِ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوزَ الدِّيَلَمِيَّ

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسَلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرِي أَيُّهُمَا شِئْتَ

﴿﴾ ابن فیروز دیلمی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

1048- أخرجه أحمد (232/4) وأبو داود (681/1) كتاب الطلاق 'باب: من أسلم وعنده نساء أكثر من أربع أو أختان' حديث (2243)

وابن ماجه (627/1) كتاب النكاح 'باب الرجل يسلم' وعنده أختان' حديث (1951) من طريق أبي وهب الجيشاني عن الصحاك بن فيروز  
الديلمي عن أبيه فيروز الديلمي فذكره.

میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔

**1049** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبِ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
متن حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسَلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ اخْتَرِ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ  
حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَأَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ الدَّيْلَمِيُّ بْنُ هَوْشَعٍ

◆◆ ابن فیروز دیلمی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔  
یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ابو وہب جیشانی نامی راوی کا نام دہلیم بن ہوشع ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

باب 34: جب کوئی شخص کسی ایسی کنیز کو خریدے جو حاملہ ہو

**1050** سند حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
متن حدیث: مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِي مَائَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ  
مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرُونَ لِلرَّجُلِ إِذَا اشْتَرَى جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ أَنْ يَطَّأَهَا حَتَّى تَضَعَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ

◆◆ حضرت روایع بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا شخص اپنے پانی سے دوسرے کی اولاد کو سیراب نہ کرے۔

1049- اخرجہ ابن ماجہ (627/1) کتاب النکاح، باب: الرجل یسلم وعدده اختان، حدیث (1951) من طریق الضحاک بن فیروز الدیلمی عن امه فذکره ویظن تعریج الحدیث السابق (1129)  
1050- بیروہ من هذا الطريق (طریق بسر بن عبید اللہ عن روایع) الا الترمذی ورواه ابو ادود (654/1) کتاب النکاح، باب: فی وطء السایة، حدیث (2158) من طریق ابی مرزوق عن حنش الصنعانی عن روایع بن ثابت فذکره.

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت رومثع بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا ان کے نزدیک جو شخص کوئی کنیز خریدے اور وہ کنیز حاملہ ہو تو وہ مرد اس وقت تک اس کنیز کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا جب تک وہ کنیز بچے کو جنم نہ دے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت عریض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَّاهَا

باب 35: جو شخص کسی کنیز کو قیدی بنا لے اور اس کنیز کا شوہر موجود ہو تو کیا اس مرد کے لئے اس کنیز

کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے؟

1051 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ النَّبِيُّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَلَّتْ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَهَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحٌ

بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَرَوَى هَمَّامٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ اوطاس کے موقع پر ہمیں کچھ عورتیں قیدیوں کے طور پر ملیں جن

کے شوہران کی قوم میں موجود تھے لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

”شوہر والی عورتیں (حرام ہیں) ما سوائے ان عورتوں کے جو تمہاری ملکیت میں آجائیں۔“

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ثوری نے عثمان بنی کے حوالے سے، ابوخلیل کے حوالے سے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح نقل

کیا ہے۔

1051- اخرجہ احمد (84/3) ومسلم (1079/2) کتاب الرضاع باب جواز وطء السبيمة بعد الاستبراء وان كان لها زوج انفخ نكاحها بالنسب حدیث (33-1456) وابو ادود (1/653:654) کتاب النکاح باب: یف وطء السبایا حدیث (2155) والنسائی (6/110) کتاب النکاح باب: تاویل قول اللہ عزوجل (والمحصنات من النساء الا ما ملکتم ایمانکم) حدیث (3333) من طریق عثمان بنی عن ابی الخلیل (صالح بن ابی مریم) عن ابی سعید الخدری فذکره.

ابوخلیل نامی راوی کا نام صالح بن ابومریم ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

عبد بن جمید نے حبان بن ہلال کے حوالے سے ہمام کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

### باب 36: فاحشہ عورت کی آمدن حرام ہے

1052 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ

متن حدیث: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاهن کو

ملنے والے نذرانے (اس کو استعمال کرنے سے) منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ

### باب 37: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے

1053 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَقُتَيْبَةُ قَالََا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

النُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ

1052 اخرجہ مالک فی الموطأ (656/2) کتاب البیوع، باب: ما جاء فی ثمن الکلب، حدیث (68) واحمد (119/118/4) والحدیثی (214/1)

حدیث (450) واخرجہ البخاری (497/4) کتاب البیوع، باب: ثمن الکلب، حدیث (2237) ومسلم (1198/3) کتاب الساقاة، باب: تحريم

ثمن الکلب، وحلوان الکلاهن، ومهر البغی، والنهی عن بیع السور، حدیث (39-1567) وابو داؤد (288/2) کتاب البیوع، باب: فی حلوان الکلاهن،

حدیث (3428) وابن ماجه (730/2) کتاب العجارات، باب: النهی عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکلاهن وعسب الفحل، حدیث

(2159) والنسائی (189/7) کتاب الصيد والذبايح، باب: النهی عن ثمن الکلب، حدیث (4292) والدارمی (255/2) کتاب البیوع، باب: النهی

عن ثمن الکلب، من طریق ابن شهاب عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود الانصاری به.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ

مذاهب فقہاء: قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَلَسْنَا مَعْنَى كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَرَضِيَّتْ بِهِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَتِهِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ هَذَا عِنْدَنَا إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَرَضِيَّتْ بِهِ وَرَكَّعَتْ إِلَيْهِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَتِهِ فَأَمَّا قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ رِضَاهَا أَوْ رُكُوتَهَا إِلَيْهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَخْطُبَهَا

حدیث دیگر: وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَيْثُ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ أَبَا جَهْمٍ بَنَ حُدَيْفَةَ وَمُعَاوِيَةَ بَنَ أَبِي سُفْيَانَ خَطَبَاهَا فَقَالَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ لَا يَرْفَعُ عَصَاهُ عَنِ النِّسَاءِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُغْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ وَلَكِنْ الْكَيْحَى أُسَامَةَ فَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تُخْبِرْهُ بِرِضَاهَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمَا وَلَوْ أَخْبَرَتْهُ لَمْ يُشِرْ عَلَيْهَا بِغَيْرِ الَّذِي ذَكَرَتْ

﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودانہ کرے اور اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کراہیت کا مفہوم یہ ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب کسی مرد نے نکاح کا پیغام بھیجا ہو اور وہ عورت اس مرد سے راضی ہو تو اب کسی دوسرے شخص کے لئے یہ بات درست نہیں کہ وہ اس پہلے شخص کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیج دے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے: جب کوئی مرد کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے اور وہ عورت اس سے راضی ہو جائے اور اس کی طرف مائل ہو تو اب کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں ہے: وہ اپنا نکاح کا پیغام بھیج دے البتہ اگر اس عورت کی رضامندی یا اس سے پہلے مرد کی طرف جھکاؤ کا علم ہونے سے پہلے بھیج دیتا ہے تو نکاح کا پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں دلیل سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے جس کے مطابق وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

1053-1 اخرجہ المغاری (414/413/4) کتاب النکاح باب: لا یبسم علی ہم اخیه ولا یسوم علی سوم اخیه حتی یأذن له او یتوک حدیث (2140) ومسلم (1033/2) کتاب النکاح باب: تحريم الخطبة علی خطبة اخیه حتی یأذن له او یتوک حدیث (1413-51) و ابو داؤد (634/1) کتاب النکاح باب: فی کراہیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه حدیث (2080) وابن ماجہ (600/1) کتاب النکاح باب: لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه حدیث (1867) والسنن (72/71/6) کتاب النکاح باب: النهی ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه حدیث (3239) واخرجہ احمد (487/274/238/2) والحمیدی (445/2) حدیث (1026) من طریق سعید بن السیب عن ابی ہریرة به.

حاضر ہوئیں اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا حضرت ابو جہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ابو جہم کا تعلق ہے تو وہ عورتوں کو مارتا بہت ہے اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے تو وہ مفلس ہے۔ اس کے پاس کوئی مال نہیں ہے تم اسامہ کے ساتھ شادی کر لو!

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے، ویسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو ان دونوں پیغامات میں سے کسی ایک کے بارے میں اپنی رضامندی کے بارے میں نہیں بتایا تھا اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتا دیا ہوتا تو نبی اکرم ﷺ انہیں وہ مشورہ نہ دیتے جس کا انہوں نے تذکرہ کیا ہے۔

1054 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أُنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

الْجَهْمِ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِي عَشْرَةَ أَفْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةٌ شَعِيرًا وَخَمْسَةٌ بَرًّا قَالَتْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ قَالَتْ فَأَمْرِنِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكِ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيكِ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُونَ وَلَكِنْ أَعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَعَسَى أَنْ تُلْقَى نِيَابِكَ وَلَا يَرَاكَ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَجَاءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكَ فَأَذِينِي فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي خَطَبَنِي أَبُو جَهْمٍ وَمَعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَمَا مَعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَزَوَّجَنِي فَبَارَكَ اللَّهُ لِي فِي أُسَامَةَ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكِحِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ

بِهَذَا

◀◀ ابو بکر بن جہم بیان کرتے ہیں: میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ حدیث سنائی، ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیدیں اور انہیں رہائش اور خرچ نہیں دیا، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: اس شخص نے میرے لئے اپنے چچا زاد کے پاس دس قفیر غلہ رکھوایا، جس میں پانچ جو کے جو تھے، پانچ گیہوں کے تھے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے اس کا تذکرہ آپ سے کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1054-اخرجه احمد (412/411/6) ومسلم (1114/2) كتاب الطلاق: باب: المطلقة ثلاثا لانفقة لها: حديث (1480-36) واخرجه ابو داود (695/1) كتاب الطلاق: باب في نفقة المعتونة: حديث (2284) وابن ماجه (601/1) كتاب النكاح: باب: لا يعطى الرجل على خطبة اخيه: حديث (1869) والسنن (150/6) كتاب الطلاق: باب: ارسل الرجل ال زوجته بالطلاق: حديث (3418) واخرجه عبد بن حميد (458) حديث (1584) من طريق ابى بكر بن الجهم العديزي وابى سلمة بن عبد الرحمن عن فاطمة بنت قيس به.



اس نے ٹھیک کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی میں ام شریک کے گھر میں عدت بسر کروں پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ام شریک کے گھر میں تو مہاجرین بکثرت آتے جاتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت بسر کرو! وہاں تم اپنی چادر اتار بھی دوگی، تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا، جب تمہاری عدت گزر جائے اور کوئی شخص تمہیں نکاح کا پیغام دے، تو تم مجھے آکر بتانا (وہ خاتون بیان کرتی ہیں) جب میری عدت ختم ہوئی تو ابو جہم اور معاویہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے، تو وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے پاس مال نہیں ہے، جہاں تک ابو جہم کا تعلق ہے، تو وہ خواتین کے ساتھ سختی بہت کرتا ہے۔ اس خاتون نے بتایا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ انہوں نے میرے ساتھ شادی کر لی، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی مجھے بڑی برکت نصیب کی۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو ابو بکر بن ابو جہم کے حوالے سے اسی روایت کی مانند نقل کیا ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں (وہ خاتون بیان کرتی ہیں) نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی، تم اسامہ کے ساتھ شادی کر لو۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

### باب 38: عزل کا بیان

1055 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعَزِلُ فَرَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهَا الْمُؤْتُوذَةُ الصُّغْرَى فَقَالَ كَذَبَتِ  
الْيَهُودُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ فَلَمْ يَمْنَعَهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَالْبِرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم پہلے عزل کیا کرتے تھے، تو یہودیوں نے یہ بتایا: یہ زندہ درگور کرنے کی قسم ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں نے غلط کہا ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنے کا ارادہ کر لے، تو کوئی بھی اسے روک نہیں سکتا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1056 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ

1056- اخرجہ البخاری (216/9) کتاب النکاح، باب: العزل، حدیث (5209) ومسلم (1065/2) کتاب النکاح، باب: حکم العزل، حدیث (1440-136) وابن ماجہ (620/1) کتاب النکاح، باب: العزل، حدیث (1927) واخرجہ احمد (377/3) والحبیبی (530'529/2) حدیث (1257) من طریق عمرو بن دینار عن عطاء عن جابر بن عبد الله فذکرہ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

آثَارِ صَحَابِهِ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ تَسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تَسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم عزل کیا کرتے تھے اور قرآن نازل ہوتا رہا (لیکن اس کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا)۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور حوالے سے ان سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے ایک گروہ نے عزل کی اجازت دی ہے۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عزل کے بارے میں آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی البتہ کنیز سے اجازت نہیں لی جائے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

باب 39: عزل کا مکروہ ہونا

1057 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَقَتِيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: ذَكَرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عِيْسَى: زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ قَالَا فِي

حَدِيثِهِمَا فَإِنَّهَا آيَسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

مذاهب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

1057- اخرجہ البخاری (402/13) کتاب التوحید، باب: قوله تعالى (هو الله العلق الباری البصير) حدیث (7409) ومسلم (1063/2)

کتاب النکاح، باب: حکم العزل، حدیث (32-1438) و ابو داؤد (658/1) کتاب النکاح، باب: ما جاء في العزل، حدیث (2170) والحصیدی

(330/2) حدیث (747) من طریق مجاهد عن قزعة عن ابی سعید الخدری فذکره

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص ایسا کیوں کرتا ہے؟

ابن ابوعمر نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا: کوئی شخص ایسا نہ کرے۔ اس کے بعد دونوں راویوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس جان نے پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اسے پیدا کر دے گا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے ایک گروہ نے عزل کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبَكْرِ وَالثَّيْبِ

#### باب 40: کنواری اور شیبہ (بیوی) کے لئے تقسیم

1058 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي

قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

آثار صحابہ: قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبَكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَكَمْ يَرْفَعُهُ بَعْضُهُمْ قَالَ مَذَاهِبُ فُقَهَاءِ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بَكْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ بِالْعَدْلِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ

قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبَكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ أَقَامَ عِنْدَهَا لَيْلَتَيْنِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میں چاہوں تو میں یہ کہہ سکتا ہوں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا

1058- اخرجہ البخاری (224/9) کتاب النکاح، باب اذا تزوج البکر علی الثیب (5213) ومسلم (1084/2) کتاب الرضا، باب قدر ما تسعقه البکر والثیب من اقامة الزوج عندها عقب الزفاف، حدیث (44-1461) وابو داؤد (646/1) کتاب النکاح، باب فی المقام عند البکر، حدیث (2124) من طریق خالد الحداء عن ابی قلابہ عن انس بن مالک، فذکرہ.

ہے، لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا: یہ بات سنت ہے، جب آدمی کی پہلے سے بیوی موجود ہو، پھر وہ کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے، تو اس کنواری لڑکی کے پاس تین دن قیام کرے۔

اس بارے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

محمد بن اسحاق نے ایوب نامی راوی کے حوالے سے، ابو قلابہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے، جبکہ بعض محدثین نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ ہو، اور پھر کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے، تو اس کے پاس سات دن قیام کرنے پھر اس کے بعد دونوں بیویوں کے درمیان مساوی طور پر وقت کی تقسیم کرے۔

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَرْفَعَهُ بَعْضُهُمْ قَالَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بَكَرًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ بِالْعَدْلِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبَكَرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ أَقَامَ عِنْدَهَا لَيْلَتَيْنِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

لیکن جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ ہو، اور پھر کسی شیبہ کے ساتھ شادی کرے، تو اس کے ساتھ تین دن قیام کرے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ ہو، پھر وہ کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے، تو اس کے ساتھ تین دن رہے گا، لیکن اگر وہ بیوہ یا طلاق یافتہ کے ساتھ شادی کرے، تو اس کے ساتھ دو

دن رہے گا (اس کے بعد عام معمول کے مطابق دونوں بیویوں کے درمیان وقت تقسیم کرے گا۔)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

باب 41: سوکنوں کے درمیان برابری کا سلوک کرنا

1059 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي

قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ

1059- المخرجه احمد (144/6) وابو داؤد (648/1) كتاب النكاح، باب: في القسم بين النساء، حدیث (2134) وابن ماجه (634/1) كتاب النكاح، باب: القسمة بين النساء، حدیث (1971) والنسائي (63/7) كتاب عشرة النساء، باب: ميل الرجل ال بعض نسائه دون بعض، حدیث (3943) والدارمي (144/2) كتاب النكاح، باب: القسمة بين النساء، من طريق عبد الله بن يزيد عن عائشة به.

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيُعِدُّ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هِدْهُ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلْمِنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ مُرْسَلًا

حدیث دیگر: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ

وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا تَلْمِنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ كَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کے درمیان (وقت کی) تقسیم کی ہوئی تھی تو آپ اس بارے میں انصاف سے کام لیتے تھے آپ یہ فرماتے تھے۔

”اے اللہ! یہ وہ تقسیم ہے جو میری ملکیت میں ہے تو مجھے اس پر ملامت نہ کرنا، جس کا تو مالک ہے، جس کا میں مالک نہیں ہوں۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت اسی طرح ہے جسے کئی راویوں نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے، ایوب کے حوالے سے، ابوقلابہ کے حوالے سے، عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ تقسیم کیا کرتے تھے۔ حماد بن زید اور دیگر راویوں نے ایوب کے حوالے سے، ابوقلابہ کے حوالے سے اسے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ تقسیم کیا کرتے تھے۔

یہ روایت حماد بن سلمہ سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”تو مجھے اس چیز کے بارے میں ملامت نہ کرنا جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں ہوں۔“ اس سے مراد محبت اور پیار ہے۔

بعض اہل علم نے اسی طرح اس کی وضاحت کی ہے۔

1060 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يُعِدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَإِنَّمَا أَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيثِ هَمَّامُ بْنُ بَحْنِيٍّ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ يُقَالُ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ وَهَمَّامٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ

1060- أخرجه أحمد (295/2) وأبو داود (648/1) كتاب النكاح، باب: في القسم بين النساء، حديث (2133) وابن ماجه (633/1) كتاب النكاح، باب القسم بين النساء، حديث (1969) والسنن (63/7) كتاب عشرة النساء، باب: ميل الرجل ال بعض نسائه دون بعض، حديث (3942) والدارمي (143/2) كتاب النكاح، باب العدل بين النساء، من طريق بشر بن نهيك عن ابى هريرة به.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں کے درمیان انصاف سے کام نہ لے، تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا ایک پہلو مفلوج ہوگا۔

ہمام بن یحییٰ نے قتادہ کے حوالے سے اس روایت کی سند بیان کی ہے۔

ہشام دستوائی نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ایک قول کے مطابق ہم اس روایت کو ”مرفوع“ ہونے کے طور پر صرف ہمام سے منقول حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا

باب 42: جب مشرک میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے

1061 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَهْرٍ

جَدِيدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَفِي الْحَدِيثِ الْآخِرِ أَيْضًا مَقَالٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا ثُمَّ أَسْلَمَ

زَوْجُهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ أَنَّ زَوْجَهَا أَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ

﴿﴾ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

صاحب زادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ہمراہ ان کے (سابقہ شوہر) ابو العاص بن ربیع کو واپس کر دیا تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں کچھ کلام ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے جب کوئی عورت اپنے شوہر سے پہلے اسلام قبول کر لے اور اس عورت کی

عدت کے دوران اس کا شوہر بھی اسلام قبول کر لے، تو جب تک وہ عورت عدت گزار رہی ہے اس کا شوہر اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ، امام اوزاعی رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1062 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ

الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

1061- أخرجه احمد (207/2) وابن ماجه (647/1) كتاب النكاح باب الزوجين يسلم احدهما قبل الآخر، حديث (2010) من طريق

عمرو بن شعيب عن ابيه عن جدته عبد الله بن عمرو بن العاص فذكره.

1062- أخرجه احمد (351'261'217/1) وابو داود (680/1) كتاب الطلاق باب: الی متى ترد عليه امراته اذا اسلم بعدها؟ حديث

(2240) وابن ماجه (647/1) كتاب النكاح: باب: الزوجين يسلم احدهما قبل الآخر، حديث رقم (2009) من طريق عكرمة عن ابن

عباس به.

متن حدیث: رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ  
بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَلَمْ يُحَدِّثْ نِكَاحًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ وَلَكِنْ لَا نَعْرِفُ وَجْهَ هَذَا الْحَدِيثِ  
وَلَعَلَّهُ قَدْ جَاءَ هَذَا مِنْ قَبْلِ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحب زادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو (ان کے  
سابقہ شوہر) ابوالعاص بن ربیع کو واپس کر دیا تھا، حالانکہ ان کے سابقہ نکاح کو چھ سال گزر چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کا  
دوبارہ نکاح نہیں پر دھویا تھا۔

اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن ہمیں اس حدیث کے متن کا علم نہیں ہے، ہو سکتا ہے: اس میں داؤد بن حصین  
کے حافظے میں کوئی غلطی ہوئی ہو۔

1063 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتْ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِيَ فَرَدَّهَا عَلَيَّ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَذْكُرُ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

حدیث دیگر: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيدٍ  
قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص مسلمان ہو کر آیا پھر اس کی عورت بھی  
مسلمان ہو کر آگئی اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے میرے ہمراہ اسلام قبول کیا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو اس  
شخص کو واپس کر دیا (یعنی اس کے نکاح میں رہنے دیا)

یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

میں نے عبد بن حمید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے محمد  
بن اسحاق کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حجاج نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، ان کے دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

1063- أخرجه احمد (323/232/1) و ابو داود (679/1) كتاب الطلاق باب: اذا اسلم احد الزوجين' حديث (2238) واخرجه ابن ماجه (647/1) كتاب النكاح باب: اللزوجين يسلم احدهما قبل الاخر' حديث (2008) من طريق سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس به.

نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحب زادی کو (ان کے سابقہ شوہر) ابوالعاص بن ربیع کو نئے مہر اور نئے نکاح کے مہراہ واپس کر دیا تھا۔ یزید بن ہارون فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت سند کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے تاہم عمل عمرو بن شعیب سے منقول روایت پر کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا  
بَاب 43: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور

اس کے لئے مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے

1064 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

مَنْ حَدِيثُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ امْرَأَةً مِثْلَ الَّذِي قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ الْجَوَّاحِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجِدِ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ قَالُوا لَهَا الْمِيرَاثُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَوْ ثَبَتَ حَدِيثُ بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ لَكَانَتْ الْحُجَّةُ فِيمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ رَجَعَ بِمَضْرَبٍ عَنْ هَذَا الْقَوْلِ وَقَالَ بِحَدِيثِ بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ

﴿﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی

عورت کے ساتھ شادی کر لے اور اس کے لئے مہر مقرر نہ کرے ان کے ساتھ محبت نہ کرے یہاں تک کہ اس شخص کا انتقال ہو

1064- اخرجہ ابو داؤد (643/1) کتاب النکاح باب: فممن تزوج ولم يسه صداقاً حتى مات حدیث (2114) والنسلی (121/6) کتاب

النکاح باب: اباحة التزوج بغير صداق حدیث (3355) من طریق سفیان بن منصور عن ابراهيم علقمة عن ابن مسعود فذکرہ



جائے، تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو اس جیسی خواتین کی مانند مہر ملے گا، اس میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہوگی، وہ عورت عدت بسر کرے گی اور اسے وراثت میں حصہ ملے گا، تو حضرت معقل بن سنان کھڑے ہوئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروح بنت واشق، جو ہمارے قبیلے کی ایک خاتون تھیں، ان کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا، جو آپ نے دیا ہے، تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات پر بہت خوش ہوئے۔

اس بارے میں حضرت جراح سے روایت منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری، امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم جن میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہ کی ہو اور اس کا مہر بھی مقرر نہ کیا ہو، اور پھر اس شخص کا انتقال ہو جائے، تو یہ حضرات فرماتے ہیں اس صورت میں اس عورت کو وراثت میں حصہ ملے گا، البتہ اسے مہر نہیں ملے گا اور اس عورت پر عدت گزارنا لازم ہوگا۔

امام شافعی بھی اس بات کے قائل ہیں، وہ فرماتے ہیں: اگر سیدہ بروح بنت واشق رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ثابت بھی ہو جائے، تو اس بارے میں حجت وہ چیز ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام شافعی کے بارے میں یہ روایت بھی منقول ہے، انہوں نے مصر میں اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا اور سیدہ بروح بنت واشق رضی اللہ عنہا سے متعلق حدیث کے مطابق فتویٰ دے دیا تھا۔

## کتاب الرضاع

رضاعت (کے بارے میں) نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کا مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ

باب 1- رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے

1065 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ حَبِيبَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عَلِيٍّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے ذریعے

ان (تمام رشتوں کو) حرام قرار دیا ہے، جنہیں نسب کے حوالے سے حرام قرار دیا ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

1066 سند حدیث: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى

الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

1065- اخرجه احمد (131/1) من طريق علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن علي بن ابي طالب فذكره.

1066- اخرجه مالك في الوطا (607/2) كتاب الرضاع، باب: جامع ما جاء في الرضاعة، حديث (15) واحيد (72'66'51'44/6) وابو داؤد

(626/1) كتاب النكاح، با يحرم من الرضاعة من يحرم من النسب، حديث (2055) والنسائي (98/6، 99) كتاب النكاح، باب: ما يحرم

من الرضاع، حديث (3300) والدارمي (156/2) كتاب النكاح، باب: ما يحرم من الرضاع، من طريق سليمان بن يسار عن عروة بن الزبير

عن عائشة به، واخرجه البخاري (43/9) كتاب النكاح، باب: (وامهتكم التي ارضعنكم) النساء 23، ويحرم من الرضاعة من يحرم من

النسب، حديث (5099) ومسلم (1068/2) كتاب الرضاع، باب: يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة، حديث (1-1444) من طريق

عبد الله بن ابي بكر عن عروة عن عائشة بنحوه به.

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے ذریعے (ان رشتوں کو) حرام قرار دیا ہے جنہیں ولادت (یعنی نسب) کے ذریعے حرام قرار دیا ہے۔ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے عام اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ہمارے علم کے مطابق ان حضرات کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

#### باب 2- دودھ کی مرد کی طرف نسبت

1067 سنن حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ

مَثْنُ حَدِيثٍ: جَاءَ عَمِي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ حَتَّى اسْتَأْمَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ عَمُّكَ قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَإِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا لَبْنَ الْفَحْلِ وَالْأَصْلُ فِي هَذَا حَدِيثُ عَائِشَةَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے رضاعی چچا آئے اور میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا جب تک نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہ لوں (جب نبی اکرم ﷺ سے پوچھا) تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے پاس آ سکتا ہے کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے دودھ نہیں پلایا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے چچا ہے تمہارے ہاں آ سکتا ہے۔

1067- أخرجه البخاري (249/9) كتاب النكاح: باب ما يحل من الدخول والنظر الى النساء في الرضاع: حديث (2539) ومسلم (1070/2) كتاب الرضاع: باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل: حديث (7-1445) وأخرجه مالك في الموطأ (601/2) كتاب الرضاع: باب رضاعة الصغير: حديث (2) واحمد (33/6) والبيهقي (113/1) حديث (229) وأبو داود (627/1) كتاب النكاح: باب في لبن الفحل: حديث (2057) وابن ماجه (627/1) كتاب النكاح: باب لبن الفحل: حديث (1949) والنسائي (103/6) كتاب النكاح: باب لبن الفحل: حديث (3315) والدارمي (156/2) كتاب النكاح: باب ما يحرم الرضاع: من طريق عروة عن عائشة به.

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک مرد رضاعی رشتے دار کے سامنے آنا مکروہ ہے۔

اس بارے میں اصل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے، بعض اہل علم نے رضاعی باپ کے بارے میں رخصت دی ہے۔ پہلی رائے زیادہ درست ہے۔

**1068** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَثَارِ صَحَابِهِ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ أَرْضَعَتْ أَحَدَهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرَى غَلَامًا أَيَحِلُّ لِلْغَلَامِ أَنْ  
يَتَزَوَّجَ بِالْجَارِيَةِ فَقَالَ لَا الْإِلْفَاخُ وَاحِدٌ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا تَفْسِيرُ لَبْنِ الْفَحْلِ وَهَذَا الْأَصْلُ فِي هَذَا الْبَابِ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کی دو کنیزیں ہوں ان میں سے ایک کنیز ایک لڑکی کو دودھ پلا دے اور دوسری کنیز ایک لڑکے کو دودھ پلا دے تو کیا اس لڑکے کی اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے تو انہوں نے فرمایا: نہیں! کیونکہ دودھ کا سبب ایک ہی شخص ہے۔

لبن الفحل کی یہ ہی وضاحت ہے۔ اس بارے میں یہی بات اصل ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحق رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

باب 3- ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے

**1069** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَالِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ

متن حدیث: لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ

وَرَوَى غَيْرُهُ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

1069- أخرجه أحمد (216/95/31/6) ومسلم (1073/2/1074) كتاب الرضا: باب: في المصاة والمصتان، حديث (17-1450) وأبو داود

(1/629) كتاب النكاح: باب: هل يحرم ما دون خمس رضعات، حديث (2063) وابن ماجه (1/624) كتاب النكاح: باب: لا تحرم المصاة

والا مصتان، حديث (1941) والسنائي (101/6) كتاب النكاح: باب: الدر الذي يحرم من الرضاعة، حديث (3309) من طريق عبد الله

بن أبي مليكة عن عبد الله بن الزبير عن عائشة به

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةَ وَلَا الْمَصْتَانَ

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الْبَصْرِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام بخاری: وَمَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَإِنَّمَا هُوَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ  
مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: ایک یادو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے۔

اس بارے میں سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ایک گھونٹ یادو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے۔

محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے (اس کی مانند نقل کیا ہے)

محمد بن دینار نامی راوی نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول حدیث میں اضافہ نقل کیا ہے، تاہم یہ محفوظ نہیں ہے۔

محدثین کے نزدیک مستند روایت وہ ہے جو ابن ابی ملیکہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

میں نے امام بخاری سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے فرمایا: ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ درست ہے۔

محمد بن دینار نے اپنی روایت میں یہ بات اضافی نقل کی ہے یہ روایت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ یعنی ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

1070 آثار صحابہ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ أُنزِلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَنَسِخَ مِنْ ذَلِكَ خَمْسٌ وَصَارَ إِلَى خَمْسٍ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهِذَا

مذہب فقہاء: وَبِهَذَا كَانَتْ عَائِشَةُ تُفْعَى وَبَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ أَحْمَدُ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْرِمُ الْمَصْنَةُ وَلَا الْمَصْتَانُ وَقَالَ إِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ فِي خَمْسٍ رَضَعَاتٍ فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ وَجَبْنَ عَنْهُ أَنْ يَقُولَ فِيهِ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُحْرِمُ قَلِيلَ الرِّضَاعِ وَكَثِيرَهُ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكَيْعٍ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَيُكْنَى أَبُو مَحْسَرٍ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ اسْتَفْضَاهُ عَلَى الطَّائِفِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قرآن میں پہلے یہ حکم نازل ہوا کہ دس مرتبہ دودھ چوسنے سے (حرمت ثابت ہوتی ہے) پھر اسے منسوخ کر دیا گیا اور پانچ متعین مرتبہ دودھ چوسنے کا حکم باقی رہ گیا، جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو یہی حکم تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم ﷺ کی بعض ازواج نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے: ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کو اختیار کر لے کہ پانچ مرتبہ دودھ چوسنے سے

حرمت ثابت ہوتی ہے تو یہ بھی مستند مذہب ہے، تاہم امام احمد رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں خود کو کوئی رائے دینے سے احتراز کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: رضاعت تھوڑی ہو یا

زیادہ ہو وہ حرمت کو ثابت کر دیتی ہے، جبکہ دودھ پیٹ تک پہنچ جائے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ، امام اوزاعی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ، وکیع رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ اسی بات

کے قائل ہیں۔

عبد اللہ بن ابوملیکہ نامی راوی عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ ہیں اور ان کی کنیت ”ابومرہ“ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں طائف کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریر نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے بات نقل کی

ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے تیس صحابہ کا زمانہ پایا ہے۔



حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

دیگر روایوں نے اس روایت کو ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں عبید بن ابی مریم کا تذکرہ نہیں کیا اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کئے: ”تم اس عورت کو اپنے سے الگ کر دو۔“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا انہوں نے رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی کو درست قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی درست ہے اس سے قسم لی جائے گی۔ امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم کی یہ رائے ہے: رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی درست نہیں ہے جب تک وہ (گواہی دینے والی خواتین) زیادہ نہیں ہوتیں۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔

جارو ابن معاذ بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی درست نہیں ہے، حکم یہی ہے، تاہم ایسے مرد کو ایسی عورت سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہیے تقویٰ کا تقاضا یہی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا ذُكِرَ أَنَّ الرِّضَاعَةَ لَا تُحْرِمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ

باب 5- رضاعت کی حرمت کم سنی میں ثابت ہوتی ہے جبکہ عمر دو سال سے کم ہو

1072 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْدِرِ عَنْ

أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا يُحْرِمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَحَ الْأَمْعَاءُ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

أَنَّ الرِّضَاعَةَ لَا تُحْرِمُ إِلَّا مَا كَانَ دُونَ الْحَوْلَيْنِ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يُحْرِمُ شَيْئًا

توضیح راوی: وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْدِرِ بِنْتُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَهِيَ امْرَأَةُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صرف وہی رضاعت حرمت کو ثابت کرتی ہے

جس میں دودھ آنٹوں تک پہنچ جائے اور یہ دودھ چھڑانے کی عمر سے پہلے ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے یعنی وہی رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے جو بچے کی دو سال کی عمر سے پہلے ہو جو مکمل دو سال کی عمر کے بعد ہو وہ کسی حرمت کو ثابت نہیں کرتی۔



سیدہ طہرہ بنت مسزہ بن زبیر یہ ہشام بن عروہ کی اہلیہ ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يُذْهِبُ مَدْمَةَ الرَّضَاعِ

### باب ۵- رضاعت کا حق کیسے ادا کیا جائے؟

1073 سکر حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ

حَجَّاجِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ

مَنْ حَدِيثُ: أَمَّا مَا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَدْمَةَ الرَّضَاعِ  
فَقَالَ عُرْوَةُ عَبْدًا أَوْ أُمَّةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عُوَيْسٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: هَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَحَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ  
مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى هُوَلَاءُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

توضیح راوی: وَهَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ يُكْنَى أَبَا الْمُنْدِرِ وَقَدْ أَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنَ عُمَرَ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَدْمَةَ الرَّضَاعِ يَقُولُ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ ذِمَامَ الرَّضَاعَةِ وَحَقَّهَا  
يَقُولُ إِذَا أَعْطِيَتِ الْمُرْضِعَةَ عَبْدًا أَوْ أُمَّةً فَقَدْ قَضَيْتَ ذِمَامَهَا

حدیث دیگر: وَيُرْوَى عَنِ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ  
فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَائَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيلَ هِيَ كَانَتْ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

••• حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اور عرض کی: یا رسول  
اللہ ﷺ کون سی چیز رضاعت کے حق کی ادائیگی کا باعث ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک غلام یا کنیز (دینا)  
(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان، حاتم بن اسماعیل اور دیگر راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے  
حجاج بن حجاج کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَعَى هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ كَمَا نَعَى هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1073- أخرجه أحمد (450/3) والحمدى (387/2) حديث (877) وأبو داود (629/1) كتاب النكاح، باب: في الرضع عند الفصال،  
حديث (2064) والسنن (108/6) كتاب النكاح، باب: حق الرضاع وحرمة حديث (3329) والدارمي (157/2) كتاب النكاح، باب: ما  
يذهب مدممة الرضاع، من طريق هشام بن عروة عن حجاج بن حجاج الأسلمى عن أبيه (حجاج الأسلمى) لذكره.

والد سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

ابن عیینہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

مستدر روایت وہ ہے جسے ان حضرات نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمزہب ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ”رضاعت کے حق کی ادائیگی کون سی چیز بن سکتی ہے“۔ علماء یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے:

رضاعت کا حق کیا چیز ہوگی؟ تو وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم دودھ پلانے والی عورت کو ایک غلام یا کنیز دے دو تو تم نے اس کے حق کو ادا

کر دیا۔

ابو طفیل کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اسی دوران ایک

خاتون آئی، نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے اپنی چادر کو بچھا دیا وہ خاتون اس پر بیٹھ گئی جب وہ خاتون چلی گئی تو بتایا گیا: یہ وہ خاتون

ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

#### باب 7- جب کوئی کنیز آزاد ہو جائے اور اس کا شوہر موجود ہو

1074 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ

حُرًّا لَمْ يُخَيَّرْهَا

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ایک غلام تھا نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو اختیار دیا تو

اس نے اپنی ذات کو اختیار کیا اگر وہ شخص آزاد ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اس عورت کو اختیار نہ دیتے۔

1075 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

1074- اخرجہ مالك في السوطة، كتاب الطلاق، باب: ما جاء في البعير، حديث (25) واحد (206/170/6) واخرجه مسلم

(1143/1142/2) كتاب العتق، باب: انا الولاء لمن اعنت، حديث (8-1504) وابو داود (678/1) كتاب الطلاق، باب في السلوكه تعتق وهي

تحت حر او عبد، حديث (2233) والنسائي (165-164/6) كتاب الطلاق، باب خيار الامه تعتق وزوجها ملوك، حديث (3451) من طريق

هشام بن عروة عن ابيه عن عائشه به.

1075- اخرجہ البخاري (416/3) كتاب الزكاة، باب: الصدقة على موال ازواج النبي صلى الله عليه وسلم حديث (1493) ومسلم

(1144/2) كتاب العتق، باب انا الولاء لمن اعنت، حديث (12-1504) وابو داود (679/1) كتاب الطلاق، باب من قال كان حراء حديث

(2235) وابن ماجه (670/1) كتاب الطلاق، باب خيار الامه اذا اعنت حديث (2074) والنسائي (163/6) كتاب الطلاق، باب: اخبار الامه

تعتق وزوجها حر، حديث (3450/3449) والدارمي (169/2) كتاب الطلاق، باب: تغير الامه تكون تحت العبد فتعتق، واخرجه احمد

(175/170/42/6) من طريق ابراهيم عن الاسود عن عائشه به.

آثار صحابہؓ ہنگذا روی ہشام عن ابیہ عن عائشہ قالت کان زوج بریرۃ عبدًا  
وروی عکرمۃ عن ابن عباس قال رأیت زوج بریرۃ وكان عبدًا يقال له مغيث  
وهنگذا روی عن ابن عمر

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِذَا كَانَتِ الْأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَأُعْتِقَتْ فَلَا  
خِيَارَ لَهَا وَإِنَّمَا يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَتْ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْلُوقِ  
حدیث دیگر: وَرَوَى الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وروی ابو عوانہ ہذا الحدیث عن الاعمش عن ابراہیم عن الاسود عن عائشہ فی قصہ بریرۃ قال  
الاسود وكان زوجها حراً  
مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ  
الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

◀◀ اسود بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے یہ بات بیان کی ہے: بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر آزاد شخص تھا، لیکن نبی  
اکرم ﷺ نے پھر بھی بریرہ رضی اللہ عنہا کا اختیار دیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے بریرہ کا شوہر غلام تھا۔  
عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے بریرہ کے شوہر کو دیکھا وہ ایک  
غلام تھا اس کا نام مغيث تھا۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو اور وہ آزاد ہو جائے  
تو کنیز کو (علیحدگی کا) اختیار نہیں ہوگا۔ اس کنیز کو علیحدگی کا اختیار اس وقت ہوگا جب وہ آزاد ہو جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی ہو۔  
امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحقؒ اسی بات کی قائل ہیں۔

کئی راویوں نے اعمش کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات نقل  
کی ہے وہ فرماتی ہیں: بریرہ کا شوہر ایک آزاد شخص تھا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے پھر بھی بریرہ کو اختیار دیا۔  
ابوعوانہ نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے  
سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصے میں نقل کیا ہے۔

اسود بیان کرتے ہیں: اس خاتون کا شوہر ایک آزاد شخص تھا۔

تابعین اور اس کے بعد آنے والے طباقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور اہل مکہ اسی بات کے قائل ہیں۔

**1076** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ

ابن عباس

مثن حدیث: أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدًا لِنِسَى الْمُغِيرَةَ يَوْمَ أُغِثَتْ بَرِيرَةَ وَاللَّهُ لَكَاثِبِي بِهِ فِي طُرُقِ  
الْمَدِينَةِ وَنَوَاحِيهَا وَإِنَّ دُمُوعَهُ لَتَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ يَتَرَضَّاها لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ مِهْرَانَ وَيُكْنَى أَبَا النَّضْرِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر بنو مغیرہ کا سیاہ فام غلام تھا جس دن بریرہ کو آزاد کیا گیا اللہ کی قسم! وہ مدینہ کی گلیوں میں اس کے پیچھے جا رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ کر اس کی داڑھی پر آ رہے تھے وہ اسے راضی کرنے کی کوشش کر رہا تھا تا کہ بریرہ اسے اختیار کر لے لیکن بریرہ نے ایسا نہیں کیا۔  
(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سعید بن ابو عروبہ نامی راوی سعید بن مہران ہے اور ان کی کنیت ”ابونضر“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

باب 8: بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے

**1077** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مثن حدیث: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَمْرٍو ابْنِ خَارِجَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

10766- أخرجه البخاری (319/9) كتاب الطلاق: باب شفاعة النسي في زوج بريرة' حديث (5283) و ابو داود (678/1) كتاب الطلاق'

باب: في السلوكة تعق وهي تحت حرا وعبد' حديث (2232) وابن ماجه (671/1) كتاب الطلاق' باب: خيار الامة اذا اعتقت' حديث (2075) واخرجه احمد (281/6) من طريق عكرمة عن عبد الله بن عباس لذكرة.

1077- اخرجه احمد (280'239/2) ومسلم (1081/2) كتاب الرضاع: باب: الولد للفراش' وتوفي الشهات' حديث (1458-37) وابن

ماجه (647/646/1) كتاب النكاح' باب' الولد للفراش وللعاهر الحجر' حديث (2006) والنسائي (180/6) كتاب الطلاق' باب: الحاق

الولد بالفراش اذا لم يلقه صاحب الفراش حديث (3482) والدارمي (152/2) كتاب النكاح: باب: الولد للفراش' والخبدي (465/2)

حديث (1085) من طريق الزهري عن سعيد السيب' عن ابي هريرة' لذكرة واخرجه البخاری (130/12) كتاب الحدود' باب العاهر

الحجر' حديث (6818) من طريق شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة لذكرة.

**مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
 (امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
 زہری رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو سعید بن مسیب کے حوالے سے ابو سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ تُعْجِبُهُ

باب 9- جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ عورت اسے اچھی لگے

**1078** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ هُوَ الدِّسْتَوَائِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَهَشَامُ الدِّسْتَوَائِيُّ هُوَ هِشَامُ ابْنُ سَنَبْرِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا، آپ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، آپ نے ان سے اپنی حاجت کو پورا کیا، پھر آپ تشریف لے گئے، آپ نے ارشاد فرمایا: عورت جب آتی ہے تو شیطان کی شکل میں آتی ہے، اس لئے جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے، تو وہ اپنی بیوی کے پاس جائے، کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی کچھ ہوگا، جو اس عورت کے پاس ہے۔ (جسے اس نے دیکھا تھا)

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”صحیح حسن غریب“ ہے۔

ہشام دستوائی یہ ہشام بن سنبر ہیں۔

1078- اخرجہ احمد (3/330/395) ومسلم (2/1021) كتاب النكاح: باب: نذات من رأى امرأة، فوقع في نفسه، ان ان يأتى

امرأته او جاريتها ليوافقها، حدیث (9-1403) واخرجہ ابو داود (2/246) حدیث (2151) كتاب النكاح: باب: ما يؤمر به من غض البصر،

واخرجہ عبد بن حميد (322/323) حدیث (1061) من طريق هشام الدستوائي عن ابي الزبير عن جابر به

## بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

## باب 10- بیوی پر شوہر کا حق

1079 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَوْ كُنْتُ امْرَأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لِأَمْرَتِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر میں نے کسی ایک کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا

حکم دیتا ہوتا تو میں عورت سے یہ کہتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما،

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت طلح بن علی رضی اللہ عنہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے، اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے

جو محمد بن عمرو کے حوالے سے ابو سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1080 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا مَلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ

عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَاتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت طلح بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت

پوری کرنے کے لئے بلائے تو اس عورت کو اس کے پاس ضرور چلے جانا چاہیے اگرچہ وہ تنہا پر بیٹھی ہوئی ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

1081 سند حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

1080- اخراجہ احمد (22/4) من طریق قيس بن طلح عن طلح بن علي فذكره.

1081- اخراجہ عبد بن حميد ص (445) حديث (1541) كتاب النكاح باب: حق الزوج على الزوجة حديث

(1854) من طريق عبد الله بن عبد الرحمن بن نصر عن مساور الحميري عن امه عن امر سلبية به.

أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُسَاوِرِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَرَزَّوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو عورت اس حالت میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔  
 (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

باب 11- شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟

1082 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہل ایمان میں ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے بہتر ہوں۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

1083 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ

شَيْبِ بْنِ عَرَفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَلَيْسَ شَهْدَ حَاجَةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ  
 وَوَعظَ لَدُنِّي حَدِيثٌ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ فَقَالَ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ كَيْسَ تَمْلِكُونَ  
 مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ  
 مُبْرَحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَيَّ نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَإِنَّمَا حَقُّكُمْ

1082-1- اخرجہ احمد (2/250:472) وابو داؤد (4/220) کتاب السنة باب: الدليل على زيادة الايمان ونقصانه، حديث (4682) من طريق

محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة به.

1083-1- اخرجہ احمد (3/426:498) وابو داؤد (3/244) کتاب البيوع: باب: في وضع الرها، حديث (3334) وابن اجه (1/594) كتاب

النكاح: باب: حق المرأة على الزوج، حديث (1851) من طريق سليمان بن عمرو بن الاحوص عن ابىه لذكره.

عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئَنَّ فُرُوشَكُمْ مَنْ تَكَرَّهُونَ وَلَا يَأْذَنَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكَرَّهُونَ إِلَّا وَحَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تَحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى قَوْلِهِ عَوَانَ عِنْدَكُمْ يَعْنِي أَسْرَى فِي أَيْدِيكُمْ

﴿﴾ سلیمان بن عمرو بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”خواتین کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو وہ تمہاری پابند ہیں تم ان کے ساتھ صرف صحبت کا حق رکھتے ہو البتہ اگر وہ واضح فحاشی کا ارتکاب کریں تو حکم مختلف ہوگا اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کے بستر الگ کرو اور ان کی پٹائی کرو جو زیادہ شدید نہ ہو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم انہیں تکلیف پہنچانے کا راستہ تلاش نہ کرو یاد رکھنا! تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے اور تمہاری بیویوں کا بھی تم پر حق ہے جہاں تک تمہاری بیویوں پر تمہارے حق کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے: وہ تمہارے بستر پر ایسے کسی شخص کو نہ بٹھائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے گھر میں ایسے کسی شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو یاد رکھنا! ان کا تم پر یہ حق ہے تم ان کے لباس اور خوراک کے معاملے میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔“

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

حدیث کے یہ الفاظ ”عوان عندکم“ کا مطلب یہ ہے وہ تمہارے پاس قیدی (یعنی پابند) ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّبَانِ النِّسَاءِ فِي أَذْبَارِهِنَّ

باب 12- خواتین کی کچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنا حرام ہے

1084 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ

حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَى أَعْرَابِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ لَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوْبَعَةُ وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قَلَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَغْجَارِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَخُوَيْمَةَ بْنِ لَابِتٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثٌ حَسَنٌ



قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَعْرِفُ لِعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَلَا أَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ السُّحَيْمِيِّ وَكَانَهُ رَأَى أَنَّ هَذَا رَجُلٌ آخَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى وَكَيْفَ هَذَا الْحَدِيثَ

﴿﴾ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص بعض اوقات کسی بے آب و گیاہ جگہ پر ہوتا ہے اور وہاں اس کی کچھ ہوا خارج ہو جاتی ہے اور پانی تھوڑا ہوتا ہے (تو اسے کیا کرنا چاہیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے اور تم عورتوں کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے سے) حیا نہیں کرتا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

میں نے امام بخاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت نقل کی ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ میرے علم کے مطابق یہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گویا امام بخاری رضی اللہ عنہ کی یہ رائے ہے: یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ ویسے وکج نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

**1085** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا فَسَأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ

تَوْضِيحُ رَاوِي: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَعَلِيُّ هَذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو تو اسے وضو کر لینا چاہیے اور تم عورتوں کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ ہیں۔

**1086** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُفْمَانَ عَنْ مَعْرُومَةَ

بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ آتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّهْرِ

1085- الفهرست روايته الترمذی دون اصحاب دون اصحاب الکتاب السنة بطبر 'تحفة الاشراف' (210/5) واخرجه ابن ابی شیبہ (252/251/4) باب: ما جاء في الثمان النساء في ادبارهن' وابن حبان (242/4) 'سواره' برقم (1302) وابو يعلى في السنن (266/4) برقم (2338)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو کسی مرد کے ساتھ بد فعلی کرے یا عورت کے ساتھ اس کی چھپلی شرمگاہ میں صحبت کرے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزَّيْنَةِ

باب 13- عورتوں کا بن سنور کرنا حرام ہے

1087 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزَّيْنَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ

توضیح راوی: وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَهُوَ صَدُوقٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

﴿﴾ سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بن سنور کرنا اپنے شوہر کی بجائے کسی اور کے سامنے آنے والی عورت اسی طرح ہے جیسے قیامت کے دن ایسی تاریکی ہو جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔

ہم اس روایت کو صرف موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی کو علم حدیث میں ان کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا گیا ہے ویسے وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری نے ان سے روایات کو نقل کیا ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اسے موسیٰ بن عبیدہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، تاہم اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

باب 14- غیرت کا بیان

1088 سند حدیث: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ تَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ

1088- اخرجہ مسلم (2114/4) کتاب العوبة، باب الغيرة، اللہ تعالیٰ کی غیرت اور تعظیم الفواحش، حدیث (36-2761) واخرجہ البخاری (230/9) کتاب النکاح، باب الغيرة، حدیث (5223) دون ذکر لولہ، والمؤمن يغار، من طریق يحيى بن ابي كثير، عن ابي سلمة عن ابي هريرة به.

فی الباب: قال: ولى النكاح عن عائشة وعبد الله بن عمر  
 حكم حديث: قال أبو عيسى: حديث أبي هريرة حديث حسن غريب  
 اسناد و بغير: وقيل روى عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن عروة عن أسماء بنت أبي بكر عن النبي  
 صلى الله عليه وسلم هذا الحديث وكلا الحديثين صحيح  
 توضح راوى: والصحاح الصواف هو الصحاح بن أبي عثمان وأبو عثمان اسمه منيرة والصحاح بن  
 أبا الصلت وثقة يحيى بن سعيد حدثنا أبو بكر الطار عن علي بن المدائني قال سألت يحيى بن سعيد  
 القطان عن صحاح الصواف فقال ثقة قطان حسن

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے اور مومن  
 بھی غیرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو غیرت اس بات پر آتی ہے: جب مومن کسی ایسے کام کا ارتکاب کرنے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے  
 حرام قرار دیا ہو۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔  
 (امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن فریب“ ہے۔  
 یہ روایت یحییٰ بن ابویثیر کے حوالے سے مسلم کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے  
 نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے۔ یہ دونوں روایات مستند ہیں۔

حجاج صواف نامی راوی حجاج بن ابوشمان ہیں۔ ابوشمان نامی راوی کا نام پسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت ابوصلت ہے۔ یحییٰ بن  
 سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔  
 علی بن عبداللہ مدنی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حجاج صواف کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے  
 جواب دیا: وہ ذہین اور بھلا انسان تھے۔

باب ما جاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها

باب 15- عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے

1089 سنو حدیث: حدثنا أحمد بن منيع حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد  
 الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:  
 من سافر وحدها لا يبرأ ولا يؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر المرأة تكون فلكة لهم كصاحبها إلا

1089- اخرجہ احمد (54/3) وسند (977/2) کتاب النکاح باب: سفر المرأه مع غيرها حدیث (423) دائرہ اول (140/2)  
 کتاب المناسله (المجموع) بابها فی السفر مع غیر حمیر حدیث (1726) دائرہ ماجہ (968/967/2) کتاب المناسله باب: السفر مع غیر  
 رول حدیث (2898) والدارمی (289/2) کتاب الاسطبلان باب: لا یسافر المرأه ران جلیبہ (183/4) حدیث (2619) من طریق الاصل  
 عن ابی صالح عن ابی سعید الخدري لفظه كذا.

وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا  
 فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ  
 حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حَدِيثٌ دِيْغَر: وَرَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَكَلِيْلَةَ إِلَّا مَعَ ذِي

مَحْرَمٍ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَاخْتَلَفَ  
 أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا كَانَتْ مُوسِرَةً وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ هَلْ تَخْرُجُ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجِبُ عَلَيْهَا  
 الْحَجُّ لِأَنَّ الْمَحْرَمَ مِنَ السَّبِيلِ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) فَقَالُوا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ فَلَا  
 تَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الطَّرِيقُ أَمِنًا فَإِنَّهَا  
 تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر  
 ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے البتہ اگر اس کے ساتھ اس کا  
 باپ یا اس کا بھائی یا اس کا شوہر یا اس کا بیٹا یا کوئی محرم عزیز ہوں (تو وہ سفر کر سکتی ہے)۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی عورت ایک دن اور ایک رات کا سفر صرف  
 محرم کے ساتھ کرے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے خاتون کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ محرم کے بغیر سفر  
 کرے۔

اہل علم نے خاتون کے بارے میں اختلاف کیا ہے اگر وہ خوشحال ہو اور اس کا کوئی محرم موجود نہ ہو تو کیا وہ حج کرے گی؟  
 بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسی عورت پر حج فرض نہیں ہوتا اس لئے کہ ”محرم“ سبیل کا حصہ ہے اس کی دلیل اللہ  
 تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

”حج اس پر لازم ہوتا ہے (جو وہاں تک جانے کی سبیل رکھتا ہوں)۔“

یہ علماء فرماتے ہیں: جب اس عورت کا محرم نہیں ہوگا تو گویا وہ وہاں تک جانے کی سبیل نہیں رکھتی۔

سلفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ اس بات کے قائل ہیں

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب راستہ امن پر مشتمل ہو (یعنی راستے میں کسی لٹاؤ کا اندیشہ نہ ہو) تو وہ عورت دیگر  
 لوگوں کے ساتھ حج کے لئے نکل سکتی ہے۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

**1090** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَكَلِيلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی عورت محرم کے بغیر ایک دن اور

ایک رات کا سفر نہ کرے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

**باب 16**۔ جن خواتین کے شوہر موجود نہ ہوں ان کے پاس (تنہائی میں) جانا حرام ہے

**1091** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَيُّكُمْ وَالِدُ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمَوُ قَالَ

الْحَمَوُ الْمَوْتُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام ترمذی: وَأِنَّمَا مَعْنَى كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ عَلَى نَحْوِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ

حَدِيثٌ دِيْغَرٌ: لَا يَدْخُلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَلَاثَهُمَا الشَّيْطَانُ

وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْحَمَوُ يُقَالُ هُوَ أَخُو الزَّوْجِ كَأَنَّهُ كَرِهَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خواتین کے پاس جانے سے بچو۔

انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

1090۔ اخرجہ البخاری (659/2) کتاب الطہور: باب: ان کم لتصر الصلوۃ؟ حدیث (1088) ومسلم (977/2) کتاب النہی: باب:

سفر المرأة مع حرمة ال حم وغیره، حدیث (1339-419) وابوداؤد (140/2) کتاب النہی: باب: ان المرأة تحرم بغیر حرمة، حدیث

(1723) حدیث (2523) من طریق سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ بہ۔

1091۔ اخرجہ البخاری (242/9) کتاب النکاح: باب: لا یدخلون رجل بامرأة الا ذو حرمة وال دخول علی المغیبة، حدیث (5232) ومسلم

(1711/2) کتاب السلام: باب: التحريم العلویة بالاجنبیة والدخول علیہا، حدیث (20-2172) والدارمی (278/2) کتاب الاستئذان: باب:

النہی عن الدخول علی النساء، اخرجہ احمد (153149/4) من طریق ابی الخیر عن عقبہ بن عامر فانکرہ۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیور موت ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہما، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایات منقول ہیں۔  
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

خواتین کے پاس جانے کے مکروہ ہونے کا مفہوم وہی ہے جو نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا گیا ہے جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے:  
جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے فرمان میں موجود لفظ ”حمو“ کا مطلب ایک قول کے مطابق شوہر کا بھائی ہے، گویا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: وہ تنہائی میں عورت کے ساتھ ہو۔

1092 سند حدیث: حَدَّثَنَا لَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَا تَلْجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَمْنَحُكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمَنْكَ قَالَ

وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمْتُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُهُمْ فِي مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ مِّنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ يَقُولُ قَالَ  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمْتُ يَعْنِي أَنَا مِنْهُ  
قَالَ سُفْيَانُ وَالشَّيْطَانُ لَا يُسَلِّمُ وَلَا تَلْجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ وَالْمُغِيبَةُ الْمَرْأَةُ الَّتِي يَكُونُ زَوْجُهَا غَائِبًا وَالْمُغِيبَاتُ  
جَمَاعَةُ الْمُغِيبَةِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جن عورتوں کے شوہر موجود نہ ہوں ان کے پاس  
(تنہائی میں) نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں گردش کرتا ہے، ہم نے عرض کی: آپ کی بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
میری بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے، اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

محمد شین نے مجالدین سعید کے حافظے کے حوالے سے کچھ گفتگو کی ہے۔

علی بن خشرم فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی وضاحت کی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے  
خلاف میری مدد کر دی ہے، اور وہ مسلمان ہو گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے: میں اس سے محفوظ ہوں۔

سفیان بیان کرتے ہیں: شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔

اور حدیث کے یہ الفاظ: ”تم مغیبات کے پاس نہ جاؤ“ مغیبت اس عورت کو کہتے ہیں جس کا شوہر ہو لیکن موجود نہ ہو۔

مغیبت کی جمع لفظ مغیبات آتی ہے۔

1092 = الخرجہ احمد (3/309/397) والخرجہ الدارمی (2/320) کتاب الرقاق، باب الشیطان یجری من ابن آدم بلطف، لا یدخلوا علی  
المغیبات، من طریق مجالد عن الشعبي، عن جابر بن عبد الله.

**1093** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُورِقٍ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 متن حدیث: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
 ﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عورت پردے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

**1094** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 متن حدیث: لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُؤْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ الْيَنَاءَ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
 توضیح راوی: وَرَوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنِ الشَّامِيِّينَ أَصْلَحَ وَلَهُ عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ مَنَّا كَثِيرٌ  
 ﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے تو اس مرد کی جنت کی حوروں سے تعلق رکھنے والی بیوی یہ کہتی ہے، تو اسے اذیت نہ دے اللہ تعالیٰ تجھے برباد کرے کیونکہ یہ تیرے پاس مہمان ہے اور عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔)

اسماعیل بن عیاش نے شامیوں کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہیں وہ مناسب ہیں انہوں نے اہل حجاز اور اہل عراق سے ”منکر“ روایات نقل کی ہیں۔

1093- اخرجہ ابن خلیزمہ (93/3) حدیث (185) من طریق ابی الاخوص عن عبد اللہ بن مسعود لدا کرد.

1094- اخرجہ احمد (242/5) وابن ماجہ (649/1) کتاب النکاح باب ان المرأة تؤذي زوجها حدیث (2014) من طریق خالد بن معدان عن كثير بن مرّة عن معاذ بن جبل به.

# کتاب الطلاق واللعان عن رسول الله ﷺ

## طلاق اور لعان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب 1- سنت طلاق کا بیان

**1095 سنہ حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيَعْتَدُ بِتِلْكَ  
التَّطْلِيقَةِ قَالَ قَمَةٌ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو اس کے حیض کی حالت میں طلاق دے دیتا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہو؟ اس نے جب اپنی بیوی کو طلاق دی تھی تو وہ عورت حیض کی حالت میں تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی: وہ اس سے رجوع کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اس طلاق کو شمار کیا گیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ عاجز تھا یا احمق تھا (جو اس کی طلاق شمار نہ ہوتی)

**1096 سنہ حدیث:** حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ

سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

1095- اخرجہ البعاری (264/9) کتاب الطلاق، باب: اذا طلقت الحائض (1471/9) وابو داؤد (256/2) کتاب الطلاق، باب: في طلاق السنة، حدیث (2184) وابن ماجہ (651/1) کتاب الطلاق، باب: طلاق السنة، حدیث (2022) والنسائی (142/6) کتاب الطلاق، باب: الطلاق لغیر العدة وما یخص منه علی المطلق، حدیث (3400) واخرجہ احمد (51/2) من طریق حماد بن زید عن یونس بن عبد بن سیرین عن یونس بن جبیر عن ابن عمر لفظ کرہ.

1096- اخرجہ احمد (58-26/2) ومسلم (1095/2) کتاب الطلاق، باب: تحریر طلاق الحائض بغیر رضاها، وانه لو خالف وقع الطلاق، ویؤمر برجمتها، حدیث (5-1471) وابو داؤد (255/2) کتاب الطلاق، باب: في طلاق السنة، حدیث (2181) وابن ماجہ (652/1) کتاب الطلاق، باب: العامل کیف تطلق؟ حدیث (2032) والنسائی (141/6) کتاب الطلاق، باب: ما یفعل اذا طلق تطليقه وهي حائض، حدیث (3397) والدارمی (160/2) کتاب الطلاق، باب: السنة في الطلاق، من طریق محمد بن عبد الرحمن مولى آل طلحة عن سالم بن عبد الله بن ابيه عبد الله بن عمر لفظ کرہ.



متن حدیث: اِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَالَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَّاقَ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَهِيَ طَاهِرَةٌ فَإِنَّهُ يَكُونُ لِلْسُّنَّةِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَكُونُ ثَلَاثًا لِلْسُّنَّةِ إِلَّا أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَسْحَقَ وَقَالُوا فِي طَلَّاقِ الْحَامِلِ يُطَلِّقُهَا مَتَى شَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقًا

◀◀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی اہلیہ کو اس کی حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو! وہ اس عورت سے رجوع کرنے پھر اسے اس وقت طلاق دے، جب وہ عورت طہر کی حالت میں ہو یا حاملہ ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو روایت نقل کی ہے وہ ”حسن صحیح“ ہے۔

اسی طرح سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی ایسی ہی ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، یعنی سنت طلاق یہ ہے: آدمی بیوی کو اس وقت طلاق دے، جب وہ طہر کی حالت میں ہو، اور اس طہر میں اس کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: جب عورت طہر کی حالت میں ہو، اور مرد اس کو تین طلاقیں دیدے، تو یہ بھی سنت کے مطابق ہوگی۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام احمد رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: تین طلاقیں دینا سنت کے مطابق نہیں ہوگا، بلکہ صرف ایک ایک کر کے طلاق دینا سنت ہوگا۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حاملہ عورت کی طلاق کے بارے میں یہ حضرات فرماتے ہیں: مرد اسے جیسے چاہے طلاق دے سکتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: مرد اسے ہر مہینے میں ایک طلاق دے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

باب 2- جو شخص اپنی بیوی کو 'طلاق بتہ' دے

1097 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا

أَرَدْتُ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللَّهِ قُلْتُ وَاللَّهِ قَالَ فَهَوَ مَا أَرَدْتُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَارِي: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ فِيهِ اضْطِرَابٌ

اِخْتِلَافٍ رَوَيْتُ: وَيُرْوَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رُكَّانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا

مَذَاهِبَ فُقَهَاءٍ: وَقَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي طَلَاقِ الْبَتَّةِ

فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيهِ

نِيَّةُ الرَّجُلِ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا لَمْ تَكُنْ إِلَّا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ

وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي الْبَتَّةِ إِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ نَوَى

وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ

﴿﴾ عبد اللہ بن یزید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے

اس سے کیا مراد لی تھی؟ میں نے عرض کی: ایک، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! آپ نے

فرمایا: پھر وہ وہی شمار ہوگی جو تم نے مراد لی تھی۔

یہ حدیث ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے طلاق بتہ کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے طلاق بتہ کو ایک طلاق شمار کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اسے تین طلاقیں قرار دیا ہے۔

بعض اہل علم نے اس بارے میں یہ رائے پیش کی ہے: اس بارے میں مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا اس نے ایک کی نیت کی تھی تو ایک

طلاق شمار ہوگی اگر اس نے تین کی نیت کی تھی تو تین طلاقیں شمار ہوں گی، اگر اس نے دو کی نیت کی تھی تو صرف ایک طلاق شمار ہوگی۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1097- اخرجہ ابو داؤد (263/2) کتاب الطلاق، باب: فی البتة، حدیث (2208) وابن ماجہ (661/1) کتاب الطلاق، باب: طلاق البتة، حدیث (2051) والدارمی (163/2) کتاب الطلاق، باب: الطلاق البتة، من طریق عبد اللہ بن یزید بن رکانة عن ابیہ عن جدہ فذکرہ۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ طلاق بتہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر مرد عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مرد نے ایک نیت کی ہو تو ایک طلاق واقع ہوگی اور وہ رجوع کرے کرنے کا مالک ہوگا، اگر اس نے دو کی نیت کی تھی تو دو طلاقیں شمار ہوں گی، لیکن اگر اس نے تین کی نیت کی تھی تو تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمْرِكَ بِيَدِكَ

باب 3: (جب کوئی شخص بیوی سے کہے) تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے

1098 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ

متن حدیث: قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرِكَ بِيَدِكَ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ فَقَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ غَفِّرَا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةَ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيْتُ كَثِيرًا مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ حَكْمَ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ

بْنِ زَيْدٍ

قول امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ بِهَذَا وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْفُوفٌ وَلَمْ يُعْرَفْ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِيثٍ

مذہب فقہاء: وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَمْرِكَ بِيَدِكَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

آثار صحابہ: مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ هِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءُ مَا قَضَيْتَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهَا وَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا وَانْكَرَ الزَّوْجُ وَقَالَ لَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا بِيَدِهَا إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ اسْتُخْلِفتَ الزَّوْجُ وَكَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ مَعَ يَمِينِهِ وَذَهَبَ سُفْيَانُ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ وَأَمَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فَقَالَ الْقَضَاءُ مَا قَضَيْتَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَأَمَّا إِسْحَاقُ فَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

◀◀ حماد بن زید بیان کرتے ہیں میں نے ایوب سے کہا: آپ کو کسی ایسے شخص کے بارے میں یہ علم ہے جس نے یہ کہا ہو:

(اگر مرد بیوی سے یہ کہے) تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔ حسن کے علاوہ کسی نے یہ کہا؟ تو انہوں

1178- أخرجه أبو داود (262/2) كتاب الطلاق، باب: في امرك بيدك حديث (2204) والنسائي (147/6) كتاب الطلاق، باب: امرك بيدك: حديث (3410) من طريق حماد بن زيد عن أيوب عن قتادة عن كثير مولى بني سمره عن أبي سلمة عن أبي هريرة به.

نے جواب دیا: نہیں صرف حسن نے یہ کہا ہے پھر وہ بولے: اے اللہ! بخشش کر دے! قتادہ نے کثیر کے حوالے سے ابو سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (یہ تین طلاقیں ہوں گی) ایوب بیان کرتے ہیں: میری کثیر سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہیں اس کا علم نہیں تھا میں واپس قتادہ کے پاس آیا اور میں نے انہیں بتایا تو وہ بولے: وہ بھول گئے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف سلیمان بن حرب کی حماد بن زید سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: سلیمان بن حرب نے حماد بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تک ”موقوف“ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”مرفوع“ روایت کے طور پر اس کا علم نہیں ہو سکا۔

علی بن نصر حافظ تھے اور علم حدیث کے ماہر تھے۔

اہل علم نے ان الفاظ کے بارے میں اختلاف کیا ہے ”تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے“۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے ایک طلاق واقع ہوگی۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے کئی اہل علم بھی اس بات کے قائل ہیں اور ان کے بعد آنے والے کئی اہل علم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: عورت جو فیصلہ کرے گی وہی حکم ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب مرد معاملے کو عورت کے اختیار میں دیدے اور وہ اپنی ذات کو تین طلاقیں دیدے اور وہ شوہر اس کا انکار کرے اور بولے: میں نے اسے صرف ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو شوہر سے حلف لیا جائے گا اور اس کی قسم کے ہمراہ اس کا قول صحیح شمار ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عورت جو طے کرے گی وہ حکم ہوگا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے کو اختیار کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ

### باب 4: اختیار دینے (کا حکم)

1099 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَرْنَا إِيَّاهُ أَفْكَانَ طَلَاقًا

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحَيْحِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْخِيَارِ فَرَوَى عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُمَا قَالَا إِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةً بَائِنَةً وَرَوَى عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا أَيْضًا وَاحِدَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ

آثار صحابہ: وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةً بَائِنَةً وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةً وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ وَذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي هَذَا الْبَابِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا، ہم نے آپ ﷺ کو اختیار کر لیا، تو کیا وہ طلاق شمار ہوئی تھی؟

مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم نے (بیوی کو) اختیار دینے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لے، تو ایک بائِنہ طلاق واقع ہوگی۔

ان دونوں سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایک طلاق واقع ہو جائے گی، لیکن مرد کو رجوع کرنے کا اختیار ہوگا، لیکن اگر عورت شوہر کو اختیار کر لیتی ہے، تو کوئی چیز واقع نہیں ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لے، تو ایک بائِنہ طلاق شمار ہوگی، اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لے، تو ایک طلاق واقع ہوگی، جس میں مرد رجوع کرنے کا حق رکھتا ہوگا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت مرد کا اختیار کر لے، تو ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کر لے، تو تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور بعد میں آنیوالے اکثر اہل علم اور اہل فقہ نے اس بارے میں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

1099- اخرجہ البخاری (280/9) کتاب الطلاق، باب: من خير الزوجه حديث (5263) ومسلم (1103/2) كتاب الطلاق، باب: بيان ان تعبير امرأته لا يكون طلاقاً الا بالنية، حديث (24-1477) وابو داؤد (262/2) كتاب الطلاق، باب في الصهار، حديث (2203) وابن ماجه (661) كتاب الطلاق، باب: الرجل يعبر امرأته، حديث (2052) والسنائي (161/6) كتاب الطلاق، باب في المخيرة تعار زوجها، حديث (3444) والدارمي (162/2) كتاب الطلاق، باب: في الصهار، واخرجہ احمد (47/45/6) والبيهقي (115/1) حديث (234) من طريق الشعبي عن مسروق عن عائشة به.

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔  
امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّغَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

باب 5- جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا

1100 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَبَادٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُعِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنَى لِكَ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُعِيرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِابْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدْعُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحْفَظْتُ أَمْ نَسِيْتُ  
آثَارِ صَحَابِهِ: وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَبَانَا حُصَيْنٌ وَاسْمِعِيلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ  
أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَائِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا  
فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبُتَّةَ فَخَاصَمْتُهُ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى  
وَلَا نَفَقَةَ وَفِي حَدِيثِ دَاوُدَ قَالَتْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيُّ وَبِهِ  
يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالُوا لَيْسَ لِلْمُطَلَّغَةِ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ إِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ  
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آثار صحابہ: مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمُطَلَّغَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ  
الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ  
وَقَالَ الشَّافِعِيُّ أَنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنَى بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا  
أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ) قَالُوا هُوَ الْبَدَاءُ أَنْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنَى لِمَا كَانَتْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

◀◀ شععی بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں

1100- اخرجہ فیہلم (2/1117) کتاب الطلاق: باب: المطلقه ثلاثا لا نفقة لها' حدیث (42-1480) واہو داوود (2/287) کتاب الطلاق:  
باب: فی نفقة السعوتہ' حدیث (2288) واہن ماجہ (1/652) کتاب الطلاق' باب: المطلق ثلاثا هل لها سكن' و'نفقة' حدیث (2036) والنسائی  
(6/144) کتاب الطلاق' باب: الرخصة فی الطلاق الثلاث' حدیث (3405) عن جریر عن معیرة عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس به۔

میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں رہائش اور خرچ کا حق نہیں ملے گا۔

مغیرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی اکرم ﷺ کی سنت کو کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے، ہمیں نہیں معلوم اسے بات یاد ہے یا وہ بھول گئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی خاتون کو رہائش اور خرچ کا حق دیا ہے۔

شععی بیان کرتے ہیں: میں سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: ان کے شوہر نے انہیں طلاق بتے دے دی تھی انہوں نے اپنے شوہر سے رہائش اور خرچ کے بارے میں اختلاف کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا۔

داؤد نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی: میں ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت بسر کروں۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بعض اہل علم اسی بات کے قائل ہیں: ان میں حسن بصری رضی اللہ عنہ، عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ اور شععی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جس عورت کو طلاق دے دی گئی ہو اسے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا اس وقت جب اس کا شوہر اس سے رجوع کرنے کا اختیار نہ رکھتا ہو۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں: جب کسی عورت کو تین مذاقیں دی گئی ہوں تو اسے رہائش اور خرچ کا حق ملے گا۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسی عورت کو رہائش کا حق ملے گا، لیکن خرچ نہیں ملے گا۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ، امام لیث بن سعد رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے اس عورت کو رہائش کا حق اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے تحت دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ باہر نکلیں، البتہ اگر وہ واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ (تو حکم مختلف ہوگا)“

علماء یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: وہ اپنے سسرالی عزیزوں کے ساتھ بدزبانی کا مظاہرہ کریں۔

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی روایت میں یہ علت بیان کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے انہیں رہائش کا حق اس لئے نہیں دیا تھا

کیونکہ وہ اپنے سسرالی عزیزوں کے ساتھ تیز مزاجی کا مظاہرہ کرتی تھیں۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ کا حق اس لئے نہیں ملے گا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث موجود ہے اس

سے مراد سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے متعلق حدیث ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

## باب 6- نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی

1101 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رَوَى

فِي هَذَا الْبَابِ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءٍ: وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَوَى ذَلِكَ

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَالْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَلِيٍّ

بْنِ الْحُسَيْنِ وَشُرَيْحٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ

آثَارُ صَحَابِهِ: وَرَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَنْصُوبَةِ إِنَّهَا تَطْلُقُ وَقَدْ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ

وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ قَالُوا إِذَا وَقَّتْ نِزْلَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ إِذَا

سَمِيَ امْرَأَةً بَعَيْنَهَا أَوْ وَقَّتْ وَقْتًا أَوْ قَالَ إِنَّ تَزْوُجَتْ مِنْ كُورَةٍ كَذَا فَإِنَّهُ إِنْ تَزَوَّجَ فَإِنَّهَا تَطْلُقُ

وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ فَشَدَّدَ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَالَ إِنْ فَعَلَ لَا أَقُولُ هِيَ حَرَامٌ

وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ تَزَوَّجَ لَا امْرَأَةً أَنْ يُفَارِقَ امْرَأَتَهُ وَقَالَ إِسْحَقُ أَنَا أَجِيزُ فِي الْمَنْصُوبَةِ لِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ

وَأَنَّ تَزَوَّجَهَا لَا أَقُولُ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَوَسَّعَ إِسْحَقُ فِي غَيْرِ الْمَنْصُوبَةِ

وَذَكَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ خَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنَّهُ لَا يَتَزَوَّجُ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ هَلْ

لَهُ رُخْصَةٌ بَأَنِّ يَأْخُذَ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ الَّذِينَ رَخَّصُوا فِي هَذَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِنْ كَانَ يَرَى هَذَا الْقَوْلَ

حَقًّا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُتَعَلَى بِهِ لِهِ الْمَسْأَلَةُ فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِهِمْ لِأَنَّ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِهَذَا فَلَمَّا ابْتُلِيَ أَحَبَّ أَنْ يَأْخُذَ

بِقَوْلِهِمْ فَلَا أَرَى لَهُ ذَلِكَ

﴿﴾ عمرو بن شعيب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ابن آدم جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور جس کا وہ مالک نہ ہو اسے آزاد نہیں کر سکتا اور جس کا وہ مالک

نہ ہو وہ طلاق نہیں ہوتی۔

اس بارے میں حضرت علیؑ، حضرت معاویہؑ، حضرت جابرؑ، حضرت ابن عباسؑ اور سیدہ عائشہؑ احادیث

1101- اخرجہ ابو داؤد (258/2) کتاب الطلاق: باب: ان الطلاق قبل النکاح، حدیث (2190) وابن ماجہ (660/1) کتاب الطلاق، باب: ان الطلاق قبل النکاح، حدیث (2047) من طریق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده لدا كره.



منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں منقول یہ سب سے بہتر روایت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقتوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حسن بصری رضی اللہ عنہ، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، قاضی شریح رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ اور دیگر تابعین فقہاء سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: (اگر عورت یا قبیلے) کا تعین کر دیا گیا ہو تو اس عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

ابراہیم نخعی امام شافعی اور ان کے علاوہ دیگر اہل علم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ وقت متعین کر دے تو اس کے مطابق حکم ہوگا۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور امام مالک رضی اللہ عنہ بھی اس بات کے قائل ہیں: جب وہ مرد کسی متعین عورت کا نام لے دے یا کوئی وقت مقرر کر دے یا یہ کہے: میں نے فلاں علاقے میں شادی کی تو اگر وہ وہاں شادی کر لیتا ہے تو عورت کو طلاق ہو جائے گی۔ ابن مبارک کا جہاں تک تعلق ہے انہوں نے اس بارے میں شدت اختیار کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ ایسا کر بھی لے تو بھی میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ حرام ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص شادی کر لیتا ہے تو میں اس سے یہ نہیں کہوں گا کہ وہ اپنی بیوی سے الگ ہو جائے۔ امام اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: متعین عورت یا متعین قبیلے کی عورت سے نکاح کو درست قرار دوں گا اس کی وجہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت ہے: اگر وہ شخص ایسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو میں یہ نہیں کہوں گا: اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی ہے۔

غیر متعین عورت کے بارے میں اسحاق رضی اللہ عنہ نے زیادہ گنجائش دی ہے۔

حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو طلاق کی قسم اٹھا لیتا ہے، وہ کبھی شادی نہیں کرے گا پھر اسے یہ مناسب لگتا ہے: وہ شادی کر لے تو کیا اسے اس بات کی اجازت ہوگی؟ وہ ان فقہاء کے قول کو اختیار کر لے جنہوں نے اس بارے میں رخصت دی ہے تو حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اس مسئلے میں مبتلا ہونے سے پہلے اس رائے کو درست سمجھتا تھا تو اس سے اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہ اس قول کو اختیار کرے، لیکن اگر وہ پہلے اس سے راضی نہیں تھا، لیکن جب وہ اس میں مبتلا ہو گیا تو پھر اسے یہ اجمال لگا کہ یہ ان کے قول کو اختیار کر لے تو میرے نزدیک اسے اس کا حق نہیں ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ طَلَاقَ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

## باب 7- کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی

1102 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي

مُظَاهِرُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ

اسناد دیگر: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَبَانًا مُظَاهِرٌ بِهَذَا

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُظَاهِرِ بْنِ

أَسْلَمَ وَمُظَاهِرٌ لَا نَعْرِفُ لَهُ فِي الْعِلْمِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ

قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی اور اس کی

عدت دو حیض ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”غریب“ ہے۔

اس روایت کے ”مرفوع“ ہونے کو ہم صرف مظاہر بن اسلم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

مظاہر بن اسلم نامی راوی سے علم حدیث میں اس روایت کے علاوہ اور کسی حدیث کا پتہ نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

## باب 8: جو شخص دل ہی دل میں بیوی کو طلاق دیدے

1103 سند حدیث: حَدَّثَنَا لُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّازَةَ عَنْ لُقَاةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْلى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ

1102- اخرجہ ابو داؤد (287/2) کتاب الطلاق، باب فی سب طلاق العبد، حدیث (2189) وابن ماجہ (672/1) کتاب الطلاق، باب فی

طلاق الامه وعدتها، حدیث (2080) والدارمی (171/2) کتاب الطلاق، باب فی طلاق الامه، من طریق القاسم بن محمد بن عاصم بہ.

1103- اخرجہ البخاری (300/9) کتاب الطلاق، باب الطلاق فی الاطلاق والکفر والسكران والمجنون، حدیث (5269) ومسلم (423/1) نوری (کتاب الایمان، باب تجاوز اللہ عن حدیث النفس، حدیث (201-127) وابو داؤد (224/2) کتاب الطلاق، باب فی الوسوسة بالطلاق،

حدیث (2209) وابن ماجہ (658/1) کتاب الطلاق، باب من طلق فی نفسه ولم یتکلم بہ، حدیث (2040) والنسائی (156/6-157) کتاب الطلاق، باب اطلق فی نفسه، حدیث (3434) من طریق لقاة عن زرارة بن اولى عن ابي هريرة به.

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: تَجَاوَزَ اللَّهُ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلِّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ نَسِيَ حَتَّى

يَتَكَلَّمَ بِهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ان باتوں سے درگزر کیا ہے جو وہ دل ہی دل میں سوچیں جب تک وہ اس کے بارے میں کلام نہ کریں یا اس پر عمل نہ کریں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، یعنی جب کوئی شخص اپنے دل میں طلاق کے بارے میں سوچے تو کوئی بھی چیز اس وقت تک واقعہ نہیں ہوگی جب تک وہ بولتا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

باب 9- طلاق کے بارے میں سنجیدگی اور مذاق کا حکم

1104 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَرْدَكِ الْمَدَنِيِّ عَنْ عَطَاءِ

عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدُّ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَالرَّجْعَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكِ الْمَدَنِيِّ وَابْنُ مَاهَكَ هُوَ عِنْدِي

يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے معاملات میں سنجیدگی بھی

سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا، نکاح، طلاق اور رجوع کرنا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقات سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

عبدالرحمن نامی راوی عبدالرحمن بن حبیب بن اردک مدنی ہیں۔

ابن ماکہ نامی راوی میرے طبال میں یوسف بن ماکہ ہیں۔

1104- اخرجہ ابو داؤد (259/2) کتاب الطلاق، باب الی الطلاق علی الہزل، حدیث (2194) وابن ماجہ (658-657/1) کتاب الطلاق

باب، من طلق او نکح او راجع لاجبا، حدیث (2039) من طریق عطاء عن ابن ماکہ عن ابن ہریرہ لذکرہ.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

## باب 10: خلع کا بیان

**1105** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ أَنبَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ أَنبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوِذٍ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَ بِحَيْضَةٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوِذٍ الصَّحِيحُ أَنَّهَا أَمَرَتْ أَنْ تَعْتَدَ بِحَيْضَةٍ

﴿﴾ سیدہ ریح بنت معوذ بن عفرانؓ کا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں خلع لے لیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) انہیں یہ ہدایت کی گئی: وہ ایک حیض بسر کریں۔ اس بارے میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: سیدہ ریح بنت معوذؓ سے منقول روایت مستند ہے کہ انہیں ایک حیض بسر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

**1106** أَنبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ أَنبَانَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ أَنبَانَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ

عَمْرٍو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَ بِحَيْضَةٍ (۱)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مذہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلَعَةِ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلَعَةِ ثَلَاثٌ حَيْضٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَأَسْحَقُ

قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلَعَةِ حَيْضَةٌ قَالَ إِسْحَقُ وَإِنْ ذَهَبَ دَاهِبٌ إِلَى هَذَا فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ

﴿﴾ حضرت ابن عباسؓ کا بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیسؓ کی اہلیہ نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کر لیا یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے تو انہیں ایک حیض بسر کرنے کا حکم دیا گیا۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

1105 - تفرد به الترمذی من اصحاب الكتب الستة بهذا الاسناد من هذا الطريق ينظر تحفة الاشراف (303/11)

(۱) - اخرجه ابو داود (269/2) كتاب الطلاق 'باب: الخلع' حديث (2229) من طريق عمرو بن مسلم عكرمة عن ابن عباس به

اہل علم نے خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔  
 نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک خلع حاصل کرنے والی عورت کی  
 عدت بھی وہی ہوگی جو طلاق یافتہ عورت کی عدت ہوگی۔  
 سفیان ثوری رحمہ اللہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔  
 امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔  
 نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک خلع حاصل کرنے والی عورت کی  
 عدت ایک حیض ہوگی۔  
 امام اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اس رائے کو اختیار کر لے تو یہ بھی مستند مسلک ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخْتَلَعَاتِ

#### باب 11- خلع حاصل کرنے والی خواتین

1107 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُزَاهِمُ بْنُ ذَوَادِ بْنِ عُلْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ  
 عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَتْنُ حَدِيثٍ: الْمُخْتَلَعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي

حدیث دیگر: وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ  
 لَّمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

﴿﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی روایت نقل کی گئی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو عورت کسی وجہ کے بغیر خلع حال کرے وہ  
 جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گی۔

1108 أَنبَا بَدَلِكْ بُنْدَارُ أَنبَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَنبَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

1108-1 اخرجہ احمد (283/5) و ابو داود (268/2) کتاب الطلاق 'باب: فی العلم' حدیث (2226) وابن ماجہ (662/2) کتاب الطلاق  
 باب: کراهية العلم للمرأة حدیث (2055) والدارمی (162/2) کتاب الطلاق 'باب: النهی عن ان تسال المرأة زوجها طلاقها' من طریق ابی  
 قلابه عن ابی اسامه عن ثوبان بنی

اختلاف روایت: وَبُرُوِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوْبَانَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

﴿﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو عورت کسی وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی۔  
(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

یہ روایت ایوب کے حوالے سے ابو قلابہ کے حوالے سے ابو اسماء کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔ بعض راویوں نے اس سند کے ہمراہ ایوب کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے اور اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

#### باب 12- خواتین کے ساتھ حسن سلوک

1109 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ هَيْمٍ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلْعِ إِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكَتَهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا عَلَى عَوَجٍ فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے اس کی حالت میں رہنے دو گے تو اس کے ٹیزھے پن کے باوجود اس سے فائدہ حاصل کرو گے۔

اس بارے میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ تاہم اس کی سند عمدہ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ زَوْجَتَهُ

#### باب 13: جب کسی شخص کا باپ اس سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے

1110 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ

1109- اخرجه مسلم (1090/2) كتاب الرضاع، باب: الوصية بالنساء، حديث (65-1468) من طريق سعيد بن المسيب عن ابي هريرة به، واخرجه البخاري (160/9) كتاب النكاح، باب: لمداراة مع النساء، حديث (5184) من طريق ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة بنحوه فذكره.

1110- اخرجه احمد (53'42'20/2) وابو داود (335/4) كتاب الادب، باب: في بر الوالدين، حديث (5138) وابن ماجه (675/1) كتاب الطلاق، باب: الرجل يامر به ابيه بطلاق امرأته، حديث (2088) واخرجه عبد بن حميد ص (264) حديث (835) من طريق حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابيه عبد الله بن عمر فذكره.

الرَّحْمَنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِي أَبِي أَنْ أُطْلِقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ  
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَأَتَكَ  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جسے میں بہت پسند کرتا تھا، لیکن میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے، انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ میں اسے طلاق دے دوں، میں نے یہ بات نہیں مانی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہم اس روایت کو ابن ابی ذئب کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

#### باب 14: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

1111 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتُكْفِيَ مَا فِي إِنْهَا  
 فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کے فوائد بھی حاصل کر لے۔

اس بارے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

#### باب 15: پاگل شخص کی دی گئی طلاق

1112 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ الْأَبَانَا مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

1111- اخرجہ البعاری (381/5) کتاب الشروط: باب: ما لا يجوز من الشروط في النكاح: حدیث (2733) من طریق سعید بن المسیب عن ابی ہریرة ذکرة واخرجہ ابو داود (254/2) کتاب الطلاق: باب: فی البراءة تسال زوجها طلاقها مرأه له: حدیث (2176) من طریق ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرة بنحوه ذکرة.

عَجَلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ عَجَلَانَ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَوَعَطَاءُ بْنُ عَجَلَانَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ

طَلَاقَ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ لَا يَجُوزُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْتُوهًا يُفِيقُ الْأَحْيَانَ فَيُطَلِّقُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر طرح کی طلاق درست ہے ماسوائے اس شخص کے جو پاگل ہو اور اس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو۔

ہم اس روایت کو ”مرفوع“ ہونے کے طور پر صرف عطاء بن عجلان نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عطاء بن عجلان نامی راوی علم حدیث میں ضعیف ہیں۔ وہ احادیث کو بھول جاتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا پاگل شخص جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو اس کی طلاق درست نہیں ہوتی۔

البتہ اگر کوئی شخص اس طرح کا پاگل ہو کہ بعض اوقات اسے افاقہ ہو جاتا ہو اور پھر وہ افاقے کے دوران طلاق دے (تو وہ

واقع ہو جائے گی)

1113 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ شَيْبٍ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا... أَنْ تَسْبِي وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا رَجَعْنَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ

طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لَامْرَأَتِهِ وَاللَّهِ لَا أَطْلَقُ نَفْسِي مِنِّي وَلَا أَوِيكَ أَبَدًا وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ

أَطْلَقُكَ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكَ أَنْ تَنْقُضِي رَاجِعْتُكَ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتَهَا فَسَكَتَتْ

عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ نَسِيكَ نَسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ

(الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فِيمَا سَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَبِيحِ حُسَانٍ)

قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْنَدًا مِنْ نَسِيٍّ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَعْلَى بْنِ شَيْبٍ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے یہ ہوا کرتا تھا: آدمی اپنی بیوی کو جتنی چاہتا تھا طلاق دے دیتا تھا وہ عورت

پھر بھی اس کی بیوی رہتی تھی وہ جب چاہتا تھا اس کی عدت کے دوران اس سے رجوع کر لیا کرتا تھا، اگرچہ اس نے اسے سومرتبہ بھی

طلاق دی ہو یا اس سے بھی زیادہ دی ہو یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: اللہ کی قسم! نہ تو میں تمہیں طلاق دوں گا کہ تم مجھ



سے الگ ہو جاؤ اور نہ ہی میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا وہ خاتون بولی: وہ کیسے؟ اس آدمی نے کہا: میں تمہیں طلاق دوں گا جب تمہاری عدت ختم ہونے والی ہوگی تو میں تم سے رجوع کر لیا کروں گا وہ عورت گئی اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا: تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش رہی یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش رہے یہاں تک کہ قرآن کا یہ حکم نازل ہوا۔

”طلاق دو مرتبہ دی جائے گی پھر مناسب طریقے سے روک لویا احسان کے ساتھ الگ کر دو۔“

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد لوگوں نے نئے طریقے سے طلاق دینا اختیار کیا جس شخص نے طلاق دینا ہوتی تھی یا جس نے طلاق نہیں دینا ہوتی تھی۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ روایت یعلیٰ بن شبیب سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔)

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا تَضَعُ

#### باب 16: حاملہ بیوہ عورت جب بچے کو جنم دے

1114 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكِكِ قَالَ

بِمَتْنِ حَدِيثٍ: وَضَعْتُ سُبُعَةَ بَعْدَ وَقَاةٍ زَوْجَهَا بِثَلَاثَةِ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَةَ وَعِشْرِينَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ

تَشَوَّقَتْ لِلنِّكَاحِ فَأَنْكَرَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَفَعَّلَ فَقَدْ حَلَّ أَجْلُهَا

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ وَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي السَّنَابِلِ حَدِيثٌ مَشْهُورٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ

لِلْأَسْوَدِ سَمَاعًا مِّنْ أَبِي السَّنَابِلِ

قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَعْرِفُ أَنَّ أَبَا السَّنَابِلِ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّ التَّرْوِيجُ لَهَا وَإِنْ لَمْ تَكُنْ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَعْتَدُ الْحَرَّ الْأَجْلَيْنِ

1114- أخرجه احمد (304/4) وابن ماجه (653/1) كتاب الطلاق 'باب: الحامل المتوفى عنها زوجها اذا وضعت حلت لازواج'

حدیث (2027) والنسائی (190/6) كتاب الطلاق 'باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها' حدیث (3508) والدارمی (166/2) كتاب الطلاق'

باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها من طريق الاسود عن ابى السنابل بن بعكك فذكره.

## قول امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت ابوسناہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سبیحہ نامی خاتون نے اپنے شوہر کی وفات کے تیس دن یا شاید پچیس دن کے بعد بچے کو جنم دیا، جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو اس نے نکاح کے لئے خود کو تیار کیا، تو اس بات پر اعتراض کیا گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چاہے تو ایسا کر سکتی ہے، کیونکہ اس کی عدت پوری ہو چکی ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اس بارے میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

ابوسناہل سے منقول حدیث ”مشہور“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اسود نے ابوسناہل کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میرے علم کے مطابق حضرت ابوسناہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد زیادہ عرصے تک زندہ نہیں رہے۔

اکثر اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس بات کے قائل ہیں: جب حاملہ بیوہ بچے کو جنم دے تو اس کے لئے دوسری شادی کرنا جائز ہو جاتا ہے، اگرچہ اس کی (بیوگی کی) عدت پوری نہ ہوئی ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے، بعض اہل علم کے نزدیک وہ عورت وہ عدت بسر کرے گی جو بعد میں ختم ہوتی ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

## 1115 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

متن حدیث: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَدَاكُرُوا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا الْحَامِلَ تَضَعُ عِنْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُ الْآخَرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِينَ تَضَعُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَحْسَى يَعْزِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سَبِيحَةً الْأَسْلَمِيَّةَ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بَيْسِيرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ حَكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن کے درمیان اس بات پر بحث ہوئی، اگر کوئی حاملہ بیوہ عورت بچے کو جنم دے تو کیا حکم ہوگا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عورت وہ عدت بسر کرے گی جو بعد میں ختم ہوگی۔ حضرت ابوسلمہ نے فرمایا: جیسے ہی وہ بچے کو جنم دے گی، اس کی عدت ختم ہو جائے گی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔ ان لوگوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام

1115-1-1122/2-1123/2) کتاب الطلاق، باب: القضاء عدة المتوفى عنها زوجها إذا كانت حاملاً، حدیث (83) واحد (314/6) ومسلم  
الطلاق، باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل، حدیث (57-1485) والنسائی (192/2) کتاب  
الطلاق، باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، حدیث (3512) والدارمی (166/2) کتاب الطلاق، باب: في عدة الحامل المتوفى عنها  
زوجها والطلقة، من طريق سليمان بن يسار عن ام سلمة به۔

بھیجا تو انہوں نے بتایا: سببہ اسمیہ نامی خاتون نے اپنے شوہر کی وفات کے کچھ عرصے بعد بچے کو جنم دیا تھا اور اس خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے اسے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ شادی کر سکتی ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا

### باب 17 - بیوہ عورت کی عدت کا بیان

**1116** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ابْنَانَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ متن حدیث: قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوَفِّي أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَدَعَعْتُ بِطَيْبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خُلُوقٍ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنْتُ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَجِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوَمِّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحَدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (۱)

﴿﴿﴾ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ تین روایات نقل کی ہیں۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں زرد رنگ موجود تھا ایک کینر نے اس میں تیل ملا یا پھر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وہ خوشبو اپنے رخساروں پر لگائی پھر انہوں نے بتایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ وہ اپنے شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔

**1117** متن حدیث: قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَعْفَرِ بْنِ تَوْفَى أَخُوهَا فَدَعَعْتُ بِطَيْبٍ فَمَسَّتْ

(۱) - اخرجہ مالک فی البوطا (596/2) کتاب الطلاق، باب: ما جاء فی الاحداد، حدیث (101) والبغاری (174/3) کتاب الجنائز، باب: احداد المرأة علی غیر زوجها، حدیث (1280) ومسلم (1123/2، 1124) کتاب الطلاق، باب: وجوب الاحداد فی عدة الوفاة، وتحريمه فی غیر ذلك الا ثلاثة ايام، حدیث (58-1486) واخرجہ ابو داؤد (290/2) کتاب الطلاق، باب: احداد المتوفى عنها زوجها، حدیث (2299) واخرجہ النسائي (201/6) کتاب الطلاق، باب: ترك الزينة للحادة السلية دون اليهودية والنصرانية، حدیث (3533) والدارمي (167/2) کتاب الطلاق، باب: احداد المرأة علی الزوج، واخرجہ احمد (426/326، 325/6) والبيهقي (146/1) حدیث (306) من طريق حميد بن نافع عن زينب بنت ابي سلمة عن ام حبيبة فذكرته.

1117 - اخرجہ مالک فی البوطا (597/2) کتاب الطلاق، باب: ما جاء فی الاحداد، حدیث (102) واحمد (324/6) والبغاری (394/9) کتاب الطلاق، باب: تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا، حدیث (5335) ومسلم (1124/2) کتاب الطلاق، باب: وجوب الاحداد فی عدة الوفاة، وتحريمه فی غیر ذلك الا ثلاثة ايام، حدیث (58-1487) وابو داؤد (290/2) کتاب الطلاق، باب: احداد المتوفى عنها زوجها، حدیث (2299) والنسائي (201/6) کتاب الطلاق، باب: ترك الزينة للحادة السلية دون اليهودية والنصرانية، حدیث (3533) من طريق حميد بن نافع عن زينب بنت ابي سلمة عن زينب بنت جحش به.

مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي فِي الطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحَدِّثَ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا سَيِّدَةُ زَيْنَبُ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں: میں سیدہ زینب بنت جحش رضي الله عنها کی خدمت میں حاضر ہوئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور لگائی پھر وہ بولیں: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے نبی اکرم صلی الله عليه وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی۔

**1118 متن حدیث:** قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أَبِي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوْفِي عَنْهَا زَوْجَهَا وَقَدْ اشْتَكَّتْ عَيْنَيْهَا فَكَحَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ فَرِيْعَةَ بِنْتِ مَالِكِ أُمِّ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ زَيْنَبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**مذہب فقہاء:** وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا تَتَقَى فِي عِدَّتِهَا الطَّيِّبَ وَالزَّيْنَةَ وَهِيَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ سَيِّدَةُ زَيْنَبُ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضي الله عنها کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک خاتون نبی اکرم صلی الله عليه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی الله عليه وسلم! میری بیٹی کا شوہر فوت ہو چکا ہے اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا ہم اسے سرمہ لگا دیں؟ نبی اکرم صلی الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! ایسا دو یا شاید تین مرتبہ ہوا ہر مرتبہ نبی اکرم صلی الله عليه وسلم نے یہی ارشاد فرمایا: نہیں! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تو چار ماہ دس دن ہیں پہلے زمانہ جاہلیت میں کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد بیگنی بیینکا کرتی تھی۔

اس بارے میں سیدہ فریعیہ بنت مالک بن سنان رضي الله عنها جو حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه کی بہن ہیں سے حدیث منقول ہے اس کے علاوہ سیدہ حفصہ بنت عمر رضي الله عنها سے بھی حدیث منقول ہے۔

سیدہ زینب رضي الله عنها سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی الله عليه وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے، یعنی بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران خوشبو اور آرائش و زیبائش اختیار کرنے سے اجرا کرے گی۔

1118-1- اخرجہ البخاری (394/9) کتاب الطلاق: باب: تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا' حدیث (5336) ومسلم (1124/2) کتاب الطلاق: باب: وجوب الاحداد في عدة الوفاة وتحريمه في غير ذلك الاثلاثة ايام' دحيث (58-1488) وابو داود (290/2) کتاب الطلاق: باب: احداد المتوفى عنها زوجها' حدیث (2299) والنسائي (202'201/6) کتاب الطلاق: باب: ترك الزينة للحادة المسلمة دون اليهودية والنصرانية' حدیث (3533) من طريق حميد بن نافع عن زينب بنت ابي سلمة عن امها امر سلة فذكرته.

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ

باب 18 - ظہار کرنے والا شخص اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کر لے

1119 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُعُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبِيَّاضِيِّ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيَّ هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ

وَأَسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا وَقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ

﴿﴾ حضرت سلمہ بن صحر بیاضی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ظہار کرنے والے کی بابت نقل کرتے ہیں جو کفارہ ادا

کرنے سے پہلے صحبت کر لے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کفارہ ایک ہی ہوگا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے۔ اگر وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو اس پر دو کفارے

ادا کرنا لازم ہوگا۔ عبد الرحمن بن مہدی اس بات کے قائل ہیں۔

1120 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ

بْنِ ابَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَاهَرْتُ مِنْ زَوْجَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أَكْفَرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ

رَأَيْتُ خَلَجَ أَلْهَاءَ فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرُبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنی بیوی کے

1119 - اخرجه احمد (37/4) وابو داود (265/2) كتاب الطلاق باب: الظهار' حديث (2213) وابن ماجه (666/1) كتاب الطلاق' باب:

المُظَاهِرِ يُجَامِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ' حديث (2064) والدارمي (163/2) كتاب الطلاق' باب: في الظهار' وابن حزمه (73/4) حديث

(2378) من طريق محمد بن عمرو بن عطاء عن سليمان بن يسار عن سلمة بن صخر الانصاري فذكره.

1120 - اخرجه ابو داود (268/2) كتاب الطلاق' باب: في الظهار' حديث (2223) وابن ماجه (667-666/1) كتاب الطلاق' باب: المظاهر

يُجَامِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ' حديث (2065) والنسائي (167) كتاب الطلاق' باب: الظهار' حديث (3457) من طريق الحكم بن ابان عن عكرمة

عن ابن عباس فذكره.

ساتھ طہار کیا تھا پھر اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی تھی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بیوی کے ساتھ طہار کیا پھر میں نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ صحبت بھی کر لی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تمہیں اس بات پر کس نے مجبور کیا؟ وہ بولا: میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی تھی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم اس کے قریب نہ جانا جب تک تم وہ نہ کرو جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (یعنی کفارہ ادا نہ کر دو)۔  
(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔)

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظَّهَارِ

#### باب 19: طہار کا کفارہ

1121 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَنْبَاَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَازِ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا

يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ اَنْبَاَنَا اَبُو سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثُوْبَانَ

متن حدیث: اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرِ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَ بَنِي بِيَاضَةَ جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرٍ اُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانَ فَلَمَّا مَضَى نَصَفَ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَقِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنِ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفِرْوَةَ بِنِ عَمْرِوْ اَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مَكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اَطْعَامِ سِتِّيْنِ مِسْكِيْنًا  
حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: يُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرِ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرِ الْبِيَاضِيُّ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هَذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي كَفَّارَةِ الظَّهَارِ

◀▶ ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: بنو بیاضہ سے تعلق رکھنے والے حضرت سلمان بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ نے

رمضان گزرنے تک اپنی بیوی کو اپنی والدہ کی طرح قابل احترام قرار دیا، جب نصف رمضان گزرا تو انہوں نے رات کے وقت اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کر لی، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو! انہوں نے عرض کی: وہ میرے پاس نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لگا دو مہینے کے روزے رکھو انہوں نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ! انہوں نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرورہ بن عمرو کو حکم دیا اسے یہ ”عرق“ دے دو۔

(راوی کہتے ہیں) یہ ایک پیانہ ہے جس میں پندرہ صاع یا شاید سولہ صاع اناج آتا ہے جو ساٹھ مسکینوں کو کھلایا جاسکتا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

ایک قول کے مطابق ان صاحب کا نام سلیمان بن صخر تھا اور ایک قول کے مطابق سلمہ بن صخر بیاضی تھا۔

ظہار کے کفارے کے بارے میں اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

## بَاب مَا جَاءَ فِي الْإِيْلَاءِ

## باب 20- ایلاء کا بیان

1122 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ أَنبَاَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ

عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِينِ كَفَّارَةً

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى

اِخْتِلَافٌ رَوَيْتُ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ

مَذَاهِبُ فَتَحَاءِ وَالْإِيْلَاءُ هُوَ أَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَأَكْثَرَ

وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيهِ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ فِيمَا أَنْ يَقِيءَ وَأَمَّا أَنْ يُطَلِّقَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فِيهِ تَطْلِيقٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازدواج کے ساتھ ایلاء کر لیا، آپ نے انہیں (اپنے لئے) حرام قرار دیا، پھر آپ نے اس حرام کو حلال کیا، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا۔

اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

مسلمہ بن علقمہ نے داؤد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اسے علی بن مسہر اور دیگر راویوں کے حوالے سے شعبی کے حوالے سے نقل کیا ہے، اور ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس کی سند میں مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

یہ روایت اس حدیث سے زیادہ مستند ہے، جو مسلمہ بن علقمہ سے منقول ہے۔

ایلاء یہ ہے: ایک آدمی یہ قسم اٹھائے کہ وہ چار ماہ تک یا اس سے زیادہ عرصے تک اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے۔

اہل علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: پھر جب چار ماہ گزر جائیں تو بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں تو توقف کیا جائے گا یا تو وہ شخص رجوع کر لے گا یا طلاق

دیدے گا۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک جب چار ماہ گزر جائیں گے تو ایک  
بائے طلاق واقع ہو جائے گی۔  
سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعَانِ

## باب 21- لعان کا بیان

1123 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ  
متن حدیث: سَأَلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنِينَ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ  
فَقُمْتُ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ  
ادْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةً قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرَدْعَةٍ رَحِلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ  
أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَن ذَلِكَ فَلَانَ بْنُ فُلَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ  
سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي أَنْتَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ  
(وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ) حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَا الْآيَاتِ عَلَيْهِ  
وَوَعظَهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ  
عَلَيْهَا ثُمَّ نَتَيْ بِالْمَرْأَةِ فَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي  
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ  
عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ نَتَيْ بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ  
غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَحَدِيثَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

1123- اخرجہ احمد (12/2) ومسلم (1130/2-1131) كتاب اللعان' حديث (4-1493) والنسائي (175/6-176) كتاب الطلاق'  
باب: عظة الامام الرجل والمرأة عند اللعان' p9d (151-150/2) كتاب الطلاق' باب: في اللعان' من طريق عبد الملك بن ابي سليمان عن  
سعيد بن جبیر بن ابن عمر فذكره.



﴿﴾ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھ سے حضرت مصعب بن زبیر کی حکومت کے دوران دولعان کرنے والوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی؟ تو مجھے سمجھ نہیں آئی: میں کیا جواب دوں؟ میں اپنی جگہ سے اٹھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا، جب میں نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو مجھ سے کہا گیا: وہ آرام کر رہے ہیں، لیکن وہ میری آواز سن چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ابن جبیر ہو؟ تم اندر آ جاؤ! تم اس وقت کسی کام سے آئے ہو گے؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں اندر آیا تو وہ اس وقت اونٹ پر ڈالی جانے والی چادر بچھا کر آرام کر رہے تھے۔ میں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! جی ہاں! اس بارے میں سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے سوال کیا تھا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنی بیوی کو زنا کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھتا ہے، تو وہ کیا کرے؟ اگر وہ بات کرتا ہے، تو وہ ایک بڑا الزام لگاتا ہے، اور اگر وہ خاموش رہتا ہے، تو وہ ایک بڑی زیادتی پر خاموش رہتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا، اس میں اب مبتلا ہو گیا ہوں (راوی کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی تھیں جو سورہ نور میں ہیں۔

”وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس صرف ان کی اپنی ذات گواہ ہوتی ہے“۔ یہ پوری آیات ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی تھیں آپ نے اسے وعظ و نصیحت کی اور اسے بتایا: دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے، تو وہ بولا: نہیں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میں نے اس عورت پر کوئی جھوٹا الزام نہیں لگایا ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو بلایا اور اسے وعظ و نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے، تو وہ بولی: نہیں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، اس نے سچ نہیں کہا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے آغاز کیا، اس نے سب سے پہلے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام پر گواہی دی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے، اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ جھوٹا ہو، تو اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو، پھر آپ نے اس عورت کو بلوایا اس عورت نے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام کی یہ گواہی دی کہ وہ مرد جھوٹ کہہ رہا ہے، اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو، اگر وہ مرد سچا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث

منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

1124 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنَانَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: لَا عَن رَجُلٍ أَمْرَاتِهِ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَالِدُ بِالْأَمِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان علیحدگی کروادی آپ نے اس کے بچے کو اس کی ماں سے منسوب کر دیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ آيِنَ تَعْتَدُ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب 22- بیوہ عورت عدت کہاں بسرے کرے گی؟

1125 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ أَنبَانَا مَعْنُ أَنبَانَا مَالِكُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ عَنْ

عَمَّتِهِ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ الْفَرِيعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَيْتِ خُدْرَةَ وَأَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ عَبْدٍ لَهُ أَبْقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرْفِ الْقُدُومِ لِحَقِّهِمْ فَمَقْتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَاَنْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحَجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْرِي فَنُودِيَتْ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي قَالَ امْكُئِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

آثار صحابہ: قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ

سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْأَنْبَانِيُّ بِنِ سَعِيدِ الْأَنْبَانِيِّ سَعْدُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ فَذَكَرَ

1124- أخرجه مالك في الموطأ (567/2) كتاب الطلاق، باب: ما جاء في اللعان، حديث (35) واحد (38-7/2) والبخاري (305/8) كتاب التفسير، باب: والعسة ان غضب الله عليها ان كان من الصديقين (النور 9) حديث (4748) ومسلم (1133/2-1132) كتاب اللعان، حديث (8-1494) وابو داود (279/278/2) كتاب الطلاق، باب في اللعان، حديث (2259) وابن ماجه (669/1) كتاب الطلاق، باب: في اللعان، حديث (2069) والنسائي (178/6) كتاب الطلاق، باب: نفى الولد باللعان والتحاقه بامه، حديث (3477) والدارمي (150/2) كتاب الطلاق، باب: في اللعان، من طريق مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر فذكره.

1125- أخرجه مالك في الموطأ (591/2) كتاب الطلاق، باب: مقام المتوفى عنها زوجها في بيتها حتى تحل، حديث (87) واحد (370/6) وابو داود (291/2) كتاب الطلاق، باب في المتوفى عنها تتنقل، حديث (2300) وابن ماجه (655-6541) كتاب الطلاق، باب: ابن تعتد المتوفى عنها زوجها، حديث (2031) والنسائي (199/6) كتاب الطلاق، باب: مقام المتوفى عنها زوجها في بيتها حتى تحل، حديث (3529) والدارمي (168/2) كتاب الطلاق، باب: خروج المتوفى عنها زوجها، من طريق سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة، عن عمته زينب بنت كعب بن عكرة، عن الفريضة بنت مالك بن سنان به.

نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّتَهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَإِنْ لَمْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

﴿﴾ سیدہ زینب بنت کعب بن عمر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فریجہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہما جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں انہوں نے انہیں بتایا ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے یہ درخواست کریں کہ وہ اپنے اہل خانہ کے پاس بنو خدرہ میں چلی جائیں چونکہ ان کے شوہر اپنے چند مفروز غلاموں کی تلاش میں گئے تھے اور ”طرف قدم“ کے پاس جب وہ ان غلاموں تک پہنچے تو غلاموں نے انہیں قتل کر دیا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ کیا میں اپنے میکے واپس چلی جاؤں چونکہ میرے شوہر نے میرے لئے رہائش کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی جس کے وہ مالک ہوتے اور نہ ہی خرچ چھوڑا ہے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں وہاں سے واپس مڑی ابھی میں حجرے میں تھی یا شاید مسجد میں پہنچی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مجھے بلایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا بیان کیا تھا؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے آپ کے سامنے پورا واقعہ دوبارہ سنایا جو میں نے اپنے شوہر کے بارے میں آپ کے سامنے ذکر کیا تھا۔ پانے فرمایا: تم اپنے گھر میں ہی رہو یہاں تک کہ عدت ختم ہو جائے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر میں نے اس گھر میں چار ماہ دس دن تک عدت بسر کی۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا تو انہوں نے مجھے پیغام دے کر مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے اس کی پیروی کی اور اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک عدت بسر کرنے والی عورت اپنی عدت ختم ہونے سے پہلے اپنے شوہر کے گھر سے کہیں اور منتقل نہیں ہو سکتی۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک عورت کو اس بات اختیار ہے وہ جہاں چاہے عدت بسر کر سکتی ہے اگر وہ اپنے شوہر کے گھر میں عدت بسر نہیں کرنا چاہتی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پہلی رائے زیادہ درست ہے۔